

سلسلہ دائرۃ الادب
قصص حکیم متین مولوی

موسوم

مرآۃ المتنوی

از

تلذ حسین

آبٹیلیم پرنٹرز، رانا دکن پبلشرز
اعظم پور پرنٹرز

جلد حقوق محفوظ 1933

پیشکش کنندہ ڈیو. ایمروہ ضلع مراد آباد یوپی
پتہ: کئی قلمی نمائندہ بکٹ، گنج سربید و فروخت کا مرکز

جدا نذر وحدت است این شبنوی
از سہک روتا سہاک اسے معنوی

محتویات الكتاب

تذکیرات

ج

عقل کرمت نامہ حضرت بوہان الدین لدھیانی زیدت جلالہ و دہت نصاریٰ
 دستور با نورا از کلام معانی آفرین حضرت ممدوح الشان
 نقل گرامی نامہ دکتور ریچولد الین نیگلسون الفقہاء اللہ یعول بقائم
 سرنامہ از غامہ صبر شامہ دکتور موصوف م

دیباچہ (۱) - (۴۰)

فہرست (مرآة المشوی) ۱ - ۴۲

مرآة المشوی ۱ - ۹۴۳

یواقیت القصص ۳ - ۵۳۹

درر الحکم ۵۴۱ - ۷۸۱

جواهر القرآن ۷۸۳ - ۸۹۵

لآلی استن ۸۹۷ - ۹۳۵

مرجانتہ المیدج ۹۳۷ - ۹۴۳

ضمیمہ ۹۴۵ - ۱۰۸۶

نظم درر الحکم ۹۴۷ - ۹۶۵

کشف الابیات (درر الحکم) ۹۶۷ - ۱۰۱۶

فرہنگ ۱۰۱۷ - ۱۰۸۶

صواب الخطاء ۱۰۸۷ - ۱۰۹۳

نَذْرِ عَقِيدَتِ

بِهَاسْتَا

حال الشریعت، سالک الطریقت، عارف الحقیقت، بقیہ السلف، نقیۃ الخلف

مرشدنا شیخا حضرت برہان الدین چلی و ولد چلی ابن حضرت مولانا

اطال اللہ حیاتہ و ادام اللہ برکاتہ

صَلِّ سُبْحَانَ سَلَامٍ عَلَى مَوْلَايَا



از براے سجدہ عشق آستانے یافتم
سرزمینے بود مقصود آسمانے یافتم

”مرا تم“ اندر شروع و در قبول
جمله آن قست و کردستی قبول
در قبول قست عز و نقبلی
ز آنکه شاه جان و سلطان ولی
در قبول آرند شاهان نیک و بد
چون قبول آرند، نبود هیچ رو

مولانا العارف الکامل دامت افضاله

بعد از دعوات و تسلیمات، معروضه این ناچیز است که مکتوب عالی
مصحوب این شرف شدیم و کتاب مستطاب (مرآة المسوی) نیز
واصل شده روزهای بدان تألیف لطیف مشغول و مشغوف گشتم و در
وحدنگاه خود در عالمی دیگر حیات گذرانیدم برای آنکه بعد از ارسال مکتوب
بزیارت بیت اقدس شرف گشتن فرموده اید و از خوف آنکه مکتوب من پیش از عود
حضرت شما آنجا برود و جناب شما را نیافته ضایع گردد، تأخیر کردم و در قید
نوشتن جواب بودستم که مکتوب دومین جناب عالی بیامد و بنده همان این جواب
نوشتن و آن نوشتجات که برای سرنامه کتاب فرموده اید شکسته بسته
در یک دو کاغذ چیزهای نوشتم و اگر همه چیزها که بنده بدین موضوع بیاورد برخی
از آن بنویسد؛ مثنوی هفتاد تا دفتر شود از مکارم اخلاق بیان شده است
که ازین ناچیزی چیز این معروضه ها را قبول فرمایند و نیاز بنده اینست که وصول
این مکتوب و ملفوف او را بعنایت نامه دیگر بنویسند و هم عهت از دیاد
فنی اخوت نکند و ان شاء الله گاه و بیگاه به تطفیف نام این فقیر را
معذور و کامیاب گردانند بعونه و کرمه امیر

ولدی

۱۳۵۲

۲۱ ص

قل کتبه حضرت برهان الدین ولد چلی زیدت اجلاله و دست افضاله

جس مثال مبارک کی نقل زیب دو صفحہ ماسبق ہے، وہ ذی القوۃ القدیہ
 المتصف بالتجایا الرضیہ خلاصہ دو دمان مولویہ صاحب ارشاد و تلقین حضرت ابوالحسن
 ولی علی متعنا ایہ بہ کا صحیفہ عالیہ ہے جو اس ذرۃ بمقدار کے تام شرف صدور لایا ہے۔
 مولانا ممدوح رونق افزائے سجادہ مولویہ اور ترکی میں رافع لو اسے شریعہ میں۔ واقعہ یہ
 کہ بنائے سلطنت عثمانیہ کے وقت سے مملکت ترکیہ میں سلاطین جال قوت دنیاوی اور
 صاحبان سجادہ مولویہ کفیل قوت دینی رہے ہیں۔ حوادث عالم سے یہ بھی ایک حادثہ عجیبہ
 کہ ان دونوں قوتوں کا خاتمہ ہوا تو ساتھ ساتھ ہوا۔ باب عالی کی مسدودی کے بعد
 ہی خاتماں بھی بند کر دی گئیں مگر افادات باطنی نہ بند ہوئے ہیں اور نہ بند ہو سکتے ہیں، وہ
 بدستور جاری ہیں اور اے یوم القیام جاری رہیں گے، انشاء اللہ العزیز۔

اس اعزاز نامہ میں اس ناچیز کے متعلق کچھ الفاظ ایسے درج ہو گئے ہیں کہ
 اسے منظر عام پر لانا طعن خود نمائی کی زد میں آنا ہوا چونکہ اسکے بعض فقرات پسندیدگی
 کتاب پر دال ہیں اور بجائے خود یہ نیتہ گرامی اس امر کا ثبوت ہے کہ خاصانِ خدا کے
 اخلاق میں حسن ظن کو کس حد تک دخل ہوتا ہے اسلئے میں نے اسکی نقل شامل کتاب
 کر دی کہ ناظرین بھی حضرت مولای شہجی کے سوا خط سے اپنی آنکھوں کو منور کر سکیں۔
 میں نے منظوری انتساب کی التجا کی تھی، حضرت ممدوح نے غایت کرم سے
 کتاب کے لئے ایک مقدمہ بھی لطف فرمایا جس کی پیشانی پر ”دستور بانور“ رقم تھا۔
 یہ مقدمہ بصد ابتہاج و اتمان شامل کتاب کیا گیا، و کفے بہ فخر۔ اس دستور بانور کی
 نسبت کسی اظہار رائے کی ضرورت نہیں ہے۔

نور این گوہر چو بیرون یافتہ است از تسلسلہ فراغت یافتہ است

دستور با نور

امام العارفین مقدم السالکین حضرت مولانا برهان الدین ندوی مدظلہ

مثنوی معنوی کہ چنانکہ لقب کرده اند۔ در ہمہ بنا و مغزائے خود مغز قرانت۔
یعنی ہم در شکل و صورت خود ترتیب و تبویب و اصول و فصول ندارد، ہم در
محتویات و مضمون خویش مثل هیچ یک مولفہ از آثار دینیہ نیست۔ چنانکہ
قرآن یزدان هیچ یک کتب سماویہ وارضیہ را مأخذ و سر مشق کرده است
و حاشاکہ برگز نباشد مثنوی ہم در اثنائے تالیف بہ هیچ کتابہ اجبت
نشدہ حتی جناب مولوی از کتاب مثنوی بدست خود سلم و کاغذ گرفته یک
حرفے بہ بیاض کاغذ نہادہ است۔ چنانکہ در مناقب العارفین دیگر مناقبها
بنویسند؛ حضرت حسام الدین چلی کہ خلیفہ دومین ایشانست، روزے
گفتہ است کہ: یا مولانا! انخوان و یاران مادر خلوتگا و خویش الہی نامہ
حکیم سنائی را بخوانند۔ و دیوان غزلیات خداوندی از بسیاری در
فوق ہمہ دوا دین حکما و عرفا شدہ است۔ اگر تنیب فرمایند یک
کتاب مثنوی احسان فرمایند، خوش باشد۔ در ہماندم ورقے
از دستار شریف اخراج کردہ و بدست حسام الدین چلی بدادہ گفتہ اند
کہ آندم کہ این معنی بر خاطر عاظر شاہطور کردہ، این ہزودہ بیت مثنوی را
بدین فقیر از عالم بالا بخشیدہ اند اے حسام الدین کاغذ و قلم بگیر
و بنویس و در ہماندم بتالیف مثنوی آغاز کردہ اند بعد ازان در

مدرسہ سعادت و درخانہ ایشان و در باغ مرام و سحر و حرام حضرت
 مولانا ثنوی فرمودندے و حسام الدین چلی ہمیشہ بنوشتے ۔ روزا شدے
 کہ شب ہمہ شب تا بوقت نماز صبح حضرت مولانا ثنوی گفتے و حسام الدین
 بنوشتے ۔ چنانکہ این معنی را ہم در ثنوی در چند مقام بیان کرده اند کہ :
 اے حسام الدین ! زمام ثنوی در دست شماست کشند و شما مید
 ہر آن قدر کہ خواہید و ہر جا کہ روید بکشید ماہبا و سالہا و در ہ
 اقطار ما خداوند کہ در کجا منزل بند و کماصل بر چنین بنوال
 کتاب ثنوی شش مجلد شدہ است ۔ مولانا ہرگز بدست خود کتابے
 و ماخذے و مولفہ اعظم دین و کاغذ و قلم و سایرہ نگرفتند ہر آن
 قدر کہ حسام الدین چلی خواستے مولانا فرمودے و او بنوشتے
 ثنوی خوانان معنی آنکہ ثنوی را تنہا در ہمہ عمرائیں خلوت و حلیم طاعت
 خویش کردہ اند گویند کہ ثنوی در باب خود فریدست مبعے مثل و ندیدست
 و آن معانی و معارف و حقایق کہ فرمایند در ہیچ کتابے و تالیفے
 نظائر و امثال آن را دیدن ممکن نیست و آن مضامین غامضہ کہ از
 یک حکایت بسیط و تخفیل سادہ استخراج کنند خوانندہ مذہب و شش و حیران
 ماند کہ این چہ فکر و حقیقت و این چہ احاطہ عمیقست یا مولانا در یانہستی
 دنیا نیستی و در پہاے عوالم معنی نیتی آیا چیتی خاکہ آنہا کہ ما در آینہ
 نہ بینیم او آزا و صد ہزار امثال آزا در یک مشت گل بدیدہ اند ۔
 درین مقدمہ مختصرہ ما بہت ثنوی لاہوتی را ربط کردن ممکن نیست
 و حال آنکہ در تعریف ثنوی یک رسالہ افراد کردن لازمست و وہجبت کہ
 عاشقان صدا و قان و آنکہ تنہا در عالم ثنوی پویان گشتن ایشان را میرنشد

ط
نخوانندے و بداندے و از انجمله کسے - ندانم کہ کیت - کتابے
تالیف کرد بنام (جلد سابع) ثنوی و ہم در ہند طبع شد و عبدناچیز را در
روز این منظوم تالیفے حاصل است . بنام (السیف القاطع فی الرد علی
الجلد السابع) کہ در ہنگام جوانی غیرت کرد بسیار سے از نوادر علوم مولویہ بدینجا
نوشتہ دوم الان در گوشہ کتابخانہ خویش در خواب بیکراہت

حیف صد حیف کہ سعیت و قباحتم ام نہادہ و سن و سال عمر
بہر صفت و بیخ رسیدہ این عبدناچیز بر مثل جنین تالیف شریف یعنی تعریف
معارف ثنوی شریف موفق نشدم و ہمہ علوم قرآن و حدیث و آہیات
کہ در بسیاری عمر خویش خواندے و ماذون و مجاز گشتے ہمہ در پوشیدہ نیان
و اہمال ماندہ است انشاء اللہ جناب حضرت شہا موفق شوید و بندہ
نیز اگر دو یک جاے حاجت باشد خدمت کنم و نام ناچیز ولد چلی در آغوش
ہندوستان کہ تسلیم جسم اہل علم و ایمانست بماند

اما این کتاب مستطاب کہ این ناچیز بے چیز را ارسال فرمودہ اے
سراسر بخواندم و تنویر عیون کردم و در نہایت خوبی دیدم حاکم
از کتاب ثنوی این چنین تالیف لطیف استنباط کردن کار ہر مردان میدان
کمال نیست چون درین زمان ہمہ عمر ما در جانب علم شریف کتب و
و نہماک شدن ہمان کہ ممکن نیست ازیرا کہ معیشت اہل و عیال بسیار مشکل
شدہ است . بناؤ علی ہذا : ہر کہ از عاشقان مولوی و محبان سنوی کہ
از کتاب ثنوی در بابے از ابواب بسیار او خواہد خواند و یا خواہد نوشت

مثلاً در باب عشق و شوق الہی و در باب عرفان محمدی و در باب معارف حقایق
لاہوتی و در سخا و کرم و سخی و ہم و سایرہ و سایرہ . و یا آنکہ یکے از عاشقان خواہد

ی
 کہ آیات و احادیث کے جناب مولانا در ثنوی ایراد کر دے، آیا آیتا چندست
 و یا فلان حدیث کہ در جائے ایراد کر دے عجا آزا یا فتن ملکست
 و الحال چہن باجملہ احکام و معارف و حکایات و تراجم احوال بر خے از یاران
 مولانا و سائرہ در باب و فصل خویش درج کر دہ اند چنانکہ مثل ماکھرن
 عاشقان بے کیج اضطراب در باب مخصوص خود بیاید و فواید بسیار
 دیگر ہست کہ تفصیل موجب تطویل باشد
 مولف حکیم کامل و استاد فاضل را تبریک کنم و بمعارفہ حضرت
 ایشان تبرک کردم و بسبب یاد کردن این خادم قدیم مولوی و ثنوی را از ہم
 قلب دعا کردم جناب مولا و مولانا بہ فیوضات صوریہ و معنویہ حضرت
 ایشان را کامیاب فرمایند آمین۔

ابن حضرت مولانا
 الشیخ ثنوی خوان حجتہ اللہ
 محمد برہان الدین ولد چلی المولوی
 الاثری کان اللہ لہ آمین

FROM PROFESSOR NICHOLSON, 12, HARVEY ROAD, CAMBRIDGE.

March 23. 1933.

Dear Sir,

I am much obliged for the sheets of your *ḡināʾ* which I have kindly sent to me. The work seems to me to be very serviceable both for reading & for reference, & I willingly comply with your request that I should write a short preface. This I now enclose, hoping you

will regard it as satisfactory. May I add my congratulations on the completion of a work which must have cost you a great deal of labour.

Yours sincerely

R. C. Nicholson

افضل گرامی نامہ دکتور رنیو لدالین نیکسون انفعنا اللہ بطول بقائه

صفحہ سابق جس تحریر کی نقل سے مزین ہو وہ سرآمد مستشرقین یورپ
 ڈاکٹر آر۔ اے۔ بکلسن کا نامہ نامی ہے جو سرنامہ کتاب کے ساتھ باعث افتخار
 بندہ تاجیر ہوا۔ علامہ موصوف جامعہ کیمبرج میں عربی کے پروفیسر اور تصوف
 اسلامی، خاصہ حقایق و دقائق ثنوی شریف پر عبور رکھتے ہیں تمام علمائے یورپ
 و امریکہ میں سند و امام ہیں۔ ۱۸۹۸ء میں اپنے مقالہ کے طور پر انتخاب
 دیوان شمس تبریز مرتب کر کے شایع فرمایا۔ بادۂ تصوف کی اتنی چاشنی کافی
 تھی، ذوق برابر بڑھتا گیا تا آنکہ اپنی زندگی انہیں علوم شریفہ و معارف لطیفہ کی
 تحقیق و تدقیق کے لئے وقف فرمادی۔ کتاب اللع کو (جو شیخ ابو نصر السراج کی
 تصنیف اور فن تصوف کی ایک نادر کتاب ہے) تصحیح کامل کے ساتھ روشناس
 عالم کیا۔ کشف المحجوب اور دوسری کئی کتابوں کو انگریزی میں منتقل فرمایا، ادب
 عربی کی ایک جامع تاریخ لکھی اور اب دس بارہ برس سے ثنوی شریف کے
 ایک صحیح ترین نسخہ کی تدوین میں مشغول ہیں۔ چار دفاتر مع ترجمہ انگریزی شایع ہو چکے
 ہیں اور بقیہ دو دفتر بھی عنقریب شایع ہونیوالے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جناب
 مدوح نے اس کا خطیر سے زباں فارسی اور علی الخصوص عاشقان ثنوی شریف
 پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اسی اشاعت کے ذریعہ سے دنیا نے ثنوی شریف کو
 اس کی اصلی ہیئت میں دیکھا، ورنہ جو نسخے اس وقت تک شایع ہوتے ہوئے
 ہیں ان کی تصحیف و تحریف نے ثنوی شریف کو مسخ کر دیا ہے۔ خداوندِ کریم
 علامہ موصوف کو ان کے مساعی کی جزائے خیر دے اور انہیں تادیر
 سلامت رکھے۔

سَرنامہ

از

عمدۃ المسلماء، قدوة لفضلہ، ڈاکٹر آر۔ اے۔ نکلسن، القادسیہ

مرآۃ المشنوی کی سی قابل قدر کتاب کے لئے چند الفاظ بطور تقریب لکھنا میرے لئے بوجہ مسرت ہے، خاص کر اس وجہ سے کہ یہ کتاب ایک ایسے بحث سے تعلق رکھتی ہے جس کا مطالعہ میں خود کئی برس سے کر رہا ہوں۔

عالم اسلامی میں (مولانا) جلال الدین الرومی کی مشنوی (شریف) کو وہی مرتبہ حاصل ہے جو جی یورپ میں ٹوٹنک داستانے کی (Divina Comedia) کو حاصل رہی ہے، یہ دونوں شاعر تقریباً ہم عصر تھے اور دونوں میں بدرجہ کمال یہ قدر موجود تھی کہ ہمیں تخصیص سے تعمیم کی طرف لے جائیں اور حیات انسانی کی تغیر پذیر ہیئتوں میں جو امور حقیقی و دایمی اہمیت رکھتے ہیں ان کے مشاہدے کیلئے ہماری آنکھیں کھول دیں مگر نوعیت میں دونوں غیر مماثل ہیں۔ داستانے میں بہت کیا معنی بشارت بھی نہیں پائی جاتی، برخلاف ازیں (مولانا) جلال الدین میں تاحدوت و امکان تلطف موجود ہے۔ انہیں ہر جگہ نیکی کی روح نظر آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مشنوی (شریف) کا اثر جملہ اقسام و احوال کے لوگوں پر پڑتا ہے۔ جس طرح خلاقین و مقصوفین اس سے متاثر ہوتے ہیں، اسی طرح آزاد مشرب و رند نیا دار بھی اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن خود کتاب ایسی ہے کہ اس کا مطالعہ خالی از وقت نہیں

ن ہے جس کی وجہ کچھ تو اس کی وسیع ضخامت اور بعض قطعات کا ابہام ہے اور کچھ وجہ یہ ہے کہ اس کی ترکیب اس درجہ مسترخی الربط واقع ہوئی ہے کہ جو لوگ سلسلہ بحث کو قائم رکھنا چاہتے ہیں وہ اکثر اس راہ پر پیچ و خم میں حیراں و سرگرداں رہ جاتے ہیں۔ طرز بیان میں سب سے زیادہ اور بسا اوقات گراں ہو جاتا ہے لیکن اس نقص کی ذمہ داری تمام تر مصنف پر نہیں ہے۔ میں نے ایک دوسرے موقع پر ظاہر کر دیا ہے کہ ایران اور ہندوستان میں شنی شریف کے جس قدر نسخے شائع ہوئے ہیں ان سب میں ایک کثیر تعداد ایسے اشعار کی شامل ہے جو اس نظم کے قدیم ترین اور بغایت مستند مخطوطات میں نہیں ملتے۔

یہ زیر نظر مجموعہ مختارات ترتیب و تقسیم کے ایک منظم طریق کا نتیجہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسے پسندیدگی عام حاصل ہوگی۔ اجزائے منتخبہ کو پانچ بابوں میں تقسیم کر کے ادخال مباحث کو رفع کر دیا گیا ہے۔ ہر باب ایک ہی نوع کے اقتباسات پر مشتمل ہے یعنی (۱) قصص، (۲) مقولات اخلاق، فلسفہ و تصوف، (۳) اشعار محتوی بر مطالب قرآن شریف، (۴) اشعار ملزم بمعانی احادیث نبوی، (۵) اشعار مستلزم (حضرت شمس الدین) حضرت حسام الدین وغیرہما۔ پہلا باب جو بالطبع سب سے زیادہ وسیع ہے ۵۳۹ صفحات تک چلا گیا ہے۔ متعدد حکایات مختصر کر دئے گئے ہیں مگر بظاہر کوئی حکا کلیتہ ترک نہیں کی گئی ہے۔ مذاق مختلف ہوتے ہیں مجھے تو یہ یونانی مثل پسند ہے کہ ”نصف کل سے زیادہ ہے“ تاہم دوسرے نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو حکایتوں کے بلا کلف پڑھتے چلے جانے کی سہولت لائق قدر ہے۔ بہر طور، قاضی کی یہ تالیف اس نام کو بجا ثابت کرتی ہے جو اس کے لئے تجویز کیا گیا ہے، ان کی مرآۃ المشنوی اس نظم (یعنی شنی شریف) کی ہینتوں کو بطریق حسن روشن کر کے واقعی آئینہ کا کام دیتی ہے۔ اس مفید و دلپذیر کتاب کا دلی خیر مقدم ہونا چاہئے اور مجھے امید ہے کہ ہوگا۔ بحسن۔

ویس‌اچ

گوشه‌رو نامه را بکشایم
بین که حرفش هست در خور و شهاب
گر نباشد در خور او را پاره کن
نامه دیگر نویس و چاره کن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْمُرْسَلِينَ وَآلِهِ وَآزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

مجھ جیسے پیچمرز کے ہاتھ سے ”مرآۃ المثنوی“ کے تالیف پا جانے اور
”صاحب المثنوی“ اور ”نقد المثنوی“ کے تصنیف ہو جانے کو اگر مولانا رومی کے
فیضِ باطن کا اثر نہ سمجھا جائے تو بدرجہ اقل اُس عقیدت کا نتیجہ سمجھنا چاہیے
جو اس ہیچدان کو بد و شعور سے مولانا کی ذات بابرکات کے ساتھ رہا ہے۔
واقعہ یہ ہے کہ فارسی شعراء میں جس شاعر کا نام سب سے پہلے میرے گوشتِ
ہوا وہ ”مولانا روم“ کا نام نامی تھا۔ میں جب اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا
اُس زمانہ میں حضرت والد ماجد (قاضی تصدق حسین صاحب) گاہ گاہ شب
میں مثنوی شریف کا مطالعہ فرمایا کرتے اور حضرت مدوح کے بعض اجاب
بھی شرکت فرماتے۔ ”مولانا روم“ کا نام بار بار زبانوں پر آتا تھا اور میں سنا
کرتا تھا اُسی وقت سے اس نام کی ایک عجب ہیبت و حرمت دل میں
پیدا ہو گئی اور جب کسی کی نسبت انتہائے علمیت و احترام کا اظہار مقصود

ہوتا تھا تو اُسے ”مولانا رومؒ“ کے لفظ سے تعبیر کرتا تھا کہ فلاں مولانا رومؒ ہیں مگر سلسلہ درس میں ثنوی شریف کے داخل نہ ہونے کی وجہ سے دیگر فارسی خوانوں کے مانند میں بھی اوائل عمر میں اُس کے پڑھنے سے محروم رہا اور بعد چندے انگریزی کی جانب مشغول ہو گیا پھر ایک مدت تک یہ توفیق نہ ہوئی کہ اپنے طور پر ثنوی شریف کا مطالعہ کرتا مگر ثنوی شریف کی جو عظمت دل میں قائم ہو گئی تھی وہ بے ستور باقی رہی تا آنکہ مولانا شبلی رحیم نے ”سوانح مولانا رومؒ“ شائع کی اور میں نے غایت شوق سے اُسے دیکھا۔ اس کتاب نے ثنوی شریف کا ایک مجمل تصور ذہن میں قائم کر دیا۔ اس سے قریب ہی زمانہ میں مولانا احمد حسن صاحب مرحوم نے ثنوی شریف کے ایک اعلیٰ نسخہ کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولانا مرحوم کا جامع و کمال تحشیہ وزامی پریس کانپور کا انطبوع اس ایڈیشن کی شہرت کے لیے کافی سے زیادہ تھے۔ و حقیقت سلسلہ ۱۹ء میں یہ ہوا کہ میں نے اس ایڈیشن کی صورت میں ثنوی شریف کو اُس کی کمال ہیئت میں دیکھا مگر پھر بھی مسلسل مطالعہ کا موقع نہ ملا سلسلہ ۲۰ء سے میں نے ثنوی شریف کو بامعان نظر دیکھنا شروع کیا اور کہنا چاہیے کہ اسی وقت سے ”مرآۃ المثنوی“ کی تالیف کا آغاز ہوا جب ایک حکایت کے اندر دوسری حکایت اور دوسری کے اندر تیسری حکایت آنا شروع ہوئی اور بیچ بیچ میں دیگر مباحث سے طولانی وقفے پڑنے لگے تو ہر اُس شخص کے مانند جو اول بار ثنوی شریف کا مطالعہ کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ ثنوی شریف کی ترتیب کس اصول پر ہے میری طبیعت میں بھی خلش پیدا ہوئی مگر اس خلش کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ میں ثنوی شریف کو ہاتھ سے رکھ دیتا بلکہ چند صفحات پڑھنے کے بعد دوبارہ ابتدا سے شروع

کیا ادب کے اٹھ میں پل لے کر آغاز کیا، سلسلہ حکایت میں جب کوئی دوسری بحث آتی اُسے نشان کر کے چھوڑ دیتا اور سرسری نظر ڈالتا ہوا حکایت کا جوڑ دلاتا، درمیان میں جب کوئی ضمنی حکایت آتی تو پہلی خواندگی میں اُسے ترک کر دیتا اور جب اصل حکایت ختم ہو جاتی اس وقت درمیانی حکایت یا حکایتوں کو دیکھتا۔ اس کے بعد نئی حکایت شروع کرتا۔ اسی طرح آخر تک کل حکایتوں کو دیکھ گیا، چونکہ مطالعہ کا شیغل دیگر اشغال کے ساتھ ساتھ تھا اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جس قدر وقت مطالعہ کتب کے لیے مل سکے وہ کل ثنوی شریف ہی میں صرف ہو جائے، اس لیے آخر تک پہنچنے میں کئی برس صرف ہو گئے۔ اس سرسری اور غیر مسلسل مطالعہ سے میں مطالعہ کا حق نہیں ادا کر سکا مگر اتنا فائدہ ہوا کہ ثنوی شریف ایک مرتبہ نظر سے گزر گئی اور کسی قدر سمجھ میں بھی آ گئی۔ اواخر سلسلہ ۱۹۱۱ء میں تعلق مستقلاً تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سے ہو گیا اور اب قلم سے کام لینا ہی شغل ہو گیا، اُس وقت پھر ثنوی شریف کے مطالعہ کا ولولہ دل میں پیدا ہوا اور یہ خیال گذرا کہ ثنوی کی حکایتوں کا ایک مجموعہ مرتب کروں پہلی مرتبہ میں نے سرسری طور پر نشان کر دیے تھے، اب وقت نظر سے دیکھنا شروع کیا اور صحت کے ساتھ نشان لگائے۔ خدا کے فضل سے یہ کام تقریباً دو برس میں ختم ہو گیا مگر اس کے بعد ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء ذاتی علالت اور خاندانی حوادث کی وجہ سے مجھ پر بہت سخت گزرے اور یہ کام کم و بیش دو برس تک معلق رہا۔ ۱۹۲۲ء میں پھر اس جانب متوجہ ہوا حکایات تو مرتب ہو چکے تھے مگر اب خیال یہ پیدا ہوا کہ جو حقائق و معارف ثنوی شریف میں بیان ہوئے ہیں ان کا ترک مناسب نہیں ہے، لہذا اس قسم کے حقائق

و معارف سے زیادہ صاف و موثر اشعار کو یکجا کرنا شروع کیا۔ یہ کام بھی برس
سوار برس میں اتمام کو پہنچ گیا اور ایک معتد بہ حجم کا مجموعہ طیار ہو گیا۔ اس
مجموعے پر نظر ڈالنے سے ایک اور خیال ذہن میں آیا کہ مولاناؒ نے جو حقائق و
معارف اپنے طور پر بیان فرمائے ہیں ان کے علاوہ ایک معتد بہ حصہ ان اشعار
کا بھی ہے جن کی بنا تمام تر کلامِ خدا اور کلامِ رسولؐ پر ہے گویا آیاتِ قرآنی اور
احادیثِ نبویؐ کا ترجمہ کر دیا ہے اور اس وجہ سے اُن اشعار کا ایک خاص
انداز ہے جو انہیں حقائق و معارف کے دیگر اشعار سے بالکل ممیز کر دیتا ہے
لہذا اب یہ رائے قائم ہوئی کہ اس قسم کے اشعار الگ کر لینا چاہیے۔ چنانچہ
یہ بھی ہو گیا اور ۱۹۷۲ء میں اس کام سے فراغت حاصل ہو گئی اس طرح یہ
کل مجموعہ از خود چار حصوں میں منقسم ہو گیا :-

حکایات حقائق معارف منصوصاتِ بانی ارشاداتِ نبوی

اور یہ چار حصے

یواقیتِ انقص

دررا حکم

جواہر القرآن

لآلی السنن

کے ناموں سے موسوم ہوئے۔ آخر میں ایک مختصر مجموعہ مرجانۃ المدیج کے
نام سے اُن اشعار کا شامل کر دیا گیا جو مولاناؒ نے اپنے اصحاب اور بالخصوص
حضرت حسام الدین چلی کی شان میں کہے ہیں کیونکہ یہ اشعار بھی شریف
کا جزو لاینفک ہیں۔ کتاب کا نام ”مرآۃ الثنوی“ قرار پایا اور یہ صیح اشارہ بلکہ تشویق
اس امر کی طرف ہے کہ ثنوی شریف کے اس عکس کو دیکھ کر اصل کے دیکھنے کی

تالیف کی اس سبیل داستان کے بعد تالیف کی نوعیت کو کسی قدر
تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہر حصے کی نوعیت جداگاہ ہے
اس لیے ہر ایک کی نوعیت کو اسی کے عنوان کے تحت بیان کرنا مناسب ہوگا۔
حصص کی کیفیت بیان کرنے کے قبل تمہید ثمنوی شریف کی جانب
مختصراً اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ اس تمہید کا بھی ایک قصہ ہے مگر اس کا
حال نقد الثمنوی سے معلوم ہوگا۔ یہاں صرف اتنا کہنا ہے کہ عام طور پر
ثمنوی شریف کے جو نسخے مروج ہیں ان میں تمہید کے پچاس اشعار ہیں واقعاً
مولانا کے اشعار صرف چونتیس ہیں اور سولہ شعر قدر دانان ثمنوی شریف
کے اضافے ہیں۔ ان سولہ شعروں کو توسین میں رکھا گیا ہے۔ مولانا کے
چونتیس شعروں میں سے اہلارہ شعروہ ہیں جو مولانا نے خود اپنے قلم سے لکھے
تھے۔ ان اہلارہ شعروں کو خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ ان کے اندر بھی پانچ شعر
اضافی ہیں اور وہ خط تعلیق میں بن القوسین درج ہوئے ہیں بقیہ اشعار
تمہید اور ہر شرف و فائز ثمنوی مولانا کے زبانی بیان پر حضرت حسام الدینؒ نے
تحریر فرمائے ہیں۔ اس کی مفصل کیفیت نقد الثمنوی میں دیکھنا چاہیے۔

یواقیت القصاص

ثمنوی شریف میں حکایات اور حکم و معارف کے امتزاج کی کیفیت حکایات
در حکایات کے اذخالی کی نوعیت کے لیے نقد الثمنوی کی طرف رجوع کرنا
چاہیے یہاں وہ اصول درج کیے جاتے ہیں جو مرآۃ المستثنوی کے
(الف) انتخاب اور (ب) اس کی ترتیب میں مد نظر رکھے گئے ہیں۔

ملہ صاحب الرشاد حضرت برہان الدین علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ اس کی کیفیت مجتہد متواترین ہر فردا کی امر ہے کہ

الف انتخاب

انتخاب یعنی اخذ و ترک کہنے کو ایک سہل کام ہے مگر عمل میں آکر
ہنایت دشوار ہو جاتا ہے، خاص کر اس صورت میں کہ داستان اپنے الفاظ
میں بیان نہ کی جائے بلکہ مصنف ہی کے الفاظ کو قائم رکھا جائے۔ اخذ
کے اصول کے متعلق تو مجھلا اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جو اشعار خالصتہً نفس
حکایت سے متعلق تھے انہیں لے لیا گیا، مابقیہ کو ترک کر دیا گیا مگر سوال
مابقیہ کا ہے؟ یہ مابقیہ کیا ہیں اور کیوں ہیں؟ اس کا جواب قطعی الفاظ
میں دینا آسان نہیں ہے۔ عملاً اس میں مذاق طبعیت اور نظر انتخاب
کو بڑا دخل ہے اور نظریۃً ان میں اختلاف کی بڑی گنجائش نکل سکتی ہے
مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ صرف حد قیاس تک ہے واقعاً جب مرآۃ الثنوی
کے حکایات کو خود ثنوی شریف سے مقابلہ کر کے دیکھا جائیگا تو اختلاف
کی گنجائش ہی نہ رہیگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں مذاق طبعیت اور نظر انتخاب کا کچھ
دخل نہیں ہے، یہاں میں نے بالکل اسی طرح عمل کیا ہے جیسے کوئی ماہر
حیوانات یا ماہر نباتیات، اپنے زیر بحث موضوع کے اصناف قرار دینے
میں عمل کریگا۔

جو اشعار ترک کیے گئے ہیں وہ تین میں سے کسی ایک اصول کے
تحت ترک کیے گئے ہیں:-

۱

جب کسی امر کی تمثیل میں کثیر اشعار آگئے ہیں اور ثنوی شریف میں

یہ بغایت عام ہے تو ایسے مواقع پر صرف اس ایک شعر یا چند اشعار کو لیا گیا ہے جن سے نفس حکایت پر اثر پڑتا تھا، باقی کو ترک کر دیا گیا ہے۔
مثلاً پہلی ہی حکایت کے پہلے ہی صفحہ پر یہ شعر آیا ہے۔

چل خرید اور او بر خوردار شد آں کنیزک از قضا جبار شد
اس کے بعد دو شعر تمثیلی آئے ہیں :-

آں کیے خرواشت پالانش نبود یافت بالان گرگ خورادر بود
کوزہ بودش آب می نامد بست آب را چوں یافت خود کوزہ شکست

یہ دونوں شعر اگرچہ بغایت مشہور ہیں بلکہ زباں زد عام ہیں مگر میں نے اپنے اصول کے مطابق ان دونوں اشعار کو ترک کر دیا ہے کیونکہ ان سے تمثیل کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا تھا۔

لیکن اس کے چند اشعار کے بعد یہ دو شعر آئے ہیں کہ :-

ہرچہ کردند از عسلج و از دوا رنج افزوں گشت حاجت ناروا
آں کنیزک از مرض چوں مے شد چشم شاہ از اشکِ خونِ چوں جوئے شد
اس کے بعد یہ دو شعر آئے ہیں :-

از قضا کسنگین صفرا فرود روغن بادام خشکی می نمود
از بید قبض شد اطلاق رفت آب آتش را بد شد بچہ نعت

یہ دونوں شعر بھی اگرچہ تمثیلی ہی ہیں مگر چونکہ ان سے نفس حکایت پر قوی نہیں تو بعیدی اثر پڑتا ہے اس لیے ان اشعار کو لے لیا گیا۔

اس سے ذرا آگے جب بادشاہ نے میہان غیبی کا استقبال

کیا ہے وہاں یہ اشعار آئے ہیں :-

ضیف غیبی را چو استقبال کرد چوں شکر کوئی کہ پیوست او برد

ہر وہ جس سے آشنا آموختہ ہر دو جاں بے دو ختن بروختہ

اس کے بعد ایک شعر تیسری آیا ہے :-

آں کے چوں تشنہ واں دیگر چو آب آں کے مخمور و آں دیگر خراب
اس شعر کو شامل رکھا گیا ہے کیونکہ علاوہ تہذیب کے اس سے بادشاہ کے والہانہ
اشتیاق کا ثبوت ملتا ہے

۲

بعض مباحث نہایت طولانی ہو گئے ہیں ان مباحث میں قایت
اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

(الف) یہ طولانی مباحث کہیں کلفت ترک کر دیے گئے ہیں مثلاً

پہلی ہی حکایت میں طبیب فیضی نے جب کینزک کو دیکھا اور اس پر یہ
ظاہر ہو گیا کہ وہ بیماری دل میں مبتلا ہے، وہاں یہ شعر آیا ہے :-

دید از اریش کو زار دل است تن خوش است و او گرفتار دل است

اس موقع پر مولانا عشق کی توضیح و تشریح کی طرف بابل ہو گئے ہیں۔ دس گیارہ
شعر عشق سے متعلق آئے ہیں یہ ٹکڑا تو دررا حکم میں گیا مگر اس کے بعد
تیس اکتیس شعر شمس تبریزی کے وصف اور پنج فراق میں آ گئے ہیں
اس ٹکڑے کو کلفت حذف کر دینا پڑا۔

(ب) بعض مواقع پر حسب ضرورت ایک یا دو شعر لیے گئے ہیں باقی
ترک کر دیے گئے ہیں مثلاً شاہ جہودان کی حکایت میں جب وزیر نصرت

میں جا ملا اور ان کا نام و پیشوا بن گیا ہے وہاں یہ شعر آیا ہے :-

نکتہ نامی گفت داد آ میختہ در جلاب قند زہرے رختہ

اس بحث سے متعلق دس شعر آئے ہیں مگر لب لباب ان دس شعروں کا

میں
یہ ہے کہ :-

ہاں مشہور و زان گفت کو زان کہ باشد صد بدی و ذرا
یہاں اسی ایک شعر پر اکتفا کیا گیا ہے باقی اشعار ترک کر دیے گئے ہیں۔
(ج) ان طوائف مباحث میں ایک نوع تکرار بھی ہے۔ ان مواقع پر
ایک یا دو شعر حسب ضرورت لے لیے گئے ہیں۔ اس قسم کی تکرار کی ایک ہی مثال
ہی نمایاں مثال دفتر دوم میں بادشاہ اور اس کے دو غلاموں کی ہے۔ اس
حکایت میں ایک غلام نے جب اپنے صدق کے متعلق قسم کھائی ہے تو یہ بحث
چالیس شعروں تک چلی گئی ہے ان میں صرف ایک شعر نفس مطلب کا لیا گیا
(واضح رہے کہ جو ٹکڑے اس طرح حذف ہوئے ہیں ان سے اکثر و
بیشتر کسی نہ کسی نوع سے دررا حکم میں آگئے ہیں کہیں مسلم ٹکڑے ہیں کہیں
ان کا اقتباس ہے مثلاً اسی مذکورہ بالا ٹکڑے کے چونتیس شعر مختلف
مقامات پر دررا حکم میں آگئے ہیں |

۳

حکم و معارف دو نوعیت کے ہیں مستقل بحیثیت اور غیر مستقل بحیثیت
مستقل بحیثیت کی نسبت یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ سب دررا حکم
کے لیے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ غیر مستقل بحیثیت میں سے سلسلہ حکایت
کو منقطع کیے بغیر جو اشعار اس طرح سے شامل ہو سکے کہ ان سے کسی حکمت
یا معرفت کا کوئی نکتہ بر محل ذہن نشین ہو جاتا ہے وہ حکایت میں داخل کیے گئے ہیں۔

ترتیب

ترتیب کے متعلق بطور اصول کلی اول یہ اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ

شنوی شریف کے اندر حکایت در حکایت محض اتفاقی امر نہیں ہے بلکہ قصداً ایسا ہے یعنی یہ حکایتیں تشبیہ و تمثیل اور سبب و نتیجہ کے ذریعے سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں، منقطع نہیں ہیں مگر مرآۃ المشوی میں انہیں علیحدہ کرنا پڑا ہے اس کے ضمن میں یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ شنوی شریف میں حکایتیں دو قسم کی ہیں۔ قائم بالذات اور قائم بالغیر اول الذکر اپنی مستقل حیثیت رکھتی ہیں ثانی الذکر محض تشیل یا تشبیہ یا کسی نکتہ کو واضح کرنے کے لیے ہیں اس طرح ترتیب کا مسئلہ دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے (۱) ظاہری (۲) باطنی۔

۱

ظاہری

۱۔ دفتر کے آغاز کی حکایت سے ابتدا کرنا ایک لازمی امر ہے اگر یہ حکایت منفرد ہے تو اپنی جگہ ختم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد دوسری حکایت شروع ہوتی ہے جب مرکب حکایت آئی تو پھر اس حکایت کے درمیان جو حکایتیں آتی گئیں وہ معلق ہوتی گئی ہیں تا آنکہ اصل حکایت ختم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد درمیانی حکایتیں اسی ترتیب کے ساتھ درج ہوتی ہیں جس ترتیب سے وہ اصل حکایت میں آئی ہیں مثلاً دفتر اول کی حکایت ششم کے درمیان دو حکایتیں برسیل تمثیل آ گئی ہیں ان دو حکایتوں کو حکایت ششم کے بعد درج کیا گیا ہے اور جس محل پر یہ حکایتیں آئی ہیں وہاں حاشیہ پر دائرہ کے اندر ان کا شمار، اور دیدیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے

۱۔ ہلاک کردن خرگوشے شیرے را از مکر ص ۲۴-۲۳

۲۔ نگرین عزرائیل: شخصے و گر نختن آن شخص: ہندوستان ص ۲۲-۲۹

۳۔ طعنہ زدن زانے در دعوائے ہمد و جواب آن ص ۳۵-۳۴

کہ اس حکایت کس موقع پر ہے اور کس امر کی تمثیل میں ہے۔

استثنا۔ اصل مواقع پر بھجودی اس میں استثنا بھی کرنا پڑا ہے
بعد یہ ان مواقع پر ہے جہاں کسی ایک حکایت کے ختم ہو جانے کے بعد
کوئی دوسری حکایت اس طرح آئی ہے کہ وہ سابق حکایت کا ضمیمہ ہو گئی
ہے۔ مذکورہ بالا اصول کے بموجب یہ چاہیے تھا کہ مقدم حکایت کی
ضمنی حکایتوں کو درج کر کے اس موخر حکایت کو رکھا جاتا مگر ضرورتوں
کے خلاف کرنا پڑا۔ مثلاً دفتر اول کی تیسری حکایت کے اندر ایک حکایت
ضمیمہ دلیل کی آئی ہے مگر تیسری حکایت کے ختم ہونے کے بعد مولانا ایک
حکایت لائے ہیں جسے اس تیسری حکایت کا ضمیمہ بنا دیا ہے:-

بعد ازیں خوریزد ماں نا پذیر کا ندر افتاد از بلای آں وزیر
یک شبہ دیگر نسل آں جہود در ہلاک قوم ہستے رونود
ہذا اس حکایت کو بطور حکایت چہارم درج کر کے خلیفہ دلیل کی
حکایت کو حکایت پنجم قرار دیکر درج کیا گیا ہے اور حکایت سوم میں اس کا
فہار اسی اعتبار سے رکھا گیا ہے۔

(۴) ایسے مواقع بھی کم نہیں ہیں جہاں درمیانی حکایتوں کے اندر
دوسری حکایتیں آگئی ہیں بلکہ ان داخل در داخل حکایتوں کے اندر بھی
حکایتیں آئی ہیں اس قسم کی حکایتوں کو اصل حکایت کی تمام درمیانی
حکایتیں ختم کر دینے کے بعد درج کیا گیا ہے مثلاً

ملکہ تفرقہ انداختن وزیر شاہ جہوداں در میان نصرانیاں از مکر و خدہ ص ۱۵-۲۲

۲۴

۲۵ در آتش انگندن بادشاہ نصرانیاں را ص ۲۵-۲۶

دفتر سوم میں "لغیان و کفران اہل سبأ" کی حکایت خود ایک درمیانی حکایت ہے۔ اس حکایت میں چند شعروں کے بعد دوسری حکایت آئی ہے اور وہ شمارہ ۷ قرار پائی ہے۔ اس کے بعد خود اہل سبأ کی حکایت بہت دور جا پڑی ہے اور اس لیے اس حکایت کی دوسری درمیانی حکایت شمارہ ۲۰ ہو گئی ہے۔ اسی طرح دفتر چہارم میں "بنائے مسجد اقصیٰ" کی حکایت میں درمیانی حکایتوں کے شمارہ ۷، ۸، ۱۰، ۱۱ ہیں ایسی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

(۳)۔ بعض مواقع پر فصل طویل واقع ہو گیا ہے۔ کوئی حکایت شروع ہوئی اور پھر پے درپے اتنی حکایتیں آتی رہیں کہ اصل حکایت کا سلسلہ مفقود سا ہو گیا۔ اس سلسلہ کو لانے کے لیے بہت وسیع درمیانی فصل طے کرنا پڑا ہے مثلاً دفتر سوم کی پانچویں حکایت ایک مستقل حکایت ہے اس میں تین ضمنی حکایتیں آئی ہیں جن میں سے سب سے پہلی حکایت "لغیان و کفران اہل سبأ" کی ہے اس میں چند ہی اشعار کے بعد ایک تمثیلی حکایت آگئی ہے اس حکایت کو ختم کر کے پھر اہل سبأ کا قصہ شروع ہوا ہے مگر مولانا نے بہت جلد اصل حکایت شہری و روستائی کی طرف رجوع کیا ہے اور اہل سبأ کو ایسا بھولے ہیں کہ انہارہ حکایتوں کے بعد انہیں یاد کیا ہے۔ اس قسم کے فصل کا اثر چند حکایتوں پر یہ پڑا ہے کہ وہ نامتمام سی رہ گئیں چنانچہ (۱) دفتر اول میں ایک حکایت ہاروت ماروت کی ہے۔ یہ حکایت یہاں نامتمام رہ گئی ہے اور پھر دفتر سوم میں اس کا اعادہ ہوا ہے مگر

وہاں بھی چند شعروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ (۱۲) دفتر پنجم میں ایاز کی حکایت
 بھی اسی نوع کی ہے۔ یہ حکایت ایک حد تک مکمل تو ہو گئی ہے مگر بعد میں
 پچھلے درجے کے اس کی طرف اشارے ہوئے ہیں اور ان اشارات سے کسی مزید حکایت
 تفصیل کا علاوہ نہیں حاصل ہوتا اگر اس قسم کی حکایتوں کی نسبت یہ خیال
 کیا جائے کہ وہ دو حکایتیں ہیں تو یہ بھی کچھ بجا نہیں ہے یعنی ایک واقعہ
 یا حکایت ہے اور اُسے دو جگہ دو ضرورتوں سے بیان کیا گیا ہے مگر
 مرآۃ المشنوی میں اس قسم کے منفصل ٹکڑوں کو متصل کر دیا گیا ہے۔ ان
 منفصل ٹکڑوں کے علاوہ بعض حکایتیں ایسی بھی ہیں جو تشنہ سی رہ گئی
 ہیں چنانچہ اہم حکایتوں میں دفتر چہارم میں حکایت حلیمہؓ اور دفتر ششم میں
 حکایت وام دار اسی نوع کی ہیں ان کے علاوہ اور بھی متعدد حکایتیں
 اس قسم کی ہیں مگر بجائے خود اس میں کوئی نقص نہیں ہے کیونکہ مقصود
 کسی خاص نتیجہ پر پہنچنا تھا جہاں وہ نتیجہ پیدا ہو گیا مقصود حاصل ہو گیا۔
 ان دونوں اقسام کے علاوہ معدودے چند حکایتیں ایسی بھی ہیں
 جن میں خفیت سا سکتہ پڑ گیا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ حکایتیں
 جب ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیان ہوں اور بیچ میں دوسرے طویل مباحث
 آجائیں تو ان کے سلسلہ جڑنے میں کہیں کہیں ایسا ہونا ایک طبعی امر ہے مثلاً
 دفتر چہارم میں بلقیس کی حکایت میں

د بود شہوت امیر شہو تم نے امیر شہوت روئے تم
 چوں سلیمان سے عرفان بیا یک صغیرے کرد بست آن مجرا

۱۔ گم شدن محمد مصطفیٰ ص ۲۸۹ دیباچہ خواستن حلیمہ از بیتاں ص ۲۸۹

۲۔ آمدن مردے وام دار بہ تبریز و مردن برالین و قتل از آمدنش ص ۲۸۹

کے مابین خفیہ ساکتہ محسوس ہوتا ہے مگر واضح ہے کہ ایسا ہیثیت ہی
شاذ و نادر ہوا ہے۔

(۴)۔ مستقل بحیثیت اور ضمنی حکایتوں کے علاوہ سلسلہ کلام میں بطور
تکلم جا بجا دو دو چار چار اشعار ایسے آگئے ہیں جو بیان و اظہار کی نوعیت
رکتے ہیں اور اس اعتبار سے انہیں بھی حکایت کہنا چاہیے مگر واقعہ
حکایت نہیں ہیں۔ اس قسم کے بیانات کو ترک کر دیا گیا ہے کیونکہ حقیقتاً
یہ حکایت نہیں ہیں بلکہ محض بیانات تمثیلی ہیں۔ مثلاً دفتر اول کی حکایت
چارم کے اندر یہ بحث آگئی ہے کہ عناصر رابعہ اپنا عمل و اثر حکیم خداوندی
کے بموجب کرتے ہیں، بوقت ضرورت خدا انہیں قوت تمیزی عطا
کر دیتا ہے، اس پر مولاناؒ نے چند اشعار تمثیلی درج فرمائے ہیں۔

ہوگو گرد مومناں خطے کشید نرم می شد باد کا بخامی رسید
ہر کہ بیروں بود ازاں خطہ جلا پارہ پارہ می شکست اندر ہوا
ہمچنین شیبانِ راعی می کشید گرد بر گرد رومہ خطے پدید
چوں مجسمہ میشد او وقت نماز تانیاں دگرگ آںجا ترکست از
ہیچ گرگے درد رفتہ اندماں گو سپندے ہم ز گشتے زان نشان

لیکن بعض مواقع پر اس میں استثناء کرنا پڑا ہے مثلاً دفتر چہارم میں ایک
حکایت ایک شاعر کی ہے جو کسی بادشاہ کے پاس اشعار مدحیہ لے گیا تھا۔
بادشاہ نے ایک ہزار انعام کا حکم دیا مگر وزیر نے اسے دس ہزار دلایا۔
دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا اور اس مرتبہ دوسرا وزیر تھا اس نے ہزار کا

ہاں یہ وہاں جت دلا یا۔ نام دونوں وزیروں کا حسن تھا۔ اس موقع پر مولانا
نے ظاہر کی زبان سے کچھ تقابلی اشعار درج کیے ہیں جن کا آخری شعر یہ ہے کہ
ہمیں صاحبِ چہرہ اصفاء کند شاہِ دلکش را ابر رسوا کند
اس کے بعد فرعون و ہامان کا تذکرہ کچھ ایسے الفاظ میں آیا ہے جو بیانِ واقعہ
کی حیثیت رکھتے ہیں اگرچہ واقعہ اشعار محض تشبیہی ہیں مگر بعد کو جو نتیجہ اخذ
کیا گیا ہے اس پر ان اشعار کا اثر پڑتا ہے، لہذا ان اشعار کو قایم
رکھا گیا ہے۔

۲

باطنی

اد پر مذکور ہو چکا ہے کہ شنوی شریف میں حکایتیں دو قسم کی ہیں
قایم بالذات اور قایم بالغیر یہ آخری نوع کی حکایتیں یا تشبیہی ہیں یا کسی
خاص نکتہ کو واضح کرنے کے لیے آئی ہیں، شنوی شریف میں یہ حکایتیں
ایک سلسلہ میں ہیں مگر مرآۃ المشنوی میں ان کا علیحدہ کرنا ضروری تھا۔
ان کی ظاہری ترتیب کی کیفیت قبل ازیں بیان ہو چکی ہے۔ یہاں باطنی
حیثیت سے یہ کہنا ہے کہ مرآۃ المشنوی میں اس ربط کو کلیتہً ترک نہیں کیا
گیا ہے۔ جو تشبیہات و نکات ان حکایتوں کے مورت ہوئے ہیں ان کا
اصل حکایات میں لانا علاوہ طول کے چند اہم مفید بھی نہیں تھا اور ضمنی
حکایتوں کے ساتھ ان کا تمام و کمال شامل کرنا حکایتی حیثیت کو مبدل
کر دیتا تھا، ان مواقع پر بین بین صورت اختیار کی گئی ہے جہاں جہاں

ضرورت محسوس ہوئی ہے، اس قسم کے اشعار کو حکایت کے اشعار سے
مینز عنوان حکایت کے تحت بخط خفی یک مصرعہ لکھ دیا گیا ہے۔ مثلاً
دفتر اول کی پہلی ضمنی حکایت شمارہ ۵ کے عنوان کے نیچے بخط خفی
پیش کردہ ہے :-

باز داں کز چیت این روپوشبہا
ختم حق بر پیشبہا و گوسشبہا
یہ شعر بنائے حکایت اور مقصود حکایت دونوں کو واضح کر دینے کے لیے
کافی ہے، چند صفحے بعد آٹھویں حکایت کے زیر عنوان یہ دو شعر بخط باریک
درج ہوئے ہیں :-

چوں قضا آید نہ بینی غیر پوست
دشمنان را باز نشناسی زد دوست
بیست سستی بند چشم از دید چشم
تا ناپدید سنگ گوہر چشم چشم
اس کے بعد ہد ہد اور زاغ کی حکایت اسی نکتہ کی ایک حکایتی مثال ہے۔
اس اصول میں ایک اور رمز مد نظر رہنا چاہیے کہ بعض حکایتیں ایسی
ہیں کہ ان کا آخری شعر بعد کی حکایت کے لیے بمنزلہ تہید کے ہو گیا ہے
ایسے مواقع پر مزید توضیحی اشعار نہیں دیے گئے ہیں، مثلاً پہلی حکایت
کے آخر میں یہ اشعار آئے ہیں :-

۱۔ "سوال کردن خلیفہ از یلئے و جواب او" صفحہ ۲۴

۲۔ "طعن زدن زاغ و در جواب ہد ہد و جواب آن" صفحہ ۲۵-۲۶

تو قیاس از غیبی میگیری و لیک

دور دور افتادہ بنگر تو نیک

پیشتر آتا بگویم قصہ

بوکہ یابی ادبیانم حصہ

اس کے بعد طہلی اور صاحب دلق کی حکایت آئی ہے جو اسی منہوم

کی موضح ہے

علی ہذا قزوینی کی حکایت کے آخر میں یہ شعر آیا ہے :-

گر ہی خواہی کہ بفسر روزی چوروز

ہستے بچوں شب خود را بسوز

اس کے بعد شیر و گرگ و روباه کی حکایت میں اسی اصول کو ثابت

کیا گیا ہے۔

شنوی شریف میں مولانا نے جس طرح حکایتوں سے نتائج اخذ کیے

ہیں وہ بجائے خود ایک بہت نامور اور ہمیشہ سال طریق ہے۔ اس پر

نقد المثنوی میں نہایت تفصیلی بحث کی گئی ہے مگر یہاں بقدر ضرورت

صرف اتنا اشارہ کیا جاتا ہے کہ اکثر نتائج دقیق مباحث کی طرف

پھر گئے ہیں اور حکایتیں انہیں مباحث پر ختم ہوئی ہیں مگر جابجا ایسا بھی

ہوا ہے کہ نتیجہ نفس حکایت ہی سے برآمد کیا گیا ہے۔ ایسے مواقع پر

نہیں کہیں ایسا ہوا ہے کہ سابق حکایت کا نتیجہ صریح موخر حکایت کے

لیے بمنزلہ تمہید یا اصول کے ہو گیا ہے مثلاً دفتر اول کی اٹھارویں حکایت

میں نتیجہ یہ اخذ کیا گیا ہے کہ

نیتی و نفس ہر جانے کے خواست

آئینہ خوبے جلا ہستہ است

یہ نتیجہ مضمون حکایت سے متجاوز نہیں اور اس کے بعد کی حکایت نے ہم
نتیجہ کو بلند سے بلند تر کر دیا ہے۔

لیکن یہ بھی ملحوظ رہے کہ یواقیت القصص میں جن حکایتوں کے ساتھ
تمہیدی اشعار بجا خفی نہیں دیے گئے وہاں بلا استثنا یہ سمجھ لینا چاہیے
کہ تالی حکایت مقدم حکایت کا نتیجہ ہے۔

پھر طرز یواقیت القصص میں حکایتیں اگرچہ بظاہر منفصل ہیں مگر بالظاہر
ان میں بہت کچھ ربط موجود ہے اور جو ہیئت اختیار کی گئی ہے اُس میں
اس سے زیادہ ربط و شواہد تھا۔

درر حکم

یواقیت القصص کی ترتیب میں رائے کو کوئی دخل نہیں ہو سکتا تھا،
ضرورت یہ تھی کہ جو اشعار خالصتہً نفس حکایت سے متعلق ہیں وہ اخذ کر لیے
جائیں اور اپنی طبعی ترتیب سے رکھ دیے جائیں مگر دیگر حصہ یہ مسئلہ
ترتیب دقت طلب ثابت ہوا۔ مطالب قرآنی پر محتوی اشعار کے متعلق تو
بادئے تامل یہ فیصلہ ہو گیا کہ انہیں قرآنی ترتیب کے بموجب منظم کیا جائے
احادیث نبوی پر مشتمل اشعار کے متعلق قدرے تردد رہا مگر امام شافعی کی
کنوز الحقائق سے یہ مشکل بھی حل ہو گئی اور یہ رائے قرار پا گئی کہ ان اشعار کی
ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کی جائے۔ یہ دونوں جتنے نہایت مختصر ہیں۔

یہ بڑا بڑا حجت الی اشار کا ہے جن میں مولانا نے اپنے لہجہ پر خالق و مختار
 بیان فرماتے ہیں فیہ نقد الثنوی سے ظاہر ہو گا کہ ثنوی شریف کے خلاصے
 کس کثرت سے مرتب ہوئے ہیں اور یہ خلاصے زیادہ تر انہیں اشعار
 پر مشتمل ہیں جن میں خالق و معارف کا بیان ہوا ہے لیکن گلشن توحید یا ایسے
 ہی دو ایک اور خلاصوں کے علاوہ یہ تمام خلاصے کسی ایک مقصد کو
 پیش نظر رکھ کر مرتب کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی کا موضوع جامعیت
 نہیں ہے، لہذا جو مقصد پیش نظر تھا اسی کے مراحل و مراتب کے اعتبار
 سے اشعار اخذ کر لیے گئے مگر دررا حکم میں کسی ایک مقصد کو زیر نظر رکھ کر
 انتخاب نہیں کیا گیا ہے بلکہ سنی یہ کی گئی ہے کہ حکم و معارف، مواعظ
 و نصائح کے تمام صاف و صریح اشعار اس میں آجائیں یعنی "جامعیت"
 کو اصول قرار دیا گیا ہے۔ اندریں صورت اس کے سوا کوئی چارہ کار
 نہیں تھا کہ فرہنگ کا طریق اختیار کیا جائے، لیکن غور طلب یہ تھا کہ اس
 پر عمل کس طرح ہو، اگر اشعار کو باعتبار حروف تہجی ترتیب دیا جاتا تو
 یہ ایک لا حاصل و بے معنی ترتیب ہوتی، لامحالہ اشعار کے لیے عنوانات
 قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی، کہنے کو یہ دو لفظ ہیں مگر اس کی دشواری
 کا اندازہ اس وقت ہوا جب اس پر عمل کرنے کا وقت آیا۔ خود ثنوی شریف
 میں اس طرح کے عنوانات نہیں ہیں اور ثنوی شریف کے تسلسل کو قائم
 رکھتے ہوئے عنوانات ہو بھی نہیں سکتے تھے، پس ضرورت ہوئی کہ بطور خود
 عنوانات قائم کیے جائیں۔ اشعار کے لیے عنوان قائم کرنا اول تو نفع
 ایک وقت طلب کام ہے، اس پر دشواری و دشواری یہ ہوئی کہ نہ صرف
 منفرد اشعار ہی کے لیے ایسا کرنا نہیں تھا بلکہ قطعات بھی تھے اور بکثرت

دیکھا

(۲۲)

قطعات ایسے تھے کہ ایک سے زائد مطالب پر محتوی تھے اور وہ مطالب اس طرح ایک دوسرے میں داخل تھے کہ ان کی تفریق دشوار تھی، یہ قطعات ایک سے زائد عنوانات کے تحت آسکتے تھے، اس پر مستزاد یہ کہ تصوف کے مسائل میں بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ ان میں فرق بہت ہی نازک ہے، اس لیے ان کا کسی ایک عنوان کے تحت رکھنا اور دوسرے عنوان کے تحت نہ رکھنا بہت ہی دشوار طلب مسئلہ ہو گیا۔

غرض، ان تمام دشواریوں کو ملحوظ رکھ کر اشعار و قطعات کے لیے عنوانات تجویز کیے گئے۔ یہ عنوانات دو اصناف میں رکھے گئے، اول بہات مسائل کے لیے عنوانات قائم کیے گئے اور انہیں باعتبار حروف تہجی ترتیب دیا گیا، پھر ان عنوانات کی زیر تقسیم کی گئی اور اس زیر تقسیم کو بھی تہجیب تہجی رکھا گیا، اور اس طرح یہ حصہ گیارہ سو سے زائد عنوانات پر مشتمل

مرتب ہوا۔

یواقیت، قصص کے مانند اس حصے کے اخذ و ترک کے (۱) ظاہری (۲) باطنی اصول بھی مختصر الفاظ میں بیان کیے جاتے ہیں۔

۱

ظاہری

(۱)۔ حمد، نعت، مدح صحابہ کبار، منقبت آلِ اہل بیت، مناقبات

عام ترتیب سے خارج ہیں۔

(۲)۔ بکثرت ایسا ہے کہ جلی عنوان کے ساتھ ایک یا چند مفرد الفاظ دیے گئے ہیں، مثلاً ”آزادی“ کے ساتھ ”حریت“ ”انصال“ کے ساتھ ”وصل“۔ یہ خط خفی کے الفاظ دو نوعیت کے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں کہ

دوسری جگہ خود جلی عنوان قرار پائے گئے ہیں اور بعض محض ایضاح مفہوم یا الفاظ مترادف کے طور پر دیے گئے ہیں۔ چنانچہ ”آزادی“ کے ساتھ ”حریت“ ہے مگر ”حریت“ کا کوئی علیحدہ عنوان نہیں ہے لیکن ”اتصال“ کے ساتھ جو ”وصل“ لکھا گیا ہے وہ خود ”وصل و فصل“ کی حیثیت سے جلی عنوان رکھا گیا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ یہ خفی عنوانات بھی جلی عنوانات کے مطالب میں داخل ہیں اور ان میں سے اکثر اپنی جگہ پر مستقل حیثیت بھی رکھتے ہیں۔

(۳) عنوان جلی میں جہاں دو الفاظ آئے ہیں خواہ بچھٹ ہوں خواہ ملا عطف و ہاں اصول کلی یہ ہے کہ ان میں بھی ترتیب تہی کی رعایت کی رعایت کی گئی ہے مگر بعض مواقع پر اس کے خلاف بھی کرنا پڑا ہے اور اس کی دو وجہیں ہیں :-

اولاً یہ کہ یہ الفاظ خود ایک خاص ترتیب سے مستعمل ہیں اس ترتیب کو بدلنا مناسب نہیں تھا۔ مثلاً تمکین و قلوبن جو اختیار جمع و تفرقہ زہد و تقویٰ ستر و تجلی وغیرہ۔

ثانیاً یہ کہ اصل بحث کا جس لفظ سے زیادہ تعلق ہے اُسے مقدم رکھا گیا ہے مثلاً ”تقلید و تحقیق“ اُسے ”تحقیق و تقلید“ بھی قرار دے سکتے تھے مگر جو اشعار دیے گئے ہیں ان میں زیادہ بحث ”تقلید“ ہی کی ہے علی ہذا ”حسن ادراک“ اس میں بحث تا متر ”حسن“ ہی کی ہے ”ادراک“ کا خیف اشارہ ہے۔

(۴) بعض مقامات پر دو دو الفاظ کے دو یا زائد عنوانات میں ان کا جو زیادہ واضح و کثیر الاستعمال ہے اُسے مقدم رکھا گیا ہے مثلاً

”جہد و کسب“ کے ساتھ ”توکل و توکلین“ بھی ہے مگر ”جہد و کسب کو ہم رکھا گیا ہے۔

۲

باطنی

(۱)۔ اس ضمن میں اصول کلی یہ ہے کہ جو عنوانات خاصۃً تصوف سے تعلق رکھتے ہیں یعنی جو عنوانات قطعی مصطلحات تصوف ہیں ان کے تحت جو اشعار دیے گئے ہیں وہ ہر طور تصوف ہی کے معانی میں ہیں مثلاً انابت، قتل، جمع و تفرقہ، وغیرہ لیکن اہل تصوف اور بالخصوص شاعرین نے قیام توجہ اس پر مرکوز کر دی ہے کہ شہنوی شریف کے ہر شعر کو خواہ اس کا اطلاق ظاہر پر کتنا ہی صاف و صریح کیوں نہ ہوتا ہو، باطن کی طرف پھیر دیں، چنانچہ استقامت، توبہ، روزہ، شہادت، نماز اور اس طرح کے صمدی عنوانات میں جن کے تابع اشعار کو بہت ہی دقیق اصطلاحی معانی میں لیا گیا ہے مگر میں نے عنوان قائم کرنے میں محض ظاہری معانی کی رعایت کی ہے پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ اشعار کو ظاہری معانی میں لے یا باطنی معانی میں، اس کی مثالیں دیکر بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں، صرف وضوح مطلب کے لیے ایک مثال دی جاتی ہے۔ ”تخیل“ کے زیر عنوان ”کائناتیں بیچ افکار“ کا ایک قطعہ ہے:-

خلق بے پایاں ز یک نیشہیں گشتہ چوں سیلے روانہ بزمیں

.....

ان اشعار کو بہت صاف طور پر ظاہری معنی میں لیا جاسکتا ہے مگر اہل تصوف

شعر میں "ادب" سے مراد "علم الہی" لیا ہے۔

۳۰۔ دوسرا اثر یہ ہے کہ اشعار و قطعات میں غائب ماحول
حضور پروردگار کے صفات ہیں ادا ان کی نوعیت بھی کہیں عکاسی اور تنقیدی
ہے کہیں محض بیان واقعہ کی کیفیت ہے۔ یہ صورت ناگزیر تھی کیونکہ
ثنوی شریف کی نوعیت ہی ایسی ہے اور ثنوی شریف کے جس قدر انتخاب
کیے گئے ہیں کسی ایک میں بھی اس سے مغرب نہیں ہے۔

۳۱۔ اس سے صنف ایک نازک نکتہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ان اشعار میں
جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے انہیں بلا استثنا مولانا کا مسلک نہیں قرار
دیا جاسکتا کیونکہ بہت سے اشعار و قطعات ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے
بیانات میں یا مختلف جانب سے استدلالاً استعمال ہوئے ہیں۔ اس کی
پہترین مثال "جہد و کسب" کے اشعار و قطعات ہیں۔ لہذا ہر خیال کو
مولانا کا ذاتی خیال نہ سمجھنا چاہیے۔ خود ثنوی شریف ہی میں یہ بحث
نہایت پیچیدہ و دقیق ہو گیا ہے کہ کن اشعار سے مولانا کے ذاتی آراء و
خیالات کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے، اس کے لیے
نقد الثنوی دیکھنا چاہیے۔

۳۲۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے، چونکہ بہت سے قطعات ایسے ہیں
جو ایک سے زائد مطالب پر مخوی ہیں اس لیے نتیجہ بعض معنات
قابل تبدیل ہو سکتے ہیں مثلاً "اصداؤ کے تحت جمع ضدین کے جو اشعار
دیئے گئے ہیں وہ ایک مسئلہ کے ادب کے تحت بھی آ سکتے ہیں۔ اس سے
زیادہ واضح مثال ایک خاص مسئلہ کی ہے جو ثنوی شریف میں کرات
ومرات آیا ہے، یعنی جامد سے نبات، نبات سے حیوان، حیوان سے

انسان، انسان سے ملک، یہ خاص ارتقا کا مسئلہ ہے اور "ارتقا" میں ایک قطعہ ترقی از جاد تا ملک کے تحت رکھا گیا ہے، بالکل اسی مفہوم کا ایک دوسرا قطعہ ہے اور اسے "اجل" کے تحت "تبدیل حالت" میں رکھا گیا ہے، دونوں جگہ جو نادرک فرق ہے وہ قطعہات کے لحاظ سے واضح ہو گا۔

(۵)۔ علیٰ ہذا اسی اصول اجتماع مطالب مختلفہ کے تحت بعض قطعہات میں تفرق اور اجتماع کا امکان بھی ہے یعنی کسی خاص قطعہ کے اشعار کو دو یا زائد جگہ تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح دو مختلف جگہوں کے اشعار یا قطعہات یکجا کیے جاسکتے ہیں، ان مواقع پر خیال غالب کی پیروی کی گئی ہے۔

(۶)۔ بعض قطعہات و اشعار مکرر ہو گئے ہیں، یہ سہواً نہیں ہے بلکہ قصہ اس کی تین صورتیں واقع ہوئی ہیں :-
 (الف) کہیں تو قطعہات یا اشعار مطلقاً مکرر آگئے ہیں مثلاً "بہشت" کے تحت "گرمی عشق" کے تین اشعار "دوزخ" کے تحت "مردگی از گرمی عشق" کے طور پر آئے ہیں، یہاں قطعہ اول میں تکمیل کی ضرورت کے ایسا کیا گیا۔

(ب) کہیں کسی عنوان کے تحت کوئی ایک شعر ہے اور وہی شعر کسی دوسری جگہ کسی قطعہ کے اندر آ گیا ہے، وہ شعر درحقیقت اس قطعہ ہی کا ہے مگر چونکہ وہ شعر علمد بھی قائم کیا جاسکتا تھا اس لیے اس کا ایک مستقل عنوان بھی رکھ دیا گیا مثلاً عنوان "ستمع" ذیل "اثر ستمع" میں یہ تین شعر ہیں۔

ایں غیر است پستان جا بے کشندہ خوش نمی گرد و رو پا
 مستمع چوں آتش جوئندہ شد واعظ ارمرده بود گویندہ عقد
 مستمع را چوں ازو آید طلال صد زباں گرد بگفتن گنگ و لال
 اس قطعہ کا شعر اول "نطق" کے تحت زیر عنوان "حرک" کا واحد شعر ہے۔
 (ج) کہیں ایسا جواب ہے کہ ایک قطعہ کا آخری شعر دوسرے قطعہ کا اول
 شعر ہو گیا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ ایک ہی جگہ کے اشعار کو دو
 منقسم کرنا پڑا ہے، پہلے قطعہ میں وہ شعر حاصل کلام ہے دوسرے قطعہ
 میں تبید مثلاً "قول و فعل" کے تحت "تطابق قول و فعل" کے دوسرے
 قطعہ کا آخری شعر ہے۔

آں دلیلے کو ترا مانع شود از عمل آں نعمت صانع شود
 شعر "نصیحت" کے تحت "دیگراں را نصیحت و خود را نصیحت سے قطعہ اول
 کا پہلا شعر ہے، دونوں جگہوں کا فرق ظاہر ہے۔
 (۷) یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ قطعات میں سے جا بجا
 درمیانی اشعار ضرورۃً حذف بھی کر دیے گئے ہیں۔ اس کے سوا کہیں کہیں
 تقدم و تاخر بھی ہو گیا ہے مگر یہ تقدم و تاخر بہت ہی کم ہے۔
 آخر میں اس امر پر توجہ دلانا بسا ضروری ہے کہ اگرچہ اس بحث
 میں جا بجا "انتخاب" کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر اس سے نہ نفی معنی
 "برگزین" مراد ہے اور نہ مروجہ معنی اچھے اشعار کا لینا اور خراب اشعار
 کا ترک کر دینا ہے بلکہ مقصد محض اخذ ہے۔ شنوی شریف میں اسلی
 اور ادنیٰ کی بحث ہی نہیں ہے۔ عبد اللطیف نے اس بارے میں
 قول فصیل صادر کر دیا ہے کہ "ابیاتش ہمہ دست بگردن باہم دارد و تفرقہ

رب ادیابس و سبت از بند و علی از ادنی مانند سائر اشخاص
متعذبل محال جو کچھ کیا گیا دھرت یہ کہ خاص خاص مطالب پر مثل
اشعارے یے گئے ہیں اور بس۔

جوابہ شران

اس حصے کے متعلق دو اشعارے کرنا ہیں :-
اول یہ کہ جو آیتیں دی گئی ہیں ان میں زیادہ تر تو ایسی ہیں جن میں
میں ایک ہی موقع پر آئی ہیں۔ وہ اسی سورۃ کے تحت بحوالہ رکوع درج
کر دی گئی ہیں مگر کچھ آیتیں ایسی بھی ہیں جو ایک سے زائد مواقع پر آئی
ہیں ان میں اصول عام یہ ہے کہ جس سورۃ میں وہ آیت پہلے واقع
ہے اسی سورۃ کے تحت درج کی گئی ہے مگر کہیں کہیں اس کے خلاف
بھی کرنا پڑا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ موخر موقع پر توضیح دیا وہ قصی یا
مثنوی کے شعر کو اس موقع سے زیادہ مناسب تھی مثلاً لا تفسر
وازرۃ دنہ راخوی سورۃ انعام میں ہے اور سورۃ فاطر (ملک)
میں بھی ہے۔ چونکہ آخر الذکر میں زیادہ تفصیل ہے اس لیے اس کا
اندراج اسی آخر سورۃ کے تحت کیا گیا۔ علیٰ ہذا بعض اشعار یا
قطعات ایسے ہیں جن میں ایک سے زائد آیات کی طرف اشارہ ہے
ان مواقع پر اس شعر یا قطعہ کو مقدم آیت کے تحت رکھا گیا ہے اور
موخر آیت کو بھی اسی موقع پر بحوالہ سورۃ درج کر دیا گیا ہے مثلاً
سراج کرناست بر فرق ہرست طوق عطیناک آفر بہت

میں شکر سورۃ بنی اسرائیل کے تحت درج کیا گیا ہے اور سورۃ الکہف کا اضافہ بھی
کر دیا گیا ہے۔

دیکھ لیا کہ اس حصے کے اشعار کے متعلق بجز تمام یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیے
کہ یہ اشعار بلاغت منقطع ہیں یعنی صرف اسی قدر اشعار لیے گئے ہیں جن کا
تعلق آیت سے تھا، ثنوی شریف کے اس موقع خاص کے پورے مضمون
یا بحث کو واضح کرنے کی سعی نہیں کی گئی ہے۔

اس کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایک آیت کے تحت ثنوی شریف
کے جس قدر مختلف اشعار دستیاب ہوئے ہیں وہ سب یکجا کر دیے
گئے اور ان میں ترتیب محل وقوع کی رعایت رکھی گئی ہے
خود ثنوی شریف کے اذکار آیات کے شمول و دخول کے جو اقسام
و انواع میں ان کے بحث کا یہ موقع نہیں ہے۔ اس بحث کو فقہ الثنوی
میں تفسیر آیات قرآنی و احادیث نبوی کے ذیل میں دیکھنا چاہیے۔

لالی السنن

اس حصے میں وہی اصول مدنظر ہے جو جابر القرآن کا ہے صرف
یہ فرق ہے کہ احادیث کی ترتیب یہ رعایت لفظ اول باعتبار حروف
تہجی رکھی گئی ہے، لفظ اول میں الف لام کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے اور
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیا گیا ہے۔

ان دونوں حصص کے متعلق یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ثنوی شریف
میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے جس قدر اشارات ہیں
وہ سب ان حصص میں نہیں آسکے ہیں، عبداللطیف کا اندازہ ہر

ثنوی شریف میں آیات قرآنی کا مجموعہ سوائین پارے سے کچھ زیادہ ہے۔
اور احادیث نبوی اور اقوال اکابر ۲۲۹ ہیں آیات قرآنی سے متعلق اشعار
جو اہل القرآن میں بہت ہی کم چھپے ہیں۔ قصداً تو میں نے کچھ نہیں چھوڑا
مگر سہواً کچھ چھوٹ گئے ہیں، لیکن احادیث نبوی کے اشارے جن اشعار میں
ہیں ان میں سے بوجہ مختلف میں نے قصداً بعض اشعار ترک کر دیے ہیں
اور اس لیے وہ مدیثیں بھی نقل نہیں ہوئی ہیں۔ اس حصے میں کل ایک سو
آٹھ مدیثیں لی گئی ہیں اور اس سے تقریباً نصف تعداد ان متروکات
کی ہے جو احادیث پر مشتمل بتائے گئے ہیں مگر میں نے ان کو اخذ نہیں
کیا ہے یا وہ سہواً ترک ہو گئے ہیں۔ اقوال اکابر کے
متعلق یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ میرے موضوع سے خارج ہیں۔

مرجانتہ المسیح

مولانا نے ثنوی شریف میں اپنے بعض اصحاب اور بالخصوص حضرت
حسام الدین کی مدح میں بہت کچھ فرمایا ہے، یہ ثنوی شریف کی ایک خصوصیت
ہے اس کا ترک مناسب نہ تھا۔ لہذا کچھ اقتباس اس کا بھی شامل کیا گیا۔
اس میں اول سے اصحاب کی مدح کے اشعار تو ثنوی میں کچھ زیادہ
نہیں ہیں جو ہیں وہ درج کر دیے گئے ہیں مگر حضرت حسام الدین کی مدح
کثیر ہے۔ اس میں سے صرف قدر قلیل لے لیا گیا ہے۔

ان تمام حصص کے مجموعی اشعار حسب ذیل ہیں:-

جواہر القرآن ۵۲۱

لالی اسمن ۱۹۶

مرجانتہ المدیح ۶۸
۱۳۴۲۶

مگر اس میں یہ ملحوظ رہے کہ ایک حصے کے بعض اشعار دوسرے حصے میں بھی مکرر آگئے ہیں اور جواہر القرآن اور لالی اسمن میں قسماً قسماً کے اشعار بکثرت آگئے ہیں۔ اسے تفریق کے ساتھ شمار نہیں کیا گیا ہے، تخمیناً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مرآۃ الثنوی میں کم و بیش ساڑھے تیر ہزار اشعار ہیں جو ثنوی شریف کے نصف اشعار کے قریب ہیں۔

ان ہر پنج حصے میں صفحات کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ یہ قیاسی حصے ہیں صفحات کے حوالے حاشیہ پر درج ہوئے ہیں جن سے بیک نظر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس قدر اشعار کس صفحے سے لے گئے ہیں اور اشعار کے انتخابات میں کس قدر فصل واقع ہوا ہے۔ بقیہ چار حصے میں صفحات کے اعداد شعر یا قطعہ کے آخر میں نیچے بائیں جانب دیے گئے ہیں۔ یہ صفحات ثنوی شریف مطبوعہ نو لکھنؤ (لکھنؤ) کے "سپر اٹل سائز اڈیشن" کے ہیں۔ ثنوی شریف کا ایک اڈیشن بمبئی میں ۱۲۶۶ھ میں طبع ہوا تھا۔ یہ اڈیشن ایران کے ایک مطبوعہ نسخہ کی بعینہ نقل تھا۔ مطبع نو لکھنؤ میں اسی بمبئی والے اڈیشن کی بحسنہ نقل اول بار ۱۲۸۲ھ میں طبع ہوئی اور اس کے بعد سے اس کی نقلیں برابر طبع ہوتی رہی ہیں۔ جو نسخہ میرے استعمال میں رہا وہ ۱۳۲۶ھ کا اڈیشن ہے اور یہ نواں اڈیشن ہے۔ حوالے کے لیے با تخصیص ہی اڈیشن کو اختیار کرنے کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اور کثیر الاستعمال اڈیشن یہ ہے۔ دوسرے اڈیشن جو

طبع ہوئے وہ کم و بیش وقتی نوعیت کے رہے اور ان کی افلاحت بھی
محدود رہی۔

ضمیمہ

ضمیمہ حسب ذیل تین حصوں پر مشتمل ہے:-

نظم دررا حکم
کشف الابیات (دررا حکم)

فرہنگ

نظم دررا حکم

دررا حکم کے مطالب کی مکمل فہرست ابتداء میں دیدی گئی ہے :-
فہرست عنوانات جلی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے اور عنوانات
خفی :- ترتیب بھی عنوانات جلی کے تحت رکھے گئے ہیں۔ یہ فہرست اگرچہ
بجائے خود کافی ودافی ہے اور اس سے بادلے تامل مضامین کا پتہ
چل سکتا ہے مگر میں نے مناسب یہ سمجھا کہ ایک دوسری فہرست ایسی
ترتیب دی جائے جس میں جلی و خفی عنوانات ایک ہی ترتیب میں آجائیں
اور اخذ مضامین میں کلی سہولت پیدا ہو جائے۔ اسی اصول کے زیر نظر
یہ نظم دررا حکم مرتب کیا گیا، اس نظم سے استفادہ کے لیے رموز ذیل کو مدنظر
رکھنا چاہیے۔

۱۔ جلی عنوان جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔

۲۔ جو عنوانات دو یا زائد نظموں پر مشتمل ہیں ان میں ہر نفل کو

مجموعہ کو دیا گیا ہے ان میں سے
 (۱) پہلا لفظ تنہا لکھا گیا ہے۔

(ب) دوسرے لفظ کے بعد پہلا لفظ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ
 اصل کتاب میں اُس کے دیکھنے میں سہولت ہو جائے۔

۲۔ جلی حوانات کے ساتھ جوالفاظ غلطی میں درج ہیں وہ غلطی
 میں کھینچے گئے ہیں اور ان کے بعد جلی حوانات کے الفاظ جلی غلطی
 لکھ دیے گئے ہیں۔ ان غلطی الفاظ کو انہیں جلی الفاظ کے تحت دیکھنا چاہیے۔
 ۳۔ غلطی حوانات میں بعض حوانات ایسے ہیں کہ اپنے محل پرانے کے
 سانی بلا تکلف سمجھیں آجاتے ہیں لیکن اپنے محل سے اگر انہیں الگ کر لیا
 جائے تو فہم سانی میں وقت ہوتی ہے مثلاً "مقل" کے تحت ایک غلطی حوان
 "آفرینی" کا ہے۔ موقع پر اس کا مفہوم صاف خارج ہے لیکن تنہا اشتباہ
 ہو جائیگا۔ ایسے مواقع پر وضوح مطلب کیلئے حسب ضرورت الفاظ بٹھا دیے
 گئے ہیں۔ یہ اضافی الفاظ میز طور پر خط نسخ میں لکھ دیے گئے ہیں اس قسم
 کے الفاظ ماقبل، وسط اور مابعد جس جگہ مناسب معلوم ہوئے ہیں بڑھا
 دیے گئے ہیں، وسط اور مابعد کے اضافہ سے ترتیب بھی میں فرق نہیں
 آیا ہے مگر ماقبل کے اضافہ سے فرق آگیا ہے مثلاً

آزادی اولیاء اللہ از قیود

اجتماع خیال از سماع

احتمال بہتر از دوا

ماسوا از میں متعدد در حوانات ایک سے زائد مواقع پر آئے
 ہیں ان میں ایضاح کی ضرورت لازمی تھی۔ چنانچہ ایسے مواقع پر بھی

ایضاً الفاظ بڑھا دیے گئے ہیں۔ مثلاً شرط کار "جذب" اور "جہد و کسب" دونوں حیوانات کے تحت آیا ہے 'نظم در احکام میں اس کی توضیح اس طرح ہو گئی۔

شرط کار در توکل

شرط کار در جذب

۵۔ چند مواقع پر حیوانات خفی میں بھی مرادف الفاظ آئے ہیں ان الفاظ کو بھی دو جگہ کر دیا گیا ہے پہلا لفظ اپنی جگہ پر تھا لکھا گیا ہے۔ دوسرا لفظ جہاں آیا ہے اس کے بعد پہلا لفظ بھی درج کر دیا گیا ہے اور اس پہلے لفظ کے نیچے خط کھینچ دیا گیا ہے۔ حوالہ اسی مؤخر الذکر سے ملیگا۔

کشف الابیات

فہرست اور نظم کے باوجود بھی مجھے تسکین نہیں ہوئی اور در احکام کے لیے میں نے ایک کشف الابیات مرتب کیا کسی شعر کے ابتدائی دو الفاظ ذہن میں ہوں تو کشف الابیات کے ذریعہ سے اس شعر کا پتہ چل جائیگا۔ یہ کشف الابیات خاص در احکام کے لیے ہے کل کتاب کے لیے نہیں ہے۔ یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مرآۃ المشنوی کی حایف سے اصل فائیت تشوین مطالعہ مشنوی شریف ہے۔ در احکام کے لیے نظم اور کشف کا مزید تہما اسی خیال کے تابع ہے کہ ان حکم و معارف کے بیش از بیش اشعار مروج اور زبانزد ہو جائیں اور اس لیے باعتبار معنوں اور باعتبار لفظ دونوں طرح پر ان کے پتہ چلانے میں ہر ممکن سہولت جیسا کی گئی ہے۔

فرہنگ

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے مرآۃ المشنوی میں از اول تا آخر

ظاہری معانی کی روایت کی گئی ہے، باطنی معانی کی طرف رجوع کرنا
پڑھنے والے کے نقطہ خیال پر منحصر ہے۔ یہ فرہنگ اسی اصول کے
بجانب ترتیب دیا گیا ہے، یعنی الفاظ کے ظاہری معانی لیے گئے ہیں
اس اصول کلی کے تحت اس کے رموز حسب ذیل ہیں:-

(۱) اکثر و بیشتر الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے معانی ایک سے
زائد ہوتے ہیں اور اہل فرہنگ زائد از زائد معانی بتلانے کو اپنا شعار
خاص سمجھتے ہیں مگر اس فرہنگ میں پورا لغت نہیں نقل کیا گیا ہے
بلکہ موقع پر جو معانی چسپاں تھے وہی دیے گئے ہیں۔

(۲) کہیں کہیں لغوی معانی سے انحراف بھی کرنا پڑا ہے مثلاً
”اختیار“ معنی ہے اس کے معنی ”برگزین“ کے ہونگے مگر اے تو اراختیا
میں برگزیدہ اور پسندیدہ کے معنی چسپاں ہونگے لہذا یہی معنی دیے گئے
ہیں۔

(۳) اس خفیف انحراف کے علاوہ کہیں کہیں لغوی معانی سے
کلی روگردانی کرنا پڑی ہے اس کی بھی دو صورتیں ہیں (الف) اگر لغوی
معانی کے علاوہ کوئی دوسرے معنی ایسے ہیں جو عام طور پر سمجھے جاتے
ہیں وہ اہل لغت کی اصطلاح میں مجاز کہلاتے ہیں (ب) اگر صورت حال
مجاز سے بھی متجاوز ہے تو وہاں مرادی معانی لیے گئے ہیں اور ایسے
موقع پر ”مراد“ لکھ دیا گیا ہے اور زیادہ اہم مواقع پر صنف کا شمار بھی
دیدیا گیا ہے مثلاً نقیب بہتر و دانشمند قوم مراد خدمتگار شاہی
حراب ج حریت بچوب دستی و تازیانہ مراد جنگ آزمائیز جنگ جہل۔
(۴) مرکب درگبی زر جعفری وغیرہ کے مانند قصہ طلب الفاظ کی

کوئی تشریح نہیں کی گئی ہے بلکہ صرف معانی دیے گئے ہیں۔

(۵) بعض الفاظ مختلف استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہیں

ایک وہ جو عام طور پر رائج ہو گئے ہیں جیسے بگ بھائے بیگ سخی بھائے سیدی۔ دوسرے وہ جو خاص طور پر استعمال ہوئے

جیسے با بھائے ابا (خوشش) اسی کے ضمن میں ایک نوع ترخیم و امانہ کی ہے جیسے ستم بھائے استم جیج بھائے جلاج قییب بھائے عتاب ان مواقع پر صرف مساوی کی علامت = بنا دی گئی

ہے اگر ضرورت سمجھی گئی تو معانی دیے گئے ہیں ورنہ نہیں۔

(۶) جو الفاظ بصیغہ جمع استعمال ہوئے ہیں ان کے لیے دستور

نفت کے بموجب واحد و یک جمع لکھنا چاہیے تھا مگر سہولت کے خیال سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ فرہنگ میں جمع لکھی گئی اور اس کے ساتھ واحد دیدیا گیا معانی واحد کے دیے گئے ہیں۔

(۷) جو مرکب الفاظ ماضی مضارع وغیرہ کی صورت میں آئے ہیں

انکو اکثر مصدر کی صورت میں لکھ دیا گیا ہے مثلاً اشتتار کنید (صفحہ ۲۱۶)

کے بجائے فرہنگ میں اشتتار کردن دیا گیا ہے اس تغیر سے کوئی

دشواری لاحق نہیں ہوتی ہر شخص بلا تکلف مصدر کی طرف رجوع کر سکتا ہے

(۸) جو الفاظ مونث آئے ہیں ان کو مونث ہی رکھا گیا ہے مثلاً

غائبہ کے بجائے غائب نہیں دیا گیا۔

(۹) عربی عبارتیں خواہ فقرے ہوں یا جملے پورے نقل کر دیے

گئے ہیں ان کے ٹکڑے نہیں کیے گئے ہیں البتہ اگر پورا شعر عربی ہے

تو دونوں مصرعوں کے اجتماع و تفریق میں ربط کا اعتبار کیا گیا ہے آیات قرآنی

چونکہ جواہر القرآن اور لآلی اسنن میں آیات قرآنی و احادیث نبوی
کے ترجمے دیدیے گئے ہیں اس لیے متعلقہ اشعار میں جس حد تک عبارتیں
بعینہا یا بتغیر ضعیف انہیں آیات و احادیث کی ہیں اس حد تک ان
عبارتوں کو فرہنگ میں شامل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان کے معانی بر محل
واضح ہیں۔ جن عبارتوں کے معانی ان آیات و احادیث کے ترجموں سے
مستنبط نہیں ہوتے ان میں سے جو لفظ فقرہ یا جملہ تشریح طلب معلوم ہوا اسے
فرہنگ میں داخل کیا گیا لہذا ان دو حصص کے عبارات توضیح طلب کے لیے
فرہنگ دیکھنے کے قبل تراجم منقولہ پر تظا ال لینا چاہیے۔

میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اپنے لئے اور توجہ صرف اسی دیکھا دیا گیا
 یہ شخص اس قدر کمزور ہے کہ اس کی ہڈیوں میں ہلکی سی جھلک بھی اس کو
 گرا دیتی ہے اور اس کے لئے اس کی ہڈیوں میں ہلکی سی جھلک بھی اس کو
 گرا دیتی ہے اور اس کے لئے اس کی ہڈیوں میں ہلکی سی جھلک بھی اس کو

بھی گرا دیتی ہے کہ لالی اسن کے برخلاف فرنگ میں الف لام
 اعتبار کیا گیا ہے کہ نہ معافی دیکھنے والے کے لیے اس میں زیادہ
 سہولت ہے۔

حالانکہ یہ کہ میں نے شہزی شریف کو ایک سہل الفہم صوت میں
 اور اس سہل الفہم سے بہترین طور پر مستفید ہونے کے لیے اپنی سی کوشش
 کی ہے مگر نہیں جانتا کہ یہ تمام کوشش مشکور ہوگی یا نامشکور۔
 آخر میں مجھے چند اصحاب کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے ان میں سے
 اعلیٰ میرے محترم دوست مولانا عبد اللہ العادھی صاحب ہیں ترتیب کے کام
 میں مجھے جب کوئی دشواری پیش آئی میں نے مولانا سے استعانت کی
 اور مولانا نے اپنے مشورے سے کبھی دریغ نہ فرمایا اس شکریہ کا وجوب
 اس وجہ سے اور بھی زیادہ لازم آجاتا ہے کہ مولانا سے استفادہ آسان
 کام نہیں ہے۔ اپنے رفیق شفیق ڈاکٹر عبد الستار صاحب صدیقی کا نام
 بعد کو لیتا ہوں، مگر یہ بمصدق الآخرون السابقون ہے مجھے ان سے
 جس قدر گونا گوں مدد ملی ہے ان کا شمار طول طلب اور مخلصانہ تعلقات
 کے اعتبار سے غیر ضروری ہے۔ اسی قدر کافی ہے کہ ع

تکلیف بردار اور براسعاد دوست

مولانا سید عباس حسین صاحب (مہتمم کتب خانہ آصفیہ) نے کتب خانے سے

مستفید ہونے میں میرے لیے جو سہولت ہم پہنچائی وہ میرے اجتماعی
 تشکر و امتنان کی مستحق ہے۔ منشی ہدایت اللہ خاں صاحب نے کتاب کی
 تسوید و تبصیح میں گراں بہاد و دی، علیم عبد الصمد خاں صاحب نے مختلف
 کتابوں اور بالخصوص ثنوی شریف کے نسخوں کے فراہم کرنے میں سعی و
 کمال کی۔ علیم محمد عبد اللطیف صاحب اور مولوی محمد اکرم صاحب نے ترتیب کے کام میں
 بیش بہا اعانت کی مولوی شیخ حسین صاحب نے کتابت میں جس قدر توجہ اور
 عرقریزی سے کام لیا وہ خود عیاں ہے۔ آخر میں میرے کرم سید عبد القادر صاحب
 (مالک اعظم اسٹیم پریس) اور ان کے مہتمم مولوی عبداللہ صاحب مدققی ہیں
 ان دونوں صاحبوں نے طباعت میں شغف و موفور کو کام فرمایا طباعت
 میں اگرچہ تقریباً تین برس صرف ہو گئے مگر بے شمار پرہیز میں۔ کوئی خلافت
 معمول امر نہیں ہے۔ جہاں اللہ خیر البخرا۔

اس اعتراف کے بغیر میں اس دیباچہ کو ختم نہیں کر سکتا کہ میری تمام
 جہان نشانی اور میرے احباب کی امداد و اعانت کے باوجود اس کتاب میں
 ظاہری و باطنی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان میں سے تین خامیوں
 کے متعلق میں خود اشارہ کیئے دیتا ہوں۔

(۱) اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ بعض اشعار مکرر آئے ہیں۔ ان میں کہیں
 کہیں چند الفاظ کا فرق پایا جائیگا۔ یہ فرق اس وجہ سے واقع ہوا کہ
 دوران طباعت میں کوئی زیادہ قابل اعتماد نسخہ ثنوی شریف وقت
 پر دستیاب ہو گیا اور اس میں فرق نظر آیا تو میں نے الزام تعناد کو اپنے
 اوپر لینا اس سے سہل سمجھا کہ ایک لفظ کو زیادہ صحیح سمجھوں اور اُسے
 ترک کر دوں، مگر واضح رہے کہ ایسا بہت ہی کم ہوا ہے اور اس سے

فصل چہارم میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا ہے۔

(۲۱) کسی کتاب کا بغیر غلطی کے طبع ہو جانا تو تقریباً ناممکن ہے۔ اور بیشتر پریس میں غلطیاں جس کثرت سے ہوتی ہیں وہ ظاہر ہے۔ اس کتاب میں بھی غلطیاں ہوئیں۔ زیادہ اہم غلطیوں کے لیے صحت نام دیا گیا ہے مگر واؤ اور وال کا فرق کاتب صاحبان اکثر نظر نہیں رکھتے جہاں تک ممکن ہو اسے وقت طباعت بنادیا گیا ہے صحت نام نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے سوا میں نے یہ التزام کیا کہ اصناف میں جہاں اس قدر اشباع ہے کہ تقطیع میں وہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا کام دیتا ہے وہاں نشان اصناف بنایا گیا ہے۔ اور جہاں صرف ساکن حرف متحرک ہو جاتا ہے وہاں بنایا گیا ہے مگر میری شدید جدوجہد کے باوجود یہ التزام جیسا چاہیے و سیاق میں نہیں رہ سکا ہے جابجا فرق واقع ہو گیا ہے مگر اس کا بھی صحت نام نہیں دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں ایک تخصیصی اشارہ بھی ضروری ہے کسی لفظ کے آخر میں سے ہو اور ضرورت اصناف کی پیش آئے تو قاعدہ عام یہ کہ کے نیچے صرف کسرہ بنادیا جائے مگر میں نے ایسی صورت میں سے پر کا اضافہ کیا ہے۔ اے مختفی کی اصناف کی صورت میں سلم ہے اور یہ اس لیے کہ ایک حرف کا اضافہ ہو جاتا ہے اصناف میں سے کی بھی یہی حالت ہے مثلاً ع

ستے دل شد فزون و خواب کم
اصل لفظ سستی ہے، اصناف کی وجہ سے تائے ساکن متحرک ہو گئی اور

یائے معروف نے یائے مجهول میں تبدل ہو کر دو حرفوں کا کام دیا
اس موقع پر ہمزہ کا اضافہ رواج عام کے بموجب اگرچہ غلط ہے مگر اس
پڑھنے میں جو سہولت ہو جاتی ہے اس کے اعتبار سے ع

اس خطا از حد صواب اولیٰ تراست

(۳) کتاب کی طباعت تین برس میں ہوئی قبل طباعت کا قد ایک
انمازے سے منگایا گیا تھا 'بب' کی ہوئی تو پھر بعینہ وہی کاغذ دستیاب
نہ ہو سکا۔ مجبوراً کاغذ میں بھی کسی قدر فرق ہو گیا ہے۔

ارباب کرم سے توقع ہے کہ درگزر سے کام لیں گے ع
گر خطا کر دیم اصلاحش تو کن





فہرست

جلد برہرست قلخ گشتیم
نہانکہ در حرم و ہوا آغشتیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوا قیت لقصص

۳ - ۹۴۳ - ۵۲۰

دفتر اول

- ۱ بادشاہ و کینرک ۹
- ۲ قیاس کردن طوطے صاحب دق را بچو خود ۱۶
- ۳ تفرقه انداختن وزیر شاہ جہودان در میان نصرانیان از مکر و خدعه ۱۷
- ۴ در آتش افکندن بادشاہے نصرانیان را ۲۵
- ۵ سوال کردن خلیفہ از لیلی و جواب او ۲۷
- ۶ ہلاک کردن خرگوشے شیرے را از مکر ۲۷
- ۷ نگرستن عزرائیل بشخصے و گریختن آن شخص بہ ہندوستان ۳۴
- ۸ طعنہ زدن زانغے در دعوائے بد بد و جواب آن ۳۵
- ۹ آمدن رسول قیصر نزد عمر ۳۷
- ۱۰ پیغام فرستادن طوطے محبوبین طوطیان بہد و سبق بردن از فضل طوطے بہد ۴۱
- ۱۱ جنگ زدن پیر چنگے در گورستان از بہر خدا ۴۳
- ۱۲ باران غیب ۴۷

- ۱۳ بہد یہ بردن اعرابے شورا بہ را بہ خلیفہ بغداد و پذیرفتن خلیفہ آنرا ۴۸
- ۱۴ نحوی دشتیان ۵۵
- ۱۵ کبودی زدن قزوینے دنیا دردن تاب زخم سوزن ۵۵
- ۱۶ رفتن شیر و گرگ در و باہ برائے شکار و آسمان خیر گرگ و رو باہ را ۵۰
- ۱۷ کو رفتن شخصے در بار و گفتن منم ۶۰
- ۱۸ آمدن آستانے بدین یوسف و ارغمان طلب کردن یوسف ازوے ۶۰
- ۱۹ مرتد شدن کاتب وحی ۶۲
- ۲۰ اعتماد ماروت و ماروت بر عصمت خویش ۶۳
- ۲۱ عیادت کردن کرے ہمسایہ را و جواب دادن از قیاس ۶۴
- ۲۲ مقابلہ چینیان و رومیان در صنعت نقاشی ۶۶
- ۲۳ سوال کردن پیغمبر از زید کہ چونی و جواب او ۶۶
- ۲۴ متہم کردن غلامان خواجہ لقمان را کہ میوے خوب خورده است و
تذہیر لقمان در انکشاف حال ۶۹
- ۲۵ آتش افکندن بشہرے در عہد عمر ۷۰
- ۲۶ خداوند آفتن کافرے بر روئے علی و باز ماندن حضرت از قتل او ۷۱

دفتر دوم

- ۱ بلال پنداشتن شخصے خیال را در عہد عمر ۷۷
- ۲ دزدیدن مار گیرے مارے را از مار گیرے دیگر ۷۸
- ۳ التماس ہمارا ہئے عیسے زندہ کردن استخوانہا ۷۹
- ۴ پردن صوفئے بہیمہ خود را بخادے باندز بسیار ۸۰

- ۸۳ جہت فرماں
۸۴ میرے دادار کی
۸۵ میری مسافر
۹۰ زبانی اس کا قلم
۹۳ کشتی کے سارے بہت
۹۴ اٹھان بادشاہی درویشان کو خرید
۹۵ کوخ انداختن نشہ از سر دیوار و جوئے آب
۹۶ شامین شمعہ خاتون بر سر راہ و گشت کہ فردا انیرا بگم
۱۰۰ دیوار ساختن ذوالنون مصری خود را و آمدن دوستان جہت پر شمش
۱۰۲ امتحان غلامان
۱۰۴ الکار ہوئے بر مناجات شبان
۱۰۵ رنجائیدن امیر کے خنہ را کہ مار در وانش رفتہ بود
۱۰۹ اعتماد علیہ بر دو کتے خس
۱۱۱ قلع و دیوار با جالینوس
۱۱۲ بار شدن صحابہ و رفتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادت تبار
۱۱۳ وحی آمدن از حق تعالیٰ کہ چرا بعبادت من نیامدی
۱۱۵ ہماروں باغیانے صوفیہ و فقیہی و علمائے را اذیکہ کر
۱۱۷ رفتن بازید بطرف کعبہ و ملاقات پیر مرید و گفتن او کہ گردن طواف کن
۱۱۹ فاضلہ و ساختن مرید سے و امتحان پیر مرید را
۱۱۹ حذر و نفاس کہ فاضلہ را بکلیح آوردہ بود
۱۲۰ بحلیت و سخن آوردن سائے پہلوں را

- ۲۶ خواندن محاسب مستے را بر زندان و جواب بیاو ۱۲۲
- ۲۷ بیدار کردن اہل طہیسا و برائے ناز ۱۲۳
- ۲۸ حسرت خوردن شخصے بر فوت ناز جماعت ۱۲۴
- ۲۹ گریختن دزدے از دست صاحب خانہ ۱۲۸
- ۳۰ مسجد ضرار ساختن منافقان ۱۲۹
- ۳۱ سخن گفتن چہار ہندو در نماز ۱۳۲
- ۳۲ قصد کردن غزان کشتن یکے از دو مردان بر آستان ہادون خزینہ ۱۳۳
- ۳۳ شکایت پیرے پیش طہیسا از رنجور ہا و جواب طہیسا ۱۳۳
- ۳۴ نالیدن کودکے در پیش تابوت پدر و سخن جوجی ۱۳۴
- ۳۵ اعرابے کہ ریگ در جوال کرد و بود برائے وزن ۱۳۶
- ۳۶ کرامات ابراہیم ادہیم برب دریا ۱۳۸
- ۳۷ طعنہ زدن بیگانہ در شان شیخ و جواب مرید شیخ ۱۳۹
- ۳۸ دعویٰ کردن شخصے کہ حق مرا نمی گیرد بگناہ و جواب شعیب ۱۴۱
- ۳۹ گفتن عایشہ پیغمبر را کہ تو بہر جائے ناز میکنی ۱۴۳
- ۴۰ کشیدن موٹے ہمار شتر را ۱۴۴
- ۴۱ متہم کردن اہل کشتی شیخے را بدزدی ۱۴۵
- ۴۲ تشفیغ صوفیان بر صوفے بسیار خوار و جواب بیاو ۱۴۶
- ۴۳ جستن بادشاہے درختے را کہ ہر کہ میوہ او خورد نمی میرد ۱۴۷
- ۴۴ منازعت چہار کس بہت انگور از سبب نداشتن زبان یکدیگر ۱۴۹
- ۴۵ ناز کردن شیخے در باد و خشک و حیران ماندن کاروانیان ۱۵۰

دفتر سوم

- ۱ خورندگان پھیل خلاف صلاح دانائے ۱۵۵
- ۲ خواندن جلال حق راہی ۱۵۸
- ۳ امر کردن حق تمام کہ مراد ہائے خوان کہ بیان مان گناہ کردہ باشی
- ۴ اللہ گفتن نیاز مندین لبیک خداست ۱۵۹
- ۵ فریقین دوستائے شہرے را بدعت ۱۶۰
- ۶ طغیان و کمران اہل سب ۱۶۱
- ۷ جمع آمدن اہل آفت نزد عیسے بشفا خواستن ۱۶۲
- ۸ نوحین مجنون سگ کئے لیلی را ۱۶۵
- ۹ دعوی طاعتی کردن شغالے کہ در خم رنگے قنادہ بود ۱۶۶
- ۱۰ چرب کردن مرد لانی لب و سببت خود را بہ پار و دنیہ ۱۶۷
- ۱۱ مجادلات فرعون و موسے ۱۶۹
- ۱۲ آوردن مار گیرے اژدہائے افسردہ را بہ بھاوے ۱۹۱
- ۱۳ اختلاف کردن مردمان در چگونگی و شکل پیل و شب تار ۱۹۴
- ۱۴ سر کشیدن کنگان از دعوت نوح ۱۹۵
- ۱۵ یون حیرت مانع بحث و فکر ۱۹۷
- ۱۶ خواندن عاشقے نامہ را در حضور معشوق "
- ۱۷ طلبیدن مردے روزے حلال را بے رنج کسب ۱۹۹
- ۱۸ رنجور گردانیدن کوہکان استاد را بوم ۲۰۷
- ۱۹ خلوت گزیدن نابہے و نذر کردنش کہ میوہ از درخت باز گیرم

- ۲۱۱ نقص عہد از اضطراب
- ۲۱۲ ترازوئے خواستن شغفے از زرگرے و جواب زرگرے
- ۲۱۵ جزع ناکردن شغفے بر مرگ فرزندان
- ۲۱۶ خواندن شغفے ضریر قرآن را از روئے مصحف
- ۲۱۸ بازماندن لقمان از سوال درباره صنعت زراعی
- ۲۱۹ سوال پہلو از درویشے و تفسیر رضا بقضائے
- ۲۲۱ وقوفی و انکار جماعتے بر دعائے
- ۲۲۶ گریختن عیسیٰ از احمقان
- ۲۲۹ کور و ورین و کر تیز شود و عور و ما ز دامن
- ۲۳۱ رسانیدن خرگوشے پیلان را از اضطراب ماہ در چشمہ
- ۲۳۲ غلامے کہ از مسجد بیرون نمی آمد
- ۲۳۴ منہیل در تنور انداختن انس بن مالک و ناسوختن آن
- ۲۳۵ سیراب شدن کارروان از یک شک بمجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۲۳۸ ناطق شدن طفل دو ماہہ بحضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۲۳۹ ربودن عقاب موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۲۴۰ آموختن شغفے زبان بہایم از موسے
- ۲۴۵ تالیدن زنی بخت تعالیٰ از ناز سیتن فرزندان خود و جواب او
- ۲۴۶ آمدن حمزہ بے زرہ در حرب
- ۲۴۷ گریختن وکیل صدر جہان و باز آمدنش از کشش عشق
- ۲۵۳ مسجد جہان کش
- ۲۵۷ داد خواستن پشہ از باد بھرت سلیمان

چہارم
۲۵۸ گفتن مائشے در بارغ از خوف مس و یافتن معشوق خود را بدان بارغ

دفتر چہارم

۱ بقیہ قصہ گرین مائشے در بارغ از خوف مس و یافتن معشوق خود را

- ۲۶۲ در این بارغ
- ۲۶۶ و عا کردن اعطی بر بدان
- ۲۶۷ آمدن صوفی بنجانہ و دویدن زن را بہ بیگانہ
- ۲۷۰ بیہوش شدن و باغے در بازار عطالان و محالہ کردن دشمن بہ گریگ
- ۲۷۱ گفتن جو دے علی ترا کہ اگر بخدا اعتماد داری بازین بام خود را بینداز
- ۲۷۲ بتائے سجد اقصیٰ در متن خرویب
- ۲۷۵ موشش باذن عثمان بر منبر
- ۲۷۶ ایان آوردن بقیس
- ۲۸۰ کرامات عبداللہ مغربی
- ۲۸۱ خوردن کھوارے گل سنگ تر از دے عطار
- ۲۸۲ نرشدن ہیزم از ہمت درویشے
- ۲۸۴ سبب ترک کردن ابراہیم آدم تخت دلج را
- ۲۸۵ ریختن شہنہ جو ز را در آب
- ۲۸۶ گم شدن محمد مصطفیٰ و یاری خواہن علیہ از بتان
- ۲۹۱ صلہ دادن شاپے شاعرے را و خسارت وزیر
- ۲۹۴ کم کردن پادشاپے جرائے غلامے و رقم نوشتن غلام بھضہ شاپے
- ۲۹۷ زندہ بہچیدن فقیہ در دستار

- ۱۸ لاف زدن شخصے از عطا یاسنے شاه و مخالف مال او ۲۹۸
- ۱۹ مژدہ دادن بایزید از زادن ابو الحسن خرقانی ۳۰۰
- ۲۰ مشورت کردن شخصے بادشمن عاقل ۳۰۲
- ۲۱ امیر گردانیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انے بدیلی را بر سر یہ ۳۰۳
- ۲۲ سجانی ما اعظم شانی گفتن بایزید ۳۰۴
- ۲۳ قصہ سہ ماہ بیان کہ یکے عاقل و یکے نیم عاقل و یکے مغرور ابلہ بود ۳۰۵
- ۲۴ گفتن شخصے دعائے استنشااق بوقت استنجا ۳۰۸
- ۲۵ پند دادن مرغے صیاد سے را ۳۰۹
- ۲۶ مجاہدات موسے و فرعون ۳۱۰
- ۲۷ یاری خواستن زنے از علی در بارہ طفل خود کہ بر سر او دان رفتہ بود ۳۱۹
- ۲۸ منازعت امیر ابن عرب با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲۰
- ۲۹ بحث فلسفی و سنی ۳۲۱
- ۳۰ خشم راندن بادشاہے بر ندیمے و آزدن آن ندیم از شفع خود ۳۲۲
- ۳۱ پرسیدن موسے از حق تعالی کہ چرا بعد از خلق ہلاک کنی ۳۲۵
- ۳۲ روئے نمودن بادشاہے حقیقی بپادشاہزادہ ۳۲۷
- ۳۳ خندان بودن ز اہدے در سال قحط ۳۳۲
- ۳۴ شکایت کردن استریہ پیش خسترا بسیارے افتادن خود ۳۳۳
- ۳۵ لایہ کردن قبطے از سبطے برائے آب ۳۳۵
- ۳۶ گفتن زن پلید کار باشوہر خود کہ این خیالات تو از سر امر و دین است ۳۳۷
- ۳۷ رفتن ذوالقرنین بکوہ قاف ۳۳۸
- ۳۸ نمودن جبریل خود را بمصطفیٰ صلعم ۳۴۰

۳۹ حرا جان کردن یہود و نصاریٰ نام پیر صلعم را پیش از بعثت ۳۴۲

دفتہ پنجم

۱ اوصاف نفس قابل کشتنی ۳۴۵

۲ همان شدن کافر سے بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خوردن شیر

ہفت بڑ و بعد از ایمان آوردن سیر شدن از شیر یک بنو ۳۴۷

۳ گریستن عرب بر جان کندن سگ خود و نہ دادن لعنہ اورا ۳۵۲

۴ اعتراض کردن حکیمے بطاؤ سے کہ پر خود میکنہ و جواب او ۳۵۳

۵ بند کردن شخصے آہوئے را در آخر خزان ۳۵۵

۶ خواستن محمد خوارزم شاہ شخصے را کہ ابو بکر نام دارد از شہریان ہمزوار ۳۵۶

۷ دعوائے پیغمبری کردن شخصے کہ برائے خوردن ہشت ۳۵۸

۸ شمردن عاشقے خدمتہا و وفا ہائے خود را در حضور معشوق ۳۶۰

۹ پرسیدن شخصے از عالمے کہ اگر کے بنماز گریہ نازش باطل شود یا ۳۶۲

۱۰ گریستن مریدے مقلد ہو افتت شیخ ۳۶۳

۱۱ شہوت را ندن کینز کے باخرا قانون خود ۳۶۳

۱۲ دیدن صاحب دے در خواب کہ در بطن کے بچگان باوازا آمدہ بودند ۳۶۶

۱۳ دادن شخصے عشر از ہر شے و صد بردن فرزندان او ۳۶۷

۱۴ امر کردن حق تعالی بہ جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل بر شستن

مشت خاک برائے خلقت آدم ۳۶۹

۱۵ مجرہ ساختن ایاز بر اسے پوتین و گمان بردن جاسدان کہ اورا دینہ است ۳۷۲

۱۶ انکار مجنون از قصد ۳۷۸

- ۱۷ عشق باضن زاهد سے پاکیزہ کے ۳۷۹
- ۱۸ توبہ جتن نصوح ۳۸۱
- ۱۹ بردن رو باہ خرے و اپیش شیرے دو بار بھیلہ و ک ۳۸۵
- ۲۰ دیدن خرسقائے اسپان بانہارا و تمنا بردن کہ آن دی دولت اور باب ۳۹۲
- ۲۱ امتحان کردن زاهد سے توکل ۳۹۴
- ۲۲ گزینتن شخصے بخانہ از ترس آنکہ خرمیگر نہ ۳۹۵
- ۲۳ گدیہ کردن شیخ محمد سرزری در غزنین *
- ۲۴ چریدن گادے ہمہ روز بصر اولاف شدن بشباز خوف فردا ۴۰۰
- ۲۵ گردیدن راہبے در روز بشع در طلب آدمی ۴۰۱
- ۲۶ دعوت کردن مسلمانے مئے را بدین اسلام ۴۰۲
- ۲۷ وزد و شتختہ ۴۰۴
- ۲۸ وزدیدن شخصے میوہ از باغ و گفتن کہ این از حکم خداست *
- ۲۹ دیدن درویشے غلامان عمید خراسانی را و گفتن او کہ اے خدا
- بندہ پروری از عمید بیا موز ۴۰۵
- ۳۰ مجنون حسن لیلی ۴۰۶
- ۳۱ دعوت کردن مسلمانے گبر سے را باسلام در عہد بایزید ۴۰۷
- ۳۲ بانگ نماز کردن موزن زشت آواز در کافرستان ۴۰۸
- ۳۳ خوردن زنی گوشت را و گفتن کہ گر بخورده است ۴۱۰
- ۳۴ شکستن زاهد سے بہوئے شراب امیر سے ۴۱۱
- ۳۵ لطیفہ گفتن ضیاء سن بلخ در باب شیخ الاسلام تاج ۴۱۲
- ۳۶ مات کردن دلقک شاہ ترند را در شطرنج ۴۱۵

- ۳۷ ۴۱۶ ۳۸ ۴۱۸ ۳۹ ۴۱۹ ۴۰ ۴۲۱ ۴۱ ۴۲۲ ۴۲ ۴۲۳ ۴۳ ۴۲۹ بجز ایاز

دفتر ششم

- ۱ سوال کردن سائلے از و اعطای کہ مرغے بر سر بار و نشست از سر و دم او ۴۳۶ ۲ خواستگاری کردن غلامے دختر خواجہ را ۴۳۷ ۳ رفتن دزد در خانہ و کشتن آتش زنہ را بدست صاحب خانہ ۴۳۸ ۴ سد بردن امیران بر ایاز و دانودن سلطان کیاست او ۴۳۹ ۵ پتہیدن صیادے خود را در گیاه و دانستن مرغے زیرک ۴۴۰ ۶ بردن دزدے قح را از شغھے و باز جامہ اش نیز بردن ۴۴۱ ۷ لے و ہوئے پاسان بعد از بردن دزد اسباب کا روان را ۴۴۲ ۸ خفتن عاشقے بو عید قدوم معشوق ۴۴۳ ۹ استدعائے امیر ترک مخمور مطرب را ۴۴۴

- ۱۰ آمدن ضریرے بجائے پیغمبر مسلم و پنهان شدن قاضی ۴۵۱
- ۱۱ رسیدن شاعرے بہ قلب روز عاشورہ و نکتہ گفتن او ۴۵۲
- ۱۲ سحری زدن شخصے بر در سرائے خالی ۴۵۲
- ۱۳ رنجانیدن خواجہ بلال حبشی را و خرید کردن ابو بکر اورا ۴۵۵
- ۱۴ رنجور شدن بلال و آمدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادت او ۴۶۰
- ۱۵ بر چسپانیدن عجزے عشر ہائے قرآن را ۴۶۳
- ۱۶ سیلی زدن رنجورے بر قفائے صوفی و قاضی ۴۶۴
- ۱۷ بر تخت نشاندن سلطان محمود غلاے ہند و راوگریستن آن غلام ۴۷۰
- ۱۸ دزدیدن خیاطے پارہ جامہ از ترک دعوے کنندہ ۴۷۲
- ۱۹ خواستن زنے افرونی را از شوہر خود و جواب آن ۴۷۵
- ۲۰ پرسیدن عمارنے از کشتیے کو کہ تو بسال بزرگ تری یا ریش تو ۴۷۶
- ۲۱ روزی طلبیدن شخصے بے سبب و یافتن گنج نامہ ۴۷۶
- ۲۲ آمدن مریدے زیارت شیخ ابو الحسن خرقانی و کلمات نافرجام شنیدن
از حسدیم او ۴۸۱
- ۲۳ ہم سفر بودن مسلمانے و جودے و ترسائے و ملو خوردن سلمان شب ۴۸۵
- ۲۴ بندگیاد یافتن شرے و گاوے و قچے در راہ ۴۸۹
- ۲۵ مثال خیر اہل دنیا ۴۹۰
- ۲۶ شنیدن دلقک منادے ملک ترند و از دہ تا صحن بہ شہر ۴۹۰
- ۲۷ تعلق مویشے با چغزنے و بستن پائے خود را بہ پائے او ۴۹۴
- ۲۸ رفاقت کردن سلطان محمود شب بادزدان ۴۹۷
- ۲۹ چریدن گاؤ بھری در نورگوہر شہر چراغ ۵۰۰

- ۳۰ ہجرت پر بیان عبدالغوث را ۵۰۰
- ۳۱ آمدن مرد سے دام دار بہ تبریز و مردن بدرالدین محمد قبل از آمدنش ۵۰۱
- ۳۲ لغو وطن خباذتین شہر کاغل نازا بغزی سے کہ عمر و نام دارد ۵۰۴
- ۳۳ کریمتین کو سفند سے از کلیم اللہ و شفقت و مہربانی او ۵۰۸
- ۳۴ ہند آمدن اسپا میر سے در نظر خوارزم شاہ و سر کردن عباد الملک
- ۵۰۹ آرا از دل شاہ ۵۰۹
- ۳۵ منع کردن بادشاہے پسران خود را از رفتن بہ قلعے و علاف و رزین
- ۵۱۳ شہزادگان ۵۱۳
- ۳۶ ندادن صدر جہان چیزے بہ کسے کہ زبان از دے ہواں کردے ۵۲۳
- ۳۷ خفتن امر و دوسہ در خانقاہے ۵۲۶
- ۳۸ مجلس کشیدن پادشاہے فقیہے ر ۵۲۷
- ۳۹ رفتن مردے بہ مہر بہ امید گنج بر بنائے خواب ۵۳۰
- ۴۰ بغریب بردن زن جو جے قاضے را بخانہ خود ۵۳۳
- ۴۱ خطاب حق تعالیٰ بہ عزرائیل کہ تراحم برکہ بیشتر آمد ۵۳۷
- ۴۲ وصیت کردن شخصے کہ میراث او بہ کاہترین اولاد او رسد ۵۳۹

دُرُرا حکم

۵۴۱-۵۴۱

- ۵۴۳ ۵۴۳
- ۵۴۵ ۵۴۵
- ۵۴۶ ۵۴۶
- ۵۴۷ ۵۴۷
- ۵۴۸ ۵۴۸
- ۵۴۹ ۵۴۹
- ۵۵۰ ۵۵۰
- ۵۵۱ ۵۵۱
- ۵۵۲ ۵۵۲
- ۵۵۳ ۵۵۳
- ۵۵۴ ۵۵۴
- ۵۵۵ ۵۵۵
- ۵۵۶ ۵۵۶
- ۵۵۷ ۵۵۷
- ۵۵۸ ۵۵۸
- ۵۵۹ ۵۵۹
- ۵۶۰ ۵۶۰
- ۵۶۱ ۵۶۱
- ۵۶۲ ۵۶۲
- ۵۶۳ ۵۶۳
- ۵۶۴ ۵۶۴
- ۵۶۵ ۵۶۵
- ۵۶۶ ۵۶۶
- ۵۶۷ ۵۶۷
- ۵۶۸ ۵۶۸
- ۵۶۹ ۵۶۹
- ۵۷۰ ۵۷۰
- ۵۷۱ ۵۷۱
- ۵۷۲ ۵۷۲
- ۵۷۳ ۵۷۳
- ۵۷۴ ۵۷۴
- ۵۷۵ ۵۷۵
- ۵۷۶ ۵۷۶
- ۵۷۷ ۵۷۷
- ۵۷۸ ۵۷۸
- ۵۷۹ ۵۷۹
- ۵۸۰ ۵۸۰
- ۵۸۱ ۵۸۱
- ۵۸۲ ۵۸۲
- ۵۸۳ ۵۸۳
- ۵۸۴ ۵۸۴
- ۵۸۵ ۵۸۵
- ۵۸۶ ۵۸۶
- ۵۸۷ ۵۸۷
- ۵۸۸ ۵۸۸
- ۵۸۹ ۵۸۹
- ۵۹۰ ۵۹۰
- ۵۹۱ ۵۹۱
- ۵۹۲ ۵۹۲
- ۵۹۳ ۵۹۳
- ۵۹۴ ۵۹۴
- ۵۹۵ ۵۹۵
- ۵۹۶ ۵۹۶
- ۵۹۷ ۵۹۷
- ۵۹۸ ۵۹۸
- ۵۹۹ ۵۹۹
- ۶۰۰ ۶۰۰
- ۶۰۱ ۶۰۱
- ۶۰۲ ۶۰۲
- ۶۰۳ ۶۰۳
- ۶۰۴ ۶۰۴
- ۶۰۵ ۶۰۵
- ۶۰۶ ۶۰۶
- ۶۰۷ ۶۰۷
- ۶۰۸ ۶۰۸
- ۶۰۹ ۶۰۹
- ۶۱۰ ۶۱۰
- ۶۱۱ ۶۱۱
- ۶۱۲ ۶۱۲
- ۶۱۳ ۶۱۳
- ۶۱۴ ۶۱۴
- ۶۱۵ ۶۱۵
- ۶۱۶ ۶۱۶
- ۶۱۷ ۶۱۷
- ۶۱۸ ۶۱۸
- ۶۱۹ ۶۱۹
- ۶۲۰ ۶۲۰
- ۶۲۱ ۶۲۱
- ۶۲۲ ۶۲۲
- ۶۲۳ ۶۲۳
- ۶۲۴ ۶۲۴
- ۶۲۵ ۶۲۵
- ۶۲۶ ۶۲۶
- ۶۲۷ ۶۲۷
- ۶۲۸ ۶۲۸
- ۶۲۹ ۶۲۹
- ۶۳۰ ۶۳۰
- ۶۳۱ ۶۳۱
- ۶۳۲ ۶۳۲
- ۶۳۳ ۶۳۳
- ۶۳۴ ۶۳۴
- ۶۳۵ ۶۳۵
- ۶۳۶ ۶۳۶
- ۶۳۷ ۶۳۷
- ۶۳۸ ۶۳۸
- ۶۳۹ ۶۳۹
- ۶۴۰ ۶۴۰
- ۶۴۱ ۶۴۱
- ۶۴۲ ۶۴۲
- ۶۴۳ ۶۴۳
- ۶۴۴ ۶۴۴
- ۶۴۵ ۶۴۵
- ۶۴۶ ۶۴۶
- ۶۴۷ ۶۴۷
- ۶۴۸ ۶۴۸
- ۶۴۹ ۶۴۹
- ۶۵۰ ۶۵۰
- ۶۵۱ ۶۵۱
- ۶۵۲ ۶۵۲
- ۶۵۳ ۶۵۳
- ۶۵۴ ۶۵۴
- ۶۵۵ ۶۵۵
- ۶۵۶ ۶۵۶
- ۶۵۷ ۶۵۷
- ۶۵۸ ۶۵۸
- ۶۵۹ ۶۵۹
- ۶۶۰ ۶۶۰
- ۶۶۱ ۶۶۱
- ۶۶۲ ۶۶۲
- ۶۶۳ ۶۶۳
- ۶۶۴ ۶۶۴
- ۶۶۵ ۶۶۵
- ۶۶۶ ۶۶۶
- ۶۶۷ ۶۶۷
- ۶۶۸ ۶۶۸
- ۶۶۹ ۶۶۹
- ۶۷۰ ۶۷۰
- ۶۷۱ ۶۷۱
- ۶۷۲ ۶۷۲
- ۶۷۳ ۶۷۳
- ۶۷۴ ۶۷۴
- ۶۷۵ ۶۷۵
- ۶۷۶ ۶۷۶
- ۶۷۷ ۶۷۷
- ۶۷۸ ۶۷۸
- ۶۷۹ ۶۷۹
- ۶۸۰ ۶۸۰
- ۶۸۱ ۶۸۱
- ۶۸۲ ۶۸۲
- ۶۸۳ ۶۸۳
- ۶۸۴ ۶۸۴
- ۶۸۵ ۶۸۵
- ۶۸۶ ۶۸۶
- ۶۸۷ ۶۸۷
- ۶۸۸ ۶۸۸
- ۶۸۹ ۶۸۹
- ۶۹۰ ۶۹۰
- ۶۹۱ ۶۹۱
- ۶۹۲ ۶۹۲
- ۶۹۳ ۶۹۳
- ۶۹۴ ۶۹۴
- ۶۹۵ ۶۹۵
- ۶۹۶ ۶۹۶
- ۶۹۷ ۶۹۷
- ۶۹۸ ۶۹۸
- ۶۹۹ ۶۹۹
- ۷۰۰ ۷۰۰
- ۷۰۱ ۷۰۱
- ۷۰۲ ۷۰۲
- ۷۰۳ ۷۰۳
- ۷۰۴ ۷۰۴
- ۷۰۵ ۷۰۵
- ۷۰۶ ۷۰۶
- ۷۰۷ ۷۰۷
- ۷۰۸ ۷۰۸
- ۷۰۹ ۷۰۹
- ۷۱۰ ۷۱۰
- ۷۱۱ ۷۱۱
- ۷۱۲ ۷۱۲
- ۷۱۳ ۷۱۳
- ۷۱۴ ۷۱۴
- ۷۱۵ ۷۱۵
- ۷۱۶ ۷۱۶
- ۷۱۷ ۷۱۷
- ۷۱۸ ۷۱۸
- ۷۱۹ ۷۱۹
- ۷۲۰ ۷۲۰
- ۷۲۱ ۷۲۱
- ۷۲۲ ۷۲۲
- ۷۲۳ ۷۲۳
- ۷۲۴ ۷۲۴
- ۷۲۵ ۷۲۵
- ۷۲۶ ۷۲۶
- ۷۲۷ ۷۲۷
- ۷۲۸ ۷۲۸
- ۷۲۹ ۷۲۹
- ۷۳۰ ۷۳۰
- ۷۳۱ ۷۳۱
- ۷۳۲ ۷۳۲
- ۷۳۳ ۷۳۳
- ۷۳۴ ۷۳۴
- ۷۳۵ ۷۳۵
- ۷۳۶ ۷۳۶
- ۷۳۷ ۷۳۷
- ۷۳۸ ۷۳۸
- ۷۳۹ ۷۳۹
- ۷۴۰ ۷۴۰
- ۷۴۱ ۷۴۱
- ۷۴۲ ۷۴۲
- ۷۴۳ ۷۴۳
- ۷۴۴ ۷۴۴
- ۷۴۵ ۷۴۵
- ۷۴۶ ۷۴۶
- ۷۴۷ ۷۴۷
- ۷۴۸ ۷۴۸
- ۷۴۹ ۷۴۹
- ۷۵۰ ۷۵۰
- ۷۵۱ ۷۵۱
- ۷۵۲ ۷۵۲
- ۷۵۳ ۷۵۳
- ۷۵۴ ۷۵۴
- ۷۵۵ ۷۵۵
- ۷۵۶ ۷۵۶
- ۷۵۷ ۷۵۷
- ۷۵۸ ۷۵۸
- ۷۵۹ ۷۵۹
- ۷۶۰ ۷۶۰
- ۷۶۱ ۷۶۱
- ۷۶۲ ۷۶۲
- ۷۶۳ ۷۶۳
- ۷۶۴ ۷۶۴
- ۷۶۵ ۷۶۵
- ۷۶۶ ۷۶۶
- ۷۶۷ ۷۶۷
- ۷۶۸ ۷۶۸
- ۷۶۹ ۷۶۹
- ۷۷۰ ۷۷۰
- ۷۷۱ ۷۷۱
- ۷۷۲ ۷۷۲
- ۷۷۳ ۷۷۳
- ۷۷۴ ۷۷۴
- ۷۷۵ ۷۷۵
- ۷۷۶ ۷۷۶
- ۷۷۷ ۷۷۷
- ۷۷۸ ۷۷۸
- ۷۷۹ ۷۷۹
- ۷۸۰ ۷۸۰
- ۷۸۱ ۷۸۱
- ۷۸۲ ۷۸۲
- ۷۸۳ ۷۸۳
- ۷۸۴ ۷۸۴
- ۷۸۵ ۷۸۵
- ۷۸۶ ۷۸۶
- ۷۸۷ ۷۸۷
- ۷۸۸ ۷۸۸
- ۷۸۹ ۷۸۹
- ۷۹۰ ۷۹۰
- ۷۹۱ ۷۹۱
- ۷۹۲ ۷۹۲
- ۷۹۳ ۷۹۳
- ۷۹۴ ۷۹۴
- ۷۹۵ ۷۹۵
- ۷۹۶ ۷۹۶
- ۷۹۷ ۷۹۷
- ۷۹۸ ۷۹۸
- ۷۹۹ ۷۹۹
- ۸۰۰ ۸۰۰
- ۸۰۱ ۸۰۱
- ۸۰۲ ۸۰۲
- ۸۰۳ ۸۰۳
- ۸۰۴ ۸۰۴
- ۸۰۵ ۸۰۵
- ۸۰۶ ۸۰۶
- ۸۰۷ ۸۰۷
- ۸۰۸ ۸۰۸
- ۸۰۹ ۸۰۹
- ۸۱۰ ۸۱۰
- ۸۱۱ ۸۱۱
- ۸۱۲ ۸۱۲
- ۸۱۳ ۸۱۳
- ۸۱۴ ۸۱۴
- ۸۱۵ ۸۱۵
- ۸۱۶ ۸۱۶
- ۸۱۷ ۸۱۷
- ۸۱۸ ۸۱۸
- ۸۱۹ ۸۱۹
- ۸۲۰ ۸۲۰
- ۸۲۱ ۸۲۱
- ۸۲۲ ۸۲۲
- ۸۲۳ ۸۲۳
- ۸۲۴ ۸۲۴
- ۸۲۵ ۸۲۵
- ۸۲۶ ۸۲۶
- ۸۲۷ ۸۲۷
- ۸۲۸ ۸۲۸
- ۸۲۹ ۸۲۹
- ۸۳۰ ۸۳۰
- ۸۳۱ ۸۳۱
- ۸۳۲ ۸۳۲
- ۸۳۳ ۸۳۳
- ۸۳۴ ۸۳۴
- ۸۳۵ ۸۳۵
- ۸۳۶ ۸۳۶
- ۸۳۷ ۸۳۷
- ۸۳۸ ۸۳۸
- ۸۳۹ ۸۳۹
- ۸۴۰ ۸۴۰
- ۸۴۱ ۸۴۱
- ۸۴۲ ۸۴۲
- ۸۴۳ ۸۴۳
- ۸۴۴ ۸۴۴
- ۸۴۵ ۸۴۵
- ۸۴۶ ۸۴۶
- ۸۴۷ ۸۴۷
- ۸۴۸ ۸۴۸
- ۸۴۹ ۸۴۹
- ۸۵۰ ۸۵۰
- ۸۵۱ ۸۵۱
- ۸۵۲ ۸۵۲
- ۸۵۳ ۸۵۳
- ۸۵۴ ۸۵۴
- ۸۵۵ ۸۵۵
- ۸۵۶ ۸۵۶
- ۸۵۷ ۸۵۷
- ۸۵۸ ۸۵۸
- ۸۵۹ ۸۵۹
- ۸۶۰ ۸۶۰
- ۸۶۱ ۸۶۱
- ۸۶۲ ۸۶۲
- ۸۶۳ ۸۶۳
- ۸۶۴ ۸۶۴
- ۸۶۵ ۸۶۵
- ۸۶۶ ۸۶۶
- ۸۶۷ ۸۶۷
- ۸۶۸ ۸۶۸
- ۸۶۹ ۸۶۹
- ۸۷۰ ۸۷۰
- ۸۷۱ ۸۷۱
- ۸۷۲ ۸۷۲
- ۸۷۳ ۸۷۳
- ۸۷۴ ۸۷۴
- ۸۷۵ ۸۷۵
- ۸۷۶ ۸۷۶
- ۸۷۷ ۸۷۷
- ۸۷۸ ۸۷۸
- ۸۷۹ ۸۷۹
- ۸۸۰ ۸۸۰
- ۸۸۱ ۸۸۱
- ۸۸۲ ۸۸۲
- ۸۸۳ ۸۸۳
- ۸۸۴ ۸۸۴
- ۸۸۵ ۸۸۵
- ۸۸۶ ۸۸۶
- ۸۸۷ ۸۸۷
- ۸۸۸ ۸۸۸
- ۸۸۹ ۸۸۹
- ۸۹۰ ۸۹۰
- ۸۹۱ ۸۹۱
- ۸۹۲ ۸۹۲
- ۸۹۳ ۸۹۳
- ۸۹۴ ۸۹۴
- ۸۹۵ ۸۹۵
- ۸۹۶ ۸۹۶
- ۸۹۷ ۸۹۷
- ۸۹۸ ۸۹۸
- ۸۹۹ ۸۹۹
- ۹۰۰ ۹۰۰
- ۹۰۱ ۹۰۱
- ۹۰۲ ۹۰۲
- ۹۰۳ ۹۰۳
- ۹۰۴ ۹۰۴
- ۹۰۵ ۹۰۵
- ۹۰۶ ۹۰۶
- ۹۰۷ ۹۰۷
- ۹۰۸ ۹۰۸
- ۹۰۹ ۹۰۹
- ۹۱۰ ۹۱۰
- ۹۱۱ ۹۱۱
- ۹۱۲ ۹۱۲
- ۹۱۳ ۹۱۳
- ۹۱۴ ۹۱۴
- ۹۱۵ ۹۱۵
- ۹۱۶ ۹۱۶
- ۹۱۷ ۹۱۷
- ۹۱۸ ۹۱۸
- ۹۱۹ ۹۱۹
- ۹۲۰ ۹۲۰
- ۹۲۱ ۹۲۱
- ۹۲۲ ۹۲۲
- ۹۲۳ ۹۲۳
- ۹۲۴ ۹۲۴
- ۹۲۵ ۹۲۵
- ۹۲۶ ۹۲۶
- ۹۲۷ ۹۲۷
- ۹۲۸ ۹۲۸
- ۹۲۹ ۹۲۹
- ۹۳۰ ۹۳۰
- ۹۳۱ ۹۳۱
- ۹۳۲ ۹۳۲
- ۹۳۳ ۹۳۳
- ۹۳۴ ۹۳۴
- ۹۳۵ ۹۳۵
- ۹۳۶ ۹۳۶
- ۹۳۷ ۹۳۷
- ۹۳۸ ۹۳۸
- ۹۳۹ ۹۳۹
- ۹۴۰ ۹۴۰
- ۹۴۱ ۹۴۱
- ۹۴۲ ۹۴۲
- ۹۴۳ ۹۴۳
- ۹۴۴ ۹۴۴
- ۹۴۵ ۹۴۵
- ۹۴۶ ۹۴۶
- ۹۴۷ ۹۴۷
- ۹۴۸ ۹۴۸
- ۹۴۹ ۹۴۹
- ۹۵۰ ۹۵۰
- ۹۵۱ ۹۵۱
- ۹۵۲ ۹۵۲
- ۹۵۳ ۹۵۳
- ۹۵۴ ۹۵۴
- ۹۵۵ ۹۵۵
- ۹۵۶ ۹۵۶
- ۹۵۷ ۹۵۷
- ۹۵۸ ۹۵۸
- ۹۵۹ ۹۵۹
- ۹۶۰ ۹۶۰
- ۹۶۱ ۹۶۱
- ۹۶۲ ۹۶۲
- ۹۶۳ ۹۶۳
- ۹۶۴ ۹۶۴
- ۹۶۵ ۹۶۵
- ۹۶۶ ۹۶۶
- ۹۶۷ ۹۶۷
- ۹۶۸ ۹۶۸
- ۹۶۹ ۹۶۹
- ۹۷۰ ۹۷۰
- ۹۷۱ ۹۷۱
- ۹۷۲ ۹۷۲
- ۹۷۳ ۹۷۳
- ۹۷۴ ۹۷۴
- ۹۷۵ ۹۷۵
- ۹۷۶ ۹۷۶
- ۹۷۷ ۹۷۷
- ۹۷۸ ۹۷۸
- ۹۷۹ ۹۷۹
- ۹۸۰ ۹۸۰
- ۹۸۱ ۹۸۱
- ۹۸۲ ۹۸۲
- ۹۸۳ ۹۸۳
- ۹۸۴ ۹۸۴
- ۹۸۵ ۹۸۵
- ۹۸۶ ۹۸۶
- ۹۸۷ ۹۸۷
- ۹۸۸ ۹۸۸
- ۹۸۹ ۹۸۹
- ۹۹۰ ۹۹۰
- ۹۹۱ ۹۹۱
- ۹۹۲ ۹۹۲
- ۹۹۳ ۹۹۳
- ۹۹۴ ۹۹۴
- ۹۹۵ ۹۹۵
- ۹۹۶ ۹۹۶
- ۹۹۷ ۹۹۷
- ۹۹۸ ۹۹۸
- ۹۹۹ ۹۹۹
- ۱۰۰۰ ۱۰۰۰

۵۵۳ --- صاحبِ سبیل

۵۵۴ استقامتِ پیرِ صحت

• بہتر از دعا ---

• احسان ---

• احسانِ باعدو ---

باقی ماندن احسانِ بعد از

۵۵۴ مردن محسن ---

• اخلاص ---

• باغرض و بغرض ---

۵۵۵ علومِ خدمت ---

• اخلاق ---

• حسنِ خلق ---

• حکایتِ خوب و بد ---

• مکتبِ نیکو دیرتِ دشت ---

• فیرائینہ خوب و بد ---

۵۵۶ ادبِ تعلیم، حرمت ---

• ادبِ تعلیم ---

ادبِ اہلِ تن و ادبِ اہلِ دل

• ادبِ پیران ---

۵۵۷ انتباہ

دکھِ ادب

نہرت

۵۴۸ آکل و ماکول ---

• اباحت ---

• اتصالِ دہل ---

• اتصالِ باحق تعالیٰ ---

۵۴۹ اصحابِ وصال ---

• مثالِ اتصال ---

• اتحادِ کل ---

• عدمِ امتیازِ زمان ---

۵۵۰ فریقِ مختلفہ ---

• مثال ---

• مساکینِ مختلفہ اتحاد ---

• اجل، مرگ، موت ---

• اختیاری (موت و اہلِ جمعہ) ---

۵۵۱ اختلافِ احوال ---

• اجل، مرگ، نفس ---

• تبدیلِ حالت ---

۵۵۲ تن، محلِ مرگ ---

• حسرتِ فوت ---

• سہولتِ اہلِ عارفان ---

• طلبِ آل ---

• مرگِ غلابی ہرگز خیال ---

از علم ۵۶۱

ختم شہزادہ ملک شہناز

اصلیت عاریت ۵۶۱

اضداد ۵۶۲

اجتماع صدیق ۵۶۲

مظاہر صفات ۵۶۲

وزیر مومن نایب دوزخ ۵۶۳

اعتصام تمک

دست زدن بحمل شہ

اقتدائیں ۵۶۴

اختیار ۵۶۴

ضرورت دلیل ۵۶۴

فوائد اقتداء ۵۶۴

عیان باطل ۵۶۴

امتحان ۵۶۵

بندہ و آزمائش حق تعالیٰ

امتحان عیان ۵۶۵

معنی امتحان ۵۶۶

انابت ۵۶۶

اندازہ اوسط ۵۶۶

نگہداشت اندازہ

تسلی ۵۵۷

تسلیم ۵۵۷

مخواست توفیق ادب

عزیز خدمت ۵۵۸

نایب بے ادبی ۵۵۸

نگہداشت حرمت

ارادت ۵۵۸

مرید حق ۵۵۸

ارتقا ۵۵۸

ترقی از اثر نیک ۵۵۸

ترقی از جہاد تا ملک ۵۵۹

ترقی مادی اطنی

ترقی مادی ظاہری

فوق ہر روزہ ۵۶۰

میلان جانب بندگی پستی

استدلال و قیاس ۵۶۰

استدلال تقلیدی

اول قیاس آورندہ اہل

ضعف استدلال ۵۶۱

عدم اعتبار استدلال درین

استقامت ۵۶۱

حیاتِ مرگاہ - ۵۴۳	نگہداشتِ اوسط ۵۶۶
دردِ دنیا و دنیا دارانہ سہارا	انسان ۵۶۷
ظالمین ۵۴۳	بدتر از شیطان ۵
صحتِ با اولیاء اللہ ۵	حوصلہ جاہ ۵
غلافی ۵	ظاہر و باطن ۵
زرق میانِ افعالِ اولیاء اللہ	عالمِ اصغر و اکبر ۵۶۸
دفعاتِ عامتہ ناس ۵۴۴	عکسِ صفاتِ الہی ۵
ہدایتِ اولیاء اللہ ۵	علوئے مرتبت - ۵۶۹
کشفِ قلوبِ پیشین بینی ۵	غذائے دنیائی - ۵۷۰
مثالِ آبِ پاک کنندہ ۵۷۵	مستوری (عرفادہ اللہ) ۵
محبوبِ خدا، مراد ۵۷۶	مصلحتِ تخلیقِ انسان ۵۷۱
مذکور اولیاء اللہ ۵۷۶	مغزوہ پوست ۵
مستانِ خدا و عامتہ ناس ۵۷۷	اولاد ۵
ناخوشنودی ۵	تمازگی از اولاد ۵
نغمہٴ دینِ اولیاء ۵	اولیاء اللہ ۵
ایمانِ مومن ۵	آزادی از قیود ۵
اتحادِ ایمانِ ہونان ۵	ابدال ۵۷۲
حقِ ایمان ۵۷۸	احوالِ مختلفہ ۵
حقیقتِ ایمان ۵	ادراکِ مرتبہ اولیاء اللہ ۵
کفر و ایمان ۵	پوشیدگی ۵
ہوئے نفس و ایمان ۵	جستجوئے اولیاء اللہ ۵

نہایت نہایت ۵۷۹

نہایت بے عمل »

نہایت کا »

نہایت بابت زاد و قدر »

نہایت ایثار جو دو سخا ۵۸۰

نہایت بذر ایثار »

نہایت شہوت نفس »

نہایت بکلام حکیم »

نہایتی از سخا »

نہایتی اہل محبت »

نہایتی باش »

نہایتی اساک اتفاق ۵۸۱

نہایتی عالیہ جو دو سخا »

نہایت »

نہایت و قیاس »

نہایت غیب بین »

نہایت خدا از ہر شے »

نہایت خداوندی ۵۸۲

نہایت خداوندی »

نہایت جنت »

نہایت سوال با حق تعالی »

سہل ۵۸۳

سہل عشق »

سہل نغمہ ۵۸۳

سہل بیداری و خستگی »

سہل بیداری بیدارگی »

سہل خواب طلبی »

سہل خواب »

سہل خواب ۵۸۴

سہل پیچ و خم »

سہل احترام از کتب »

سہل تقلید پیرانہ »

سہل خدا از امتحان پیر »

سہل صبر بر اقوال و افعال پیر »

سہل ضرورت پیر ۵۸۵

سہل طوے نظر پیر »

سہل فرد تنی صورت پیر »

سہل وصف پیر ۵۸۶

سہل پیغمبر، نبی، رسول ۵۸۷

سہل انکار و سہل انبیا »

سہل تاثیر »

سہل جنس بشر »

حکمت رسالت ۵۸۷

شرط استفادہ ۵۸۸

طبیبان الہی ۵۸۹

فرض تبلیغ ۵۸۹

وقت باطنی ۵۸۹

مذہب پیغمبران ۵۸۹

نائبان حق ۵۹۰

تبطل ۵۹۰

ترک کار دنیا ۵۹۰

درآمد گئے عقل ۵۹۰

تجربہ ۵۹۱

تخریب تجرید ۵۹۱

جان مجرد ۵۹۱

خلعت و صا خداوندی ۵۹۱

دولہ تجرید ۵۹۱

تحصیل حاصل ۵۹۱

تخیل و ہم و خیال ۵۹۱

آفات و ہم و تخیل ۵۹۱

از یاد و ہم از ویل ۵۹۲

رنجوری از و ہم ۵۹۲

صورتیجہ افکار ۵۹۲

عالم خیال ۵۹۲

قیاس بخود ۵۹۲

کائنات تیج الکلام ۵۹۲

مذہب مختلفہ تیج مختلف ۵۹۲

خیال ۵۹۲

ہول از و ہم ۵۹۲

تردد ۵۹۲

ترک تردد ۵۹۲

ترک ۵۹۲

راحت کلی ۵۹۲

تبیح و تمہید ۵۹۵

تبیح ریاء ۵۹۵

تبیح ہر کس چاہا ۵۹۵

قبول ذکر از رحمت ۵۹۵

تسلیم و رضا ۵۹۵

تسلیم ۵۹۵

رضادہنہ کان بقضا ۵۹۶

در دو بلا و دفع مصائب ۵۹۶

تصوف ۵۹۷

تفرید ۵۹۷

تقلید و تخیل ۵۹۷

اعتناء بر تقلید ۵۹۷

طلب تحقیق ۵۹۷

تمکین و تکوین ۵۹۸

سبب تکینی "

دستکاری از تکوین "

تن و جان، جسم و روح "

اصل فوت و قوت بدون "

بطلان جس و بزرگ ۵۹۹

یگانگئے روح و تن "

تخالّف روح و تن "

تخریب تن "

تعلق روح و تن "

تن عامل روح ۶۰۰

جسم پر تو روح "

فریب بدور بارہ تن ۶۰۱

مفاسد تن "

منافات جسم و روح "

توبہ، استغفار ۶۰۲

استغفار و فت غم "

امید اجابت "

ترک پشیمانی "

توبہ از توبہ ۶۰۳

شرائط توبہ "

فکرت توبہ "

عدم ندم بر تاخیر "

عزم صادق "

فراموشی توبہ بعد از خلاص "

غیر اختیاری "

گناہ بر اعتقاد توبہ "

واما ندن در توبہ "

توحید وحدت ۶۰۵

تعدد عیان تقدیر ذات "

توحید استدلالی "

توحید حالی ۶۰۶

قائے ہستی خود ۶۰۷

کثرت وحدت "

جبر و اختیار، قضا و قدر ۶۰۸

اختیار "

بند قضا "

بیچارگی از قضا ۶۰۹

بی حاصل مخالفت قضا ۶۱۰

تردو باحث اختیار "

جبر خواص۔۔۔۔۔ ۶۱۱

جبر و اختیار بنیادیں

جنت اقل۔۔۔۔۔

جنگ باقضا۔۔۔۔۔

چارہ قضا۔۔۔۔۔ ۶۱۲

درد و درمان۔ دواز قضا

طلبہ مان از اختیار

فرق میان جبر و جبری ۶۱۳

معنی جبر۔۔۔۔۔

جذب۔۔۔۔۔ ۶۱۴

جاذب حقیقی۔۔۔۔۔

شرط کار۔۔۔۔۔

جد و ہزل۔۔۔۔۔

جمع و تفرق جمع کچھ فرق ثانی ۶۱۵

جنیت۔۔۔۔۔

تاثر و تاثیر۔۔۔۔۔ ۶۱۵

جذب جنس جنس۔۔۔۔۔ ۶۱۶

جنیت از راہ معنی ۶۱۶

کشش فرع بسو اہل ۶۱۷

جوع' بیری و گرنگی ۶۱۷

اشتہا صادق و کاذب

پروردی۔۔۔۔۔ ۶۱۷

طلبہ بنیادیں

فضائل گرنگی ۶۱۸

لذت و سورت و لذت و لذت

ضلال۔۔۔۔۔ ۶۱۹

کم طوری۔۔۔۔۔

برد و رجحان گرنگی بیری

جہاد' غرا۔۔۔۔۔

اہمیت جہاد ظاہر۔۔۔۔۔

جہاد باطن۔۔۔۔۔

سببیت جہاد باطن ۶۲۰

کار مردان۔۔۔۔۔

مصلحت و مزیت جہاد

جہاد کسب تکلیف و تفویض۔۔۔۔۔

آثار کسب۔۔۔۔۔

بہترین کسب توکل۔۔۔۔۔

جہاد بے توفیق ۶۲۱

شرط کار۔۔۔۔۔

کسب لایم توکل۔۔۔۔۔

چشم و گوش۔۔۔۔۔ ۶۲۲

سیار حق و باطل۔۔۔۔۔

۶۲۲ حلال قاتل قاتل قاتل

• درویش علم

• فیضان حبیب

• قابلیت

• دماغی عمل جندی

۶۲۳ ج، کعبہ

• ج، عوم، ج، عزم

• زرع و طبع

• بدگمانی

• طبع خام

• فائدہ طبع

۶۲۴ محرومی از حرص

• نادرین عیب

• نتیجہ طبع

• حزم، احتیاط

۶۲۵ حزن، ریغ و غم

• حسد

• ترک حسد

۶۲۶ سبب حسد

• نقصان الی

• حس و ادراک

۶۲۷ ادراک

۶۲۸ تفریبات نیکوگر

۶۲۹ تخریب حسن ظاہر

• حسن انبیا و اولیاء

• حسن ظاہر پر وہ حسن باطن

۶۲۸ حواس باطن

• معقولات حسن ظاہر

• حُسن

• رشک حسن

• نکس حسن

۶۲۹ وجہ نکس

• حشر

• حشر حقایق بصورت حال

• حقایق و مظاہر

• احوال صورت تابع حقیقت

۶۲۹ بصورتی

۶۳۰ الکاف حقایق

• حذر از صورت

۶۳۱ حکمت

• حکمت دنیاوی و دینی

۶۳۱ رزق حکمت

ضالہ نمونہ ۶۳۱

فکر تہ بد ۶۳۱

فکر تہ نمونہ عدم درو ۶۳۲

..... ۶۳۲

..... ۶۳۲

..... ۶۳۲

..... ۶۳۲

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

..... ۶۳۳

عشرون موضوع ۶۴۰

اعتبار باطنی نہ ظاہر ۶۴۰

خواب ۶۴۱

خوابِ اہل اللہ بحالت

بیداری ۶۴۰

خواب پر کس عقل و ۶۴۱

خواب ۶۴۱

خوابگی و بندگی ۶۴۱

بندگی بہتر از خوابگی ۶۴۱

خوف امن ۶۴۲

اثر خوف خدا ۶۴۲

ایمنی برائے خائف ۶۴۲

خوف و امن عارفان ۶۴۲

دعا ۶۴۳

القائے دعا از جانب ۶۴۳

در وسبب دعا ۶۴۳

دعا کے بخودان ۶۴۳

دعا خواتن از اولیاء اللہ ۶۴۳

رد و قبول ۶۴۳

عدم غرہ بردعا ۶۴۳

غیر اہل دعا ۶۴۳

مصلحت عدم قبول بعض

دعا ۶۴۴

جہ تاخیر قبول دعا ۶۴۴

دل، قلب ۶۴۵

اتحاد قلوب ۶۴۵

پیام حق ۶۴۵

جام الکحل ۶۴۵

خریدار کے دل ۶۴۶

دل بے نور ۶۴۶

رہنما کے حق تعالیٰ

از رضا کے دل ۶۴۶

مرق در میان دلہا ۶۴۶

قبولیت اہل پیش خدا ۶۴۶

وقت قلب ۶۴۶

گلشن دل ۶۴۶

مثال خانہ ۶۴۷

مرتبہ دل ۶۴۷

دنیا و عقبے ۶۴۷

اصل دنیا ۶۴۷

اہل دنیا و اہل اللہ

تخالف یکدیگر

ترک بنا طلبِ آخرت ۶۴۹

تنگے دنیا..... ۶۵۰

خواب و خیال ۶۵۱

دام دنیا..... ۶

گرم بازار سے بچنے..... ۶

ناپیدار سے دنیا..... ۶

ناپیدار سے عالمِ آخرت ۶۵۲

دوزخ..... ۶

پناہ خواہ حق دوزخ از مومن ۶

دوزخ ہم درین عالم ۶

سردگی از گرسے عشق ۶

دین..... ۶

ادیانِ جہلہ: باطلِ حق..... ۶

ترکِ غنیمتِ دین از وہاں ۶

شیطان..... ۶۵۳

جہد در کار دین..... ۶

سببِ قدر سے دین ۶۵۴

مصالحِ ادیان مختلفہ..... ۶

ذکر و فکر..... ۶

اثر ذکر حق..... ۶

ذکر مورتِ فکر..... ۶

مکاتیبِ فوٹو نوی ۶۵۵

مکر..... ۶

ذوق و شربِ عقلِ سیرانی..... ۶

راز، سر و سلا..... ۶۵۶

اختائے باز..... ۶

اہمیت..... ۶

اہمیت..... ۶

کتابین بر..... ۶

رجا و قنوط..... ۶

ترکِ نومیدی..... ۶

رحمتِ عام..... ۶۵۷

رحم و شفقت..... ۶

رحم بر بدان..... ۶

رحم بر ضعیفان..... ۶

رحمتِ عام..... ۶

سبقِ محبتِ غضب ۶۵۸

وجہِ الرحم..... ۶

رزق..... ۶

اہمیت و ظرفیت..... ۶

توکل و تقویٰ..... ۶

ذرائعِ خفی..... ۶

روزِ شنب ۶۶۳	روزِ شنب ۶۵۹
ضلع ہری و جہاد باطنی ۶۶۳	طلبِ رزق از خدا ..
روزہ صوم *	عیم حج سبب
صلہ روزہ	عشق رزق بر رزق خدا ۶۶۰
فاہری و باطنی	نکر رزق سنانے نکل ..
ریہانیت ۶۶۴	یاد کردن رزق باطنی ..
لا رہبانیت فی الاسلام *	روح ۶۶۱
مصلحت نہیں رہبانیت *	آزاد از غلبہ
ریاست *	اتحاد و ادواح
آفتِ ریاست	وحید اللہ سببِ کار روح
حکومتِ نا اہلان ۶۶۵	روح آزاد
خلافِ صلیت	روح انسانی و روح حیوانی ۶۶۶
عاریتی	روح با علم و عقل
ذمتِ ریاست	روح بمعنی
ریاضت ۶۶۶	سبب بقیدہ سے روح
نمرہ ریاضت	عیم تذکرہ دمانیت
بیخ فانی با صشب نفیم	غلبہ روح بر جس و عقل
جادو دانی ۶۶۶	فقیہ المثال
زبان *	مدیر روح ۶۶۷
آفتِ لسان	سیلان روح جانبِ لمبندی
نرک سخن لا یعنی	وہستی ۶۶۸

۶۴۱ قطع طلق از سبب

۶۴۲ شروء کلی

۶۴۳

علم جائز عمل ناجائز

۶۴۴ سفر

۶۴۵ برکات سفر

۶۴۶ فواید سفر

۶۴۷ سکر و صحو

۶۴۸ سماع

۶۴۹ اجتماع خیال

۶۵۰ امتزاز

۶۵۱ اہیت

۶۵۲ نغمہ بہشت

۶۵۳ سوال

۶۵۴ ترک سوال باعث حصول

۶۵۵ جنت

۶۵۶ سیر و لوک

۶۵۷ توفیق راہ

۶۵۸ دشوار سئے راہ

۶۵۹ راہ رفتن بے پیرو

۶۶۰ رفیق حقانی

۶۶۱ خموشی

۶۶۲ خوش گفتاری

۶۶۳ زبان پردہ جان

۶۶۴ شرارہ زبان

۶۶۵ شیرین سخن نغمہ صبر

۶۶۶ زکوٰۃ

۶۶۷ باعث افزونی مال

۶۶۸ محافظ مال

۶۶۹ نتائج بد عدم ادائے زکوٰۃ

۶۷۰ زہد و تقویٰ

۶۷۱ اصل کار

۶۷۲ ترک آرزو

۶۷۳ ترک دنیا

۶۷۴ زیر کی

۶۷۵ ترک زیر کی

۶۷۶ سبب و مسبب

۶۷۷ اعتقاد بر اسباب

۶۷۸ تفاوت میان اسباب

۶۷۹ خرق و قطع اسباب

۶۸۰ سبب بالائے سبب

۶۸۱ عدم شرط قاطعیت

سیرہ پاکے دل ۶۷۵

سیرہ عارف و سیرہ ناپاک ۶۷۶

ضرورت تہجد و ہی ۶۷۷

حقہ ناء ۶۷۸

مشاء ۶۷۹

اثر خصلت ثناء و چشم ۶۸۰

احوال مختلفہ ۶۸۱

سب گردن کشتہ ثناء ۶۸۲

الکاف عقیقہ ۶۸۳

وصف شاہ ۶۸۴

شکر ۶۸۵

معد و سئے شکر مطلق ۶۸۶

شرح ۶۸۷

مفاد شرع ۶۸۸

شکر ۶۸۹

فکر خدا ۶۹۰

شکر در خیر و شر ۶۹۱

شکر منعم حقیقی و منعم مجازی ۶۹۲

فوائد شکر ۶۹۳

نامتہای ۶۹۴

شہادت ۶۹۵

شرط ایمان ۶۹۶

خواہد ظاہری ۶۹۷

عدم ناقص فی ل و ف ۶۹۸

شیطان ۶۹۹

تبر از شیطان ۷۰۰

ابہائے شیطان ۷۰۱

سبب ک تہجد و تبر از شیطان ۷۰۲

عذر فریب نیکر نامہ ۷۰۳

سئے شیطان ۷۰۴

صبر ۷۰۵

احسان ۷۰۶

تائی از زبان تعجب و شکیلا ۷۰۷

تعلیم تائی ۷۰۸

بصبری ۷۰۹

ثمرہ صبر ۷۱۰

صبر شرط ایمان ۷۱۱

گریز از محنت ۷۱۲

محنت آثار ظہور رحمت ۷۱۳

صحبت ۷۱۴

اثر صحبت ۷۱۵

اخبار نعم الدار ۷۱۶

غایت بہتر از طاقت

معاونین و کارکنان

مقدمه از حضرت آیت الله العظمی

• • • • •

اندیشه عقل و قلب ...

حیرانی و طلب

صدق طلب

طالب مطلوب - ۶۹۴

٤٩٥ طبرستان

ظاہر و باطن

صورت پرستی

صورت و حقیقت ... ۴۹۴

فلو ابرو بولمن *

محسومات تابع تخیلات ۶۹۷

منكران باطن.....

" ظلم، عدل۔ ۔۔۔۔۔"

۱۰ اثر فریادِ مظلوم

مکان بنظر ۶۹۸

عارف دہلوی

بالاتر از کفر و ایمان

کاشفِ عارفان - ۲۹۹



۶۹۹.....

جز بہتر از خدا -- ۶۹۹

صلیٰ علیہ وسلم ۶۹۹

دستِ عدل ۶۹۹

عزالتِ خلوت ۶۹۹

ترکِ شہرت و مجمل ۶۹۹

ترکِ صحبت و بی خلوت ۶۹۹

خلوت از غیار نہ از آ ۶۰۰

مرتبہ عالیہ عزلت ۶۰۰

عسندم ۶۰۰

کامیاب حکم خداوندی ۶۰۰

مصلحتِ فسخ عزائم ۶۰۰

عشق ۶۰۱

آثارِ عشق ۶۰۱

امتحانِ عشق ۶۰۱

بالا ترا ز کفر و ایمان ۶۰۱

بے ادبے شاق ۶۰۱

بیغرضے عشاق ۶۰۲

بمقدارے دنیا ۶۰۲

بیگانگی از دو عالم -- ۶۰۲

پردہ دار مٹی چوہ ہزاری ۶۰۲

دردِ اکلم

حرمینِ عاشقی -- ۶۰۳

تخلی شد آمد ۶۰۳

درسِ عشق -- ۶۰۳

دوقی دید ۶۰۳

بنورے عشق -- ۶۰۳

سکر عشق ۶۰۳

شورشِ عشق -- ۶۰۳

حبیبِ عطیہا ۶۰۵

طلبِ عاشق، اثرِ کُشش

معشوق ۶۰۵

مدمِ تنابے عشق ۶۰۶

عشق لکھتے القایم -- ۶۰۶

عشقِ حقیقی ۶۰۶

عشقِ مجازی ۶۰۶

عشق و توبہ ۶۰۸

عشق و صبر ۶۰۸

عشق و صل ۶۰۸

عشق و ناموس -- ۶۰۹

علوے عشق ۶۰۹

غایتِ المرام -- ۶۰۹

فناے خودی -- ۶۰۹

۱۰۰ پایائے علم ۱۰۰

۱۰۱ سوال و جواب در توحید علم ۱۰۱

۱۰۲ عرفان ذات ۱۰۲

۱۰۳ علم الہی و علم الہی تن ۱۰۳

۱۰۴ علم تقلیدی و علم تحقیقی ۱۰۴

۱۰۵ علم کشفی ۱۰۵

۱۰۶ علم لدنی ۱۰۶

۱۰۷ فضیلت علم ۱۰۷

۱۰۸ عمر محاسبہ ۱۰۸

۱۰۹ گشتن عمر ۱۰۹

۱۱۰ عمل ۱۱۰

۱۱۱ رفیق کمد ۱۱۱

۱۱۲ سنت نیک و بد ۱۱۲

۱۱۳ طرق مختلفہ ۱۱۳

۱۱۴ محرکات اعمال نیک و بد ۱۱۴

۱۱۵ مکانات عمل ۱۱۵

۱۱۶ نقصان و خسران ۱۱۶

۱۱۷ عناصر ۱۱۷

۱۱۸ مخالف جزائے عالم ۱۱۸

۱۱۹ قیام جہان از عناصر متعددہ ۱۱۹

۱۲۰ عیب ۱۲۰

۱۰۱ مرگ عشاق، حیات ۱۰۱

۱۰۲ وسعت و سبب عشق ۱۰۲

۱۰۳ بدایت عشق ۱۰۳

۱۰۴ ہوس ۱۰۴

۱۰۵ عقل ۱۰۵

۱۰۶ احتیاج تعلیم ۱۰۶

۱۰۷ آخرینی ۱۰۷

۱۰۸ آفات عقل جزوی ۱۰۸

۱۰۹ تعادلت عقل ۱۰۹

۱۱۰ حد عقل ۱۱۰

۱۱۱ دوستی و دشمنی عاقل ۱۱۱

۱۱۲ عاقل نیم عاقل لا عاقل ۱۱۲

۱۱۳ عقل ایمانی ۱۱۳

۱۱۴ عقل جزوی از عالم بالا ۱۱۴

۱۱۵ عقل عقل ۱۱۵

۱۱۶ عقل کسبی و عقل وہبی ۱۱۶

۱۱۷ ذوق عقل و صوم و صلوة ۱۱۷

۱۱۸ کتمان عقل ۱۱۸

۱۱۹ وسعت عقل ۱۱۹

۱۲۰ علم عرفان ۱۲۰

۱۲۱ آموختن علم بنا اہلان ۱۲۱

فقر ۴۲۷

امن در فقر ۴۲۷

بالا ترا از فہم عام ۴۲۷

زمن از فقر ۴۲۷

الفقر فخری ۴۲۷

مرد گئے فقر ۴۲۸

فلسفہ فلسفی ۴۲۸

فنا و بقا ۴۲۹

صلبت خوف فنا ۴۲۹

آوردن وجود از عدم ۴۳۰

بقا در فنا ۴۳۰

تجدد ایشال ۴۳۰

تکلیف جسم خاکی ۴۳۰

فدائے جان عاریتی برائے

جان باقی ۴۳۱

فدائے بندہ پیش خدا ۴۳۱

فنا و بقا کے دویش ۴۳۱

فنا کے ہستے خود ۴۳۲

فنا کے ماضی و مستقبل ۴۳۲

ہستی و نیستی ۴۳۲

قاضی ۴۳۳

میں کی قیاسی ۴۲۲

نظر غیبی خود ۴۲۳

نایت الملم ۴۲۳

سہی برائے انجام ۴۲۳

غرضی قصدانیت ۴۲۳

عدم تیز نیک ۴۲۳

غرض ۴۲۳

قصیدہ ال ۴۲۳

قیام عالم از خود غرضی ۴۲۳

فعلت ۴۲۳

ابتلائے اہل دنیا و فکر

دنیا ۴۲۳

فعلت از حال خود ۴۲۳

فعلت سبب قیام عالم ۲۲۵

غیرت ۴۲۵

غیرت حق ۴۲۵

غیرت عقل و روح ۴۲۶

وصف غیرت ۴۲۶

فساق ۴۲۶

سوز فراق ۴۲۶

فراق ظاہری ۴۲۶

غلبۂ قرب ۴۳۸	بیگزئی قاضی ۴۳۲
وصفِ قرب ۴۳۸	عدم تاوان بر قاضی ۴۳۲
قطب ۴۳۸	فارق حق و باطل ۴۳۲
ضعف بنیۃ ضعف	قبض و بطل ۴۳۲
دع ۴۳۸	جنش صمیمین حق تعالیٰ ۴۳۲
وصفِ قطب ۴۳۸	مصلحت قبض ۴۳۲
قناعت ۴۳۹	وجہ قبض ۴۳۵
قلت از قناعت و ارتقا ۴۳۹	قرآن ۴۳۵
وصفِ قناعت ۴۳۹	پناہ بہ قرآن ۴۳۵
قول فعل ۴۴۰	خاطبت قرآن ۴۳۵
تطابق قول و فعل ۴۴۰	ظاہر و باطن ۴۳۵
گواہان ضمیر ۴۴۰	کلام خدا ۴۳۹
قیامت ۴۴۱	معارضہ کفار ۴۳۹
روزِ عرض ۴۴۱	معجزہ قرآن ۴۳۷
کبر و نخوت تو اضع ۴۴۱	معنی قرآن ۴۳۷
بدترین شہوات کبر ۴۴۱	قدیم و حادث ۴۳۷
بلندی سوجب پستی ۴۴۱	فنائے حادث پیش
بند کبر و نخوت ۴۴۱	قدیم ۴۳۷
ترک کبر و نخوت ۴۴۱	قرب ۴۳۷
تکبرِ عایل ۴۴۱	انواعِ قرب ۴۳۷
دو زخِ معبد متکبر ۴۴۲	قرب بعقل نہ طاعت کمال ۴۳۸

زہرِ کبر ۴۲۲	زہرِ کبر ۴۲۲
نگہِ اشتِ مرتب ۴۲۲	نگہِ اشتِ مرتب ۴۲۲
نظرِ برائستہ خود ۴۲۲	نظرِ برائستہ خود ۴۲۲
کریم و لیسیم ۴۲۲	کریم و لیسیم ۴۲۲
سلوکِ باکریم و لیسیم ۴۲۲	سلوکِ باکریم و لیسیم ۴۲۲
کعب ۴۲۲	کعب ۴۲۲
حضورِ اہلِ دل ۴۲۲	حضورِ اہلِ دل ۴۲۲
فضیلتِ اہلِ شہ ۴۲۳	فضیلتِ اہلِ شہ ۴۲۳
کعبہ بر شخصِ جداگانہ ۴۲۳	کعبہ بر شخصِ جداگانہ ۴۲۳
موجبِ اعزازِ کعبہ ۴۲۳	موجبِ اعزازِ کعبہ ۴۲۳
گریہ و زاری ۴۲۳	گریہ و زاری ۴۲۳
انحصارِ رحمتِ برگریہ و ۴۲۳	انحصارِ رحمتِ برگریہ و ۴۲۳
زاری ۴۲۳	زاری ۴۲۳
باعثِ گریہ و زاری ۴۲۳	باعثِ گریہ و زاری ۴۲۳
قدرِ گریہ ۴۲۳	قدرِ گریہ ۴۲۳
گریہ سببِ خندہ ۴۲۳	گریہ سببِ خندہ ۴۲۳
گریہ صدق ۴۲۵	گریہ صدق ۴۲۵
گریہ کذب ۴۲۵	گریہ کذب ۴۲۵
لاب و زاری ۴۲۵	لاب و زاری ۴۲۵
مغزنِ گریہ و خندہ ۴۲۵	مغزنِ گریہ و خندہ ۴۲۵
میلانِ گریہ و زاری ۴۲۶	میلانِ گریہ و زاری ۴۲۶
دردِ حکم ۴۲۶	دردِ حکم ۴۲۶
زہرِ بر حالِ خود ۴۲۶	زہرِ بر حالِ خود ۴۲۶
لاف و گراف ۴۲۶	لاف و گراف ۴۲۶
اقتبارِ ثباتِ برکتِ اہلِ شہ ۴۲۶	اقتبارِ ثباتِ برکتِ اہلِ شہ ۴۲۶
لفظ و معنی ۴۲۶	لفظ و معنی ۴۲۶
اعتبارِ معنی و لفظ ۴۲۶	اعتبارِ معنی و لفظ ۴۲۶
اہلِ معنی ۴۲۶	اہلِ معنی ۴۲۶
تعلو و لفظ و معنی ۴۲۶	تعلو و لفظ و معنی ۴۲۶
ماضی ۴۲۶	ماضی ۴۲۶
ترکِ حسرتِ برگشتہ ۴۲۶	ترکِ حسرتِ برگشتہ ۴۲۶
مال و دولت ۴۲۶	مال و دولت ۴۲۶
افتنا ۴۲۶	افتنا ۴۲۶
احتیاط ۴۲۸	احتیاط ۴۲۸
تدبیرِ مضرات ۴۲۸	تدبیرِ مضرات ۴۲۸
حقیقتِ زر ۴۲۸	حقیقتِ زر ۴۲۸
عیب پوشی ۴۲۸	عیب پوشی ۴۲۸
مالِ صالح ۴۲۸	مالِ صالح ۴۲۸
مالِ سیرائی ۴۲۸	مالِ سیرائی ۴۲۸
محاسبہ ۴۲۸	محاسبہ ۴۲۸
محبت ۴۲۹	محبت ۴۲۹
اثرات ۴۲۹	اثرات ۴۲۹
محو و اثبات ۴۲۹	محو و اثبات ۴۲۹

..... ۵۰

..... ۵۰

..... ۵۰

..... ۵۰

..... ۵۱

..... ۵۱

..... ۵۱

..... ۵۱

..... ۵۱

..... ۵۲

..... ۵۲

..... ۵۳

..... ۵۳

..... ۵۳

..... ۵۳

..... ۵۳

..... ۵۴

..... ۵۴

..... ۵۴

..... ۵۵

..... ۵۵

..... ۵۵

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۶

..... ۵۷

..... ۵۷

..... ۵۷

..... ۵۷

..... ۵۷

..... ۵۷

..... ۵۸

..... ۵۸

..... ۵۸

..... ۵۹

..... ۵۹

..... ۵۹

..... ۵۹

در الحکم

نجات، مهارت ۴۶۵

ظاہر و باطن .. ۴۶۵

نصیحت ۴۶۵

دیگران، نصیحت و غور و

نصیحت ۴۶۵

عیر الاثر ۴۶۶

نطق، گویائی ۴۶۶

بوشش، گفتار ۴۶۶

محاکہ انسان .. ۴۶۶

محرم ۴۶۶

ہمزبانی .. ۴۶۶

نفاق ۴۶۶

مثال نفاق ۴۶۶

نفس و ہوا، شہوت ۴۶۶

افسردگی از بے آلتی ۴۶۶

بت نفس ۴۶۶

جزو دوزخ ۴۶۶

خلاص از کفر نفس بہ امداد

پیر ۴۶۶

دشمن پنهانی ۴۶۶

زنجیر شہوت ۴۶۶

در

کمال و شہادہ ۴۵۹

فروکش و شہادہ ۴۵۹

نایت نسل ۴۶۱

مواہب ۴۶۱

عاجت باعث ہر محتاج ۴۶۱

عظایا درمی ۴۶۲

غیر تبدیل ۴۶۲

فرق در میان و بے کب ۴۶۲

مومن ۴۶۲

فراہت مومن ۴۶۲

مومن و منافق ۴۶۲

دست و دست قلب مومن ۴۶۳

وصف مومن ۴۶۳

سے ۴۶۳

آب جان ۴۶۳

بارہ روحانی ۴۶۳

بخودی ۴۶۴

فضیلت مستی روحانی ۴۶۴

لیج سے ۴۶۴

مست سے دست حق ۴۶۴

دجہ حرمت سے ۴۶۴

ساکیاہِ خدا و پرورش

نفس ۴۶۸

نیکت ہوئے نفس با اعدا

ہمراہان ۴۶۸

عدم طمانینت ۴۶۸

غلبہ نفس ۴۶۸

فرود کردن یا شہوت ۴۶۹

کشتن نفس ۴۶۹

نتائج بد ہوئے نفس ۴۷۰

نفس و ایمان ۴۷۰

نفس و شیطان ۴۷۰

نماز، صلوٰۃ ۴۷۰

صلوٰۃ عاشقان ۴۷۰

مغنیٰ ارکان نماز ۴۷۰

وجد، تواجد و جود ۴۷۲

وحی، الہام ۴۷۳

اہل الہام ۴۷۳

بالا ترازی رسائے عقل ۴۷۳

گفتار بربیل استدلال ۴۷۳

و خے دل ۴۷۳

وصف وحی ۴۷۴

وصل و فصل

..... ۴۷۴

بچوں و بچہ ۴۷۴

ریخ کار بہتر از فراقی ۴۷۴

صلائے وصل ۴۷۴

طلب وصل ۴۷۵

گوہر جان پر آفصل ۴۷۵

وصل ۴۷۵

وعدہ، عہد ۴۷۶

صادق و کاذب ۴۷۷

فسخ عہد ۴۷۶

فسخ دل از فسخ عہد ۴۷۶

منع کذب ہوئے نفس ۴۷۷

وفائے عہد ۴۷۷

ہیبت و انس ۴۷۸

اثر ہیبت ۴۷۸

اجتماع ہیبت و انس ۴۷۸

اہمیت قبول ۴۷۸

یاد و رنگان ۴۷۸

یار، دوست ۴۷۸

انصاف از طاقت یار

نیک ۴۷۸

یار نیک ۸۰

تعریف یار ۷۷۸

یقین ۷۸۰

ماقہ کے یار ۷۷۸

ظن، علم، یقین ۷۸۰

چمنی بادستان ۷۷۹

صین یقین ۷۸۰

یار یار ۷۷۹

جواب القرآن

۸۹۵ - ۷۸۳

الرعد ۸۲۸

الفاحشہ ۷۸۵

ابراہیم ۸۲۸

البقرة ۷۸۶

الحجر ۸۳۰

ال عمران ۷۹۸

التخل ۸۳۱

النساء ۸۰۴

بنی اسرائیل ۸۳۱

المائدة ۸۰۴

الکھف ۸۳۳

الانعام ۸۰۶

مریم ۸۳۶

الاعراف ۸۱۱

طہ ۸۳۶

الانفال ۸۱۸

الانبیاء ۸۳۷

التوبة ۸۲۱

الحج ۷۳۸

یونس ۸۲۳

المؤمنون ۸۳۹

هود ۸۲۳

النور ۸۴۰

یوسف ۸۲۵

ق	٨٩٤	الفرقان	٨٩٢
الذريات	٨٩٨	الشعراء	٨٩٢
الطور	٨٤٠	النمل	٨٩٢
الحج	٨٩٢	الفصص	٨٩٥
القمر	٨٨٢	العنكبوت	٨٩٤
الرحمن	٨٩٢	الرؤم	٨٩٤
الواقعه	٨٤٢	الم السجده	٨٩٤
الحديد	٨٤٥	الاحزاب	٨٩٨
المجادله	٨٩٢	النبا	٨٥٠
الحشر	٨٤٩	فاطر	٨٥١
الصاف	٨٤٤	يسين	٨٥٣
الجمعه	٨٩٢	الصفه	٨٥٤
التغابن	٨٤٨	ص	٨٥٨
التحریم	٨٩٢	الزمر	٨٥٩
الملك	٨٩٢	المومن	٨٩٠
الفلم	٨٨٠	حم السجده	٨٩٢
الحاقه	٨٨١	الشورى	٨٩١
المعارج	٨٩٢	الجاثيه	٨٩٢
نوح	٨٨٢	محمد	٨٩٢
المزمل	٨٩٢	الفتح	٨٩٣
المدثر	٨٨٣	الحجرات	٨٩٤

٨٨٩	الثمن	٨٨٣	القيم
٨٩٠	العلق	٨٨٤	الذهر
•	الززال	•	المشياء
٨٩١	القارعة	٨٨٥	عيسى
٨٩٢	العصر	"	التكوير
"	الفيل	٨٨٦	الانشقاق
"	الكوثر	"	الطاريق
٨٩٣	الكافور	٨٨٧	الفجر
"	النصر	٨٨٨	البلد
"	الذهب	"	الشمس
٨٩٤	الاخلاص	"	الليل
"	القلق	٨٨٩	الضحي

لالي شين

٨٩٤-٩٣٥

٩١٥	حرف اللال	٨٩٩	حرف اللال
٩١٦	حرف الزاء	٩١٠	حرف التاء
٩١٧	حرف السين		حرف الجيم
٩١٨	حرف الشين	٩١٣	حرف الحاء
"	حرف الصاد	٩١٤	حرف الخاء

حرف اللام ۹۲۲

حرف المیم ۹۲۳

حرف النون ۹۲۴

حرف الواو ۹۲۵

حرف الیاء ۹۲۶

حرف الطاء ۹۱۹

حرف العین ۹۲۰

حرف الفاء ۹۲۱

حرف القاف ۹۲۲

حرف الکاف ۹۲۳

مرجانیۃ المید

۹۲۳-۹۲۴

سید برهان الدینؒ محقق ترمذی ۹۳۹

حضرت شمس الدین قمبریزی ۹۴۰

شیخ صلاح الدین زرکوب ۹۴۱

علیمی حسام الدینؒ ابن اخی ترک ۹۴۲

مرآۃ المشوقی

این خیال سنے کہ دایم اولیات
عکس ہر دیان بتائے ضد است

یونانی قصص

اسے برادرِ قصہ چون بیانہست

معنی آند و سے بیان بیانہست

دانہ معنی گیسر و مرد عقل

نگرد بیانہ را گر گشت نقل

د قراول

دین کتاب مستطاب معنون

د قراول بود از شوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بشنواز نے چون حکایت می کند	انر جدا ایٹھا شکایت می کند
کز نیستان تا مرا ببردہ اند	از بغیر مرد وزن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فرقا	تا گویم شرح در باشتیاق
ہر کہے کو دورا نڈاز اصل خویش	باز جوید ز گار وصل خویش
من بہر جمعیتے نالان شدم	جفت بد حالان و خوشحالان شدم
ہر کہے از ظن خود شد یار من	از درون من نجست اسرار من
سیر من از نالہ من دور نیست	لیک چشم و گوشہ ان نور نیست
تن ز جان و جان تن مستور نیست	لیک کس را دید جان دستور نیست
آتش استاین با نگاہی نیست باد	ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
آتش عشق است کاندہ رنے قتاد	جوشش عشق است کاندہ رنے قتاد
نے خریف ہر کہ انرا بارے برید	پردہ ایش پردہاے مادرید
ہمچو نے زہرے و تریاقے کہ دے	ہمچو نے دمساز و مشتاقے کہ دید
سے حدیث راہ پر خون می کند	قصہاے عشق مجنون می کند
(دو دان داریم گویا، مچو نے	یک دان نہانت در بہائے محے)

ایک دمان تالان شدہ سوئے شام
 ایک داند ہر کہ اور امنظر است
 (دردمہ این ناسے از دہائے اوت
 عمرہ این ہوش جز بیہوش نیست
 (گر نبودے نالہ نے ر اثر
 در غم ما روزہا بیگاہ شد
 روزہا گرفت گورد، بالونیت
 ہر کہ جز ما ہی ز ایش سیر شد
 در نیابد حال پختہ ہیچ خام
 (بادہ در جوش گداسے جوش است
 (بادہ از ماست شدنے مازو
 (بر سماع راست ہر تن چیریت
 بند گیل، باش آزاد، اسے پسر
 گر بریزی بحر را در کوزہ
 کوزہ چشم سر یصان پر نہ شد
 ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد
 شاد باش اسے عشق خوش بودا
 اسے دوائے نخوت و ناموس
 جیم خاک از عشق بر افلاک شد
 عشق جان طور آمد عاشقا
 (سیر بہان است اندر زیر ویم
 اسے و ہوئے در فکندہ در سا
 کاین فغان این کرم زان سر است
 اسے و ہوئے روح از پہلو است
 مر نہ بان رامشتری جز گوش نیست
 نے جہان را پھر نہ کردے از شر
 روزہا با سوز ما ہمراہ شد
 تو ہمان اسے انکہ چونتو پالونیت
 ہر کہ بے روزیت روزش میر شد
 پس سخن کوتاہ باید والسلام
 چرخ در گردش اسیر ہوش ماست
 قالب از ماست شدنے مازو
 طعمہ ہر مرے فکے انجیریت
 چند باشی بندیم و بند زر
 چند گنجد، قسمت یک روزہ
 تا صدف قلع نشد پر در نہ شد
 اوز حرص و عیب کلی پاک شد
 اسے طیب جملہ علتہائے ما
 اسے تو افلاطون و جالینوس
 کوہ در رقص آمد و چالاک شد
 طورست خستہ موستے ضعیفا
 فاش اگر گویم جہان بر ہم زخم

اسب دسا از خود گر جنتے ہجو نے من گشتنہا گنتے
 ہر کہ داد از ہمزبانے شد جدا بینوا شد اگرچہ دارد معدودا
 چونکہ گل رفت و گلستان در گذشت نشوئی زبان پس ز بلبل سر گذشت
 (چونکہ گل رفت و گلستان شد خواب ہوئے گل ہوا از کہ جویم از گلاب)
 بجز معشوق است و عاشق پردہ زندہ معشوق است و عاشق مردہ
 چون نباشد عشق را پر و اسے او او چو مرغی ماتمبے پڑ و اسے او
 (پر و بال مالکند عشق دوست موکشانش میکشد تا کوئے دوست)
 من چه گوئے ہوش و ارم پیش و پس چون نباشد نور یارم پیش و پس
 (نور او درین دیر و تحت فوق بر سر برگردنم ہنس و طوق)
 عشق خواہد کاین سخن بیرون بود آئینہ غماز نبود چون بود
 آئینہ ذات دانی، چرا غماز نیست زاکہ ز نگار از رخسار متا ز نیست
 (آئینہ کز رنگ و آرایش جد است پر شعاع نور خورشید خداست)
 (رو تو ز نگار از رخ او پاک کن بعد از ان آن نور را ادراک کن)
 (این حقیقت را شنو از گوش دل تا برون آئی بکلی ز آب و گل)
 (ہم اگر داریم جان را رہ و ہید بعد از ان از شوق پا در رہ نہید)

بادشاہ و کنیزک

بشنوید اسے دوستان این داستان خود حقیقت نقد حال است آن
 نقد حال خویش را اگر پے بریم ہم زد دنیا، ہم ز بختے، بر خوریم

بود شاه در زمانه پیش ازین

اتفاقاً شاه روزی شد سوار

بهر صید میشد او در کوه و دشت

یک کینزک دیدش در شاهراه

مرغ جانش در قفس چون می طپید

چون خرید او را و بر خوردار شد

شده طیبیان جمع کرد از چپ و راست

جان من سهل است و جان جانم اوست

هر که درمان کرد مرحبان مرا

جمله گفتندش که جان بازی کنیم

هر یک از ما سیح عالمیت

گر خدا خواهد نگفتند از بطر

هر چه کردند از علاج و از دوا

آن کینزک از مرض چون بوسه شد

از قضا سرنگبین صفرافسزود

از بلیله قبض شد اطلاق رفت

سته دل شد فزون خواب کم

شربت داد و به واسباب بود

شده چون عجز آن طیبیان را بدید

رفت در مسجد سوسه محراب شد

چون بخویش آمد ز غرقاب فنا

ملک دنیا پوشش و هم ملک دین

با خواص خویش از بهر شکار

ناگهان در دام عشق او صید گشت

شد غلام آن کینزک جان شاه

داد مال و آن کینزک را خرید

آن کینزک از قضا بیمار شد

گفت جان هر دو در دست سلامت

در دمنده خسته ام در مانم اوست

برو گنج دُر و مرحبان مرا

فهم گرد آریم و انبازی کنیم

هر اهل را در کعبه ما مهیت

پس خدا بنمود شان عجز بشر

گشت رنج آنسزدن حاجت ادا

چشم شاه از اشک خون چو بوسه شد

روغن بادام خشکی می نمود

آب آتش را مدد شد همچون نفت

سوزش چشم و دل پر درد و غم

از طیبیان ریخت یکبار آب رو

پا برهنه جانب مسجد دوید

سجده گاه از اشک شسته پر آب شد

خوش زبان کبشاد در مدح و ثنا

کے کیند بخشست ملک جهان
 طالب ما و این طبع میان سر بر
 اسے ہمیشہ حاجت مارا پناہ
 یک گفتی اگر چه سید نام سرت
 چون بر آورد از میان جان خروش
 در میان گر یہ خواہش در بود
 گفت اسے شہ فرودہ حاجت روست
 چونکہ آید او حکیم حاذق است
 در علاجش سحر مطلق رہین
 خفتہ بود این خواب دید آگاہ شد
 چون رسید آن عہدہ گاہ و روز شد
 بود اندر منظرہ شہ منظر
 دید شخصے کالے پر مایہ
 میرسد از دور نہاند ہلال
 آن ولے حق چو پیدا شد ز دور
 شہ بجائے حاجبان در پیش رفت
 ضیف غیبی را چو استقبال کرد
 ہر دو بحسبہ آشنا آموختہ
 آن یکے لب تشنہ وان دیگر چو آب
 گفت معشوقم تو بودستی نہ آن
 اسے مرا تو مصطفیٰ من چو عمر

من چه گویم چو تو سیدانی بہان
 پیش لطف عام تو باشد ہر
 بار دیگر ما غلط کردیم راہ
 زود ہم پید کنش بر ظاہرت
 اندر آمد بحسبہ بخشایش بخوش
 دید در خواب او کہ پیرے رونو
 گر غریبے آیدت فردا زماست
 صدا قش دان کو امین و صادق است
 در مزاجش قدرت حق را بین
 گشتہ ملوک کینزک شاہ شد
 آفتاب از شرق اختر سوز شد
 تا بہ بسند آچہ نہ بود نہ سر
 ہفتابے در میان سایہ
 نیست بود و ہست بر شکل خیال
 از سراپایش ہی میرنخت نور
 پیش آن ہمان غیب خواہش رفت
 چو شکر گونی کہ پیوست او بہ درد
 ہر دو جان بے دوختن برداختہ
 آن یکے محمور و آن دیگر شراب
 یک کار از کار خیزد در جان
 از بر اسے خدمت بندم مگر

شاد بود و یک لب درویش رفت
 دست بکشاد و کنارانش گرفت
 دست و پیشانیش بوسیدن گرفت
 پس پرسان میکشیدش تا بصد
 صبر تلخ آمد و لیکن عاقبت
 چون گذشت آن مجلس و خوان کرم
 قصه رنجور و رنجوری بخواند
 رنگ روئے و نبض قاروره بید
 گفت هر دار و که ایشان کرده اند
 دیدن کشف شد بروی نهفت
 رنجش از صفرا و از سودا نبود
 دید از زاریش کو زار دل است
 چون حکیم از این سخن آگاه شد
 گفت اے شه خلوت کن خانه را
 کس ندارد گوشش در دلیز ما
 خانه خالی کرد شاه و شد برون
 خانه خالی کرد و یک دیار نه
 نرم زمک گفت شهر تو کجاست
 اندران شهر از قرابت کیت
 دست بر نبض نهاد و یک بیک
 ندان کنیزک بر طریق راستان
 شاه بود و یک لب درویش رفت
 همچو عشق اندر دل و جانش گرفت
 وز مقام و راه پرسیدن گرفت
 گفت گنج نیستم اما بصبر
 سیوه شیرین دهد پر نهفت
 دست او گرفت و برد اندر حرم
 بعد ازان در پیش رنجورش نشاند
 هم علامات و هم اسبابش شنید
 آن عمارت نیست ویران کرده اند
 یک پنهان کرد و با سلطان گفت
 بوسه هر میزیم پدید آید ز دود
 تن خوش است و او گرفتار دل است
 وز درون هلاستان شاه شد
 دور کن هم خویش و هم بیگانه را
 تا برسم از کنیزک چیز ما
 تا بخواند بر کنیزک اوفون
 جز طیب و حسن زبان بیار نه
 که علاج اهل هر شهره جد است
 خویشی و دوستی با صیت
 بازی پرسید از جوهر فلک
 بازی پرسید حال و داستان

جسکیم او راز با میگفت ناکش
سوسے قصه گفتش میدخت گوش
تا که نبض از نام که گردد جهان
دوستان شهر خود را بر شمرد
گفت چون بیرون شدی از شهر خویش
نام شهرے گفت و زان هم در گذشت
خواجه جان و شهر با یک یک
شهر شهر و خانه خانه قصه کرد
نبض او بر حال خود بد بے گزند
آه سر دے بر کشید آن ماهر دے
گفت باز رگام آخبا آورید
در بر خود داشت شاه و فروخت
نبض حبت و روئے سرخ زرد شد
چون ز رنجور آن حکیم این راز یافت
گفت کوسے او کدام است و گذر
گفت آنگه آن حکیم با صواب
چون که دانستم که رنجت چیست زود
بان و بان این راز را با کس گوئے
آن حکیم هر بان چون راز یافت
بعد از آن برخاست و عزم شاه کرد
شاه گفت اکنون بگو تا میر چیت

از مقام و خواجه جان و شهر پش
سوسے نبض و جانش میدخت گوش
او بود مقصود جانش در جهان
بعد از آن شهر و راز نام برد
در کدام شهر بودستی تو پیش
زنگ رو و نبض او دیگر نگشت
باز گفت از جائے و زان نکت
نے رگش جنید و سنے رنج گشت زرد
تا پر سید از سمرقند چو قند
آب از چشمش روان شد همچو جوے
خواجه زارگر در آن شهرم خرید
چون گفت این ز آتش غم بر فروخت
کز سمرقندے زارگر فروشد
اصل آن در دو بلا را باز یافت
او سهریل گفت و کوسے غاقر
آن کینزک را که رستی از عذاب
در علاجت سحر با خواهم نمود
گرچه شاه از تو کند بس جتوئے
صورت رنج کینزک باز یافت
شاه رازان شسته آگاه کرد
در چنین غم موجب تا خیر چیست

گفت: تیرے سہراں بود کان مرد را
قاصدے بفرست کاخبارش کند
مرد زرگر را بخوان زان شہر دور
تا شود محبوب تو خوشدل بدو
چون ببیند سیم و زر آن مینوا
چونکہ سلطان از حکیم آزا شنید
گفت: فرمان ترانہ کنیم
پس فرستاد آن طرف یکد رسول
تا سمرقند آمد آن دو امیر
کامے لطیف استاد کامل معرفت
ہم فلان شہ از برائے زرگری
اینک این خلعت بگیر و زر و سیم
مرد مال و خلعت بسیار دید
اندر آمد شادمان در راہ مرد
ہم تازی برشت و شاد تاخت
چون رسید از راہ آن مرد غریب
پیش شاہنشاہ بدشش خوش بناز
شاہ دید اورا و بس تعظیم کرد
پس فرمودش کہ بر سازد زر
ہم ز انواع ادانی بیحد
زر گرفت آن مرد و شد مشغول کار

حاضر آریم از سہراں این درو را
طالب این فضل و ایثارش کند
باز و خلعت بدو اورا غرور
گرد آسان این ہمہ مشکل بدو
بہر زر گردد ز خان دمان جدا
پسند اورا از دل از جان گیرد
ہرچہ گوئی آنچنان کن آن کنیم
حاذقان و کالیان و بس عدول
پیش آن زرگر شاہنشہ بشیر
فانش اندر شہر ما از تو صفت
اختیارت کرد زیر اجہتری
چون بیالی خاص باشی و ندیم
غزہ شد از شہر و نہ ندان برید
بہر کان شاہ قصد جانش کرد
خونہائے خوش را خلعت شناخت
اندر آوردش پیش شاہ طیب
تا بسوزد بر سہر شمع طراز
مخزن زر را بدو تسلیم کرد
از سوار و طوق و خلخال و کمر
کا نچنان در بزم شاہنشہ سوز
بہر از حالت این کارزار

پس گلشن گفت: کاسے سلطان مر
 آن کینزک در وصالش بخش شود
 آن کینزک را باین خوبه
 شد بدو بخشید آن مهر و سئے را
 آب و صلتش دفع این آتش شود
 مدت شش ماه میسر اندکام
 جنت کرد آن هر دو صحبت جوئے را
 بعد از آن از بهرا و شربت باغت
 تا به صحت آمد آن خست تمام
 چون ز رنجوری جمال او نماند
 تا بخورد و پیش خست میگرفت
 چونکه زشت و ناخوش و رخ زرد شد
 جان خست در و بال او نماند
 خون او دید از چشم چون جوئے او
 اندک اندک در دل او سرد شد
 چونکه زگر از مرض بد حال شد
 دشمن جان و سئے آمد روئے او
 گفت من آن آهوم کز تاف من
 در گذارش شخص او چون مال شد
 آنکه کشتم پیئے مادون من
 ریخت آن صیاد خون صاف من
 بر من است امروز و فردا بریت
 می نداند که نرسد خون من
 این گفت و رفت در دم زیر خاک
 خون چون من کس چنین ضائع کفیت
 زانکه عشق مردگان پابنده نیست
 عشق زنده در روان و در بصر
 عشق آن زنده گزین کو باقیمت
 عشق آن بگزین که جمله نبیایا
 تو گو، مارا بدان شه بار نیست
 کشتن آن مرد بدوست حکیم
 آنکه شش از برائے طبع شاه
 شاه آن خون از پیئے شهوت نکود
 بر کریمان کار ما دشوار نیست
 آنکه امید بود و نئے نیم
 تو را کن بدگما سئے و نبرد
 آنکه امید بود و نئے نیم
 آنکه امید بود و نئے نیم
 آنکه امید بود و نئے نیم

تو گمان کردی که کرد آلودگی
در صفا عیش کے بلد پاودگی
گذر از ظن خطا، اسے بگمان
ان بعض الظن اغم، را بخوان
پاک بود از شهوت و حرص و هوا
نیک کرد اولیکٹ نیک بدنا
گر بُدے خون مسلمان کام او
کافر مگر بر دے من نام او
شاه بود و شاه بس آگاه بود
خاصہ بود و خاصہ اللہ بود
تو قیاس از خویش میگیری و یک
دور دور هست او، بگر تو نیک
پیشتر آتا بگویم قصہ
یو کہ یابی از بی نام حصہ

۲

قیاس کن دن طوطے صاحب دلق را پوچھو خود

بود بقائے مراد را طوطے
خوش نوا و سبز و گویا طوطے
بر دکان بودے نگهبان دکان
نکتہ گفتے با ہمہ سوداگران
در خطاب آدمی، ناطق بدے
در نوازے طوطیان، حاذق بیے
خواجہ وزے سوے خانہ رفتہ بود
بر دکان طوطی نگهبانی نمود
گر بہ رحبت ناگہ از دکان
جست از صدر دکان، سوے گنجیت
از سوے خانہ بیامد خواجہ اش
دید پر روغن دکان جامہ چرب
روز کے چندے سخن کوتاہ کرد
ریش بر میکند و میگفت، اسے دینغ
بہر مویشے، طوطیک از بیم جان
شیشہائے روغن، باوام سخت
بر دکان بنشست فارغ شاد خویش
بر سرش زد گشت طوطی کل ز ضرب
مرد بقال از ند است آہ کرد
کافقاب دولتم شد زیر میغ

دست من بکستہ ہوئے آن زمان
چون ز دم من بر سر آن خویش زبان
چہ سبب میداد ہر درویش را
تا بیا بد لطف مرغ خویش را
بہد سہ روز و سہ شب چہران و زار
بر دکان بنشستہ بد نو میدوار
با ہزاران غمتہ و غم گشتہ جنت
کاسے عجب این مرغ کے آید گفت
ناگہانے جو سے تھے میگذشت
باسہریمو بسان طاس و طشت
طوطی اندر گفت آمد در زمان
کز چہ ، اے کل با کلان تہمتی
بانگ بر درویش زد چون قتلان
ارقیاش خندہ آمد خلق را
تو مگر از شیشہ روغن ریختی
کار پاکان را قیاس از خود گیر
کوچو خود پنداشت صاحبی را
جلہ عالم زین سبب گمراہ شد
گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر
کم کے ز ابدال حق آگاہ شد



تفرقہ اندختن و زیر شاہِ جہودان در میان نصرائیان مکر جہ

بود شاہی در جہودان ظلم ساز
دشمن عیسائی و نصرائی گداز
شاہ از حق جہودانہ چنان
عہد عیسائی بود و نوبت آن او
گشت احوال کرد در را خدا
جان موسیٰ او و موسیٰ جان او
شاہ از حول کرد در را خدا
کہ پناہم دین موسیٰ را و پشت
کو بر آب از مکر برستے گرہ
دین خود را از ملک پنهان کنند
گفت ترسایان پناہ جان کنند

با ملک گفت: اے شہ اسرار جو
 کم کش ایشان را که کشتن سود نیست
 ستر پنهان است اندر صد خلاف
 شاه گفتش پس بگو تدبیر چیست
 تا نماند در جهان نصراست
 گفت: اے شہ گوش و دستم را بر
 بعد از آن در زیر دار آور مرا
 بر منادی گاہ کن این کار تو
 انگیم از خود بران تاشہر دور
 پس بگویم، من پس نصرا نیم
 شاه واقف گشت از ایمان من
 خواستم تا دین ز شہ پنهان کنم
 شاه بوسے برد از اسرار من
 گر نبودے جان عیسے چارہ ام
 بہر عیسے جان سپارم سہم
 جان در نعم نیست از عیسے و لیک
 حیف می آید مرا کان دین پاک
 شکر یزدان را و عیسے را کہ ما
 چون شمارندم امین و مقتدا
 چون شوند آن قوم از من دین پر
 در میان شان فتنہ و شور انگم

۱۳

کم کش ایشان را و دست از خون بٹو
 دین ندارد بوسے مشک و عودیت
 ظاہرش باکت و باطن برخلاف
 چارہ این مکر و این تزویر چیست
 نے ہویدا دین نے پنهانے
 بینیم بشکاف و لب از حکم مر
 تا بخوابد یک شفاعتگر مرا
 بر سہر اسے کہ باشد چار سو
 تا ورنہ لازم در ایشان صد فتور
 اے خداے راز دان میدانیم
 وز تعصب کرد قصد جان من
 آنچه دین اوست، ظاہر آن کنم
 متہم شد پیش شہ گفتار من
 او جو دانہ بکردے پارہ ام
 صد ہزاران منتش بر جان ہم
 واقفم بر علم دینش نیک نیک
 در میان جاہلان گرد و ہلاک
 گشتہ ایم این دین حق را رہنما
 سر نہندم جملہ جویند اہتدا
 کار ایشان سربسزوریدہ گیر
 کا ہر من حیران بماند و رفتم

از حیل بستم ایشان را همه
تا بدست خویش خون خوشتن
چون وزیر این مکر را بر شمر
کرد باد و شاه آن کارے گفت
کرد و سوایش میان بخت
راند او را جانب نصرانیان
چون چنان دیدند ترسایش ز او
صد هزاران مرد و ترسا سوئے او
او بیان میکرد با ایشان براز
او بیان میکرد با ایشان فصیح
او بظاهر و اعطاء حکام بود
دل بد و داند ترسایان تمام
در ورون سینه مهرش کاشتند
ناصح دین گشته آن کافرو زیر
بر که صاحب ذوق بود از گفت و
گفتها میگفت او آیه سخنة
بان مشومغور و زان گفت نکو
هر که جز آگاه و صاحب ذوق بود
مدت شش سال در بجران شاه
دین و دل را کل بد و بپر خلق
در میان شاه و او پیغامها

و اندیشانش فکرم صد و صد
بر زمین ریزند کوه شد بخت
از دیش اندیشه را کلی برد
خلق حیلان ماند زان بخت
تا که واقف شد ز حالش و زن
کرد در دعوت شروع او بعد از آن
میشدند اندر غم او شکبار
اندک اندک جمع شد در کوئے او
بسر انگلیون و زمار و نواز
و ائماز اقوال و اعمال مسیح
لیک در باطن صغیر و دام بود
خود چه باشد قوت تعلید عام
نائب عیشش می پنداشتند
کرده او از مکر در لوزینه میر
لذت می دید و تلخی جنت او
در جلاب قند زهرے ریخته
زانکه باشد صد بدی در زیر او
گفت او در گردن او طوق بود
شد وزیر تباع عیسی را پناه
پیش امر و نهی او می مرد خلق
شاه را پنهان بد و آراها

آخر الامرا از برائے آن مراد
پیش او بنوشت شہ کا سے مقبل
و انتظارم دیدہ و دل بر بہت
گفت اینک اندران کارم شہا
قوم عیسیٰ را بد اندر دار و گیر
ہر فریقے مرا میرے رابع
ین وہ و آن دو امیر قوم شان
استاد جملہ برگشتار او
پیش او در وقت وساعت ہر امیر
چون زبان کرد آن جہودک جملہ را
ساخت طومار سے بنام ہر یکے
حکمائے ہر یکے نو سے دگر
در یکے راہ ریاضت را وجوع
در یکے گفتہ ریاضت سو نیت
در یکے گفتہ کہ جوع وجود تو
جز توکل جسز کہ تسلیم تام
در یکے گفتہ کہ واجب خدمت است
در یکے گفتہ کہ امر و نہی است
تا کہ عجز خود بہ بسیم اندران
در یکے گفتہ کہ عجز خود بسیم
قدرت خود میں کہ این قدرت از دست

۱۶

تا دہ چون خاک ایشان اباد
وقت آمد زود فارغ کن و لم
زین غم آزاد کن گر وقت بہت
کا فکرم در دین عیسیٰ منتہا
حاکمان شان وہ امیر و وزیر
بندہ گشتہ میر خود را از طبع
گشتہ بندہ آن وزیر بد نشان
قتل دے جملہ بر رفتار او
جان بدادے گر بدو گفتے کہ میر
منتہا نکشت از کرد و ما
نقش ہر طومار دگر مسکے
ین خلاف آن زبان تابہر
رکن توبہ کردہ و شرط رجوع
اندرین رہ مخلصی جز جو نیت
شرک باشد از تو بامعبود تو
در غم و راحت ہمہ مکر است و دم
ورنہ اندیشہ تو کل تہمت است
بہر کردن نیت شرح عجز است
قدرت حق را بدانیم آن زمان
کفر نعمت کردن است آن عجز میں
قدرت خود نعمت و دان کہ بہت

در سیک گفته کرین دو در گذر
در سیک گفته که عجز و قدرت
از هوای خوش در هر سقته
در سیک گفته کنش این شمع را
از نظر چون بگذرے و از خیال
در سیک گفته بخش با کے مدار
در سیک گفته که آپجست ادا حق
بر آسان کرد و خوش آنرا بگر
در سیک گفته که این جمله بکیت
در سیک گفته که صد یک چون بود
زین نمط زین نوع ده طومار و دو
او زیر گئے عیئے بودند اشت
چون وزیر ماکر و بد اعتقاد
مکر دیگر آن وزیر از خود بیت
در میدان در فکند از شوق سوز
خلق دیوانه شدند از شوق او
لابه و زاری میسر کردند و او
گفت، جانم از محبان دوریت
آن میسران در شفاعت آمند
گفت، ماناے سحرگان گفتگو
پنه اند گوشت حق دون کسبید

بیت بود هر چه بکنجد در نظر
بگذرد و ز هر چه اندر فکرت
گشته هر قوس اسیر نلت
کاین نظر چون شمع آید جمع را
گشته با ششی نیم شب شمع وصال
تا عوض بسنی یکے را صد هزار
بر تو شیرین کرد و در ایجاد حق
خوشتن را در میغلن در زیر
هر که ادد و بسند حول مرکبیت
اینکه اندیشد مگر مجنون بود
برداشت آن دین عیئے راعد
وز مزاج ختم عیئے خنداشت
دین عیئے را بدل کرد از فساد
و عطر را بگذاشت، در خلوت نشست
بود در خلوت چهل بنجاه روز
از سراق حال و قال و ذوق او
از ریاضت گشته در خلوت و تو
لیک بیرون آمدن دستور نیست
وان مریدان در ضراعت آمند
و عطر و گفتار زبان و گوش جو
بند حس از چشم خود بیرون کسبید

پنہ آن گوش سہ گوش ہرست

بے جس بے گوش و بیفکرت شوید

جلہ گفتند، اے حکیم خسرو جو

ما سیرانیم تاکہ زین فریب

چون پذیرفتی تو مارا زابتدا

ضعف و عجز و فقر مادانستہ

اللہ اللہ یک نظر بر ما فکن

گفت جہتہائے خود کو تہ کنید

گر مہینم، متہم نبودمین

گر کمال، با کمال انکار چیت

من نخواہم شد ازین خلوت نین

جلہ گفتند، اے وزیر انکار نیست

شک دیدہ است از فراق تو دوان

طفل بادایہ نہ استیزد و لیک

آن وزیر از اندرون آواز داد

کہ مرا عیسیٰ چنین پیغام کرد

روے بردیوار کن، تنہا نشین

بعد ازین دستورے گفتار نیست

الوداع، اے دوستان، من مددہ ام

تا بزیر چرخ ناری چون حطب

پہلوئے عیسیٰ نشینم بعد ازین

۱۹

۲۰

تاگرد این کرآن باطن کراست

تا خطاب ارجی را بشنوید

این فریب و این جفا با ما گو

بیدل و جانیم تاکہ زین عیب

مرحت کن، ہمچنین تا انتہا

در دمارا، ہم دوا دانستہ

لا تقنطنا فسد طال الحزن

پند را در جان و در دل رہ کنید

گر گویم آسمان را من زمین

در نیم، این زحمت و آزار چیت

زانکہ مشغولم باحوال و ردن

گفت ما چون گفتہ اغیار نیست

آہ آہ است از میان جان روان

گرید او گرچہ نہ بداند نہ نیک

کایے مریدان از من این معلوم باد

کز ہمہ یاران و خویشان باش فرد

و زوجہ خویش ہم خلوت گزین

بعد ازین با گفتگویم کار نیست

رخت بر چارم فلک بر بردہ ام

می نسوزم در عینا و در عطب

بر سر از آسمان چارمین

داکھا نے ہر امیر سے راجواند
 گفت ہر ایک را بدین عیسوی
 وان ہمیشہ ان دگر اتباع تو
 ہر ایک کو کشد گردن بگر
 لیکن تاسن زندہ ام این را گو
 ہر امیر سے رچنین گفت او جدا
 ہر یکے را کرد اندر سر عزیز
 ہر یکے را او یکے طومار داد
 جسملگی طومار ما بہ مختلف
 بعد ازان چل روز دیگر در بیت
 چونکہ خلق از مرگ او آگاہ شد
 جلد از درم فراتش در فغان
 بعد ماہے خلق گفتند اے بہان
 تا بجائے او شناسیمش امام
 ہم ہمہ بر خستیاں او ہم ہم
 یکا میرے زان امیران پیش رفت
 گفت اپنک نائبان مردمن
 اینک این طومار بران من است
 آن ایسہ دیگر آمد از کمین
 از بغل او نیسہ طومار سے نمود
 آن امیران دگر یکیک قطار

یک بہ یک تنہا ہر یک حرف را
 نائب حق و خلیفہ من توئی
 کرد سیئے جملہ را اسشیاع تو
 یا کبش یا خود ہمہ سداش امیر
 تا نمیسرم این ریاست را مجو
 نیست نائب جز تو در دین خدا
 ہر چہ آزا گفت ایسہ را گفت نیز
 ہر یکے ضمد دگر بد المراد
 ہر چہ فکل حسد تھا با تا الف
 خویش را کشت از وجود خود رست
 بر سر گورش قیامتگاہ شد
 ہم شہان و ہم کہان ہم بہان
 از امیران کیت بر جایں نشان
 تاکہ کار ما از و گرد و تمام
 دست برد امان و دست او ز نیم
 پیش آن قوم و فاندیش رفت
 نائب سیئے منم اندر من
 کاین نیابت بعد از آن من است
 دعوائے او در خلافت بدہین
 تا بر آمد ہر دو را خشم و جود
 بر کشیدہ تیغہائے آبدار

ہریکے راتیں و طو مارے دست
 ہر میرے دشت خیل بیکران
 صد ہزاران مرد ترساکشتہ شد
 خون وان شد، پچوئل از چپ است
 تنہاے قنہا کو کشتہ بود
 بود در انجیل نام مصطفیٰ
 بود ذکر حلیہا و شکل او
 طائفہ نصرانیان بہر صواب
 بوسہ دادند سے بران نام شریف
 اندین فتنہ کہ گفتم آن گروہ
 امین از شہر امیران و وزیر
 نسل ایشان نیز ہم بیار شد
 وان گروہ دیگر از نصرت انیان
 مستہان و خوار گشتند از فتن
 مستہان و خوار گشتند آن فریق
 ہم مختلط دین شان و حکم شان
 نام احمد این چنین یاری کنند

۲۲

نام احمد چون حصارے شد حصین

تاچہ باشد ذات آن روح الامیں

در آتش افکندن بادشاہ نصرانیان

۲۲

بعد ازین خوزیر در مان تا پذیر
 یک شب دیگر زسل آن جود
 آن جود و سگ بین چہ رائے کرد
 کا کہ این بت را سجد آورد بربست
 چون سزائے آن بت نفس انداد
 یک ز نے با طفل آورد آن جود
 گفت اے زن پیش این بت بجد کن
 بود آن زن پاک دین و مومنہ
 طفل از دستہ در آتش در فکند
 خواست تا او سجدہ آورد پیش بت
 اندر آناور کہ من اینجا خوشم
 اندر آناور کہ اقبال آمدہ است
 قدرت آن سگ بدیدی اندر آ
 من ز رحمت می کشایم پائے تو
 اندر آ و دیگران را ہم بخوان
 اندر آئید اے ہمہ پروانہ و
 اندر آئید اے مسلمانان ہمہ
 مادرش اندخت خود را اندر و
 کا اندر افتاد از بلائے آن وزیر
 در ہلاک قوم عیسائی رو نمود
 پہلوئے آتش بتے بر پائے کرد
 در نیارو، در دل آتش نشست
 از بت نفس سبتے دیگر بزد
 پیش آن بت و آتش اندر شعلہ بود
 ورنہ در آتش بسوزی بے سخن
 سجدہ آن بت نکرد آن موقعہ
 زن تبر سید و دل از ایمان بکند
 ہامک ز دآن طفل کا تھی لمہ مت
 گرچہ در صورت میان آتشم
 اندر آناور مدہ دولت ز دست
 تا بہیسی قدرت فضل خدا
 کہ طرب خود نیستم پروائے تو
 کا اندر آتش شاہ نہاد دست فغان
 اندر این آتش کہ دارد صدمہا
 غیر عذاب دین عذاب است آن ہمہ
 دست او گرفت طفل ہر جہ

۲۳

۲۴

اندر آمد مادر آن طفل حسد
 اندر آتش گوئے دولت را برو
 مادرش ہم زبان نطق گفت گرفت
 در وصف لطف حق سخن گرفت
 بانگ میزد در میان آن گروه
 پر ہی شد جان خلاقان از شکوہ
 نعرہ میزد خلق را کاسے مردمان
 اندر آتش بنگریہ این بوستان
 خلق خود را بعد از ان بخوشتن
 تا چنان شد کان عوامان خلق را
 میفکند اندر آتش مرد و زن
 آن یہودی شد سیہ روے و نجل
 منع میگردند کاتش در میا
 کاندرا آتش خلق عاشق تر شدند
 شد پشیمان زین سبب بیمار دل
 رو بہ آتش کرد شہ کاسے تند خو
 در قنائے جسم صادق تر شدند
 چون نمی سوزی چہ شد خاصیت
 آن جہان سوز طبیعی خوت کو
 گفت آتش من ہا نم آتشم
 یاز بخت مادر گشت بخت
 طبع من دیگر نگشت و عضم
 اندر آتا تو بہ بینی تابشم
 ناصحان گفتند از حد گذران
 تیغ حتم ہم بدستوری برم
 بگذر از کشتن، کن این فصل بہ
 مرکب استیزہ را چندین مان
 ناصحان را دست بست و بند کرد
 بعد از این آتش مزین در جان خود
 بانگ آمد کار چون اینجا رسید
 ظلم را پیوند در پیوند کرد
 بعد از ان آتش چل گز بر فروخت
 پائے داراے سگ کہ قہر مارید
 حلقہ گشت و آن جہودان ابرخت

اصل ایشان بود آتش را ابتدا

سوئے اصل خویش رفتند انتہا

۵

سوال کردن خلیفہ از یلے و جواب

باز دان کز صیت این روپشها

ختم حق بر چشمها و گوشها

گفت یلے را خلیفہ کان توئی
از دگر خوابان تو آنسزدون نیستی
کز تو مجنون شد پریشان و غوی
از دگر خوابان تو آنسزدون نیستی
دیدہ مجنون اگر بودے ترا
با خودی تو یک بختن بخود است
هر دو عالم بخطر بودے ترا
در طریق عشق بیداری بدست

۶

ہلاک کردن خرگوشے شیرے را از فکر

از کلید باز خوان این قصت را
در کلید خواندہ باشی یک آن
و ندان قصہ طلب کن حصہ را
قشر و افسانہ بودے نے مغر جان
طائفہ پنجیر در وادے خوش
بسکہ آن شیر از کمین در میر بود
جیلہ کردند آمدن ایشان بشیر
جز و طیفہ در پئے صیدے میا
گفت آرسے گردنا بینم نہ کر
من ہلاک قول و فعل مردم
من گزیدہ ز جسم مار و کژدم

جمله گفتند: اے حکیم باخبر

در حذر شوریدن شور و شر است

گفت آری اگر توکل بر سر است

گفت پیغمبر باواز بلند

رمز الکاسب حبیب اللہ شنو

قوم گفتندش کہ کب از ضعف خلق

پس بد آنکہ کبہا از ضعف خلعت

نیت کہے از توکل خوبتر

ما عیال حضرتیم و شیر خواہ

آنکہ او از آسمان باران دہد

گفت شیر آری دے دلے رب العباد

پایہ پایہ رفت باید سوئے بام

پائے داری چون کنی خود را توکل

گر توکل میکنی دو کار کن

جمله بادے با نگاہ برداشتند

صد ہزاران در ہزاران مردوزن

صد ہزاران تیرن ز آغایہ جان

مکر با کردند آن دانا گروہ

کردہ مکر و حیسلہ آن قوم حبیش

کرد وصف کر شان را ذوق کلال

جز کہ آن سمت کہ رفت اندازل

بگذر دے یس یعنی عن قدر

رو توکل کن توکل بہتر است

این سبب ہم سنت پیغمبر است

با توکل زانوائے اشتر بہ بند

از توکل در سبب کابل مشو

لقمہ تزویر دان بر تدحلق

در توکل تکیہ بر غیرے خطاست

چیت از تسلیم خود محبوب تر

گفت الخلق عیال لاکہ

ہم تو اند کو بر جست نان دہد

ز دبا نے پیش پائے ما نہاد

ہست جبری بودن اینجا طمع خام

دست داری چون کنی نہان تو چنگ

کب کن پس تکیہ بر جست رکن

کان حریصان این سببہا کاشتند

پس چہ محروم ماندند از رسن

ہیچو اثر در ہاکشادہ صد وہان

کہ زین بر کنندہ شد زان مکر کوہ

ور ز ما باور نداری این حدیث

لتزول سنہ اقلال الجبال

روئے نمود از سگال و از حل

جلد ہفتاد و نواز تند بیکار
 کب جز تاسے مدان تاسے نامدار
 شیر گفت آرسے ولکن ہم بہین
 سچے ابرار و جہاد مونسان
 حق تعالیٰ جہد شان را رہت کرد
 کب کن سیٹھے نما و جہد کن
 گرچہ جملہ این جہان بر جہد شد
 زمین نمط بسیار بران گفت شیر
 روبرو و خرگوشش و آہو و شغال
 عہد ما کردند با شیر زبان
 قسم ہر روزش بیا یہ بفر
 عہد چون بستند و رفتند آن زمان
 جمع بنشتند یکجا آن و خوش
 ہر کسے تدبیر و راستے میزدے
 طاقت شد اتفاق جملہ شان
 قرعہ بر ہر کہ گفتند او طعمہ است
 ہم برین کردند آن جملہ قرار
 قرعہ بر ہر کہ فتاویٰ روز روز
 چون بنجہ گوش آمد این ساعز بدور
 قوم گفتند شن کہ چندین گاہ ما
 تو مجو بد تاسے ما اسے عنود

ماند کار و حکم ہائے کردگار
 جہد جز و سہے پند از اسے عیار
 جہد اسے انبیاء و مرسلین
 تا بدین ساعت ز آغاز جہان
 انچہ دیدند از جفا و گرم و سرد
 تا بدانی ستر علم من لدن
 جہد کے در کام جاہل شہد شد
 کہ جواب آن جبریان گشتند سیر
 جبر را بگذاشتند قیل و قال
 کا ندرین معیت نیفتد دنیایاں
 حاجتش نبود تقاضاے دگر
 سوئے مرے ایمین از شیر زبان
 او فتادہ در میان جملہ جوش
 ہر کسے در خون ہر یک می شدے
 تا بیا یہ قسرمے اندر میان
 بے سخن شیر زبان را القمہ است
 قرعہ آمد سر بسر اختیار
 سوئے آن شیر او و ویدے پھو یوز
 بانگ زد خرگوش کا خر چند جور
 جان فدا کر دیم در عہد و وفا
 تا ز بنجہ شیر رو تو ز و زود

گفت: اے یاران، مرا ہلت و ہید

تا امان یا بد ز کرم حسانِ تان

قوم گفتندش، کہ اے خرگوشِ دار

ہیں چہ لافِ ستاین کہ از تو ہتران

معجی یا خود قضا مان در پے ہست

گفت: اے یاران، حتم الہامِ داد

بعد ازان گفتند کاے خرگوشِ حیات

ایکے با شیرے تو در پیچیدہ

مشورت اوراک و ہشیاری دہ

گفت: ہر رازے نشاید باز گفت

حاصل آن خرگوشِ رائے خود گفت

با وحش از نیک و بد نکشاد راز

ساعتے تا شیر کرد اندر شدن

زان سبب کا اندر شدن ماند ویر

گفت میگفتم کہ عہد آن خسان

و مدد ایشان مرا از خرگفت

شیر میگفت از سر تیرندی خشم

مکر ہائے جبر یا غم بستہ کرد

نہیں پس من نشنوم آن و مدد

در شدن خرگوش بس تاخیر کرد

و ررہ آمد بعد تاخیر دراز

تا بسکرم از بلا این شوید

ماند این میراثِ فرزندانِ تان

خویش را اندازہ خرگوشش در

در سیا و در دند اندر خاطر آن

ورنہ این دم لائقِ چون تو کے ہست

مر ضیعے را قوی راے قتاد

در میان نہ انچہ در اوراک تست

باز گورائے کہ اندیشیدہ

عقل ہا مر عقل را یاری دہ

جنت طاق آید گئے کہ طاقِ جنت

مکر اندیشید با خود طاقِ جنت

تر خود در جان خود میسازند با

بعد ازان شد پیش شیر پنجہ زن

خاک را می کنند و می غریب شیر

خام باشد خام دست و تابان

چند نفس بید مرا این دہر چند

کز رہ گو شتم عد و بر بست چشم

تیغ چو بین شان تنم رختہ کرد

با گیب دیوان ہست و غولان آن ہم

مکر را با خویشتن نقتیر کرد

تا بگویش شیر گوید یک دورا

شیر اندر آتش و در خشم و شور
 سید و دے دشت و گتلیخ او
 کر شکست آمدن تہمت بود
 چون رسید او پیشتر نزد یک صف
 من کہ گاو ان را ز ہسم بدیدیم
 نیم خرگوشتے چه باشد کو چنین
 ترک خواب و غفلت خرگوش کن
 گفت خرگوش! الا مان عذیم ہست
 باز گویم چون تو دستور می دہی
 گفت! چه عذرا سے قصور اہماں
 مرغ بیوقتی! سست باید برید
 گفت! اے شہ! نا کسے راکش مار
 خاص از بہر زکوۃ جا و خود
 گفت! دارم من کرم بر جائے او
 گفت! بشنو! گر نباشد جائے لطف
 من بوقت چاشت در راہ آدم
 با من از بہر تو خرگوشتے دگر
 شیر سے اندر راہ قصد بندہ کرد
 گفتش! ما بندہ شاہنہشیم
 گفت! شاہنہشہ کہ باشد شرم دا
 ہم تراو ہم شہت را بر دم

دید کان جسر گوش ی آید ز دؤ
 خشکین و سب و نیز و تر شر و
 وز دلسیری دفع ہر ریت بود
 باہک بر زد شیر بان! اے غفلت
 من کہ گوشش شیر ز مالیدم
 اہر مار! انگسند اندر زمین
 غش این شیر! اے خر! گوش کن
 گرد ہد عفو خداوندیت دست
 تو خداوندی و شاہ و من ہی
 این زمان آئید در پیش شہان
 عذر! حق را نمی باید شنید
 عذر! استم دیدگان! اگوش دار
 گر ہے را تو مران از راہ خود
 جامس! ہر کس برم بالائے او
 سر نہادم پیش اثر دے عفت
 بار رفیق خود سوئے شاہ آدم
 جنت و ہمرہ کردہ بودند آن لہر
 قصد ہر دو بندہ آئندہ کرد
 خواہ تا شان یکے آن دہگیم
 بیش من تو یاد ہر کس میار
 گر تو با یارت بگردی از برم

گفتش، بگذار تا باز دیگر
گفت، همراه را اگر کن پیش من
و به کردیش بستی، سود من نکرد
مانده آن همراه گرد و پیش او
یارم از زفتی سه چندان بزمین
بعد ازین زان شیر آن ره بسته شد
از وظیفه بعد ازین مهیدر
گر وظیفه بایست، ره پاک کن
گفت، بسم الله بیا تا او کجاست
تا سزای او و صد چون او دم
اندر آمد چون قلاؤزے به پیش
سوئے چاهے کونشانش کرده بود
میشدند آن هر دو تا نزدیک چاه
آب کا به راز ما مون میبرد
دام کمر او کند شیر بود
شیر با خرگوش چون همراه شد
بود پیشا پیش خرگوش دلیر
چونکه نزد چاه آمد، شیر دید
گفت، پا و پس کشیدی تو چرا
گفت، کو پایم که دست پائے رفت
ز بزم رویم رانی بینی چون

⑧

روئے شد بستم برم از تو خبر
ورنه تیرانی تو اندک پیش من
یار من بسته مرا بگذشت فرد
خون روان شد از دل بخوش او
هم به لطف و هم به خوبی، هم به حق
حالی ما این بد که باشد گفته شد
حق، می گویم ترا الحق مر
مین بسا و دفع آن بیباک کن
پیش رو شو، گر می گوئی تو رست
ور دروغ است این سزای تو دم
تا برد او را بسوئے دام خویش
چاه مخ را دام جانش کرده بود
امیت خرگوشے چو آب زیر گاه
آب کو به راجب چون میبرد
طرف خرگوشے که شیرے را برد
پر غضب بر کینه بدخواه شد
تا گمان، پار کشید از پیش شیر
کز ره آن خرگوشش اند و پاکشید
پاسے را و پس کشش، پیش اندر آ
جان من لرزید و دل از جائے رفت
ز اندرون خودیسد هر گم خبر

فکر نقش تو را سبب این غرض
 بسته را در پیش کشیدی تو چرا
 گفت آن خیر اندین چه ساکن است
 با من بسته زمین، در چاه برد
 گفت پیش از غم او را قاهر است
 گفت من سوزیده ام زان آتش
 تا به پشته تو اسے کان کرم
 من به پشته تو تا غم آمدن
 چون که شیر اندر به خویش کشید
 چون که در چه بنگرید اندر آب
 شیر عکس خویش دید انا آب تفت
 چون که خصم خویش را در آب دید
 در قمار اندر سپه کو کنده بود
 چون که خرگوشش از رمائی شاد گشت
 شیر را چون دید محو غلیم خویش
 شیر را چون دید کشته غلیم خود
 شیر را چون دید در چه گشته زار
 سوئے پنخیران و دید آن شیر گیر
 مژده مژده اسے گروه پیش ساز
 تا که حسن ظلمش دگر کار سے نبود
 گردنش بکشت و منشش بر درید

این سبب که خاص کا نیم غرض
 میسدهی باز یچه اسے دایا
 اندرین قلعہ زافات امین است
 برگ نقش از ره و سیراه برد
 تو بین کان شیر در چه حاضر است
 تو مگر اندر به خویش کشے
 چشم بکشایم، بچه در بنگرم
 که نگهبانم دران چه بیر من
 در پناه شیر تا چه می دود
 اندر آب از شیر و اور تا فت تاب
 شکل شیر و در برش خرگوش زفت
 مرور اگذاشت اندر چه دود
 زانکه ظلمش بر سرش آینه بود
 سوئے پنخیران روان شد تا بدشت
 سوئے قوم خود و دید او پیش پیش
 می دود او شادمان و بار شد
 چرخ میزند شادمان تا مر غرار
 کالبش و ایا قوم از جا لبشیر
 کان سگ دوزخ بدوزخ رفت باز
 آه مظلومش گرفت و کوفت زرد
 جان ما از قیاس محنت و امید

گم شد و نابود شد از فضل حق
جمع گشتند آن زمان جمله وحوش
حلقه کردند او چو شمع در میان
تو فرشته آسمانی یا پری
هر چه هستی جان با تسبیح تست
باز گو آن قصه کان شادی فزیت
گفت تا نید خدا بود اے همان
قو تم بخشید و دل را نور داد
جمله فضل اوست و نید انجمن
اے شهبان کشتیم ما خیم بر دهن
کشتن این کار عقل و هوش نیست
دوزخ است این نفس و دوزخ آذر دهاست
هفت دریا را در آتشا مدهنوز

برهم دشمن شمارا شد سبق
شاد و خندان از طرب و ذوق جوش
سجده کرد پیش همه صحرائیان
یا تو عزرائیل شیران نری
دست بردی دست بازویت دست
روح مارا قوت و دل را فداست
ورنه طر گوشتی چه باشد در جهان
نور دل مردست و پارا زور داد
سجده اش از جان و دل آری زمین
ماند خیمه زان بتر در اندرون
شیر باطن سحره خرگوش نیست
کو بدریا مانگر و دم و کاست
کم نگر و دوزش آن خلق سوز

۷

نگریتن عزرائیل بشخصه و گزینتن آن شخص بهندستان

۲۷

ساده مردی چاشتگاه درید
رویش از غم زرد و هر دو لب کبود
گفت عزرائیل در من انجمن
گفت این اکنون چه میخوای بخواه

در سرا عدل سلیمانی دود
پس سلیمان گفتش اے خواجه چه بود
یک نظر انداخت پر از خشم و کین
گفت فرما باد را اے جان پناه

ہمراہ لیتا ہوں دستان برد
 یو کہ بندہ کا نظرت خذ جان برد
 پہن سلیمان کرد بر بادین برآ
 برد با و اورا بوسے سومات
 روز دیگر وقت دیوان نقا
 شہ سلیمان گفت غزیرا
 کاہن سلطان را بچشم از چه سبب
 اسے عجب این کردہ باشی ہر آن
 گفتش اسے شاہ جہان بیزوال
 من دروازہ ختم کے کردم نظر
 کہ مرا نہ مود حق کا مرو زمان
 دیدش اینجا و بس حیران شدم
 از عجب گفتم گر اورا صد پرت
 چون بام حق بہند وستان شدم
 تو ہمہ کا چہ جان را بچین
 از کہ بگریزم از حق این محال
 ہمہ ز درویشی گریزند خلق
 تو س و درویشی مثال آن ہراس
 جو کہ بندہ کا نظرت خذ جان برد
 برد با و اورا بوسے سومات
 شہ سلیمان گفت غزیرا
 کاہن سلطان را بچشم از چه سبب
 اسے عجب این کردہ باشی ہر آن
 گفتش اسے شاہ جہان بیزوال
 من دروازہ ختم کے کردم نظر
 کہ مرا نہ مود حق کا مرو زمان
 دیدش اینجا و بس حیران شدم
 از عجب گفتم گر اورا صد پرت
 چون بام حق بہند وستان شدم
 تو ہمہ کا چہ جان را بچین
 از کہ بگریزم از حق این محال
 ہمہ ز درویشی گریزند خلق
 تو س و درویشی مثال آن ہراس

طعنہ زدنی اس غے در عوائے ہد ہر جواب آن

چون قضا آید نہ بینی غیر پست

دشمن از باز نشناسی زد دوست

صیت مستی بند چشم از دید چشم
آنانا ی سنگ گوهر چشم چشم

چون سلیمان را سر اپرد و زود
همزبان و محرم خود یافتند
جله مرغان ترک کرده چپک چپک
جله مرغان هر یک را سر اپرد
سلیمان یک یک وامی نمود
از کبر نے و از هسته خویش
نوبت به رسید و پیشه اش
گفت: اے خدا یک هنر کان بکترت
گفت: برگو تا کدام استان هنر
بنگرم از اوج چشم یقین
تا کجایت و چه عمقتش چه رنگ
اے سلیمان بهر شکر گاه را
پس سلیمان گفت: شو مارا رفیق
همراه ما باش و هم پیشوا
بعد ازان به بد و همراه بود
زناغ چون بشنود آمد در حسد
از ادب نبود به پیش شه مقال
گرم او را این نظر بودے مدام
چون گرفتار آمدے در دام او

جله مرغاش بخدست آمدند
پیش او یک یک بیان داشتند
سلیمان گشته انصاف من غیک
از هنر و زوانش و از کار خود
از براسے عرضہ خود را می ستود
بهر سر آن تارہ و دہاد و پاہش
وان بیان صنعت و اندیشه اش
باز گویم، گفت: کوتاہ تر است
گفت: من آنکہ کہ باشم اوج بر
می به بینم آب در قعر زمین
از چه می جوشد ز خاکے یا ز سنگ
در سفری دار این آگاه را
در بیا با نہائے بے آب اے شفیق
تا کنی تو آب پیدا بہر ما
زانکہ از آب نہان آگاہ بود
سلیمان گفت: کو کہ گفت و بد
خاصہ خود لاف دروغین محال
چون ندیدے زیر شت خاک دام
چون قفس اندر شدے ناکام او

چنان گشت کاسے بہدست
 کہ تو در اول قدح بین در دھت
 چون کای سستی ناسے تو خورده و غوغ
 پیش من لاسنے زنی تا آنکہ دروغ
 گشت اسے شد بر من عوی گدا
 قول دشمن شنوا از بہر خدا
 گر بطلان است دعوی کردم
 من بہ سینم دام را اندر ہوا
 چون قضا آید شود دانش بخواب
 از قضا دین تعبیه کے نادر است
 بوزیر کو علم الاسما بک است
 اسم ہر چیزے چنان کان چیزت
 ہر لقب کو داد آن مبدل نشد
 چشم آدم چون نور پاک دید
 این ہمہ دانست چون آمد قضا
 کاسے عجب نہی از پئے تحیرم بود
 در ویش تاویل چون ترجیح یافت
 چون زحیرت دست باز آمد براہ
 رہتا انا گشت و آہ
 من اگر داسے نہ سینم گا و حکم
 کہ تو در اول قدح بین در دھت
 پیش من لاسنے زنی تا آنکہ دروغ
 قول دشمن شنوا از بہر خدا
 ہم نہادم سزیر از گردنم
 گر نبوشد چشم عقلم را قضا
 بہ سید گردو بگیرد آفتاب
 از قضا دان کہ قضا را منکر است
 صد ہزار ان علش اندر ہر گاہ است
 تا بپایان حسان اورا داد دست
 آنکہ چتش خواند او کابل نشد
 جان و سترتا ہا گشتش دید
 دانش یک ہی شد بروے غطا
 یا بتا ویلے بدو تو ہر سیم بود
 طبع در حیرت سوئے گندم تافت
 دید برودہ دزد رخت از کار گاہ
 یعنی آمد ظلمت و گم گشت راہ
 من نہ تنہا جاہلم در راہ حکم

بر عمر آمد ز قیصر یک رسول
 گفت کو قصر خلیفہ اسے حشم
 قوم گفتند شن کہ اور اقصریت
 گرچہ از میری در آوازہ است
 اسے برادر چون بہ بسنی قصر او
 چشم دل از موئے علت پاک دار
 چون رسول روم این لفظ طر
 دید را بر جستن عظم گماشت
 ہر طرف اندر پیے آن مرد کار
 کا نشین مرد سے بود اندر جہان
 جست اور اٹامش چون بندہ بود
 دید اعرابی ز نے اور اذیل
 زیر خیمہ بن زخلقان احبدا
 آمد او آتخاب داد و در ایستاد
 ہیبتے زان خفت آمد بر رسول
 ہر وہیبت بہت نسبت یکدگر
 گفت با خود من شہان را دیدم
 از شہانم ہیبت تر سے نبود
 رفت ام در بیشہ شیر و پانگ
 بس شد ستم در صاف و کارزار
 بسکہ خردم بس زدم زخم گران
 در دستہ از بیابان نغول
 تامن اسپ و رخت را آنجا کشم
 مر عمر را قصر جان روشنیت
 ہمچو درویشان مراور کا زہ است
 چونکہ در چشم دلت رست است مو
 دانگہان دیدار قصر ششم دار
 در سماع آورد و شد مشتاق تر
 رخت را و اسپ را ضلع گذشت
 میشد سے پرسان او دیوانہ وار
 در جہان مانسہ جان باشد نہان
 لاجرم جوئیندہ یا بندہ بود
 گفت عمر اٹاکت زیر آن نخل
 زیر سایہ خفتہ بین سایہ خدا
 مر عمر را دید و در لرزہ قتاد
 حالتے خوش کرد بر جانش نزول
 این دو صند را دید جمع اندر جگر
 پیش سلطان خوش و بگزیدم
 ہیبت این مرد ہوشم در بود
 روئے من ز ایشان بگردانیدم
 ہمچو شیر آندم کہ باشد کارزار
 دل قوی تر بودہ ام از دیگران

سے سلاح این مرد خفته بر زمین
 ہیبت حق است این از خلق نیست
 امد این فکر ت بخدمت دست بست
 ز رو خدمت مر سحر را و سلام
 پس عذیکش گفت و او را پیش خواند
 چشمه دیرانش را آباد کرد
 بعد از ان گفتش سخنهای دق و دقیق
 و ز نو از شهنشای دق ابدال را
 چون عمر غنیار و رورایار یافت
 شیخ کامل بود و طالب مشتهی
 دید آن مرشد که او ادراک داشت
 مرد گفتش کاسے مین المومنین
 مرغ بے اندازه چون شد و قنص
 بر عدما کان ندارد چشم و گوش
 از فتن او عسدها زود زود
 باز بر موجوداتشونے چو خواند
 از عمر چون آن رسول این را شنید
 مویش پیش سوال و ہم جواب
 اصل را دریافت بگذشت از فروع
 با عمر گفت او چه حکمت بود و سر
 آب صافی در گله پنهان شده

من بهفت اندام لرزان چیت این
 ہیبت این مرد صاحب دق نیست
 بعد یک ساعت عمر از خواب جست
 گفت پیغمبر سلام آنگه کلام
 اینش کرد و بنزد خود نشاند
 آن دل از جانت سرادشاد کرد
 در صفات پاک حق نعم رفیق
 تا بداند اوصاف و حال را
 جان او را طالب اسرار یافت
 مرد چاکب بود و مرکب در گهی
 تخم پاک اندر زمین پاک داشت
 جان ز بالا چون در آمد در زمین
 گفت حق بر جان فزون خواند و قصص
 چون فزون خواند ہی آید بخوش
 خوش معلق میزند سونے و جو
 زود او را در عدم دوا سپید اند
 روشنی در دلش آمد پدید
 گشت فارغ از خطا و از صواب
 بهر حکمت کرد در پریش رجوع
 حبس آن صافی درین خاک کدر
 جان باقی بسته ابدان شده

فائده نمر که این حکمت چه بود
مرغ را اندر قفس کردن چه سود
گفت تو بحث شکر نه میکنی
معنی را بند حرف نه میکنی
جس کردی معنی آزاد را
بند حرف نه کردی تو باد را
ز برائے فائده این کردی
تو که خود از فائده دور پردی
آنکه از دوسے فائده زائیده شد
چون نه بسند آنچه مارا دید شد
صد هزاران فائده است هر یک
صد هزاران پیش آن یکله ندک
آن دم نطقش که جان جانهاست
چون بود خالی از معنی گوئے رست
آن دم نطقش که جزو جزو است
فائده شد کل و کل خالی چرست
تو که جزوی کار توانا فائده است
پس چرا در طعن کل آری تو دست
گفت را اگر فائده نبود گو
در بود اهل اعتراض و شکر جو
آن ریل اینجار سید و شاد شد
واله اندر قدرت الله شد
آن رسول از خود بشد زین یکدجام
نہ رسالت یا دماندش نے پیام
سیل چون آمد بدریا بحر گشت
دانه چون آمد بمرز کشت گشت
روحهاے کز فقہا رستہ اند
انہ سیاور ہر شایستہ اند
ادب و آواز شان آید برین
کہ رہ رستن ترا نیست، این
ما بدین رستم، زین تنگین قفس
غیر این رہ نیست چارہ این قفس
خویش را رنجور ساز و زار زار
تا ترا بیرون کنند از اشتہار

کاشتہا بر خلق بندے محکم است

دورہ این از بند آہن کے کم است

پینا فرستاد طوطے محبوبین طوطیان ہند ستون دن از فعل طوطے ہند

بود باز رگائے اورا طوطے
 چونکہ باز رگان سفر را ساز کرد
 ہر غلام و ہر کنیزک را از جود
 ہر یکے از دے مرادے خواست
 گفت طوطی را چہ خواہی از غسان
 گفتش آن طوطی کہ آنجا طوطیان
 کہ فلان طوطی کہ مشتاق شاست
 بر شما کردہ سلام و داد خواست
 گفت می شاید کہ من در اشتیاق
 این روا باشد کہ من در بند بخت
 ایچنین باشد و فائے دستان
 مرد باز رگان پذیرفت آن پیام
 چونکہ در اقصائے ہندستان رسید
 مرکب استانیہ و پس آواز داد
 طوطے از طوطیان لرزید و پس
 شد پشیمان خواہ از گفت خبر
 این مگر خویش است با آن طوطیک
 این چہ اگر دم چہ ادا دم پیام

در نفس محبوبس زیبا طوطے
 سوئے ہندستان شدن آغاز کرد
 گفت ہمہ توجہ آرم گوئے زو
 جملہ را وعدہ داد آن نیکو
 کارت از خطہ ہندستان
 چون بہ بینی کن ز حال من بیان
 از قضاے آسمان و جہان است
 و ز شما چارہ رہ و ارشاد خواست
 جان دہم اینجا بمیسم در فراق
 کہ شما بر سبزہ گاہے بردخت
 من درین جہں و شما در بوستان
 کو ساند سوئے جنس از دے سلام
 در بیابان طوطے چندین بدید
 آن سلام و آن امانت باز داد
 رفتاد و زود گفتش نفس
 گفت رستم در ہلاک جانور
 این مگر و جسم بود و روح یک
 سو ختم بیچارہ را زین گفت خام

کرد بازار گان تجارت را تمام

هر غلامے را بیاورد ارمنان

گفت طوطی ارمنان بنده کو

گفت نے من خود پشیمانم از آن

که چرا پیغام خامے از گراف

گفت اے خواجه پشیمانی چیت

گفت گفتم آن شکایتهاے تو

آن کے طوطی ز دردت بولے

من پشیمان گشتم این گفتن چه بود

چون شنید آن مرغ کان طوطی چه کرد

خواجه چون دیدش فساد این چنین

چون بدین رنگ بدین جالش بدید

گفت اے طوطے خوب خوش چنین

اے درینا مرغ خوش آواز من

اے درینا مرغ خوش اسکان من

گر سیمان را چنین مرغ بدے

خواجه اندر آتش و درد چنین

که تناقض گاه ناز و گم نیاز

بعد از نش از قفس بیرون فکند

طوطے مرده چنان پرواز کرد

خواجه حیران گشت اندر کار مرغ

باز آمد سوئے منزل شاد و کام

هر کیزک را بخشید او نشان

انچه دیدی انچه گفتم بازگو

دست خود خایان نگشتان گزان

بر دم از بیداب نشد و از شاف

چیت این کین خشم و غم را مقتضی ست

با گروه طوطیان هم تائے تو

زهره اش بدرید و لرزید و ببرد

لیک چون گفتم پشیمانی چه سود

هم بلرزید و فساد و گشت سرد

بر جمید و زد کله را بر زمین

خواجه بر حبت و گریبان را درید

ہے چه بودت این چرا گشتی چنین

اے ذریعا ہمد و ہماز من

راج روح و روح نہ عنوان من

کے و گر مشغول آن مرغان شدے

صد پرانگندہ ہی گفتم انجین

گاہ سوداے حقیقت گم مجاز

طوطیکس پرید تا تلخ بلسد

کافاب از شرق ترک و ناز کرد

بیخبر ناگہ بدید اسرار مرغ

روئے بالا کرد و گفت: اسے عیب
 ادچہ کردا تخبہ کہ تو آموختی
 ساختی کرے دمارا سوختی
 گفت طوطی، کو بفلم پسنداد
 زانکہ آواز ت ترا در پسند کرد
 یعنی اسے مطرب شدہ با عام قافل
 یک دوپندش داد طوطی بے نفاق
 الوداع اسے خواجہ کردی حمت
 الوداع اسے خواجہ رفتہ تا وطن
 خواجہ گفتش فی امان اللہ برو
 سوئے ہندستان صلی رو بہاد
 خواجہ با خود گفتہ این پند من است
 جان من بکستہ ز طوطی کے بود
 معنی مردن ز طوطی بدنیاز
 تا دم عینے ترا زندہ کست
 در بہار ان کے شود سرسبز نگ
 سا بہا تو نگ بودی دلخراش

از میان حال خود، مان وہ نصیب
 چشم مارا ز مکر خود بردہ سختی
 سوختی مارا و خود انسرو سختی
 کہ رہا کن نطق و آواز و کشاد
 خویش را مردہ پیے این پند کرد
 مردہ شو چون من کہ تابیابی خلاص
 بعد از ان گفتش سلام و الفراق
 کردی آزاد من ز قید مظللت
 ہم شوی آزاد روزے پھومن
 مرا اکنون نمودی راہ و نو
 بعد شدت از فرج دل گشتہ شاد
 راہ او گیرم کہ این رہ روشن است
 جان چین باید کہ نیکو پیے بود
 دنیاز و فقر خود را مردہ ساز
 ہمو خوشت خوب دفرخندہ کند
 خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
 آزمون را بکرماس نے خاک باش

۵۰

این شنیدستی که در همه عمر
 قبل از آواز او بخود شده
 مجله و محبت و دشمنی آراسته
 مطرب بے کزده جهان بد پرطرب
 از نوایش مرغ دل پران شده
 چون برآمد روزگار و سپهر شد
 پشت او خم گشت همچون پشت خم
 گشت آواز لطیف و جانفزاش
 آن نوا که حسرت زهره بده
 چون که مطرب پیر تر گشت و ضعیف
 گفت عمر و هوسم دادی بے
 مصیبت و زبیده ام بنقاد سال
 نیت کسب امروز مهسان توام
 چنگ را برداشت شد الله جو
 گفت خوابم از حق ابریشم بها
 چنگ زد بسیار و گریان سر نهاد
 خواب بردش مرغ جان از حبس است
 گشت آواز تن و رنج جهان
 آن زمان حق بر عمر خواب بے گشت
 در عجب اذیت و کاین مہودیت
 سر نهاد و خواب بردش خواب دید
 بود چنگی مطرب بے باکر و فر
 یک طرب ز آواز خوش صد شے
 روز نوازے او قیامت خاستے
 رسته ز آوازش خیالات عجب
 وز صدایش هوش چنان حیران شد
 باز جانش از عجز پیش گیر شد
 ابروان بر چشم همچون پاروم
 ناخوش و مکروه و زشت و خراش
 همچو آواز خسری بے شده
 شد ز یکسی زمین یک غمیف
 لطفها کردی حسد ایا با خے
 باز گرفت ز من روزے نوال
 چنگ همه تو زخم کان توام
 سوے گورستان یثرب آه گو
 کو بنیکوئی پذیرد تسلها
 چنگ بالین کرد و بر گورے فتاد
 چنگ و چنگی را رها کرد و بخت
 در جہان سادہ و صحراے جان
 تا کہ خویش از خواب نتوانست دشت
 این ز غیب افتاد بے مقصودیت
 کا دشمن از حق نداجانش شنید

ہمسامہ عمر شمر را کاسہ عمر
 بندہ داریم خاص محترم
 اسے عمر برجہ زبیت المال عام
 پیش او بڑ کاسے تو مار اختیار
 این قدر از ہر ہر ایشم بہا
 پس عمر زان معیت آواز جست
 سوئے گورستان عمر ہمہ ہار و
 گرد گورستان دوان شد او بیست
 گفت این نبود، دگر بارہ دود
 گفت حق سر مود مار بندہ است
 پیر چنگی کے بود خاص خدا
 بار دیگر گرد گورستان گشت
 چون یقین گشتش کہ غیر از پیرمیت
 آمد و با صد ادب آنجا نشست
 مر عمر را دید و ماند اندر شگفت
 گفت در باطن چند ایاز تو د
 چون نظر اندر رخ آن پیر کرد
 بس عمر گفتش مترس از من مرم
 چند یزدان حبت خوئے تو کرد
 پیش من بنشین و مہجوری مساز
 حق سلامت میکنم می پرست

بندہ ار از حاجت باز خر
 سوئے گورستان تو رنج کن قدم
 ہفت صد دینار در کفہ تمام
 این قدرستان کنون معذور وار
 خرج کن چون خرج شد اینجا بیا
 تا میان را ہر ہر این مست بہت
 در غل میسان دوان در جستجو
 غیر آن پیرا و ندید آنجا کے
 ماندہ گشت و غیر آن پیر و غیر
 صافی و شایستہ و فرخندہ است
 حبذا انے ستر پنهان جدا
 ہجو آن شیر شکاری گردو
 گفت در ظلمت دل روشن بہت
 بر عمر عطشہ فناد و پیر حبت
 عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت
 محتب بر پیرک چکی فناد
 دید اورا شرمسار و روسے زرد
 کت بشارتہا حق آوردہ ام
 تا عمر را عاشق روئے تو کرد
 تا بگوشت گویم از قبال راز
 چونی از رنج و غمسان بیدت

ہمک قراضہ چنڈا برشم بہا
 پیر رزان گشت چون این راشنید
 بانہمک نیز دکاے خدائے بے نظیر
 چون بے گزیت و از حد رفت درد
 گفت اے بودہ حجام زلالہ
 اے بخورده خون من ہفتاد سال
 اے خدائے با عطا و با وفا
 ہچنین در گریہ و در نالہ او
 پس عمرم گفتم کہ این زارے تو
 بعد اذان اور اذان جالت براند
 ہست ہشیاری زیادہ ماضی
 آتشے برزن بہرہ و تاب کے
 چونکہ فاروق ہم آئینہ اسرار شد
 ہچو جان بے گریہ و بے خندہ شد
 حیرتے آمد و روش آن زمان
 چونکہ قصہ حال پیر اینجا رسید
 پیر دامن را ز گفت و گو فشانم
 از پئے این عیش و عشرت ساختن
 خراج کن اینرا و باز بیا
 دست می خائید و بر خودی طید
 بس کہ از شرم آب شدید چارہ پیر
 چنگ را زد بر زمین و خود کرد
 اے مرا تو را ہزن از شاہراہ
 اے ز تو رویم سیہ پیش از کمال
 رحم کن بر عمر رفتہ پر جفا
 می شمر دے جسم چندین سالہ او
 ہست ہم آثار ہشیارے تو
 ز اعتذارش سوئے استغراق خواند
 ماضی و مستقبلت پر دہ خدا
 پر گرہ باشی ازین ہر دو چو نے
 جان پیر از اندرون بیدار شد
 جانش رفت و جان دیگر زندہ شد
 کہ بروں شد از زمین و آسمان
 پیر و جانش روے در پردہ کشید
 نیم گفتہ در دامن او بساند
 صد ہزاران جان بشاید بافتن

۵۷

در شکا پرشہ جان باز باش

ہچو خورشید جہان جان باز باش

باران غیب

هست بارانها جز این باران
که نمی بینند در احسن چشم جان
چشم جانرا پاک کن نیکوگر
تا اذان باران عیان منی خضر

مصطفی روزی بگورستان رفت
خاک را در گورا و آگنده کرد
چون ز گورستان پیمبر بازگشت
چشم صدیقه چو برایش قناد
بر عمامه و بر رخ و بر موهای او
گفت پیغمبر چه میجویی شتاب
جا بهسایت میجویم و طلب
گفت چه بر سر فلندی از ازار
گفت بهر آن نمود اے پاک حیب
نیست آن باران ازین ایرها
ایچنین باران را ز ابر دیگرست
پس سواش کرد صدیقه ز صدق
کاسه خلاصه هستی ز بد و جود
این ز بارانهاست چتهاست یا
باجازه مردی از یاران رفت
زیر خاک آن دانه اش از ده کرد
سوئے صدیقه شد و همرا ز گشت
پیش آمد دست بروی می نهاد
برگریبان و بر و بازوهای او
گفت باران آمد امروز از سحاب
تر نمی بینم ز باران اے عجب
گفت کردم آن روایت را خمار
چشم پاکت رخسار باران غیب
هست ابر دیگر و دیگر سما
رحمت حق در نزولش مضمت
با خشوع و با ادب از جوش عشق
حکمت باران امروز می چسب بود
بهر تهیدید هست عدل کبریا

این ازان لطف بهاریات بود
گفت این از بهر تسکین غم است
گر بران آتش بماند آدی
این جهان ویران شد و اندر زمان
استن این عالم اے جان غفلت
هوشیاری زان جهان است و چو آن
غالب آید پست گردد این جهان
هوشیاری آب این عالم و رخ
تا نخیز در حسان حرص و حسد
نہ ہنر ماند درین عالم نہ عیب

۵۴

۱۳

بہد برون اعرابے شورابہ خلیفہ بغداد و پذیرفتن خلیفہ آنرا

۵۸

یک خلیفہ بود در ایام پیش
رایت اکرام وجود و فراشته
بمحر و کان از بخشش صاف آمدہ
اندر ایام چنین سلطان داد
یک شب اعرابی ز نے مرثوئے را
کین ہم فقر و جفا می کشیم
نمان مان نے ناخورش مان در دوا شک
جامہ ما روز تاب آفتاب

کرده حاتم را گدائے جو و خویش
فقر و حاجت از جهان برداشته
داد او از قاف تا قاف آمدہ
بشنو اکنون داستانے باکثاد
گفت از حد برد گفت و گوئے را
جملہ عالم در خوشی مانا خوشیم
کوزہ مان نے آب مان از دیدہ شک
شب نہالین و لحاف ازما ہتاب

قمر میں رہا تیرا جس نام پنداشتہ
 دست سوئے آسمان برداشتہ
 نیل و رویشان زور ویشے ما
 روز و شب از روی اندیشے ما
 خویش و بیگانہ شدہ از ارمان
 برشال سامری از مردمان
 شوئے کفش چند جوئی دخل کشت
 خود چہ ماند از عمر افزون تر گشت
 عاقل اندر بیش و نقصان ننگرد
 زانکہ ہر دو ہمچو سیلے گنبد
 خواہ صاف و خواہ سیلے تیزو
 چون نمی پایہ دے از وے گو
 اندرین عالم ہزاران جانور
 چون ز جسم و مرگ توانی گنجیت
 ہر کہ شیرین می زید او تلخ مرد
 در دہا از مرگ می آید رسول
 جنت مالی جنت باید ہم صفت
 ہر کہ شیرین می زید او تلخ مرد
 جنت باید برشال ہمدگر
 من روم سوئے قناعت دل قوی
 مرد قانع از سہر اخلاص و سوز
 تر ہات از دعوی و دعوت گو
 زن بروز و بانگ کاے ناہوش
 چند حرف غلط اوقار و بار
 از قناعت کے توجان افروختی
 تو مخوانم جنت و کمتہ زن نعل
 چون قدم با میرد بابک میزنی
 تر ہات از دعوی و دعوت گو
 چنان در استخوان در چالشی
 چنان در استخوان در چالشی

تو بنام حق نسیری مرا
 نامِ حتم بستائے آن اے تو
 نامِ حق بستاند از تو داد من
 تا بخشم من رگِ جانت برد
 زن ازین گو نہ خشن گفتار
 مرد چون این طعنہا از زن شنفت
 گفت اے زن تو زنی یا بوالخرن
 مال و زر سر را بود همچون کلاه
 آنکہ زلف و جدِ رعنا باشدش
 مرد حق باشد بساند بصر
 حاش شد طمع من از خلق نیست
 اے زن ار طلع می بینی مرا
 آن طمع را مائدہ رحمت بود
 امتحان کن فقر را روزے دو تو
 صبر کن با فقر و بگذار این ملال
 گر جهان را پر دہ کنون کنند
 گر بیابان پر شود زر و نفود
 ترک جنگ و سرزنش اے زن بگو
 مرا چہ جائے جنگ نیک و بد
 بر سر این ریشہا، نیشم زن
 گر خمش گردی، و گر نہ آن کشم
 تا کنی رسوائے شور و شر مرا
 نامِ حق را دادم گردی و اے تو
 من بنام حق سپردم جان و تن
 یا ترا چون من بزند اے برد
 خواند بر شوئے خود او طومار
 مستمع شد بعد از ان من تا چہ گفت
 فقر خشن آمد مرا طعنہ زن
 کل بود آن کز کد سازد پناہ
 چون کلا، ششفت خوشتر آیدش
 پس بر ہنہ بہ کہ پوشیدہ نظر
 از قناعت در دل من عالمیت
 زین تحریئے زمانہ بر تر آ
 کو طمع بہ خبا کہ آن نعمت بود
 تا بفقر اندر غنا بسینی دو تو
 زانکہ در فقر است عجز و احوال
 روزے تو چون نباشد چو کینند
 بے رضائے حق جوے نتوان بود
 در نمی گوی، بترک من بگو
 کاین دلم از صلہا ہم میرد
 زخمہا بر جان بے خویشم زن
 کہ بہین دم ترک خان و ان کشم

پای گشتن بہست از کفش تنگ
زن چو دید اورا کہ تند و توسن است
زن در آمد از طریقی عیسی
گفت از تو کے چنین پسدا شتم
جسم و جان دہر پہ بہستم آن تست
گر ز درویشی دلم از صبر جہت
تو مرا در در دا بودی دوا
جان تو کر بہر خوشم نیت این
از فراق تلخ میگوئی سخن
ور تو از من عذر خواہی بہست سر
زین نسق میگفت با لطف و کشاد
شد از ان باران یکے برستے پدید
مرد از ان گفتن پشیمان شد چنان
گفت خصم جان جان چون آدم
مرد گفت اے زن پشیمان می شوم
من گنہگار تو ام سے بکن
مرد گفت اکنون گذشتہم از خلاف
ہرچہ گوئی مر ترا فرمان برم
در وجود تو شوم من مہم
گفت زن آہنگ برم میکنی
گفت داشتہ عالم استرا بخفی

بج غمبت بہ کہ اندر خانہ جنگ
گشت گریان گر یہ خود دام زن است
گفت من خاک شایم نے ستی
از تو من پسدا دیگر داشتم
حکم و نڈان جنگی فرمان تست
بہر خوشم نیت این بہر تو است
من منی خواہم کہ باشی مینوا
از برائے تست این باہک چنین
ہرچہ خواہی کن تو میکن این کن
با تو بے من او شفیعی مہم
در میان گر یہ بر روی او قناد
زد شہر اسے بر دل مرد وحید
کز عوانی ساعت مردن عثمان
بر سر جان من لکد چون زدم
گر بدم کانسہ سلمان می شوم
عذر من بہر پذیر و نشو این سخن
حکم داری تیغ برکش از غلاف
ور بدو نیک آید اورا نہنگرم
چون مجھ حب سے و یصم
یا بحیلت کشف بستہ میکنی
کانسہ دید از خاک آدم را صفی

گر به پیشیت امتحانست این بسوس

سر میویشان تا پدید آید سرم

دل میویشان تا پدید آید دلم

چون نسیم در دست من چه چاره است

گفت زن نمک آفتاب بے آفتاب است

نائب رحمن خلیفه کردگار

گر به پیوندی بدان شنه شنه شوی

دوستی مقبلان چون کمیاست

چشم حسد بر ابو بکر عیسی زده

گفت من شنه را پذیرا چون شوم

نسبتی باید مرا یا حسیلتی

گفت زن صدق آن بود که بود خویش

آب باران است مارا در سبوس

این سبوس آبی را بردار درد

گو که مارا غیر ازین اسباب نیست

گر خزانہ اشش پر متاع فاخر است

مرد گفت اے زن سبوس را سزید

در مند در دوز تو این کوزه را

کایچنین اندر همه آفاق نیست

پس سبوس برداشت آن مرد عرب

بر سبوس لزان بد از آفات دهر

امتحان را امتحان کن یک نفس

امر کن تا هر چه بروی قادم

تا قبول آرم هر آنچه قابلم

در نگر تا جان من چه کاره است

عالمی نو روشنائی یافته است

شهر بغداد است از دے نو بهار

سوئے هراد باز تا کے میروی

چون نظر شان کمیائے خود کجاست

اوز یک تصدیق صدیقے شده

بے بهانه سوئے او منجنوم

هیچ پیشه راست شد بے آلتی

پاک بر چیزے تو با مجود خویش

ملکت و سرمایہ و اسباب تو

بدیه ساز و پیش شاهنشاه شو

در مفازه هیچ به زین آب نیست

ایچنین آبش نباشد، مارا در است

مین که این بدیه است مارا سودمند

تا کشاید شنه بهدیه روزہ را

جز حسیق و مایہ اذواق نیست

در سفر شد میکشیدش روز و شب

میکشیدش از بیابان تا بشهر

زن سے باز کر دہ اد نیاز
کہ نگہدار آسب مارا از خان
گرچہ شویم آگد است و پرفن است
از دعا مانے زن و زارے او
سالم از دزدان و از آسب بنگ
وید در گاہے پر از غساہا
ویدیم ہر سوئے صاحب حاجت
آن عسری از بیابان عبید
پس نصیبان پیش اعرابی شدند
حاجت و فہم شان شد بے مقال
پس بد گفتند یا وجہ العرب
گفت و ہم گراما و بچہ دہید
ایکہ در روتان نشان بہریت
من عسریم از بیابان آدم
بوئے لطف او بیا با نہا گرفت
تا بخیا بہر دنیا آدم
من برین در طالب چیز آدم
آب آوردم تجفہ بہرین
با نقیبان حال خود را آن عرب
آن سوئے آب را در پیش داشت
گفت این بدیہ بر سلطان برید

رب ستم ورد کردہ در نماز
یارب این گوہر بیان دریا رسان
لیک گوہر را ہزاران دشمن است
وز غنیم مرد و گرانبارے او
بروتا دار الحلا نہ سید زنگ
اہل حاجت گستریدہ داہا
یافتہ زان در عطا و خلعت
بر در دار الحلا نہ چون رسید
ہیں گلاب لطف بر روشنی دند
کار ایشان بد عطا پیش از سوال
از کجائی چونی از ریخ و تعب
بے دتو ہم چون پس شتم نہید
فرستان خوشتر ز زہ جعفریت
بر امید لطف سلطان آدم
وز مانے ریک ہم جانہا گرفت
چون رسیدم مست دیدار آدم
صدر شتم چون بدیہ ز آدم
بوئے نام بروتا صدر جہان
چون گفت و دید ہنگام طلب
تخم خدست را در انحضرت بکاشت
سائل شہ را از حاجت و اخیرید

آب شیرین و سبوی تیز بو / ز آب بارانے که جمع آمد بگو
 خنده می آمد نقیبان را ازان / لیک پذیرفتند آنرا همچو جان
 زبکه لطف شاو خوب باخبر / کرده بود اندر همه ارکان اثر
 چون خلیفه دید و احاشش شنید / آن سبورا پر زرد کرد و مزید
 داد بخششها و خلعتها سئ خاص / آن عرب را کرد از فاقه خلاص
 پس نقیبی را بفرمود آن قباد / آن جهان بخشش و آن بحمد داد
 کاین سبورا پر زرد بدست او دهند / چونکه و اگر دوسو سئ دلش بند
 از رخ شک آمد است آن بهر / از ره دلش بود نزد یکتر
 چون بکشتی در نشیند رنج راه / خود فراموشش شود آن جا نگاه
 همچنان کردند و دادندش سبورا / پر زرد و بردند تا دجله دو تو
 چون بکشتی در شست و دجله دید / سجده میکرد از حیا و محبت دید
 کای عجب لطف آن شه و باب را / وین عجب تر کو ستد آن آب را
 چون پذیرفت از من آن دریائے جو / آن چنان جنب و غل را زود زد و
 کل عالم را سبورا دانای پسر / پر شده از لطف و خوبی تا بر
 آن عرب را باینوائی می کشید / تا بدان درگاه و آن دولت رسید
 در حکایت گفته ایم احسان شاه / در حق آن مینوائے بے پناه
 هر چه گوید مرد عاشق بوی عشق / از دامنش میجهد در کوئے عشق
 گر بگوید فقر، فقر آید همه / بوی فقر آید ازان خوش دم
 و بگوید کفر، کفر آید بوی دین / آید از گفت شکش بوی یقین
 هم عرب ما هم سبورا هم ملک / جلد ما یونک عنده من افک
 عقل را شودان و وزن این نفس و طبع / این دو سلمانی و سنکر عقل و شمع

۱۴

۴۳

۴۴

۱۴

نخوی کشتیان

۷۲

پیش استادے کہ اد نخوی بود
جان شاگردش ازو نخوی شود
باز استادے کہ آن مخور است
جان شاگردش از آن مخور است
زین همه انواع دانش روزمرگ
دانش فقر است سائر راه برگ

آن یکے نخوی کشتی درشت	رو بکشتیان نمود آن خود پرست
گفت ایچ از نخو خواندی گفت لا	گفت نیم عمر تو شد برفنا
دل شکست گشت کشتیان ز تاب	یک آدم گشت خاموش از جواب
باد کشتی را برگرد آب فلکند	گفت کشتیان بدان نخوی بلند
ایچ دانی آتشنا کردن، بگو	گفت نے از من تو سباجی بگو
گفت کلی عمرت اے نخوی فنا	زانکہ کشتی غرق در گردابهاست
مخمی باید نہ نخو آخبا بدان	گر تو نخوی بے خطر در آب ران
آب دریا مردہ را بر سر نہد	دبود زندہ ز دریا کے رہد
چون بمردی تو ز او صاف بشر	بجز اسرار ت نہد بفرق سر

۱۵

کبودی نون قزوینی و نیاوردن تاب نیم سون

۷۶

این حکایت بشنو از صاحب بیان
 بر تن و دست و کتفها، بید رنگ
 بر چنان صورت، پیای پی بیکزند
 سبے دلا کے بشد قزو نییے
 گفت، چه صورت زخم، اے پہلوان
 طالع شیر است، نقش شیر زن
 گفت، بر چه موضعت صورت زخم
 تا شود پشتم قوی در رزم و بزم
 چونکه او سوزن فرو بردن گرفت
 پہلوان در ناله اندکای سنی
 گفت، آخر شیر فرمودی مرا
 گفت، از دُمگاه آغاز یدہ ام
 از دُم و دُمگاه شیرم دم گرفت
 شیر بے دم باش، گواے شیر ساز
 جانب دیگر گرفت آن شخص زخم
 بانگ زدا و کاین چه اندام است از
 گفت، تا گوشش نباشد اے ہمام
 جانب دیگر خلش آغاز کرد
 کاین سوم جانب چه اندام است نیز
 گفت، گوشکم نباشد شیر را
 در دامن زون گشت کم زن زخمها

در طریق و عادت قتل و بیان
 میزند از صورت شیر و پلنگ
 از سه سوزن کبودیها زنند
 کہ کبودم زن ستان شیرینی
 گفت، بر زن صورت شیر ثریان
 جہد کن، رنگ کبودی سیر زن
 گفت، بر شاہ گیم زن آن رقم
 با چنین شیر ثریان در عزم و جزم
 در دامن در شاہ گم سکن گرفت
 مرا کشتی چه صورت میزنی
 گفت، از چه عضو کردی ابتدا
 گفت، دم بگذاز اے دو دیدہ ام
 دگر او دگر ہم محکم گرفت
 کہ دلم سستی گرفت از زخم کاز
 بیجا با بے مواساتے و رحم
 گفت، او گوشش است این اے نیکو
 گوشش را بگذار و کوتاہ کن کلام
 باز قزوینی فغانے ساز کرد
 گفت، نیست اشکم شیر اے عزیز
 تا نباشد در دامن بے منتہا
 اشکے چه شیر رہب خدا

خبر و شہ و تھاک و بس حیران ماند
تا بدیر نگشت در دندان بساند
بر زمین از سوزن آندہم استاد
گفت 'در عالم کسے را این قتاد
شیر بے دم و سر و شکم کہ دید
ایچنین شیرے خدا ہم ناسد
پہون نہاری طاقت سوزن ہون
از چہین شیر زبان پس ہم من
اسے برادر صبر کن بر در تیش
تا رہی از تیش نفس گبر کیش
کان گروہے کہ رہیدند از وجود
چرخ و ہر وہابہ شان آرد وجود
ہر کہ مرد اندرتن او نفس گبر
مرور انسان بر دوشید ابر
چیت تعظیم خدا افراشتن
خویشتن را خوار و خاکے داشتن
چیت توحید خدا آموختن
خویشتن را پیش و حسد و ختن
گر ہمچو اہی کہ نفس و زی چہ روز
ہستے، ہمچون شب خود را بسوز

رفتن شیر و گرگ و روباہ بایں شکار و متحان شیر و گرگ و روباہ

شیر و گرگ و روباہ بہ بہر شکار
رفتہ بودند از طلب در کوہ ہار
کان سہ با ہم اندران صحرائے شرف
صید نہ گیرند، بسیار و شگرت
تا بہ پشت ہمدگر، از صید ہا
سخت بر بندند بار و قید ہا
گرچہ ز ایشان شیر نر و انگ بود
یک کرد اکرام و ہمہ سزای نمود
ایچنین شہ را ز شکر زحمت ہست
لیک ہمہ شد جماعت حجت ہست
چونکہ رفتند آن جماعت سوئے کوہ
در رکاب شیر با فرو شکوہ
گاؤ کوہے و بز و خرگوش زفت
یافتند و کار ایشان پیش رفت

ہر کہ باشد در پئے شیر حراب
 کم نیاید روز و شب اورا کباب
 چون زکے در بیشہ آوردند شان
 کشتہ و مجروح و اندر خون کشان
 بزرگ و روبرو طمع بود اندران
 کہ رود قسمت بعد از خیران
 عکس طمع ہر دوستان بر شیر زد
 خیر چون رفت آن و سواس شان
 لیک با خود گفت بنمایم سزا
 من شمارا بس نیامد رائے من
 اسے وجود رائے تان از رائے من
 گفت شیر اسے گرگ این بخش کن
 نائب من باش در قسمتگری
 گفت اسے شہ گاو وحشی بخش تست
 بز مرا کہ بر میانہ است و وسط
 شیر گفت اسے گرگ چون گفتی بگو
 گرگ خود چہ سگ بود کو خوش دید
 گفت پیش آ اسے خرے کو خود خرید
 چون ندیدش مغزو تدبیر رشید
 گفت چون دیدنت از خود نبرد
 چون بودی فانی اندر پیش من
 گرگ را بر کند سزا آن سرفراز
 بعد از ان روز شیر بار و باہ کرد
 سجدہ کرد و گفت کاین گاہمین
 چاشت خوردت باشد اسے شاہمین
 چاشت خوردت باشد اسے شاہمین

۷۷

 ۱۷
 ۷۸

دین بزاز ہر میانہ روز را
 سنجیدے باشند شہ فیروز را
 وہاں دگر خروش شبِ شام ہم
 شجرہ، اسے شاہِ بالطف و کرم
 گفت، اسے رو بہ تو عدل افروختی
 انجین قسمت، ز کہ آموختی
 کہ کجا آموختی این، اسے بزرگ
 گفت چون در عشق با گشتی گرو
 رہبنا چون جلگی مار ہستی
 ہر سہ را بر گیر و بستان و برو
 ماتہ و جبکہ اشکاران ترا
 چون رفتی عبرت از گرگ دنی
 پس تو رہیستی شیرینی
 کہ مراد ازل لبہ سودے کہ تو
 بخش کن این را کہ برو سے جان اندو
 کہ سپاس اورا کہ مارا در جان
 کر دہید از پس پیشینیان
 تا شنیدم این سیاستہائے حق
 بر سر دین ماضیہ اندر سبق
 تا کہ ما از حالِ آن گرگان پیش
 ہجو رو بہ پاس خود داریم پیش
 آست مرعومہ زین رو خواندمان
 آن رسول حق و صادق در بیان
 ہتھوان و چشم گرگان عیان
 بگرید و پسند گیرید اسے ہمان
 عاقل از سر نہید این ہستی و باد
 چون شنید انجام فرعونان و عاد

ور نہ نہید دیگران از حال او

عبرتے گیرند از اضلال او

کو فتن شخصے در یار و گفتن کہ منم

برکہ در او من و ما میسزند

رو بابت او و بر ملا میسزند

آن یکے آمد در یارے بزد	گفت یارشش کیتی اے معتمد
گفت من گفتش برو ہنگام نیت	بر چنین خواہے مقام خام نیت
خام را جز آتش ہجر و نفاق	کے پزد کہ وار ماند از نفاق
چون توئے تو بہوز از تو زفت	سوختن باید ترا در نار تفت
رفت آن مسکین و سالے در سفر	در فراق دوست سوزید از شر
پختہ گشت آن سوختہ پس باز گشت	باز گرد خانہ آن یار گشت
حلقہ زد بر در لب و ترس و ادب	تا نہ بچید بے ادب لفظ ز لب
بانگ زد یارشش کہ برد کیت ہان	گفت برد رہم توئی اے دستان
گفت اکنون چون منی اے من برا	نیت گنجائے دو من در یک سرا
چون یکے باشد ہمہ نبود دوئی	ہم منی چرخیند آخبا ہم توئی

آمدن آشنائے بدیدن یوسف و آرمغان طلب کردن یوسف از زو

آمد از آفاق یارے ہربان	یوسف صدیق را شد میہان
کا شنا بودند وقت کودکی	بر و سادہ آشنائی متکی

یاد دادش جورِ اخوان و حد
گفت آن زنجیر بود و ماسد
کار نبود شیر را از سلسلہ
مانداریم از قضاے حق گلہ
شیر را بگردن زنجیر بود
بر ہمہ زنجیر داران میسر بود
گفت چون بودی تو در زمان چاہ
گفتش گفت اے فلان
بر در یاران تہید ست آمدن
گفت تو بت بین بیا و رارمغان
گفت من چند ارمغان جستم ترا
مہر را جانب کان چون برم
زیر دامن سوئے کرمان آورم
نیت ستجئے کاندین انبار نیت
ہائی آن دیدم کہ من آئینہ
تا بہ بینی روئے خوب خود دران
آئینہ آور دست اے روشنی
آئینہ بیرون کشید ادا ز بسل
آئینہ ہستی چہ باشد نیستی
ہستی اندر نیستی بتوان نمود
آئینہ صافے نام خود گر نہ است
سوختہ ہم آئینہ آتش زند است

نیتی و نقص ہر جائے کہ خواست

آئینہ خوبے جملہ ہستہاست



مرتد شدن کاتب وحی

پیش از عثمانؓ کے نسخ بود
 کو نسخ وحی جدے می نمود
 چون نبی از وحی فرمودے سبق
 او همان را دانوشته بر ورق
 پر تو آن وحی بروے تافته
 او درون خویش حکمت یافتے
 عین آن حکمت بفرمودے نزول
 زین قدر گمراه شد آن بولفضل
 کاخچہ میگوید رسول مستنیر
 پر تو اندیشہ اش زو بر رسول
 پر تو آن ناگہش بدل بتافت
 ہم ز نسخاخی برآمد ہم ز دین
 مصطفیٰ فرمود کاے گبر عنود
 گر تو نبیوع الہی بودے
 اندرون می سوختش ہم زین سبب
 تا کہ ناموشش به پیش این دآن
 آہ میکرد و بنودش آہ سود
 کرد حق ناموس را صد من حدید
 کبر و کفر آنسان به بند دراہ را
 اے بسا کفار را سوداے دین
 بند پہنان لیک از آہن بتر
 بند آہن را توان کردن جدا
 بند غیبی را نداند کس دوا

اعتماد ماروت و ماروت بر عصمت خویش

۸۳

بلعم با عور را، خلق جہسان
مغیہ شد مانند سیغے زمان
سجدہ نادر و ند کس را دون او
صحت رنجور بود، افسون او
پنجہ زد یا موسیٰ از کبشہ و کمال
آنجہان شد کہ شنیدستی تو حال

ہمچو ماروت چو ماروت بہر
اعتمادے ہوشان بر قدس خویش
گرچہ او با شیر صد چارہ کند
چون گناہ و فسق خسلقان جان
دست خانیدن گرفتندے بخشم
گفت حق شان، گر شمار و شکرید
شکر گوئیڈاے سپاہ و چاکران
گرازان معنی ہم من بر شما
عصمتے کہ مر شمارا در تن است
آن زمن بلینید از خود، مین و مین
ہر دو گفتند اے خدا فرمان تر بہت
این ہمہ گفتند و دل شان می طہید

از بطر خوردند نہر آلود تیسر
چیت بر شیر اعتماد گاویش
شاخ شاخش شیر ز پارہ کند
شدے روشن بایشان آن زمان
لیک عیب خود ندیدندے بخشم
در سیہ کاران مغفل، منگریہ
رست اید از شہوت و از چاک ان
مر شمارا پیشن پذیرد شما
آن ز عکس عصمت و حفظ من است
تاخیر بد بر شما دیوین
بے امان تو، اما نے خود کجاست
بد کجا آید ز انعم العبید

۸۳

(۲۱)

پس ہی گفتند کائے ارکانیان

بیخبر از پاسکے روحانیان

بارین گردون تقہاسامی تمیم

برزین آئیم و شادروان ز نیم

ہر دو شان گفتند مارا باک نیست

کہ سرشت باز آب و خاک نیست

عدل و وزیم و عبادت آوریم

باز ہر شب سوئے گردون بر پریم

تا شویم اعجوبہ و دور زمان

تا نہیم اندر زمین امن و امان

ست بودند و رہیدہ انکسند

ہائے و ہوائے عاشقانہ میزدند

یک کمین و امتحان در راہ بود

صرصرش چون کاہ کہ رامی ربود

امتحان میکرد شان ز پڑزیر

کے بود سرمست را ز نہیہا خبر

پس زمستہا گفتند اسے دیرغ

برزین باران بدادے چو میخ

گتریدیے در ان پیدا و جا

عدل و انصاف و عبادات و وفا

این گفتند و قنسامی گفت بایت

پیش پائیت و ام نامہ پیدائیت

این قضا میگفت لیکن گوش شان

بستہ بود اندر حجاب جوش شان

چشمہا و گوشہا را بستہ اند

جز گر آنہا کہ از خود رستہ اند

جز عنایت کہ شاید چشم را

جز محبت کہ نشاند خشم را

جہد بے توفیق جان کنندن بود

زار زنی کم گر چہ صد خرمن بود

۲۰۶
(دفعہ سوم)

۲۰۷

عیاد کردن کے ہمہ ساریہ و جوابہا و ادون از قیاس

لحن مرغان را اگر و صفت شوی

بر ضمیر مرغ کے واقف شوی

گر بیا موزی صغیر پر بند

تو چہ دانی کو چہ گوید با گل

ور بدانی باشد آن ہم انگان

چون ز لب جناب گمانا گران

آن ز سے رگ گفت افزون مایہ
گفت با خود کر کہ با گوشش گران
خاصہ رنجور، ضعیف آواز شد
چون بہ منیم کان لبش جنابان شود
چون گویم چونی اسے محنت کشم
من گویم، شکر، چہ خوردی ابا
من گویم، صبح نوشتہ باد آن
من گویم، بس مبارک پاست او
پاسے اورا آزمودستیم ما
این جوابات قیاسی راست کرد
گوئی، رنجور را خاطر زکر
کر، آمد پیش رنجور و نشست
گفت چونی، گفت، مردم گفت، شکر
کاین چہ شکر است، این عدوئے مایہ است
بعد ازان گفتش، چہ خوردی، گفت، زہر
بعد ازان گفت، از طبیبان کیت او
گفت عزرا، یسعی آید برو
کہ ترا رنجور شد ہمسایہ
من چہ دریابم، ز گفت آن جوان
لیک باید رفت آنجا نیست بد
من قیاسے گیرم آنرا از خرد
او بخوابد گفت، نیکم یا خوشم
او گوید، شربتے یا آتش با
از طبیبان پیش تو، گوید فسلان
چونکہ او آیا، شود کارت نکو
ہر کجا شد، می شود حاجت او
پیش آن رنجور شد آن نیکم
اندکے رنجیدہ بود اسے پڑہنر
بر سر او خوشش ہی مایہ دست
شد ازان رنجور پر آزار و نگر
کر قیاسے کرد آن کج آمدہ بست
گفت نوشتہ باد، افزون گشت قبر
کو ہی آید بچارہ پیش تو
گفت، پیش بس مبارک شاد تو

این زمان از نزد او آیم برت
 کربون آمد، بگفت او، شادمان
 خود گمانش از کوی محکوس بود
 ادره میگفت با خود از عسا
 گفت رنجور این عدو سے جان است
 خاطر رنجور گویان صد سقط
 این قیاس خویش را ر و ترک کن
 گوشش حق تو بحر ف ا در خور است
 اول آنکس کاین قیاس کها نمود
 گفتم اورا تا که گردد غصه خورت
 شکر که کردم مراعات این زمان
 که زیان محض را پنداشت شود
 شکر که کردم عیادت جا را
 ماند استیم، کوکان جفاست
 تا که پیغامش کند از هر منط
 کز قیاست نو شود ریش کهن
 دان که گوشش عیب گیر تو که است
 پیش انوار خدا، طیس بود

مقایله چینیان و میان در صنعت نقاشی

چینیان گفتند، ما نقاشش تر
 گفت سلطان امتحان خواهم درین
 چینیان گفتند، ما خدمت کنیم
 اهل چین در روم در بحث آمدند
 چینیان گفتند یک خانه بما
 بود و خانه مقابل در به
 چینیان، صد رنگ از شنه خواستند
 هر صبا سے از خرینه رنگها
 رومیان گفتند ما را اگر و فر
 کز شما خود کیست در دعوی بین
 رومیان گفتند، در حکمت تنیم
 رومیان در علم و اقف تر بدند
 خاص بسیارید و یک آن شما
 زان یک چینی ستند رومی دیگر
 پس خزانہ باز کرد آن ارجمند
 چینیان را، رتبہ بود و عطا

رومیان گفتند نے نقش و نگار
در خور آید کار را جز دفع رنگ
در فرو بستند و صیقل میزند
بچو گردون، سادہ و صافی شدند
چینیان چون از عمل فارغ شدند
از پئے شادی و ہلہا میسوز
شدہ در آمد، دید آنجا نقشہا
می بود آن عقل را و فہم را
بعد از ان آمد بسوئے رومیان
پرچہ آنجا بود، آنجا نگار
عکس آن تصویر و آن کردار
دیدہ را، از دیدہ خانہ بھی۔ مبرود
رومیان آن صوفیان اندازے پر
بے ذکر اہ کتاب و بے ہنر
لیک صیقل کردہ اند، آن سینیہا
پاک ز آرزو جس جس و بخل و کینہا
آن صفائے آئینہ و صفیل است
صورت بے غتہا را، قابل است
اہل صیقل رستہ اند از بود رنگ
ہر دے بستند خوبی بید رنگ
نقش دفتر علم را بگذاشتند
راست عین الیقین افراشتند
رفت فکر و روشنائی یافتند
بحر و بر آ آشنای یافتند

سوال کردن پیغمبر از زید کہ چونی جواب د

گفت پیغمبر، صبا سے زیدؑ را
کیف صحبت اے رفیق با صفا
گفت، عجب امو منا، باز او شگفت
کونشان از باغ ایمان گر شگفت
گفت، تشنہ بودہ ام من روز ما
شب بخت ستم ز عشق و سودا
تا ز روز و شب گذر کردم چنان
کہ ز اسپر بگذرد نوک سنان

کہ اذان سوروز و شب جملہ کمیت
ہست ازل را و ابد را اتحاد
گفت ازین رہ کورہ آوردی بیار
گفت 'خلقان چون بینند آسمان
ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من
یک بیک دمی شناسم خلق را
کہ ہستی کمیت و بیکانہ کفست
جملہ را چون روز رستاخیز من
مین گویم یا نسہ و بندم نفس
یا رسول اللہ گویم سر حشر
ہل مرا تا پردہ را بر درم
تا کسوف آید از من خورشید را
و انما یم را ز رستاخیز را
دستہا بہریدہ 'اصحاب شمال
و کشایم ہفت سوراخ نفاق
و انما یم من پلاس شقیا
ہمچنین میگفت سرست و خراب
گفت 'مین درکش کہ اپت گرم شد
گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم
ہر کسے را اگر بدے آن چشم و زور
کے ستارہ حاجتے اسے ذیل

صد ہزاران سال و یک ساعت کمیت
عقل را رہ نے سوائے افتقاد
درخوردہ ہم و عقول این دیار
من بہیم عرش را باعرشیان
ہست پیدا ہجو بت پیش ثمن
ہمچو گندم 'من ز جو در آسیا
پیش من پیدا ہوار و ماہیت
فاس می بینم 'عیان از مرد وزن
لب گزیدش مصطفیٰ یعنی کہ بس
در جہان پیدا کنم امروز نشر
تا چو خورشیدے بتابد گوہرم
تا انما یم نخل را و بید را
نقد را و نقد قلب آمیز را
و انما یم رنگ کفر و رنگ آل
در ضیائے ماہ تبے خف و محاق
بشنو انم ہبل و کوس نیسیا
داو پیغمبر گریانش بتاب
عکس حق لایستی 'زوشرم شد
رہروان را 'شمع و شیطان را رجوم
کہ گرفتہ ز آفتاب چرخ نور
کہ بدے 'بر نور خورشید او دلیل

پہچ ماہ و اختہ سے حاجت نہو کہ بود بر آفتاب حق شہود
 نیت حکمت گفتن این اسرار را چون قیامت یسر اظہار را
 زید را اکنون نیابی کو گر بخت جست از صفِ نعال و نعل بخت
 نو کہ با ششی زید ہم خود را نیافت همچو اختر کہ برد خورشید یافت
 نے اذو نقشے بیانی نے نشان نے کہے یابی براہ کھشان
 شد حواس و نطق بے پایان ما جو نور دانش سلطان ما

۲۴

مستہم کردن غلامان خواجہ لقمان اکہ میوٹائے خوب خودہ است تدبیر لقمان انکشاف حال

آئینہ توجہ بہ سرن از غلات
 آئینہ و میزان کجا گوید غلات
 آئینہ و میزان کجا بند نفس
 بہر آزار و حیا ئے ہیچ کس

بود لقمان پیش خواجہ خویشتن در میان بند گانش خوار تن
 میفرستاد او غلامان را بباغ تاک میوہ آید شش بہر فراغ
 بود لقمان با غلامان چون طفیل پر مالی تیرہ صورت ہنجو میل
 آن غلامان میوٹائے جمع را خوش بخوردند از نہیب طمع را
 خواجہ را گفتند لقمان خورد آن خواجہ بر لقمان ترش گشت دگران
 چون تفحص کرد لقمان آن سبب در عتاب خواجہ اشش بکشد لب

گفت لقمان، سید ایش خدا
 امتحان را کار فرما، اے کیا
 امتحان کن جلد مارا اے کریم
 بعد ازان مارا بصرائے بران
 انگہان بنگر تو بد کردار را
 گشت ساقی خواجہ از آب حمیم
 بعد ازان میراندشان در وشتہا
 قے در افتادند ایشان از عنا
 چونکہ لقمان را در آمد قے ز نافع
 حکمت لقمان چو تماند این نمود
 بندہ فائن نباشد مرتجہ
 شربت گرم آب دہ بہر بلا
 سیرمان در دہ تو از آب حمیم
 تو سوار و ما پیادہ بردوان
 صنعہائے کاشف اسرار را
 مرغلامان را و خوردند آن ز نیم
 مید و دیدندے میان کشتہا
 آب می آورد ز ایشان میوہ
 می برآمد از درونش آب صاف
 پس چہ باشد حکمت رب الوجود

آتش افتادن بشہرے دہرہ عمر

آتش افتاد در عہد عمر
 در قناد اندر بنا و خانہا
 نیم شہر از شعلہ آتش گرفت
 مشکہائے آب و سرکہ میزدند
 آتش از استیزہ افزودے لب
 خلق آمد جانب عمر و شتاب
 گفت این آتش از آیات خداست
 ہچو چوب خشک میخورد و حجر
 تا زد اندر پڑ مرغ و لانہا
 آب می ترسید ازان و می گشت
 بر سر آتش کسان ہوشمند
 میرسید اورا مدد از صنع رب
 کاتش مائی نیوہ تیج ز آب
 شعلہ از آتش بخل غماست

آب بگذارید و نان قسمت کنید	بخل بگذارید، اگر آب منسید
خلق گفتند سبش که ده کبشو ده ایم	ما سخی و اهل فتوت بوده ایم
گفت نان بر رسم و عادت داده اید	از برائے حق، در سب کشاده اید
بهر فقر و بهر بوش و بهر نیاز	نزد برائے ترس و تقوی و نیاز
مال تخم است و بهر شوره مند	تیغ را در دست هر رهن مند
اهل دین را بازوان اهل کین	همنشین حق بگو، با دشمنین
هر کس بر قوم خود ایشار کرد	خواجہ پسندارد که او خود کار کرد

۲۶

خداوند خشن کافر بر روی علی و بازماندن حضرت از قتل او

از علی آموذ اخلاص عمل	غیر حق را، دان منزه از دخل
در غزا، بر پہلو آنے دست یافت	زود شمیرے بر آورد و شافت
او خدا و انداخت بر روی علی	افتخار، هر نبی و هر ولی
او خداوند اخت بر روی که ماه	سجدہ آورد پیش او در سجده گاه
افتخار، هر ولی و هر صفی	کرد نام غیظ بر خود منطقی
در زمان، انداخت شمیر آن علی	کرد او اندر غزایش کاہلی
گشت حیران آن مبارز در عمل	از نمود عفو و رحیم بے عمل
گفت بر من تیغ تیز افراشتی	از چه فلکندی مرا بگذاشتی
بان چہ دیدی بہتر از پیکار من	تا شدی تو سست در اشکار من

۹۳

گفت من تیغ از پئے حق میزنم
 شیر حتم نیستم شیر هوا
 خشم بر شایان شد و مارا غلام
 تیغ حلم گردن خشم زد و هست
 گفت پیغمبر بگو شش چاکرم
 کرد آگه آن رسول از دئے دوست
 او همی گوید بکش پیشین مرا
 من همی گویم چو مرگ من ز تست
 گفت دشمن را همی بسیم به چشم
 زانکه مرگم اچو جان خوش آمد است
 مرگ بمیرگی بود مارا حلال
 آمد و در خاک پیشم او افتاد
 باز آمد کے علی زد و دم بکش
 من حلاست میکنم خونم بریز
 گفتم ار هر ذره خونی شود
 یک سرازو تو نتواند برید
 یک بغیم شو شفیع تو منم
 گفت امیر المومنین با آن جوان
 چون خسد و انداختی بروئ من
 نیم بهر حق شد و سیمه هوا
 تو نگاریده کف مولیستی

۹۵

۹۷

۹۸

بسته حتم نه مامور تنم
 فعل من بر دین من باشد گوا
 خشم را من بسته ام زین و لگام
 خشم حق بر من چو رحمت آمده هست
 کو بر دروزه ز گردن این سرم
 که هلاکم عاقبت بر دست اوست
 تا نیاید از من این مسکر خطا
 با قضا من چون توانم حیل جست
 روز و شب بزدی ندارم هیچ خشم
 مرگ من در بحث چنگ اندر زد است
 برگ بے برگی بود مارا نوال
 و میدم بر پائے من سری نهاد
 تا نه بینم آن دم و وقت ترش
 تا نه بسند چشم من آن رستخیز
 خنجر اندر کف بقصد تو بود
 چون تسلیم بر تو چنین خط کشید
 خواجسته روح من نه مملوک تنم
 که به سنگام نبر و اسے پهلوان
 نفس جنید و تبه شد خوسے من
 شرکت اندر کار حق نبود روا
 آن حتی کرده من نیستی

نقش حق را با همسم با هر حق شکن
 کبر این بشنید و نور سے شادید
 گفت من تخم جفا میکاشتم
 تو ترا زده سے احد خو بود
 من غلام آن جبرائیل شمع خو
 من غلام موج آن دریائے نور
 غرض کن برین شهادت را که من
 قرب پنج کس ز خویش و قوم او
 او به تیغ علم پسندین خلق را
 تیغ علم از تیغ آهن تیس تر
 بر زجاجه دوست ننگ دست زن
 در دل او تا که زنا سے برید
 من ترا نوسے و گر پنداشتم
 بل زبانه هر ترا زود بود
 تفسد و غش شمع کیشم بوده
 که چراغت روشنی پذیرفت زود
 کو چنین گوهر بر آرد در ظهور
 مر ترا دیدم سرافراز من
 عاشقانه سوئے دین کردند و
 و خبرید از تیغ چندین خلق را
 بل ز صد شکر ظفر انگیز تر

اے دریغا تقدیر و خورد شد
 سخت خاک آلود می آید سخن
 تا خدایش باز صاف و خوش کند
 صبر آرد آرزو را نه شتاب
 جوشش فکرت از ان افسرده شد
 آب تیره شد هر چه بند کن
 او که تیره کرد هم صافش کند
 صبر کن و الله اعلم بالصواب

تمام شد و قراول

دفعہ دوم

مستے این ثنوی تاخیر شد
مہلتے بایت تاخون شیر شد
چون صبا الحق حسام الدین عثمان
باز گرد این خطا مع آسمان
چون ندرا سوئے ساحل یگشت
چنگ شعر ثنوی با ساز گشت
ثنوی کہ صیقل ارواح بود
باز گشتش روز استغفار بود
مطلع تاریخ این سودا و سود
سالان حیرت شد و شصت و دو بود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آئینہ دل چون شود صفائی پاک
نقشہا بیسنی برون از آب دغاک
ہم بینی نقش و ہم نقاشش را
فرش دولت را و ہم فرش را
تا یکے مو باشد از تو پیش چشم
در خیالت گوہر سے باشد چو چشم
یشم را آنکہ شناسی از گہر
کز خیال خود کنی کفی عبہ
یک حکایت بشنوائے گوہر شناس
تا بانی تعیان را از قیاس

۱

ہلال پنداشتن شخصے خیال اور عہد عمر

ماہ روزہ گشت در عہد عمر
بر سر کوبے دویدند آن نفر
تا ہلال روزہ را گیسند فال
آن یکے گفتاے عمر اینک ہلال
چون عشر بر آسمان مہ را ندید
گفت کاین مسہ از خیال تو دمید
ور نہ من بیستازم افلاک را
چون نمی بیستم ہلال پاک را
گفتاے تر کن دست و برابر و ہمال
انگہان تو بزگر سوئے ہلال
چونکہ او ترک و ابرو مسہ ندید
گفتاے شہ نمیت مہ شد تا پدید

گفت آری سوے ابرو شد کمان
چون یکے مو کثر شد ابرو سوے او
چون یکے مو کثر شد او را راه زد
موسے کثر چون پرده گردون شود
راست کن اجزات را از راستان
هم ترازو را ترازو راست کرد
هر که بانار استان هم سنگ شد
بر سر اغیار چون شمشیر باش
تا ز غیرت از تو یاران نگسلند

سوے تو افکند تیرے از گمان
شکل ماه نو نمود آن سوے او
تا بد عوسے لاف و دید ماه زد
چون ہمہ اجزات کثر شد چون بود
سرکش اسے رست روئے آن استان
هم ترازو را ترازو کاست کرد
در کمی افتاد و عقلش دنگ شد
مین کن رو باه بازی شیر باش
زانکه آن خاران عدوے این گلند

۲

دزدیدن مار گیرے مارے از مار گیرے دیگر

۱۰۳

گر برد مالست عدوے پر نفی

رهزنی را برده باشد رهزنی

دزد کے از مار گیرے مار برد
وارمہیہ آن مار گیر از زخم مار
مار گیر کش دید و پس شناختش
در دعایمخو استے حباغم ازو
شکر حق را کان دعا مرد و دوشد
بس دعا ما کان زیان است ہلاک

ز ابلی آن را غنیمت می شد
مار کشت آن دزد را بس زار زار
گفت از جان مار من پر داغتش
کش بیایم مار بستام ازو
من زیان پنداشتم آن سود شد
وز کرم می نشود یزدان پاک

دفعہ دوم
 مصلحت است و مصلحت را دادند او کان دعا را بازمی گردانند او
 و ان دعا گوینده شاکی میشود می برد وطن بدو آن به بود
 می نداند که بلائے خویش خواست و ز کرم حق آن بدو نادر در است

التماس بجائے عیسےٰ بزنده کردن استخوانها

۱۰۳

گفت با عیسےٰ یکے ابله رفیق
 گفت روح افتد آن نام سنی
 مرا آموز تا احسان کنم
 گفت خامش کن که آن کار تو نیست
 کان نفس خواهد ز باران پاک تر
 گفت اگر من نیستم اسرار خوان
 گفت عیسےٰ یار باین اسرار چیست
 چون غم خود نیست این بسیار
 مرده خود را را کر دست او
 گفت حق او بار هم او بار جو است
 چونکه عیسےٰ دید کان ابله رفیق
 می نگریست و پند را از ابله
 خواند عیسےٰ نام حق بر استخوان
 حکم یزدان از سپے آن خام مرد
 استخوانها دید در گور عمیق
 که بدان تو مرده زنده میکنی
 استخوانها را بدان با جان کنم
 لایق انفاس و گفتار تو نیست
 و ز فرشته در روش چلاک تر
 هم تو بر خوان نام را بر استخوان
 میل این ابله درین گفتار چیست
 چون غم جان نیست این مردار را
 مرده بیگانه را جوید رفو
 خار و دین بدن جزائے کشت و است
 جز که استیزه نمیدانند طریق
 بخل می پسندد او از گمراهی
 از برائے التماس آن جوان
 صورت آن استخوان را زنده کرد

از میان برست یک شیر سیاه
 کله اش بر کند و مغزش بخت زو
 گرد را مغزے بدے ز اشکش
 گفت عیئے چون شتالیش کو فنی
 گفت عیئے چون خوردی خون مرد
 گفت آن غیر اسے میجا آن شکار
 گرم را روزی بدے اندر جهان
 این سزائے آنکه یا بد آید و ف
 گرد اند قیمت آن جوئے خر
 او بیابد آن چنان پیغمبرے
 چون نیرد پیش او از امر کن
 این سگ این نفس را زنده مخواه
 خاک بر سر استخوانے را که آن

پنجه بر زد اگر نقشش را تباہ
 همچو جو زے کا ند و مغزے بنود
 خود نبودے نقص الا بر تنش
 گفت زانو کہ تو زو آشوفی
 گفت در قسمت نبودم رزق خورد
 بود خالص از بر اسے اعتبار
 خود چسہ کارستی مرا بامردگان
 همچو خرد در جو میسر داز گراف
 او بجائے پانہد در جوئے سر
 میر آسے زندگانی پرورے
 اسے ایسہ آب مارا زنده کن
 کو عدوئے جان تست از دیر گاہ
 مانع این سگ بود از صید جان

۲

پیرن صوفے بہیمہ دورا بخادے باند زربیا

۱۰۳

صوفے میگشت در و در افق
 یک بہیمہ داشت در آخر بہت
 پس مراقب گشت بایاران خویش
 دفتر صوفی سواد و حرف نیست

تا شبے در خانقاہے شد قنق
 او بصدر صفہ بایاران نشست
 دفترے باشد حضور یار پیش
 جزدل اسپید چون ف نیست

زاد و دانشمند آنام قلم
 حلقه آن صوفیان مستفید
 خوان بسیار دارند بهر پیهان
 گفت خادم را که در آخر عمر بود
 گفت لا حول ایچه افزون گفتن است
 گفت ترک کن آن جوش را از بخت
 گفت لا حول این چه سیگوئیها
 گفت پالانش سر و نه پیش پیش
 گفت لا حول آخر این حکمت گذار
 جلد راضی بسته اند از پیشش با
 گفت آبش ده و لیکن شیر گرم
 گفت اندر جو تو کمتر گاه کن
 گفت جایش را بروب از ننگ و شک
 گفت لا حول اے پدر لا حول کن
 گفت بستان شانه پشت خر سنجار
 گفت دُم افشار را کوته ببند
 گفت لا حول اے پدر چندین سال
 گفت بر پشتش فلک جیل زودتر
 گفت لا حول اے پدر چندین گو
 من ز تو استاترم در فن خود
 لایق هر میهمان خدمت کنم

زاد صوفی چیت انوار قدم
 چونکه در وجد و طرب آخر رسید
 از بهر سیمه یاد آور و آن زمان
 راست کن بهر بهیمه گاه و جو
 از قدیم این کار با کار من است
 کان خرک پیر است و ندانهاشست
 از من آموزند این تدبیر ما
 دار و سئ منیل بنه بر پشت ریش
 جنس تو همسایم آمد صد هزار
 هست همان جان ما و خویشش با
 گفت لا حول از تو ام گرنت شرم
 گفت لا حول این سخن کوتاه کن
 و ر بود تر از ریز بروئے خاک خشک
 بار سول اهل کمتر گو سخن
 گفت لا حول اے پدر شرع بد
 تا از غلطیدن نیفتد او به بند
 بهر خر چندین مرد و اندر جوال
 زانکه شب سراسر اے کان بهر
 استخوان در شیر نبود تو جو
 میهمان آید مرا از نیک و بد
 من ز خدمت چون گل چون سوختم

خادم این گفت و میان بر بست چیت
 رفت و از آن خبر نکرده او هیچ یاد
 رفت خادم جانب او باش چند
 صوفی از ره مانده بود و شد دراز
 کان خرخش در چنگ گرگے مانده بود
 گفت لاجول این چه مایه یو لیاست
 باز میسید آن خرخش در راهرو
 گونه گون میسید ناخوشش واقعه
 گفت چاره چیست یاران خفته اند
 از میگفت اسے عجب آن خادمک
 من نکر دم باوے الا لطف ولین
 هرعداوت را سبب باشد سند
 باز میگفت آدم با لطف وجود
 آدمی مرا رو کرد دم را چه کرد
 گرگ را خود خاصیت بدریدن است
 باز میگفت این گمان بد خطاست
 باز گفتم حزم سوء الظن تست
 صوفی اندر و سوسه در آن خرچیان
 آن خبر سکین میان خاک و سنگ
 خسته از ره جسد شب بے علف
 خر همه شب ذکر گویان کا سے الہ
 گفت ارستم کاہ و جو آرم نخت
 خواب خرگوشے بدان صوفی قتاد
 کرد بر اندرز صوفی رشیخت
 خوابها میسید با چشم فنداز
 پارما از پشت و رانش می بود
 اسے عجب آن خادم شفق کجاست
 کہ بچا ہے می فتادو کہ بہ گو
 قاتحہ میخو اند او دالعتا بہ
 رفتہ اند و جلد در تابستہ اند
 نے کہ با ما گشت ہم نان و نمک
 او چرا با من کند بر عکس کین
 در نہ جنسیت و فالتقین کند
 کے بر آن اہلیس جو سے کردو بود
 کہ ہمیںخو اہستہ اور امرگ و درد
 دین حسد در خلق آخر روشن است
 برادر اے سنچنین ظنم کجاست
 ہر کہ بد ظن نیست کے ماند درست
 کہ چنان بادا حسد اے دشمنان
 کڑ شدہ پالان دریدہ پاہنگ
 گاہ در جان کسندن و کہ در تلف
 جو ہا کردم کم از یک مشت کاہ

باز بان حال میگفت 'اسے شیوخ
 آنچہ تھن خرید از پنج و عذاب
 پس بہ پہلو گشت آن شب تا سحر
 تا کہ میسر کرد از فراق کاه و جو
 بچنین در محنت و درد درد و سوز
 و ز شد خادم بسیار باد
 حرفہ و شانہ و وسعہ ز خمش بزد
 خرچہ گشت از تیرے میث
 چونکہ سو فی پرشتہ شد روان
 ہر زمانش خلق می برداشتند
 آن یکے گوشش ہی پیچید سخت
 وان دگر در غسل و محبت سنگ
 باز می گفتند اسے شیخ این زحمت
 گفت آن خر کہ بہ شب لاجول خورد
 چونکہ قوت خربشب لاجول بود
 چون ندارد کس غم تو ممتحن
 آدمی خوارند اغلب مردمان
 خانہ دیو است دلہاسے ہمہ
 از دم دیو آنکہ اولاجول خورد
 ہمو شیرے صید خود را خویش کن
 ہمو خادم وان مراعات خان

رستے کہ سو ختم زین خسام شیوخ
 مرغ خاکی بسند اندر سیل آب
 آن خسہ بیچارہ از جوع البقر
 مستند از اشتیاق کاه و جو
 تا ہما میسر کرد از شب تا روز
 زود پالان جبت و بر پشتش نہاد
 کرد با خرانچہ با سنگ می سزد
 کو زبان تا خسہ بگوید حال خویش
 رو در افتادن گرفت آن ہر زمان
 جملہ رنجور کش ہی پنداشتند
 وان دگر در زیر کاش جبت سخت
 وان دگر در چشم او میدید رنگ
 و سے ہمگفتے کہ شکر این خر قویت
 جز بدین شیوہ نتاندر آورد
 شب مسج بود و روز اندر سجد
 خویش کار خویش باید سختن
 از سلام علیکشان کم جوانان
 کم پذیر از دیو مردم و مدسہ
 ہمو آن خسہ در سر آید در نبرد
 ترک عشوہ اجنبے و خویش کن
 بیکی ہتہر ز عشوہ ناکسان

۸۴
یو قیت قصص
د فرودم
کیت بیگانہ، تن خاکے، تو کز برائے اوست غنا کئے تو
آتو تن را چرب و شیرین بہی جو ہر جان را نہ بسنی فر بہی

۵

حلو خریدن شیخ احمد خضرویہ جیت غریبان

۱۰۸

رحمت موقوف آن خوش گریاست
چون گریست از ہر جست و خاست
تا نگریہ از کے خند و چمن
تا خرید طفل کے جوشد لب

بود شیخے داسا او دام دار
دو ہزار ان دام کردے ازہان
ہم بوام او خانقاہے ساختہ
احمد خضرویہ بودے نام او
دام او را بحق زہر جامی گزاری
شیخ دامی ساہبا این کار کرد
تھنہا میکاشت تا روز اجل
چونکہ عمر شیخ در خستہ رسید
دام داران گرد او بنشستہ جمع
دام داران گشتہ نومید و ترش
شیخ گفت، این بدگمانان را نگر
از جو انردی کہ بود او نامدار
خرج کردے بر فقیران جہان
جان و مال و خانقاہ در باختہ
خدمت عشاق بودے کام او
کرد حق بھسہ خلیل از ریگ آرد
می شد میسدا و چون پایمرد
تا بود روز اجل میسدا اجل
در وجود خود نشان مرگ دید
شیخ در خود خوش گذران بھو شمع
در و دہا یار شد بادروش
نست حق را چار صد دینار زر

۱۰۹

کو دے کے حلو از بیرون باہک زد
 لاف حلو! براسید و باہک زد
 شیخ اشارت کرد خادم را بہر
 کہ برو! آن جسد حلو را بخور
 آغ میسان چونکہ از حلو خوردند
 یزما نے تلخ در من نہ گزند
 در زمان خسادم برون آمد ز در
 تاخرد آن جسد حلو زان پسر
 گفت اورا کین ہمہ حلو! بچند
 گفت نے از صوفیان اغزون بخور
 او طبق بہاد اندر پیش شیخ
 کرد اشارت باغریان کین نوال
 بہر سرمان بگلی حلقہ زدند
 چون طبق خالی شد آن کودک ست
 شیخ گفت از کجا آرم دم
 کودک از غم زدو طبق را بر زمین
 ناله میکرد و فغان و بے ٹائے
 کاشکے من گرد گلخن گشتے
 از غریب کو دک! آنجا خیسہ و شر
 پیش شیخ آمد کہ اسے شیخ درشت
 گر روم من پیش او دست تہی
 وان غم میان ہم بانکار وجود
 مال ما خوردی، مظالم میبری
 تا نماز دیگر آن کودک گریست
 شیخ قازغ از جفا و از خلاف
 لاف حلو! براسید و باہک زد
 کہ برو! آن جسد حلو را بخور
 یزما نے تلخ در من نہ گزند
 تاخرد آن جسد حلو زان پسر
 گفت کودک نیم دنیا بہت داند
 نیم دنیا بہت دہم دیگر گو
 تو بہین اسرار سراندیش شیخ
 بہک تبرک خوش خرید اینہ اطفال
 خوش ہم بخور جسد حلو! بچند
 گفت دنیا رم بدہ! اسے پیر مرد
 وام دارم! میروم سوئے عدم
 نالہ و گریہ بر آورد و حسنین
 کہ مرا بشکتہ بودے ہر دو پائے
 بر در این خانقہ نگذشتے
 گرد آمد گشت بر کودک حشر
 تو یقین دان کہ مرا استاد گشت
 او مرا بکشد! اجازت میدہی
 رو! شیخ آوردہ کاین بازی چہ بود
 از چہ بود این ظلم دیگر بر سری
 شیخ دیدہ بہت بروئے نگریت
 در کشیدہ روئے چون بہ در لحاف

ہم شدے تو زنج کو دک دنگ چند
تا کہے نہ ہو کو دک، سچ چیز
شد مناز دیگر آمد خادے
صاحب مالے و خلعے پیش پیر
چار صد دینار بر گوشہ طبق
خادم آمد شیخ را اکر ام کرد
چون طبق پوش از طبق برداشتاد
آہ و افغان از ہمہ بر خاستاد
این چه بتر است این چه سلطانت باز
ماند استیم، مار عسفو کن
ما کہ کورانیہ عصا می زنیم
ما چو کران، ناشنیدہ یک خطاب
شیخ فرمود آن ہمہ گفتار و قال
بستر آن این بود کہ حق خواستم
گفت این دینار اگر چه اندک است
تا نگیرد، کو دک، حلوا فروش
اسے برادر طفل طفل چشم تست
کام تو موقوف زارئے دل است
گر ہمخواہی کہ شکل حل شود
گر ہمخواہی کہ آن خلعت رسد

۱۱۰

ہمت شیخ آن سحر اکر و بند
وقت پیران ازان پیش است تیز
یک طبق بر سر ز پیش جاتے
ہدیہ ہر ستاد کز و سے بد خیر
نیم دینار دگر اندر ورق
وان طبق نہیسا و پیش شیخ فرد
خلق دیدند آن کراستہ را ازو
کاسے سر شیخان و شامان این چہ بود
اسے خداوند خداوندان راز
بس پراگندہ کہ رفت از ماسخن
«جسم» قذیبہا را بشکنیم
ہرزہ گویان از قیاس خود جواب
من محل کردم شمار آن جدال
لا جسم بنمود راہ را ستم
یک موقوف عزیز کو دک است
بحر بخشایش نمی آید بوجوش
کام خود موقوف زاری دان نخت
بے تضرع کامیابی شکل است
خارجہ می بگل مبدل شود
پس بگرایان طفل ویدہ جید

خاریدن و تلے شیرے را در تارکی

اللہ اللہ میسنی از بہرستان

بے طبع پیش آئی و اللہ را بخوان

گر بدانتے گدا از گفت خوش

پیش چشم و نہ کم ماندے پیش

روستائی گاؤں در آخر بہ بست	شیر گاوش خورد و بر جایش نشست
روستائی شد در آخر سوئے گاؤں	گاؤں را بخت شب آن کنجکاؤں
دست می لیسد بر عضائے شیر	پشت و پہلو گاؤں بالاکاؤں زیر
گفت شیر از روشنی افزون بیے	زہرہ اش ہریدئے و دل تن شے
بچنین گستاخ زان می خسار دم	کو درین شب گاؤں می پندار دم
حق ہیگوید کہ اسے مغرور کوڑ	نے ز نام پارہ پارہ گشت طوڑ
از پدر و ز مادر این بشنیدہ	لا جسم غافل درین چھپدہ
گر تو بے تقلید از و واقف شوی	بے نشان بجائے چون بٹف شوی

فروختن صوفیان بہمیہ صوفی مسافرا

بشنو این قصہ بچے تہہ دیدرا	تا بدانی آفت تفت لیدرا
صوفے در خانقاہ از رہ رسید	مرکب خود برد و در آخر کشید

آکېش داد و علف از دست خویش
 احتیاطش کرد از سهو و غباط
 صوفیان در ویش بودند فقیر
 اے توانگر تو که سیری بین مجنّد
 از سه تقصیر آن صوفی ربه
 که ضرورت هست مردارے مباح
 همدان دم آن خسرک بفرقتند
 دلوله افتاد اندر حسانه
 چند ازین صبر و ازین سه روزه چند
 ما هم از خلقیم جان داریم ما
 تخم باطل را از ان میکاشتن
 وان مسافر نیز از راه دراز
 صوفیانش یک یک بنواختند
 آن یکے پایش همی مایید و دست
 وان یکے افشانند گرد از خست او
 گفت چون میدید میلان شان بوی
 لوت خوردند و سماع آغاز کرد
 دود مطبخ گرد آن پاکوستن
 گاه دست افشان قدم میکوفتن
 چون سماع آمد ز اول تا کران
 خربخت و خسر برفت آغاز کرد

نے چو آن صوفی کہ گفتم پیش
 چون قضا آید چه سود است احتیاط
 کا و فقر ان یکن کفر اکبر
 برکشے آن فقیہ در دمنہ
 خرفروشی دیگر گشتند آن ہمہ
 بس فسادے که ضرورت شد صلاح
 لوت آوردند و شمع افروختند
 کامشان لوت و سماع است دلہ
 چند ازین ترسبیل این در یوزہ چند
 دولت امشب میہسمان اریم ما
 کانکہ آن جان میت جان پنداشتند
 خستہ بود و دید آن قبیل و نماز
 نزد خدمتہاش خوش می باختند
 وان یکے پرسیدش از جائے نشست
 وان یکے بوسید دستش را و رو
 گر طرب امشب نخواہم کرد کے
 خانقہ تا سقف شد پر دود و گرد
 ز اشتیاق و وجد جان آشوفتن
 کہ بسجده صفتہ رامی رفتند
 مطرب آغازید یک ضربہ گران
 زمین حرارت جسدہ را انباز کرد

نین چساره پاسه کوبان تاسه
 از ده تقلید آن صوفی همین
 چون گذشت آن نوش و جوش و آن سماع
 خافیه خالی شد و صوفی بماند
 رخت از حیره بر دل آورداد
 تارسد در هرمان اومی شتافت
 گفت آن خادم آبش برده است
 خادم آمد گفت صوفی خر کجاست
 گفت خر را من تو بسپرده ام
 بحث با تو حیه کن حجت میار
 از تو خواهم آن چه من بادم تو
 گفت پیغمبر که دستت آنچه برد
 ور نه از سر کشی راضی باین
 گفت من مغلوب بودم صوفیان
 تو جگر بنده میان گر بگان
 در میان صد گرسنه گرده
 گفت گیرم که تو طلبا بستند
 تونیایی و بگویی مرا
 تا خسته از هر که برد من و اخرم
 صد تدارک بود چون حاضر بند
 من کرا گیرم کرا قاضی برم
 کف زمان خرفت و خرفت اسپر
 خبر فرست آغاز کرد اندر حنین
 روز گشت و جمله گفتند اودع
 گرد از رخت آن مسافر می نشاند
 تا بخس بر بند و آن همراه جو
 رفت در آخر خر خود را نیافت
 زانکه آب او و دوش کمتر خورده است
 گفت خادم ریش من جنگه نجاست
 من ترا بر خسر موکل کرده ام
 و آنچه من بسپردمت واپس بپار
 باز ده آنچه که بسپردم تو
 باید شش در عاقبت واپس بپار
 نهک من و تو خانه قاضی دین
 حمد آوردند بودم نجبان
 اندر اندازی و جویی زان نشان
 پیش صد گرسنه گریه پرموده
 قاصد جان من سکین شدند
 که خرت را می برند اسے بینوا
 ورنه تو زیعی کنند ایشان نرم
 این زمان هر یک با تسلی شدند
 این قضا خود از تو آمد بر سرم

چون نیائی ونگوئی، اسے غریب
گفت، والله آدم من بار ما
تو ہی گفتی کہ خر رفت، اسے پسر
باز می گشتم کہ او خود واقف است
گفت، آنرا جملہ میگفتند خوش
مرا تقلید شان بر باد داد
خاصہ تقلید چنین بیجا صلاں
عکس ذوق آن جماعت میزدے
عکس چندان باید از یاران خوش
عکس کا دل زد تو آن تقلید دان
تا نشد تحقیق از یاران مبہر
صاف خواہی چشم عقل و سمع را

پیش آمد پنجپنہین ظلم میب
تا ترا واقف کنم زمین کار ما
از ہمہ گویندگان با ذوق تر
نہین قضا را ضیعت مردم عارف است
مرا ہم ذوق آمد گفتش
کہ دو صد لعنت برین تقلید باد
کا برو را رنجیتند از بہ بنان
وین دلم از عکس ذوقین میشدے
کہ شوی از جبر بے عکس آکبش
چو پیایے شد، شود تحقیق آن
از صدف گل، نگشتہ قطرہ در
بر دران تو پردا سئے طمع را

۸

زندانی مفلس و اعلان افلاس او

۱۱۳

ہر کہ از دیدار برخوردار شد
این جہان دچشم او مردار شد
لیک آن صوفی زستی دور بود
لاجسم در حرص او شب کور بود
صد حکایت بشنود مہوش حرص
در نیاید نکتہ در گوش حرص

بود شخصے مغلے، بے خان و مان
 لقمہ زندانیان، خوردے گراف
 زہر و نے کس را کہ لقمہ، مان خورد
 باو کیسل قاضے ادراک مند
 کی سلام مابقت قاضی بر کنون
 کا ندرین زندان بسانداو ستم
 مرد زندانی نیاید لقمہ
 در زمان پیش آید آن روز خ گلو
 چون گیس، حاضر شود بر ہر طعام
 پیش او بیچ است لوت شصت کس
 زین جنین قحط سالہ داد داد
 گوز زندان تار و دین گاؤ میش
 اسے ز تو خوش ہم ذکر و ہم اثاث
 سوئے قاضی شد کیل بانک
 خوانداورا قاضی از زندان بہ پیش
 گشت ثابت پیش قاضی آن ہمہ
 گفت، قاضی، خیر زین زندان برو
 گفت خان و مان من احسان تست
 گرز زندانم براتی تو برو
 گفت قاضی معنسی را و اما
 گفت ایشان متہم باشند چون

ماندہ در زندان و بند بے امان
 بر دل خلق از طمع چون کوہ قاف
 زانکہ آن لقمہ زبا چاک برد
 اہل زندان، در شکایت آمدند
 بازگو آزار ما، زین مرد و ون
 یا وہ تازو طبل خوار بہت و مضر
 و بعد حیلست کشاید طوع
 حجتش اینکہ خدا گفتہ کلا
 از وقاحت بے صلا و بے سلام
 کر کنند خود را اگر گویش پس
 غسل مولانا، ابد پایندہ باد
 یا وظیفہ کن، ز وقفے لقمہ ایش
 داد کن، استغاث، استغاث
 گفت با قاضی شکایت یک بیک
 پس تعخص کرد از اعیان خویش
 کہ نمودند از شکایت آن رمد
 سوئے خانہ مروہ ریگ خویش شو
 بچو کافس، جہنم زندان تست
 خود ہمیں سرم من ز درویشی و کہ
 گفت اینک اہل زندانت گوا
 میگزیند از تو میگزیند خون

دز تو میخواستند تاہم وہ رہند
 جسد اہل محکمہ گفتند
 ہر کرا پر سید قاضی حال او
 گفت قاضی کس گردانید فاش
 کو بگو اور امت ادبہا کمینند
 بیچکس نسبتہ بنفرد شد بدو
 ہر کہ دعوی آوردش اینجا بن
 پیش من افلاس او ثابت شدت
 حاضر آوردند چون فتنہ فروخت
 کرد بیچارہ بے فسر یاد کرد
 استریش بردند از ہنگام چاشت
 بر شتر بنشت آن قحط گران
 سو بسو و کو بکو می تاختند
 پیش ہر حمام و ہر بازار کہ
 وہ منادی گر بلند آواز یان
 جملگان آواز ما برداشته
 بینوائے بدادائے بیوفا
 مفلس است این و ندارد هیچ چیز
 ظاہر و باطن ندارد حبہ
 مان و مان با ادھر یعنی کم کمینند
 در حکم آرید این پڑ مردہ را
 زین غرض باطل گواہی میدہند
 ہم براد بار و بر افلاکش گوا
 گفت مولادست ازین مفلس بشو
 گرد شہر این مفلس است و بس قلاش
 طبل افلاکش عیان ہر جا زنیہ
 قرض ندہد، بیچکس او را تسو
 ایچ زندانش نخواہم کردن
 نقد و کالائستش چیزے بدست
 اشتر کردے کہ ہمیزم میفرودخت
 ہم موکل را بدانگے شاد کرد
 تائبش افغان او سوئے مذشت
 صاحب اشتر پیے شتر دو ان
 تاہم شہر شش عیان بشناختند
 کردہ مردم جسد در شکلش نگ
 ترک و کرد و در میان و تازیان
 کاین ہمہ تخم جناہا کاشته
 نان رہائے، زر گدائے بجای
 قرض ندہد کس مراد را یک پیشز
 مفلس، قلعے، دغائے، و بے
 چونکہ ادا آید، گرہ محکم زیند
 من نخواہم کرد زندان مردہ را

خوش تهید است و گلویش بس فراخ
 گریه شد هرگز آن جامه را
 چون شبانگه از شتر آمد بزیار
 بنشستی اشترم را از یگانه
 گفت: تا اکنون چه میگرددیم پس
 طبل افلاسم پسر خ سابه
 گوشش تو پر بوده است از طبع خام
 تا کلوخ و سنگ بشنید این بیان
 تا شب گفتند و در صاحب شتر
 با شعار نود شمار شاخ شاخ
 عاریه است آن تا فرید عامه را
 کرد گفتش من زلم و در است و دیر
 جور ما کردم، کم از خراج گاه
 هوشش تو کو نیت اندر خانه کس
 رفت تو نشنیده این واقع
 پس غمخ کر میکند گوشش از غلام
 مفلس است و مفلس است این قلیتبان
 بر نزد کو از طمع پر بود پُر

۹

کشتن شخصه مادر را تمیت

عفش اندر خانه تن نازنین

بر در کس دست میخاید بکس

آن یکے از خشم مادر را بکشت
 آن یکے گفتش که از بد گوهری
 به تو مادر را چسرا کشتی بگو
 هیچکس کشت است مادر را عود
 گفت: کاره کرد کان عار ویت
 متهم شد با یکے زن کشتش
 هم بزخم خنجر و هم ز خیم مشت
 یاد ناوردی تو حق مادری
 او چه کرد آخر بتو اسے رشت خو
 می نگوی کو چه کرد آخر چه بود
 کشتش کان خاک ستار ویت
 غرق خون در خاک گور غنمش

گفت پس ہر روز مردے را کشم
 نامے او برم بہ است از نائے خلق
 کہ فساد اوست در ہر ناحیت
 ہر دے قصد عزیزے میکنی
 از پیئے او با حق و با خلق جنگ
 کس ترا دشمن نماند در دیار

گفت آنکس را بکش اسے محشم
 کشم اور اوستم از خو تہائے خلق
 نفس رست آن مادہ بد خاصیت
 پس بکشتس اور اکہ بہر آن دنی
 از دے این دنیاے خوش رت تنگ
 نفس کشی باز رستی زاعت نذر

امتحان بادشاہے دو غلامان نو خرید را

۱۱۸

باسیکے زان دوشمن گفت و شنید
 از لب سشکر چہ زاید شکر آب
 دین زبان پردہ است برد گاہ جان
 آن دگر را کرد اشارت کہ بپا
 بود او گندہ دمان دندان سیاہ
 جستجوئے کرد ہم از کار ادا
 دور بشین یک زین سوتر مان
 تو مریم و ما طیب پر نسیم
 سوئے جامے کہ رو خود را بخار
 صد غلامی در حقیقت نیکی
 از تو مارا سرد میکرد آن حدود

بادشاہے دو غلام از زان خرید
 یا نقش زیرک دل و شیریں چاب
 آدمی مخفیست در زیر زبان
 آن غلامک را چو دید اہل ذکا
 چون بیا مد آن دوم دیشش شاہ
 گرچہ شہ ناخوش شد از دیدار ادا
 گفت با این شکل دین گندہ دمان
 تا علاج این دمان تو کنیم
 آن ذکی را پس فرستاد ادبکار
 دین دگر را گفت تو چہ زیرکی
 آن نہ کہ خواجہ تاشش تو نمود

۱۱۹

گفت او دزد و کثر است و کثر نشین
گفت پیوسته بده است و راست گو
راست گوی در نهادهش خلقت
کرد نگویم آن نگو اندیش را
باشد او در من بیسند عیبها
گفت تو هم عیب او گو سو بو
تا بد آنم که تو غسوار منی
گفت اے شه من گویم عیبهاش
عیب او هر دو وفا و مردی
کترین عیبش جو انردی و داد
عیب دیگر آنکه خود بین نیست او
عیب گوی و عیب جوی خود بدست
گفت شه جلدی کن در میج یا
زانکه من در امتحان آرم و را
گفت نه والله باشد عظیم
که صفات خواجه تاش و یارین
آنچه می داغم ز وصف آن ندیم
شاه گفت اکنون از آن خود بگو
تو چه داری و چه حاصل کرده
رو به مرگ این حق تو باطل شود
در بعد کین چشم را خاک آگند

خیز و نامرد و چنان است و چنین
راست تر من کس ندید ستم اند
هر چه گوید من نگویم تهمت
متهم دارم و جو خوش را
من نه بسیم در وجود خود شها
آن چنان که گفت او از عیب تو
که خدا اے ملک و کار منی
گرچه هست او مرا خوش خواهد تاش
عیب او صدق و صفا و همدی
آن جو انردی که جان را هم بداد
هست او در هست خود عیب جو
با هم نیکو و با خود بد به است
میج خود در ضمن میج او میار
شر مساری آیدست در ماجرا
مالک الملک و جمن در سیم
هست صد چند آنکه این گفتارین
باورت تا بد چه گویم اے کریم
چند گوی آن این و آن او
از نیگ در پاچه در آورده
نور جان داری که یار دل شود
هست آنچه گور را روشن کند

نقل نتوان کړو، امر عرض را
 تاسې بدل گشت جو هر زین عرض
 گفست: شا ما بے قنوط عقل نیت
 بادشاها، ج که یا س بند نیت
 گر بودے مر عرض را نقل و حشر
 گفست: شا همیشه چنین گیر، المراد
 گفت: مخفی داشت است آزاخرد
 زانکه گر پیدا شدے اشکال فکر
 گفت: شه پوشید حق پاداش بد
 گر بد اے افکنم من یک امیر
 تو نشانے ده که من د انم تمام
 گفت: پس از گفت من مقصود چیست
 گفت: شه حکمت در اظهار جهان
 شاه با او در سخن اینجا رسید
 گردید آن شاه جو یا دور نیت
 چون زگر ما به بیاید آن غلام
 گفت: صحاک غییم دایم
 پس سوئے کارے فرستاد آن دگر
 پیش بنشاندهش بعد لطف و کرم
 ما هر دئی، جسد موی مشکبو
 اے دریغا گر بودے در توان

۱۲۲

لیک از جو هر بر ند امر عرض را
 چون ز پر هیزه که زائل شد عرض
 گر تو نسائی عرض را نقل نیت
 هر عرض کانفت باز آید نیت
 فعل بودے باطل و احوال قشر
 این عرضهاے تو یک جو هر زار
 تا بود غیب این جهان نیک و بد
 کافر و مومن نگفته غیب ذکر
 یک از عامه نه از خاصان خود
 از امیران خفیہ درم ترویر
 ماه را بر من نمی پوشد غلام
 چون تو میدانی که انچه بودیت
 آنکه دانسته برون آید عیان
 تا بدید از وے نشانے یانید
 لیک ما را ذکر آن دستور نیت
 سوئے خویشش خواند آن شاه بهام
 بس لطیف و ظریف و خوبرو
 تا ازین دیگر شود او با خبر
 بعد از آن گفت: اے چو ماه اند ظلم
 نیکوئی، نیکوئی، نیکوئی، نیکوئی
 که همیگوید بر اے تو، فلان

دفعہ دوم
شاد گشتے ہر کہ رویت دیدہ
دیدنت ملک جہان از دیدہ
گفت رنر سے زان گو اے باؤ شاہ
کز ہر اسے من گفت آن دین تباہ
گفت اول وصف دور ویت کرد
کاشکارا تو دوا بی خفیہ درد
خبر یارش اپواز شہ گوش کرد
در زمان دریائے خشمش جوش کرد
کعبہ بر آورد آن غلام و سرخ گشت
تا کہ موج بہجہ او از حد گذشت
کو ز اول دم کہ با من یار بود
ہیچو سگ در قحط سرین خوار بود
چون و مادہم کرد ہجوش چون چرس
دست برب زد ہنشا ہش کہ بس
گفت دانستم ترا از وے بدان
از تو جان گندہ است از یارتان
پس نشین اے گندہ جان از دور تو
تا آئید او باشد و ما مور تو
بہر این گفت خدا کا بردر جہان
راحتہ الانسان فی حفظ اللسان
در خبر آمد کہ تسبیح از ریا
ہیچو سبزہ گو لحن دان اے کیا
پس بدان کہ صورت خوب و نکو
با خصال بد نیز دیکہ تو
در بود خلقش نکو در پاشش میر
ور بود صورت حقیر و نا پذیر
بگذر از نقش سب و آب جو
چند بازی عشق با نقش سب و
طالب معنی شہی شود معنی بجوے
چند باشی عاشق صورت بجوے

کلون انداختن تشنہ از سر دیوار در جو آب

بہر جو بود دیوار سے بلند
بر سر دیوار تشنہ در مند
تشنہ مستے زار و زار
عاشقے مستے غریبے بیقرار

بخش از آب آن دیوار بود از پئے آب او چوماهی زار بود
 ته حجاب آب آن دیوار او بر فلک میشد معنان زار او
 تا که بان انداخته و خسته در آب با آب آمد بگوشتش چون خطاب
 چون خطاب یار شیرین و لذیذ مست گردان با آبش چون نبیذ
 از سماع با آب آن ممتحن گشت خشت انداز و از ناخست کن
 آب میسزد با آب یعنی هست ترا فایده چپ زین زدن خسته مرا
 نشانه گفت آیا مراد و فایده است من ازین صنعت مذاقم هیچ هست
 فایده، قول سماع با آب کو بود مر تشنگان را چون ریاب
 با آب او چون با آب اسرافیل شد مرده رازین زندگی تحویل شد
 فایده دیگر که هر خسته کرین بر کنم آیم سوسه مار معین
 کرین کئے خشت دیوار بلند پست تر گردد بهر دفعه که کند
 پست تر دیوار و قسری می شود فصل او درمان دسلی می شود
 سجده آمد کند خشت لب موجب قربت که واسجد و اقرب
 تا که این دیوار عالی گردن است مانع این سجده فرد و آفرین است
 سجده نتوان کرد بر آب حیات تا نیایی زین تن حیا کی نجات
 اسے خنک آفر که او ایام پیش منتقم دارد گزار دوام خویش
 اندران ایام کشف قدرت بود صحت و زور دل و قوت بود
 و ان جوانی، همچو باغ سبز و تر میرساند بیدریغی بار و بر
 بر غنیمت و ان جوانی اسے پر سر سبز و آواز کن خشت و در
 پیش از ان کا ایام پسری درسد گردنت بند بچل منسد
 خانه دیران کار بیامان شده دل پر غنسان همچو نے انبان شده

بیجا سے خوشے بہ محکم شدہ وقت برکندن آن کم شدہ

۱۲

۱۲۷

نشاندن شخصے خاربین سر راہ و گفتن کہ فردا اینتر کنم

بچو آن شخص درشت خوش سخن
 رہ گذریا نشن لاسست گشتند
 مرد مے آن خاربین افزون شد
 جامہ سائے خلق بدریدے زخار
 چونکہ حاکم را خبر شد زین حدیث
 چون بجد حاکم بد گفت این بکن
 مے تے فردا و فردا و وعدہ داد
 گفت روزے حاکمشائے وعدہ کثر
 تو کہ میگویی کہ فردا این بدان
 آن درخت بد جوان تر میشود
 خاربین در قوت و بر خاستن
 خاربین ہر روز و ہر دم سبزوتر
 او جوان تر میشود تو پیسرت
 خاربین دان ہر یکے خوشے بدت
 بار بار از فصل خود نامم شدی
 بار بار از خوشے خود خستہ شدی

در میان رہ نشاندن خاربین
 پس گفتند شش بکن اور نکند
 پاسے خلق از زخم او پر خوشے
 پاسے در بستان بختے زار زار
 یافت آگاہی ز فعل آن خبیث
 گفتند آسے بر کنم روزیش من
 شد در شبہ غار او محکم نہاد
 پیش آور کار ما واپس مغر
 کہ ہر روزے کہ می آید زمان
 دین کنندہ پیسر مضطر میشود
 خار کن در سستے کو در کاستن
 خار کن ہر روز زار و خشکتر
 زود باش و روزگار خود مبر
 بار بار در پاسے خار آخر زدت
 بر سر راہ نہامت آمدی
 حس ندارئی سخت بیخ آمدی

۱۲۸

گر زخستہ گشتن دیگر کسان کہ ز خلق زشت تو ہستان نشان
 غافل یارے ز زخم خود نہ تو عذاب خویش و ہم بیگانه
 یا تبسہ بردار و مردانہ بزن تو علی آوار این در خیبر بکن
 در نہ چون صدیق و فاروق مہین میں طسریق دیگران را برگزین
 یا گلبن وصل کن این خار را وصل کن بانار نور یار را
 تاکہ نور او کشد تار ترا وصل او گلبن کند خار ترا

۱۳۳

دیوان ختن ذوالنون مصری را و مدح و ستائش پرش

۱۳۱

باز دیوانہ شدم من اے طبیب
 باز سوداچی شدم من اے حبیب
 حلقہائے سلسلہ تو ذوالنون
 ہر یکے حلقہ دہد دیگر جنون
 داد ہر حلقہ فنونے دیگر است
 پس مرا ہر دم جنونے دیگر است
 پس جنون باشد فنون این شد مثل
 خاصہ در زنجیر آن میسر اہل
 آنچنان دیوانگی گہست بند
 کہ ہمہ دیوانگان پسند نہند

انجین ذوالنون مصری را افتاد کا ندر و شور و جنون نو بزار

شورچندان شد که تا فوق فلک
 خلق را تا سبب جنون او نبود
 چونکه در ریش عوام آتش فساد
 نیست امکان کشیدن این لجام
 حکم چون بر دست زندان افستاد
 چون قلم در دست غدارے بود
 چون سیفیان را بدو کار و کیا
 چونکه ذوالنون سوئے زندان افتاد
 دوستان از هر طرف بنهادند
 دوستان در قفله ذوالنون شدند
 کاین مگر قاصد کند یا حکمت
 دور باد از عقل چون دریائے او
 حاش لشکر از کمال جاو او
 او ز ششتر عامه اندر خانه شد
 چون رسیدند آن نفر نزدیک او
 با ادب گفتند ما از دوستان
 چوئی اے دریائے عقل و فنون
 و اگر از ما بیان کن این سخن
 مر محبان را نشاید دور کرد
 راز را اندر میان نه با محب
 ما محب صادق و دخیلیم

میرسد از دوسے جگر مارانک
 آتش اور شہا ثانی می بود
 بند کردندش برندان المراد
 گرچه زمین رہ تنگ می آیند عام
 لا جرم ذوالنون برندان او قتاد
 لاجرم منصور بردارے بود
 لازم آمد بقتل و انبیا
 بند بر پا دست بر سر ز افتاد
 بہر پرکش سوئے زندان نزد او
 سوئے زندان دران اے زند
 کو درین رہ قبل است ایتیت
 تا جنون باشد سہ فرمائے او
 کا بر بیمارے پوشد ماہ او
 او ز تنگ عاقلان دیوانہ شد
 بانگ بر زدے کیانیہ اتقوا
 بہر پرکش آیدیم اینجا بجان
 اینجا ہتانت بر عقلت جنون
 ما محبانیم اما این مکن
 یا برو پوش دغل ہجور کرد
 اے کہ بحر علم و عقلی استجب
 در دو عالم دل بتو بر بسته ایم

راز راز و دوستان پنهان کن
چونکہ ذوالنونؒ این سخن ایشان شنید
فحش آغازید و دشنام از گراف
بر جمید و سنگ پڑان کرد و چوب
قهقهہ خندید و جنبانید سر
دوستان مین کوزشان دوستان
کے گران گیر د زنج دوست دوست
نه نشان دوستی باشد خوشی
دوست همچون زربلا چون آتش است

در میان نه راز و قصد جان کن
جز طریق امتحان مخلص نمید
گفت او دیوانگانہ زی وقاف
جملگان بگر بختند از بیم کوب
گفت با درویش این یاران مگر
دوستان رانج باشد همچو جان
رنج مغزو دوستی ادراچو پوست
در بلا و محنت و آفت کشتی
ز زخا لعل و در دل آتش خوش است

امتحان جواب لقمان را

نے کہ لقمان را کہ بندہ پاک بود
خواجہ اش میداشتہ در کار پیش
زانکہ لقمان گرچہ بندہ زادہ بود
خوابہ لقمان بظاہر خواجہ و ش
و حجابان بازگو نہ زمین بسیت
بود لقمان بندہ شکلی خواجہ
خواجہ لقمان براحوال پنهان
راز میداشت خوش سیر اندر

روز و شب در بندگی چالاک بود
بہترش دیدے ز فرزند ان خویش
بندہ بود و از ہوا آزادہ بود
در حقیقت بندہ لقمان خواجہ اش
در نظر شان گوہر کے کم از خمیت
بندگی بر ظاہر شش دیباچہ
بود واقف دیدہ بود از دے نشان
از برائے مصلحت آن را ہر

مرد را آواز کردے از نخست
 را کہ لقمان را مراد این بود تا
 خواجہ لقمان چو لقمان را شناخت
 بر طعائے کا وریدندے بیٹے
 تا کہ لقمان دست سوئے آن برد
 سویرا و خوردے و شور آنکے
 در بخوردے بیدار - بے اشتبا
 خربزه آوردہ بودہ از مغان
 گفت خواجہ با غلامے کاے فلان
 چونکہ لقمان آمد پیش نشست
 چون برید و داد اورا یکسبیزین
 از خوششی کہ خورد و داد اورا دوم
 ماند کرسجے گفت این را من بخورم
 او چنان خوش میخورد کہ ذوق او
 چون بخورد از تلخیش تششخت
 ساعتی بخود شد از منحنے آن
 نوش چون کردی تو چندین زہرا
 اینچہ صبر است این صبور ہی از چہ روا
 چون نیاوردی بحلیت جعتے
 گفت من از دست نعمت بخش تو
 شرم آمد کہ یکے تلخ از گفت

یکسو خوشنودے لقمان ز بخت
 کس نداند سیران شیر قتا
 بندہ بود اورا و باو عشق باخت
 کس سوئے لقمان فرستادے سپے
 قاصداً تا خواجہ پس خورد و شخورد
 ہر طعائے گو خوردے نہایت
 این بود پیوستگی بے منتہا
 ایک غائب بود لقمان آن زمان
 زود رو و فسرند لقمان را بخوان
 خواجہ پس گرفت سیکنے بدست
 ہمجو شکر خورد و شرب چون لکبیر
 تا رسید آن کہ جہا تا ہفدم
 تا چہ شیرین خربزه است این بگرم
 طبعها شد مستی و لغت جو
 ہم زبان کرد آبلہ ہم حلق سوخت
 بعد از ان گفتش کہ اے جان جان
 لطف چون انگاشتستی این قہرا
 یا گر پیش تو این جانت عدوت
 کہ مرا عذرت است بس کن ساعتی
 خوردہ ام چند آنکہ از شرمم دو تو
 می نوشم اے تو صائب گفت

گم نہ کفر تو جہان را گندہ کرد

چارق و پاتابہ لائق مر تراست

گر نہ بندی زین سخن تو حلق را

آتش گرنا دست این دو دھیت

گر ہمیدانی کہ یزدان داورست

دوستے بے خرد خود دشمنیت

بار سیکونی تو این باغم و خال

شیرا و نوشد کہ در نشو و نماست

گفت اے سوتے دہانم دوختی

جامہ را بدرید و آسے کرد تفت

وہی آمد سوئے سوتے از خدا

تو برائے وصل کردن آدمی

تا توانی پاستہ اندر فراق

پہر کسے را سیرتے بہادہ ایم

در حق او مدح و در حق تو ذم

در حق او نور و در حق تو نار

در حق او نیک و در حق تو بد

ما بری از پاک و نا پاک کی ہمہ

من نکر دم خلق تا سودے کم

ہندیان را اصطلاح ہست مدح

من نکر دم پاک از تسبیح شان

کفر تو دیباہے دین را ژندہ کرد

آفتابے را چنیہا کے روہست

آتشے آید بسوزد حلق را

جان سیہ گشتہ روان دو دھیت

ژاژ گستاخی ترا چون بادہست

حق تعالیٰ زینہ چین خدمت غنیت

جسم و حاجت در صفات ذوالجلال

چارق او پوشد کہ او محتاج پاست

وز پشیمانی تو بمانم سوختی

سر نہاد اندر بیا باسنے و رفت

بندہ مارا چسہ کردی جدا

نے برائے فصل کردن آدمی

انفص الاشیا عندی الطلاق

پہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم

در حق او شہد و در حق تو سم

در حق او ورد و در حق تو خار

در حق او خوب و در حق تو رد

از گران جسانی و چالا کی ہمہ

بلکہ تا بر بندگان جو دے کم

سندیان را اصطلاح ہست مدح

پاک ہم ایشان شوند و در نشان

ما بردن را سنگریم و قال را
 موسیٰ آداب امان دیگر اند
 چونکہ موسیٰ بن عتابلہ زحق شنید
 بر نشان پاسے آن گزشتہ راند
 گام پاسے مردم شوریدہ خود
 عاقبت دریافت اورا و بدید
 بیج آدابے و ترتیبے مجو
 کفر تو دین است و دینت نور جان
 اے معاف بفعل اللہ مایشا
 گفت اے موسیٰ اذان گزشتہ ام
 من ز سدرہ سنبلہ گزشتہ ام
 تا زیانہ برزدی اسپم گزشتہ
 محرم ناسوت ما لاہوت باد
 حال من اکنون بردن از گفتن است
 مان و مان گر حمد گوئی در سپاس
 حمد تو نسبت بتو گر بہتر است
 کاشکے بہتر نبود سے مر ترا
 این قبول ذکر تو از رحمت است
 بانساز او بیاودہت خون
 خون پلید است و آبے می رود
 کان یعنی آب لطف کردگار

۱۵۰

ما بردن را سنگریم و حال را
 سوختہ جان و روان دیگر اند
 در بیابان در پیے چوپان دوید
 گرد از پڑہ بسیاران بر نشانہ
 ہم ز گام دیگران پیدا بود
 گفت مژدہ دو کہ دستوری رسید
 ہر چہ میخواستہ دل تنگست بگو
 امینی وز تو جہانے در دمان
 بے محابا رو زبان را بر کشا
 من کنون در خون دل آغشتہ ام
 صد ہزاران سالہ زانو گزشتہ ام
 گنبد سے کردوز گردون برگزشتہ
 آفرین بر دست و بر بازو ست باد
 انچہ میگویم نہ احوال من است
 ہیچو ناسہ جام آن چوپان شناس
 یکسے آن نسبت بحق ہم ابراست
 درد او دلسوز بودے مر ترا
 چون نماز مستحاضہ رخصت است
 ذکر تو آلودہ تشبیہ و چون
 این پلیدی جہل قائم تر بود
 کم نکرد از درون مرد کار

رنجانید ان پیمے خفته را که مار در دامنش رفته بود

گفت پیغمبر خدا دست از خرد
بہتر از ہر سے کہ از جاہل رسد
دوستی بامردم دانا نکوست
دشمنی دانا بہ از نادان دوست

عاسقے بر اسپ می آمد سوار	در دامن خفته می رفت مار
آن سوار آتزا بدید و شتافت	تا را باند خفته را فرصت نیافت
چونکہ از عقلش سر او ان بدید	چند دبو سے قوی بخفتہ زد
خفته از خواب گران چون بر جہید	یکے سوار ترک باد بوس دید
بیجا با ترک دبو سے گران	چونکہ افزون کوفتہ اورا شد و ان
برداور از خیم آن دبو س سخت	ز و کر یزان تا نبرد یک درخت
سیب بوسیدہ سے بد رختہ	گفت زین خور اے بردا و بختہ
سیب چندان مرد را در خورد داد	کرد دامنش باز بیرون می قتاد
بانگ میزد کا سے امیر آخر چرا	قصہ من کردی چہ کردم من ترا
گر ترا ز اصل است با جانم ستیز	تیغ زن یکبارگی خوم بریز
شوم ساعت کہ شدم بر تو پدید	اے خاک آتزا کہ روئے تو ندید
بے خیانت بیگنہ بے بیش و کم	لمحہ ان جا نزنند از ند این ستم
میچکہ خون از دامنم با سخن	اے خدا آخر مکافاتش تو کن
ہر زمان میگفت او نفس برین نو	اوش میزد کا نذرین صحرا بدو

رخسہ دیوس سوار ہچو باد
 مملی و خوانباک و شست شد
 تا شہانگہ ہی کشید و می کشاد
 زویر آمد خورد ہا زشت و نکو
 چون بدید از خود بردن آن مار را
 ہم آن مار سیاہ زشت و زنت
 گفت تو خود جبرئیل رحمتی
 اسے مبارک ساعے کہ دیدیم
 اسے خداوند و شہنشاہ و میر
 شہ زین حال اگر دانستے
 پس ثنایت گفتمے اسے خوش حال
 یک خامش کردہ می آشوفتی
 عفو کن اسے خوب روئے و خوب کار
 گفت اگر من گفتمے رمزے اذان
 گر ترا من گفتمے اوصاف مار
 گر ترا من گفتمے این ہا سرا
 مر ترا سنے قوت خوردن بیے
 می شنیدم فحش و خرمی را ندیم
 از سبب گفتن مرا دستور نے
 سجد ہا میسر کرد آن رستہ زنج
 از خدا یابی جزا اسے شریف

مید دید و باز بر روی فتاد
 بر سر و پایش ہزاران زخم شد
 تا ز صفر اسے شدن بروے قتاد
 مار با آن خوردہ بیرون جبت از د
 سجده آورد آن نکو کردار را
 چون بدید آن درد مار و سے جفت
 یا خدا و مدد و سے نعمتی
 مردہ بودم جان تو بخشیدیم
 من گفتم جہل من گفت آن گیس
 گفتن بیہودہ نتوانستے
 گر مرا یک رمز میگفتی ز حال
 خامشانہ بر سرم میگوشتی
 انچہ گفتم از حسنون اندر گزار
 نہرہ تو آب گشتے آن زمان
 ترس از جانت بر آوردے مار
 آندم از تو جان تو گشتے جدا
 نے رہ و پروائے قے کردن بد
 رب یسّر زیر لب می خواندم
 ترک تو کردن مرا مقدور نے
 کاسے سعادت و مرا اقبال گنج
 قوت شکر تاندار دین ضعیف

دفعہ دوم
شکر حق گوید ترا 'اے پیشوا
آن لب و چاند دارم 'واں نوا
دشمنے 'عاقلان زنیسان بود
زہر ایشان آتہ سلج جان بود
دوستے 'بلہان رنج و ضلال
این حکایت بشنوا ز بہر مثال

اعتماد الہیہ بردوستیہ خزل

۱۴۳

اژدہا سے خرس را در می کشید
شیر مردے رفت و فریادش رسید

۱۴۴

خرس چون نسہ یاد کرد، اژدہا
شیر مردے کرد از چنگش رہا

حیلت و مردی بہم داد و ند پشت
اژدہا را، او بدین قوت بکشت

اژدہا را، او بدین حیلت بہست
تا کہ آن خرس از ہلاکت تن بہست

اژدہا را ہست قوت، حیلہ نیست
یک فتنہ حیلہ تو، حیلہ است

۱۴۵

خرس ہم از اژدہا چون ازہید
دان کرم زان مرد مردانہ بدید

چون سگ اصحاب کہف، آن خرس را
شد ملازم در پے آن یار غار

آن مسلمان، سر نہاد از جنگلی
خرس، حارس گشت از بستگی

آن یکے بگذشت، گفتش، حال چیست
اے برادر، مرا این خرس کیت

قصہ و گفت و حدیث، اژدہا
گفت، برخسے منہ دل الہا

دوستی ز ابلہ بتر از دشمنیت
او بہر حیلہ کہ دانی، راند نیست

گفت، واللہ از خودی گفت این
ورنہ خرسے چہ نگرئی این ہرین

گفت، ہر ابلہان عشوہ وہ است
این خودے من، از ہر ش بہت

ہے، بیا با من، بران این خرس را
خرس را گزین، مہل بچین را

گفت روبرو کار خود کن، اے حدود
 من کم از خر سے نباشم اے شریف
 بر تو دل می لرزدم زاندایشه
 این دلم هرگز نلرزد از گزاف
 مومنم، بنظر بنور الله شده
 این همه گفت و بگوشتش در زفت
 دست او گرفت دست از وے کشید
 گفت روبرو بر من تو غمخواره مباش
 باز گفتش من عدوئے تو نیم
 گفت خوابستم مرا بگذار و رد
 تا به خسی در پناه مقبله
 و خیال افتاد مرد از جسد او
 کین مگر قصد من آمد، خوبی است
 یا گروبت است بایاران بدین
 یا حسد دارد ز همه، یا من
 خود نیامد، هیچ از جثه سرش
 ظن نیکیش، جلگی بر سرش بود
 بدنگسان و ابله و نا اهل بود
 بدرگ و خود را ئے و بد بخت ابد
 خرس را بگزیده بر صاحب کمال
 عاقله را از سگی تهمت نهاد

گفت کارم این بد و بختت نبود
 ترک او کن تا مست باشم حریف
 با چنین خر سے مرد در میشه
 نوز حق است این نه دعوی و نه لاف
 مان و مان بگریز ازین آشکده
 بدگمانی مرد را سبیت زفت
 گفت رستم چون یار رشید
 بوالفضول معرفت کمتر تراش
 لطف باشد گر بیائی در بیم
 گفت آخر یار را منقاد شو
 در جوار دوستی صاحب دله
 خشکین شد زو بگردنید و
 یا طمع دارد گداؤ تو فی است
 که ترساند مرا، زین بنشین
 کای چنین جدی میکند در کار من
 یک گمان نیک اندر خاطرش
 او مگر بر خرس را بجنس بود
 و ز شقاوت او مطیع جمل بود
 گمره و مغرور و کور و خوار و رد
 روسیه حاصل تبه، فاسد خیال
 خرس را دانست اهل مهر و داد

جن سلطان ترکستان ابلہ گرفت
 گفت چون از جد و پند و از جدال
 پس رم بد و نصیحت بسته شد
 شخص خفت و خرم سیر اندیش گس
 چند بار شش اندازد و سه جوان
 نخلین شد با گس سر و دست گرفت
 بگ آورد و گس را دید باز
 برگرفت آن آسیانگ و بزد
 نکست و گس خفته را خنکاشش کرد
 مہر ابلہ مہر خرس آمد یقین
 زیر لب لا حول گویان ابلہ گرفت
 در دل او بیش می زاید خیال
 امر عرض عنہم پیوستہ شد
 و دستیز آمد گس نہ و بار پس
 آن گس بس بازی آمد و وہ ان
 برگرفت از کوه سنگی سخت و زفت
 بر رخ خفته گرفته جائے ساز
 برگس تا آن گس و پس خرد
 این مثل بر جملہ عالم فاشش کرد
 کین او مہر راست و مہر اوست کین



تعلق دیوانہ با جالنیوس

گفت جالنیوس با صاحبہ خود
 پس بد و گفت آن یکے کاے ز فہون
 دور ز عقلت بگو این گفت گو
 ساعتے در روئے من خوش بگریہ
 گر نہ جنسیت بدے در من ازو
 گزندیدے جنس خود کے آمدے
 چون دو کس بر ہم زندہ بے پہچ شک
 و مران تا آن سلطان ارود بد
 این در خواہند از بہر جنون
 گفت در من کرد یکد دیوانہ رو
 چشمک زد آستین من برید
 کے رخ آوردے من آن بشت رو
 کے بغیر جنس خود را بر زدے
 در میان شان ہست قد ہشتک

کے پردہ مرے بجز باجنس خود صحبت جنس گواراست و لحد

تمشیل

آن حکیم گفت دیدم در تگے در بیابان زانغ را بالکے
در عجب ماندم بحشم حال شان تا چہ تدبیر مشترک یا بم نشان
چون شدم نزدیک من حیران دنگ خود بدیدم ہر دو آن بودند لنگ

بیمار شدن صحابہ و رفتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیادت او

۱۴۸

از صحابہ خواجہ بیمار شد
مصلحتاً آمد عیادت سوئے او
چون ہمہ لطف و کرم بدخنے او
آن صحابی را بحال نزع دید
خوش نوازشش کرد یا بہ غار را
گوئی آن دم حق مراور آفرید
کا مدین سلطان بر من بامداد
از تہ دوم این شہر پر خایت
اے مبارک در دو بیدارے شب
چون عیادت کرد یا بہ زار را
از جہالت زہر بائے خوردہ
چون ز کمر نفس می آشفته
دار با من یادم آید ساعت

از صحابہ خواجہ بیمار شد
مصلحتاً آمد عیادت سوئے او
در عیادت شد رسول بے ندید
چون ہمیشہ دید آن ہمہ بیمار را
زندہ شد او چون ہمیشہ ابدید
گفت بیماری مرا این سخت داد
تا مرا صحت رسید و عافیت
اے خجستہ رنج و بیماری و تب
گفت ہمیشہ مرا آن بیمار را
کہ مگر نوئے دعاے کردہ
یاد آور چہ دعا می گفتہ
گفت یادم نیت الہی متہ

(۲۱) (۲۰)
۱۴۹

(۲۵) (۲۴)
۱۵۵

از حضور نور بخش مصطفیٰ

ہفت چہرہ روشنکدہ

تافت زان وزن کہ از دل تادول است

گفت اینک یادم آمد اے رسول

چون گرفتار گنہ می آدم

پگنہ باب کشایش میزند

از تو تہدید و وعید می رسید

مضطرب میگشتم و چارہ نبود

نے مقام صبر و نے راہ گریز

نے بغیر حق تعالیٰ یار من

من ہمگنم کہ یارب آن عذاب

تا دران عالم فراغت باشم

ایچنین رنجور نے پیدا م شد

مانده ام از ذکر و از ادا و خود

گر نمی دیدم کنون من روئے تو

میشدم از دست من کی بارگی

گفت ہے ہے این دعا دیگر کن

تو چه طاقت داری اے موسیٰ

گفت توبہ کردم اے سلطان کہ من

ایچنان تیر است و تو موسیٰ دما

سالمبارہ میسر دیم و در اخیر

پیش خاطر آمد اورا آن دعا

پیش خاطر آمد شش آن گم شدہ

روشنی کو فرق حق باطل است

آن دعا کہ گفتہ ام من از فضول

عرقہ گشتہ دست پاسے میزد

عرقہ دست اندر کشایش میزند

مجرمان را از عذابا تہ شدید

بند محکم بود و قفل ناکشود

نے مسید توبہ نے جلے ستیز

ایچنین دشوار آمد کار من

ہمدین عالم بران برین شاب

در چنین درخواست حلقہ میزد

جان من از رنج بے آرام شد

بیخبر گشتم ز خویش و نیک و بد

اے خجستہ دے مبارک خجے تو

کردیم شامانہ این غسوارگی

بر کن تو خویش را از رنج و بن

کہ نہ بر تو چنان کہ عظیم

از سر جلدی نہ لافم پیچ فن

از گنہ دتیر ماند و تیرا

ہچنان در منزل اول اسیر

۱۵۶
عہدِ مایہکت صد بار و ہزار
عہد تو چون کوہِ ثابت برقرار
عہدِ ماکاہ و بہر باد سے زبون
عہد تو کوہِ دزد کہ ہم فزون
حق آن قوت کہ بر تلویں ما
رہتے کن اے اسیس ہونا
خویش را دیدیم و رسوا خویش
امتحان ماکن اے شاہ پیش
گفت پیغمبر مرآن ہمیں را
این بگو کہ سہل کن دشوار را
آتشانی دار دنیا نا حسن
آتشانی دار عتبا نا حسن
راہ را بر ما چو بستان کن لطیف
منزل ما خود تو باشی اے شریف

۲۰

وحی آمدن از حق موسیٰ کہ چاربعیادت منیامدی

۱۴۸

آمد از حق موسیٰ سے این عقیب
کاسے طلوع ماہ دید تو ز صیب
مشرقست کردم ز نور ایزدی
من حقم رنجور گشتم نامدی
گفت سبحانا تو پاکی از زبان
اینچہ رمز است این کہین یارب بیان
باز فرمودش کہ در رنجوریم
چون پرسیدی تو از دوسے کرم
گفت یارب نیت نقصانے ترا
عقل گم شد این گرہ را بر کشا
گفت اے بندہ خاص گزین
ہست رنجوریش رنجورے من
ہر کہ خواہد ہمنشین ہوا
ہست معذوریش معذورے من
از حضور اولیا اگر بگسی
گوشتیند در حضور اولیا
ہر کرا دیو از کرمیان و ابرو
بے کش یا بد سرش را و خورد
تو ہلاکی زانکہ جزوی نے کلی

نکست بدشت، انج رقتن یکرمان کر شیطان با شد او نیکو بدان

جد کردن باغبانے صوفی و فقیہ و علوی از یکدیگر

۱۳۸

باغبانے چون نظر در باغ کرد
یکت فقیہ و یک شریف و صوفی
گفت: یا اینہامرا صد حجت است
بر نیایم یکت تنہا سہ نفر
ہر یکے را من لبوئے انگنم
حیل کرد و کرد صوفی را براہ
گفت صوفی را برو سوئے وثاق
رفت صوفی گفت خلوت باد و بار
ما بقوا سئے تو مانے میجویم
دین دگر شہزادہ و سلطان با ست
کیت آن صوفی شکوہا خیس
چون بسیارید مرو را پنبہ کمسید
باغ چہ بود جان من آن شہاست
وسوسہ کرد و مرایشا زافریت
چون برہ کردند صوفی را و رفت
گفت: اے سگ صوفی کو از تیز

دید چون دزدان باغ خود سہ مرد
ہر یکے شوئے بدے لایونے
یکت جمع اند و جماعت قوت است
پس برہم شان نخت از یکدیگر
چونکہ تنہا شان کم سر بر کم
تا کہ سدیارانش را با او تباہ
یک گلیم آور برائے این بفاق
تو فقیہی وین شریف نامدار
ما بہ پتر دانش تو می پریم
سید است از خاندان مصطفی است
تا بود با چون شما شامان جلیس
ہفتہ باغ و راغ من نرسید
اے شما بودہ مرا چون چشم راست
آہ کز یاران منی باید شکلیفت
خشم شد اندیش با چوب زفت
اندرا آئی باغ مردم تیز تیز

این جنسیدت رہ نمود و بایزید
 کو فت صوفی را چو تنہا افتش
 گفت صوفی آن من بگذشت لیک
 مر مرا اغیار دانستید ان
 انچه من خود دم شمارا خوردیت
 چون ز صوفی گشت فارغ باغبان
 کاسے شریفین بر دوسوے وثاق
 برد خسانہ بگو قیسا ز را
 چون برہ کردش بگفت اے مردین
 او شریفی میکند دعوائے سرد
 بر زن و برسل زن دل می نہید
 خویشتن را بر عسلی و بر بنی
 آنچه گفت آن باغبان بوالفضل
 گریب دے او نتیجہ مرتدان
 خواند افسوہا شنید آنرا فقیہ
 گفت اے خزاندرین باغت کہ خواند
 شیر را بچستہ ہی ماند بدو
 با شریف آن کرد آن دون از کمی
 شد شریف از زخم آن ظالم خراب
 پادار اکنون کہ باشی فرد و کم
 گر شریف ولایت و ہدم نیم

از کہ این شیخ و پیرت این رسید
 نیم کشتش کرد و سر بشکافتش
 اے رفیقان پاس خود دارید نیک
 نیستم اغیار تر زین قلمت بان
 و انجین ضربت جزائے ہر دیت
 یک بہانہ کرد از ان پس جنس آن
 کہ ز بہر چاشت پنجم من رفاق
 تا بیار دآن رفاق و قاز را
 تو فقیہی ظاہر است این و یقین
 مادہ اورا کہ داند تا چہ کرد
 عقل ناقص و انگہا نے اعتمد
 بستہ است اندر زمانہ ہر غبی
 حال او بد دور ز اولاد رسول
 کے چنین گفتے برائے خاندان
 در پیش رفت آن ستمکار سفیہ
 از پیمبر و ز دیت میراث ماند
 تو پیچیدہ چہ می مانی بگو
 کہ کند با آل لیلین خارجی
 با فقیہ او گفت با چشم پر آب
 چون دہل شوز خم میخور بر شکم
 از چنین ظالم ترا من کم نیم

مر مرادادی بدین صاحب غرض شد از وفایغ بیامد کاسے فقیہ
 فتویت آیت اسے ببردید دست چو سیغہ داد این فتوے ترا
 اینچنین خست بخواندی در وسط این گفت و دست بروے برکشاد
 گفت حقست بزن دستت رسید من سزاوارم باین و صد چنین
 گوش کردم آہنہ افسوس تو گوش کردم آہنہ افسوس تو
 دورا القصد بسیار و نجست ہر کہ تنہا ماند از ایران خود
 اجمعی کردی ترا بس العوض چہ نقیہی اسے تو نگاہ ہر سفیہ
 کا نذر آئی و نگوئی امر ہست شافعی گفت است این اسے ناسرا
 یا بدست این سئلہ اندر محیط دست او کین و نش را داد و داد
 این سزا سنے آنکہ از ایران برید تا چہ سزا ببردیم از ایران کہین
 میز غم بر سر کہ شد ناموس تو کرد ببرد نش ز باغ و در بہرست
 اینچنین آید مرا و را جملہ بد

رفتن بازید بطرف کعبہ و ملاقات پیر مرد و گفتن او
 کہ گرد من طواف کن

چون شوی دور از حضور اولیاء

در حقیقت گشتہ دور از خدا

تا توانی ز اولیاء رو بر متاب

جہد کن داشتہ علم بالصواب

سوئے کعبہ شیخ است بازید از برائے حج و عمری و دید

اوہر شہرے کہ رفتے از نخت
 مرء نیران را بروے با دجت
 گرد میگشتے کہ اندر شہر کیست
 کو، برادر کان بصیرت شکست
 گفت حق اندر سفر ہر جا روی
 باید اقل طالب مرے شوی
 بایزید اندر سفر جتے بے
 تا بیا بد خضر وقت خود کے
 دید و روے فرد گفت ارجال
 دیر پیرے با قدے چون بلال
 دیدہ نابینا و دل چون آفتاب
 بایزید اور اچو از آفتاب یافت
 پیش او نشست می پرید حال
 گفت عزم تو کجا، اسے بایزید
 گفت قصہ کعب دارم از ولہ
 گفت دارم از درم فقرہ، دولیت
 گفت طوفے کن بگردم ہفت بار
 دان در ہا پیش من آئے جو او
 عمرہ کردی عمر باقی یافتی
 حق آن حقے کہ جانت دیدہ است
 کعبہ را کیبار بتی گفت یار
 بایزید آن مکتہارا ہوش داشت
 بہمچو زین حلقہ اش در گوش داشت

آمد از دوسے بایزید اندر مزید

منہی در منہی آخر رسید

خانہ نو ساختن مریدے و امتحان پیر مرید

سیدالاعمال بالستیات گفت

نیت خیرت بے گہا خلقت

نیت مومن بود بہ از غسل

این چنین نہ بود سلطان دول

خانہ نو ساخت روزے یک مرید	پیر آمد حسانہ اورا بدید
گفت شیخ آن نو مرید خویش را	امتحان کرد آن نکو اندیش را
روزن از بہر چہ کردی اسے رفیق	گفت تا نور اندر آید زین طریق
گفت آن فرع است این باید نیاز	تا ازین رہ بشنوی باگ نماز
نور خود اندر تیج می آیدت	نیت آزا کن کہ آن می بایدت

عذر و تلقاک کہ فاحشہ را بنکاح آوردہ بود

ایمنی بگزار د جائے خوف باش

بگذر از ناموس و رسوا باش

آز مودم عقل دور اندیش را

بعد ازین دیوانہ سازم خویش را

گفت باد تلقاک شبہ سید اجل قحبہ را خواستی تو از عجل

بامن اینرا بازی بایست گفت
گفت، بے مستوره صالح خواستم
آت میکردم بیک مستوره جنت
خواستم این قعبہ را با معرفت
تجہ گشتند وز غم تن کا ستم
عقل را من آزمودم ہم بے
تا بینیم چون شود این عاقبت
زین سپس جویم جنون را مغرے

بجیلٹ در سخن آوردن سالیے پہلول را

آن کے میگفت، خواہم علاقے
آن کے گفتش کہ اندر شہر ہا
مشورت آرم بدو در شکلے
نیت عاقل جسز کہ آن مجنون نما
می دو اند در میان کو دکان
در حبان گنج نہان جان جان
آسمان قدر است و خستہ بارہ
او دین دیوانگی پنہان شدہ است
سر سبز گو سالہ را چون سامری
کاسے اب کو دک شدہ رازے بگو
باز گرد، امروز روز راز نیست
ہمچو شیخان بودے من بردکان
اے سوارہ بر خے این سواراں فس
کاسپ من بس توس است و تند خو
از چہ می پرسی بیانش کن تو فاش

آن کے میگفت، خواہم علاقے
آن کے گفتش کہ اندر شہر ہا
برسنے گشتہ سوارہ نک فلان
گوئے می باز دروزان و شبان
صاحب رایت و آتش پارہ
فر او کرو میان راجان شدہ است
لیک ہر دیوانہ راجان نشمری
مشورت جو سیندہ آمد پیش او
گفت، روزین حلقہ کین در بازیت
گر مکان بارہ بدے در لامکان
گفت آن سائل کہ آخر یک نفس
راند سوئے او کہ مان زو تر بگو
تا لکہ بر تو نکوبد زود باش

او محبت را از دل گفتن ندید
 گفت میخوام اہم درین کوچه زسنے
 گفت: سہ گو نہ زنند اندر جہان
 آن سیکے را چون بخوای کل تر است
 وان سوم، سیچ او ترا نبود بدان
 کہ ترا اسپم نپسنداند لکد
 شیخ را اندر میان کو دکان
 کہ بیا، آخر بگو تصیر این
 را ندوسوئے او و گفتش: بکری خاص
 و انکہ سنیے آن تو بیوہ بود
 چون ز شوئے او لش کو دک بود
 دور شو، تا اسپ نندازد لکد
 ہائے و ہموئے کرد شیخ و باز را ند
 باز بانگش کرد، آن سائل بیا
 باز را ند این سو، بگو زو تر چہ بود
 گفت: اسے شہ باچنین عقل و ادب
 تو در اسے عقل کلی، در بیان
 گفت: این او باش، اسے میزنند
 دفع می گفتم، مرا گفتند: نے
 باوجود تو، حرام است و خبیث
 در شریعت نیست دستور ی کہ ما

زو پروان شو کرد و در لاغش کشید
 کیت لائق از برائے چون سنے
 آند و برج و این سیکے گنج روان
 دین دگر سنیے ترا سنیے جداست
 این شنیدی دور شو، رفتم روان
 کہ بیعتی بر نخیسزی تا ابد
 بانگ زد، بار دگر اورا جوان
 این زمان اسے نوع گفتی برگزین
 کل ترا با شد ز غم یابی خلاص
 و آن کہ سیچ است آن عیال با ولد
 ہر و قل خاطر شش آن نورود
 ہم اسپ تو ستم بر تورد
 کو دکان را باز سوئے خویش خواند
 یک سوالم ماند، اسے شاہ کیا
 کہ زمیسدان آن جیسہ گویم ربود
 این شنیدی است این چہ فعل است اسے عجب
 آفتابی، در جنون چونی ہنسان
 تا درین شہر خودم قاضی کنند
 نیست چون تو عالمے صاحب فنے
 کہ کم از تو در قضا گوید حدیث
 کمتر از تو شہ کنسیم و پیشوا

زین گروہ از عجز بیگانه شدم
 ایک در باطن ہمایم کہ بدم
 گنج اگر پسند کنم دیوانہ ام
 این عس را دید و در خانہ نشد
 این بہاسے نیست بہر ہر عرض
 ہم زین میسر دید و من میخورم
 کز نفور مستمع دارد فغان

زین ضرورت گنج دیوانہ شدم
 ظاہر شوریدہ دشیدا شدم
 عقل من گنج است و من دیوانہ ام
 دوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد
 دانش من جوہر آمدنہ عوض
 کان قندم نیستان شکر
 علم تقلیدی و تعلیمی است آن

خواندن محتسب سے رابرندان جواب او

در بن دیوار مردے خفتہ دید
 گفت ازان خوردم کہ ہست اندر سو
 گفت ازانکہ خوردہ ام گفت این خفیت
 گفت آنکہ در سو خفیت آن
 ماند چون خر محتسب اندر غلاب
 مست ہو ہو کرد ہنگام سخن
 گفت من شاد و تو از عس منمنی
 ہوئے ہوئے میخوران از شادیت
 معرفت متراشش و بگذار این ستیز
 گفت مستی خیز تا زندان بیا

محتسب در نیم شب جائے رسید
 گفت ہےستی چہ خوردستی گو
 گفت آخر در سو و اگو کہ حییت
 گفت آنچہ خوردہ آن حییت آن
 و درمیشد این سوال و این جواب
 گفت اورا محتسب من آہ کن
 گفت گفتم آہ کن ہو میکنی
 آہ از درد و غم و بیدادیت
 محتسب گفت این ندانم خیز خیز
 گفت رو تو از کج با من از کجا

گفت ستائے محنت بگذار و از برہنہ کے توان بردن گرد
گر مرا خود قوت رفتن بدے خانہ خود رفتے دین کے شدے
من اگر با عقل و با امکانے ہچو شیخان بر سر دکانے

بیدار کردن این معاویہ را براے نماز

مفسر خوش گزیدت کسب شریف

جیلہ دکرے بود آزار دین

در خبر آمد کہ آن معتز او یہ خفتہ بد در قصر در یک زاویہ
قصر را از اندرون در بستہ بود کز زیارت ہائے مردم خستہ بود
ناگہان مردے و را بیدار کرد چشم چون بکشا و پنهان گشت مرد
گفت اندر قصر کس را رہ نبود کیت کاین گستاخے و جرات نمود
گرد گشت و طلب کرد آن زمان تا بیا بد زان نہان گشتہ نشان
در پس در او یکے را دید کو در پس پردہ ہنہان میگردو
گفتا ہے تو کیتی نام تو چیست گفت نام فاش طبع شقیست
گفت بیدارم چرا کردی بجد راست گو با من گو بر عکس و ضد
گفت ہنگام نماز آخر رسید سوئے مسجد زودی باید و دؤ
عجلوا الطاعات قبل الفوت گفت مصطفیٰ چون دژ وحدت ربعت
گفتا نے نے این غرض نبود ترا کہ بخیرے رہنا باشی مرا
دزد آید از نہان در سکم گویدم کہ پاسبانی میکنم

من کجا باور کنم آن دزد را
خاصه دزد سے چون تو قطع طریق
گفت 'ما اول فرشته بوده ایم
ساکنان راه را محرم بدیم
پیشہ اول کجسا ز دل و د
در سفر گروم بسنی یمن
ما ہم ازستان این سے بوده ایم
ناف ما بر ہر او برید اند
گر عتابے کرد در یا سے کرم
اصل نقدش داد و لطف بخشیت
نطف سابق را نظارہ می کنم
گفتا 'میرزا و را کہ اینہا راست است
صد ہزاران را چون تورہ زدی
آتش و نطفی نسوزی چارہ نیست
طبع اے آتش چو سوزانیدہ است
لست این باشد کہ سوزانت کند
با خدا گفتی شنیدی روبرو
بس سلمان کو تو دین در باختہ
بس چو بلعم از تو نومید آمدہ
گفت ابیش کشا این عقدہ را
امتحان شیر و کلبسم کرد حق

دزد کے داند ثواب مزد را
از چہ روشنی چسین بر من شفیق
راہ طاعت را بجان پیودہ ایم
ساکنان عیش را ہدم بدیم
ہر اول کے ز دل زائل شود
از دل تو کے رو حب الوطن
عاشقان در گہ و سے بودہ ایم
عشق او در جان ما کاریدہ اند
بستہ کے کردند در ہائے کرم
قہر برد سے چون غبار سے انغشت
واخپہ او حادث دو پارہ می کنم
یک بخش تو ازینہا کاست است
حفرہ کردی در خزینہ آمدی
کیست کردست تو جارش بارہیت
تا سوزانی تو چیز سے چارہ نیست
اوستا و جملہ دزدانت کند
من چہ باشم پیش بکرت اے عدو
سرنگون تا قعر دوزخ تاختہ
بس جو بر صیصا ز تو کافر شدہ
من محکم قلب را و نقد را
امتحان نقد و تسلیم کرد حق

قلب را من کے سید رو کردہ ام
 نیکوان را از ہمنائی سیکم
 صالحان را مقتدا و ما منم
 گر ترا بیدار کردم بہر دین
 گفت اُمیرا سے را بہرن ہجرت گو
 بہزنی تو من غریب و تاجرم
 گر درخت من گرد از کا فزی
 شستری نبود کہے را را بہرن
 تاجہ دار داین خود اندر کدو
 گر کے فضلے دگر در من دم
 این حدیث چو دو دست اے آلہ
 من بخت بر نیایم با بلیس
 اے بلیس خلق سوز منتہ جو
 زانکہ حیل و در گنجہ با منے
 گفت ہر مردیکہ باشد بد گمان
 ہر درو نے کو خیال اندیش شد
 تو ز من با حق چہ نالی اے سلیم
 تو خوری حلاوت را دُل شود
 بے گنہ لعنت کنی ابلیس را
 گفت غیر راستی زمانہ ت
 راست گو تا داری از چنگل من

صیر فستیم قیمت او کردہ ام
 مردان را پیشوائی سیکم
 طالحان را نیسریاری سیکم
 خوشے اہل من بہین است و بہین
 مر ترارہ نیست در من رہ جو
 ہر با سائے کہ آری کے خرم
 تو نہ درخت کے رشتری
 ورنما بد شستری مرا است و فن
 اے خدا فریاد رس ازین عد
 درر باید از من این بہرن ند
 رحم کن ورنہ کلیم شد سیاہ
 کوست فتنہ ہر شرعین و خیرین
 برچیم بیدار کردی راست گو
 بہین غرض را در میان نہ بے فنی
 نشود اور است را با صد نشان
 چون دلیل آری خیالش بیش شد
 تو بنال از شتر این نفس نعیم
 تب گیسو طبع تو مختل شود
 چون شبینی از خود این تلہیس را
 داد سوئے راستی میخواند
 کرنت شاہد غبار چنگل من

گفت چون داتی دروغ و راست را
گفت پیغمبر نشانی داده است
گفته است الکذب یب فی القلوب
دل بسیار اندر گفتار دروغ
در حدیث راست آرام دل است
از هوا من خوسے را و اگر ده ام
چاشنی گیرم شد با فروغ
اے سگ بلعون جواب من بگو
تو چرا بیدار کردی مرا
همچو خستاشی هم خواب آوری
چار میخت کرده ام بین است گو
من ز هر کس آن طمع دارم که او
من ز شیطان این بخویم کوست غیر
گفت بسیار آن بلین از کرد عذر
از بن دندان بگفتش بهر آن
تا کسی اندر جماعت در نماز
گرم ساز از وقت رفتن مرا
از غبن و در دافتن اشکها
ذوق دارد هر کس بر طاعت
آن غبن و درد بودے صد نماز
پس عز از طیش بگفت اے میرزا

اے خیال اندیش و پزاندیشها
قلب و نیکو را محاکم بنهاد است
باز اصدق طمانین طروب
آب و روغن هیچ نفروزد فروغ
راستیها دانے و ام دل است
لقمهای شهبوتی کم خورده ام
راست را دانند حقیقت از دروغ
راست گو و در دروغ غمزه جو
دشمن بیداری تو اے دغا
همچو خمری عقل و دانش می پری
راست را دانم تو حیلتها جو
صاحب آن باشد اندر طبع و خو
کو مرا بیدار گردانند بخیر
میرا زو نشیند و کرد اسیر و زجر
کردست بیدار میدان اے فلان
از پی پیغمبر دولت فرار
این جهان تاریک گشته بے ضیا
از دو چشم تو مثال مشکها
لاجرم تشکید از دے ساعت
کو نماز و کون فرغ آن نیاز
کر خود اندر میان باید نهاد

گر غارت فوت میشد آن زمان
آن تاسف و آن فغان و آن نیاز
من ترا بیدار کردم از نینب
تا چنان آهے نباشد مرا ترا
من خودم از حد کردم چسب
گفت اکنون است گفتی صادقی
عنکبوتی، تو گیس داری شکار
باز سپیدم شکارم شکست
تو مرا بیدار کردی خواب بود
تو مرا در خیر ازان میخواندی
میزوی اندر و دل آه و فغان
در گذشتی از او صد ذکر و نماز
تا سوزاند چنان آهے عجیب
تا بدان راهے نباشد مرا ترا
من عدم، کار من کراست و کین
از تو این آید تو آتشی لایقی
من نیم آهے سنگ گس نعت مبار
عنکبوتی کے برگرم من تند
تو نمودی کشتی آن گرداب بود
تا مرا از خیر بہتر راندی

حس خوردن شخصے بر فوت نماز جماعت

آن یکے میرفت در مسجد درون
گشت پرسان کہ جماعت راجہ بود
آن یکے گفتش کہ پیغمبر نماز
تو کجا در میری اسے مرد خام
گفت آہ و دود زان آمد برون
آن یکے گفت آبدہ این آہ را
گفت دادم آہ و پذیرستم نماز
مردم از مسجد ہی آمد برون
کہ از مسجد می برون آیند زود
با جماعت کرد و فارغ شد ز نیاز
چونکہ پیغمبر بباد است اسلام
آہ او میداد از دل بکے خون
دین بنساز من ترا بادا عطا
اوستد آن آہ را با صد نیاز

باز بود و در پیے شہباز گشت
شب بخواب اندر بگشتش با تنے
حرمت این خستیار و این دغول
شدن ساز جلا خلقان قبول

گر بخین دزدے از دست صاحب خانہ

این بدان ماند کہ شخصے دزد دید
تا دوسہ میدان دود اندر پیش
اندران جسد کہ زد یک آمدش
دزد دیگر بانگ کردش کہ بیا
زود باش و باز گرداے مردکا
چون شنید این مرد گشت اندیشہ ناک
گفت! باشد کان طرف دزدے بو
درین دسہ زمین دستے زند
این سلمان! از کرم میخواندم
برایہ شفقت آن نیک خواہ
گفت! اے یار نکو! احوال چیست
گفت! اینک میں نشان پیے دزد
ہمک! نشان پاسے دزد قلتبان
گفت! اے دلچسپ! کی گوی مرا

در وثاق! اندر پیے اومی دود
تا در فگند از تنب اندر خوش
تا بدو اندر جسد دریا بدش
تا بہ سینی این علامات بلا
تا بہ سینی حال اینجا زار زار
گفت! باخو! کشتہ گیر این جامہ چاک
گر نکردم زود این بر من دود
کشتن این دزد! سو دم کے کند
گر نکردم زود پیش آید دم
دزد را بگذاشت! باز آمد براہ
این فغان و بانگ تو از دست کیت
کین طرف رفت است دزد زن بزد
در پیے اور ویدین نقش و نشان
من گرفتہ بودم آخر دزد را

دعوت را از باگب تو بگذاشتم
من تو خسر آدمی بنداشتم
این چه ثرا از استا چه ہنوزہ انے فلان
من حقیقت یاستم چہ بود نشان
گفت اس از حق نشانست مہدم
این نشان است از حقیقت آگہم
گفت طہاری تو خود یا الہی
لکہ تو دزدی و زین جال گہی
خیم خود را میکشیدم من کشان
تو را نیسیدی و را کانیک نشان
توجہت گو من بروغم از جہات
در وصال آیات کو با بیات
و اصلان چون ذرات اندازے پیر
کے کنند اندر صفات و نظر
طاہت عامر گناہ خاصگان
وصلت عامہ حجاب خاصان

مسجد ضرارستان ختن مینافغان

یک مثال دیگر اندر کز روی
شاید ار از نقل تکران بشنوی
انجین کز بازے در جنت و طاق
بانی میساختند اہل نفاق
کز بازے عز دین جمہدی
مسجدے ساریم و بود آن مرتدی
فرش و سقف و قبلہ اشش آراستند
لیک تفریق جماعت خواستند
نزد چمنب سر بہ لایہ آمدند
ہمو اشتر پیش او زانو زدند
کائے رسول حق براسے محسنی
نہارک گرد و از استدام تو
مسجد روز گل است و روز ابر
سوسے آن مسجد قدم رنجہ کنی
نامبارک گرد و از استدام تو
تا غریبے یا بد آغا خیر و جا
تاقیاست تازہ بادا نام تو
مسجد روز ضرورت وقت فقر
تا سردان گرد و دین خدمت مرا

اے دریغا کان سخن از دل ہے
 بر رسول حق، فسونہا خواندند
 چا پلوسی و فسونہا خواندند
 آن رسول مہربان رحم کیش
 شکر ہائے آن جماعت یاد کرد
 ہی نمود آن مکر ایشان پیش
 سوئے رانادیدہ میکرد آن لطیف
 چون بران شد تاروان گرد و زول
 کاین جنبیشان مکر و حیلست کردہ اند
 قصد ایشان جز سیہ و لی نبود
 مسجدے بر جبر دوزخ ساختند
 قصد شان، تفریق اصحاب رسول
 تا جہود سے راز شام اینجا کشند
 گفت پیغمبر کہ آریے یکے ما
 زین سفر چون باز گردم، انگہان
 دفع شان کرد و بسوئے غزو تاخت
 چون بیامد از غنہ باز آمدند
 گفت حقش کائے پیغمبر فاش گو
 گفت اے قوم و غل خامش کنید
 گفت تان بس بد درون دشمنید
 چون نشانے چند از اسرار شان
 تا مراد آن نفس حاصل شدے
 رخش دستان و جہل می اندند
 نزل خدمت سوئے حضرت اندند
 جز تبسم، جز لبے، نا آورد پیش
 در اجابت قاصدان را شاد کرد
 یک بیک ز انسان کہ اندر شیر ہو
 شیر را شا باش میگفت آن ظریف
 غیرت حق بانگ زد و شونز فول
 جلد مقلب است آنچه آورده اند
 خیر دین کے جست تر سا و ہو
 با خدا نرود غسل می باختند
 فضل حق را کے شناسد ہر فضول
 کہ بو عطا و جہودان سرخوشند
 بر سر راہ سیم و بر عزم غزا
 سوئے آن مسجد روان گردم روان
 باد غایان از دغا نرودے بیاخت
 طالب آن وعدہ ماضی شدند
 غدر را و رخسار باشد باش گو
 تا گویم راز تان تن زمیند
 من نخواہم آمد از من بگذرید
 در بیان آور و بد شد کار شان

قاصد ان نو باز گشتند آن زمان
 ہر منافق، مصحفی زیر بغل
 بہر سو گشتند ان کہ ایمان جنتیت
 چون نثار و مروکڑا در دین وفا
 گفت پیغمبر کہ سو گنہ شما
 باز سو گنہ دیگر خوردند قوم
 کہ بحق این کلام پاک و راست
 اندر نیجا، هیچ کمر و سیدہ نیت
 گفت پیغمبر کہ آواز خدا
 بہر ہر گوشش شما بہا و حق
 نہک صریح آواز حق می آیدم
 چون ز نور وحی در می مانند
 چون خدا سو گند را خواندہ پیر
 باز پیغمبر، تکذیب صریح
 چون پدید آمد کہ آن مسجد نبود
 پس نمی فرمود کان را برکنید
 صاحب مسجد، چو مسجد قلب بود
 گوشت کا در شست تو ما ہی است
 مسجد اہل قبسا کان بد جہاد
 پس حقایق را کہ اصل اصلہا است
 نہ حیاتش چون حیات او بود

حاشی بندہ حاشی بتیہ دم زنان
 سوئے پیغمبر بسیار و از غل
 زانکہ سو گشتند ان کزان سہیت
 ہر زمانے، بشکند سو گند را
 راست گیرم یا کہ سو گند خدا
 مصحف اندر دست و بر لبہ صوم
 کہیں بنائے مسجد از بہر خداست
 قصد ما زان صدق ذکر یا رب لیت
 میرسد در گوشش ہن ہچون صدا
 تا آواز خدا نارد سبق
 ہچو صاف از در دے پالایم
 باز نو سو گند ما می خوانند
 کہ نہ اسیر ز کف پیکار گر
 قد کذبتم گفت باریشان فصیح
 خانہ حیلست بد و دام جہود
 مطرحہ خاشاک و خاکتر کنید
 دا نہا بردام ریسزنی نیت جہود
 آن چنان لقمہ بخشش نہ سخاست
 آنچہ کفو او نبند را ہش نداد
 و انکہ آنجا نہ قہا و فصلہا است
 نہ ماتش چون مات او بود

برجاک زن کار خود اسے مرد کا
تاسازی مسجد اہل ضرار
بس بران مسجد کسان تسخر زوی
چون نظر کردی تو خود زیشان بی

سخن گفتن چارہ ہند و زمانہ

۱۶۷

چارہ ہند و در یکے مسجد شدند
بہر طاعت راکع و ساجد شدند
ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد
در نماز آمد بہ سکینی و درد
موذن آمد، زان یکے لفظے بجت
کاسے موذن بانگ کردی و قہمت
گفت آن ہند وئے دیگر از نیاز
ہے سخن گفتی و پسل شد نماز
آن سوم گفت آن دوم راکاسے عمو
چہ زنی طعنہ باو خود را بلو
آن چہ سارم گفت حمد اللہ کہ من
در نیقتادم چہ چون این سہ تن
پس نماز ہر چہ ساراں شد تباہ
عیب گویان بیشتر گم کرد راہ
اسے خاک جانے کہ عیب خویش دید
ہر کہ عیبے گفت آن بہ خود گزید
گر ہمان عیبت بود ایں مباحش
بوکہ آن عیب از تو گردنیز فاش

قصد کردن ان بکشتن یکے از مردوان برائے نشان دادن خرمینہ

۱۶۸

آن غزان ترکش خوریز آمدند
بہر غمیا بردہے ناگہ زدند
دو کس از غمیان آن وہ یافتند
در ہلاک آن یکے بشتافتند

دست بستندش کہ قربانش کنند
 گفت: اسے شاہان و ارکان بلند
 قصہ خون من بچہ رو میکنید
 از چہ آخر تشنہ خون نید
 چیت شکست چہ غرض در شتم
 چون کہ من در دیشم و عریان تم
 گفت: تاہیت برین یارت زند
 تا برسد او و ز سپید آند
 گفت: آخر او ز من مسکین تراست
 گفت: چون ہم است ماہر و دیکیم
 خود را بشید اولے شہان
 در مقام ہستمال و در شکیم
 پس کہ ہائے الہی بین کہ ما
 تا برسم من و ہم زرا نشان
 آخرین تر ہنایش از قرون
 آمیم آخر زبان درنتہا
 تا برسد او و ز سپید آند
 در حدیث است آخرون السابون
 پس کہ ہائے الہی بین کہ ما
 نادے رحمت بجان مانود
 تا برسد او و ز سپید آند
 در خود این برکس کردے و آ تو
 کشت ایشان را کہ ماتر سیم ازو

شکایت پیر پیش طبیب از رنجو ہا و جواب طبیب

گفت پیرے مرطبیبے را کہ من
 در زحیم از دماغ خوشتن
 گفت: از پیریت آن ضعف دماغ
 گفت: بر چشم ز ظلمت ہست داغ
 گفت: از پیریت اسے شیخ قدیم
 گفت: پشتم دردمی آید عظیم
 گفت: از پیریت اسے شیخ زار
 گفت: ہر چہ میخورم نبود گوار
 گفت: ضعف مودہ ہم از پیریت
 گفت: وقت دم مرادم گیریت
 گفت: آرسے انقطاع دم بود
 چون رسد پیری دو صد علت شود

۱۳۴ گفت: گم شد شوہر تم کی بارگی
گفت: پائیم سست شد از رو بماند
گفت: پشتم چون کمانے شد دوتا
گفت: تار کیت چشم اے حکیم
گفت: اے احمق! برین بروختی
اے مرغ عقلت این انشداد
تو خبر احمق ز اندک سٹائیگی
پس طبیش گفت: کاسے عمر تو شست
چون ہمہ اجزا و اعضا شد نحیف
بر نتابد در سخن زان سہے کند
جز لگر پیرے کہ ارحق است مست
از بردن پیر است و در باطن بھی
گفت: از پیریت این بیچارگی
گفت: از پیریت در کجبت نشاند
گفت: از پیریت این رنج و غنا
گفت: کز پیریت اے پیر حلیم
از طبیبی تو امین آموختی
کہ خدا ہر درد را درمان نہاد
بر زمین ماندی ز کو تہ پایگی
این غصب وین خشم ہم از پیریت
خوشتن داری و صبرت شد ضعیف
تا بیک جرمہ ندارد دشتے کند
در درون او حیات طیب است
خود چہ چیز است آن ولی آن نبی

نالیدن کو کے پریش تا بوت پدو سخن جی

تا دل مرد خدا نامہ بدرد
بچ تو سے را خدا رسوا نکرد
قصہ جنگ ہنسبیا می داشتند
جسم دیدند آدمی پنداشتند
در تو بہت اخلاق آن پیشینان

چون نمی ترسبی که تو باشی همان

آن نشانیها همه چون در تو هست

چون تو زایشانی، کجا خوبی ست

کود کے درپیش تابوت پدر
 کے پدر آخر کجایت می زند
 می بزندت خانه تنگ و حیر
 نے چراغ و شب نے روزمان
 نے در معمور نے در بام راه
 جسم تو کہ بوسہ گاہ خلق بود
 خانه بے زینہار و جائے تنگ
 زین نسق اوصاف خانه می شمر
 گفت جوجی با پدر اے ارجمند
 گفت جوجی را پدر ابلہ مشو
 این نشانیها کہ گفت او یک بیک
 نے حیر و نے چراغ و نے طعام
 زین نمط دارند بر خود صد نشان
 خانه آن دل کہ ماند بے ضیا
 تنگ و تاریک است چون جان جود
 بنوا از ذوق سلطان دود

گور خوشتر از چین دل مر ترا

آخر از گور دل خود بر ترا

اعرابی کے ریگ جوال کردہ بود برائے وزن

۱۷۱

چون مبارک نیت بر تو این علم

خوشی گوئی کن و بگذر ز شوم

چون ملائک گو کہ لا علم لنا

یا الہی غیبر ما علمتنا

یک حکایت بشنواے صاحب قبول
 یک عربی بار کردہ اشترے
 یک جوال دیگر کش از ریگ پر
 او نشسته بر سر هر دو جوال
 از وطن پر سید آوردش گفت
 بعد از ان گفتش کہ این هر دو جوال
 گفت اندر یک جوالم گندم است
 گفت تو چون بار کردی این مال
 گفت نیم گندم آن تنگ را
 تا یک گرد جوال و ہم شته
 اینچنین فکر دقیق در اے خوب
 حمش آمد بر حکیم و غنم کرد
 باز گفتش اے حکیم خوش سخن
 در بیان جہل و عقل و فضل
 یک جوال رفت از دانه پر سے
 هر دو را او بار کردہ بر شتر
 یک حدیث انداز کرد اورا سوال
 و ندران پرش بے درما بہفت
 چیت آگندہ بگو مصدوق حال
 در دگر ریگے نہ قوت مردم است
 گفت تا تنہا منسا ندان جوال
 در دگر ریز از پئے پانگ را
 گفت شا باشلے حکیم اہل و حر
 تو چنین سر بیان پیادہ در لغوب
 کش بر اشتر بنشانند نیکو
 شمع از حال خود ہم شرح کن

انجین محل دکفایت کہ تر است
 گفت این ہر دو نیم از عامہ ام
 گفت اختر چند داری چند گاؤ
 گفت زنت چیت بارے در کان
 نیست قوت دے رخت و ختماش
 گفت پس از نقد پرسم نقد چند
 کیا نے مس عالم با تو است
 گنہا بہادہ باشی در مکان
 گفت واللہ نیست یا وجہ العب
 پارسہ تن بہرہ می روم
 مر مر ازین حکمت و فضل منہر
 پس عرب گفتش کہ شود دور از برم
 دور بر آن حکمت شومت زمن
 یا تو آن سور و من این سو میروم
 یک جوالم گندم و دیگر زریگ
 کین جوالم گندم و ریگم یقین
 جمعہ ام بس مبارک حقیقت
 گر تو خواہی کاین شقاوت کم شود
 حکمتہ کز طبع زاید و خیال
 حکمت دنیا فراید ظن و شک
 تو وزیری یا شہی بر تو سے رہت
 ہنگر اندر حال و اندر جامہ ام
 گفت نے این نہ آن مارا مکاؤ
 گفت مارا کو دکان و کو مکان
 نے مطاع و نیت مطیع نیست آتش
 کہ توئی تنہا سار و محبوب پند
 عقل و دانش را گہر تو بر تو است
 نیست عاقل تر تو کس در جہان
 در ہمہ کلم و جوہ قوت شب
 ہر کہ ناسیہ ہذا بخاروم
 نیست حال جز خیال و درد سر
 تانبہ سار د شومے تو بر سرم
 نطق تو شوم است براہل من
 ورتارہ پیش من واپس شوم
 بہ بود زین جیلہا نے مردہ ریگ
 بہ بود زان حکمت تو اے مہین
 کہ دلم با برگ و جانم ستیقت
 جہد کن تا از تو حکمت کم شود
 حکمتے بے فیض نور ذوالجلال
 حکمت دینی بر فوق فلک

۳۶

کرامات ابرہیم اودیم بر لب دریا

۱۴۱

فکر آن باشد که بکشاہ رہے
 راہ آن باشد کہ پیش آید شہے
 غناہ آن باشد کہ از خود شہ بود
 نہ بجز ثنا و شکر شہ بود
 تا بسا ند شاہے او سردی
 ہر عسکر ملک دین احمدی

ہم ز ابرہیم اودیم آمدست
 دلق خود میدوشت بر ساحل روان
 آن سید از بندگان شیخ بود
 خیرہ شد در شیخ و اندر دلق او
 کورما کرد آنچنان ملک شگوف
 ترک کرد او ملک ہفت اقلیم را
 ملک ہفت تسلیم ضائع میکند
 شیخ واقف گشت از اندیشہ اش
 چون رجا و خوف در دلہاروان
 شیخ سوزن زود در دریا فگند
 صد ہزار ان ماسہی للہی
 سر بر آوردند از دریائے حق
 کوزرا سہے بر لب دریاشت
 یک امیر سے آمد آنجا ناگہان
 شیخ را بسناخت سجده کرد زود
 شکل دیگر گشت، خلق و خلق او
 برگزید از فقر بس بار یک حرف
 میزند بر دلق سوزن چون گدا
 چون گدا بر دلق سوزن میزند
 شیخ چون شیر است دہا بیشہ اش
 نیست مخفی بروے اسرار نہان
 خواست سوزن را با و از بلند
 سوزن ز در لب ہر ماسہی
 کہ بگیراے شیخ سوزنہائے حق

۱۴۲

گفت اہی سوزن خود خواستم
 دادہ از فضل نشان رستم
 ماسے دیگر برآمد در زمان
 سوزن اورا گرفتہ دردمان
 رو بدو کرد و گفتش اسے امیر
 ملک دل بیاچنین ملک حقیر
 این نشان ظاہرست این پیچ فیت
 باطنے جوئی بظاہر برآیت
 چون تفاقہ امر شیخ آن میرید
 ز آمد ماہی شہ شمع جد سے پدید
 گفت آہ ماہی ز پیران آگہ است
 شہ ستنے را کو لعین در گہ است
 ماہیان از پیہ آگہ باعبید
 عاشقی زین دولت و ایشان سعید
 سجدہ کرد و رفت گریان و خراب
 گشت دیوانہ ز عشق فحیاب
 پس تو اسے ناشستہ رو دپرستی
 در نزاع و در حسد با کستی
 بادم شیرے تو بازی میکنی
 بر ملا یک ترک تازی میکنی

طعنہ زدن بیکانہ در شان شیخ و جواب بدیش

آن یکے یک شیخ را تہمت نہاد
 کو ہد است و نیست بر راہ رشاد
 شمار بخرامست و سالوس و خبیث
 مر مریدان را کجا باشد مغیث
 آن یکے گفتش ادب را ہوش دار
 خورد نبود اینچنین ظن بر کبار
 دور از و دور از آن او صافیا و
 کہ ز سیلے تیرہ گردد صافیا و
 اینچنین بہستان نہ بر اہل حق
 کاین خیال تست بر گردان ورق
 این نباشد و بود اسے مرغ خاک
 بحر تسلیم را زمر وارے چہ باک
 آن مرید شیخ بدگویند را
 آن بکفر و گمراہی آگندہ را

گفت خود را تو مرزن بر تیغ تیسر
حوض بادریا اگر پس بولو زند
آن حبیب از شیخ می لایید تراژ
که منم بر حال زشت او گواه
دیدش اندر میان محله
ور که باور نیست خیز مشبان
شب به بردش بر سر یک وزنه
بنگر آن سالو سس روز و قس شب
روز عجب شد الله او را گشته نام
دید شبته در کف آن شیخ پر
تو نمی گفتی که در جام شراب
گفت بامم را چنان پر کرده اند
بنگر اینجا هیچ گنج بدو ره
شیخ گفت این خود نه جام است نه
آمد و دید انگبین خاص بود
گفت پس آن دم مرید خویش را
که مرا رنجیت مضطرب گشته ام
در ضرورت هست هر مردار پاک
گر خنجرانه بر آمد آن مرید
در همه خنجرانها او می ندید
گفت اے زندان چو حال است اینچه کار

۱۴۵

۱۴۶

این مکن باشاه و با سلطان تیز
خویش را از تیغ هستی بر کند
کز نگر باشد همیشه چشم کار
خمر خوار است و بدو کارش تباہ
اوز تقوای عاریت و مقلی
تا به بسنی فسق شجاعت را عیان
گفت بنگر فسق و عشرت کردی
روز همچون مصطفی شب بولیب
شب لغو ز باله و درد دست جام
گفت شیخا مر ترا هم هست غر
دیومی میسند بجد هر دم شتاب
کاند روش می نگنجد یک سپند
این سخن را کز شبنده غره
این بریز آنکر ا بسنگر بوے
کور شد آن دشمن کور و کبود
روبر اے من بچوئے اے کیا
من ز ریخ از محضه گذشته ام
بر سر منکر ز لعنت باد خاک
بهر شیخ از هر خجی می پوشید
گشته بد پر از عسل ختم نمید
پس خجی در نمی بسنم عقار

دعوت دوم
 جملہ زندان نژدان شیخ آمدند
 چشم گریان دست بر سر سبزدند
 در خرابات آمدی شیخ اجل
 جملہ میسہا از قدومت شعل
 کردہ سے را تو میل از حدت
 جان مارا ہسم بدل کن از ثبث
 گر شود عالم پر از خون، مال مال
 کے خود بندہ خدا اہل مال

۳۸

دعوتے کردن شخصے کہ حق مرا منی گیر بکناہ و شعیب

در و حل تاویل خست میسکنی
 چون نمی خواہی کزان دل بر کنی
 کین روا باشد مرا من مضطرم
 حق نہ گیر عاجز سے را از کرم

آن یکے میگفت و ہمہ شعیب
 چند دید از من گناہ و جرہا
 کہ خدایا از من بے دید است عیب
 حق تعالیٰ گفت در گوش شعیب
 و ز کرم، یزدان منی گرد مرا
 کہ بگفتی، چہند کردم من گناہ
 در جواب او فصیح از را و غیب
 عکس میگوئی و مقلوب اسے سفیہ
 و ز کرم نگرفت در جسمم آلہ
 چند چہندت گیرم و تو بخر
 اسے رہا کردہ رہ و برگشتہ تیہ
 زنگ تو، بر تو تالے دیک سیاہ
 در سلاسل ماندہ پاتا بہ سر
 بردست زنگار بر زنگار ما
 کردیماے درونت راتباہ
 مرد آہنہ گر کہ او زنگی بود
 جمع شد تا کور شد اسرار ما
 دود را باروشس ہمرنگی بود

مرد رومی کو کند آہنگری

رویش الحق گرد از دود آوری

پس بداند زود تا شمس گناہ

تا بنالد زود گوید اسے آلہ

چون کند اصرار و بد پیشہ کند

خاک اندر چشم اندیش کند

توبہ نندیشد و گرسیرین شود

بردش آن جسم تا بیدین شود

آن پشیمانی و یارب رفت از د

شست بر آئینہ زنگ شصت تو

آہنش راز نگہا خوردن گرفت

گوہرش راز نگہا کم کردن گرفت

چون شعیب آن نکتہا باو سے گفت

زاندم جان در دل او گل شکفت

جان او بشنید و حقے آسمان

گفت اگر گرفت مارا کونشان

گفت یارب دفع من میگوید او

آن گرفتن رانشان میجوید او

گفت ستارم نگویم راز باش

جزیکے رمزے براسے ابتلاش

یک نشان آنکہ میگیرم در

آنکہ طاعت دارد از صوم و دعا

و نماز و از زکوٰۃ و غیر آن

یک یک ذرہ نذر و ذوق جان

سینکند طاعات و افعال ہی

لیک یک ذرہ ندارد چاشنی

طاعتش نغز است و معنی نغز نے

جوز ما بسیار و درو سے مغز نے

ذوق باید تا دہ طاعات بر

مغز باید تا دہ داندہ شجر

داندے مغز کے گرد و نہال

صورت بیجان نباشد جز خیال

چون شعیب این نکتہا برو سے بخود

از نفس کر ہجو خر در گل بساند

گفتن عایشہ پیغمبر را کہ تو بہر جا بے نماز میکنی

۱۴۶

ما یثیقہ روزے، یہ پیغمبر گفت	یا رسول اللہ تو پیدا نہفت
ہر کجا یا بی، نماز سے میکنی	میدود در خانہ ناپاک و دنی
بے مصلے، میگزاری تو نماز	ہر کجا روئے زمین بکشاے راز
مستحاضہ و طفل و آلودہ پید	کردہ مستعمل بہر جا کہ رسید
گفت پیغمبر کہ از بہر جہان	حق نجس را پاک گردانند بدان
سجدہ گاہم را از انرد لطف حق	پاک گردانید تا ہفتہ طبق
ہان و مان ترک حسد کن باہمان	ورنہ بطیسے شوی اندر جہان
کو اگر زہرے خورد شہدے شود	تو اگر شہدے خوری زہرے بود
کو بدل گشت و بدن شد کار او	لطف گشت و نور شد ہزار او
در کنی با او مرے و ہمیری	کافر مہم دان گر تو ز ایشان سہری

کشیدن موشے بہار شتر را

۱۴۶

موشکے در کف بہار شترے	درر بود و شد روان اواز مرے
شتر از چستی کہ با او شد روان	موش غرہ شد کہ ہستم ہیلوان
بر شتر زد پر تو اندیشہ اش	گفت بنمایم ترا تو باشش خوش
تا بیاید بر لب جوئے بزرگ	کا نذر و گشتے زبون پیل سترگ

موش آنجا ایستاد و خشک گشت
 این توقف چیست و چه سرنوشتی
 تو قلاووزی و پیش آهنگ من
 گفت این آب شگرف است و عمیق
 گفت اشتر تا به بنیم حد آب
 گفت تا زانو است آب کوروش
 گفت موشت ما را اثر دماست
 گر ترا تا زانو است اے پرهنر
 گفت گستاخی کن با دیگر
 تو مری با مثل خود موشان کن
 گفت تو به کردم از بهر خدا
 رحم آمد مرشتر را گفت این
 این گذشتن شد مسلم مرما
 چون پیمبر نیستی پس روبراه
 تو رعیت باش چون سلطان
 خدمت اکیر کن سس دار تو
 کیت دلدار اهل دل نیکو بدان
 که چو روز و شب بجهان از جهان

عیب کم گو بنده اشدر
 متهم کم کن بزدی شاه را

متهم کردن اهل کشتی شیخ را بدزدی

۱۴۴

بود درویشی دین کشتی
 ساخته از خست مردی پشته
 یاده شد میان ز او خفته بود
 جله را بستند او را هم نمود
 کین فقیه خفته را جویم هم
 کرد بیدار کش ز غم صاحب دم
 کاندین کشتی چندان گم شده است
 جله را بستیم نتوانی تورست
 دلق بیرون کن برهنه شو ز دلق
 تاز تو فارغ شود ادام خلق
 گفت یارب مر غلامت را خسان
 متهم کردند فرمان در سان
 چون بدرد آمد دل درویش از آن
 سر برودن کردند هر سو در زمان
 محمد هزاران باهی از دریای زرف
 در دامن هر یک دگر شگرف
 هر یک دگر خراج ملکه
 کز آله است این ندارد شرکته
 در چند انداخت در کشتی و جت
 مر هو را ساخت کرسی و پشت
 خوش مربع چون شهبان بر تخت خویش
 او فر از اوج و کشتی اش پیش
 گفت او کشتی شمارا حق مرا
 تا نباشد با شما دزد گدا
 تا کرا باشد خسارت زین فراق
 من خوشم جفت حق و با خلق طاق
 نه مرا ادبست دزدی نه بد
 از چه داوندست چنین عالی مقام
 وز حق آزاری پئے چیزه حقیر
 که بنودم بر فقیران بگمان
 حاش بشد بل ز تعظیم شهبان

۱۴۵

تشنیع صوفیان بر صوفیے بسیار خوار و جواب

۱۴۸

صوفیان بر صوفیے شغف نہ دند
 شیخ را گفتند: داد جان ما
 گفت: آخر چه گفتم است؟ اے صوفیان
 در سخن بسیار گو، همچو جرّس
 و زنجیر ہست چون اصحاب کہف
 شیخ رو آورد سوئے آن فقیر
 در خبر خیر الامور و اساطما
 پس فقیر آن شیخ را احوال گفت
 ہر سوال شیخ را داد او جواب
 گفت: راہ اوسط ارچہ حکمت است
 آب جو نسبت با شتر ہست کم
 ہر کرا باشد وظیفہ چارنان
 و در خورد ہر چار و دراز اوسط است
 ہر کہ اورا اشتہا دہ نان بود
 چون مرا پنجاہ نان ہست اشتہ
 تو بدہ رکعت نماز آئی مول
 این وسط در بانہایت میرود
 اول و آخر بیا ید تا دران

پیش شیخ خاتما ہے آمدند
 تو ازین صوفی بخواد اے پیشوا
 گفت: این صوفی سے خو دارد گران
 در خورشش افزون خورد از بست کس
 صوفیان کردند پیش شیخ زہف
 کہ ز ہر حالیکہ ہست اوسط گیر
 نافع آمد ز اعتدال اخلاطما
 عذر را با آن غرامت کرد جفت
 چون جوابات حضرت خوب و صواب
 لیک اوسط نیز ہم بانبت است
 لیک باشد موشش ادا و پیچوم
 دو خورد یا سه خورد ہست اوسط آن
 او اسیر حرص مانڈبٹ است
 شش خورد میدان کہ اوسط آن بود
 مر ترا شش گردہ ہم دستیم نے
 من بپا نصہ در نیایم و فحل
 کہ مرا از اول و آخر بود
 در تصور گنج اوسط یا میان

۱۴۹

سبک نہایت چون ندارد و طرف
 این ہمہ جبر و تسلیم فانی شود
 حالت من خواب را ماند گے
 چشم من خفته دلم بیداردان
 گفت پیغمبر کہ خپد چشم من
 چشم تو بیدار و دل خفته بخواب
 مردلم را پنج حس دیگر است
 تو ز ضعف خود کن در من نگاه
 چونکہ در تومی شود لقمہ گہر
 شیخ روزے بہر دفع سوطن
 گوہر معقول را محسوس کرد
 چونکہ در معدہ شود پاکت پید
 ہر کہ دروے لقمہ شد نور جلال

کے بود آن را سیانہ منصرف
 دین حدیث بے عدد باقی بود
 خواب پس ندارد مرا و را گہر ہے
 شکل بیکارہ مرا بر کار دان
 لیک کے خپد دلم اندرون
 چشم من خفتہ دلم در فتح باب
 حس دل را ہر دو عالم منظر است
 بر تو شب برین بہان شب چاشت گاہ
 تن مزین پسند آنکہ بتوانی بخور
 در لگن قے کرد و پزد در شد لگن
 پیر سینا بہر کم عقلے مرد
 قفل نہ بر حلق و پنہان کن کلید
 ہر چہ خواہد گو بخور او را حلال

جستج باشاہے درختے را کہ میوہ او خورد نمی میرد

گفت دانائے برائے داستان
 ہر کسے کز میوہ او خورد و برد
 بادشاہے این شنید از صادقے

کہ درختے ہست در ہندوستان
 نے شود او پیر منے ہرگز میرد
 بر درخت میوہ اش شد عاشقے

قاصد دانا ز دیوان ادب
 سالها میگشت آن قاصد از
 شهر شهر از بهر این مطلوب گشت
 هرگز ابر سید گردش یسخت
 قاصد شه بسته در جتن کمر
 بس سیاحت کرد آنجا سالها
 چون بے دید اندران غربت تعب
 هیچ از مقصود اثر پیدا نشد
 رشته امید او گسسته شد
 کرد عزم باز گشتن پیش شاه
 بود شیخ 'عالی' 'قطبی' 'کریم'
 گفت 'من نویسد پیش او روم
 تا دعائے او بود همراه من
 رفت پیش شیخ 'با چشم پر آب'
 گفت 'شیخا وقت رحم و رافت است
 گفت 'و اگر کز چه نویسد بیت
 گفت 'شاهنشاه کردم اختیار
 که درختی هست نادر در جهات
 سالها جستم ندیدم زونشان
 شیخ خندید و گفتش اے سلیم
 بس بلند و بس شگرف و بس بسیط

سوسے ہندستان وان کرد از طلب
 گرد ہندستان برائے جستجو
 نے جزیرہ ماندنے کوہ و نہ دشت
 کاین بنوید 'جسزگر مجنون بند'
 می شنید از ہر کسے نوے دگر
 می فرستادش شہنشاہ سالها
 عاجز آمد آخر الامر از طلب
 زان غرض غیہ خبر پیدا نشد
 جستہ او عاقبت ناجستہ شد
 اشک می بارید و می برید راہ
 اندران منزل کہ آیس شد ندیم
 ز استان او 'براہ اندر شوم
 چونکہ نویسد من از دلخواہ من
 اشک می بارید مانند سحاب
 نا امیدم 'وقت لطف این ساعت است
 چیست مطلوب تو 'رو با کسیت
 از برائے جتن یک شاخا
 میوہ او 'مایہ آب حیات
 جز کہ طنز و تسخر این سرخوشان
 این درخت علم باشد اے علیم
 آب حیوانے ز دریائے محیط

تو بصورت رفتہ اسے بخیر
تو بصورت رفتہ گم گشتہ
کہ درخش نام شد کہ آفتاب
آن یکے کش صد ہزار آفتاب
گرچہ فردا ستاد اثر دارد ہزار
صورت ظاہر چہ جوئی اسے جوان
صورت ظاہر بود چون قشرو پست
در گذر از نام و بنگار در صفات
اختلاف خلق از نام اوفتاد
اندرین معنی مثالے خوش شنو
زان ز شلخ معنی بے بار و بر
زان نمی یابی کہ معنی ہشتہ
گاہ بحر شش نام شد گاہے سحاب
کمترین آثار او، عسر بقاست
آن یکے را نام باشد بیشمار
رو معانی را طلب اسے پہلوان
معنی اندر وے چو معنی یار و دوست
تا صفات رہ نماید سوئے ذات
چون معنی رفت آرام او فساد
تا نسائی تو اسامی اگر و

منارعت چہا کس جہت نہ گوار سبب ناستن باین بکدگر

چار کس را داد مردے یکے نرم
فارسی و ترک و رومی و عرب
فارسی گفتا ازین چون و اہیم
آن عرب گفتا معاذ اللہ لا
آن یکے کز ترک بدگفتاے کو نرم
آن کہ رومی بود گفت این قیل را
در تنایع آن نفس جنگی شدند
ہر یکے از شہرے افتادہ ہم
جملہ باہم در نزاع و در غضب
ہین بیا کاین را بانگورے دہیم
من عنب خواہم نہ انگور اسے دغا
من نمیخواہم عنب خواہم او نرم
ترک کن خواہم من استافیل را
کہ ز سبب ناہب غافل بند

مہشت برہم سینہ دند از اہمی پُر بُند از جہل و از دانش تہی
 صاحبِ ترے عزیزے صدبان گر بُدے آنجا بدادے صلح شان
 پس گفتمے او کہ من زین یکدم آرزوئے جملہ تان را یہ خرم
 چونکہ سپارید دل را بے دغل این درم تان میکند چن دین عمل
 یکدم تان میشود چار المراد چار دشمن میشود یک ز اتحاد

۲۵

نماز کردن شیخے در بادِ خشک و حیران ماندن کل و انیان

۱۸۵

آنکہ بیند او سبب را عیان

کے ہند دل بر سبب ہائے جہان

ز اہدے بد و در میان باد یہ در عبادت غرق چون عباد یہ
 حاجیان آنجا رسیدند از بلاد دیدہ شان بر ز اہد خشک و افتاد
 جائے ز اہد خشک بود او تر مزاج از سموم باد یہ بودش علاج
 حاجیان حیران شد نماز و حدش وان سلامت در میان آفتش
 در نماز استادہ بد پر سے ریگ ریگ کز نقش بجو شد آب دیگ
 گفتمے سرست در سبزہ دگل است یا سوارہ بر براق و دلدل است
 یا کہ پایش بر حریر و حلہاست یا سموم اورا بہ از باد صباست
 ایستادہ تازہ روئے اندر نماز با خضوع و با خشوع و با نیاز
 با حبیب خوشتن میگفت راز ماندہ بُد استادہ با فکر دراز
 پس بماندند آن جماعت با نیاز تا شود در ویش فارغ از نماز

چون ز استغراق باز آمد فقیر
 دید کالبدش بچکید از دست درو
 پس پیر سیدش کہ آبت از کجاست
 گفت ہر گاہ ہے کہ خواہی میرسد
 مشکل ماحل کن اے سلطان دین
 دانما ترے ز اسرارست بما
 چشمہ را کرد سوئے آسمان
 رزق جوئی را ز بالا خوگرم
 اے نودہ تو نکان از لامکان
 در میان این مناجات ابر خوش
 ہچو آب از مشک باریدن گرفت
 ابری بازید چون مشک اشکھا
 یک عجائب در بیابان وانمود
 یک جماعت زان عجائب کارما
 قوم دیگر را یقین در از یاد

زان جماعت زندہ روشن ضمیر
 جامہ اشس تر بود ز آتاپ وضو
 دست را برداشت کز سوئے سما
 یا گہے باشد اجابت گاہ رد
 تا بہ نخبہ حال تو مارا یقین
 تا بریم از میان زنارما
 کہ اجابت کن دعائے حاجیان
 تو ز بالا بر کشودستی درم
 فی السماء رزق کم کردہ عیان
 زود پیدا شد چو پیل آبکش
 در گوہ در غارما مسکن گرفت
 حاجیان جسد کشادہ مشکھا
 ابر چون مشکے دہن را بر کشود
 می بریدند از میان زنارما
 زین عجب داشتہ علم بالرشاد

قوم دیگر نا پذیرا ترش و خام

ناقصان سمدی تم الکلام

تمام شدہ دفعہ دوم

دفتر سوم

اے ضیاء الحق حاکم الدین باد
این سوم دفتر کہ سنت شد بسیار
بر کشا گنجینہ ہمدرد را
در سوم دفتر نزل اعدا را

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۸۹

و ان جہان وساکنش ستر
اہل آن عام محمد مجتمع

این جہان وساکنش منتشر
این جہان عاشقانش منقطع

ز انجمن ابدال میگویندشان
ہست بیرون عالمے بے بود رنگ
کین طمع آمد حجاب زرف زفت
چشم را بندد غرض از اطلاع
تا بیابی در حقیقت نوجہان

ہچنانکہ خلق عام اندر جہان
کین جہان چاہیست بس تار یک تنگ
ہیچ در گوشش کسے زایشان زفت
گوشش را بندد طمع از استماع
بشنو اکنون قصتہ تمثیل آن

۱

۱۹۰

خو زندگان بچہ پیل خلاف صلاح دانائے

دید دانائے گرو بے دوستان
میر سیدند از سفروز راہ دور

آن شنیدی تو کہ در ہندوستان
گرسنہ ماندہ شدہ بے برگ و عوز

هر دانا ئیش جو شید و گفست
 گفست، د انم کز تجو ع و از خلا
 یک الله الله اے قوم جلیل
 پیل بہت این سو کہ اکنون میرید
 پیل بچگانہ اند را و تان
 بر ظریف اند و لطیف اند و سہین
 از پئے فرزند صد فرنگیہ
 آتش و دود آید از خرطوم او
 ہر دمان را پیل بوسے میکند
 تا کجا یا بد کباب پور خویش
 تا کجا بوسے کتاب بچہ را
 گفست ناصح، بشنویا این پند من
 با گیسو و بر گھسا قانع شوید
 من برون کردم ز گردن دایم نصیح
 من بہ تبلیغ رسالت آدم
 ہین، مبادا کہ طمع رو تان زند
 این گفست و خیر بادے کرد و رفت
 ناگہان دیدند سوسے جادہ
 اندر افتادند چون گرگان مست
 آن سیکے ہمہ نہ خورد و پند داد
 از کبابش مانع آمد آن سخن

خوش سلاے شان و چو گل بر شگفت
 جمع آمد رنج تان زین کر بلا
 تا نباشد خور و تان فرزند پیل
 پسند من از جان از دل بشنوید
 صید ایشان بہت بس و خواہ تان
 یک، مادرشان بود اندکین
 او برگرد در جنسین و آو آہ
 آنحضرت زان کودک مرحوم او
 گرد معسکہ ہر بشر بر می تند
 تا نساید انتقام و زور خویش
 یا بد و زخمش زند اندر جہنا
 تا دل و جان تان نگرند و ممتہن
 در شکا پیل بچگان کم روید
 جز سعادت کے بودا بچہ نصیح
 تا رہا نم مر شمارا از ندم
 طمع برگ از بیخہا تان برگند
 گشت قحط و جوع شان راہ رفت
 پور فیلے، فریبھے، نوزادہ
 پاک خوردند و فروستند دست
 کہ حدیث آن فقیر شش بود یاد
 بخت نوبخت شد ترا عقل کین

پس بیفتادند و خستند آن همه
 دید پیلے سہنا کے می رسید
 بوسے میگردان و ہانش اسہ با
 چند بارے گردا و برگشت و رفت
 پس لب ہر خستہ را بوسے کرد
 کز کباب پیل نادہ خوردہ بود
 در زمان او یک بیک از ان گروہ
 برہوا انداخت ہر یک از گراف
 اسے خوردہ خون خلق از رہ برگرد
 مال ایشان خون ایشان دان یقین
 بوسے رسوا کرد کرا ندیش را
 آنکہ یاد بوسے حق را ازین
 مصطفیٰ چون بوسے برد از راہ دو
 ہم بیاد لیک پوشاندا
 تو ہی خسی و بوسے آن حرام
 ہمہ انفا س زشتت میشو
 بوسے کبر و بوسے حرص و بوسے آز
 در سخن گفتن بیاید چون پیاز

وان گرسنہ پاسبان آن
 اولاً آمد سوسے حارس وید
 مسیح بوسے زد نیا مدنا گوار
 مر ورا نازد آن شہ پیل فیت
 بوسے می آمد ورا از ان خستہ مرد
 بر در ایند و بکشتش پیل زود
 میدر آئید و نبودش ز ان شکوہ
 تا ہی زد بر زمین میشد شکاف
 تا نیارد خون ایشان نہ برد
 زانکہ مال از زور آید در زمین
 پیل داند بوسے بچہ خویش را
 چون نیا بد بوسے باطل ازین
 چون نیابد از دہان ما بخور
 بوسے نیک و بد بر آید برما
 میزند بر آسمان سبز فام
 تا بوی گیسران گردون میرود

خواندن بلال حی اہی

۱۹۲

گر حدیث کرش بود معنیست است
 آن کرشے لفظ مقبول خداست
 و ر بود معنی کرش و لغت نکو
 آنچنان معنی نیرزد یک تسو

آن بلال صدق در بانگ نماز	حی را ہی خواند از روئے نیاز
تا بگفتند اے پیر نیست است	این خطا اکنون کہ آغاز بناست
اے نبی و اے رسول کردگار	یکٹ مؤذن کو بود افسح بسیار
عیب باشد اول دین و صلاح	لحن خواندن لفظ حی علی اصلاح
خشم پیغمبر جو شید و بگفت	یکد و ر مزے از عنایات نہفت
کاے خسان نزد خدا ہی بلال	بہتر از صد حی حی قیل و قال
و امشورانیہ تامن از زبان	وانگویم ز آخر و آغاز تان

امر کردن حق پوششی کہ مراد ہائے خوان کہ بدان گناہ نکرد باشی

گرنداری تو دم خوش در دعا

رو دعا میخواہ از اخوان صفا

بہر این فرمود باموئے خدا وقت حاجت خواستن اندر دعا

دتر سوم کا سے کلیم اللہ زین می جو پناہ
گفت مونسے من ندارم آن دمان
از دمان غیہ کے کردی گناہ
از دمانے کہ نکردستی گناہ
آن چنان کن کہ دمانہا مترا
یادمان خوشتن را پاک کن
ذکر حق پاکست چون پاکی رسید
میکریز و ضد ہا از ضد ہا
چون در آید نام پاک اندر دمان

بادمانے کہ نہ کردی تو گناہ
گفت مارا از دمان غیہ خوان
از دمان غیہ بر خوان کسے الہ
آن دمان غیر باشد عذر خوان
در شب و در روز ہا آرد دعا
روح خود را چاکے چالاک کن
رخت بر بند برون آید پلید
شب گریزد چون بر سر و زو ضیا
نے پلیدی ماند و نے آن دمان

۴

اللہ گفتن نیاز مندین البتیک خد است

۱۹۲

آن یکے اللہ می گفتے شبے
گفت شیطان نش خموش اے سخت رو
این ہمہ اللہ گوئی از عتو
می نیاید یک جواب از پیش تخت
اوشکستہ دل شد و بہاد سر
گفت ہین از ذکر چون و اماندہ
گفت البتیکم ہی آید جواب
گفت خضرش کہ خدا گفت این ہن

تا کہ شیرین گرد و از ذکرش بے
چند گوئی آخر اے بیارگو
خود یکے اللہ را البتیک کو
چند اللہ سینہ زنی بار وئے سخت
دید و خواب و خضر را و خضر
چون پشیمانی از ان کش خواندہ
زان ہی ترسم کہ باشم روبا
کہ برو با او بگو اے متعن

گفت آن اشد تو بیک است و ان نیاز و سوز و دردت پیک است
 نے ترا در کار من آوردہ ام نے کہ من مشغول فکر تہ کردہ ام
 حیلہا و چارہ جوئہاے تو جذب مابود و کشادہ این پائے تو
 ترس و عشق تو کمند لطف است زیر ہر یارب تو بشتیکہا است
 نجان جاہل زین دعا جز و در نیست زانکہ یارب گفتش دستور نیست
 بردمان و بردش قفل است و بند تا نالہ باخدا وقت گزند

۵

فریفتن روستای شہریے را بدعوت

۱۹۳

ہر طرف غولے ہی خواند ترا
 کاے برادر راہ خواہی ہن یا
 حزم آن باشد کہ نفرید ترا
 چرب و نوش داہماے این ہرا
 حزم آن باشد کہ چون دعوت کنند
 تو کوئی مست و خواہان مند

اے برادر! بود اندر ما مضے
 روستائی چون سوئے شہر آئے
 دومہ و سہ ماہ ہما نشن بدے
 ہر حوارج را کہ بودیش آن زمان
 شہرے بار و ستائی آشنا
 خرگہ اندر کوئے آن شہری نفعے
 دوہ و سہ ماہ ہما نشن بدے
 بردگان او و بر خوانش بدے
 راست کردے مرد شہری را ایگان
 پیچ می نائی سوے دہ فرجہ جو
 روستائی چون سوئے شہر آئے
 ہر حوارج را کہ بودیش آن زمان
 روستائی چون سوئے شہر آئے
 ہر حوارج را کہ بودیش آن زمان

اشد آتش بجلد فرزندان بیار
 کاین زمان گلشنی است و نو بہار
 یا بتابستان بیا وقت بٹم
 تا بہ بندم خدمت امن کر
 غیل و فرزندان و قومت ابیا
 در دہ ما باش خوش ہستہ چار
 در بہاران خطہ دہ خوش بود
 کشت زار و لالہ و لکشم بود
 وعدہ دادے خواجہ اورا دفع حال
 تا برآمد بعد وعدہ ہشت سال
 او بہر سالے ہمگفتہ کہ کے
 عزم خواہی کرد کا دما و دے
 او بہانہ ساختے کامسالان
 از فسلان خطہ بیامد مہمان
 سال دیگر تو انم وار بہید
 از ہمت آن طرف خود ہم دوید
 گفت ہستند آن عیالم منتظر
 بہر فرزندان تو اسے اہل بر
 باز بہر سالے چو لکاکسے
 تا مقیم قبہ شہری شدے
 خواجہ بہر سالے زرد و مال خوش
 خرج او کردے کشودے بال خوش
 آخرین کرت سہ ماہ آن پہلوان
 خوان نہادش بامدادان و شبان
 از خجالت باز گفت او خواجہ را
 چند وعدہ چہند بفریبی مرا
 گفت خواجہ جسم و جانم وصل جوت
 لیک ہر تحویل اندر حکم اوست
 آدمی چون کشتی است و بادبان
 تا کے آرد باد را آن بادبان
 باز سوگند شنید آتش کاے کریم
 گیر فرزندان بیا بنگر نعیم
 دستیا و گرفتہ سے کرت بہند
 کاشتہ کاشتہ زو بیا بناسے جہد
 بعد دہ سال بہر سالے چنین
 لا بہر او وعدہ ہائے شکرین
 کو دکان خواجہ گفتند اسے پد
 ماہ وابر و سایہ ہم دارد سفر
 خہار و سے تو ثابت کردہ
 رنجہا در کار او بس بردہ
 او ہی خواہد کہ بعضے حق آن
 واگزار دچون شوی تو مہرسمان

بس وصیت کرد مارا او نهان

گفت حق است این بے آسای سیبویه

دوستی بخشم دم آخر بود

روستائی در تعلق شیو کرد

از پیام اندر پیام او خیره شد

هم از نیجا کودکانش در پسند

خواجه حازم بے عذر آورد

گفت ایندم کار بادارم هم

شاه کارناز کم فرموده است

من نیارم ترک امر شاه کرد

هر صباح و هر مناسرت رنگ خاص

تو روا داری که آیم سوئے ده

بعد از آن در مان خشمش چون کنم

نیز منط او صد بهانه باز گفت

چون قضا آهنگ نیزجات کرد

با هزاران جنم خواجه مات شد

اعتمادش بر ثبات خویش بود

خواجه در کار آمد و تجهیز ساخت

اهل و نسرتان سفر را ساختند

شادمانان و شتابان سوئے ده

مقصد مارا چراگاه خوش است

⑥
۱۹۷

۱۹۷

۱۹۹

که کشیدش سوئے ده لایه کنان

اتق من شر من خشتت الیه

ترسم از وحشت که او فاسد شود

تا که جنم خواجه را کالیوه کرد

تا زلال جنم خواجه تیره شد

زرق و زلعب بشادی میزدند

بس بهانه کرد بادیه مرید

گر بیایم آن نه گردد منتظم

ز انتظارم شاه شب نغوده است

من نتانم شد بر شه روئے زرد

میرسد از من همی جوید مناص

تا بر آبرو افکند سلطان گره

زنده خود را زین مگردون کنم

حیلها با حکم حق نفاد جنت

روستائی شهریه را مات کرد

زان سفر در معرض آفات شد

گرچه که بدیم سلیش در بود

مرغ غزش سوئے ده شتاب تاخت

رخت را بر گاو غنیم انداختند

که بری خوردیم از ده مژده ده

یار ما آنجساکریم و دلکش است

با هزاران آرزو مان خوانده است
 ناز خیره ده زمستان دواز
 بلکه باغ ایشا را راه ماکند
 خواجه و بچگان جهازه ساختند
 شادمانان سوئے صحرا راندند
 روزگار و از تاب خور میوختند
 خوب گشته پیش ایشان را و زشت
 بهین خندان در قصان میشدند
 چون ہی دیدند مرغی می پرید
 هر که می آمد زده از سوئے او
 که تو روئے یار مارا دید
 بعد ماسه چون رسیدند آن طرف
 روستائی بین که از بدیستی
 روئے پنهان میکند ز ایشان وز
 چون پر رسیدند خانه اش یافتند
 در فرو بستند اهل خانه اش
 نیک هنگام ورستی هم نبود
 بر دوش ماندند ایشان پنج روز
 نه ز غفلت بود ماندن ز خری
 با ایشان بسته نیکان ز اضطار
 او ہی دیدش ہی کردش سلام

بهر باغ کرم نشانده است
 از براد سوئے شهر آریم باز
 در میان جان خود مان جا کند
 بر ستوران جانب ده تاختند
 سافرو کے تغنوا برخوانند
 شب ز خستہ راه می آموختند
 از نشاط ده شده ره چون شست
 سوئے آن دو لای چرخ میزدند
 جانب ده صبر جامه می درید
 بوسه می دادند خوش روئے او
 پس تو جان جان را دید
 بینوا ایشان ستوران بے علف
 میکند بعد الیتا و الی
 تا سوئے باغش نه بکشایند پوز
 همچو خوشان سوئے در یافتند
 خواجه شد زین کج روی دیوانه
 چون در افتادی بچه تیزی چه سود
 شب بسر روز خود خورشید سوز
 بلکه بود از اضطار و بے زری
 شیر مر و ار سے خورد از جوع زار
 که کسلا نم مر مرا انیت نام

۲۰۰

۸

۲۰۱

گفت: باشد من چه داغم تو کئی
 وایم روز و شب اندر صنع هو
 از خود سئ خود ندارم هم خبر
 هوش من از غیر حق آگاه نیست
 گفت: ایندم با قیامت شد شبیه
 شرح میگردش که من آنم که تو
 آن فلان روزت خریدم آن متاع
 برتر مهر ما شنیدستند خلق
 او همی گفتش: چه گوی تر مات
 پنجمین شب بار و باران گرفت
 چون رسیدش کار داند رانخوان
 چون بعد الحاح آمد سئ در
 گفت: من آن جقه ها بگزاشتم
 پنج سال رنج دید این پخروز
 گفت: اے خورشید مهرت در زوال
 امشب باران، باده گوشه
 گفت: یک گوشه است آن باغبان
 در کفش تیر و کمان از بهر گرگ
 گرتو آن خدمت کنی جا آن تست
 گفت: صد خدمت کنم تو جاسئ ده
 من پنجیم حارسئ روز کنم

یا پلیدی یا قسریں پاکئی
 هیچگونه نیستم پروا سئ تو
 نیست از هستی سهر موم اثر
 در دل و جانم بحسنه اند نیست
 تا برادر شد یفسر من آخیه
 بوته ها خوردی ز خوان من دو تو
 کل سیر جا و زالا شنین شاع
 شرم دارد در دوشو نعمت خورد خلق
 سئ ترا دادم نه نام تو نه جات
 کاسمان از بارشش شد در شکفت
 حلقه زد خواجبه که مهر، انخوان
 گفت: آخر چیست اے جان پدر
 ترک کردم آنچس من پنداشتم
 جان سکینم درین سهر و سوز
 گرتو خنم ریختی، کردم سلال
 تا بیابی در قیامت توشه
 هست اینجا گرگ را او پاسبان
 تا زدن چون آید آن گرگ سترگ
 ورنه جاسئ دیگر سئ فرما سئ محبت
 و آن کسان تیر در کفم بنه
 گر بر آرد گرگ سز تیرش زخم

بہر حق نگزارم شب اسے دودل
 گشتہ خالی بد و او با عیال
 چون تلخ برہم دگر گشتہ سوار
 شب ہمہ شب جلد گو یاں کاسے خدا
 این سزاے آنکہ شہ یا خسان
 این سزاے آنکہ اندر طمع خام
 آن کسان و تیر اندر دستِ ادا
 گرگ بر دے خود مُسلط چون شرر
 ہر پشہ ہر یک یک چون گرگے شدہ
 فرصت آن پشہ را ندن ہم نمود
 تا نیاید گرگ آسبے زند
 اینچنین دمدان کسان تا نیم شب
 ناگہان قشال گرگ ہشتہ
 تیر را بکشاد آن خواجہ شہست
 اندر افتادن ز حیوان با جہت
 نا جو اندر داک خسر کرہ من است
 اندر و اشکال گرگے ظاہر است
 گفت نے بادے کہ جہت از فرج د
 کشتہ و خور کرہ ام را در ریاض
 گفت نیکو تر تفحص کن شب است
 شب غلط نہاید و مبدل ہے

آب یار ان بر سر و در زیر گل
 رفت آنجا جائے تنگ بے مجال
 از نہیب سیل اندر گنج غار
 این سزاے مائز سزاے مائز
 یا کسی کرد از براے ناکسان
 ترک گوید خدمت خاک کرام
 گرگ را جو یاں ہمہ شب سوسو
 گرگ جو یاں و زگرگ او بخیر
 اندران ویرانہ شان زخمی زدہ
 از نہیب حملہ گرگ عنود
 روستائی ریش خواجہ بر کند
 جان شان از ناف می آید لب
 سر بر آورد از فہر از پشتہ
 زو بران حیوان کہ تا افتادہست
 روستائی ہائے کرد و کوفت دست
 گفت نے این گرگ چون آہر بہست
 شکل ادا از گرگے او مخبر است
 می شناسم بچہان کابے نے
 کہ مبادت بسط ہرگز ز انقباض
 شخصہا در شب ز ناظر محجب است
 دید شب صائب ندارد دہر کے

ہم شب و ہم ابرو ہم بارانِ ثروت
گفت آن بر من چو روز روشن است
در میان بست باد آن باد را
خواجہ بر حبت و بیامدنا شکفت
کابلہ طراز شیدا آورده
در سہ تاریکی شناسی باو
آنکہ داند نیم شب گو سالہ را
خویشتن را عارف و والہ کنی
کہ مرا از خویش ہم آگاہ نیست
آنچہ دی خوردم از انم یا نیست
غافل و محزون چہسم یاد آ
آنکہ مردارے خوردی سنی نمید
لاف درویشی زنی و بخودی
کہ زمین را من ندانم ز آسمان
باو خبر کرد چہنیں رسوات کرد
اچہنیں رسوا کند حق شید را
ساختی خود را جہنمید و بایزید
بدر گئے و سبیلے و حرص و آرز
خویش را منصور حلاجی کنی
کہ نہ شناسم عمر از بولسب
اسے خرسناین از تو خبر باور کند

این سہ تاریکی فطرت و شکر
میشناسم باو خبر کردہ من است
می شناسم چون مسافرا را
روستائی را گریانش گرفت
بنگ وافیون ہر دو با ہم خوردہ
چون ندانی مرد را اسے خیر و سر
چون نداند ہمرہ دہ سالہ را
خاک در چشم مروت میسنی
در دلم گنجابجہنم شد نیست
این دل از غیر تحیر شد نیست
در چہنیں جویشیم مرد را
شرع اورا سوئے معذوران کشید
اسے دہوئے عاشقان ایزدی
امتحان کرد غیرت امتحان
ہستے نعتے ترا اثبات کرد
اچہنیں گیرد مید و صید را
روکہ شناسم تہرا از کلید
چون کنی پنهان بشید اسے کرساز
آتش در پاسبان باران زنی
باو خبر کردہ شناسم نیم شب
خویش را ہر تو کوہ و کرکند

خویش را از دهر و ان کمتر شمر تو حریف رهنمائی، که مخور

آنچنان سے مباحثا سے بخیزد کہ بعقل آید، پشیمانی خورد ۲۰۴
بلکہ زان مستان کہ چون سے میخورد عقلمانی پختہ حسرت میرند

④

۶

طغیان و کفران اہل سبا

۱۹۴

یا بخواندی و ندیدی جسے صدا

صد ہزار ان قصروایوانہا و باغ

در وفا بودند کسترا از سگان

④

۱۹۶

کارشان کفران نعمت با کرام

شینا خیر لست اخذ زینا

نے زمان خوب نے من و فراغ

کہ یہ پیش ما و با بہ از صبا

از فسوق و کفر مانع میشدند

تخم فسق و کافری میکاشتند

④

۲۲۹

می رسیدند سے ز اصحاب لقا

از چپ و راست از بہر فراغ

تنگ می شد معبر و برہگذار

از پڑے میوہ رہرو و شکفت

تو بخواندی قصہ اہل سبا

داد حق اہل سبا را بس فراغ

شکر حق نگزار دند آن بدرگان

آن سبا ز اہل صبا بودند خام

پس سبا گفتند یا عد بینا

مانیخواہیم این ایوان و باغ

چون ز حد بروند اصحاب سبا

ناصحان شان در نصیحت آمدند

قصہ خون ناصحان پیدا شدند

اصل شان بد بود زان اہل سبا

داد شان چندین ضیاع و باغ و فراغ

بسکہ می افتاد از پڑی شمار

آن شمار میوہ رہ رہی گرفت

سدی سز بر خستستان شان
 باد آن میوه فشانده بیکے
 خوشش بهای زفت تا زیر آمد
 مرد کلخن تاب از پستے زر
 سگ کلجه کوفته در زیر پا
 گشته امین شهر و ده از دزد و گرگ
 جامه ایشان اگر چرکیں شده
 در تمور انداختندے جامه را
 چون ز حد بردند ناشکری چنان
 سیزده پیغمبر آنجا آمدند
 که بلا نعمت افزون شد، شکر گو
 شکر منقسم واجب آمد در خرد
 بین کرم بینید و این خود کس کند
 سر بنخشد، شکر خواهد سجد
 شکر نعمت نعمت افزون کند
 قوم گفته، شکر ما را بر دغول
 نعمتے چه سیر شد جان با زین
 پیش ما این نعمت آرد محنت
 ما چنان پرموده گشتیم از عطا
 مانعی خوا، سیم نعمتها و باغ
 انبیا گفتند در دل علیست
 پر شده ناخواست از میوه فشان
 پر شده زان میوه دامنها بے
 بر سر روستے روند می زده
 بسته بودے بر میان زمین کمر
 تخته بودے گرگ صحرا از نوا
 بز نترسیدے ہم از گرگ سترگ
 آتش سوزنده شان صابون بے
 بعد یک ساعت شده خوش با صفا
 غیرت حق کارگر شد در زمان
 گمران را جملہ ہم بر می شدند
 مرکب شکر از بنجید، حتر کو
 در نہ بکشاید در چشم ابد
 که چنین نعمت بشکرے بس کند
 پانچ شد، شکر خواهد قعد
 صد هزاران گل ز خارے سر کند
 ما شدیم از شکر و نعمت طول
 شکر چه گوئیم، برگوئید همین
 شکر محنت کس نگفته استائے فتنے
 که نه طاعتان خوش آید، نه خطا
 مانعی خوا، سیم اسباب فراغ
 که ازان در حق شناسی آفتست

نمت اذوئے، جملگی علت شود

طمره در بیمار کے قوت شود

طبیعیانیم شاگردان حق

بمحر تسلیم دید مارا فافلق

آن طبیعیان طبیعت دیگر اند

کہ بدل از راه بنفے سنگرند

ما بدل بے واسطه خوش بنگریم

کز فراست نابغالی منظریم

آن طبیعیان را بود بوسے دلیل

وین دلیل ما بود بوسے حیل

دست مزدے می نخوایم از کے

دست مزد ما رسد از حق بے

ہم صلا بیمارئے ناسور را

داروئے مایک بیک بخور را

قوم گفتند اسے گروہ مدعی

کو گواہ علم طب نافعی

چون شام بستہ ہمین خواب خورد

ہمچو ما با شید و دروہ می چید

چون شاد دام این آب و گلید

کے شام صتیاد سیرغ ولید

حب جاہ و سروری دار و بران

کہ شمار و خویش از پیغمبران

ما نخوایم اینچنین لاف و دروغ

کردن اندر گوشش افتادن بدوغ

انبیاء گفتند کاین زان علت است

مایہ کوری حجاب رویت است

دعوئے مارا شنیدید و شما

می نہ بینید این گہر در دست ما

امتحان است این گہر خصلت را

ماش گردانیم گرد چشمہا

ہر کہ گوید کو گوا گفتش گواست

کو نمی بینید گہر جنس عماست

آفتابے در سخن آمد کہ خیزند

کہ برآمد روز و حربہ کم ستیز

تو بگوئی آفتابا کو گواہ

گوید تالے کو را حق دیدہ خواہ

قوم گفتند این ہمہ زرق است و مکر

کہ خدا نایب کند از زید و بکر

ہر رسول شاہ باید جنس او

آب و گل کو خالق افلاک کو

مغر خور دیم تا مان چون شما

پشہ را داریم ہمراہ ہما

کوها، کوپشه، کوگل، کوخدا
 این چه نسبت دین چه پیوندی بود
 ما کجا، دین گفت بیهوده کجا
 خود کجا، کو آسمان، کویسمان
 غالباً عقل داریم این قدر
 نبشیا گفتند آوه پندیان
 اے دریغا که دواے رنج تان
 ظلمت افروزد این چراغ آن چشم را
 چه رئیس جست خوا، بیم از شما
 چه شرف یابد ز کشتی بحد در
 چون بت سنگین شمار قبله شد
 چون بشاید سنگ تان انباز حق
 پشه مرده همار شد شریک
 یا مگر مرده تراشیده شماست
 قوم گفتند اے نصوحان بس بود
 قفل برد لپاسے ما بنهاد حق
 نقش ما این کرد آن تصویر گر
 سنگ را صد سال گوئی عمل شو
 خاک را گوئی صفات آب گیر
 نار را گوئی که نور محض شو
 قلب را گوئی که عین پاک شو

ز آفتاب چرخ چه بود ذره را
 تا که در عقل و دماغ در رود
 این چه زرق است چه شیدت و دغا
 می گیر و مغز ما، این داستان
 گذارامی شناسیم از گزر
 سخت تر کرد اے سیفیان بند تان
 گشت زهر جان قهر آنج تان
 چون خدا بگماشت بر دل خشم را
 که ریاست مان فرو این است از سما
 خاصه کشتی ز سرگین گشته پر
 لعنت و کوری شمار اطله شد
 چون نشاید عقل و جان هم از حق
 چون نشاید زنده همار از ملیک
 پشه زنده تراشیده خداست
 آنچه گفت سیدار و دین ده کس بود
 کس نداند برد برخا حق سبق
 این نخواهد شد گفت و گو در
 کهنه را صد بار گوئی باش نو
 آب را گوئی غسل شویا که شیر
 پشه را گوئی که سوے باد رو
 یا که اکیرے شود چالاک شو

هیچ ازان او صاف دیگرگون شوند
 خالق افلاک و ہم افلاکیان
 آسمان را داد دوران و صفا
 کے تواند آسمان دُر وے گزید
 قسّمے کرد است ہر یک را رہے
 انبیا گفتند آسے آفرید
 و انسرید او و صفہا سے عارضی
 سنگ را گوئی کہ زرشو بہیدہ است
 ریگ را گوئی کہ گل شو عاجزست
 رنجہا داد است کا ز اچارہ نیست
 رنجہا دادہ است کان را چارہست
 این دوا با ساخت بہر اتیلاف
 بلکہ اغلب رنجہا را چارہست
 قوم گفتند اسے گروہ این رنج ما
 سالہا گفتید زین افسون و پند
 گردوا را این مرض قابل بیے
 سہ و چون شد آب ناید در جگر
 لاہم آما س گیر دست و پا
 انبیا گفتند نومیدی بد است
 از چنین محسن نشاید نا امید
 اسے بسا کارے کہ اول صعب گشت

آب کے گرد و حل اسے ارجمند
 خالق آب و تراب و خاکیان
 آب و گل را تیسر و روئی و نما
 کے تواند آب و گل صفوت خرید
 کے کہنے گرد و بچہت چون کہے
 و صفہا سے کہ تمان زان سر کشید
 کہ گہے مینو ص میگرد و رضی
 مس را گوئی کہ زرشو راہ بہست
 خاک را گوئی کہ گل شو عاجزست
 آن مثل گنگی و فطرس و عمی است
 آن مثل لقوہ و درد سراسر است
 نیست این درد و دوا با از گراف
 چون بجد جوئی بیاید آن بدست
 نیست زان رنجے کہ پذیرد دوا
 سخت ترمیگشت زان ہر لحظہ بند
 آخر از دوسے ذر و زائل شدے
 گر خورد دریا رود جاے دگر
 تشکی را شکند آن استقا
 فضل و رحمتہا سے باری بجد است
 دست در فتر اک این رحمت زیند
 بعد از ان بکشاہ شد سختی گذشت

بعد نو سیدی سیه امید داشت
 خود گرفت که شما سنگین شدید
 بیج مارا با تسبولی کار نیست
 او بفرمود استان این بندگی
 جان براسے امر او داریم ما
 امر حق را ما گروم بے ریا
 غیر حق جان نبی ریا نیست
 مزد تبلیغ رسالتش از دست
 راهبای صعب پایان برده ایم
 بین بخوید از نجوم سحر راه
 هر که مارا گشت پیروز باز دست
 و آنکه نشند از شقاوت پند ما
 قوم گفتند از شما سعد خودید
 جان ما فاسخ بد از اندیشها
 ذوق جمعیت که بود و اتفاق
 طوطی نقل و شکر بودیم ما
 هر کجا افسانه غم گستریت
 هر کجا اندر جهان فال بدیت
 در شمال قصه و فال شماست
 اینها گفتند فال زشت و بد
 گر تو جائے خفته باشی با خطر

۲۵۶

از پس ظلمت سیه خورشید داشت
 قفلها بر گوشش بر دل بر زدید
 کار ما تسلیم و نسلن برد نیست
 نیست مارا از خود این گویندگی
 گر بر سیکه گوید او کاریم ما
 می رسا نم این رسالت باشما
 با تسبول و رد خلقش کار نیست
 زشت و دشمن رو شدیم از بهر دوست
 ره بر اهل خویش آسان کرده ایم
 ز آنکه در ظلمت دریده قعر چاه
 از عذاب نار و درخت نشست
 در عذاب جاودان شد مبتلا
 نخس بائید و ضدید و مرتدید
 در غم افکنید مارا و عنا
 شد ز فال زشت تان صد افراق
 مرغ مرگ اندیش شتیم از شما
 هر کجا آواز مستنکریت
 هر کجا مسخره نکلے فاسدیت
 در غم انگیزی شمارا مشتهاست
 از میان جان تان دارد و بد
 اثر دما در قصه تو آید بر

میریاجنے مر ترا آگاہ کرد
 تو بگوئی فسال بد چون بدبختی
 از میان فسال بد من خود ترا
 ایکہ نصیح نا صحنان را نشنوی
 انبیا گفتند با خاطر کہ چند
 چند کو بیم آہن سر دے ز غے
 جنبش خلق از قضا و وعدہ است
 نفس اول راند بر نفس دوم
 لیک ہم میان و خر میران چو تیر
 تو نیدانی کزین دو کستی
 چون نہی بر پست کشتی بار را
 تو نیدانی کزین ہر دو کئی
 گر بگوئی تا ندانم، من کیسم
 من درین رہ ناجیم یا غرقم
 من نخواہم رفت این رہ با لگان
 ہیچ باز رگائے ناید ز تو
 تاجر تر سذہ طبع شیشہ جان
 بل زیان دارد کہ محروم است و خوار
 چونکہ بر بوکہ است جسد کار با
 نیست دستوری درینجا قرع یاب
 کہ بجز و فادار نہ از در مات خورد
 قال چہ بر چہ بین در روشنی
 میر مانم می برم سوئے سرا
 قال بد باتست ہر جا میروی
 میدہیم این را و آزا و عطا و پند
 در میدان در قفس ہین تا بکے
 تیز ز دندان ز سوز مدہ است
 ماہی از سر گندہ باشد نے ز دم
 چونکہ تلغ گفت حق شد ناگزیر
 جہد کن چند انکہ ہینی چستی
 بر تو کل میسکنی آن کار را
 غرقہ اندر سفر یا ناجی
 در نخواہم تا خست بر کشتی ویم
 کشف گردان کز کد امین فرقا ام
 بر مہد خشک ہچون دیگران
 زانکہ و غیب است ستر این دورو
 و طلب نے سود دارد نے زیان
 نور او یا بہ کہ باشد شعلہ خوار
 کار دین او لے کزان یابی رہا
 جز امید اللہ علم بالصواب

جمع آمدن اہل آفت نزد عیسیٰ بہ شفا خواستن

۱۹۵

از در دل و اہل دل آب حیات
چند نوشیدی دوا شد چہمبات
بس خدا سے سکر و وجد دی خودی
از در اہل دلان بر جان زدی
باز این در را رہا کردی ز حرص
گردہر دکان ہی گردی چو خسرس

صومعہ عیسیٰ خوان اہل دل	ہاں وہاں اے مبتلا این در ہل
جمع گشتند سے ز ہر اطراف خلق	از ضریر و لنگ شوق اہل دل
بر در آن صومعہ عیسیٰ صبح	تا بدم شان وار ماند از جناح
او چو فارغ گشتے از اوراد خویش	چاشتگہ بیرون شدے آن خوب کیش
جوق جوق آن مبتلا دیدے نزار	شستہ بر در در امید و انتظار
بس دعا کر دے و گفتے اے خدا	حاجت و مقصود جسکہ کن روا
گفتے اے اصحاب آفت از خدا	حاجت این جملگان تان شد روا
ہیں۔ وان گردید بے رنج و غنا	سوئے غفاری و اکرام خدا
جملگان چون اشتران بستہ پائے	کہ کشائی زانوے ایشان براے
جملہ صحت یافتہ گشتہ روان	از دم جان بخش عیسیٰ در زمان
شد روا آن حاجت جملہ علیل	زامر حق و از دم نیک جلیل
بے توقف جملہ شادان و رمان	از دعا سے وے شدند پا و دان

جلد بے درد و الم بے یخ و غم
سے خاندن خوش گشتدے روان
آزمودی تو بے آفت خوش
چند آن لنگے تو رہوار شد
نہ سپاسے و فراموشے تو
لاجرم آن راہ بر تو بستہ شد
زود نشان دریاب و استغفار کن
تا گلستان شان ہوئے تو بشکفد

تندرست و شادمان و محترم
از دم میمون آن صاحبقران
یافتی صحت ازین نشان کیش
چند جانت بے غم و آزار شد
یاد ناورد آن غسل نوشے تو
چون دل ابل دل از تو خستہ شد
ہمچو ابرے گر یہاں زار کن
میو ہائے پختہ بر تو و کفد

۸

نواختن مجنون سگ کوے لیلے را

کلب را مجنون دشنے خاطر نواز

میکند در پیش او سوز و گداز

ہمچو مجنون کو سگے رامی نواخت
گردا و میگشت خاضع در طواف
ہم سرد پایش ہی بوسید ناف
بوہضوئے گفت کاے مجنون خام
پوز سگ دائم پلیدی میخورد
عیبہائے سگ بے اومی شمرد
گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن

بوسہ اش میداد و پیش میگذاخت
ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گراف
ہم جلاب و شکرش میداد صاف
ایچہ شیدا است اینکہ می آری دام
مقعد خود را بلب می استرد
عیدان از غیبیدان بے خبرد
اندر آئینگر تو از چشمان بن

کاین ظلم بستہ مولیت این
 ہمیشہ بین دل و جان و شناخت
 و سگب فرخ رخ کہف من است
 آن سگے کہ گشت در کوشش مقیم
 آن سگے کہ باشد اندر کوئے او
 ایک شیران مرگانش را غلام
 گرز صورت بگذریاے دستان

پاسبان کو چہ لیلیست این
 کو کجا بگزید و سکنگاہ ساخت
 بلکہ او ہم در دوہم کہف من است
 خاک پایش بہ ز شیران عظیم
 من بشیران کے دہم کیوئے او
 گفتن امکان نیست خامش و السلام
 جنت است و گلستان و گلستان

دعویٰ طاؤسی کردن شغالے کہ در خم رنگ افتاوہ بود

۲۰۴

کام از ذوق تو ہم خوش کنی
 دردی در خیاب خود پرش کنی
 پس بیک سوزن تہی گرد و زباد
 این چنین سربہ تن عاقل مبار

آن شغالے رفت اندر خم رنگ
 پس برآمد پوشتش رنگین شدہ
 پشم رنگین رونق خوش یافتہ
 دید خود را سرخ و سبز و بوزرد
 جملہ گفتند اے شغالک حال چیست
 از نشاط از مکرانہ کروہ

اندان خم کرد یک ساعت درنگ
 کہ منم طاؤس علیین شدہ
 آفتاب آن رنگہا بر تافتہ
 خوشتن را بر شغالان عرضہ کرد
 کہ ترا در سر نشاط ملتویت
 این تکبیر از کجا آوردہ

یک شغالے پیش او شد کا سے فلان
 شید کردی تا پنبہ بر بھی
 بن بخوشیدی ندیدی گرسنه
 آن شغال رنگ رنگ اندر بفت
 بگر آخسر و من و در رنگ من
 چون گلستان گشته ام صد رنگ خوش
 کرو فرو آب و تاب و رنگ بین
 منظر لطف خدای گشته ام
 اسے شغالان میں مخوانید شغال
 آن شغالان آمدند آنجا بجمع
 پس چه خوانمیت بگو اسے جو ہری
 پس گفتندش کہ طاؤس جان
 تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ نے
 بانگ طاؤسان کنی گفتا کہ لا
 خلعت طاؤس آید ز آسمان
 شید کردی تا شیدی از خوشد لان
 تا زلفت این خلق را حست ہی
 پس ز شید آورده بے شرمی
 بر بنا گوش طاست گر بگفت
 یک صنم چون من ندارد خود شمن
 مرا سجدہ کن از من سرکش
 فخر دنیا خوان مرا و رکن دین
 لوح شرح کبیری گشته ام
 کے شغالے را بو چندین جمال
 ہسچو پروانہ بگردا گرد شمع
 گفت آن طاؤس نز چون شتری
 جلوہ دارند اندر گلستان
 بادیہ نرفتہ چون گویم منے
 پس نہ طاؤس خواجہ بوالعلا
 کے رسی از رنگ دعویہا بدان

①
 ۲۰۵

۱۰

چربے و دلا فی لب سبت خود را بہ پارہ نہ

۲۰۴

صدق دگری خود شعار اولیاست

باز بیہ شرمی پناہ ہر دعاست

کالتفات خلق سوئے خو کشند

که خوشییم از درون بین ناخوش اند

پوست دنبه یافت شخصی مستهان
هر صبا چه چرب کردی سلطان
در میان منعمان رفتی که من
لوت چسبیدی خورد و ام در انجمن
دست بر سبوت نهادی در نوید
رمز یعنی سوئے سبوت بنگرید
کاین گواهی صدق گفتار من است
وین نشان چرب و شیرین خوردن است
شکست گفتم جواب بے طنین
که اباد الله کید الکافسین
لاف تو مارا بر آتش بر نهاد
کان سبال چرب تو بر کنده باد
گر نبودی لاف زشتت آئے گدا
یک کریمه رحم آوردی بے با
او بدعوئے میل دولت میکند
معه اش نفرین سبوت میکند
کاسه خدا رسوا کن این لاف نام
تا بجنبه سوئے ما رحم کرام
مستجاب آمد دعائے آن شکم
سوزش حاجت بر دیرون علم
گفت حق گرفتاری و اهل صنم
چون شکم خود را بحضرت در سپرد
از پس گریه دویدند او گریخت
آمد اندر انجمن آن طفل خسرو
گفت آن دنبه که هر صبحی بدان
گریه آمد ناگهانش در ربود
پهلوان در لاف گرم و ذوقناک
منفل شد در میان انجمن
خنده آمد حاضران را از شکفت
سرفرو برد و خمش گشت از سخن
رحمهاشان باز جنبیدن گفت

دعوتش کردند و سیرش داشتند
تخم رحمت در زمینش کاشتند
او چه ذوق راستی دید از کلام
بے تکبر راستی را شد غلام
راستی با پیشہ خود کن مدام
تا شوی در ہر دو عالم نیک نام

مجادلات فرعون موسیٰ

۲۰۵

بچو فرعون نے ٹر صاع کردہ ریش
بر تر از عیسیٰ پریدہ از خیش
او ہم از نسل شغال دادہ زاد
در خم مالے و جا ہے او قلا
ہر کہ دید آن جاہ و ماش سجدہ کرد
سجدہ افسوس بیان را و بخورد
گشت مستکان گدائے زندہ بق
از سجود و از تحسین خلق
مال مار آمد کہ دروے زہر ہست
جز قیامت کہ کشاید چشم را
و آن قبول و سجدہ خلق اثر داشت
جہد بے توفیق جان کنن بود
جہد فرعون چو بے توفیق بود
از مجسم بود در حکمش ہزار
مقدم ہوئے نودندش بخواب
چون بود دفع خیال و خواب شوم
باعتبر گفت و بالابل نجوم
راہ زادن را چو رہزن میزنیم
جملہ گفتندش کہ تدبیرے کنیم
راستے این دیدند آن فرعونیان
تا رسید آن شب کہ مولد بود آن
سوئے میدان بزم تخت بادشاہ
کہ برون آزند آن روز از پگاہ
مقتل شر آخر حکایت ہم

۲۰۷

پښه مودند در شهر آشکار
 که مناد هیسا کنند از شهریار
 الصلواتی که جمله اسرایلیان
 شاه میخواند شمار از ان مکان
 تا شمار او نماید بے نقاب
 بر شما احسان کنند بهر ثواب
 کان اسیران را بجزدوری نبود
 دیدن فرعون دستور ی نبود
 گرفتارند بے بره در پیش او
 بهر آن یاسه بختند بے برو
 یاسه آن بد که نه بیند پیچ اسیر
 بانگ چاوشان چو در ره بشنود
 در به بیند روئے او مجرم شود
 بودشان حرص لقاے ممتنع
 شد سادی در محله تباروان
 کاسه اسیران شو مید انگه روید
 چون شنیدند مرده اسرایلیان
 زین خبر گشتند جمله شادمان
 حیل را خوردند آن سوختند
 تا رود انجا به بیند بار او
 از غرض غافل بدو بخیر
 پښه بچو شیدند اسرایلیان
 چون بحلیت شان میدان برد او
 کرد لداری و بخششها بداد
 بعد از ان گفت از براسه جان تان
 پانخش دادند که خدمت کنیم
 گر تو خواهی یک مہ اینجا کنیم
 که مناد هیسا کنند از شهریار
 شاه میخواند شمار از ان مکان
 بر شما احسان کنند بهر ثواب
 دیدن فرعون دستور ی نبود
 بهر آن یاسه بختند بے برو
 در گه و بیگه لقاے آن میر
 تا نه بیند رو بدیوار سے کند
 آنچه بدتر از سر او آن رود
 که حرص است آدمی فیما منع
 بانگ میزد کو بکوشادی کنان
 کز شهنشه دیدن وجود است امید
 تشنگان بودند بس شتاق آن
 راه میدان برگرفتند آن زمان
 خوشتن را بهر حبلوه ساختند
 تا چه خاصیت دهد دیدار او
 وز طمع رفتند بیرون بر سر
 از پگه تا جانب میدان روان
 روئے خود نمودشان بستانه رو
 هم عطا هم وعدہ کرد آن قباد
 جمله در میدان بچید ایشان
 گر تو خواهی یک مہ اینجا کنیم

شہ شہبانگہ باز آمد شادمان
 کا مشہان چل است دور نڈاز زمان
 ہازنش عمران بد اندر تختش
 ہم بشہر آمد قسریں صحبتش
 گفت اسے عمران برین درخت تو
 ہین مرو سوئے زن اسے مرد نکو
 گفت خیم ہم برین درگاہ تو
 بود عمران ہم ز اسر ایلان
 کے گمان بردے کہ او عصیان کند
 امین از عمران بد و غسال
 خود کجا در خاطر فرعون بود
 شہ برفت او بران درگاہ خفت
 زن بروفتاد بوسید آن لبش
 گشت بیدار او وزن ادید خوش
 گفت عمران این زمان چون آمدی
 در کشیدش در کنار از ہر مرد
 بخت شد با او امانت را سپرد
 آپنے بر سنگ زد ز ادکشتے
 من چوا برم تو زمین موکے نبات
 مات برد از شاہ میدان اسے عروس
 آنچہ این فرعون می ترسد از او
 باز گرد و هیچ زہیہا دم زن
 عاقبت پیدا شود آثار این
 در زمان از سوئے میدان نعرہا
 کا مشہان چل است دور نڈاز زمان
 ہم بشہر آمد قسریں صحبتش
 ہین مرو سوئے زن اسے مرد نکو
 ہنج نندیشتم بحسرت لخواہ تو
 لیک مرفرعون رادل بود و جان
 انچہ خوف جان فرعون آن کند
 لیک خود آن بد جزاے حال او
 انچنین تفتدیر چون عاود شود
 نیم شب آمد پنے دیدنش جنت
 بر جہانیش دش خواب اندر شیش
 بوسہ باران کرد از لب بر لبش
 گفت از شوق و قضاے ایزدی
 بر نیامد با خود آندم در بر
 پس لگفت اسے زن این کاریت خرد
 آتشے از شاہ و ملکش کین کشتے
 حق شہ شطرنج و ماتیم مات
 آن مدان از ما کن بر ما فسوس
 ہست شدا یندم کہ گشتم جنت تو
 تا نیاید بر من و تو صد حزن
 چون علامتہا رسد اسے نازنین
 میر سید از خلق و می شد بر ہوا

شاه ازان جیت برون جیت آزان
 از سوئے میدان چه بانگ است و غو
 گفت عمران شاه مارا عمر باد
 از عطا ئے شاه شادی میکنند
 گفت با شد کاین بود اما ولیک
 این حسد ا جان مرا تیغز کرد
 پیش می آمد سپس میرفت شه
 هر زمان میگفت اے عمران مرا
 زهره نئے عمران مسکین را که تا
 که زن عمران عمران در خزید
 هر پیوسته که در آید در رسم
 بر فلک پیدا شد این ستاره اش
 روز شد گفتش که اے عمران برو
 راند عمران جانب میدان و گفت
 هر منجم سر برهنه جامه پاک
 همچو اصحاب عزا آواز شان
 ریش و مو بر کنده رو بدریدگان
 گفت خیر است اینچه آشوبست حال
 عذر آوردند و گفتند اے امیر
 این همه کردیم و دولت تیره شد
 شب ستاره آن پس آمد عیان

پا برهنه کین چه غلغلهاستان
 کز همیشه می رمد جانی و دیو
 قوم اسرائیلیانند از تو شاد
 رقص می آرند و کهنه میزنند
 و هم و اندیشه مرا پر کرد نیک
 از غم و اندوه تلخم پیر کرد
 جمله شب همچو حامل وقت زه
 سخت از جا برده است این نعره
 باز گوید اختلاط جفت را
 تا که شد استاره موئے پدید
 نجم او بر چرخ گرد و تخم
 کورنئے فرعون و کرو چاره اش
 واقف آن غفل و آن بانگ شو
 اینچه غفل بود شا بنش نخفت
 همچو اصحاب عزا پاشید خاک
 بد گرفت از فغان و ساز شان
 خاک بر سر کرده پر خون دیدگان
 بد نشانی سید بدمنوس سال
 کرد مارا دست تقدیرش امیر
 دشمن شه هست گشت و حیره شد
 کورنئے ما بر حسین آسمان

دو ستاره آن پیس بر سما
ما ستاره بارگشتیم از بکا
بادل خوش شاد و عمران و زلفاق
دست بر سر می زد کاه افراق
کرد عمران خویش پر خشم و ترش
رفت چون دیوانگان بے عقل و ترش
خویشتن را آنجی کرد و براند
گفتبائے بس خوش بر جمع خواند
خویشتن را ترش و نمکین ساخت او
ز دایه باد گونه باخت او
گفت شان شاه مرا بفریفتید
سوی میدان شاه را انگختید
دست بر سینه نهادند از ضمان
شاه هم بشنید و گفت اے خاندان
خویش را در مضحکه انداختیم
تا که مشب جمله اسیر ایلان
مال رفت و آبرو در کاخ خام
سالها در ار و خلعت می برید
از برائے آنکه در روزے چنین
راے تان این بود و فرنگی نجوم
من شمارا بر درم و آتش زخم
عیش رفت بر شامنا خوش کنم
سجده کردند و بگفتند اے خدیو
سالها دفع بلا ما کرده ایم
فوت شد از ما و حملش شد پدید
لیک استغفار این روز و لاد

دست بر سر می زد کاه افراق
رفت چون دیوانگان بے عقل و ترش
گفتبائے بس خوش بر جمع خواند
ز دایه باد گونه باخت او
گفتبائے شاه ما را ریختید
شاه را ما فارغ آریم از غمان
من بر آویزم شمارا بے امان
ما لها باد شستان در بختیم
دور ماند از ملاقات زنان
این بود یاری و افعال کرم
مملکت را اسلم می خورید
فهم گرد آید و گردیدم معین
طبل خوارانید و نگارید و شوم
گوش و بینی و لبان تان بر کنم
من شمارا پس زم آتش کنم
گریه کرت ز ما چربید دیو
و هم حیران ز آنچه ما کرده ایم
نطفه اش جنست و رحم اندر خرید
مانگهسد اریم اے شاه و قباد

روز میلادش رخصت بندیم ما
 گر نداریم این نگه مارا بخش
 تا به نہ می شمر داور روز روز
 بعد نہ می شه برون آورد تخت
 بار دیگر شد منادی سوئے شهر
 اسے زنان با طفلگان میدان بید
 آن چنانکہ پار مردان رسید
 بین زنان اسال اقبال شاست
 مر زنان را خلعت و صلت ہند
 ہر کہ او این ماہ زائید است ہین
 آن زنان با طفلگان بیرون شدند
 ہر زنی نو زاده بیرون شد ز شہر
 چون زنان جسد بدو گرد آمدند
 سر بریدندش کہ انیت احتیاط
 چون زن عمران کہ مویئے زاده بود
 بعد از ان داستان کہ آن بگ با زنان
 آن زنان قسا بلہ در خانہا
 غمزدندش کہ اینجا کو دکیست
 اندرین کو چہ یکے زیبا ز نیست
 چون عواتان آمدند او طفل را
 وحی آمد سوئے زن ازداد گر
 تا نگر دو فوست و بچہ این قضا
 اسے غلام را سے تو افکار و ہش
 تا نپر دہیہ حکم خصم دوز
 سوئے میدان و منادی کرد سخت
 کاسے زنان از دہری یا بید ہر
 تا زداد و بخششم شادان بشوید
 خلعت و ہر کس از ایشان زر کشید
 تا بیا بد ہر کسے چیزے کہ خواست
 کو دکان را ہم کلاہ زر ہند
 گنجما گیسو دزن بیشک یقین
 شادمان تا خیمہ شاہ آمدند
 سوئے میدان غافل از داستان قہر
 ہر چہ بود آن ز زما در بستند
 تا نزاید خصم و نفس نزاید خباط
 دامن اندر چید زن آشوب زود
 کرد دیگر بین چہ آورد آن زمان
 بہر جا سوسی سر ستاد آن دعا
 نامداد میدان کہ در وہم شکایت
 کو د کے دارد و لیکن پرنیت
 در تنور انداخت از امر خدا
 کہ ز نسل آن خلیل است این پیر

در تنور انداز موئے را تو زود
 زن بوجی انداخت او را در شرر
 پس عوانان خانه را بستند زود
 پس عوانان پیرا د آنسو شدند
 با عوانان ما حبر ابرداشتند
 کاسه عوانان باز گردید آن طرف
 باز گشتند آن عوانان جبلگان
 باز و جی آمد که در آتش فگن
 در فگن دنیاش و کن استیبه
 مادرش انداخت اندر رود نیل
 این سخن پایان ندارد مگر ماش
 صد هزاران طفل میکشت او برون
 از جنون میکشت هر جا بدجنین
 از دماغ مکر فرعون عنود
 لیک از فرعون تر آمد پدید
 از دماغ بود عصا شد از دماغ
 گفت فرعونش چرا تو اے کلیم
 در هر میت از تو انتاد خلق
 لاجرم مردم ترا دشمن گرفت
 خلق را میخواندی بر عکس شد
 من هم از شررت اگر پس می خرم

تا نگهدار میشی اندر نار و دود
 بر تن موئے نکر د آتش اثر
 هیچ طفلی اندر آن خانه نبود
 باز عمت از آن کران واقف بدند
 پیش فرعون از برائے دانگ چند
 نیک نیکی کو بنگرید اندر غف
 تا که موئے را بجویند آن زمان
 روئے در میسد دار و موکن
 من و را با تو رسا نم و مفید
 کار را بگذاشت با نسیم الوکیل
 جمله می چسبید هم در ساق و پاش
 موئے اندر صدر خانه در وزن
 از حیل آن کور چشم دور بین
 مگر شاهان جهان را خورد و بود
 هم و را هم مگر او را در کشید
 این بخورد آن را بتوفیق خدا
 خلق را کشتی و افکندی تو بیم
 در هر میت کشته شد مردم ز ذلق
 کین تو در سینه مرد وزن گرفت
 از خلافت مردمان را نیست مبد
 در مکافات تو دیگے می پزم

دل ازین برکن که بفسری مرا
 تو بدان غم و مشو کین ساختی
 صد چنین آری و هم رسوا شوی
 بهیچ تو ساو کس بسیاران بند
 گفت با امر حتم اشراک نیست
 ضمیم من شاگرد من اسے حریف
 پیش خسلقان خوار و زار و رشخند
 از سخن میگویم این ورنه خدا
 عزت آن اوست و آن بندگانش
 شرح حق پایان ندارد بهیچ حق
 گفت فرعونش در حق در حکم هست
 مر مرا بنجسریده اندا بل جهان
 موستیا خود را خریدی این برو
 جمع آرم ساحران و هر را
 این نخواهد شد بروزی یاد و روز
 گفت موسی مر مراد ستور نیست
 گر تو چیرے و مرا خود یار نیست
 می زنم با تو بجد تا زنده ام
 می زنم تا در رسد حکم خدا
 گفت نے نے ہلتم باید نہاد
 حق تعالی وحی کردش در زمان

۲۱۳

یا بحر نے پسروے گردم ترا
 در دل خسلقان ہر اسلختی
 خوار گردی فحشک غوغا شوی
 عاقبت در مصر مار سوا شدند
 گر بریزد غم امرش باک نیست
 این طرف رسوا و پیش حق شریف
 پیش حق محبوب و مطلوب پند
 از سیر رویان کنند فردا ترا
 زاد تم و ابلیس بر می خوان نشانش
 مان و ہاں بر بند و برگردان ورق
 دفتر و دیوان و حکم ایندم مرست
 کز ہمہ عاقل تری تو اسے فلان
 خویشتن کم بین بخود غمتره شو
 تاکہ جہل تو نمایم شہر را
 ہلتم وہ تا چہل روز تموز
 بندہ ام اہمال تو مامور نیست
 بندہ فخرتم بدانم کار نیست
 من چہ کارہ نصرتم من بندہ ام
 کہ کند ہر خصم از خصم جدا
 عشو ہا کم دہ تو کم پیاسے باد
 ہلتم وہ مرورا ہر اس از ان

این چیل روزش بد و هلت بطوع
تا بکشد او که نه من خفته ام
میلباشان را به بریم زخم
تو مترس و هلتش در ده دراز
گفت امر آمد برو هلت ترا
او همی شد از دلم اندر عقب
چون سگ صیاد جنبان کرده دم
نگ و آهن را بدم در می کشید
در هوا میگرد و سر بالا و برج
کفک می انداخت چون اشتر ز کام
ثر غریخ دندان او دل می شکست
چون بقوم خود رسید آن محبت
تکیه بروی کرد و میگفت ای عجب
چونکه موته باز گشت و او بماند
مجمع گشتند و بفشردند پاس
عاقبت با مان بے سامان و دون
کاسه شیه صاحب ظفر چون غم فزود
در تماک ساحران داریم ما
مصلحت آنست که اطراف مصر
اوبه مردم فرستاد آن زمان
هر طرف که ساحر بے بد نامدار

تا سگاله کرنا و نوع نوع
تیز رو و گو پیش رو بگرفت ام
و آنچه انست انید من بر کم زخم
گو سپه گرد آ و صد حیل ساز
من بجائے خود شدم رستی بلا
چون سگ صیاد و انا و محب
نگ را میگرد و یکا و زیر سم
خرد می خانیس آهن را پدید
که بنزیت می شد از وے روم و گرج
قطره زان بر هر که می زد شد جذام
جان شیران سیه میشد ز دست
شق او گرفت و باز او شد عصا
پیش ما خورشید و پیش خیم شب
اهل اے و مشورت را پیش خواند
هر کس که دند عرض فکر و رائے
رائے پیش آورد و گردش نهون
ساحران را جمع باید کرد زود
هر یک در سر فرد و پیشوا
جمع آردشان شه و صراف مصر
هر نو اے بھر جمع جادوان
کرد پزان سوئے او ده پیکار

دو جوان بودند ساحر مشہر
 چون بدیشان آمد آن پیغام شاہ
 از پیئے آنکہ دو درویش آمدند
 نیست بایشان بغیر یک عصا
 شاہ و لشکر جملہ بیچارہ شدند
 چارہ جو یان بندہ را پیش شما
 چارہ سازید اندر دفع شان
 چارہ می باید اندر ساحری
 آن دو ساحر را چو این پیغام داد
 عرق جنبیت چو جنبیدن رفت
 چون دبیرستان صوفی زانوہست
 بعد ازان گفتند اسے مادر بیا
 بردشان برگور او نمود راہ
 بعد ازان گفتند اسے بابا بیا
 کہ دومرد او را بہ تنگ آورده اند
 نیست بایشان سلاح و لشکرے
 تو جہان راستان در رفتہ
 آن اگر سحر است ما را دہ خبر
 ہم خبر دہ تا کہ ما سجدہ کنیم
 تا امید انیم امیدے رسد
 از ضلال انیم در راہ رشد
 سحر ایشان در دل شہ مسمر
 کہ شما شاہ است اکنون چارہ خواہ
 بر شہ و بر قصر او موکب زدند
 کہ ہمہ گروہ با مرشش اژدہا
 زین دو کس جملہ با فغان آمدند
 شاہ ازان ارسال فرمودہ است تا
 گنجہا بخشد عوض شہ بیکران
 تا بود کہ زین دو ساحر جان بری
 ترس و ہرے در دل ہر دو قتاد
 سر بزانو بر نہادند از شگفت
 حل شکل را دو زانو جادوہست
 گویا با کو تو ما را رہنما
 پس سہ روزہ داشتند از بہر شاہ
 شاہ پیغامے فرستاد از دجا
 آبرویش پیش لشکر بردہ اند
 جز عصا و در عصا شور و شرے
 گرچہ در صورت بخاکے خفتہ
 و خدائی باشد اسے جان پد
 خویش را بر کیمیاے بر ز نیم
 در شب و بجز خورشیدے رسد
 راند گانیم و کرم مارا کشد

گفت شان در خواب کسے اولادین
 فاشش و مطلق گفتن دستوریت
 یک بنایم نشانه باشما
 زو چشما تم چو آن جا که روید
 آن زمان که خفته باشد آن حکیم
 گر بذر دیدش عصا او ساحر است
 و نه بتوانید مان آن ایزدیت
 گر جهان فرعون گیرد شرق و غرب
 این نشان راست دادم جان باب
 جان بابا چون بخشد ساحرے
 جادو دے که حق کند حق است و راست
 جان بابا این نشان قاطع است
 جان بابا چون که ساحر خواب شد
 هر دو بوسیدند گوش او رفت
 چون به مصر از بهر آن کار آمدند
 اتفاق افتاد کان روز ورود
 پس نشان دادند شان مردم بدو
 چون بسیار مدوید در خرما بنان
 بهر نازش بسته او دو چشم سر
 چون بیدندش که خفت است او دراز
 ساحران قصد عصا کردند زود

نیت ممکن ظاهر این را دهم ندون
 یک از از پیش چشم و دریت
 تا شود پیدا شمار این خطا
 از مقام خفتنش آگه شوید
 آن عصا را قصد کن گذاریم
 چاره ساحر شمارا حاضر است
 او رسول ذوالجلال و مهتدیت
 سرنگون آید خدا را گاه و حرب
 بر نویس الله اعلم بالصواب
 سحر و کیش را نباشد بهرے
 جادو دے خواندن مرآی حق و خطا
 گر بمیسر و نیز حقش رافع است
 کار او بے رونق بے آب شد
 تابه مصر از بهر آن پیکار زلفت
 طالب موته و جاے او شدند
 موته اندر زیر نخله خفته بود
 که بر دآن سوئے نخلستان بچو
 خفته کو بود بیدار جان
 عرش و فرشش جمله در زیر نظر
 بهر روز دے عصا کرد و ساز
 کر پش باید شدن و انزار بود

اندکے چون بیشتر کردند ساز
 اندر آمد آن عصا در دست ساز
 آنچنان بر خود بلرزید آن عصا
 بعد از آن شد آژ و ما و حله کرد
 رو در افتادن گرفتند از نبیب
 پس یقین شان شد کہ بت از آسمان
 بعد از آن اطلاق و تب شان شد پد
 پس فرستادند مردے در زمان
 کا امتحان کردیم و ما را کے رسد
 مجرم شاہیم و ما را عذر خواہ
 در گیز از ما کہ ما کردیم بد
 عفو کرد و در زمان نیکو شدند
 گفت موسیٰ عفو کردم اے کرام
 من شمارا خود ندیدم اے دیار
 همچنان بیگانہ شکل و آشنا
 آنچہ باشد مر شمارا از فنون
 پس زمین را بوسہ دادند و شد
 تا بفرعون آمدند آن ساحران
 وعدہ ما شان کرد و پیشین ہم بداد
 بعد از آن شان گفت ہین کشاقتان
 بر فنا نم بر شما چندین عطا
 پس گفتند شش باقبال تو شاہ
 غلبہ آئیم و شود کارش تباہ
 کہ بدرد پردہ جو و دسنا
 غالب آئیم و شود کارش تباہ
 غلط غلطان منہزم اندر شیب
 زانکہ سید دیدند حدہ ساحران
 کارشان تا زرع و جان کنین رسید
 سوے موسیٰ از براے عذر آن
 امتحان تو اگر نبود حسد
 اے تو خاص الخصاص در گاہ الہ
 اے ترا الطاف و فضل بعید
 پیش موسیٰ بر زمین سہمی زدند
 گشت بردوزخ تن و جان تان حرام
 اعجمی سازید خود را ز اعتذار
 در نبرد آئیںد پیش بادشا
 جمع آرید از درون و از برون
 انتظار وقت فرصت می بند
 دادشان تشریف اے بکران
 بندگان اسپان و نقد و جنس و زاد
 گرفتارون آئید اندر امتحان
 کہ بدرد پردہ جو و دسنا
 غالب آئیم و شود کارش تباہ

ماورین فن صفریم و پهلوان

ساحران و جسد فرعون لعین

یک موسے را مقدم داشتند

ز آنکه گفتند شش که فرمان آنست

گفت نے اول تہا لے ساحران

اینقدر تعظیم دین شان را خرید

ساحران را نے کہ فرعون لعین

کہ بیرم دست و پاتان از خلاف

او چنان پنداشت کایشان در ہمان

کہ بودشان لرزہ و تخویف ترس

او نمیدانست کایشان رستماند

سایہ خود را از خود دانستہ اند

ذکر موسے بند خاطر باشد است

ذکر موسے بہر رو پوش است یک

موسے و فرعون در ہستے تست

کس ندارد پاسے ما اندر جہان

چون مری کردند با موسے ز کین

ساحران اورا کرم داشتند

گر تو میخواستی عصا بفکن تخت

افکنید آن کمر بار را در میان

وز مری آن دست و پا ہشان برید

کرد تہدید و سیاست بر زمین

پس در آویزم ندارم تان صاف

و ہم و تخویف اند و سواس گمان

از تو ہما و تہدیدات نفس

بر در چپہ نور دل بنشستہ اند

چاہک حیت و گش و جہستہ اند

کاین حکایت ہاست کہ پیشین بدست

نور موسے نقد تست اے یار نیک

باید این دو خصم را در خوشن جہت

آوردن مارگیرے آرد ہاے افسرہ را بہ بغداد

آنچہ در فرعون بدانند تو ہست

یک آرد ہاے محبوب چہ است

مارگیرے رفت سوئے کوہسار
 گرگران و گرشتابنده بود
 او همی جستے یکے مارے شگرف
 اژدہاے مرده دید آنجا عظیم
 مارگیران در زمستان شدید
 مارگیران از بهر حیرانے خلق
 مارگیران اژدہا را بر گرفت
 اژدہاے چون ستون خانه
 کاژدہاے مرده آورده ام
 او همی مرده گمان بردش و لیک
 او ز سرمانا و برنسا افسرده بود
 تا به بغداد آمد آن هنگامه جو
 بر لب شط مرد هنگامه نهاد
 مارگیرے اژدہا آورده است
 جمع آمد صد هزاران غام ریش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم هنگامه افسردن تر شود
 جمع آمد صد هزاران تراژا
 مرد را از زن خبر نے تراژو هام
 چون همی خسترا قه جنبانید او
 اژدہا کوز بهریر افسرده بود

ناگیر و او با فسونها شش بار
 آنکه جوینده است یا بنده بود
 گرد کوہستان و در ایام برف
 که دشمن از شکل او شد پر ز بیم
 ماری جست اژدہاے مرده دید
 مارگیران اینت نادانے خلق
 سوئے بغداد آمد از بهر شگفت
 می کشیدش از پیئے دانگانه
 در شکارش من جگرها خورده ام
 زنده بود و او ندیدش نیک نیک
 زنده بود و شکل مرد می نمود
 تا به هنگامه بر چارو
 غلغلہ در شهر بغداد او قناد
 بواجب نادار شکارے کرده است
 صید او شد هر یک آنجا از خریش
 تا که جمع آیند خلق منتشر
 گدیه و توزیع نیسکو تر رود
 حلقه کرده پشت پابر پشت پا
 رفته در هم چون قیامت خاص عام
 میکشیدند اهل هنگامه گلو
 زیر صد گونه پلاس پرده بود

بستہ بودش بار سہاے غلیظ احتیاطے کردہ بودش آن حفیظ
 در درنگ و تفاسق و انتظار وز ہبا ہوے و فغان بشار
 وز غلوئے خلق و ملک و مطراق تافت بر آن مار خورشید عراق
 آفتاب گرم سیرش گرم کرد رفت از اعضاے او خلا و سرد
 مردہ بود و زندہ گشت او از شکست اثر دما بر خویش جنسیدن گرفت
 خلق را از جنبش آن مردہ مار گشت شان آن یک تحیر صد ہزار
 با تحیر نفس را انگشتند جملگان از جنبشش گرختند
 می شکست او بند و زان بانگ بلند ہر طرف میرفت چاقا چاق بند
 بند یا شکست و بیرون شد ز زیر اثر دما سے زشت غرآن ہمو شیر
 در ہزیمت بس خلائی کشته شد از قنادہ و کشتگان صد پشته شد
 مار گیر از ترس بر جا خشک گشت کہ چہ آورد دم من از کہسار و دشت
 گرگ را بیدار کرد آن کور میش رفت نادان ہوے عزرائیل خویش
 اثر دما یک لقمہ کرد آن گیج را سہل باشد خون خوری جیج را
 خویش را براستے پیچید و بست استخوان خوردہ را در ہم شکست
 نفست اثر درماست او کے مردہ است از غم بے آلتی افسردہ است
 گر بیا بد است فرعون او کہ با مرا وہی رفت آب جو

آنکہ او بنیاد فرعون کنند

را و صد موشے و صد مار و بن زند

اختلاف کردن مردمان در چگونگی و شکل پیل در شب تار

۲۱۷

از نظر گاهست اے مغزو جو د

اختلاف سون و گیسو جو د

پیل اندر خسانہ تار یکسو بود
از برائے دیدنش مردم بے
دیدنش با چشم چون ممکن نبود
آن یکے را کف بخرطوم اوقاد
آن یکے را دست بر گوشش رسید
آن یکے را کف چو بر پایش بسود
آن یکے بر پشت او بنهاد دست
بچنین بر یک بحر و سے کو رسید
از نظر که گفت شان شد مختلف
در کف هر کس اگر شمعے بدے
چشم حس همچون کف دست است و بس
جسم در یاد گیر است و کف در

عرضه را آورد بود ندش منود
اندر ان ظلمت همی شد هر کسے
اندر ان تار یکیش کف می بسود
گفت همچون ناودان است این نهاد
آن برو چون باد بیزن شد پدید
گفت شکل پیل دیم چون عمود
گفت خود این پیل چون تختے بدست
فهم آن می کرد و هر جامی تنسید
آن یکے داش لقب اذ این الف
اختلاف از گفت شان بیرون شدے
نیت کف را بر همے او دترس
کف پیل و ز دیدہ در دریا نگر

جنبش کفها از دریا روز و شب

کف همی بینی و دریائے عجب

۱۲

سرکشیدن کنعان از دعوت نوح

دم مرن تادم نند بهر تو روح
آشنا گزارد کشته نوح

بمچو کنعان کا شناسی کرد او
مین بیادر کشته بابا نشین
گفت نه من آشنا آمو ختم
مین مکن کاین موج طوفان بلاست
باد قهر است و بلاے شمع کش
گفت نه رفتم بران کو دلمند
مین مکن که کوه کاه است این زمان
گفت من کے چند تو بشنوده ام
خوش نیامد گفت تو هرگز مرا
مین مکن بابا که روز ناز نیست
تا کنون کردی دایندم ناز کیست
گفت بابا سا ابا این گفته
چند از نهی گفته با هر کس
این دم سرد تو در گوشم زلفت
گفت بابا چه زیان دارد اگر
بچنین میگفت او پند لطیف
که نخواهم کشته نوح عدد
تا گردی غرق طوفان اے مین
من بجز شمع تو شمع انس و ختم
دست و پارا آشنا امروز است
جز که شمع حق نمی پاید خمش
عاصم است آن که مرا از بر گزند
جز جیب خویش را ندید امان
که طمع کردی که من زین دوده ام
من بر نیم از تو در هر دو سرا
مر خدا را خویشی و انباز نیست
اندرین درگاه کیرا ناز کیست
باز میگویی بجهل آشفته
تا جواب سرد بشنودی بے
خاصه اکنون که شدم دانا و زلفت
بشنوی یکبار تو پند پدر
بچنان میگفت او دفع عینف

نے پیرا از نصیح کنگان سیر شد نے دے در گوش آن ادبیر شد
 اندرین گفتن بُدند و موج تیسر بر سر کنگان زد و شد ریز ریز
 توج گفت اے بادشاہ بردبار مرا خسر مرد و سلیت بردبار
 وعدہ کردی مرا تو بار بار کہ بیاید اہست از طوفان رما
 دل نہادم بر امیدت من سلیم پس چرا بر بود سیل از من کلیم
 گفت اواز اہل و خویشانست نبود خود ندیدی تو سفیدی از کبود
 چونکہ در دندان تو کرم او فتاد نیست دندان بر کنش اے استاد
 تاکہ باقی تن نگردد زار ازو گر چہ بود آن تو شو بیزار ازو
 گفت بیزارم ز غیر ذات تو غیر نبود آنکہ او شد مات تو
 تو ہمیدانی کہ چو غم با تو من بیت چہند انم کہ با باران چمن
 من بگویم او نگردد یار من بے صدا ماند دم و گفتار من
 باز من آن بہ کہ ہموار شش کنی نیست ہدم با قدم یار شش کنی
 گفت اے نورج ار تو خواہی جملہ را حشر گردانم بر آرم از ترے
 بہر کنگانے دل تو نشکنم لیکت از احوال او آگہ کنم
 گفت نے نے را ضمیم کہ تو مرا ہم کنی غرقہ اگر باید ترا
 ہر ز ما غم غرقہ میکن من خوشم حکم تو جان است چون جان میکشم
 ننگم کس را اگر ہم بین گرم او بہانہ باشد و تو منظم

عاشق صنع خدا با فر بود

عاشق مصنوع او کا فر بود

بودن چہرہ مانع بحث و فکر

آن یکے مرد و دو آمد شتاب
گفت از ریشم سفیدی کن جدا
ریش او برید و کل پیشش نہاد
این سوال و این جواب استاے گزین
این یکے زد سیلے مرزید را
گفت سیلی زن سوالت میکنم
بر قفلے تو زدم آمد طراق
این طراق از دست من بود است یا
گفت از درد این فراغت نیستم
تو کہ بیدری ہی اندیش این
درد مندان را نباشد فکر غیر
غفلت و بیدریت فکر آورد

پیش یک آئینہ دار مستطاب
کہ عروس نو گزیدم اسے فتنے
کہ تو بگزین چون مرا کارے قتاد
کہ سہ اینہا ندارد مرد دین
حلہ کرد او ہم براسے کید را
پس جو ہم گوئے و آنکہ میزنم
یک سوا لے دارم ایجاد وفاق
از قفا گاہ تو اسے فخر کیا
کہ درین فکر و تامل نیستم
نیت صاحب درد را این فکر نہیں
خواہ در مسجد برو خواہی بدیر
در خیالت نکتہ بکر آورد

خواندن عاشقے نامہ اور حضور مشوق

چون بہ مطلوبت رسیدی اسے بیج
شد طلبگارے علم اکنون قبیح

پیش سلطان خوش نشسته در قبول

زشت باشد جفتن نامد رسول

آن یکے رایا ز پیش خود نشاند	نامہ سیردن کرد و پیش یار خواند
بیتها در نامہ و مدح و ثنا	زارے و سکینے و بس لایا
گریه و افغان و حزن و درد خویش	خوارے و بیزارے با اہل خویش
دورے و رنجوری از ہجران دست	ذکر پیغام و رسول از مغزو پوست
ہمچنین میخواند با معشوق خود	تا کہ بیرون شد ز حصر و حد و عد
گفت معشوق این اگر بہر من است	گاہ وصل این عمر ضائع کردن است
من بہ پیشیت حاضر و تو نامہ خوان	نیت این بازی نشان عاشقان
گفت اینجا حاضری اما ولیک	می نمی یا ہم نصیب خویش نیک
انچہ میدیم ز تو پارینہ سال	نیت ایندم گرچہ می ہنیم وصال
من ازین چشمہ زلالے خوردہ ام	دیدہ و دل ز آب تازہ کردہ ام
چشمہ می ہنیم و لیکن آب نے	راہ آہم را اگر زدو رہس نے
گفت پس من نیستم معشوق تو	من بے لغار و مرادت در قوتو
عاشقی تو بر من و بر حالے	حالت اندر دست نبوداے فتنے
پس نیم کلے مطلوب تو من	جزو مقصودم ترا اندر زمن
خانہ معشوقہ ام، معشوق نے	عشق بر نقد است بر صندوق نے
ہست معشوق آنکہ او یکتو بود	مبتدا و انتہایت او بود
چون بیابی اش نباشی منتظر	ہم ہویدا او بود ہم نیس نہر
عاشق حالی نہ عاشق بر منی	برایہ حال بر من می تنی

طلبیدن سے روزِ حلالِ رنجِ کسب

۲۲۱

آن کیے درجہ ہر دانا و پیشہ سرغنی
 این دعا میگردانم کای خدا
 چون مرا تو آنسریدی کاہے
 بر خزان پشت ریش بے مراد
 کاہم چون آنسریدی اے ملی
 روزیئے خواہم بناگ بے تعب
 مدتے بسیار میگردانم دعا
 خلق می خندید بر گفتار او
 کہ چه میگوید عجب این سستیش
 راہ روزی کسب رنج است و تعب
 شاه و سلطان و رسول حق کنون
 ہست در فرمان او از وحش و طیر
 با چنان عرنے و نازے کا ندرست
 با ہمہ تمکین خدا روزے او
 بے زرہ بافی و رنجے روزیش
 اینچنین مخدول و واپس ماندہ
 اینچنین مدبر ہی خواہد کہ او
 ز احمق خواہد کہ بے رنجیش زود
 نزد ہر دانا و پیشہ سرغنی
 نزدیک بے رنج روزی کن مرا
 زخم خوارے سست بخنے تلبے
 بار اسپان و اشتران نتوان نہاد
 روزیم دہ ہم ز رام کاہلی
 کہ ندارم من ز کوشش جز طلب
 روز تا شب شب ہمہ شب تا صبح
 بر طمع خامی و بر پیکار او
 یا کہے داد است بگنجیش
 ہرگز این نادر شد و رشد عجب
 ہست داؤد بنی ذوق فنون
 در ہمہ روے زمین اور است سیر
 کہ گزیدستش عنایت ہاے دوست
 کردہ باشد بستہ اندر جستجو
 می نیاید با ہمہ سیر و زیش
 خانہ کندہ دون و گردون راندہ
 گنج یابد تا رود پایش فرو
 بے تجارت پر کند دامن ز سود

۲۲۲

انچنین گنجے نیاد و حسان
 این ہی گفتش تسخر رو بگیر
 وان ہی خندید مارا ہم بدہ
 اوازین تشنیع مردم وین فسوس
 تاکہ شد درخبر معروف و شہیر
 شد ممشل درخام طعی آن گدا
 کم نمی کرد از دعا و اہمال
 گر گران و گرشتابندہ بود
 تاکہ روزے ناگہان در چاشتگاہ
 ناگہان در خانہ اش گاوسے دوید
 گاؤ گستاخ اندران خانہ بخت
 پس گلوے گاؤ بید آن زمان
 چون سرشن بید شد سوئے قصا
 صاحب گاوش بید و گفت ہین
 ہین چہ راکشتی بگو گاؤ مرا
 گفت من روزی زحق میخواستم
 سالہا بودہ است کار من دعا
 چون بیدم گاؤ را بر خاستم
 آن دعائے کہ نام شد مستجاب
 اوز خشم آمد گریب انش گرفت
 می کشیدش تا بہ داؤد بنی

کہ بر آید بر فلک بے زردبان
 کہ رسیدت روزے و آمد بشیر
 زانچہ یابی ہدیہ اسے سالار دہ
 کم نمی کرد از دعا و چاہلوس
 کوزا بنان تہی جو ینہیر
 اوازین خواہش نمی آمد جدا
 کرد اجابت ستعان و ابجلال
 عاقبت جو بندہ یا بندہ بود
 این دعا می کرد بازاری و آہ
 شاخ زویشکت در بند و کلید
 مرد جبت و قوائمہا شست
 بے توقف بے تامل بے امان
 تا اہلش برکت در دم شتاب
 اسے بظلمت گاؤ من گشتہ ہین
 ابلہ طرازا انصاف اندر آ
 قبلہ را از لایہ می آراستم
 تاکہ بفرستاد گاوسے را خدا
 روزے من بود کش میخواستم
 روزے من بود کشتم ہمک جواب
 چند مشتے زویروشن ناشگفت
 کہ بیا اسے طالم کیج غبی

۲۴۱

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹

حجت بارو رہا کن اسے دعا
 این چہ میگوئی دعا چہ بد مخند
 گفت من با حق دعا ما کرده ام
 من یقین دارم دعا شد استجاب
 گفت گرد آید من اسے مسلمین
 اسے دعا تا چند خالی ترا را
 اسے مسلمانان دعا مال مرا
 گر چنین بودے ہمہ عالم بدین
 گر چنین بودے گدایان ضریر
 روز و شب اندر دعا اند و ثنا
 تا تو ندہی، یہ چکس ندہ یقین
 کہ کب کوران بود لایہ دعا
 خلق گفتند این مسلمان ہواست گوہت
 این دعا کے باشد از اسباب ملک
 بیع و بخشش یا وصیت یا عطا
 در کد امین و فراست این شرع تو
 اندر آور جس دور زندان او
 او بسوے آسمان میگردود
 من دعا ما کرده ام، زین آرزو
 در دل من آن دعا انداختی
 من نہیں کر دم گزافہ آن دعا
 عقل در تن آورد با خویش آ
 بر سر و ریش من خوش اسے لوند
 اندرین لایہ بے خون خوردہ ام
 سر بزین برنگ اسے منکر خطاب
 ترا شہید و قشاہدین مہین
 حجت قاطع بگو چہ بود دعا
 چون از آن او کند بہر خدا
 یک دعا اطلاق بردندے کہین
 محتشم گشتہ بندے و امیر
 لایہ گویان کہ تومان دے اسے خدا
 اسے کشایندہ تو بکشابندین
 جز اسب نانے نیا بند از عطا
 دین فرو شندہ دعا با ظلم جواست
 کے کشد این را شریعت خوب ملک
 یا ز جنس این شودے ملکہ ترا
 گاؤ را تو باز دہ یا جس و
 ورنہ گاوش را بدہ بخت گو
 کاسے خداوند کریم لطف خو
 واقعہ مارا نداند غیہ تو
 صد امید اندر دلم افراختی
 ہچو یوسف دیدہ ام بس خوابا

گفت کورم خواند زین جرم آن وفا
پس بلیسانه قیاس است لے خدا
من و عاکورا نے کے میکرده ام
جز بنخلاق گدیہ کے آوردہ ام
کوراد خسلقان طمع دارد ز جہل
من ز تو کزنت ہر دشوار سہل
می نداند خلق اسرار مرا
تراژمی دانست گفت بار مرا
حق شان است کہ داند راز غیب
غیر علام سر و ستار غیب
خضم گفتش رو بن کن، حق بگو
شیدمی آری غلط می انگنی
باکد امین روئے چون دل مردہ
غلغلے در شہر افتادہ ازین
کاسے خدا این بندہ را رسوا کن
گر بدم ہم ستر من پیدا کن
تو ہمیدانی کہ شہاے دراز
پیش خلق این را اگر خود قدر نیست
گاؤ میخو اہند از من اے خدا
چونکہ داؤد نبی آمد برون
بدعی گفت اے نبی اللہ داد
کشت گاوم را پریش کہ چرا
گفت داؤد دش بگو اے بوالکرم
ہین پراگندہ گو، حجت بیار
گفت اے داؤد بودم ہفت سال
این ہی بستم زیزدان کاسے خدا
مرد وزن بر نالہ من واقع اند
کو دکان این ماجرا را و اصف اند

پس بلیسانہ قیاس است لے خدا
جز بنخلاق گدیہ کے آوردہ ام
من ز تو کزنت ہر دشوار سہل
تراژمی دانست گفت بار مرا
غیر علام سر و ستار غیب
روچہ سوئے آسمان کردی عمو
لاف عشق و لاف قربت میزنی
روئے سوئے آسمانہا کردہ
آن سلمان می ہند رو بر زمین
گر بدم ہم ستر من پیدا کن
کہ ہمیں خوانم ترا با صد نیاز
پیش تو ہم چون چراغ روشنیست
چون فرستادی نکر دم من خطا
گفت ہین چونستان این احوال چون
گاؤ من در خانہ او درفتاد
گاؤ من کشت او بیان کن ماجرا
چون تلف کردی تو ملک محترم
تا بیکسو گرد این دعوی و کار
روز و شب اندر دعا و در سوال
روزے خواہم حلال بے عنا
کو دکان این ماجرا را و اصف اند

تو پرس از هر که خواهی این خبر
هم بود با پس هم بهمان خلق
بعد از آن جسد دعا و این فغان
چشم من تاریک شد نه بهر قوت
کشم این را تا دم در شکر آن
گفت داود این سخن را بشو
تو رواداری که من بے سبختی
اینکه بخشیدت بخزیدی، وارثی
رویده مال سلمان، کز لگو
گفت اے شہ تو ہم این میگوئیم
پس ز دل آہے بر آورد و گفت
سجدہ کرد و گفت اے دانای سوز
در دیش زانچہ تو اندر دلم
این بگفت و گریہ در شدائے لمے
گفت میں امروز اے خواہان گاؤ
تا روم من سوئے خلوت در نماز
خوے دارم در نماز آن التفات
رفتم سوئے نماز و آن خلا
کو نہم تا راست گرد و پنجہ سان
نیست دستوری و گرنہ سبختی
ہمچنین میگفت داود این نسق

تا گوید بے شکنجہ و بے ضرر
کہ چہ میگفت این گدای زندہ و حق
گاؤ اندر خسانہ دیدم ناگہان
شادے آن کہ قبول آمد قنوت
کہ دعائے من شنید آن غیبان
حجت شرعی دین عوسے بگو
بنہم اندر شرع ہل سنتے
یع را چون می ستائی عارتی
رو بخو دام و بدہ باطل مجو
کہ ہی گویند اصحاب ستم
کای خداے ہر کجا طاقی و جنت
در دل داود انداز آن فروز
اندر انگندی برا ز اے مفضل
تا دل داود بیرون شد ز جائے
ہلتم دہ، این دعا و سے رکاو
پرسم این احوال از دانایے راز
معنے قرۃ عینی فی الصلوات
بہر تسلیم است رہ مر خلق را
حرب خدعہ این بو ذایے پہلوان
گرداز دریایے راز انگینے
خواست کشتن عقل خلقان محرق

پس گریبان نش کشید از پس یکے
 با خود آمد، گفت را کو تاہ کرد
 در فرو بست و برفت انگشتاب
 حق نبویش انچه بنمودش تمام
 ویدا حوالے کہ کس واقف نبود
 روز دیگر جسد خصمان آمدند
 ہمچنین این ماجرا باز رفت
 زود گاوم را بدہ اسے نابکار
 کا بچین ظلم صریح ناسزا
 گاؤ کشتہ خوردہ بے ترسے ویم
 کہ چہ چندین سال بودم در دعا
 اسے رسول حق چنین باشد روا
 گفت داؤدش بخش کن رو بہل
 چون خدا پوشید بر تو اسے جوان
 گفت واویلا چہ حکم است این چہ دہ
 رفتہ است آوازہ عدلت چنان
 برسگان کور این استم زفت
 ہمچنین تشنیع میزد بر ملا
 اینچنین ظلم و جفا بر من مکن
 بعد ازان داؤد گفتش اسے عنود
 ورنہ کارت سخت گرد گفتت

کہ ندارم در یکے اش من شکے
 لب بہست و عزم خلوت گاہ کرد
 سوئے محراب و دعائے مستجاب
 گشت واقف بر سزائے انتقام
 راز پنهانی کہ حیرانی فرود
 پیش داؤد پیمبر صفت زدند
 زود ز دآن مدعی تشنیع زفت
 از خداے خویشتن شرعے بدار
 میزد و در عہد پیغمبر ملا
 در جواب انس زودہ تزویر آن لئیم
 من طلب کردم ز حق داد او مرا
 ملک من بد گاؤ چون دادش خدا
 این مسلمان راز گاوت کن محل
 روخش کن حق ستاری بدان
 انپے من شرع نو خواہی نہاد
 کہ معطر شد زمین و آسمان
 زین تعدی سنگ و کہ بشکافت تفت
 کا لصلہ ہنگام ظلم است لصلہ
 یا نبی اللہ! گو زنیسان سخن
 جلد مال خویش را و رابخش زود
 تا نگرد و ظاہر ازوے است

خاک بر سر کرد و جامہ بردارید
 یکدے دیگر بدین تشینع راند
 گفت چون بخت نبود اسے بخت کور
 دیدہ انکار صدر و پیشگاه
 زمین سخن داؤد زد و شد خستناک
 رو کہ فرزند ان تو با بخت تو
 سنگ بر سینہ ہی زد باد و دست
 خلق ہسم اندر ملامت آمدند
 روے درد داؤد کردند آن فریق
 بین نشاید از تو کین ظلم است فاش
 گفت اسے یاران مان آن رسید
 جملہ بر خیزید تا بیرون بروم
 مرد و زن از خانہا بیرون وید
 در فلان صحرا درختے ہست زفت
 سخت راسخ خمیہ گاہ و میخ او
 خون شدہ است اندرین آن خوش خست
 مال او برداشت است این قلیتبان
 این جوان مر خواجہ را باشد پسر
 تا کنون حلم خدا پوشید آن
 کہ عیال خواجہ را روزے ندید
 بے نوا یان را بیک لقمہ بخت
 کہ بہر دم میکنی ظلمے مزید
 باز داؤد آتش پیش خویش خواند
 ظلمت آمد اندک اندک در ظهور
 اسے دریغ از چون قہر غاشاک راہ
 گفت تا خود را نگرانی ہلاکت
 بندگان او شدند افسزون گو
 مید وید از بھل خود بالا و پست
 کز خمیر کار او غافل بند
 کاسے نمئے مجتہ بر ما شفیق
 قہر کردی بیگنا ہے را بہ لاش
 کان سہ مکتوم او گردد پدید
 سوئے صحرا و بدان ہامون شویم
 تا بران ستر بہان واقف شوید
 شاہیائش انہ و بسیار جفت
 بوے خون می آیدم از بیخ او
 خواجہ را کشت است این بنحو بخت
 دین غلام او ست اسے آزادگان
 طفل بود و او ندارد زمین خبر
 آخر از ناشکرے این قلیتبان
 نے بہ نور و زونہ موہما عید
 یاد ناور و او ز حقہاے نخست

تاکنون از بہر یک گاو آن لعین
 او بخود برداشت پرده از گناہ
 کافر و فاسق دین دور گزند
 ظلم مستور است در اسرار جان
 چون برون رفتند سوسے آن درخت
 تا گناہ و جسم او پیداکم
 گفت اے سگ جد اینرا کشتہ
 خواجہ راکشتی و بردی مال او
 آن زنت اورا کینہرک بودہ است
 ہر چہ او زائید مادہ پاکہ ز
 تو غلامی کسب و کارت ملک است
 خواجہ راکشتی باستم زارزار
 کار داز اشتاب کردی زیر خاک
 نک سرش با کار و در زیر زمین
 نام این سگ ہم نوشتہ کار و
 پچنین کردند چون بشگافتند
 ولولہ در خلق افتاد آن زمان
 جملہ از داؤد گشتہ عذر خواہ
 بعد از ان گفتش بیا اے داد خواہ
 ہم بدان تیغش بفرمود اقصا
 علم حق گر چہ مواسا با کند

میزند فسر زند اورا بر زمین
 ورنہ می پوشید جوشش الہ
 پرده خود را بخود بر می درند
 می نہد ظالم بہ پیش مردمان
 گفت دستش راز پس بندید سخت
 تا لو اے عدل بر صحرای غم
 تو غلام خواجہ زین روشتہ
 کردی زدان آشکارا حال او
 باہمین خواجہ جنانمودہ است
 ملک وارث باشد آہنہا سہر
 شرع جستی شرعستان و نکو است
 ہم بر اینجا خواجہ گویان نہاد
 از خیالے کہ بدیدی سہمناک
 باز کاوید این زمین را پچنین
 کرد با خواجہ چنن مکر و ضرر
 در زمین آن کار دبا سر یافتند
 ہر یکے ز نار بہرید از میان
 دانکہ بدظن گشتہ بودند و تباہ
 داد خود بستان ازین بے سیاہ
 کے کند مکرش ز علم حق خلاص
 چونکہ از حسد بگذر و رسوا کند

خون نخبید و دست در هر دے
 اعتنا سے داور سے ربت دین
 میل جست جوے و کشف مشکے
 سر بر آرد از ضمیمہ آن دین
 معجزہ داؤد شد فاش و دو تو
 سر بسجده بر زمینہا میزند
 و آنچه می فرمود دانشنودہ ایم
 یک معذوریم چون بے دیدیم
 بر سیکے از نو خدا را بسند شد
 خواجہ راکشت است اورا بند کن
 خویشتن را خواجہ کرد است و ہیں
 بر کشندہ گاؤ تن من کر مشو
 روزے بے رنج و نعمت بطبق
 آنکہ بکشد گاؤ را کا صل پست
 زاکہ گاؤ نفس باشد نقش تن
 نفس خونی خواجہ گشت و پیشوا
 قوت ارواح است و از راق نیست
 گنج قتل گاؤ دان اسے کنج گاؤ

رنجور گردانیدن کو دکان استاد را بوم

کو دکان مکتبی از استاد رنج دیدند از ملال اجتہاد

مشورت کر دند در تعویق کار
چون نمی آید و را رنجور سئ
تا رہیم از جس و از تنگے کار
آن یکے زیرک تر این تدبیر کرد
خیر باشد رنگ تو بر جانے نیت
اند کے اندر خیال افتد ازین
چون در آئی از دم مکتب بگو
آن خیالش اند کے افزون شود
آن سوم و ان چارم و پنجم چنین
تا چوسی کو دک پیاسے این خبر
ہر یکے گفتش کہ شا باش اے ذکی
متفق گشتند در عہد وثیق
بعد از ان سو گند داد او جملہ را
راے آن کو دک بچر بید از ہمہ
آن تفاوت ہست در عقل بشر
روز گشت و آمدند آن کو دکان
جملہ استادند بیرون منتظر
زانکہ منبع او بد است این اے را
او در آمد گفت اُستارا سلام
گفت اُستائیت رنجے مر مرا
نغی کر ڈا ما غبار و ہم بد

تا مسلم رفت در اضطراب
کہ بگیہ و چند روز او دور سئ
ہست او چون سنگ خار ابر قرار
کہ بگوید او ستا چونی تو زرد
این اثر یا از ہوا یا از تپست
تو برا در ہسم مدد کن انجین
خیر باشد او ستاد احوال تو
کہ خیالے عاقلے مجنون شود
در پئے ما غم نمایند و خین
متفق گویند یا بدستقر
باد بخت بر عنایت متکی
کہ نگر داند سخن را یک رفیق
تا کہ غمازے نگوید جبرا
عقل او در پیش میرفت از رمہ
کہ میان شاہدان اندر صور
برہین فسرت بکتب شادمان
تا در آید اول آن یا بر مصر
سرا امام آمد ہمیشہ پاسے را
خیر باشد رنگ رویت نہ دو قام
تو برا بنشین نگو یا وہ ہلا
اند کے اندر دلش ناگاہ زد

اندکے آن وہم افزون شد برین
ماند اندر حال خود بس در شکست
بر جہسید وی کشانید او کلیم
من بدین عالم پیر سید او نخست
قصد دارد تا رہد از تنگب من
بخیبر کز بام من افستاد طشت
کو دکان اندر پئے آن استاد
کہ مبادا ذات نیکت را بدی
از غم بگازگان اندر حسین
می نہ بسنی حال من در احراق
دہم وطن لاش بے معنیت
می نہ بسنی در غیروار تجاج
مادرین رخسیم و در اندوہ گرم
تا بدانی کہ ندارم من گنہ
دائمادر بغض و کینے و عنت
تا بخیم کہ سہر من شد گران
کاسے عدو زوتر تر این می سزد
گفت امکان نے و باطن پر روز
در نگویم بد شود این ماجرا
آدمی را کہ نبود شش غم
ان تہا رستم لدنیات رضوا

اندرا آمد دیگر سے گفت اینچنین
ہم چنین تا وہم او قوت گرفت
گشت استا سخت ستاز دہم ہم
خشمکین بازن کہ ہراوت سست
خود مرا آگہ نکرد از رنگب من
او بحسن و جلوہ خود دست گشت
آمد و در را بہ تنہدی بر کشاد
گفت زن خیر است چون و و آمدی
گفت کوری رنگت حال من بہین
تو درون خانہ از بغض و نفاق
گفت زن اسے خواہد بخت نیست
گفت اسے غرتو ہنوزی در لجاج
گر تو کور و کر شدی مارا چہ جرم
گفت اسے خواجہ بیام آئینہ
گفت رور و چہ تو چہ آئینہ است
جامہ خواب مراد و گستران
زن تو قف کرد مردش بانگ
جامہ خواب آورد و گستر آن عجز
گر بگویم متہم دارد مرا
فہال بد رنجور گرداند ہی
قول بے غیب و تبولہ یغرض

گر گویم او خیالے برزند
 فعل دارد زن که غلوت میکند
 مر مرا از خانه بیرون میکند
 بهر فسق فعل و افسون میکند
 جامه خواب بگلند و استا و قتاد
 آه آه و ناله از دس می براد
 کو دکان آنجا نشسته و نهان
 در س میخوانند با صد اندامان
 کاین همه کردیم و هم زندانیم
 بد بنا سئو بود ما بد بانیم
 بین دگر اندیشه باید نمود
 تا ازین محنت نسر ح یا بیم زود
 گفت آن زیرک که اس قوم سپند
 در س خوانید و کنسید آو بلند
 چون میخوانند گفت اس کو دکان
 بانهک ما استا در اوار و زیان
 در و سراف نر اید استار از بانگ
 ارزد این کو درد یا بد بهر دانگ
 گفت استار است میگویند روید
 در و سراف نر و شمع بیرون شوید
 سجده کردند و گفتند اس کریم
 دور بادا از تو رنجوری و نیم
 پس بر دین بستند سوے خانها
 مادران شان خشمگین گشتند و گفت
 وقت تحصیل است اکنون و شما
 عذر آوردند کاسے مادر تو است
 از قضا اسے آسمان استا و ما
 مادران گفتند مکر است و دروغ
 ما صباح آیم پیش او استا
 کو دکان گفتند بسم الله روید
 بامدادان آمدند آن مادران
 خفته استا همچو میاگران
 تا به بنیم اصل این مکر شما
 بر دروغ و صدق ما واقف شوید
 پر سش استا ز هر گوشه روان
 در و سراف نر بسته چون زنان

دفعہ سوم
ہم عرق کر دے زبسیاری بحاف
آہ آہے میکند آہستہ
خیر باشد او ستا این درد سر
گفت من ہم غیب بودم ازین
من بدم غافل بشغل قبال و قیل
چون بجد مشغول باشد آدمی
اسے بسامرد شجاع اندر تراب
او همان دست آورد و دیگر و دار
خود نہ میسند دست رفتہ و ضرر

سر بہ بستہ رکشیدہ در سحاف
جملگان گشتند ہم لاجول گو
جان تو مارا نبودہ زین خنجر
آگہم این کو دکان کردند بین
بود در باطن چنین رنجہ ثقیل
او ز دید رنج خود باشد مہمی
کہ بہر دست و پایش را ضرب
بر گمان آنکہ بہست او بر سرار
خون از او بسیار رفتہ بخبر

خلوت گزیدن بیدے و نذر کر نش کہ ہانخت باز نگیرم و نقص عہد از اضطرا

یک حکایت گویت گر بشنوی
بود در ویشے بکھسارے مقیم
چون ز خالق میرسید اورا شمول
ہمچنان کہ سہل شد مارا حضر
اندر ان کہ بودا شجر و ثمار
قوت آن در ویش بود آن میوہا
گفت آن در ویش یارب باتمین

در حقیقت بر حقیقت بگروی
خلوت اورا بود ہم خواب و ندیم
بود از اتفا س مرد و زن طول
سہل شد ہم قوم دیگر را سفر
سیب و امرود و انار ہیشمار
غیر آن چیزے نخوردے و اما
عہد کردم زین نچینم در زمین

خود بخیم میوه در کل حین
 جز ازان میوه که باد اندازدش
 دست بر نذر خود بودش وفا
 زین سبب فرمود استثنا کنید
 زانکه حکم کار در دست ملن است
 پنج روز آن باد امر و دے زنجیت
 بر سر شانه مرود دے چند وید
 باد آمد شاخ را سر زیر کرد
 جوع و ضعف و قوت جذب قضا
 چونکه از امر و دین میوه شکست
 هم در آن دم گوشمال حق رسید
 مخلصان باشند دالم و خطر
 عهد را باید وفا اے جان من
 یا مکن نذر دے که نتوانی وفا
 نذر را باید وفا و راه حق
 غیرت حق گوشمالش داد زود
 جمع از دزدان بدند آنجا اگر
 اتفاقاً دزد چند دے تاختند
 بیست از دزدان بدند آنجا پیش
 شهنش را غماز آگه کرده بود
 شهنه حاسے عزیم آن کسار کرد

نیز غیر دے را نگویم که بچین
 نے ازان میوه که تلخ افرازدش
 تا در آمد امتحانات قضا
 که خدا خواهد به پیمان بر ز نید
 اختیار جلگان پست من است
 ز آتش جو عیش صبور می میگنجت
 باز صبر دے کرد و خود را و کشید
 طبع را بر خوردن آن چیر کرد
 کرد زاهد را ز نذرش بی وفا
 گشت اندر نذر و عهد خویش پست
 چشم او یکشاد و گوش او کشید
 امتحانها هست در راه اے پسر
 تانسانی شرمسار و ممتحن
 بر خطر منشین و بیرون چلا
 یک حق تا خود کرا بد سبق
 زانکه فرمود است او فوا بالقود
 در میان آورده بے برسیم زند
 و اندران کسار منزل ساختند
 بخش میسر کردند و قاتل غیش
 مردم شهنه در رفت و دزد زود
 جمله را گرفت و بست آن شیر مرد

پس نصیب نمود از غضب جلا در
ہم بد آنجا پاسے چپ دست راست
دست تراہد ہم بریدہ شد غلط
در زمان آمد سوارے بس گزین
این مسلمان شیخ است ابدال خدا
آن عوان بدرید جامہ تیز رفت
شونہ آمد پا برہنہ عذر خواہ
بین کل کن مر مرا زین کار زشت
گفت مید اغم سبب این ہمیشہ
من شکستم حرست ایمان او
من شکستم عہد و دانستم بد است
دست ما و پاسے ما و مغزو پوست
قسم من بود این ترا کردم حلال
وانکہ او دانست او فرمانرواست
چون بریدہ شد براسے خلق دست
ایچنین باشد چو یکدر بستہ شد
شیخ افطع گشت نامش پیش خلق
در عیش اورا یکے زایر بیافت
گفت اورا اے عدو جان خویش
مین چرا کردی شتاباندر باق
پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا

دست و پاسے ہر یکا ز تن کن جدا
جملہ را برید و غوغاے سخت است
پاش را میخواست ہم کردن بقط
بانگ برزد بر عوان کاسے سکت مین
دست اورا تو چہ اگر دی جدا
پیش شمنہ داداگا ہمیشہ تفت
کہ ندانستم خدا بر من گواہ
اے کریم و سرور اہل بہشت
می شناسم من گناہ خویش را
پس مینم برد وادستان او
تار میدان شومے جرأت بدت
باداے والی فدائے حکم و دست
تو ندانستی ترا نبود وبال
با خدا سامان پیچیدن کہ است
مرد زاہد را در شکونے بہت
صد در دیگر بروا شکستہ شد
کرد معروفش بدین القاب خلق
کو بہر دو دست خود زنبیل بافت
در عیشم آمدی سر کردہ پیش
گفت از انسراط ہر و اشتیاق
یکے مخفی دار این را اے کیا

تانیس دم من لگو این باکے
بعد ازان قوم دگر از روزش
گفت، حکمت را تو دانی کردگار
آمد اہا مشش کہ یکپند سے بند
کہ مگر سانس بود او در طریق
من نخواہم کان رمہ کافر شوند
این کرامت را بکردیم آشکار
تا کہ این جیہ پارگان بدگمان
من ترابے این کرامتہا ز پیش
این کرامت بہر ایشان است
تو ازان بگذشتہ کز مرگ تن

منے قرینے نے جیبے نے خے
مطلع گشتند بر با فیدنش
من کفہ پنهان تو کردی آشکار
کا نذرین غم بر تو مست کرمی شدند
کہ خدار سواشش کرد اندر فریق
وز ضلالت در گمان بد روند
کہ دہمیت دست اندر وقت کار
رد نگر دند از جناب آسمان
خود تسلی دادہ ام از ذات خویش
و این چراغ از بہر این بہادست
ترسی از تفریق اجزائے بدن

ترازوئے خواستن شخصے از زر گرے جواب زرگر

آن یکے آمد بہ پیش زرگرے
گفت، رو خواہ مرا غریبالت
گفت، جاروبے ندارم برو کان
من ترازوئے کہ میخواہم بڈ
گفت، بشنیدم سخن کز نیستم
این شنیدم، لیک پیری تمش

کہ ترازو دہ کہ بر سنجم زرے
گفت، میزان دہ برین تسخر مایست
گفت، بس بس این مضاحکہ اہمان
خویشتن را کر کن، ہر سو مجہ
تا نہ پسنداری کہ بے معینتم
دست لرزان، جسم تو نہ متعشش

دقت سوم
فہم کردم یکا پیری ناتوان
وان زہ تو ہم تہرا ضہ خورد و مرد
پس بگوئی خواجہ جار و بے بیار
چون بروئی خاک را جمع آوری
تا یہ بیزم خاک و زہ جویم ازان
من ز اول دیدم آخر اتمام
پہ کہ اول بن بود لے بود
ہر کہ اول بنگر و پایان کار

دست از ضعف است لرزان زبان
دست از دہس بریزد زہ خورد
تا بجویم زہ خود را از غبار
گوئیم غرابال خواہم اسے جری
کہ بود غرابال مارا در دکان
جائے دیگر وزا نیا و اسلام
ہر کہ آخر بن چہ با معنی بود
اندر آخر او نکرد و شرمسار

۲۲۶

جزع ناکردن شیخے بر مرگ فرزندان

۲۲۹

بود شیخے رہنمائے پیش ازین
چون ہمہ بد میان امتان
گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش
یک صیاسے گفتش اہل بیت او
ما زہر و مرگ فسر زندان تو
تو نمی گرتی نمی زاری چہرا
چون ترار حے نباشد در درون
ما بہ امید تو ایم اسے پیشوا
چون بیار آیند روز حشر سخت

آسمانی شمع بر روی زمین
در کشائے روضہ دار الجنان
چون نبی باشد میان قوم خویش
سخت دل چوئی بگو اسے نیکو
نوحہ میداریم با پشت و دو تو
یا کہ رحمت نیست در دل اسے کیا
پس چہ امید است مان از تو کنون
کہ نہ بگزاری تو مارا در عینا
خود شفیع ما توئی آن روز سخت

در چنان روز و شب بے زینهار
 دست ما و دامن تست آزمان
 ما هم امیدواران توئیم
 یک با این جلد چون بے شفقتی
 یا مگر خود دل نمی سوزد ترا
 شیخ گفت: اورا پندار اے رفیق
 برہمہ کفار مارا رحمت است
 گفت: پس چون رحم داری برہمہ
 چون نداری نوحہ بر فرزند خویش
 چون گواہ رحم اشک دیدہ است
 شیخ دانا، زمین عتابش گرم شد
 روزن کرد و گفتش: اے عجز
 جلد گرم دند ایشان در رہے اند
 من چو بنیم شان بعین پیش خویش
 گرچہ بیرون اندازد و در زمان
 گریہ از ہجران بود یا از فراق
 خلق اندر خواب می بیند شان
 ما با کرام توئیم امیدوار
 کہ کساند پیچ مجسم را امان
 ریزہ چین خوان احسان توئیم
 بہر نفس زندان چرا بے رقتی
 باز گو اے شیخ مارا ماجرا
 کہ ندارم رحم و ہمدل شفیق
 گرچہ جان جلد کافیست است
 ہمچو چو پانے بگردان رس
 چونکہ فصا دجل شان زد بہ نیش
 دیدہ تو بے غم و گریہ چراست
 در سخن یکبارہ بے آرم شد
 خود نباشد فصلی ہمچون تموز
 نمائے پنهان ز چشم دل کے اند
 از چہ رور و راکم ہمچون توریش
 با من اند و گرد من بازی کنان
 با عزیزا غم وصال است و عناق
 من بہ سیداری ہی بنیم عیان

۲۳۰

زین جہان خود را دے پنهان کنم
 برگ حسن از درخت افشان کنم

خواندن شیخه ضریر قرآن از روی مصحف

۲۳۰

دید در ایام آن شیخ فقیر
گشت ضیفش در تموز پر ز سوز
گفت اینجا سے عجب مصحف چہ است
اندین اندیشہ تشویشش فرو
اہست تنہا مصحف آویخت
تا بہر ستم نے غمش صبر سے کہم
صبر کرد و بود چند سے در حرج
مرد ہمان صبر کرد و ناگہسان
نیم شب آواز قرآن را شنید
کہ از مصحف کو میخواند درست
گفت چون کوری عجب بے چشم و نو
آنچہ میخوانی بران افتادہ
اصبت در سیر پیدا میکند
گفت اے گشتہ زہل تن جدا
من زحق در خواستم کا سے مستعان
نیستم حافظ مرا نور سے بدہ
بازدہ دو دیدہ ام را آن زمان
آمد از حضرت ندا کا سے مرد کار

مصحف در خانہ پیر ضریر
ہر دو زاہد جمع گشتہ چند روز
چونکہ نابینا ستاین درویش رست
کہ جز اور نیست اینجا باشم بود
من نیم گستاخ یا آمیختہ
تا بصبر سے بر مراد سے بر زخم
کشف شد کا لصبر مفتاح الفرج
کشف گشتش حال شکل در زمان
جست از خواب آن عجائب ابید
گشت بصبر روز کو را آن جال جست
چون ہی خوانی وی بینی سطو
دست را بر حرفی آن بہادہ
کہ نظر بر حرفی داری مستند
این عجب می داری از صنع خدا
بر قرأت من حسرتیم ہجو جان
دو دیدہ وقت خواندن بے گرہ
کہ بگیرم مصحف و خوانم عیان
اے بہر بنجہ بیا میدو

۲۳۱

عین ظن است و امیدے خوش ترا
تفسر و خوانی معظم جو ہرا
ہمچنان گردد ہر انگاہے کہ من
و اکشایم مصحف اندر خواندن
آن خیرے کشد غافل ز کار
آن گرامی بادشاہ کردگار
باز بچشد بینشتم آن شاہ فرد
در زمان چون چراغ شب فرو
زین سبب نبود ولی را اعتراض
ہر چه بتاند فرستد ز اعتیاض
گر بسوزد باغت انگورے دہد
در میان ماتمت سورے دہد

بازماندن لقمان از سوال درباره صنعت زراوی

رفت لقمان سوئے داد و دار صفا
دید کو میکرد ز آہن حلقہا
جلہ را با ہمدگر در صیف گند
ز آہن پولاد آن شاہ بلند
صنعت زراڈ او کم دیدہ بود
در عجب می ماند و وسواسش فرود
کاین چہ شاید بود واپرسم ازو
کہ چہ می سازی ز حلقہ تو بتو
باز باخود گفت صبر او لے ترست
صبر تا مقصود زو تر رہبر است
چون نہ پرسی زو در کشف شود
مرغ صبر از جملہ تران تر بود
پس ز رہ سازید و در پوشید او
پیش لقمان حکیم صبر خو
گفت این نیکو باس است اے فتنے
در صاف و جنگ دفع زخم را
گفت لقمان صبر ہم نیکو دمیست
کو پناہ و دافع ہر جا غمیست
صبر را با حق قرین کن اے فلان
آخر و العصر را آنکہ بخوان
صد ہزار ان کمیی احق آفرید
کیا اے ہیچو صبر آدم ندید

سوال پہلول از درویشے تفسیر رضا بقضا

۲۳۲

زا اولیا اہل دعا خود دیگرند
 گہمی دوزند و گاہے میدزد
 قوم دیگر میشتا سم زا اولیا
 کہ دامن شان بسته باشد از دعا
 از رضا کہ هست رام آن کرام
 جتن دفع قضا شان شد حرام
 در قضا ذوقی ہمی بینند خاص
 کفر شان آید طلب کردن خلاص
 حسن ظنی بر دل ایشان کشود
 کہ پوشند از غمی جامہ کبود

گفت پہلول آن یکے درویش را
 گفت چون باشد کسے کہ جاودان
 سیل جو ہا بر مراد او روند
 زندگئے و مرگ سر منگان او
 ہر کجا خواهد فرستد تعزیت
 سالکان راہ ہم بر گام او
 پیچ و ندانے نخندد و در بیان
 بے رضائے او نیفتد پیچ برگ
 چونی اسے درویش واقف کن مرا
 بر مراد او رود کار حجابان
 اختران ز انسان کہ او خواهد شوند
 بر مراد او روانہ کو بکو
 ہر کجا خواهد بہ بخشد تہنیت
 ماندگان از راہ ہم در و ایم او
 بے رضا و امر آن فرمانروان
 بے قضاے او نیاید پیچ مرگ

بے مراد او نخبند ہیچ برگ
 گفت اے شہراست گفتی پچنین
 این و صد چندینی اے صادق و لیک
 آن چنان کہ فاضل و مرد فضول
 آن چنانش شرح کن اندر کلام
 طوق کامل چو خوان پاشے بود
 تہنہ سادہ تیغ بہان بے نوا
 ہچومت سر آن کہ بمعنی ہفت توہست
 گفت این بارے یقین شد پیش عام
 ہیچ برگے در نیفتد از درخت
 از دمان لقمہ نشد سوسے گل
 میل و رغبت کان ز بام آدمیت
 در زمینہا و آسمانہا ذرہ
 جز بفسرمان قدیم نافذش
 کا شمر و برگ و خستان را تمام
 این قدر بشنو کہ چون کلمے کار
 چون قصائے حق ضلے بندہ شد
 بے تکلف نے پیئے مزد و ثواب
 زندگئے خود نخواہد پسرخود
 ہر کجا امر قدم را سلکیت
 بہر یزدان می زند نے بہر گنج

در جہان زاوچ ثریا تا سہک
 در فرو سیالے تو پیداہست این
 شرح کن این را بیان کن نیک نیک
 چون بگوش اور سدا رد قبول
 کہ ازان ہم ہمہ سرہ یا بد عقل عام
 بر سر خوانش زہر آتشے بود
 ہر کسے یا بد غذاے خود جدا
 خاص را و عام را مطعم در و است
 کہ جہان در امر یزدان است رزم
 بے قضا و حکم آن سلطان بخت
 تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو
 جنبش و آرام امہ آن غنیمت
 پر نخبند باند نگرود پترہ
 شرح نتوان کرد و جلدی نیست خوش
 بے نہایت کے شود در نطق رزم
 می نگرود جب نہ بامہ کردگار
 حکم اورا بندہ خواہند شد
 بلکہ طبع او چنین شد مستطاب
 نے پیئے ذوق و حیات مستند
 زندگئے و مردگی پیشش یکیت
 بہر یزدان می مردن خوف و رنج

ہست ایمانش برائے خواہ او
ترک کفرش ہم برائے حق بود
ایچنین آمد اصل آن خوسے او
انگہان خند د کہ او بیند رضا
بندہ کش خوسے و خلقت این بود
پس پسر الا کہ کند او یا دعا
مرگ او و مرگ فرزندان او
نزع فرزندان بر آن با و نا
پس پسر گوید دعا الا مگر
آن شفاعت و ان دعا نرحم خود
رحم خود را او ہمان دم سوختہ است
دوزخ او صافا و عشق بہت و او
ہر طرف سے این فروغ کے شناخت

نے برائے جنت اشہار و جو
نے زہیم آنکہ در آتش شود
نے ریاضت نے زجستہ جو او
ہمچو حلو او شکر اور اقضا
نے جہان برام و فرمائش بود
کہ گردان اسے خداوند این قضا
بہر حق پیشش چو حلو در گلو
چون قطائف پیش شیخ بینوا
در دعا بیند رضائے دادگر
میکند آن بندہ صاحب رشد
کہ چراغ عشق حق انسروختہ است
سوختہ مرا و صاف اورامو ہو
جز دقوتی تا درین دولت بتاخت

دقوتی و نکار جماعتے بر دعا

آن دقوتی داشت خوش و سیاح
برزین میشد چو مسر بر آسمان
در مقاسے مسکنے کم ساسختہ
گفت وریک خانہ با شمع گرد و روز

عاشق و صاحب کرامت خواجہ
شب روان را گشتہ زور روشن روان
کم دور روز اندر دہے انداختہ
عشق آن مسکن کہند درین فروز

آنکہ در فتوے امام خلق بود
 گوئے تقوے از فرشته می ربود
 آنکہ اندر سیرمه رامت کرد
 ہم ز دیندارے او دین رشک خود
 با چنین تقوے و اوراد و قیام
 طالب خاصان حق بودے مدام
 در سفر معظم مرادش آن بُدے
 کہ دے بانبندہ خاصے زدے
 این ہمگفتے چو میرفتے براہ
 کن قس بن خاصگانم اے آلہ
 آن و قوتی رحمتہ اللہ علیہ
 گفت سافرت مدے فی غافقیہ
 سال و مہ رفتم سفر از عشق ماہ
 پابرہنہ رفتہ ام برخار و سنگ
 بیخرا از راہ و حیران در آلہ
 گفت روزے می شدم مشتاق وار
 ز انکہ من حیرانم و بخویش و دنگ
 تا بہ بسینم در بشر انوار یار
 پابرہنہ رفتہ ام برخار و سنگ
 گفت روزے می شدم مشتاق وار
 تا بہ بسینم قلزمے در قطرہ
 چون رسیدم سوئے یک ساحل بگام
 ہفت شمع از دور ویدم ناگہان
 نور و شعلہ ہر یکے شمعے ازان
 خیرہ گشتم خیرگی ہم خیرہ گشت
 کاین چگونہ شمعہا افزوتہ است
 خلق جو یان چراغے غمگشتہ بود
 چشم بند می بدعجب بر وید ہا
 باز میدیدم کہ میشد ہفت یک
 چشم بند می بدعجب بر وید ہا
 باز آن یکبار دیگر ہفت شد
 اتصالا تے میان شمعہا
 ہفت شمع اندر نظر شد ہفت مرد
 کہ نیاید بر زبان و گفت ما
 نورشان می شد بقف لا جور و

پیش آن انوار نور روز درد
 باز حیران گشتم اندر صنع رب
 بیشتر رفتم که نیکو بن گرم
 باز هر یک مرد شد شکل درخت
 ز این بنه برگ پیدانیت شاخ
 هر درخت شاخ بر سدره زده
 پنج هر یک رفته در قعر زمین
 پنج شان از شاخ خندان دهن تر
 میوه که بر تنگافید دهن زور
 این عجب تر که برایشان میگذاشت
 ز این دهن سیه جان می باختند
 سایه آن را نمی دیدند هیچ
 ختم کرده قهر حق بر دید با
 گر کسی میگفت شان کاین بود وید
 جمله میگفتند کاین مسکین است
 مغز این مسکین ز سودا س دراز
 او عجب می ماند یارب حال صیت
 گفت راندم پیشتر من نیکبخت
 هفت می شد فرو میشد هر دهن
 بعد از آن دیدم درختان در نماز
 یک درخت از پیش مانده امام

از صلابت نور بارامی سترد
 کاینچنین چون شد چگونه است عجب
 تاج مال است اینک میگردد سرم
 چشم از سبزه ایشان نیکبخت
 برگ هم گم گشته از میوه فراخ
 سدره چه بود از خلد بیرون شده
 زیر تر از گاو و ماهی بدستین
 عقل از ان اشکال شان زیر و زبر
 همچو آب از میوه جسته برق نور
 صد هزاران خلق از صحرادشت
 از گلیه سائبان می ساختند
 صد قفوی بر دید با کس بیج بیج
 که نه بسند ماه را بسند بها
 تا ازین اشجار مستعد شوید
 از قضا الله دیوانه شدت
 وزیر یا صفت گشته فاسد چون پیاز
 خلق را این پرده اضلال صیت
 باز شد آن هفت جمله یک درخت
 من چنان میگشتم از حیرت به
 صف کشیده چون جماعت کرده ساز
 دیگران اندر پس او در قیام

آن قیام و آن مکوع و آن سجود
یا و کوم قول حق را آن زمان
این درختان را نه زانو نه میان
آمد الهام خدا کاسے با فرو
بعد ویرسے گشته آنها هفت مرد
چشم می مالم که آن هفت ارسلان
چون بمنز و یکی رسیدم من ز راه
قوم گفتندم جواب آن سلام
گفتم آخر چون مرا بشناختند
از ضمیر من بد استند زود
پاسخم دادند خندان کاسے عزیز
بر دله کو در تحیر با خداست
گفتم از سوئے حائق بشکفید
این سخن چون آمد از من و خطاب
گفت اگر اسمے شود غیب از ولی
بعد از آن گفتند ما را آرزو هست
گفتم آرسے لیک یک ساعت که من
تا شود آن حل بصحبتاے پاک
ساعتے با آن گروه سب محبتا
هم در آن ساعت ز ساعت ست جان
جمله تلونینا ز ساعت خلاصه است

از درختان بس شگفتی می نمود
گفت و انجسم و شجر را یسجدان
این چه ترتیب نماز استان جان
می عجب داری ز کابر ما هنوز
جمله در قعد و پئے یزدان فرو
تا کیا نرسند و چه دارند از جهان
کردم ایشان را سلام از انبیا
اسے و قوتی مسخر و تاج کرام
پیش ازین بر من نظر ننداختند
یکدگر را بنگریدند از فرو
این پوشید است کنون بر تو نیز
کے شود پوشیده را ز چپ و رست
چون ز اسم و حرف رسمی و عقید
آن شهبان در حال گفتندم جواب
آن ز استغراق دان نز جا، ملی
اقتدا کردن بتو اسے پاک و ست
مشکلاستے دارم از دور زمین
که به صحبت روید انگورے ز خاک
چون مراقب گشتم و از خود جدا
زانکه ساعت پیر گرداند جوان
رست از تلونین که از ساعت برت

دین سخن پایان ندارد، تیز و دو
 ای یگانا دین دو گانه بر گزار
 ای امام چشم روشن در صلا
 پیش در شد آن وقوتی در نماز
 افسد اگر دمد آن شان قطار
 چونکه باتکبیر ماقرون شدند
 آن وقوتی در امامت کرد ساز
 و آن جماعت در پی اود قیام
 تا گمان چشم سوئے دریافتاد
 در میان موج دید او کشته
 هم شب و هم ابرو هم موج عظیم
 تند باد سے همچو عزرائیل خاست
 اهل کشتی از هابت کاسته
 دستها در نوحه بر سر میزدند
 با خدا با صد تضرع آن بان
 سر تپنده در سجود آنها که هیچ
 چون وقوتی آن قیامت را بدید
 گفت یارب منکر اندر فعل شان
 خوش سلامت شان بساحل باز
 ای کریم و ای حسیم مری
 حرمت آن که دعا آموختی

بین نماز آمد و قوتی پیش رو
 تا مزین گردد از تو روزگار
 چشم روشن باید اندر پیشوا
 قوم همچون طلسم آمد و طراز
 در پی آن مقتدائے نامدار
 همچو قربان از جهان بیرون شدند
 اندران ساحل درآمد در نماز
 اینست زیبا قوم و بگزیده امام
 چون شنید از سوئے دریاداد واد
 در قضا و در بلا و زستی
 آن سه تاریکی و از غرقاب بیم
 موجها آشوبت اندر چپ و راست
 نعره واد و یلبها بر خاسته
 کافبر و ملحد همه مخلص شدند
 عهد ما و نذر ما کرده بجان
 روئے شان قبله ندید از هیچ پنج
 رحم اوجوشید و اشک و دودید
 دست شان گیر ای شهنیکو نشان
 ای رسیده دست تو در بحر و بر
 در گزار از بد سگان این بدی
 در چنین ظلمت چرخ افروختی

دستگیر و رہنما، توفیق وہ
 ہمچنین میرفت بر قلعش و عا
 اشک میرفت از دچشمش و ان دعا
 آن دعاے بخودان خود دیگر است
 رست کشتی از دم آن پہلوان
 کہ مگر بازوے ایشان در حذر
 پارماندرو بہسان را در شکار
 چون رسید آن کشتی و آمد بکام
 بختی افشا دشان با ہمدگر
 ہر یکے با ہمدگر گفتند سر
 گفت ہر یک من نکر دستم کنون
 گفت مانا کاین امام ما ز درد
 گفت آن دیگر کہ اسے یا یقین
 او فضولی بودہ است از انقباض
 چون نگہ کوم سپس تا بنگرم
 یک از ایشان را ندیدم در مقام
 نے بچپ نے راست نے بالا وزیر
 ذرا بودند گوی آب گشت
 در قباب حق شدند آدم ہمہ
 در تحسیر ماندہ ام کاین قوم را
 آن چنان پنهان شدند از چشم او

۲۳۰

جرم بخش و معنو کن، بکشاگرہ
 آن زمان چون مادران با و نسا
 بخود ازوے می برآمد بر سنا
 آن دعا زو نیت گفت داور بہت
 و اہل کشتی را بچہ خود گمان
 بر ہدف انداخت تیرے از ہنر
 وان ز دم دانند رو با مان غرار
 شد نماز آن جماعت ہم تمام
 کین فضولی کیست از ما اسے پدر
 از پس پشت و قوتی مستتر
 این دعا نے از برون نے از درون
 بوالفضولانہ منا جاستے بکرد
 مر مرا ہم می نہ ساید بچین
 کرد بر محنت اطلق اعتراض
 کہ چہ میگویند آن اہل کرم
 رفتہ بودند از مقام خود تمام
 چشم تیز من نشد بر قوم چہ
 نے نشان پاو نے گروے بدست
 در کہ این روضہ رفتند آن ہمہ
 چون پوشانید حق از چشم ما
 مثل غوطہ ما ہیسان در آبجو

ساہوکار حسرت ایشان بماند
عمر با در شوق ایشان اشک راند
تو گوی مرد حق اندر نظر
سکے در آرد با خدا ذکر بشر
خرازمین می خشد اینجا سے فلان
کہ بشر دیدی تو ایشان را نہ جان
کار ازین بیاں شد و استا سے مرغام
کہ بشر دیدی تو ایشان را چہ عام

۲۲۱

گریختن عیسیٰ از جہان

۲۲۷

عیسیٰ مریم باکو ہے میگر نخت
شیر گوی خون او میخواست رخت
آن سیکے در پے دوید و گفت خیر
در پیت کس نیست چہ گریزی چو طیر
باشتاب او اسچنان می تاخت جنت
کز شتاب خود جواب او گفت
یکدم میدان در پئے عیسیٰ براند
پس بجد و جہد عیسیٰ را بخوان
کہ مرا اندر گریزت شکلیست
کز پئے مرضات حق یک لحظه است
از کہ اینسو میگریزی اسے کریم
کہ مرا اندر گریزت شکلیست
گفت از حق گریز انم، برو
فے پیت شیر و نہ خوف خصم دیم
گفت آخر آن مسیحائے تویی
می رہا غم خویش را بدم مشو
گفت آرسے گفت آن شہ نیستی
کہ شود کور و کر از تو مستوی
چون بخوانی آن فسون بر مردہ
کہ فسون غیب را ماویستی
گفت آرسے آن منم گفت کہ تو
بر جہد چون شیر صید آوردہ
نے ز گل مرغان کنی اسے خورہ
بردی بروے سبک تا جان شود
در ہوا اندر زمان پران شود
گفت آرسے گفت پس اکبر و جہد پاک
ہر چہ خواہی میکنی از کیست پاک

باچین برهن که باشد در جهان
 گفت سینه که بذات پاک حق
 حرمت ذات و صفات پاک او
 کان فسون و اسم اعظم را که من
 بر که سنگین بخواندم شد شکاف
 بر تن مروه بخواندم گشت حے
 خواندم آزار بدل احمق به دود
 سنگ خار گشت و زان خو برگشت
 گفت حکمت چیست کاجا اسم حق
 آن همان رنجت این رنج چرا
 گفت رنج احمق قهر خداست
 ابتلا رنجیت کان جسم آورد
 ز احمقان بگریز چون عیگر رنجیت
 اندک اندک آبرو دزد هوا
 گرمیت را دزد و دزدی دهد
 آن گریز عیسوی نزد سیم بود
 این ست او آن پئے تعلیم بود

ز مهریرا و پر کنند آفاق را

چه غم آن خورشید با شراق را

کور و دوبرین و کرتیز شنو و عور دراز دامن

کو دکان افسانہ سامی آورند
 ہر لہا گویند در افسانہا
 بود شہرے بس عظیم و مہولے
 بس عظیم و بس فراخ و بس دراز
 مردم دہ شہر مجموع اندر و
 اندر و نوع خلایق بے شمار
 جان ناکر دہ بحبسانان تا صحن
 آن کیے بس دوبرین و دیدہ کور
 آن دگر بس تیز گوش و سخت کر
 دان دگر عور و برہنہ لاشہ تاز
 گفت کور اینک گروے میرسد
 گفت کور آرسے شنیدم باہگشان
 آن برہنہ گفت ترسان زان منم
 گو گفت اینک بمنزدیک آمدند
 کہ ہمیں گوید کہ آرسے مشغلہ
 آن برہنہ گفت آوہ دامنم
 شہر را ہشتند بیرون آمدند
 اندران دہ مرغ فرج یافتند
 درج در افسانہ شان بس ہر پند
 گنج میجو در ہمہ و براہنہا
 قدر او چون قدر سکرہ بیشینے
 سخت زفت زفت اندازہ پیاز
 یک جملہ سہ تن تاشستہ رو
 یک آن جملہ سہ خام پختہ کار
 گر ہزاران است باشد نیم تن
 از سلیمان کور و دیدہ پاسے ہو
 گنج در و سہیت یکجہ رنگ زر
 یک دامہائے جامہ او دراز
 من ہی بنیم کہ چہ قوم اند و چند
 کہ چہ میگویند پیدا و نہان
 کہ بسرند از درازی دامنم
 خیز بگریم پیش از زخم و بند
 میشود نزدیک تر یاران ہلہ
 از طمع برند و من نااہنم
 وز ہزیمت در دہے اندر شدند
 یک ذرہ گوشت بروکے نثرند

کور دید و آن کر آوازش شنید
 مرغ مردہ خشک و ز زخم کلاغ
 پس طلب کردند و دیگے یافتند
 بر سر آتش ہنسا و ندان بہ تن
 آتشش کردند چندان اسے پیر
 زان ہمچو ز و ند چون از صید شیر
 ہر سہ زان خوردند پس فر بہ شدند
 آن چنان کہ فر بہی ہر یک جوان
 با چنین کہنری و ہفت اندام زفت
 راہ مرگ خلق ناپیدار ہست
 ہمک پیالے کار و انہا مقتفی
 بر درار جوئی نیابی آن شکاف
 کر اہل را دان کہ مرگ ما شنید
 حرص نافریناست بیند موبو
 عیب خود یک ذرہ چشم کور او
 عور میترسد کہ دامانش برسد
 مرد دنیا مغلس است و ترناک
 او بر ہنسہ آمد و عریان رود
 وقت مرگش کہ بود صد نوحہ بیش
 آن زمان داند غنی کش نیست زر
 جان جملہ علمہا نیست این

عور گرفت و بدامن در کشید
 استخوانہا زار گشتہ چون بناغ
 بے سرو بے بن بیک ہتافتند
 مرغ فر بہ را بد یک اندر ز فن
 کا استخوان شد پختہ لہش بیخبر
 ہر یکے از خوردش چون تل سیر
 چون سپیل بس بزرگ و مد شدند
 در نگنجد سے ز رفتی و جہان
 از شکاف در برون بستند تفت
 در نظر ناید عجائب مخربیت
 زمین شکاف در کہ ہست آن مختفی
 سخت ناپیدا و زو چندین ناف
 مرگ خود شنید و نقل خود ندید
 عیب خلقتان را بگوید کو بکو
 می نہ بینید گرچہ ہست و عیب جو
 دامن مرد بر ہنسہ کے درند
 بیج اور نیست از دزدانش باک
 وز غم دزدش جگر خون میشود
 خندہ آید جانش را زین ترغیش
 ہم ذکی داند کہ بود او بے ہنر
 کہ بدانی من کیم در یوم دین

و قمر سوم
 این اصول دین ندانستی و لیک
 یقیناً
 بگراند اصل خود کو هست نیک
 از اصولیت اصول خویش به
 که بدانی اصل خود اے مرد

۲۸

ترسانیدن خج گشته پیلان با از اضطراب باه در چشمه

۲۵۱

<p>این بدان ماند که خرگوشه گفت کز ره پیلان بران چشمه زلال جله محسوسم و ز خوف از چشمه دور از سر که بانگ زد خرگوش زال که بیارابع عشر اے شاه پیل شاه پیلان من رسولم پیشینیت ماه میگوید که اے پیلان روید ورنه من تان کور گردانم ستم ترک این چشمه بگوئید دروید نمک نشان آنست کاندر چشمه ماه آن فلان شب حاضر اے شاه پیل چونکه هفت و هشت از مه بگذرید چونکه زو خرطوم پیل آنشب در آب پیل باور کرد از و سے آن خطاب ترس ترسان باز گشتند آن ره</p>	<p>من رسول ما هم و با ماو جنت جله ننجیلان بدندان و بال حیل کردند چون کم بود زور سوئے پیلان در شب غزه بلال تا درون چشمه یابی این دلیل بر رسولان بنده و زجر و ختم نیت چشمه آن ماست از آن کیو شوید گفتم از گردن برون انداختم تاز زخم تیغ من امین شوید مضطرب گرد ز پیل آب خواه تا درون چشمه یابی آن دلیل شاه پیل آمد ز چشمه میچرید مضطرب شد آب که کرد اضطراب چون درون چشمه کرد اضطراب بعد از آن نادمیکه ز نشان همه</p>
---	--

اضطراب ماہ گفتی در زلال
کہ بترسانید پیلان را شغال
قصۂ خرگوش و پیل آری و آب
خشیت پیلان ز مہ در اضطراب
این چہ باشد آخر اسے کورانِ خام
باسہے کہ شد ز بونش خاص و عام
چہ مہ و چہ آفتاب و چہ فلک
چہ عقول و چہ نفوس و چہ ملک
چہ دوشش و چہ طیور و چہ جاد
چہ ملوک و چہ گدا، چہ کیقباد
چہ بلا و چہ جبال و چہ بحار
چہ مہ و چہ سال و چہ لیل و نہار
چہ تراب و آب و چہ باد و چہ نار
چہ خریف و صیف و چہ دئے و چہ بہا
چہ اندر حکم و در فرمان او
ہمچو گوئے در خم چو گان او

غلامے کہ از مسجد بیرون نمی آمد

آن یکے درم غزا جوئے آب
وان یکے پہلوئے او اندر عذاب
او عجب باندہ کہ ذوق آن زہیت
دین عجب باندہ کہ این در جس کیت
یک شل آمد درین معنی بگفت
بوکہ یابی زین بیان ستر نہفت

در زمانے بود امیرے از کرام
بود سنقر نام اور ایک غلام
میر شد محتاج گرما بہ سحر
بانگ زد سنقر ہلا بردار سر
طاس و منڈیل و گل ان التون بگیر
تا بگرما بہ رویم اسے ناگزیر

سنقر آدم طاس و مندی نگو
 برگرفت و رفت با او دو بدو
 مسجد سے در رہ بدو بانگ صلا
 آمد اندر گوش سنقر بر ملا
 بود سنقر سخت موع و نماز
 گفت اے میرمن اے بند نواز
 تو برین و کان زمانے صبر کن
 تا گزاردم فرض و خوانم لم یکن
 رفت سنقر میر برد کان نشست
 منتظر از باد و پندار مست
 میر از بهر دل آن زندہ جان
 کرد یک ساعت توقف برد کان
 چون امام و قوم بیرون آمدند
 از نماز و ورد و فارغ شدند
 سنقر آنجا ماند تا زد یک چاشت
 میر سنقر را از ماسے چشمداشت
 گفت اے سنقر چرا نائی برون
 صبر کن تک آدم اے روشنی
 ہفت نوبت صبر کرد و بانگ کرد
 پانچش این بود می نگزاردم
 گفت آخر مسجد اندر کس نماز
 گفت آنکہ بستہ است از برون
 آنکہ نگذارد ترا کائی درون
 آنکہ نگذارد کز این سو پانی
 ماہیان را بجز نگذارد برون
 اصل ماہی ز آب حیوان از گلست
 خاکیان را بجز نگذارد ورون
 قفل زفت است و کشا یندہ خدا
 حیلہ و تدبیر آنجا باطلست
 دست در تسلیم زن و اندر رضا
 دژہ دژہ گر شود مفتاحہا
 این کشایش نیست جز از کبریا

من دیل در تنور انداختن انش بن مالک و ناسوختن آن

۲۶۰

گر کی گوید ت آتش را

اندر آ زود و گو سوزد مرا

کو ز آتش ز گیس دسیرین کند

وز میانش غنچه اسبر بزند

در حقیقت آتش از هیبت چو مات

گازد دستار خوان انبیاست

از انش فرزند مالک آمده است
او حکایت کرد که بعد طعام
چو کن و آورده گفت اے خادمه
در تنور پر ز آتش در فلکند
جمله همانان در آن حیران شدند
بعد یک ساعت بر آورد از تنور
قوم گفتند اے صحابہ عزیز
گفت زانکه مصطفی دست و دامن
اے دل ترسده از تار و عذاب
چون جادی را چنین شریف داد
مرکلوخ کعبه را چون قبله کرد
بعد از آن گفتند با آن خادمه
که بهمانے او شخصه شده است
دید انش دستار خوان از رو فام
اندر افکن در تنور شش کیم
آن زمان دستار خوان اہو شمند
انتظار دو دو کند وری بدند
پاک و اسپید و از آن اوساخ دور
چون نسوزید و منفعت گشت نیز
بس ببالید اندرین دستار خوان
با چنان دست و بے کن اقتراب
جان عاشق را چہا خواہد کشاد
خاک مردان باش اے جان بر بند
تو لگوئی حال خود با این ہمہ

چون گندی زود این از گفتی
گفت دارم بر کریمان محبت
ایچنین دستار خوان قیمتی
میزرے چه بوداگر او گویدم
اندر انستم از کمال اعتقید
سرور اندام نه این دستار خوان
اسے برادر خود برین اکیر زن
آن دل مردے که از زن کم بود
کیرم او برد است در اسرار پی
چون گندی اندر آتش اسے ستی
از عباد الله دارم بسرا مید
در رواند عین آتش بے ندم
نیستم زاکرام ایشان نا امید
ز اعتماد هر کریم راز دان
کم نباید صدق مرد از صدق زن
آن دله باشد که کم ز اشکم بود

سیر شدن کاروان از یک مشک معجزه رسول الله صلی الله علیه وسلم

اندر آن دادی گرو ہے از عرب
در میان آن بیابان مانده
ناگهان نے آن مغیث ہر دو کون
دید کا نجا کاروانے بس بزرگ
اشتران شان رازبان آویخته
رحش آمد گفت ہین زوتر روید
کہ سیلے بر شتر مشک آورد
آن شتر بان سیہ را با شتر
سوئے کثبان آمدند آن طالبان
خشک شد از قحط باران شاقب
کاروانے مرگ خود بر خوانده
مصطفیٰ پیدا شد از رہ بہر خون
بر تپ ریگ درم صعب و سترگ
خلق اندر ریگ ہر سو نخواست
چند یارے سوئے آن کثبان دید
سوئے میر خود بزودی می برد
سوئے من آرید با فرمان مؤ
بعد یک ساعت بدیدند آن جان

بندہ ہمیشہ سیدہ با اشتہارے
 پس بدو گفتند میخواند ترا
 گفت من شناسم اورا کیست او
 سید و سرور محمد نور جان
 نو عہا تعریف کردندش کہ بہت
 کہ گروے راز بون کرد او بھر
 کشانشش آوردند آن طرف
 چون کشیدندش بہ پیش آن عزیز
 جملہ رازان مشک او سیراب کرد
 راویہ پر کرد و مشک از مشک او
 قافلہ حیدر ان شدند از کار او
 کرد و رو پوشش مشک خرد را
 اسے غلام اکنون تو پرین شکو
 آن سید ہیران شد از برہان او
 چشمہ دید از ہواریزان شدہ
 زان نظر رو پوششہا ہم بردید
 چشمہا پر آب کرد آندم غلام
 دست و پایش ماند از رفتن براہ
 باز بہر مصلحت بازشش کشید
 وقت حیرت نیست حیرت پیش ت
 دستہائے مصطفیٰ بر روہنہ او
 راویہ پر آب چون بدید برے
 این طرف فخر البشر خیر اورے
 گفت او آن ماہ روئے قذو
 بہتر و بہتر شفیع مجربان
 گفت مانا او گر آن ساحر است
 من نیام جانب او نیم خبر
 او فغان برداشت پر تشیع وقت
 گفت نوشید آب بردارید نیز
 اشتران و ہر کسے زان آب خورد
 ابر گردون خیرہ ماند از رشک او
 یا محمد چیت این اسے بحر خو
 غرقہ کردی ہم عرب ہم کرد را
 تا نگونی در شکایت نیک بد
 میدید از لامکان ایمان او
 مشک او رو پوشش فیض آن شدہ
 تا معین چشمہ عینی رسید
 شد فراموشش ز خواجہ وز مقام
 ززلہ افگند در جانش آہ
 کہ بخویش آ باز رواے استفید
 این زمان در رہ در آچالاک حوت
 بوسہائے عاشقانہ بس بداد

دست مبارک بر رخس
شد پید آن زنگنه زاده حبش
پسے شد در حال و در دلال
او بمی شد بے سرو بے پایست
پس بیامد باز و مشک پر روان
خواجہ بر رہ منتظر بنشسته بود
خواجہ از دور رخس بید و خیر ماند
روایہ ما شتہ ما هست این
آن یکے بد ریت می آید ز دور
کو غلام مانگر گشته شد
یا مگر او را بکشت این بد گهر
چون بیامد پیش گفتش کیستی
گو غلام راجہ کردی راست گو
گفت اگر گشتم تو چون آدم
گفت نے نے در گیر و بانست
کو غلام من بگفت اینک منم
دید و ام صدرے و بدر گشته ام
ہے چہ میگوئی غلام من کجاست
گفت اسرا ترا با آن غلام
زان زمانے کہ خریدی تو مرا
تا بدانی کہ ہما نم در وجود

آن زمان مالید و کرد او فرخ
بچو پدر و روز روشن شد شبش
گفتش اکنون زو بدو اگوئے حال
پاسے می شناخت در رفتن زو
سوئے خواجہ از نوحی کارواں
کان غلاش دیری آمد نہ زود
از تحیر اہل آن وہ را بخواند
پس کجا شد بندہ ذنگی جبین
میزند بر نور ز از رخس نور
یابد و گرگے رسید گشتہ شد
اشتہ رخ آورد انجبا از قدر
ازین زاوی و یا ترکیستی
گر بکشتی و انما حیلست مجو
چون پاسے خود درین خون آدم
راست باید گفت سروستہ این فہنت
کرد دست فضل یزدان روشنم
صاحب فضلے و قدرے گشتم
ہین نخواہی رستہ از من جز براست
جملہ و اگویم یکا یک من تمام
تا با کنون باز گویم ماجرا
گرچہ از شبہ نیز من صبحے کشود

رنگ دیگر شد و لیکن جان پاک
 تن شناسان زود مارا گم کنند
 جان شناسان از عذاب فارغند
 جان شود از دنا و جان جان شناس
 چون خاک با عقل سر رشته اند
 فارغ از رنگ است از اسکان خاک
 آب نواشان ترک مشک و خم کنند
 غرق در یاسے پیچوند و چند
 یاز بنیش شو، نہ سر زند قیاس
 بہر حرکت برد و صورت گشتہ اند

ناطق شدن طفل دو ماہہ بحضور رسول اللہ صلی علیہ وسلم

ہم اذان وہ یک نے از کافران
 پیش پیغمبر در آمد با رخسار
 گفت کودک سلم اللہ علیک
 مادرش از خشم گفتش ہین خموش
 این کیت آموخت اے طفل صغیر
 گفت حق آموخت و انکہ جبریل
 گفت کو گفتا کہ بالائے سرت
 استادہ بر سر تو جبریل
 گفت می بینی تو گفتا کہ بے
 می بیاموز و مرا وصف رسول
 پس متوش گفت اے طفل ضعیف
 گفت نام پیش حق عبد العزیز
 سوئے پیغمبر روان شد ز متحان
 کود کے دو ماہہ زن اور کنار
 یا رسول اللہ قد جئنا ایک
 کیت افگند این شہادت را بگوش
 کہ زبانت گشت در طفلی جریر
 در بیان با جبرئیل من ریل
 می نہ بینی کن ببالا منظر
 مر مرا گشتہ بصدد گونہ دلیل
 بر سرت تا بان چو بدہ کالے
 زان علوم می رماند زین سفول
 چیت نامت باز گو شو مطیع
 عبد غزی پیش این یکشت حیر

حق آنکہ دادست این پیبری
در سس بالغ گفته چون اصحاب
تا دماغ طفل و مادر بکشید
جان سپردن به برین بوسے حنوط
جامد و نایشش صد مروق زند
جامد و نایشش صد صدق زند
مرغ و ماهی مرور احار سس شود

من ز کسے پاک و بزار و بری
کودک دو ماہ بہ ہجوں ما و بدر
پس حنوط آدم ز جنت در رسید
ہر دومی گفتند کہ خوف بقوط
آنکہ تعریفش شہنشاہ خود کند
آن کے راکش معرف حق بود
آن کے راکش خدا حافظ بود

ربودن عقیقہ بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ بشنید از سوئے علا
دست و رو را شست و زان آب کرد
موزہ را بر بود یکے زہ را بائے
موزہ را بر بود از دست عقاب
پس نگون کرد او از ان بارے قتاد
زان عنایت شد عقابش نیکخواہ
گفت این بستان و رو سوئے نماز
من زاد ب دارم شکستہ شائے
بی ضرورت کش ہوا فتولے دہد
این جہاد یدیم و بود آن خود و نا

اندرین بودند کاوا از صلا
خواست آبے و وضو را تازہ کرد
ہر دو پاشست موزہ کرد را
دست سمے موزہ برد آن خوش خطاب
موزہ را از اندر ہوا برد او چو باد
در قتاد از موزہ یک بارے سیاہ
پس عقاب آن موزہ را آورد باز
از ضرورت کردم این گستاخے
دائے کو گستاخ پائے می نہد
پس رسولش شکر کرد و گفت ما

موزہ بر بودی و من در ہم شدم تو غم بردی و من در غم شدم
 گرچه ہر غیبی خدا مارا نمود دل دران لحظہ بخود مشغول بود
 گفت دور از تو کہ غفلت از توست دیدم آن غیب را ہم عکس تست
 مار در موزہ بہ ہم در ہوا نیست از من عکس تست اے مصطفیٰ
 عکس نورانی ہمہ روشن بود عکس ظلمانی ہمہ گلخن بود
 عبرت است این قصہ اے جان مرا تا شوی راضی تو در حکم خدا
 تاکہ زیرک باشی و نیکو گمان چون بہ بینی واقعہ بدنا گہان
 دیگران گردند زرد از بیم آن تو چو گل خندان کہ سود و زیان
 زانکہ از گل گر تو برش می کنی خندہ نگذارد و نگر و منشتی
 گوید از خارے چرا فستم بنم خندہ را من خود ز خار آورده ام
 ہرچہ از تو یا وہ گردد از نقصا تو یقین دان کہ خریدت از بلا
 گر بلا آید ترا اندہ مبسر و رزیان بینی غم آن ہم مخور
 کان بلا دفع بلا ہائے بزرگ وان زیان منع زیانہائے سترگ
 راحت جان آذائے جان فوٹ مال مال چون جمع آذائے جان شد وبال

۲۶۴

آموختن شخصے زبان بہ ایم از موسے

۲۶۴

گفت موسے را یکے مرد جوان کہ بسیار موزم زبان جا نوزان
 تا بود کز بانگ حیوانات و دد عبرتے حاصل کنم در دین خود
 چون زبانہائے بنی آدم ہمہ در پیے آبت و نان و دمدمہ

به که حیوانات را آورد دگر
 گفت موسی و گذر کن زین موس
 عبرت و بیداری از یزدان طلب
 گرم تر شد مردان منغش که کرد
 گفت اے موسی چو نوبت یافت
 مرا محسوس کردن زین مراد
 این زمان قائم مقام حق تویی
 گفت موسی یارب این مرد سلیم
 گر بیا موزم ز یان کارش بود
 گفت اے موسی بیا موزش که ما
 گفت یارب او پیشانی خورد
 نیست قدرت هر کس را سازوار
 فقر زین رو فخر آمد جادوان
 زان غنا و زان غنی مرد و دشد
 آدی را عجز و فقر آمد امان
 بعد ازان وحی آمد از حضرت که رو
 گفت یزدان که بدو بایست او
 باز موسی داد پند او را بهر
 ترک این سودا بگو و زحق ترس
 بین بر و دردم سر خود کم طلب
 گفت اے نطق سنگ کو بردست
 باشد از تدبیر بنکام گذر
 کاین خط دارد بے درپیش و پس
 نه از کتاب و از مقال حرف و لب
 گرم تر گردد همی از رخ مرد
 هر چه چیز بے بود از تو چیز یافت
 لائق لطفت نباشد اے جواد
 یاس باشد گر ما مانع شوی
 سحره کرد دستش گردید و بیم
 ورنیا موزم دلش بد میشود
 رد نکردم از گرم هرگز و عسا
 دست خایه جا همی را بردرد
 عجز بهر بستر مایه پر بهر نگار
 که بقولے ماند دست نارسان
 که ز قدرت صبر ناپدید شد
 از بلائے نفس پر حرص و غمان
 هر چه پیگوید بلطف خود شنو
 برکش در خستیا رآن دستاو
 که مرادت زود خواهد کرد چهر
 دیو داد سنت براسے کرد رس
 کاین مرادت افکند در صد تعب
 نطق مرغ خانگی کابل پرست

گفت موسیٰ بن تودانی در رسید
 بامدادان آن برائے امتحان
 خادمہ سفرہ بیفشانہ و فتاد
 در بود آن را خرو سے چون گرو
 دانه گندم تودانی خورد و من
 گندم و جور او با سقے خوب
 این لب نانے کہ قسم ماست آن
 پس خروش گفت تن زن غم مخور
 اسپ این خواجه سقط خواهد شدن
 مر سگان را عبد باشد مرگ اسپ
 اسپ را بفروخت چون بشنید مرد
 روز دیگر، مچپسان نان را بود
 کالے خروس عشوہ وہ چندین فروغ
 اسپ کش گفتی سقط گرد و کجاست
 گفت اورا آن خروس با خبر
 اسپ را بفروخت جبت او از زبان
 لیک فردا اشترش گرد و سقط
 زود اشتر را فروشید آن حریص
 روز ثالث گفت سگ با آن خروس
 تاسکے گوئی دروغ لے بے فروغ
 گفت او بفروخت اشتر اشتاب

نطق این ہمد و شود بر تو پدید
 استاد او منتظر بر آستان
 پارہ نان بیات اثبار زاد
 گفت سگ کردی تو بر ما ظلم رو
 عاجز ہم دردانه خوردن در وطن
 می توانی خورد و من نے اسے طروب
 می ربائی این قدر را از سگان
 کہ خدا بد عوض زین بہ دگر
 روز فردا، سیر خور کم کن حزن
 روزیے و فسر بود بے جہد کسب
 پیش سگ شد آن سگ رو کرد
 آن خروس سگ بر لب بر کشود
 ظالمی و کاذبی و بے فروغ
 کور اخترا گوئے محرومی رہت
 کہ سقط شد اسپا و جائے دگر
 آن زبان انداخت او بر دیگران
 مر سگان را باشد این نعمت فقط
 یافت از غم و ز زبان اندم محیص
 اسے امیر کا زبان باطل و کوس
 دو غی، اسے نا اہل و غی دوغ دوغ
 لیک فردایش غلام آید مصاب

چون غلام او بمیسر و ناهیا
 این شنید و آن غلامش را فروخت
 شکر میگرد و شاد بسیار که من
 تا زبان مرغ و سگ آموختم
 روز دیگر آن سگ محروم گفتم
 چند چند آخر دروغ و کبر تو
 گفتم عاशा از من و از جنس من
 ما خروسان چون هوذن راست گو
 پاسبان آفتابیم از درون
 آن غلامش مرد پیش شتری
 او گریزانید ما شش را و یک
 یک زیان دفع زیانهایشده
 پیش شاهان در سیاست گتری
 ابھی چون گشته اندر قضا
 زانکه مالت بر تو گر صدقه شود
 لیک فردا خواهد آمد مردن یقین
 صاحب خانه بخوابد مرد و رفت
 پارهای نان و لالنگ و طعام
 گاؤ قربانی و ناهای تنک
 مرگ اسپه اشترو مرگ غلام
 از زیان مال و در دآن گریخت
 بر سگ خواهند ریزند اسیر با
 دست از خسران مرغ را بر فروخت
 رستم از سه واقعه اندر زمین
 دیده سوا القضا را دو ختم
 کاسه خردس ترا خاک و طاق خست
 خود پذیرد حسرت دروغ از و کبر تو
 که بگردیم از دروغ محتسبن
 هم رقیب آفتاب و وقت جو
 گر گنی بالاسے ماشے نگون
 شد زیان شتری آن کیری
 خون خود را ریخت اندر یاب نیک
 جسم و مال ماست جانها را فدی
 می مری تو مال و سرامی خری
 میگر یزانی ز داو مال را
 آن زیانی نهست سود تو بود
 گاؤ خواهد کشت و ارث در حنین
 روز فردا تنک رسیدت و رفت
 در بیان کوسے یا بد خاص و عام
 بر سگان و سائلان ریزد سبک
 بد قضا گردان این مغر و خام
 مال افزون کرد و خون خویش ریخت

گوش نبهاده بد آن مرد خبیث
 چون شنید اینها روان شد تیز و تفت
 روی مالید بر خاک او زیم
 گفت رو بفروش خود را و بره
 بر سلمان زبان انداز تو
 من درون خشت دیدم این قفزا
 عاقل اول بیند آخر را بدل
 باز زاری کرد کاسه نیکه حاصل
 از من آن آمد که بودم ناسترا
 گفت تیرے جبت از شست پیر
 یک در خواهم ز نیس کو داری
 چونکه ایمان برده باشی زنده
 ہم در آن دم حال برخواجہ بگشت
 شورش مرگ است آنے میر سہ نام
 چار کس بردند تا سوئے وثاق
 گفت موسیٰ در مناجات آن سحر
 بادشاہی کن برو بخشا کہ او
 گفتش این علم نے در خور دست
 کرد اجابت آن دعا کردگار
 گفت بخشیدم با و ایمان نعم
 بلکه جسد مردگان خاک را

می شنید او از خروشش این حدیث
 بر در موسیٰ کلیم الله رفت
 کہ مرا فریاد رس زین اسے کلیم
 چونکہ استاگشتہ برجہ زچہ
 کیسہ و تمہیا ہمارا کن دو تو
 کہ در آئینہ عیان شد مر ترا
 اندر آخر بیند از انش مقل
 مر مرا بر سہ مزن بر روی مال
 ناسترا ہم را تو دہ حسن استرا
 نیت سنت کا یاد آن واپس نگر
 تاکہ ایمان آن زمان با خود بری
 چونکہ با ایمان روی پایندہ
 تا دلش شورید آوردند طشت
 سقہ چہ سودت دادا سے بدخت فام
 ساق می مالید او بر پشت ساق
 کاسے خدا ایمان از دوستان مہر
 سہو کرد چہرہ روی و غلو
 دفع پندارید قلم را و سست
 رحم فرمودش بجز و افتار
 ورتو خواہی این زمان زندش کنم
 زندہ سازیم این زمان بہر تو ما

گفت سرگشته ای جهان مردن است
 این فنا چا چون جهان بودیت
 رحمت افشان بر ایشان ہم کنون
 تا بد آنند که زیان جسم و مال
 پس ریاضت را بجان شو مشتری
 در ریاضت آیدت بے اختیار
 چون حقت داد آن ریاضت شکر کن
 این ریاضتہائے درویشان چرا
 تا بقائے خود نہ بیند ساسکے
 چون کنند تن را سقیم و ملکہ

۲۶۷

نالیدن نے بحق تعالیٰ از ناز بستن فرزند انجم و جواب

۲۶۷

این حکایت بشنو و وعظ شمر
 آن زن نے ہر سال زائیدے پسر
 یا سہ ماہ یا چار ماہ گشتے تباہ
 نہ ہم بار است و سہ ماہم فرح
 پیش مردان خدا کردے نفیر
 بیت فرزندش چنین درگور رفت
 تا شبے بنمود اور اسبختے
 حاصل آن زن دید آن رہست شد

تا نگردی خستہ از نقص و ضرر
 بیش از شش ماہ نبودے عمر و در
 نالہ کرد آن زن کہ افغان اے آلہ
 نعمت زوتر و از تو کس ہر فرخ
 این شکایت آن زن از در و نذیر
 آتشی در جان او افتاد تفت
 با نکلے سبزے خوشے بے ضعتے
 زان تجلی آن ضعیف از دست شد

دید در قصر بنیشتہ نام خویش
بعد ازان گفتند کاین نعمت در است
خدمت بسیار می بایست کرد
چون تو کاهل بودی اندر انتخاب
گفت یارب تا بعد سال و فزون
اندر ان باغ او چو آمد پیش پیش
گفت از من گم شد از تو گم نشد
تو نکردی قصد و از بسینی دید
آن خود داد استش آن محبوب کیش
کو بجان بازی بحر صادق خواست
مر ترا تا بر خوری زین چاشت خورد
آن مصیبتها عوض داد دست خدا
این چنینم ده بریز از من تو خون
دید در و س جملہ فرندان خویش
بے دو چشم غیب کس مردم نشد
خون انس زون باز تب جانت رسید

آمدن حمزہؑ بے زره در حرب

در جوانی حمزہؑ عیسم مصطفیٰ
اندر آخر چون که در غزو آمدے
اندر آخر حمزہؑ چون در صف شدے
سینه باز و تن برهنہ پیش پیش
خلق پر سیدند کاسے عجم رسول
نے تو لا تلقوا باید یکم اسے
پس چرا تو خویش را در ہسلکہ
چون جوان بودی زفت و سخت زہ
چون شدی پیر و ضعیف و مہنہ
با زره می شد مدام اندر و غا
بے زره خود را بصفہا بر زدے
بے زره سرست در غزو آمدے
در فگندے در صف شمشیر خویش
اسے ہز بر صف شکن شاہ فحول
ہسلکہ خواندی ز پیغام خدا
می در اندازی چنین در معرکہ
تو نمی رفتی سوئے صف بے زره
پر دماے لا ابالی میزدنی

اباالی دار با تیغ و سنان
 تیغ حمت می ندارد دپیہ را
 کے روا باشد کہ شیرے، بھو تو
 زین نسق غوار گان بخیہ
 گفت حمزہ چونکہ بودم من جوان
 سوئے مردن کس رغبت کے رو
 یک از نور محمد من کنون
 از برون جس ز شکر گاہ شاہ
 خیمہ در خیمہ طباب اندر طباب
 آنکہ مردن پیش چشم تہ سلاست
 آنکہ مردن پیش او شد فتحیاب
 می نسانی داریگی و امتحان
 کے بود تیغ تیغ و تیہ را
 کشتہ گرد و زار بر دست حدو
 پند میداد ندا و را از خبر
 مرگ میدیدم و دواع این جان
 پیش اثر درما بر منہ کے شود
 غیثم این شہر فانی را زبون
 پر ہی بیستم ز نور حق سپاہ
 شکر آنکہ کرد بیدارم ز خواب
 امر لا تلحقوا بلیسرا و بدست
 سار عوا آید مرا و را در خطاب



گر بخند وکیل صد جہان باز آمدنش ارزش عشق

بعض عاشق بے ادب بری جہد
 خویش را در کفہ و شمشیر بند
 بے ادب تر نیست زو کس در جہان
 با ادب تر نیست زو کس در جہان
 بے ادب باشد چو ظاہر بگری
 کہ بود دعوائے عشقش ہمیری
 چون باطن بگری عوئے کجاست
 او و دعوائے پیران سلطان نہاست

در بخارا بسندہ صدر جهان
مدت دو سال سرگردان گشت
از پس دو سال او از اشتیاق
گفت تا بفرقم زین پس نماید
وقت صد چوبان در جان او
گفت برخیزم ہما بخاواروم
واروم آنجا بیغم پیش او
گویم افکندم بہ پشت جان خویش
کشتہ و مردہ بہ پیشاے قمر
آز مودم من ہزاران بار پیش
گفت اورا ناصحے کاے بخبر
در نگر پس را بقل و پیش را
چون بخارا میروی دیوتا
او ز تو آہن ہی خساید ز خشم
مینکند او تیر از بہر تو کار
چون رہیدی و خدایت راہ داد
گفت اے ناصح خموش کن چند
سخت تر شد بند من از پند تو
آن طرف کہ عشق می افروزد درد
تو مکن تہم دیدم از کشتن کہ من
گر بریزد خون من آن دوست رو

۲۴۵

۲۴۶

مہتم شگشت از صدرش بیان
کہ خراسان کہ تہستان گاہ دشت
گشت بی طاقت ز ایام فراق
صبر کے داند خلافت رہنشان
پارہ پارہ کردہ بود ارکان او
کافر ار شتم و گرہ بگردم
پیش آن صدر نکو اندیش او
زندہ کن یا سربس بر مارا پوش
بہ کہ شاہ زندگان جائے دگر
بے تو شیرین می نہ بینم عیش خویش
عاقبت اندیش اگر داری نہر
ہمچو پروانہ مسوزان خویش را
لاٹ زنجیر و زندان خانہ
او ہی جوید ترا با بلیست چشم
او سگ قحط است و توانان آرد
سوئے زندان میروی چونت فتاد
پند کم دہ زانکہ بس سخت است بند
عشق را شناخت دانشمند تو
بو حنیفہ و شافعی در سے نکر
تشنہ زارم بخون خویش تن
پائے کوبان جان بر فشانم برو

چون بهم زین زندگی پانید گیت
دل طیان سوئے بخارا گرم و تیز
آب جیحون پیش او چون آب گیر
می فتاد از خنده او چون گلستان
در سواد غم بیاض شد پدید
عقل او پرید در بستان راز
از گلاب عشق او غاسل بند
غار ت عشقش ز خود برید بود
شهر معشوق خود و دارالامان
مه کنارشش گیرد و گوید که گیر
پیش از پیداشدن پیشین گریز
تا کشد از جان تو ده ساله کین
تکیه کم کن بر دم و افسون خویش
معمد بودی بهندس استاد
گشتی از بهر گنا به منم
رسته بودی باز چون آویختی
ابلی آوردت اینجا یا اجل
گرچه سید انم که هم آیم کشد
گرد و صد بارش کند مات خراب
عشق آب از من نخواهد گشت کم
عذر آن را که از و بگریختم

آدمم مرگ من در زند گیت
رو نهاد آن عاشق خونا به ریز
ریگ آسون پیش او همچون حیر
آن بیابان پیش او چون گلستان
چون سواد آن بخارا را بدید
ساعتی افتاد بی هوش و دراز
بر سر رویش گلابی می زدند
او گلستانه نهان دیده بود
اندر آمد در بخارا شادمان
پس چون مستی که پرد بر اثیر
هر که دیدش در بخارا گفت خیز
که ترا میجوید آن شب خشمکین
الله الله در میا در خون خویش
شخصه صدر جهان بودی و راد
هم شیرش بودی و هم محتسبم
قدر کردی و ز جبهه ابر یختی
از بلا بگریختی با ص حیل
گفت من مستقیم آیم کشد
هیچ مستقی نه بگریزد از آب
گر بیا ما سد مرادست و شکم
خویش را بر خسل او آویختم

بچو گوئے سجدہ کن بر روی دہر
 بانج چون زعفران، اشک روان
 ہم کفن ہم تیغ اندر دست او
 جملہ خسلقان منتظر سر دروا
 این زمان، این الحق یک بخت را
 بچو پروانه شر را نوردید
 آن بخاری نیز خود بر شمع زد
 آہ سوزانش سوئے گردن شدہ
 گفت با خود در سحر گاہے احد
 او گناہے کرد و ما دیدیم یک
 خاطر مجسم ز ما ترسان شود
 نس بترسانم و تسبیح و یاوہ را
 بہر دیگ سرد آذر می رود
 ایمان را من بترسانم بعلم
 پارہ دو زم، پارہ در موضع ہم
 موج مینزد در دوش عفو گنہ
 کہ ز دل تادل یقین روزن بود
 متصل نبود سغال و چسراغ
 بیج عاشق خود نباشد وصل جو
 چون بدید او چہرہ صد چہکان
 جان بجان داد از خود بازست

۲۸۹
 ۲۸۹

۲۹۴

جانب آن صدر شد با چشم تر
 رفت آن بیدل سوئے صد چہکان
 چونکہ بود او عاشق سرست او
 کش بسوزد یا بر آویزد و را
 آن منساید کہ زمان بد بخت را
 احمقانہ در فتاد از جان برید
 گشتہ بود از عشق آسان آن کبد
 در دل صد چہکان ہر آمدہ
 حال آن آوارہ ما چون بود
 رحمت ما را منید انت نیک
 یک صد اسید در ترشش بود
 آنکہ ترس از من چہ ترسانم و را
 نے بدان کہ جوشش از سر میرود
 خائفان را ترس بردارم ز علم
 ہر کس را شربت اندر خور ہم
 زانکہ از دل تادل آمد روزنہ
 نے جدا و دور چون دو تن بود
 نورشان ممزوج باشد و سیلغ
 کہ نہ معشوقش بود جویاے او
 گویا پریش از تن مرغ جان
 بر سریر ملک جاویدان نشست

دورم
چو چوب خشک افتاد آن تنش
چرب کردند از بخور و از گلاب
کار ناید در بجا را هر بخور
شاه چون دید آن مرعز فروے او
گفت عاشق دوست جوید نیز و گفت
عاشق حق و حق آنست کو
صد چو تو فانیت پیش آن نظر
میکشد از بهیشتی اش در بیان
برگرفت سر نهاد اندر کنار
پاک زد در گوش او شه کاسے گدا
جان تو کا نذر نسراقم می طپید
اے بدیده در فراقم گرم و سرد
چون صلائے وصل بشنیدن گرفت
بر چہید و بر طپید او شاد شاد
بشگفید از روے او و شاد شد
گفت اے عفاے حق جان امطا
اے سراقیل قیامت گاه عشق
اولین خلعت که خواہی دادم
گرچه میدانی بصفت حال من
صد ہزارمان باز اے صدر فرید
آن سمیعے تو و آن اصغائے تو

سرد شد از فرق سر تا ناخنش
نے بجبید و نے آمد در خطاب
جز کہ بوے آن شہ با فرو نور
پس نسرو داد از مرکبے او
چونکہ معشوق آمد آن عاشق بر رفت
چون بسیار از تو نبود تا بر مو
عاشقی بر نفعے خود خواہد مگر
انک اندک از کرم صدر جہان
بر رخس میکرو اشک تر شمار
ز زنار آور دست دامن کشا
چونکہ ز ہارش رسیدم چون رسید
با خود آ از بخودی و باز گرد
انک اندک مرده جنیدن گرفت
یک دو چرخے زد و سجود اندر فناد
در وصال از بند ہجر آزاد شد
شکر کہ باز آمدی زان کوہ قاف
لے تو عشق عشق و اے دلخوا و عشق
گوش خواہم کہ نہی بر روزم
بندہ پرور گوش کن اقوال من
زار زدوے گوش تو ہوشم پرید
وان تبہاے جان افزاے تو

آن بنو ششیدن کم و بیش مرا
 قلبها سئ من که آن معلوم تست
 بهر گستاخه و شوخ غصه
 اولاً بشنو که چون ماندم ز شست
 ثانیاً بشنو تو اسے صدر و دود
 ثالثاً تا از تو بیرون رفته ام
 رابعاً چون سوخت مار از مرعه
 خامساً در هجرت اسے صدر جهان
 سادساً از شش جت بے روئے تو
 سابع از ثامن ندانم ضالہ ام
 ہر کجایابی تو خون بر خسا کہا
 گفت من بعدت این بانگ چنین
 من میان گفت و گریہ می تنسم
 گر گویم فوست میگردد بکا
 می فستد از دیدہ خون دل شہا
 این بگفت و گریہ در شد آن نجیف
 از دلش چندان بر آمد ہائے ہمو
 خیرہ گویان خیرہ گریان خیرہ خند
 شہر ہم ہمزنگا و شد اشک ریز
 باد و عالم عشق را بیگانگی
 سخت پنهان است و پیدا جیرتش

عشوہ جان بد اندیش مرا
 بس پذیرفتی تو چون نقد درست
 حلہا در پیش حلت ذرہ
 اول و آخر ز پیش من بخت
 کہ بسے جسم ترا ثانی نبود
 گوئی ثالث شلالتہ گفتہ ام
 می ندانم خامسہ از رابعہ
 از حواس خمسہ بودم در زیان
 گوئی بارید بر من غم دو تو
 خون ہیکرید فلک از نالہ ام
 پے بری باشد یقین از چشم ما
 ز ابر خواہد تا بسبار و بر زمین
 یا بگریم یا بگویم چون کنم
 در بگریم چون کنم شکر و ثنا
 بین چه افتاد است از دیدہ مرا
 کہ برو بگرست ہم دون ہم شریف
 حلقہ کرد اہل بخسار اگر داد
 مردوزن خرد و کلان حیلان شد
 مردوزن در ہم شدہ چون رستخیز
 اندر و ہفتاد و دو دیوانگی
 جان سلطانان جان و جسرش

غیر بقا و دولت کیش را
تخت شان تخت بندے پیش را
طرب عشق این زند وقت سماع
بندگی بند و خداوندی صداع
پس چه باشد عشق در یاس عدم
در شکست عقل را آنجا قدم
بندگی و سلطنت معلوم شد
زین دو پرده عاشقی مکتوم شد

مسجد بہمان کش

ایک حکایت کش کن اسے نکلیے
مسجد سے بد ویکناہ شہر رسے
پہنچا جس دروےے نختے شب زیم
کہ نہ فرزندش شدے آن شب یتیم
ہر کہ دروےے یخبر چون کو رفت
جس دم چون اختران کو رفت
ہر کہے گئے کہ پر یاس نہ تند
اندر وہمان کشان باغ تند
وان در گئے کہ سحر است و ظلم
کہ رصد باشد عدد و جان و جم
آن در گئے کہ بر نہ نقش فاش
بردش کا سے سیہمان اینجا مباحش
شب محسپ اینجا اگر جان یادت
ور نہ مرگ اینجا کین بکشا یت
وان در گئے کہ شب قفلے نہید
غافلے کا ید شمارہ کم دہید
تاسی کے ہمان در آمد وقت شب
کو شنید و بود آن صیت عجب
از بر اسے آزمون می آزمو
زانکہ بس مردانہ و جان باز بود
گفت کم گیرم سروا شکنہ
رفتہ گیر از گنج جان یک جہ
صورت تن گو بر و من کیستم
نقش کم ناید چو من باقیستم
قوم گفتندش کہ ہین اینجا محسپ
تا نکو بد جانستانت ہچو کُش

کہ غریبی و نیکدانی تو حال

اتفاقے صیت این ما بار ما

ہر کہ این مسجد شبے مسکن شدش

از یکے ما تا بعد این دیدیم

گفت الدین النصیحتہ آن رسول

این نصیحت راستی در دوستی

گفتا و اے ناصحان من بے بدم

منیلم بے زخم ناساید تم

منیلم ام زخم جو زخم خواہ

قوم گفتندش مکن جسد نبی و

آن ز دور آسان نہ ساید یہ نگر

ہین مکن جلدی بر و اسے بوالکرم

گر بگوید دشمنی از دشمنی

کہ بتا سانیہ اور اطالے

تا بہانہ قتل بر مسجد نہ

تہمتے بر مائتہ اے سخت جان

ہین بر و جسدی مکن سودا پیر

چون تو بسیاران بلا فیہ و رنجت

ہین برو کو تاہ کن این قیل و قال

گفت اے یاران ازان دیوان نیم

کو دے کے کو عارس کشتے بدے

۲۸۰

۲۸۲

کا نذرین جاہر کہ خفت آمد زوال

دیدہ ایم و جسد اصحاب نہ

نیم شب مرگ ملا بل آمدش

نے بتقلید از کسے بشنیدہ ایم

آن نصیحت در نعت ضد غلول

در غلولی خائن و سگ پستی

از جہان زندگی سیر آیم

عاشقم بر زخم ہا بر می تخم

عافیت کم جوے از منیل براہ

تا نگر دو جا سہ و جانت گرو

کہ با خسر سخت باشد رگزد

مسجد و مارا مکن زین مہتم

آتشے درازند نسر دادنی

بر بہانہ مسجد او بد سالے

چونکہ بد نام است مسجد او جہد

کہ نہ ایم ایمن ز مکر دشمنان

کہ نتان چو د گردون را بگز

ریش خود بر کند و یک یک سخت سخت

خویش و مارا در میفکن در و بال

کہ ز لاجولے ضعیف آیدیم

طلکے در دفع مرغان میزدے

تاریدے مرغ اذان طلبک نکشت
 چونکہ سلطان شہداء محمود کرم
 با سپاہی بچو استارہ اشیر
 اشترے بد کو بدے حال کوس
 بانگ کوس طبل بر دے روز شب
 اندران مزرع درآمد آن شتر
 عاقلے گفتش 'مزن طلبک کہ او
 پیش او چہ بود بتوراک تو طفل
 عاشقم من کشتہ و تہ بان لا
 خود بتوراک است این تہدید ما
 اسے حریفان من ز آنہا نیستم
 آن غریبے شہر سر بالا طلب
 مسجد اگر کر بلائے من شوی
 ہین مرا بگذار اسے بگزیدہ یار
 کز شدیدا نذر نصیحت جبریل
 خفت در مسجد خود اورا خواب کو
 خواب مرغ و ماہیان باشد ہی
 نیم شب آواز باہو لے شنید
 چنگ کرت اینچنین آواز سخت
 گفت چون ترسم چو ہست آن طبل عید
 چونکہ بشنود آن دل آن مرد دید

کشت از مرغان بدبے خوف گشت
 برگذر زو آن طرف خیمہ عظیم
 انہ و نیروز و صفدر ملک گیر
 بنختے بد پیشرو ہچون خروس
 نیز دندے در رجوع و در طلب
 کو دک آن طلبک برو در حفظ بر
 بنختے طبل است و با آنست خو
 کز شد او طبل سلطان بیت کفل
 جان من نو بست کہ طبل بلا
 پیش آنچہ دیدہ است این دیدہ
 کز خیال لاتے درین رویتم
 گفت می خیم درین مسجد شب
 کعبہ حاجت روانے من شوی
 تارسن بازی کنم منصور وار
 می نخواہد غوث در آتش خلیل
 مرد غرق گشتہ چون خید بچو
 عاشقان را زیر غرقاب غمی
 کا یم آیم بر سر تے اسے مستفید
 می رسید و دل ہی شد لخت لخت
 تا دہل ترسد کہ زخم اورا رسید
 گفت چون ترسد دلم از طبل عید

گفت با خود بین طرزان دل کزین
مرد جان بدلان بے یقین
وقت آن آمد که حیدر وارین
ملک گیرم یا پردازم بدن
چو پید و بانگ بر زد کاسے کیا
حاضرم اینک اگر مردی بیا
در زمان شکست ز آواز آن ظلم
زر همی ریزید هر سو قسم قسم
ریخت چندان زر که ترسید آن پیر
تا نگیرد زر ز پتری راه در
پر شد آن مسجد زر هر جایگاه
بعد از آن برخاست آن شیر عتید
دفن می کرد و همی آمد بزر
گنجهای بنهاد آن جانب از ازان
این زر ظاهر بخاطر آمد است
کو دکان اسفالهار ایشکنند
اندران بازی چو گوئی نام زر
بل زر مضروب ضرب ایزدی
آن زر کاین زر از آن در تاب یافت
آن زر که دل از دگر دغنی
شمع بود آل مسجد و پروانه او
خویشتن در باخت آن پروانه خو

۲۸۹

سوخت پرش را ولیکن ساختش

بس مبارک آمد آن انداختش

دادخواستن پشه از باد بجهت سلیمان

پشه آمد از حدیقه وز گیاه
 کاسه سلیمان مدلت میگتری
 مرغ و ماهی در پناه عدل تست
 داد ده مارا که بس زاریم ما
 پس سلیمان گفت اے انصاف
 کیت آن ظالم که از باد بروت
 اے عجب در عهد ما ظالم کجاست
 گفت پشه در دامن از دست باد
 ما ز ظلم او پستنگی اندریم
 ظلم او بر ما صریح است و عیان
 داد ما و انصاف ما بستان ازو
 پس سلیمان گفت اے زیبادوی
 حق من گفته است مان اے دادو
 تا نیاید هر دو خصم اندر حضور
 خصم تهنباگر بر آرد صد نفیر
 من نیارم روز فتنه مان تا فتن
 گفت قول تست بر مان درست
 بانگ زد آن شه که اے باد صبا
 وز سلیمان نبی شد دادخواست
 بر شیاطین و آدمی زاد و پری
 کیت آن گم گشته کشتن نجات
 بے نصیب از باغ و گلزاریم ما
 داد انصاف از که میخواست ای گو
 ظلم کرده است و ترا شیدا است رو
 کونند از حبس و در زنجیر ماست
 کو دو دست ظلم بر ما برکشاد
 بالرب بسته از خون میخوایم
 نیست مارا چاره جز کردن بیان
 اے کریم عادل اکر ایم خو
 امر حق باید که از جان بشنوی
 مشنوا از خصم تو بے خصم دگر
 حق نیاید پیش حاکم در ظهور
 مان و مان بے خصم قول او گیر
 خصم خود را رو بیاور سوئے من
 خصم من بادست و او در حکم تست
 پشه افغان کرد از ظلمت بیا

بین متقابل شو تو با خصم و بگو
 باد چون بشنید آمد تیر تیز
 پس سلیمان گفت اسے پشہ کجا
 گفت اسے شہ مرگ من از بود اوست
 او چو آمد من کجا یا بم قرار
 ہمچنین جو یاسے در گاہ خدا
 گرچہ آن صلت بقا اندر بقاست
 پانچ خصم و بکن دفع عدو
 پشہ برگشت آن زمان راہ گریز
 باشش تا برہر دور انم من قضا
 خود سیاہ این روز من از دود اوست
 کو بر آرد از ہنسا دمن دمار
 چون خدا آید شود جویندہ لا
 یک ز اول آن بقا اندر فاست

۴۰

گر بخت عاشقہ در باغ از خوفِ عسریں یافتن معشوقِ خود را در ان باغ

۲۹۷

یک جوانے برز نے مجنوں شدہ است
 بیدل و شوریدہ و مجنون دست
 بس شکنجہ کر و عشقش بر زمین
 عشق از اول چہرا خونی بود
 چون فرستادے رسولے پیش زن
 و ربو سے زن نبشتے کا تبش
 راہ ہائے چارہ را غیرت بہت
 بود اول ہوس غم انتظار
 گاہ گفتے کاین بلائے بے دوست
 گاہ ہستی زد بر آوردے سرے
 روز و شب کے خوابے ہو خور آمدہ است
 می ندادش روزگار وصل دست
 خود چہرا دارد ز اول عشق کین
 ناگریز دآنکہ بیسرونی بود
 آن رسول از رشک گشتے راہزن
 نامہ را تصحیف خواندے نابش
 شکر اندیشہ را رایت شکست
 آخرش شکست کہ ہم انتظار
 گاہ گفتے کاین حیات جان باست
 گاہ ادا از نیستی خوردے برے

گاہ فریادش بگردون بر شد سے
 چونکہ بر دے سرد گشتے آین نہاد
 چونکہ بابے برگئے غربت ساخت
 کان جوان در جست جو بدبخت سال
 سایہ حق بر رسم بند بود
 گفت پیغمبر کہ چون کو بی درے
 چون نشینی بر رسم کوئے کے
 چون درے میکوفت اواز سلواتے
 جت از بیم سس او شب بباغ
 گفت سازندہ سبب را آن نفس
 ناشناسا تو سببها کردہ
 کہ خیال دبرش ہدم بدے
 جوش کردے گرم چشمہ اتحاد
 برگ بے برگی بسوے او بتاخت
 از خیال وصل گشتہ چون خیال
 عاقبت جو سیندہ یا بند بود
 عاقبت زان در برون آید سرے
 عاقبت بینی تو ہم روئے کے
 عاقبت دریافت روزے غلوتے
 یار خود را یافت چون شمع و چراغ
 اسے خدا تو رحمتے کن عرس
 از در دوزخ بہ شتم بردہ

گر تو خواہی باقیے این گفتگو

اسے افنی در دفتر چپارم جو

تمام شد دفتر سوم

دفتر چہارم

اے ضیا، الحق حاتم الدین قوی
کہ گذشت از منہ بنورت ثنوی
روشنی بردست چہارم بریز
کافابلہ زچرخ چہارم کرد خیز
بین زچہارم نور دہ خورشید اُ
تا بتاید بر بلاد و بردیار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۲ زان ضیا گفتم حسام الدین ترا
 ہمت عالے تو اسے مرتجے
 گردن این مشنوی را بستہ
 مشنوی پویان کشندہ ناپدید
 مشنوی را چون تو مبداء بودہ
 چون چنین خواہی خدا خواہد چنین
 ہرکش افسانہ بخواند افسانہ است
 آب بنیل است و قبطی خون نمود
 دشمن این حرف ایندم و نظر
 اسے ضیا الحق تو دیدی حال او
 حق نمودت پانچ افسال او

دیدہ غیبت چو غیب است استاد

کم مباد ازین جہان این دیدودا

بقیہ قصہ گرختن عاشقہ در باغ از خوف عسر و یافتن

۳۰۲

مَشُوقِ غَمِ وِ رَا دِر اَن بَاغ

این حکایت را که نقد حال است
گر تماشش می کنی اینجا رو است
ناکسان را ترک کن پیر کسان
قصه را پایان برو مخلص رسان
این حکایت گر نشد آنجا تمام
چارمین جلد است آرش در نظام

۳۰۳ اندران بودیم کان شخص از عسر
بود اندر باغ آن صاحب جمال
سایه او را نبود امکان دید
جزئی که لقیه که اول از قضا
بعد از آن چندانکه میکوشید
نمی به لای چاره بودش نه به مال
چونکه تنهائیش بید آن سادہ مرد
بانگ بر دے ز دہیبت آن نگار
گفت آخر غاوت است و خلق نے
کس نمی جنبد درینجا جز که باد

راند اندر باغ از خوف عسر
گر غمش این در عنا بد مہشت سال
ہمچو عناق و صفا اورا می شنید
بروے افتاد و سغد اورا دلریا
خود مجاش می ندا و آن تند خو
سیر حشم و بے طبع بود آن ہمال
زود او قصد کنار و بوسہ کرد
کہ مژگستلخ ادب را ہوشدار
آب حاضر نشنہ ہچون سنے
کیست حاضر چیت مانع زین کشاد

②
۳۰۴

گفت اے شہیدا تو ابلہ بودی

باد را دیدی کہ می جنبہ بدان

پس ہمہ دانستہ اند این یقین

پس یقین در عقل ہر دانندہ بہت

گر تو اورامی نہ بینی در نظر

تن بجان جنبہ نمی بینی تو جان

گفت او اگر ابہم من در ادب

گفت ادب این بود کہ خود دیدہ شد

خود ادب این بود آن دیگر دین

ہر چہ زین کوزہ تراود بعد ازین

ہشت سالت جوش دوم در فراق

خامی و ہرگز نخواہی بخت تو

غورہ تو سنگ بستہ از سقام

گفت عاشق آتخان کردم گیر

من ہی دانستمت بے آتخان

آفتابی، نام تو مشہور و فاش

تو ہی، من خویشتن را آتخان

انبستیار آتخان کردہ عدا

گر شدم در راہ حرمت راہزن

جز بدست خود بسم پاوسر

آتخان کردم مرا معذور دا

ابہی، وز قافلان نشنودہ

با جنبہ بانیت اینجا بادران

کہ فرستہ بادربہ سالین

اینکہ با جنبہ جنبانیدہ بہت

ہمہ کن آن را با طلب اثر

لیک از جنبیدن تن جان بدان

زیر کم اندرون ساو در طلب

آن دگر را خود ہی دانی تولد

زین تر باشد کہ دیدیش یقین

یک نمط خواہد بدن جملہ چنین

کم نشد یک ذرہ غایت از نفاق

گر ہزاران بار جوشی اے عتو

خور ما اکنون مویزند و تو خام

تا بہ بینم تو حریفی با سیر

لیک کے باشد خبہم چون عیان

چہ زیان است ار بکردم ابتلاش

میکنم ہر روز در سود و زیان

تا شدہ ظاہر از ایشان معجزات

آدم اے مہ بشمیر و کفن

کہ ازین دستم نہ از دست دگر

چون ز فعل خویش گشتم شرمدا

مجز بشیر خود اسے شاہم کش
 بیش ازین از دوری اسے اہم کش
 از جدائی باز میرانی سخن
 ہر چہ خواہی کن ولیکن این کن
 درجہ بخش بر شاد آن ماہ لب
 کہ سوئے مار و زو سوئے تست شب
 جیلہائے تیسرہ اندر دآوری
 پیش سینا یان چہرامی آوری
 گر پوشیش ز بندہ پروری
 تو چہ را برون از حد می بری
 کے رسد پہچو توئے را کو منی
 امتحان ہسچو من پارے کنی
 ہر چہ در دل داری از مکر و رموز
 پیش مار سواد سپید اچھو روز
 حاجت خود عرض کن حجت مجو
 ہسچو ابیس بعین سخت رو

۲

دعا کردن و اعطای بریدان

۳۰۴

ہرچہ مکروہ است چون او شد دلیل

پیش محبوبت بحیب است و ظیل

آن کیے واعظ چو بر تخت آمدے
 قاطعان راہ را داعی شدے
 دست بر میداشت یاربے حم ران
 بردان و مفندان و طاغیان
 برہے تسخیر کنان و اہل ضیر
 برہے کافران و اہل یر
 می نکردے او دعا پر صفیا
 می نکردے جز جنبیشان دعا
 مرور گفتند کاین مہود نیت
 دعوت اہل ضلالت جو نیت
 گفت انیس کوئی از نیسا دیدام
 من دعاشان زین سبب بگزیدہ ام
 خبت و ظلم و جور چندان ساختند
 کہ مرا از شر بخیر انداختند

پہلے کہ رو بدنیہا کر دے
من زایشان زخم و ضربت خوردے
کرمے اند زخم آن جانب پناہ
باز آور وندے گرگان براہ
چون سبب ساز صلاح من شدند
پس و عاشان برین استا سے ہونند
در حقیقت ہر عدد دار و سے تست
کیا و نافع و دجوسے تست
کہ از داند رگریزی و حلا
استقامت جوی از لطف خدا
در حقیقت دوستان دشمن اند
کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند

آدن صوفی بنجانہ و دیدن زن ابیگانہ

صوفی آمد بسوئے خانہ روز
خانہ یک در بود وزن با کفش روز
جنت گشتہ با حریف خویش زن
اندر ان یک حجرہ از دوسواں تن
چون بزد صوفی بحمد در چاشتگاه
ہر دو در ماندند نے حیلست نہ راہ
ہیچ مہودش نہ بد کو آن زمان
سوئے خانہ باز گرد و از دکان
قاصدا آزد و بیوقت آن مروع
از خیالے کرد تا خانہ رجوع
اعتماد زن بران کو هیچ بار
آن قیاسش است نامد از قضا
چونکہ بد کردی بترس این مہاش
گفت صوفی، بادل خود کاے دو گبر
یک نادانستہ آرم این نفس
خاںہ نتوان ساخت در کوئے قیاس
گرچہ ستار است ہم بد سزا
زانکہ تخم است و پرویانہ خداش
تا نگرد و مطیع دین حال کس

از شما کی نہ کشد پنهان حق

مردوق باشد چون ہر لحظہ کم

ہیچ پنهان خسانہ آن زن را نبود

نے تنور سے کہ دران پنهان شود

ہیچ عرصہ میں روز رستخیز

چادر خود را برو فلک نہ زود

زیر چادر مرد رسوا و عیان

از تعجب گفت صوفی، چیت این

گفت، خاتونیت از اعیان شہر

در بہ بستم تا کہے بیگانہ

گفت صوفی، چیتش بہ خدے

گفت، میلش خوشے پوشتگیت

یک پردارو کہ اندر شہریت

خواست دختر بہا بہ بند زیر دست

باز گفت ار آرد باشد یا بسوس

گفت صوفی، ما فقیر و زاد کم

کے بود این کفو ایشان ہر زواج

کے بود ہر رنگ فقر و احتشام

جام نیے اطلس و نیے پلاس

با کبوتر باز کے شد ہنقس

کفو باید ہر دو جنت اندر نکاح

اندک اندک ہیچو بیاسنے وق

لیک سپندار و بہر دم بہترم

سمح و دلیہ ضرور ہا لا نبود

نے جوائے کہ حجاب آن شود

نے گو دے نے پشتے نے جلے گریز

مرد را زن کرد و در را بر کشود

سخت پیدا چون فتر برزد بان

ہرگز این را من ندیدم کیت این

مرو را از مال و اقبال است بہر

در نیاید زود نادانا نہ

تا بر آرم بے سپاس و نئے

نیک خاتونیت، حق و اندک کیت

خوب و زیرک چاہکے مکب کیت

اتفاقاً دختر اندر مکتب است

می کہسم اور اہجان و دل عروس

قوم خاتون مالدار و محتشم

یک دراز چوب و در دیگر زجاج

چون شود، محسن یا قوت و رخام

عیب باشد نزد ارباب شناس

کے شود ہماز عفت با گس

ور نہ تنگ آید نماں دار تیا ح

گفت گفتم من چنین عذر سے داد
 گفتم نے من نیست اسباب جو
 ماز مال و زر طول و تحنہ ایم
 ما بحر ص و جمع نے چون عامہ ایم
 ما طو لیم از قماشش و زر و سیم
 فارغیم و تحنہ از مال عظیم
 قصد ما ستر است و پاکی و صلاح
 باز صوفی عذر در ویشی گفت
 در دو عالم خود بدان باشد فلان
 و ان مکرر کرد تا نبود بغفت
 بے جہازی را مقرر کردہ ام
 گفت زن من ہم مکرر کردہ ام
 اعتماد اوست راسخ و زکوة
 کہ ز فقر شش بیج می ناید شکوہ
 او ہی گوید مراد م عفت است
 از شمامقصہ و صدق و ہمت است
 گفت صوفی خود جہاز مال را
 دید می بیند ہویدا نے خا
 خانہ تنگے مقام یک تنے
 کہ در و پنهان نما ند سوزنے
 باز ستر و پاکے و زہد و صلاح
 اوز ما بہ داند اندر اتصال
 بہ ز ما سید انداد احوال ستر
 وز پس و پیش و سر و دنبال ستر
 بے جہازی خود عیان بچون خور است
 ظاہر او بے جہاز و خادم است
 شرح مستوری ز بابا شرط نیست
 این حکایت را بدان گفتم کہ تا
 بر تر آئی ہم بدعوے مستزاد
 چون زن صوفی تو خاین بودہ
 دایم مکر اندر و غنا بکشو دہ

کہ ز ہر ناشستہ روئے گپنی
 شرم داری و از خداے خویشنے

۴

بیوشدن دباغے و بازار عطاران و معالجہ و زدن برادرش سرگین

۳۰۸

آنکہ در تون زاد و پاکی رانید

بوسے شکستہ رود و رنجے پدید

آن یکے دباغ در بازار شد
چونکہ در بازار عطاران رسید
بوسے عطرش زد ز عطاران را
بچو مردار او فتاد و بخیبہ
جمع آمد خلق بروے آن زمان
آن یکے کف بردل او می براند
او نیدانست کاندہ مر قہ
آن یکے دستش ہی مالید و ہر
آن بخور حود و شکر زد بہم
وان شدہ خم تافض چون می کشد
وان دگر بنفش گرفتہ از خرد
تا کہ مے خورد است یا بنگ و شیش
پس خبر بردند خویشان و اشتاب
کس نمی داند کہ چون معرود گشت
یک برادر داشت آن دباغ زفت
اندکے سرگین بگ در آستین

تا خسرو انچہ و را در کار بُد
ناگہان افتاد بیوشش و خمید
تا بگردیدش سر و بر جافتاد
نیم روز اندر میان رہگذر
جلاکان لاجول گو در مان کینان
وز گلاب آن دیگرے بروے فتاند
از گلاب آمد ملاین واقعہ
وان دگر کنگل ہی آورد تر
وان دگر از پوشش می کرد کم
وان دگر بو از دناش می شد
فقط تا بنض او چون می جہد
خلق در ماندند اندر بہ پیش
کہ فلان افتادہ است آنجا خراب
یا چہ شد کہو افتاد از بام طشت
کر پزد و دنا نایب از دقت
خلق را بنگافت و آمد با چنین

گفت من بخش همی دلم ز حیت
 گفت با خود هستش اندر مغز و رگ
 تا میان اندوخت او تا به شب
 باحدث کرده است عادت سال و ماه
 خلق را می راند از دوسه آن جوان
 سر بگو بخش بد همچون راز گو
 کو بگفت سرگین سگ سائیده بود
 چونکه بوسه آن حدث را و اکشید
 ساعتی شد مرده جنبدین گرفت
 کاین بخواند افسون بگوش او و مید
 جنبش ابل فساد آسود بود
 هر کرا مسک نصیحت سود نیست
 مشرکان را از ان بخش خوانده است حق

چون سبب داتی و دوا کردن طبیعت
 توست بر تو بوسه آن سرگین سگ
 عرق و باغیت او روزی طلب
 بوسه عطرش لاجرم سازد تباد
 تا علاجش را ندینند آن کسان
 پس نهاده آن چوک بر سینه او
 دارم بوسه مغز پلیدان دیده بود
 مغز شتش بوسه ناخوش را منتر
 خلق گفتند این فسون بد شکفت
 مرده بود افسون بفریادش رسید
 که ز ناز و غمزه و ابرو بود
 لاجرم با بوسه بد خو کرد نیست
 کاندرون شک زادن از سبق

گفتن هو دوسه علی را که اگر بر خدا اعتماد

داری ازین بام خود را بنید

مرتضی را گفت روزی یکساعت
 بر سر بام و قصر ببلند
 گفت آری او حیفاست و غنی
 کز تقسیم خدا آگه نبود
 خطی حق را و اقفی آسے هوشمند
 هستی مار از طغی و منی

گفت خود را زین در افکن تو زبام
تایقین گرد مرا ایقان تو
پس امیر شش گفت خامش کن برو
کے رسد مر بندہ را کو با خدا
بندہ را کے زہرہ باشد کہ فضول
آن خدایا امیر رسد کو امتحان
تا بسا مارا نماید آشکار
آنکہ او افراشت سقف آسمان
اے ندانستہ تو شرف خیر را
آن زمان کت امتحان مطلوب شد
مسجد دین تو پر خرواب شد

۳۱۱

۶

بنائے مسجد اقصیٰ و رستن خربوب

۳۱۱

چون در آمد عزم داؤدی بہ تنگ
وحی کردش حق کہ ترک این بخوان
نیت در تقدیر مائے آنکہ تو این
گفت جرم چیست اے دانائے
گفت بے جرے تو خونہا کردہ
کہ ز آواز تو خستے بشمار
خون بے رفت است بر آواز تو
کہ بساز مسجد اقصیٰ بہ تنگ
کہ ز دستت بر نیاید این مکان
مسجد اقصیٰ بر آری اے گزین
کہ مرا گوئی کہ مسجد را مساز
خونِ مظلومان بگردن بردہ
جان بدادند و شدند آزار شکار
بر صدائے خوب جان پرواز تو

گفت مظلوم تو یہ دم ست تو
سے کہ ہر مظلوب شد مروج بود
گفت اسے مظلوب معدویت کو
انجین معدوم کو از خویش رفت
او بہ نسبت با صفات حق فاست
پس خطاب آمد بہ و آذر از خدا
دل مدار اندر تنفس کر زین خبر
گرچہ بر ناید بچہد و زور تو
گرچہ بر ناید بچہد ت این مقام
کردہ او کردہ تست اسے حکیم
چون سلیمان کرد آغاز بن
در بنایش دیدہ می شد کرد فر
در بنا ہر سنگ کو کہ می شکست
چو از آب و گل آدم کدہ
سنگ بے حال آسندہ شد
چونکہ گشت آن مسجد اقصیٰ تمام
چون سلیمان در شد ہر باد
پند دادے کہ بگفت و سخن و ساز
چون سلیمان نبی شاہ نام
ہر صبح اورا وظیفہ این بدے
نو گیا ہے رستہ دیدے اندر

دست من پرستہ بود از دست تو
نے کہ المظلوب کا معدوم بود
جز بہ نسبت نیست معدوم نصرتا
بہترین ہستہا افتاد و رفت
در حقیقت و رفتہا اور باقیات
کاسے گرین پیسہ نیکو لقا
رہ مدہ در دل ملال و غم محو
لیک مسجد برابر آرد پور تو
لیک پور تو کند آزا تمام
مومنان را اتصالے دان قدیم
پاک چون کعبہ ہمایون چون ستے
نے فسوہ چون بنا ہائے دگر
فانش سیر وابی ہی گفت انجست
نور زان کہ پارہا تابان شدہ
وان در و دیوار ما زندہ شدہ
زا ہتلمات سلیمان و اسلام
مسجد اندر بہر ارشاد عباد
کہ بفصل عسلی رکوع بانماز
ساخست مسجد را و فارغ شد تمام
کامدے در مسجد اقصیٰ شدے
پس بگفتے نام و نفع خود کو

تو چه دارد و من چه نیستم نامت چیست
 پس بگفته هر گویا به فضل و نام
 من مرا اینرا ز هم و آزارشگر
 پس ستمان، حکیمان، ان گویا
 پس طبیبان، از ستمان، زان گویا
 تا کتبهای طبیبی ساختند
 هم بران عادت، ستمان سنی
 قاعده هر روز را می جست شاه
 نو گیسای دید اندر گوشه
 دید بس نادر گویا به سزوتر
 پس سلامش کرد در دم آن جنبش
 گفت، نامت چیست، برگویدمان
 گفت، اندر تو چه خاصیت بود
 من که خرویم، خراب، منزلم
 پس ستمان، آزمان، دانست زود
 گفت، تا من، هتم این مسجد یقین
 تا که من باشم، وجود من بود
 پس خراب، مسجد، ما، بیگمان
 مسجد است این دل که جمش ساجد است
 بر کن از جنبش که گر سر برزند

۳۳۳

تو زیان برد که نفعت بر کیست
 که من آن را حساس نام و این احام
 نام من نیست، بروح قدم
 شرح کردی نفع و ضرر را گویا
 عالم و دانا شدند و مقتدا
 جسم را از پنج می پرداختند
 رفت در مسجد میان روشنی
 که به بیند مسجد اندر نو گویا
 رسته بروی دانه همچون خوشه
 می بود آن سبزیش نور از بهر
 او جایش گفت، بیشگفت از خوشیش
 گفت، خرواب است، شاه جهان
 گفت، من رستم مکان ویران شود
 ما دم بنیاد این آب و گلم
 که اجل آمد، سفر خواهد نمود
 در خلل ناید ز آفاست زمین
 مسجد اقصی مخمل کے شود
 نبود، الا بعد مرگ ما بدان
 یارب خرواب هر جا مسجد است
 مرترا و مسجدت را بر کند

خاموش ماندن عثمان بر منبر

پسند فعلی خلق را جدا آید
که رسد در جان هر باگوشت و کر
و اندران دهم آید سیری کم بود
در حشم تا شمس آن محکم بود

چون خلافت یافت، بتاب یافت
رفت بویگر و دوم پای نشست
از برائے حرمت اسلام و کیش
بر شد و نشست آن مسعود سخت
کان دوزخ نشسته بر جائے رسول
چون برتبت تو از ایشان کمتری
دہم آید کہ مشال عمرم
گویم مشال ابو بکر است او
دہم مثلے نیست با آن شد مرا
تا بقرب عصر لب خاموش بود
یا برون آید ز مسجد آن زمان
پر شد از نور خد آن صحن و بام
کو ز زان خورشید ہم گرم آمدے
کہ بر آمد آفتابے بے فتور

قصہ عثمان کہ بر منبر رفت
منبر ہمت کہ سہ پایہ بدست
بر سوم پایہ عمرم در دوزخویش
دور عثمان آمد و بالاے تخت
پس سواش کرد مرد و اغضول
پس تو چون جستی از ایشان برتری
گفت اگر پایہ سوم را بسپرم
در دوم پایہ شوم من جائے جو
ہست این بالا مقام مصطفیٰ
بعد از ان بر جائے خطبہ آن و دود
ز ہر دے کس را کہ گوید بین بخوان
ہیبتہ بنشستہ بد بر خاص و عام
ہر کہ بینا ناظر نورش بدے
پس ز گرمی ہم کردے چشم کور

ایک این گرمی شاید دیدہ را تا بہ بسند عین ہر بشنیدہ ما

۸

ایمان آوردن بلقیس

۳۱۵

ہدیہ بلقیس چل اشرہ بہ است
 چون بہ صحرائے سلیمانی رسید
 بر سر زرتا چہل منزل برآ
 بار ہا گفتند زرتا و ایریم
 عرصہ کش خاک زرتوہ و مہیت
 اسے بہرہ عقل ہدیہ تا الہ
 چون کساد ہدیہ آشجاشد پدید
 باز گفتند از کساد و از روا
 گرز و گر خاک مارا برد نیست
 گر بفرا میند کہ واپس برید
 امر و فرمان را ہی باید شنید
 پس روان گشتند ہدیہ آوردان
 خندہ اشش آمد چون سلیمان آن بدید
 من نمی گویم مرا ہدیہ ہدید
 کہ مرا از غیب نادر ہدیہ است
 می پرستیہ اختر سے کوزر کند
 بار آہن ہا جملہ خشت زرد بہ است
 فرش آرا جملہ زرت پختہ دید
 تاکہ زرتا در نظر آبے نہاند
 سوے مخزن ناچو بیکار اندریم
 ز رہبہد یہ بردن آنجا الہیت
 عقل آنجا کتر است از خاک راہ
 ثمر ساری شان ہی واپس کشید
 چیت بر ما بنندہ فرمانیم ما
 امر فرمادہ بجا آورد نیست
 ہم بفرمان تحفہ را باز آوردید
 تا بد آنجا ہدیہ را باید کشید
 تا بہ تخت آن سلیمان چہان
 کہ شامن کے طلب کردم مزید
 بلکہ گفتیم لائق ہدیہ شوید
 کہ بشہر آن را نیار دینخواست
 رو با و آرد کو خشت کند

می پستید آفتاب چرخ را

سوخته حق گر استانه خم شوی

چون شوی محرم کشایم با تو لب

جز روان پاک، اورا شرقی نے

با ذکر دید اسے رسولان محفل

از زمین بر سر آن زرد بنید

فرج استر لائق حلقه زراست

که نظر گاہ خداوند است آن

اسے رسولان میفرستمان رسول

پیش بقیس، انچه دیدید از عجب

که چهل منزل بروے زردید

تا بدانند که بزر طماع نه ایم

آنکه گر خواهد همه خاک زمین

حق بر اسے آن کند اسے زرگزین

فارغیم از زر که مابس پر فیم

از شما کے گدیہ زریس کنیم

پس سلیمان گفت اسے پیکان دید

پس بگوئید دشن بیا اینجا تمام

مین بیا اسے طالب دولت شباب

اسے که تو طالب نه تو هم بیا

مین بیا بقیس ورنه بد شود

خوار کرده بجان عالی زرخ را

وارهی از خستران محرم شوی

تا به بسینی آفتابے نیم شب

در طلوعش روز و شب از فرق نے

زر شمار اول بها آرید دل

کورے تن فرج استر او بهید

زر عاشق روے زرد صغراست

که نظر انداز خورشید است کان

رؤ من بهتر شمار از قبول

باز گوئید از بیابان ذهاب

وز چنین بدیه نخل چوں می شدید

مازرا از زر آن سرین آورده ایم

سر بر زر گردد و دتر ثمین

روز محشر این زمین را نقره گین

خاکیان را سر بر زرین کنیم

ما شمار اکیم اگر می میکنم

سوے بقیس بدین دین بگوید

زود کان الله یدعو بالسلام

که فتوح است این زمان و فتح باب

تا طلب یابی اذان یار و فنا

لشکرت خیمت شود و مرتد شود

⑨
۳۱۶

⑩
۳۱۷

⑪
۳۱۸

⑫
۳۲۰

پرد و دابر تو در دست را بر کند

جمله فراست زمین و آسمان

هین، بیا که من رسولم دعوتی

در بود شهوت، امیر شهوتم

چون سلیمان سوئے مرغاب سببا

بخزگر مرغی که پد بے جان پر

نے غلط گفتم که کرگر سر هند

چونکه بقیس از دل جان عزم کرد

ترک مال و ملک کرد او آنچنان

آن غلامان و کنیزان بناد

با غما و قصرها و آب رود

بیچ مال و بیچ مخزن، بیچ رخت

پس سلیمان از دوش آگاه شد

دید از دورش که آن تسلیم کیش

از بزرگی تخت کز حد می فرزد

خزده کاری بود نفس نقش خطر

پس سلیمان گفت گرچه فی الایسر

چون ز وحدت جان برون آرد سر

تا نگرده خسته، هنگام بقا

هست بر ما سهل و اورا بس عزیز

عبرت جاننش شود، آن تخت باز

۳۲۱

۳۲۲

جان تو با تو بجان می کشد

شکر حق اندگاه امتحان

چون اهل شهوت گشتم، نه شهوتی

نے اسیر شهوت است روئے بتم

یک صغیرے کرد، بست آنجمله را

یا چو ماهی کنگ بود از اصل و کر

پیش وئے کبریا، معش و بد

بر زمان رفته هم افسوس خورد

که بترک نام و ننگ آن عاشقان

پیش چشمش، همچو بوسیده پیاز

پیش چشم از عشق گلخن می نمود

می دیرشش نامد الا جز که تحت

کز دل او، تا دل او، راه بد

تلخش آمد فرقت آن تحت خویش

نقل کردن، بیچ نوع امکان نبود

، همچو او صال بدن با یکدگر

سرد خواهد شد برو تاج و سریر

جسم را بانسرا و نبود فرس

کو دکانه، حاجتش گردد روا

تا بود بر خوان جوران، دیو نیز

، همچو دلق و چار قے پیش آواز

تا بود بر خوان جوران، دیو نیز
، همچو دلق و چار قے پیش آواز

تا بہ اندر چہ بود آن مبتلا
پس سلیمان گفت باشکر عیان
گفت عزیزیتے کہ تختش را بفن
گفت آصف من با ہم اعظمش
گرچہ عزیزیت او ستاد سحر بود
حاضر آمد تخت بلقیس آن زمان
گفت حمد اشدرین و صد چنین
پس نظر کرد آن سلیمان سوئے تخت
خیز بلقیسا بسیا و ملک بزمین
خواہر انت ساکن چرخ سنی
خواہر انت راز بخششہاے راد
تو ز شادی چون گرفتی طہل بن
خیز بلقیسا بسیا دولت نگر
خیز بلقیسا بسیا در بحر جود
خواہر انت جملہ در عیش و طرب
خیز بلقیسا سعادت یار شو
تو ز شادی چون گداے طہل بن
خیز بلقیسا کہ بازار است تیز
خیز بلقیسا کنون باختیار
خیز بلقیسا بسیا پیش از اجل
خیز بلقیسا بجاہ خود مناز

۳۲۳

۱۲۷

۳۲۶

۳۲۷

از کجا ما در رسید او تا کجا
تخت اورا حاضر آرید این زمان
حاضر آرم تا تو زین مجلس شدن
حاضر آرم پیش تو در یکدش
لیک آن از نفع آصف و نمود
لیک ز آصف نرمن عزیزیتان
کہ بدید ستم زرب اسالمین
گفت آرسے گول گیری اسے دست
بر لب دریاسے یزدان دزد بچین
تو بر در سے چہ سلطانی کنی
پیچ رسیدانی کہ آن سلطان چہ داد
کہ منم شاہ دریس گولخن
جاودان از دولت ما بزنجور
ہر دے بردار بے سرمایہ سود
بر تو چون خوش گشت این رنج و تعب
وز ہمہ ملک بسیا بیزار شو
کہ منم شاہ دریس گولخن
زین خیسان کساد انگن گریز
پیش از انکہ مرگ آرو گیسو دار
در نگر شاہی و ملک بے دخل
اندرین در کہ نیسا ز آور نہ ناز

خیز بلیسا، دست باقضا
بعد از ان گوشت کشد مرگ آنچنان
دین خزان، تا چند باشی نعل دزد
خواہر انت یافتہ ملک خلود
اسے خنک آنجان، کزین ملک حبت
خیز بلیسا، بیا بارے بین
شستہ در باطن میان گلستان
تو ز خود کے گم شوی اسے خوش خیال
ورنہ مرگ آید، کشد گوشش ہوا
کہ چو دزد آئی بشحنہ جان کنان
گر ہی دزدی، بیا اصل دزد
تو گرفتہ ملک کور و کبود
کہ اجل این ملک را ویران گشت
ملکت شامان و سلطان دین
ظاہر احمادی، میان دوستان
چونکہ عین تو ترا شد ملک مال

کرامات عبداللہ مغربی

۳۱۶

دیدہ حسی زبون آفتاب

دیدہ رہبانے جو و بیاب

گفت عبداللہ، شیخ مغربی
من ندیم ظلمتے، و شصت سال
صوفیان گفتند، صدق قال او
در بیا باہناسے، پر از خار و گو
روے پس ناکردہ میگفت او شب
باز گفتے بعد یکدم، سوئے رست
روز گشتے پاش را با پاسے بوس
شصت سال از شب ندیم من شبے
نے بروز و نے شب از اعتدال
شب ہی رتیم ورونبال او
او چو ماہ بدر مارا پیش رو
ہیں، گو آمد، میل کن بردست چپ
میل کن زیرا کہ خارے پیش پست
گشتہ پامایش، چو پامائے عروس

نے دغاگ و نے زگل بدوے اثر نزعراش خاودا سیب جھر
 مغربی را مشرقی کردہ خدائے کردہ مغرب را چو مشرق نورزائے
 نور این شمس شمس فادر است روز خاص و عام را او حارس است
 چون نباشد عارس آن نور مجید کہ ہزاران آفتاب آمد پدید
 و بنور او ہی رو در امان در میان اثر دماے و کر و مان

پیش پیشیت میسر و دان فر پاک
 میکند ہر روز نے را چاک چاک

۱۰

خوردن گلخوارے گل سنگ ترازوئے عطا

آن نظر پاک بداند میکند

آن گرہ دان کو بیابریزند

پیش عطارے یکے گلخوار رفت تا خردا بلوج و قدم خاص زلفت
 پس بر عطار طراہ دو دل موضع سنگ ترازو بود گل
 گفت عطار اے جوان بلوج من بہت نیکوئے تکلف بے سخن
 یک گل سنگ ترازوے من بہت گر ترا میل شکر بخزیدن است
 گفت بہتہم در ہمے قند جو سنگ میزان ہرچہ خواہی باش گو
 گفت با خود پیش آنکہ گل خور است سنگ چہ بود بگل ز شکر بہتر است
 گر نداری سنگ و سنگت از گل است این بدو بہ گل مرا میوہ دل است

اندر آن کف ترا از وز اعتداد
 پس برائے کف دیگر بدست
 چون نبود شش تیشہ او دیر ماند
 رویش آنسو بود گل خورنا شکفت
 ترس ترسان کہ نیاید ناگهان
 دید عطار آن و خود مشغول کرد
 گر بدزدی و زر گل من می بری
 تو ہی ترسی ز من یکس از خزی
 گر چه مشغولم چنان جہنم
 چون بہ بینی مرشکر از آرمود
 مرغ زان دانه نظر خوش میکند
 مال دنیا دام مرغان ضعیف

او بجائے نگ آن گل را ہنسا
 ہم بقدر آن شکر را می شکست
 مشتری را منتظر آنخ نشاندا
 گل از و پوشیدہ دزدیدن گفت
 چشم او بر من فستد از امتحان
 کہ فزون تر دزدین اے روے زو
 رو کہ ہم از پہلوے خود می خوری
 من ہی ترسم کہ تو کمتر خوری
 کہ شکر آنسزون کشی تو از نیم
 پس بدان حق و عاقل کہ بود
 دانه ہم از دور را ہش میزند
 ملک عقبے دام مرغان شریف

۳۱۷

ز رشدن مہزم از ہمت درویشے

۳۱۷

وقت بازی کو دکان از اختلال

می نماید آن خرفہ از زوال

عار فاش کیما اگر گشتہ اند

تا کہ شد کاہا بر ایشان نرشد

آن یکے درویش گفت اندر سمر
 خضر یان را بن بدیدم خواب در

گفتم ایشان را که روزی حلال
بر مرا سوسه کستان راندند
که خدائیرین گردان میوه را
مین بخور پاک و حلال بے حیب
پس مرا لان رزق لطفی رونمود
گفتم این فتنه است ای رنجبران
شد سخن از من دل خوش یافتم
گفتم از چیزے نباشد در بهشت
بیچ نعمت آرزو ناید دگر
مانده بود از کسب یک دو جسم
آن یکے درویش میزیم می کشید
پس گفتم من ز روزی فارغ
میوه کرده بر من خوش شده است
چونکه من فارغ شد ستم از گلو
بد هم این زرد را بدین تکلیف کش
خود ضمیرم را همیشه است او
بود پیشش سیر هر اندیشه
بیچ پنهان می نشد از و سے ضمیر
پس همی منکبید با خود زیر لب
که چنین اندیشی از بهر بلوک
من نمی کردم سخن را فهم لیک

از کجا نوشتم که نبود آن و بال
میوه با ز آن بیشه می افشانند
در دمان تو بهتیه ساسه ما
بے صداع نفس با لایب
ذوق گفتم من خرد مای بود
بخشش ده از همه خلقان نهان
چون انار از ذوق نی بشکافتم
غیر این شادی که دارم در خشت
زین نپسرد ازم بجوز نیشکر
دوخته در آستین جسم ام
خسته و مانده ز همیشه در رسید
زین پس از بهر ز قسم غیت غم
رزق خالص جسم را آمد بدست
جبه سپند است من بد هم بدو
تا دوسه روزک شود از قوت خوش
زانکه شمعش داشت نور از شمع هو
چون چراغی در درون شیشه
بود بر مضمون دلها او خیر
در جواب فکرتم آن بواجب
کیف تلقی الرزق ان لم یزقوک
بر دلم میزد عتابش نیک نیک

سوئے من آمد به سمیت همچو شیر
تنگ همزم را نهاد از پشت زیر
پرتو حائل که او همی سزم نهاد
لرزه بر هفت عضو من فتاد
گفت یارب اگر ترا خاصان می اند
که مبارک دعوت و فرخ پئے اند
لطف تو خواهم سم که میناگر شود
این زمان این تنگ همزم زرشود
در زمان دیدم که زرشد بزمش
همچو آتش بر زمین میافت خوش
من و آن بنحو دشم تا دیر که
چونکه با خویش آدم من از وله
بعد از آن گفت اے خدا اگر آن کبار
بس غبورند و گریزان ز اشتمار
باز این را بسند همزم ساز زود
بے توقف همبران حائل که بود
در زمان همزم شد آن اعصاب زور
مست شد و کار او عقل و نظر
بعد از آن برداشت همزم را و رفت
سوئے شهر از پیش من او تیز و رفت
خواستم تا در پئے آن شوم
پرسم از وے مشکلات و بشنوم
بسته کرد آن همیت او مرا
پیش خاصان ره نباشد علامه را
ورکے راره شود گو سرفشان
کان بود از رحمت از جذب شان
بس غنیمت داد آن توفیق را
چون بیابی صحبت صدیق را

سبب ترک کردن ایسم ادهم تخت و تاج را

ملک برهم زن تو آدهم دار زود

تا بیابی همچو او ملک خلود

خفته بود آن شه شبانه بر سر
حارسان بر بام اندر دار و گیر

قصیدہ شہ از حارسان آنہم نبود
کہ کند زان دفعہ دزدان و رونود
او ہی دانستہ کان کو عادل است
فارغ ست از دافعہ این دل است
بر سر تختہ شنید آن نیکنام
قطعے و ہائے و ہوائے شب بام
گاہ ہائے تنہا بر بام سرا
گفت با خود آہ چسین زہر لرا
بانگ زد بر وزن قہر او گیت
این نباشد آدمی مانا پرست
سرفرو کردند قوسے و لہج
ہین چہ می جوئید گفتند، اشتران
پس بگفتند شش کہ تو بر تخت جاہ
خود بہان بد دیگر اورا کس ناید
معیش پنهان داو در پیش خلق
چون ز چشم خویش خلعان دور شد
چون ہی جوئی ملاقات الہ
چون پری از آدمی شد ناید
خلق کے بیند غیر پیش رون
ہمچو نہا در جہان مشہور شد

رخین شہ جو زرا در آب

یس غذا ئے عاشقان آمد سماع
کہ در وہا شد خیال اجتماع
قوتے گیسہ د خیالات ضمیر
بلکہ صورت گرد داز بانگ صغیر
آتش عشق از نوا ہا گشت تیز
آنچہ ناکہ آتش آن جو زیز

در نفوسه بود آب آن تشنه راند
بر دخت جوز جوز سـے می نشاند
می فتاد از جوزین جوز اندر آب
بانگ می آمد همید اوجاب
عاسقه گفتش که بگذار اے فتا
جوز ما خود تشنگی آرد ترا
بیشتر در آب می افتد ثمر
آب درستی است از تو دور تر
بیشتر در آب می افتد برین
می برد آبش ترا چه سود ازین
تا تر اند بالا سرود آئی بزور
آب جویش برده باشد تا بدور
گفت قصدم زین نشاندن جویت
تیز تر بگر برین ظا هرماست
قصد من آنست کاید بانگ آب
هم به بنیم بر سر آب این حباب
تشنه را خود شغل چه بود در جهان
گرد پا سـے حوض گشتن جاودان
گرد جو و گرد آب و بانگ آب
همچو حاجی طائف کعبه صواب
همچنین مقصود من زین شنوی
اے ضیاء الحق حاتم الدین قوی

۱۲

گم شدن محمد مصطفی و یاری خوستن حکیمه از بتان

۳۲۳

پیش چوب و پیش سنگ فتن کُند
اے بسا گولان که سرهای نهند
ساجد و سجد از جان بخیر
دیده از جان جسته و اندک اثر

قصه راز حکیمه گویمیت
تا زداید داستان او غمت
مصطفی را چون ز شیر او باز کرد
بر کفش برداشت چون بجان آورد

می گریز انیدش از ہرنیک بد

چون ہی آورد امانت را از بیم

از ہوا بشنید بائے گئے کاے عظیم

اسے عظیم امروز آید بر تو زود

اسے عظیم امروز آرد ورتو رخت

اسے عظیم امروز بینا کے زلوی

جان پاکان طلب طلبے جوق جوق

کشتہ حیران آن جلید زان صدا

شش جہت حالی ز صورت وین ندا

مصطفیٰ را بر زمین نہ ہر ساداد

چشم می نہ اخت اندم سوسد

انجمن بانگ بندار چپ رہت

چون ندید او خیرہ و زمبید شد

باز آمد سوسے آن طفل رشید

حیرت اندر حیرت آمد بردش

سوسے کے منزل ہادوید و بانگ داشت

کسیان گفتند ما را علم نیت

ریخت چندان اشک کرد از بین فغان

سینہ کو بان آنچنان بگریست خوش

پیر مردے پیش آبد باعصا

کہ چنین آتش زد دل افروختی

تا سپارد آن شہنشاہ را بجہ

شد بکعبہ و آمد او اندر عظیم

تاقت بر تو آفتابے بس عظیم

صد ہزاران نور از نور شہید بود

مقتسم شایہ کہ یک بہت بخت

منزل جانہائے بالاسے شوی

آیدت از ہر تواجی مست شوق

نے کئے در پیش و نے سوسے قفا

شد پیای پنے آن نداد ا جان صدا

تا کند آن بانگ خوش را بہتجو

کہ کجاست آن شش ہر اسرار گو

میرسد یارب رسانندہ کجاست

جسم رزان ہجو شلخ بید شد

مصطفیٰ را بر مکان خود ندید

گشت بس تاریک از غم منزلش

کہ کہ بر دودانہ ام غارت گماشت

ماند انستیم کا نجبا کو دکیست

کہ از و گریان شدند آن دیگران

کا خزان گریان شدند از گریہ اش

کاے علیمہ چہ فتاد آخر ترا

وین جگر ہار از ماتم سوختی

گفت احمد را از ضعیف منم
 چون رسیدم در حطیم آواز ما
 من چو آن الحان شنیدم از ہوا
 تا بہ بینم این ندا آواز کیست
 زبکے دیدم برگرد خود نشان
 چونکہ و گشتم ز جیر تہا سئے دل
 گفتش اسے فرزند تو اندہ مدار
 کہ بگوید گر بخوابد حال طفل
 پس حلیمہ گفت اسے جانم فدا
 مین مرا بناسئے آن شاہ نظر
 برد اور آپشع عتسے کاین صنم
 ما ہزاران گم شدہ زویا فہم
 پیر کرد اور اسجودہ گفت زود
 گفت اسے عتسے تو بس اکر اہا
 بر عرب حق است ازا کر ایم تو
 این حلیمہ سعدئے از ہید تو
 کہ ازو فرزند طفلے گم شدہ است
 چون محمد گفت آن جبہ بتان
 کہ برو اسے پیر این چہبتو است
 مانگون و سنگسار آئیم ازو
 آن خیال لاتے کہ دیدندے زما

۳۲۴

پس بیاوردم کہ بسیارم بجد
 میرسید و می شنیدم از ہوا
 طفل را بہنادم آنجا زان صدا
 کہ ندا سے بس لطیف و بس شہیت
 نہ ندا سے منقطع شد یک زمان
 طفل را آنجا ندیدم واسئے دل
 کہ منسایم من ترا یک شہریار
 او بداند منزل و تر حال طفل
 مر ترا اسے شیخ خوب و خوش ندا
 کش بود از حال طفل من خبر
 بہت در اخبار غیبی منعم
 چون بخدمت سوئے او بشتافتم
 اسے خداوند عرب اسے بحر جود
 کردہ تارستہ ایم از دہا
 فرض گشتہ تا عرب شد رام تو
 آمد اندر طفل شایخ بید تو
 نام آن کودک محمد آمدہ است
 سرنگون گشتند و ساجد آن زمان
 آن محمد را کہ عززل از دست
 ما کسا و بے عیار آئیم ازو
 وقت فترت گاہ گاہ اہل ہوا

گم شود چون بارگاه اورسید
 دور شوای پیرت منم کم فروز
 دور شوای پیر خدا ای پیر تو
 این چه دم اژدها افشردن است
 زمین خیزخون شد دل دیاوکان
 چون شنید از سنگها پیر این سخن
 پس زار زده و خونی بهم آن ند
 آنچنان کاندز مستان مردعو
 چون در آن حالت بید آن پیرا
 گفت پیرا اگر چه من در محنم
 ساعت بادم خطیب می شناسه
 باد با حرفم غیب میاید
 گاه طفلم را روده غیبیان
 از که نالم با که گویم این گله
 غیرتش از شرح غیم لب ببت
 گر گویم چیز دیگر من کنون
 گفت پیرش کای حلیمه شاد باش
 غم مخور یاوه نگردد او ز تو
 هر زمان از رشک و غیرت پیش و پس
 آن ندیدی کان بتان ذوقن
 این عجب قرینست بر روی زمین
 آسب آمد مریم منم را درید
 بین زرشکب احمدی مارا سوز
 تا سوزی ز آتش تقدیر تو
 پنج داق پیر خب راوردن است
 زمین خیز لرزان شود بفت آسمان
 پس عصا انداخت آن پیر کهن
 پیر بند اینها بهم برمی زده
 او همی لرزید و می گفت ای شور
 زان عجب گم کرد زن تدبیر را
 حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
 ساعت سنگم ادیبی کنه
 سنگ و کوهم فهم اشیا میاید
 غیبیان سبز پوشش آسمان
 من شدم سودائی اکنون صدله
 این قدر گویم که طفلم گم شده است
 خلق مندم بختبیه جیون
 سجد شکر آرد و در کلمه اش
 بلکه عالم یاوه گردد اندرو
 صد هزاران پاسبانست و ترس
 چون شدند از نام طفلت سرنگون
 پیر شتم من ندیدم جنس این

چون خبر یا بید جد مصطفیٰ
 از حکیمه و ز فغانش بر ملا
 وز چنان بانگ بلند و نعره
 که بمیلے میرسد از دوسے صدا
 زود عبد المطلب دانست چیت
 دست بر سینہ ہی زد می گریست
 آمد از غم بر دم کعبہ بسوز
 کاسے خیر از سر شب و ز راز روز
 خویشتن را من نمی بینم نشن
 تا بود ہمارا تو ہرچون منے
 تا شوم مقبول این مسعود در
 یا باشکم دوستے خندان شود
 یک در سیائے آن در یتیم
 دیدہ ام آثار لطف اے کریم
 کہ نمی ماند با گرچه ز ماست
 ماہم سیم و احمد کیماست
 آن عجبائے سا کہ من دیدم برو
 من ندیدم برو لے و بر عدو
 انچه فضل تو درین طفلیش داد
 کس نشان ندید بعد سالہ جہاد
 چون یقین دیدم عنایتہاے تو
 آن یکے درایت از دریائے تو
 من ہم اورا می شفیع آرم تو
 حال او اے حال دہان با ماگو
 از درون کعبہ آمد بانگ و د
 کہ ہم اکنون رخ تو خواہد نمود
 باد و صدا قبال او محفوظ است
 باطنش را از ہمہ پنهان کنیم
 از درون کعبہ آمد بانگ و د
 ہر دو عالم خود طفیل او بدہ است
 ما جہانے را بد و زندہ کنیم
 چرخ را در خدش بندہ کنیم
 گفت عبد المطلب کا یندم کجاست
 اے عیلم السر نشان دہ راہ رست
 از درون کعبہ آواز شش رسید
 گفت اے جویندہ طفل رشید
 پس روان شد زود پیر نیکیست
 در فلان دایست زیر آن خست

زانکہ جدشش بود زاعیان قریش
ہتسراں ززم و بزم و تخم
کز شہنشاہان مس پالودہ است
نست جنبش از سہل کس تہماک
خلعت حق را چہ حاجت تار و پود
بر سزاید بر طراز آفتاب

در رکاب او امیران قریش
تا پشت آدم اسلافش ہمہ
این نسب خود پست و را بودہ است
مغز او خود از نسب دور است پاک
فوری حق را کس بخوید زاد و بود
کمترین خلعت کہ بدہم در ثواب

صلہ دادن شاہی شاعرے را و خسارتی

برائید خلعت و اکرام و جاہ
از زری سرخ و کرامات و ثار
دہ ہزار شش ہایہ دو تا وارود
دہ ہزارے کہ بگفتہ اند کہ است
تا برآمد عشر خسرین از کفہ
خانہ شکر و ثنا گشت آن ش
شاہ را اہیت من کہ نمود
آن حسن نام و حسن خلق و ضمیر
بر نوشت و سوئے خانہ رفت باز
مدح شہ میگرد و خلعتی شاہ
شاعر از فقر و عوز محتاج گشت

شاعرے، آور و شعرے پیش شاہ
شاہ مکرم بود، فرمود شش ہزار
پس وزیرش گفت کاین اندک بود
از چو او شاعر پس از تو بگردست
قصہ گفت آن شاہ را و فلسفہ
دہ ہزار شش داد و خلعت و رغوش
پس تغصص کرد کاین سئے کہ بود
پس بگفتند شش فلان الدین وزیر
در ثنائے او یکے شعرے دراز
بے زبان و لب، ہمان بعلے شاہ
بہ سالے چند بہر رزق و کشت

گفت وقت فقر و تنگدستی و دست

در گہے را، کا زمودم از کرم

بار دیگر شاعر از سودائے داد

بدیہ شاعر چه باشد شعر نو

محنان با صد عطا وجود ویر

پیش تان شعر سے بہ از صد تنگ شعر

باز ششہ بر خوئے خود گشتش ہزار

لیک این بار آن وزیر پر وجود

بر مقام او وزیر نوریس

گفت اے شہ خرمیہ داریم ما

من بر بے عشر این اے مفتنم

خلق گفتند شش کہ او از پیشدست

بعد شکر کلاک خالی چون کند

گفت بفشارم ورا اندر فشار

آنکہ از خاکش دہم از راه من

این من بگذار کا ستادم درین

از ثریا گر بسپرد تاثر سے

گفت سلطان شہ برو فرمان ترست

گفت اورا و دو صد چون او گدا

جنس اورا و چو او سے صد ہزار

پس فگند شش صاحب اندر انتظار

جست و جو سے آزمودہ بہتر ست

حاجت نور اہسان جانب برم

رو بسوئے آن شہ محسن نہاد

پیش محسن آرد و نہیہ سد گرو

ز رہنہ سادہ شاعران را منتظر

خاصہ شاعر کو گہرا آرد ز فقر

چون چنین بد عادت آن شہریار

بر براق عز و دنیا رفته بود

گشتہ لیکن سخت ہیر جم و خیم

شاعر سے را بنود این بخشش سزا

مرد شاعر را خوش و را ضعیفی کفم

وہ ہزاران زمین دلاور بردہ است

بعد سلطانی گدائی چون کند

تا شود زار و زار از انتظار

در رہا یہ سچو گلہ سے گناہ من

گر تقاضا گر بود ہم آتشین

نرم گرد و چون بہ بسیندا و مرا

لیک شادش کن کہ نیکو گوئے ہست

تو من بگذار و فارغ شو شہا

تو رہا کن با من و ہر من گذار

شد زستان دی و آمد بہار

شاعرش چند آنکه حاجت می نمود
 شاعر اندر انتظارش پیر شد
 گفت اگر زنده که شناسم می
 انتظارم گشت باریست نو بود
 بعد از انشای داد و بداد
 کون چنان نقد و چنان بسیار بود
 پس گفتند شش که آن دستور داد
 که مضاعف زد و می شد آن خطا
 این زمان او رفت و احسان ابرو
 رفت از صاحب داد و رشید
 و بگیر اینرا و زنجیر شب کریز
 با صفت جیلستان و این بدید را
 رو بدیشان کرد و گفت ای شفقان
 جمیت نام این وزیر جاسوس کن
 گفت یار سب نام آن نام این
 آن حسن ناسنه که از یک کلاک
 این حسن که ریش زشت این حسن
 بزچین صاحب چو شمشیر
 چند آن سرخون میشد زرم و رام
 آن کلاک می که بداد می نگ شیر
 چون به آلمان که وزیرش بود او
 صاحبش در موده حیل میفرود
 پس زدن این غم و تدبیر
 تا ربه جانم ترا با شمشیر
 تا ربه این جان مسکین از گرو
 ماند شاعر اندر اندیش گران
 این که دیر اشکفت و سینه ناز
 رفته از دنیا اندام ز دست و پا
 کم جمعی استشار و تربیتش خطا
 او ببرد آفت و سله اسنان فرد
 صاحب مایه و دریشان رسید
 مانده با تو این صاحب سینه
 برستیم اسه بجز از بهر
 از کجا آمد بگویند این عوان
 قوم گفتند شش که نامش هم حسن
 چون سیکه آمد دروغ اسه ربین
 صده زیر و صاحب آمد خود جو
 میتوان بانی اسه جان صدرین
 شاعر و پاکشش را در سوگند
 چون شنید اسه از موتی آن کلام
 از موتی آن کلام سبب نفیر
 مشورت کرد و سکه که کینش بود خو

پس بگفتے 'تا کنون بودی خدیو
ہسپو سنگ سنجینے آمدے
ہرچہ صدر و زآن کلیم خوش خطاب
عقل تو دستور و مغلوب ہو است
نامھے رہا بیئے پندت دہد
کاین نہ بر جایست ہین از جامشو
واسے آن شد کہ وزیرش این بود
شاد آن شاہے کہ اوراد ستگیر
شاد عادل چون تہرین او شود
چون سلیمان شاہ و چون آصف وزیر
نور بر نور است عنبر بر عنبر

بندہ گردی زندہ پوسھے را بریو
آن سخن بر شیشہ خانہ اوزدے
ساخے 'در یکدم او کردے خراب
در وجودت رہزن راہ خداست
آن سخن را او بن طرے ہند
نیت چندان با خود آشیدہ مشو
جائے ہردو دوزخ پر کین بود
باشد اندر کار چون آصف وزیر
نام او نور علی نور بود
نور بر نور است عنبر بر عنبر

کم کردن با شاہ ہے چراغے غلامے رقعہ نوشتن غلام بجنور شاہ

چون جواب اہمق آمد خامشی
این درازی در سخن چون سیکشی
از کمال رحمت و موج کرم
سید ہر شورہ را باران نم

باد شاہے بود 'اور بہتدہ
خود ہائے خدمتش بگداشتے
گفت شاہنشہ 'جرش کم کنید
مردہ عقلے بود و شہوت زندہ
بد سگالیدے 'نکو پنداشتے
وز بجنکد 'نامش از خط برزید

محل او کم بود و حسره صراحت از من
محل بودی گرد خود کردی طواف
رقعه پر جنگ و پستی دین
کالبه نامه است اندر و نه نگر
گوشه رو نامه را بکشای بخوان
گر نباشد در خور آزا پاره کن
رفت پیش از نامه پیش مطبوعی
دور از و وزیمت او کاین قدر
گفت بهر سلامت فرموده است
گفت و بهر لیت و اند این سخن
مطبوعی ده گونه حجت بر فراشت
چون جری کم آمدش در وقت پاشت
گفت قاصد میکنید اینها شما
این گیر از فرع این از اصل گیر
ماریت اذرمیت است استلاست
آب از سر تیره است اسیر چشم
شد ز خشم و غم درون بقعه
اندر آن رقه شتاسه شاه گفت
کاسه ز بحر دایر افزون گفت تو
زانکه ابر انچه دهد گریان دهد
ظاهر رقه اگر چه مدح بود

چون جرا کم دید شد تند و جرون
تا بدید جسم خود گشته معان
میفرستد پیش شاه نازنین
هست لائق شاه را آنکه ببر
بین که حرفش هست در خور و شهبان
نامه دیگر نویسد و چاره کن
کاسه بخیل از مطبوع شاه بخنی
از جرعه ام آید شش اندر نظر
نه براسه بخل و نه تنگ دست
پیش شت خاک است هم ز کهن
او همه رد کرد از حرمت که داشت
ز د بے تشیع و او سودی نداشت
گفت نه که بنده فرمانیم ما
بر کمان کم زن که از بازو است تیر
بر بنی کم نه گشته کان از خداست
بیشتر بگریه بکشاسه چشم
سوخته شت بنوشت خشمین رقه
گوهر جود و سخا شاه صفت
در قضا عاقت حاجات جو
گفت تو خندان پیایه خوان بند
بوسه خشم از مدح اثر بامی نمود

۳۳۰

۱۴
۳۳۱

۳۴۴

رقعہ اشش بردند پیش شاہ راو
گفت: اور انیست الا در وقت

خواند آن رقعہ، جوابے و انداد
پس جواب احمق اولے تر سکوت

۳۴۵

نیتش در دسراق وصل بیج
احمق ست و مردہ ماؤ منے

بند فرع است و بنوید اصل بیج
کز غم فر عیش سراغ اصل نے

جون جواب نامہ نامہ خیرہ گشت

وز غم او آب صافی تیرہ گشت

سے قرارش ماند و نے خوابے جنون

روز و شب بد و قفس کر سرنگون

کائے عجب چونم نداد آن شیخ جواب

یا خیانت کرد رقعہ بر زتاب

رقعہ پنهان کرد و نمود آن بشاہ

کو منافق بود و آبے زیر کاہ

رقعہ دیگر نویسم ز آدمون

دیگرے جویم رسو لے ذوفنون

بر ایسر و مطنئے و نامہ بر

عیب بہادہ ز جہل آن بیخبر

بیج گرد خود نمی گردد کہ من

کز روی کردم چو اندر دین شمن

نامہ دیگر نوشت آن بگمان

پرز تشنچ و نفیس ز پر فغان

کہ یکے رقعہ نوشتم پیش شاہ

اسے عجب آنجا رسید و یافت راہ

آن دگر را خواند ہم آن خوب خد

ہم نداد اورا جواب و تن بزد

خشک می آورد اورا شہریار

او مکرر کرد رقعہ پنج بار

گفت حاجب: آخر او بندہ شہاست

گر جوابش بر نویسی ہم رواست

از شبے توحیہ کم گردد اگر

بر غلام و بندہ اندازی نظر

گفت: این سہل است اما احمق است

مرد احمق زشت و مرد و حق است

گر چہ آمرزم گناہ و زلتش

ہم کنند در من ہر ایت علتش

صد کس از کرکین ہمہ کرکین شوند

خاصہ این کرک خبیث عقل بند

کز کم عقلے مبادا گبرا

شویش بے آب دارد ابرا

۳۴۶

نم نبار دابر از شوئے او شہر شد ویرانہ از بوسئے او

۱۷

ژندہا پچیدین فقیہ در دستار

۳۳۸

یک فقیہ ژندہا دچپیدہ بو	در عامہ خویش دچپیدہ بو
تا نو د زفت و نسا یاد آن عظیم	چون در آید سوئے محفل در عظیم
ژندہا از جاہل پیر است	ظاہر دستار زان آراست
ظاہر دستار چون حلہ بہشت	چون منافق اندرون رسوا و زشت
پارہ پارہ دلق و سپر پوشتین	در درون آن عمامہ بد و فین
روئے سوئے مدرسہ کرد و صبح	تا بدین ناموس یا بدا و ضوح
در رہ تار یک مردے جامہ کن	فقط استادہ بود از بہر فن
در رہ بود او از سرش دستارا	بس دوان شد تا بسازد کار را
پس نقیش بانگ بر زد کا سے پیر	باز کن دستار را انگہ بہر
اچینپین کہ چارہ پرہ می بی	باز کن آن ہمدیہ را کہ می بی
باز کن آزا بہ دست خود مبال	انگہان خواہی تبہ کردم حلال
چونکہ بازش کرد آنکو می گریخت	صد ہزارش ژندہ اندر رہ برخت
زان عمامہ زفت تا بایستاد	ماند یک گز کہنہ در دستاد
بر زمین زد خرقة را کا سے بے عیار	زین دغل مارا بر آوردی ز کار
این چہ مکر است مچہ تزویر بہت و شید	کہ فلکندی مر مراد قید صید
شہرم ناید مر ترا زین ژندہا	از دغل بنگنیم اے پردغا

گفت بنمودم دغل لیکن ترا
 همچنین دنیا اگر چه خوش شگفت
 اندرین کون و فساد اے استاد
 کون می گوید بیامن خوش بیم
 اے ز خوبئے بهاران لب گزان
 روز دیدی طلعت خورشید خوب
 بدر را دیدی برین خوش چار طاق
 از نصیحت باز گفتم ما چرا
 عیب خود را با نیک زد با جمل گفت
 آن دغل کون نصیحت آن فساد
 وان فسادش گفت رومن لاشیم
 بگر آن سروی وزر دے خزان
 مرگ او را یاد کن وقت خواب
 حشرش را هم بسین اندحاق

لاف زدن شخصے از عطا یا شاہ و مخالفت حال او

اے دل از کین ذکر است پاک شو
 و انگبان احمد خوان چالاک شو
 بر زبان احمد و اکرام درون
 از زبان تلمیس باشد فہون

آن یکے بادل آمد از عراق
 گفت آرسے بد فراق الاسفر
 کو خلیفہ داد دہ خلعت مرا
 شکر ما و حمد ما بر می شمر
 پس بگفتندش کہ احوال نژند
 تن بہنہ سر بہنہ سوختہ
 باز پرسیدند یاران از فراق
 بود بر من بس مبارک مژدہ ور
 کہ قرینش باد صدمہ ح و ثنا
 تاکہ شکر از حد و اندازہ بہر د
 بر دروغ تو گواہی میدہند
 شکر را از دیدہ یا آموختہ

دفر چایم کونشان شکر حمد میر تو
گر زبانت روح آن شه می تند
در سخائے آن شه سلطان جود
گفت من ایشان کردم انچه داد
بستم جلد عطا با از میسر
مال و آدم بستم عمر در از
پس گفتند شش مبارک مال رفت
صد کراہت در درون تو چو خار
کونشان عشق و ایشان رضا
کونشان پاکبازی اے ترش
صد نشان باشد درون ایشان را
مال در ایشان اگر گردد تلف
گلشکر خوردم همیگوئی و بوئے
ہست دل مانند خانہ کلان
از شکاف روزن و دیوار ما
از شکاف نے کہ ندارد هیچ و ہم
این طبیبان بدن دانشورانند
بر سر و برپائے بے توفیر تو
ہفت اندامت شکایت می کند
مر ترا کفشی و شلواری بزد
میر تقی میرے نکرد از افتاد
بخش کردم برتسیم و بر تقیر
در جزا زیرا کہ بودم پاکباز
چیت اندر باطن تلین و دو تفت
کے بود اندہ نشان انتشار
گردست است انچه گفتی ماسے
بوئے لاف کہ بھی آید خمش
صد علامت ہست نیکو کار را
در درون صد زندگی آید خلف
بیزنداد سیر کہ یا وہ گوئے
خانہ دل را نہان ہماینگان
مطلع گردند بر اسرار ما
صاحب خانہ ندارد هیچ ہم
بر مقام تو ز تو واقع تر اند

پس طبیبان الہی و جہان
چون ندانند از تو اسرار بہان

مردہ اودن بایزید از زادن ابوالحسن خرقانی

۳۴۳

آن شنیدی داستان بایزید
 روزی آن سلطان تقوی سے میگفت
 بوسے خوش آمد مرا و رانا گمان
 ہم بد آنجا ناله مشتاق کرد
 بوسے خوش را عاشقان می کشید
 چون در و آثار مستی شد پدید
 پس پیریشش که این احوال غرض
 گاه سرخ و گاه زرد و گاه سفید
 میکشی بوسے و بظاہر نیت گل
 اسے تو کام جان ہر خود کا مسند
 ہر دمے یعقوبت دار از بوسے
 قطرہ بریز بر ما زان سبب
 خونداریم اسے جمال ہنری
 گفت از منو بوسے یار سے میرسد
 بعد چندین سال می زاید شبے
 رویش از گلزار حق گلگون بود
 جمیست نامش گفت نامش ابوالحسن
 خنداد و رنگب اد و شکل او
 کو ز حال ابوالحسن پیشین چو دید
 با مریدان بجانب صحرا و دشت
 در سواد رستے ز سوسے خارقان
 بوسے را از باد استنشق کرد
 جان او از باد بادہ می چشید
 یک مرید او را دوران دم در رسید
 کہ بر دست از حجاب پنج و شش
 میشود رویت پہ حال است و نوید
 بیشک از غیب است از گلزار گل
 ہر دم از غیبت پیام و نامہ
 میرسد اندر شام تو شفی
 شمس زان گلستان با ما بگو
 کہ لب ما خشک و تو تنہا خوری
 کا ندین دہ شہر یار سے میرسد
 نیز نہ بر آسمان ہا خرگے
 از من او اندر مقام افزون بود
 علیہ اشش و گفت زابر و تا ذقن
 یک بیک و گفت از گیو و رو

۳۴۴

علیہا سے روح اور اسم نمود
 برہشتند آن زمان تاریخ را
 چون رسید آن وقت و آن تاریخ رست
 داده شدن شاه و زرد ملک بخت
 از پس آن سالها آمد پدید
 جملہ خوانے او ز اساکہ جو
 لوح محفوظ است اورا پیشوا
 نے نجوم است و نذر است و نذر آ
 ہچنان آمد کہ او نہ مودہ بود
 کہ حسن باشد مرید و اتم
 ہر صبا ہے تیز رفتے بے فتور
 گفت من ہم نیز خواہش دیدہ ام
 ہر صبا ہے رو نہادے سوئے گور
 اماںال شیخ پیش آمدے
 تاکہ کے روزے بیامد باسود
 توئے بر تو برہنہا، چھون علم
 بانگش آمد از خطیرہ شیخ ہے
 ہین بیا این سو بر آواز م شتاب
 عالم از برست روز از من متاب

حال اوزان روز شد خوب و بدید

آن عجائب را کہ اول می شنید

مشورت کردن شخصی با دشمن عاقل

۳۴۴

گفت پیغمبر که بحق هر که هست

او عدو است خواه ازین است

هر که او عاقل بود او جان ما است

روح او در سج او ریختن است

مشورت میکرد شخصی با کسی	کز تردد و ابرید و زبانی
گفت اے خوشنام غیر من بجو	ماجرای مشورت با او بگو
من عدو من ترا با من پیچ	نبود از راه عدو فیروز هیچ
روئ کس که ترا او هست دوست	دوست بهر دوست لاشک خیر حیات
من عدو من چاره نبود کز منی	کز روم با تو منسایم دشمنی
گفت من دامن ترا اے بوی حسن	که توئی ویرینه دشمن دار من
لیک مردی عاقلی و معوی	عقل تو نگذار دست که کج روی
طبع خواهد تا کشد از خصم کین	عقل بر نفس است بند آه نین
آید و منش کند و ادا روش	عقل چون شعله است و زنیك بش
عقل ایمانی چو شعله عادل است	پاسبان و حاکم شهر دل است
عقل در تن حاکم ایمان بود	که زبیش نفس در زندان بود
عقل عاقل و جان اے جان توی	عقل و جان خلق را سلطان توی
عقل کل سرشته و حیران تست	کل موجودات در فرمان تست

میرگردانیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے ہدیہ ہزار ہا

۳۲۷

یک سریہ می فرستادے رسول
یک جوانے را گزید او از ہذیل
اصل شکر بیگان سرور بود

۳۲۸

چون پیغمبر سرور سے کرد از ہذیل
بوالفضولے از حد طاقت نہاشت
گفت نے نے یا رسول اللہ کن

یا رسول اللہ جوان از شیر زاد
ہم تو گفستی گفت تو گوا
یا رسول اللہ درین شکر نگر
بچنین پیوستہ کرد آن بے ادب

دست میدادش سخن او بے خبر
در حضور مصطفیٰ سے قتل خو

آن شبہ و انجم و سلطان ہیں
دست میزد و بے منعتش روان
پیش مینا بردہ سب گین خشک
اعتبار سے گیز تابی صفا

پر تو سے ہم نئی
گفت پیغمبر کہ اے ظاہر نگر

بہر جنگ کافر و دفع فضول
میر شکر کردش و سالار خیل
قوم بے سر و زن بے سر بود

از برائے شکر متصور خیل
اعتراض و لاسلم بر فراشت
سرور شکر مگر شیخ کہن
غیر مرد پس سر شکر مباد

پیر باید پیر باید پیشوا
ہست چندین پیر از دے پیشتر
پیش پیغمبر سخن زان سر دلب
کہ خبر ہر زہ بود پیش نظر

چون زہد برد آن عجب آن گفتگو
لب گزید آن سرودم را گفت بس
چند گوئی پیش و اناسے نہان
کہ سخنرا بجاے ناف مشک

از درون انبساط اولیا
چون بزدا ہم مست خوش گشت آن غبی
تو بسین اورا جوان بے ہنر

۳۲۹

۳۳۰

۳۵۱

اسے بسا ریش سیاہ و پر پر
اسے بسا ریش سفید و دل چہر
عقل اور آزمون بار بار
کرد پیری آن جوان در کار بار
پیر پیر عقل باشد اسے پیر
نے سفیدی موئے اندر ریش و سر

سجانی ما اعظم شانی گفتن بایزید

بامریان آن فقیہ محترم
گفت مستانہ عیان آن ذوق فزون
چون گذشت آن حال گفتش صیاح
گفت این بار ار کنم این مشغلہ
حق منہ از تن و من باتم
چون وصیت کرد آن آزاد مرد
مست گشت او باز از آن سغراق فیت
عشق آمد عقل او آوارہ شد
چون ہماے بخودی پرواز کرد
عقل را سیل تخیل در ربود
نست اندر جبہ ام الا خدا
آن مریدان جملہ دیوانہ شدند
ہر یکے چون لحدان گرد کوہ
ہر کہ اندر شیخ تینے می خلید
بایزید آمد کہ ناک یزدان منم
لا الہ الا انا ما فاعبدون
تو چنین گفتی و این نبود صلاح
کار و ہا در من ز نسید آندم ہلہ
چون چنین گویم بسا یک شتم
ہر مریدے کار دے آمادہ کرد
آن وصیت ہاشش از خاطر رفت
صبح آمد شمع او بجپارہ شد
آن سخن را بایزید آغوا کرد
زان قوی تر گفت کا دل گفتہ بود
چند جوی بر زمین و بر سما
کار و ہا بر جسم پاش میزند
کار د میزد پیر خود رائے ستوہ
باز گو نہ بر تن خود می درید

بک اڑنے برتن آن ذوقنون
 وان مریدان خستہ دغ قلاب خون
 ہر کہ او سوے گلوش زخم برد
 حلق خود بسریدہ دید و زار مرد
 وانکہ اور از خیم اندر سینہ زد
 سینہ اش شگافت شد مردہ اید
 وانکہ آگہ بود زان صاحبقران
 دل ندادش کہ دند زخم گران
 نیم دانش ست اورا بستہ کرد
 جان بسر دالا کہ خود خستہ کرد
 روز گشت دآن مریدان کا سستہ
 نوحہ از جان شان بر فاستہ
 پیش او آہستہ اران مجوزان
 کاسے دو عالم درج در یکا بیرین
 این من تو گرتن مردم بدے
 چون تن مردم ز خنجر گم شدے
 با خودی یا بخودی دچپا رزد
 با خود اندر دیدہ خود خا رزد
 اسے زدہ برین خودان تو زوال فقار
 بر تن خود سترن آن ہوشا ار
 زانکہ بخود فانیست و این است
 تا ابد در اینی او ساکن است

قصہ ماہیان کہ یکے مائل و یکے نیم مائل و یکے مغرور و الہی ہو

ماقل آن باشد کہ او با مشاعر است

او دلیل و پیشوا سنے قافلہ است

بہر و نور خود است آن پیشرو

تابع حویش است آن غولیشرو

دیگرے کہ نیم مائل و آمداد

مائلے را دیدہ خود دانداد

دست دروے زد چو کور اند دل
 نابد و بینا شد و چیت و میل
 و ان خرے کر عقل چو سنگے نداشت
 خود نبودش عقل و عاقل را گذشت
 جان کورشش گام بر سره می نهد
 عاقبت نه چید و نه بر می چید

قصه آن آبگیر است اسے عنود
 در کلیہ خوانده باشی لیک آن
 چند صیادے سوئے آن آبگیر
 پس شتابیدند تا دام آورند
 آنکه عاقل بود عزم راه کرد
 گفت با اینها ندارم مشورت
 هر زاد و بود بر جان شان تنید
 گفت آن ماسهے زیرک ره کنم
 سینه را پا ساخت میرفت آن حذور
 رفت آن ماهی ره دریا گرفت
 رنجها بسیار دید و عاقبت
 خوشتن افکند در دریاے ژرف
 پس چو صیادان بیاوردند دام
 گفت آه من فوت کردم وقت را
 که درو سہ ماسهے اشکوف بود
 صورت قصه بود وین مغر جان
 برگزشتند و بدیدند آن ضمیر
 ماہیان واقف شدند و ہوشمند
 عزم رام مشکل ناخواہ کرد
 کہ یقین سستم کنند از قدرت
 کلہے و جہل شان بر من زند
 دل ز رائے و مشورت شان بر کنم
 از مقام با خطر تا بحر نور
 راہ دور و پینہ پینا گرفت
 رفت آخر سوئے من و عاقبت
 کہ نیا بد حسد آن را ہیج طرف
 نیم عاقل را ازان شد تلخ کام
 چون نیک شتم ہمد آن رہنما

تا گمان رفت او ولیکن چون رفت

این زمان سود سے ندارد جسم

نیم عاقل گشت در وقت بلا

کو سونے دریا شد و از غم عتیق

لیک زان نذیرم و بر خود زخم

پس بر آرم اشکم خود بر زبر

بیروم روسے چنانکه خس رو

مرد گرم خویش بسیارم باب

بیمندان مزد و شکم بالا ننگد

هر یکے زان قاصدان بغض خود

شادی شده او از ان گفت دین

پس گرفتیش یک سیاه چونند

غلط غلطان رفت پنهان اند آب

از چپ و از راستیجتان سلیم

دام انگندند و اندر دام ماند

رسم آتش به پشت تاب

او ہی جو شید از تفت حیر

او ہی گفت از شکوہ و زبلا

بار میگفت او که گراین بار من

من لازم جز بد ریاسے وطن

آب بحد جویم و این شوم

می بیایستم شدن پے بفت

چون که چون فوت شد آن فرستم

چونکه ماند از سسایه عاقل جدا

فوت شد از من چنان نیکو رفیق

نخویشتن را این زمان مرده کفم

پشت زیر میسر دم بر آب

نے سبب حاجی چنانکه کس رود

مرگ پیش از مرگ است از عذاب

آب که بردش نشیب و گد بند

که در این ماسبے دست برد

پیش رفت این بازیم و خم زین

پس بر دتف کرد و برخاشن ننگد

ماند آن احمق ہی کرد اضطراب

تا که بجهت خویش بر ماند کلیم

احمق او را در ان آتش نشاند

با حق گفت گشت او به خواب

عقل میگفتش الم یا تکس نذیر

ہجو جان کا فسران قالو ابے

و از ہم از محنت گردن دن

آگیرے را سازم من سکن

تا ابد در امن و در صحت روم

۳۰۸ یو قیت قصص دفتر چہارم
 ہمچنین سیکر و با خود عہدہ
 کز چنین و طرح اگر گروم را
 دامن عاقل بگیرم روز و شب
 عقل میگفتش حماقت با تو هست
 تا نیستم در چنین رنج و تعب
 عقل ابا شد وفا سے عہدہ
 با حماقت عہد را آید شکست
 تو نداری عقل رو اے خربہا

۲۲

گفتن شخصے عامے استنشااق بوقت استنجا

۳۵۲

از دم حب الوطن بگذر مایست
 کہ وطن این است جان این سوئے نیت
 گردن خواہی گرز زان سوئے شط
 این حدیث راست را کم خوان غلط

در وضو ہر عضو راوردے جدا
 آمدہ است اندر خبر ہر دعا
 آن یکے در وقت استنجا بگفت
 کہ مرا بابوے جنت دار جنت
 گفت شخصے خوب و رواوردہ
 یک سوراخ دعا گم کردہ
 رانجہ جنت زبینی یافت ح
 رانجہ جنت کے آید از دبر
 کے از اینجا بوے خلد آید ترا
 بوز موضع جو اگر باید ترا

ہمچنین حب الوطن باشد درست
 تو وطن شناس اے خواجہ نخت

پند دادن مرغ صیاد را

برگشته همه آو دن حیات

با نامه فرستاده یاد آن بستان

۳۵۳

آن سیکے مرغے گرفت از مکر و دام
 تو سیکے مرغے ضعیفے بسچو من
 تو بے گاو ان دیشان غور و ده
 تو نه گشتی سیر ز انہا در زمين
 مر مرا آزاد گردان از کرم
 ہل مرا تاکہ سے پندت بردہم
 اول آن پندت دہم بردست تو
 بر سر دیوار بدہم ثانیث
 وان سوم پندت دہم من بردخت
 انچہ بردست است انیستان سخن
 بر کفش چون گفت اول پند زفت
 گفت دیگر برگزشتہ غم محوز
 بعد از ان گفتش کہ در ہم کتیم
 دولت تو بخت فرزندان تو
 فوت کردی دُر کہ روزیت نبو
 آنچنان کہ وقت زادن حاطہ
 مرغ اورا گفت کہ سے عواجم
 صید کرد و خورد و نبرائے نیاظن
 تو بے اشتہ بقربان کردہ
 ہم تگردی سیر از اجرائے من
 اسے جو انمرد کریم مختم
 تا بدانی زیر کم یا ابلہم
 بدہمت سے جان دل سرست تو
 تا شوی زان پند شاد و خوب گشت
 کہ ازین سے پند گردی نیکیخت
 کہ محالے راز کس باور کن
 گشت آزاد و بران دیوار رفت
 چون ز تو بگذشت زان حسرت مبر
 وہ درم ناک است یک دہیم
 بود آن گوہر بحق جان تو
 کہ نباشد مثل آن در در وجود
 نالہ دارد و خواہد شد در غلغلہ

گشت غمناک و ہی گفت آہ آہ
 من چرا کردم کہ شد کارم تباہ
 من چرا آداد کردم مر ترا
 زین جیل از راہ بردی مر مرا
 مرغ گفتش ز نصیحت کردست
 کہ بسا دابر گذشتہ دغمت
 چون گذشت و رفت غم چون بخوری
 یا نکردی ہم پسندم یا کری
 وان دوم پندت بگفتہ کز عنلال
 ہسیج تو باور کن قول محال
 من نیم خود سہ درم سنگ سہ
 خواجہ باز آمد بخود گفتا کہ مین
 گفت آہ سہ خوش عمل کردی بآن
 این بگفت و بر پرید و شاد رفت
 پند گفتن با جہول خوابناک
 چاک حق و جہل نہ پذیرد رفو
 زانکہ جاہل جہل را بندہ بود
 دہ درم سنگ اندرو نم چون بود
 باز گو پسند سوم آہ نازنین
 تا بگویم پسند ثالثہ انگان
 سوے صحرای خوش و آزاد رفت
 تخم فلکسندن بود در شورہ خاک
 تخم حکمت کم ہش اسے پند گو
 چونکہ تو پسندش نہی او نشود

مجاوبات موصی و فرعون

و ہم فرعون عالم سوز را

عقل موصی سے جان افروز را

رفت موصی سے بر طریق نیستی
 گفت فرعونش بگو تو کیستی
 گفت من عقلم رسول ذوالجلال
 حجۃ اللہ ام امانم از ضلال
 گفت نہ ز خاشاک رہا کن مٹے ہو
 نسبت و نام قدیمت را بگو

گفت مونس منبتم از خاک دانش
بنده زاده آن خداوند وحید
منبت اسلم ز خاک و آب و گل
مرج این جسم خساکم هم بخاک
گفت غیر این نب نامیت هست
بنده فرعون و بنده ننگارش
بنده باغی و طاعی و ظلم
خون من و غدار من حق ناشناس
در غریب خوار و در ویش خلق
گفت عا تا که بود با آن بیاسه
داده اندر ملک و اوریار من
نیت خلقش را اگر کس مانع
نقش او کرده است نقاش من است
تو دانی ابرو من من ساختن
ملک آن خدا و آن طاغی قوی
گر بکشم من عوانه را بسو
من زرم منته و ناگه ادفستاد
من سگ کشم تو مرسل زادگان
کشته و خون شان در گردنت
کشته و زیت پیغوست را
کور من تو حق مرا خود برگزید

نام اسلم کشته من بندگانش
زاده از پست جوی و عبید
آب اهل داد و یزدان جان دل
مرج تو هم بخاک اسه سمناک
مرتوان آن نام خود و لے تر است
که از و پرورد او را هم و جانش
زین وطن بگنجیت و اقل شوم
همین اوصاف خود میکن قیاس
که ندانستی سباس ما و حق
در خست و ندانستی که دیگر فریب
بندگانش را خزا و لار من
شر من و عوانه کند جز من
غیر از و عوانه کند او ظلم جاست
چون توانی جان من بشناستن
که کنی با حق تو و عوانه دوانی
من بران نفی شتم من بهو
آنکه جانش خود نه بد جان من بداد
صد هزاران طفل و حسیب من و ظن
تا چه آید بر تو زین خون و زیت
بر اسید قتل من مطلوب را
سزگون شده آنچه نفست می پند

گفت اینہارا بہل بے بیج شک
کہ مرا پیش حشر خوار سے کنی
گفت خوار سے قیامت صعبہ
این تقاضا کرد آن نان و نمک
گر پذیری پسند ہوتے ذابہی
بسکہ خود را کردہ بندہ ہوا
اژدہا را اژدہا آوردہ ام
تا دم آن اژدہم این بشکند
گر رضا دادی رہیدی اژدہ مار
گفت الحق سخت است جادونی
خلق یکدل را تو کردی دو گروہ
گفت ہستم غرق پیغام خدا
غفلات و کفر است مایہ جادونی
من بجا دو یان چہ مانم اے وسیع
چون تو با پتر ہوا بر می پری
با کمال تیرگی حق واقعات
ز آہن تیرہ بقدرت می نمود
تا کنی کمتر تو آن ظلم و بدی
نقشبائے زشت خوابت می نمود
ہمچو آن زنگی کہ در آئینہ دید
کہ چہ زشتی لائق اینی و بس

۳۵۶

۳۵۸

این بود حق من و نان و نمک
روز ز زشتی بر دلم تار سے کنی
گر نداری پاس من در خیر و شر
کہ زشتت و اربامہ اے سمک
از چنین زشت بہ نا مہتی
کر کے را کردہ تو اژدہا
تا با صلاح آورم من و بدم
مار من آن اژدہا را بر کند
ورنہ از جانت بر آرد آن دمار
کہ در فلکندی بکرا خبا دوئی
جادوئے رخنہ کند در سنگ کوہ
جادوئے کہ دید با نام خدا
مشعلہ دنیست جان موسوی
کز دم پر شک می گردد مسیح
لاجرم بر من گمان آن می بری
می نمودت تاروی راہ نجات
واقعاتی کہ در آخر خواست بود
آن ہی دیدی و بدتر میشدی
میرمیدی زان و آن نقشش تو بود
روئے خود را زشت و بر آئینہ رید
زشتیم آن تو است اے کور خس

این جابر روسے دشتت میسکنی
 گاہ مسیدی لباست سونہ
 گاہ حیوان قاصد خونست شدہ
 گہ نگون اندر میان آبریز
 گہ ز باسے او فقاہہ گشتہ پشت
 گاہ دیہ و خویش در زنجیر و غل
 گہ مذات آمد ازین چرخ نفی
 گہ مذات آمد صریح از جبال
 گہ صدای آمدت از ہر جہاد
 گہ خطاب آمد ترا از ہر نبات
 زین ہستہ ما کہ بنی گویم ز شرم
 اندکے گفتہ بتو اسے نا پذیر
 خوشتن را کور می کردی و مات
 چند بگریزی ہمک آمد پیش تو
 بین مکن زین پس فرا گیر احتراز
 تو بہ را از جانب مغرب درے
 تاز مغرب بر زند سہ آفتاب
 مین زمین پذیر یک چیز و بیار
 گفتہ اسے نوشتہ کہ ام است آن یکے
 گفتہ آن یک کہ بگوئی آشکار
 خالق انسلک و انجسم بر علا

نیست برین را کہ ہستم روشنی
 گہ دہان چشم تو بر دختہ
 گہ سر خود را بدندان دودہ
 گہ غریق سیل خون آئینہ تیز
 گاہ در آشکنچہ بستہ دوست
 گاہ مغرت را ز دہ سچوں بل
 کہ شقتہ کہ مستقیقہ کہ شقی
 کہ برہمستی ز ہجاب شمال
 تا ابد فسخ خون در دونخ فقاہ
 گشت مطر و دابہ فسخ و مات
 تا گرد طبع سحر سس تو گرم
 ز اندکے دانی کہ ہستم من خیر
 تا نیندیشی ز خواب و اقیات
 کورے ادراک مرا ندیش تو
 کہ ز بخشایش در تو بہ است باز
 باز باشد تا قیامت برورے
 باز باشد آن دراز و سہ روتاب
 پس زمین بستان عوض آزا چہار
 شرح کن بامن اذان یک اندکے
 کہ خداے نیست بغیر از کردگار
 مردم و دیو و پری و مرغ را

خالق دریا و کوه و دشت و تپه
گفت اے مومنان کد ام است این چهار
تا بود که لطف آن و عده حسن
بین بگو با من کد ام است آن چهار
گفت مومنان کد ام است آن چهار
این عللها بس که در طلب گفته اند
ثانیا باشد ترا عزم دراز
وین نباشد بعد عزم مستوی
بلکه خوانان اجل چون فضل شیر
مرگ جو باشی و سله نز عجز و نج
بس کن اے مومنان بگو و عزم سوم
گفت مومنان آن سوم ملک و تو
بیشتر زان ملک کاکنون داشتی
آنکه در جنگ چنان ملکه دید
آن کرم کاند جفا آنهات داد
گفت اے مومنان چهارم صیت زود
گفت چهارم آنکه مالی تو جوان
زنک و بود در پیش بابر کاسد است
افتخار از زنک و بود از مکان
چونکه با کودک سر و کارم فتاد
گفت احسنتم نکو گفتی و یک

۳۶۰

۳۶۱

ملکت او حید و او بے شبیه
که عوض بدی مرا بر گو بسیار
سست گرد چار تیغ کفر من
که عوض خوا، سیم دادن بر شمار
صحته باشد تانت را پائیدار
دور باشد از تانت اے اچند
که اجل دارد و ز عمرت احتراز
که بنا کام از جهان بیرون روی
نه زربخ که ترا دارد اسیر
بلکه بسنی در خسرا بیخانه گنج
که دل من را مضطربش گشت گم
دو جهان من خالص از خصم و عده
کان بد اندر جنگ و این در آشتی
بنگرا اندر صلح خوانت چون نهد
ور و فاینگر چه باشد افتاد
باز گو صبرم شد و حرمم فرود
موسه همچون قیر رخ چون ارغوان
یک تو پستی سخن کردیم پست
هست ثنای و فریب کد کان
هم زبان کد کان باید کشاد
تا کنم من مشورت با یار نیک

باز گفت او این سخن با آسید
بس عنایتهاست متن این مقال
وقت کشت آمدنہے پر سو کشت
چہید از جا و گفت اینخ لک
بہدراں مجلس کہ بشنیدی تو این
این سخن در گوش رخ رشید اشد
پس میدانی چه وعدہ است چہ داد
چون بدین لطف آن کریمت باز خوا
اند اندہ چہین کفر و تو
لطف اندر لطف او گم میشود
ہم کہ یکبارہ فی فسادت ہو العجب
در پذیر این چار خلعت زود زود
گفت باہمان گویم اے ستر
گفت باہمان گو این راز را
آن ستیزہ روز بہ سختی عاقبت
وعدہ اے آن کلیم اللہ را
گفت باہمان چوتہا لیس بیہ
بانگہاز دگر بہا کرد آن لعین
کہ چگونہ گفت اندر روے شاہ
جلہ عالم را مسخر کردہ تو
از مشارق و مغارب بے لجاج

گفت جان افشان بن اے دل سیر
دو دور با اے شہ نیکو خمال
این بگفت و گریہ کرد و گرم گشت
آفتاب نے تن گشت اے کاک
چون نگفتی آرسے و صد آفرین
سرنگون بر بوسے آن زیر آمدے
میکند اے بیس راجہ افتاد
اے عجب چون ہر وات بر جا ماند
چون آبولہت میکند اکر ام او
کاسہ سفلہ بہ چرخ ہفتسم میشود
سیح طالب این سیاہ حلیہ
تا بہ بیخی در عوض صد عز و سود
شاہ را لازم بود را سہ وزیر
کو ز کپیرے دادہ باز را
گفت باہمان بر اے مشورت
گفت و محرم اختان گمراہ را
جست باہمان و گریہ بان اوریہ
کوشت دستار و کلہ را بر زمین
ایچنین ستاخ آن حریف تباہ
کار را با بخت چون زر کردہ تو
سوسے تو آرد سلطان خراج

۳۶۲

۶۵

۳۶۴

پادشاهان لب ہی مالند شاد
 اسپ باغی چون بہیند اسپ ما
 تا کنون معبود و مسجود و جہان
 در ہزار آتش شدن زمین خوشتر است
 نے بخش اول مراے شامین
 خسروا، اول مرا گردن بزن
 خود نبود است و مبادا اینچنین
 بندگانان خواجہ تاشش ما شوند
 چشم روشن دشمنان و دوست کور
 حاصل آن مامان بدان گفتار بد
 لقمہ دولت رسیدہ تا دمان
 خرمن فرعون را دادا و بباد
 از چین ہمراہ بد دوری گزین
 گفت موسیٰ لطف نمودم وجود
 آن خداوندی کہ نبود راستین
 آن خداوندی کہ دزدیدہ بود
 آن خداوندی کہ دادندت عوام
 آن خداوندے تو از بندگی
 وہ خداوندے عاریت بحق
 گرترا عقل است کردم لطفا
 آنچنان زمین آخرت بیرون کم

برستانہ خاک تو اے کیقباد
 روگرداند اگر یزد بے عصا
 بودی و گردی کہینہ بندگان
 کہ خداوندے شود بندہ پرست
 تانہ بیست چشم من بر شاہ این
 تانہ بیند این مذلت چشم من
 کہ زمین گردون شود گردن زمین
 بیدلاں مان لخر اشش ما شوند
 گشت مارا بس گلستان قمر گور
 اینچنین را بے بران فرعون زد
 از گلوے او بریدنا گسان
 بیج شہ را اینچنین صاحب باد
 زینہار اللہ علم بایقین
 خود خداوندیت را روزی نبود
 مرورانے دست ان نے آیتین
 بیدل و بیجان بے دیدہ بود
 باز بستانند از تو سپردم
 کمتر است از باز دانی اندکی
 تا خداوندیت بخشد متفق
 در خسری آوردہ ام خردا عصا
 کہ عصا گوش و سرت پر خون کم

آمدین آخسر خزان و مردمان
 نمک عصا آورد و ده ام بهر ادب
 از دماغش می شود در قفسه تو
 از دماغش که بهی تو بے امان
 این عصا از دوزخ آمد چاشنی
 مر ترا گوید که اسے گسردنی
 در نہ در مانی تو در زمان من
 باز گرد از کفر سوئے دین حق
 باز گردا اسے گم بہ بد بخت و دن
 این عصا ہے بود این دم از دماغ است
 آمدش سیغام از دست ہم
 این دخت زن عصا ہے موئے است
 تا بہ بینی خیر او و شر او
 پیش ز فلک ندن نبود او غیر خوب
 اول او بد برگ افشان برہ را
 گشت حاکم بر سر عرونیان
 از مزارع شان برآمد قحط و مرگ
 تا برآمد بخود از موئے است دعا
 کاین ہمہ اعجاز و کوشیدن چراست
 امرش آمد کا تابع تو عاج کن
 منکر آخسر کہ تو دماغے رہی

می نیابند از جاعے تو امان
 ہر خر سے را کو نباشد منجیب
 کاژ دماغے گشت دوسل و خو
 یک بنگرات دماغے آسمان
 بر تو و بر مومن آمد دستنی
 کہ ہلا بگرینا ندر رہشنی
 نخلست نبود زور بدان من
 در نہ در نام ابد مانی قسطن
 در نہ در دوزخ در افنی سرنگون
 تا نگونی دوزخ یزدان کجاست
 کہ کڑی بگذار اکنون فاستقم
 کامر شش آمد کہ بیند از شش دست
 بعد از ان بر گیر او را ز امر ہو
 چون بامر شش برگرفتی شد جذوب
 گشت معجز این گردہ غرہ را
 آب شان خون کرد کف بر سر زمان
 از ملہاے کہ می خوردند برگ
 چون نظر افتاد شش اندر غتہ
 چون نخواہند این جماعت گشت رست
 ترک پایان بینے و مشروح کن
 امر تلخ ہست بود آن تہی

⑤
 ⑥
 ⑦
 ⑧
 ⑨
 ⑩
 ⑪
 ⑫

کمترین حکمت کزین الحساح تو
تا که ره بنمودن و اضلال حق
چونکه مقصود از وجود اظهار بود
چون یایچه گشت آن امر شون
تا بنفس خویش فرعون آمدش
کاچه ما کردیم اسی سلطان مکن
پاره پاره گردست فرمان پذیر
بین بجنان لب حمت اسی این
گفت یارب می فرمید او مرا
بشنوم یا من دهم هم خدعه اش
کاصل هرگز چیل پیش ماست
گفت حق آن سگ نیز دهم بان
بین بجنان آن عصا تا خاکها
وان ملخها در زمان گرد و تباہ
که سببها نیست حاجت مر مرا
بچنان کرد و هم اندر دم زمین
اندر افتادند در لوت آن نفر
چند روزی سیر خوردند از عطا
چون شکم پر گشت و بر نعمت زدند
نفس فرعونیت مان سیرش مکن
بے تفت آتش نگرود نفس خوب

جلوه گرد آن الحساح و آن عتو
فانش گردد بر همه اهل فرق
بایدش از پسند و اغوا آزمود
نیل می آمد سر اسر جمله خون
لا بهیکرد و دو تا گشته قدش
نیت مارا روسی ایراد سخن
من بعزت خوگرم سختم بگیر
تا به بند داین دبان آتشین
می فرمید او فریبنده ترا
تا بداند اصل را آن فرع کش
هر چه بر خاک است صهلش بر ماست
پیش سگ اندازد و ر استخوان
و ادب هر چه بلخ کردش فنا
تا به بند خلق تبدیل الہ
آن سبب بهر اجابت عطا
سبز گشت از سبیل حب و دشمن
قحط دیده مرده از جوع البقر
آن دمی و آدمی و چار پا
وان ضرورت رفت پس طاعنی شدند
تا نیار دیادزان کفر کهن
تا شد آهن چو خگر بین کوب

بے محبت نیت تن جنبش کنان
آهمن سر دست مسکوبی بدان
گر بگریه و رین ساله زار زار
اونخوا بد شد سلمان، هوتش اوار
اوچو فرعون است در قحط آنچنان
پیش هوتکے سر بند لایه کنان
چونکه مستمنی شد او طاعنی شو
خرچو بار انداخت اسکیزم زنا

یاری خم استن نے از علی و باره طفل خود که بر سر ناودان رفته بود

جنس سوئے جنس صدیره پرد

برخیانش سب بار بار در

یک رسنه آمد به پیش مرتفعه
گفت شد بر ناودان طفل مرا
گرش می خواهم نمی آید بدست
در بلم ترسم که افتد به پست
نیت حاصل تا که دریا بد چو ما
گر گویم که خطر سوئے من آ
هم اشارت رانمی داند بدست
ور بدانند نشنود اینهم بدست
بس نمودم شیر و پستان را بدو
او همی گرداند از من چشم و رو
از براسے حق شمایید اسے همان
زود درمان کن که می لرزه دلم
گفت طفلے را بر آور هم به بام
سوئے جنس آید سبکے ان ناودان
زن چان کرد و چو دید آن طفل او
جنس بر جنس است عاشق جاودان
جنس خود و خوشش خوش به و آورد
سوئے بام آمد ز تن ناودان
جاذب هر جنس را هم جنس دان

غز غوثان آمد بسوئے طفل، طفل
 دار ہید ازاد فتادن سوئے طفل
 زان بود جنس بشر پیغمبران
 تا بجنسیت رہند از نادوان
 پس بشر فرمود خود را مثلکم
 تا بجنس آیند و کم گردند کم
 زانکہ جنسیت عجائب جاذبیت
 جاذبش جنس است ہر جاطا لبیت

منارعت امیران بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آن امیران عرب گرد آمدند
 کہ تو میری ہر یک از ما ہم ہیر
 ہر یکے در بخش خود انصاف جو
 گفت میری مر مرا حق دادہ است
 کاین تیران احمد است و دوراو
 قوم گفتندش کہ ما ہم زان قضا
 گفت لیکن مر مرا حق ملک داد
 میرے من تاقیامت باقیست
 قوم گفتندش کہ انسزدنی مجو
 در زمان ابرے برآمد ز امر مر
 رو بشہر آورد سیلے بس مہیب
 گفت پیغمبر کہ وقت امتحان
 ہر امیرے نیزہ خود در فلکند
 نیز مارا ہم چو خاشاکے ربود
 نزد پیغمبر منازع میشدند
 بخش کن این ملک و بخش خود دیگر
 تو ز بخش ما دو دست خود بشو
 سروری و امر مطلق دادہ است
 ہن بکیسرید امر اورا اتقو
 حاکیم و داد امیری ما خدا
 مر شمارا عاریۃ از بہر بر زاد
 میرے عاریتی خواہد شکست
 چیت محبت بر فرزند جونی بگو
 سیل آمد گشت آن اطراف پر
 اہل شہر افغان کتان جملہ رعیب
 آمد کنون تا نہان گرد دعیان
 تا شود در امتحان آن سیل بند
 آب تیسہ سیل پر جوش و عنود

پس قضیب انداخت در وے مصطفیٰ
 نیز ما گشت جمله داندان قضیب
 ز اتهام آن قضیب آن سیل رفت
 چون بدیدند از وے آن ام عظیم
 بزرگس که حقد ایشان چیده بود
 بود ابو جریل عسیر بنو لوی
 ملک بر بسته چنان باشد ضعیف
 نیز ما را اگر ندیدی با قضیب
 نام شان را ایل تیر مرگ برد
 پنج نوبت میزنند شش دوم

آن قضیب مجسمه فرمازدا
 بر سر آب استاء چون قیاب
 رو برگردانید و رو من بخت
 پس مقرر گشتند آن همه بخت
 سائر شش گفتند و کاین از جود
 ان و دو سه سحر و دو سفیان ب
 ملک بر بسته چنان باشد ضعیف
 نام شان برین نام او برین اسب نجیب
 نام او و دو و نوبت نیز شش فرد
 پنجمین بر روز تار و قیام

بحث فلسفی و فنی

دی سیکه میگفت عالم حادث است
 فلسفه گفت چون دانی حدوث
 ذره خود هستی از انفتلاب
 کرکے کا ندر حادث باشد و فین
 این بتقلید از پدر بسته بند
 حصیت بر مان بر حد و شان بگو
 گفت دیدم اندرین سترعین

فانی استاین چرخ و جوش و ارتعاش
 حادثه ابر چون داند غیو ش
 تو چه میدانی عدد و حساب آفتاب
 کے بدانند آخسته بد و زمین
 از حماقت اندرین چپیده
 ورنه خامش کن نزدن گوی مجو
 بحث می کردند روز سه و دو قرین

در جدال و در خصام و در شکوه
 سوئے آن هنگامه گشتم من و آن
 من بسوئے جمع هنگامه شدم
 آن یک میگفت گردون فانیت
 و آن دیگر گفت این قدیم و بے کیت
 گفت منکر گشته خلاق را
 گفت بے برهان نخواهم من شنید
 بمن بیاور حجت و برهان که من
 گفت حجت در درون جانم است
 تو نمی بینی بلال از ضعف چشم
 گفتگو بسیار گشت و خلق گیج
 گفت یار اورد در دغم حجتیست
 من یقین دادم نشانش آن بود
 در زبان می ناید آن حجت بدان
 نیت پیدا بر گفت و گوئے من
 اشک خون بر رخ روانه میسود
 گفت من اینها ندانم سبب حجت
 گریباری من کنم آنرا قبول
 گفت چون قلبه و قدس دم زند
 هست آتش امتحان آخرین
 عام و خاص از حال شان عالم شوند
 گشته هنگامه بران دوس گروه
 تا بیایم طلاع از حال شان
 طلاع از حال ایشان بستم
 بے گمانی این بنابر با نیست
 نیستش بانی و پایا نیست
 روز و شب آرنده و رزاق را
 آنچه گوی آن تقلید سے گزید
 نشنوم بے حجت این را در زمین
 در درون جان نهان بر دامن است
 من همی بستم کمن بر تو خشم
 در سر و پایان این چرخ پیچ
 بر حد و شب آسمانم نیست
 مر یقین دان را که در آتش رود
 همچو حال و سیر عشق عاشقان
 جز که زرد سئے و زاری دسئے من
 حجت حسن و جمالش میشود
 که بود در پس عامه آیت
 ورنه کوتر کن حدیث عرض و طول
 که تو قلبی من نکویم و از جبهه
 کاند آتش و فرستند آن دو قرین
 از گمان و شک سوئے ایتان روند

آب و آتش آمد اے جان امتحان
یا من و تو هر دو در آتش روم
یا من و تو هر دو در بحر اوقیم
پنهان کردند و در آتش شدند
فاسفی را سوخت خاکستر بگرد
آن خدا گوینده مرید می
آزادون بشنوا این سلام را
که نسوزیده است این نام از ابل
حجت منکر هزاره زرد و
منبر منکر که در انجا منبر
یک مناره در سر اے منکران
منکر شان همی گردد و دیگر
بر رخ نقره و یار و س زر
خود گیر این معجزه چون آفتاب
ز هر دلی کس که یک حرف از آن
یا غالب شو که تا غالب شوی
حجت منکر همین آمد که من
بیج نندیشد که هر جا ظاهریست
فائده هر جا بر سر خود باطن است
این تفاوت حق نهاد اندر زمان
هر چه پدید آید و بهر معنی است

نقد و سلب را که آن باشد نهان
حجت باقی حیرانان شوم
کین در دعوی من و تو کو فتم
هر دو خود را بر تفت آتش زدند
متقی را ساختند تازه تر بگرد
ست و سوزیدند آتش آن دمی
کور اے افزون دوان خام را
کش منی صدر بوده است و ابل
یک نشان بر صدق این انکار کو
یا و آرد روزگار منکر
کو درین عالم که تا باشد عیان
منکر احمد بسین بهتر
دانشبار منکر که نام منکر
صد زبان و نام او ام الکتاب
یا بدزد و یا فراید و بیان
یا مغلوبان مشوین اے غوی
غیر این ظاهر نمی بینم وطن
آن ز حکمت اے پنهان منبریت
بجو نفع اندر دوا کا من ست
تا بداند اهل عرفان در جهان
باطن منکر برین ظاهر ماست

خشم از دن پادشاه بر ندیم و آزر دن آن ندیم از شفیع خود

بست ایگ نشین هم بر هر

هر کرده استعاست را و قصر

که عبادت مرزا آریم و بس

طبع باری هم ز تو داریم و بس

پادشاه بر ندیم خشم کرد
 کوشه شیربیدن از غلاف
 هیچ کس را ز بره نماند زنده
 جز عماد الملک نامی از خواص
 برجهید وزود در حبه فتاد
 گفت اگر دیو است من بخشیدمش
 چونکه آمد پاسے تو اندر میان
 صد هزاران خشم را تا غم شکست
 لایه بات را هیچ نتوانم شکست
 گرزین و آسمان بر هم زدے
 و رشده دزد و بذر و لایه گر
 بر تومی نهیم منت اے کریم
 این نکردی تو که من کردم یقین
 و ان ندیم رسته از زخم و بلا

خواست تا از وے بر آرد و دو کرد
 تا ز ند بروے جزاے آن خلاف
 یا شفیع بر شفاعت بر تنه
 در شفاعت مصطفی و ارا نه خاص
 در زمان شریف تهر از کف نهاد
 و ربیسی کرد من پوشیدمش
 را ضمیمه کرد مجسم صد زیان
 که ترا آن فضل و آن مقدار است
 زانکه لایه تو یقین لایه من است
 ز انتقام این مرد بیرون نماندے
 او نبردے این زمان از تیغ نمر
 یک شرح عزت تست اے ندیم
 اے صفات در صفات مافین
 زین شفیع آزر و برگشت از ولا

دوستی ببریڈ زان مخلص تسلیم
 زین شفیع خویشتن بیگانہ شد
 گرنہ مجنون است یاری چون برید
 و آخرید شش آندم از گردن زون
 بازگو نہ رفت و بیزاری گرفت
 پس ملاست کرد اورانا صحت
 جان تو بخسریڈ آن دلدارِ خاص
 گر جاکر دے نبایستے رمید
 گفت بہر شاہ سیدول است جان
 من نخواہم رحمتے بجز جسم شاہ
 غیر شہ را بہر آن لا کردہ ام
 گر بسردا و بقیہم خود سرم
 کار من سر بازی و بخویشی است
 فخر آن سر کہ کف شامش بر
 شب کہ شاہ از قہر در قیرش کشید
 خود طواف آنکہ او شبہ بین بود
 رو بجا نط کرد تا نار و سلام
 زین تعجب خلق در افسانہ شد
 از کسے کہ جان اورا و خسریڈ
 خاک نعل پاشش بالیتے شدن
 با چنمین دلدار کین زاری گرفت
 کاین جفا چون سیکنی با صحت
 آندم از گردن زدن کردت خلاص
 خاصہ نیکی کرد آن یار حمید
 او چہر آند شفیع اندر میان
 من نخواہم غم غیر آن شہ را پناہ
 کہ بسوے شہ تو لا کردہ ام
 شاہ بخش شصت بیان دیگر م
 کار شاہنشاہ ماسر بخشی است
 ننگ آن سر کہ بغیرے سر برد
 ننگ دارد از ہزاران روز عید
 فوق قہر و لطفتے کفر و دین بود

گفت موسیٰ اے خداوند حساب
 زو مادہ، نقش کردی جانفزا
 گفت حق، دانم کہ این پرش ترا
 و نہ تا دیب عتابت کردے
 یک می خواہی کہ در فعال با
 تا اذان واقف کنی، مرعام را
 قاصدا سائل شدی، در کاشفی
 زانکہ نیم علم آمد این سوال
 ہم سوال از علم خیزد، ہم جواب
 ہم ضلال از علم خیزد، ہم ہدے
 پس بفرمودش خدا اے ذولباب
 موسیٰ یا تنہ بکار اندر زمین
 چونکہ موسیٰ کشت، شد کشتش تمام
 داس گرفت و مرا نرا میرید
 کہ چرا کشتے کنی و پروری
 گفت یارب زان کہم ویران پست
 دانہ لائق نیست در انبار کاہ
 نیست حکمت این دور آ میختن
 گفت این دانش تو از کہ یافتی
 گفت تمیزم تو دادی، اے خدا
 در خلائق رو ہائے پاک ہست

نقش کردی، باز چون کردی خراب
 و اسبگے ویران کنی اینرا چرا
 نیست از انکار و غفلت وزہوا
 بہر این پرش ترا آزر دے
 باز جوئی حکمت و سہ بقا
 پختہ گردانی بدین ہر خام را
 بہر عامسہ ارچہ تو زان واقفی
 ہر برونی را نباشد این مجال
 ہمچنانکہ خار و گل از خاک آب
 ہمچنانکہ تلخ و شیرین از ندے
 چون بہر سیدی، بیا، بشنو جواب
 تا تو خود ہم وادی انصاف این
 خوشہایش یافت خوبی و نظام
 پس ندا از غیب در گوش رسید
 چون کمالے یافت، آزامی بری
 کہ درینجا دانہ ہست و کاہ ہست
 کاہ در انبار گندم ہم تباہ
 فرق واجب می کند درختن
 کہ بدانش بیدرے بر ساختی
 گفت پس تمیز چون نبود مرا
 رو ہائے تیرہ و گلناک ہست

ذکر چہارم
 این صد فہایت در یک مرتبہ در یکے در است و در دیگر شبہ
 واجب است اظہار این نیک و تباہ ہچنانکہ اظہار گنہ ہزار گاہ
 بہر اظہار است این خلق جہان تا مانند گنج حکمت ہا نہان

۳۲

روئے نمودن بادشاہ حقیقی بادشاہ راؤ

۳۴۳

اذکر واسطہ کار ہر بادشاہ نیست
 از حی بر پاسے ہر قلاش نیست
 یک تو آسین شو ہم پیل باش
 در نہ پیل در پیے تبدیل باش
 آن نشان دید ہندوستان بود
 کہ بھید از خواب دیوانہ شود
 میفشاند خاک بر تہ سیرا
 میدراند حلقہ از انجیرا
 آنچنانکہ گفت پھیم سر ز نور
 کہ نشان آن بود اندر صدو
 کہ تجانی دارد از دار العسرو
 ہم انابست آرد از دار السرو
 بہر شرح این حدیث مصطفی
 دانتا نے بشنو اسے یاد صفا

یاد تباہی داشت یک زیبا پیر
 خواب دید اذکان پس ناگہ ببرد
 خشک شد از تاب آتش شکست
 آنچنان پر شد ز دود و در دشاہ
 خواست دین، قابالش بیکار شد
 شاد منی آمد ز بیدار شدن پیش
 شاہ با خود گفت شادی را سبب
 این عجب یک چیز از یکر وے مرگ
 آن یک نسبت بدان حالت ہلاک
 شاہ اندیشید تا بنغم خود گذشت
 گریہ رخسارے چنین اندر قدم
 چشم زنی زین بباد کہ شود
 چون فنا را شد سبب بے منتہا
 صد دریچہ و در سوے مرگ لدن
 باد تند است و چرا غم ابترے
 تابو دگر ہر دو یک دانی شود
 ہیچو عارف کز تن ناقص چراغ
 تا کہ روزے کاین میر و ناگہان
 او نکرد این ہمہ پس داد از غور
 چارہ اندیشید لیکن چارہ نے
 پس عروے خواست باید بہر او

باطن و ظاہر مزین از ہنر
 صافے عالم بران شگفت دورد
 کہ نماند از تن آتش اشک باو
 کہ نمی یابید در وے راہ آہ
 عی مانده بود شہ بیدار شد
 کو ندیدہ بود اندر عسر خویش
 آنچنان غم بود از تسبیب رب
 وان زیکر وے دگر احیا و برگ
 باز ہم از سوے دگر امتساک
 یک جان از جنس این بدگشت
 گر و دگل یادگارے بایدیم
 یادگارے بایدیم گرا و رود
 پس کد این راہ را پسندیم ما
 نیکند اندر کشادن، ترغیب شیع
 زو بگردانم چسراغ دیگرے
 گر بباد آن یک چراغ از جا رود
 شمع دل فروخت از بہر سراغ
 پیش چشم خود نہد او شمع جان
 شمع نانی را بفاے دگر
 گفت با خود نیست بیرون رفتن
 تابساند زین تروج نسل او

گرود سوئے فنا این باز باز
 صورت این باز از زنجبارود
 بہر این فرمود آن شاہ بنیہ
 من ہم از بہر دوام نسل خویش
 دخترے خواہم ز نسل صالحے
 شاہ چون باز اہدے خوشی گزید
 مادر شہزادہ گفت از نقص عقل
 تو ز شیخ و خسل خواہی وزدا
 گفت صالحے را گدا گفتن خطاست
 گفت کو شہ و قلع اور اہمیز
 گفت رو ہر کو غم دین برگزید
 غالب آمد شاہ بستد دخترے
 در ملاحظت خود نظیر خود نداشت
 حسن دختر این خصائص آنچنان
 چون برآمد این نکاح آن شاہ ما
 از قصہ اکیپرک جادو کہ بود
 جادوئے کردش عجزہ کاہلی
 شب بچہ شد عاشق کپیر زشت
 یک سید دیوے و کاہولی زنی
 دان سید روئے خبیث نابکار
 آن نو سالہ عجزہ کے گندہ پیر
 فرخ او گرد و زہم باز باز
 معنی او در دلہ باقی بود
 مستطافے کہ اولہ سحرابیہ
 جنت خواہم پور خود را خوبیش
 نے ز نسل بادشاہ طالع
 این خبر در گوشہ خاقان رسید
 شرط کفویت بود در عقل و نقل
 تا بہ بنی پور مارا بر گدا
 کو غنی القلب باز داد خداست
 یا شاہ گوہر سینا بریز
 باقی غمناخ از دے برید
 از نژاد صالحے خوش جوہرے
 چہرہ اش تابان تر از خورشید چاشت
 کہ نکوی می نگنجد در بیان
 بانژاد صالحان و اولیا
 عاشق شہزادہ با عجزہ وجود
 کہ بر دستان رشک سحر مابلی
 تا عروس و آن عروسی اہشت
 گشت بر شہزادہ ناگہ رہنے
 گشت آن شہزادہ اندھوش و نزار
 نے خرد مہت آن ملکائے ضمیر

تا بسالے بود شہزادہ اسیر
صحبت کپیرا اور امیر بود
دیگران از ضعف و سستی باد بر
این جهان بر شاہ چون زندان شدہ
شاہ بس بیچارہ شد در بدو مات
زانکہ ہر چارہ کہ مسکرو آن پد
پس یقین گشتش کہ مطلق آن سرت
سجدہ سیکر داد کہ ہم فرمان تہست
لیک این مسکین ہی سوز و چو عود
تا زیارب یارب و افغان شاہ
اوشنیدہ بود از دور این خبر
کان عجزہ بود اندر جادوئی
گفت شامش کلین پسر از دست رفت
نیت ہمتا زال رازین ساحران
چون کف موسے بامہ کردگار
کہ مرا این علم آمد زان طرف
آمد تابر کشایم سحر او
سوئے گورستان برو وقت سحر
سوئے قبلہ باز کا و آن جاے را
سوئے گورستان بر رفت آن شاہ زود
جادوہیا دید پنهان اندر

بوسہ جایش نعل کفش گندہ پیر
تا ز کاہش نیم جاسنے ماندہ بود
اوز سکر سحر از خود بجنس
وین پسر برگریہ شان بخندان شدہ
روز و شب می کرد قربان زکات
عشق کپیر کہ ہی شد بیشتر
چارہ اورا بعد ازین لایہ گیت
غیر حق بر ملک حق فرمان کراست
دست گیرش اسے رحم واسے و دو
سحرے استاد پیش آمد زماہ
کہ اسیر پیر زن گشت آن پسر
بے نظیر و امین از مشعل و دوی
گفت اینک آدم در مان رفت
جز من داہی رسیدہ نان کران
نک بر آرم من ز سحر او دار
نے ز شاگردے سحر سخت
تا منسا ند شاہزادہ زردو
پہلوئے دیوار ہست اسپید گور
تا بہ بینی قدرت و منع خدا
گور را آن شاہ آدم بر کشود
صد گرہ بر بستہ بر یکتا بر مو

وان گرانے گران را بر کشاد
 آن پیر با خویش آمد شد وان
 سجده کرد و بر زمین میزد دقن
 شاه آئین بست و اهل شهر شاد
 عالم از سر زنده گشت و با فروز
 یک عروسی کرد شاه او را چنان
 جادوئی که پیر از غصه ببرد
 شاه آئین بست و آمد در نیاز
 شاهزاده و در تعجب مانده بود
 نوع و سبب دید همچون شاه حسن
 گشت بیہوش و برو اندر قناد
 شبان روز او ز خود بیہوش گشت
 از گلاب و از علاج آمد بخود
 بعد سالی شاه نقش در سخن
 یاد آور زان صبیح و زان فراش
 گفت رومن یا ستم دار السرور
 همچنان باشد چو مومن را دریافت
 مخلص این قصه برگزیده مسلم
 است برادر داند که شہزادہ قوی
 کابلی جادوئی دنیا است کو
 چون در افکندت درین آلودہ زود
 پس ز محنت پور شد راه داد
 سوئے تخت شاه با صد متحان
 در غفل کردہ پسر تیغ و کفن
 و آن عروس نامید پیراد
 اسے عجب آن روز روز آمد روز
 کہ جلاب و قند بد پیش سگان
 روئے و خوئے زشت با مالک پڑ
 راز گفتے با خدا اسے کار ساز
 کز من او عقل و نظر چون در بود
 کہ ہی زد بر طحسان را و حسن
 تا سہ روز از صدر او کم شد فواد
 تا کہ خلق ارغشے او پر جوش گشت
 اندک اندک ہم گشتش نیک بد
 کا سے پسر یاد آور زان یا بہن
 تا بدین حد بیوفا و مہمباش
 و از مہمیدم از چہ دار الغرور
 سوئے نور حق ز ظلمت روئے یافت
 تا بدانی مقصد خود و السلام
 در جہان کہنہ زادہ از نوی
 کردہ مردان را اسیر رنگ و بو
 و مہمیدم میخوان و مہمیدم قل اعوذ

تار ہی زین جادوئے داین قلق استعانت خواہ از رب الفلق
ساحر دنیا قوی دانا ز نیست حل سحر او بیاسے عامہ نیست
ورکتا دے عقد اور عقلما نبشیا را کے فرستادے خدا
ہیں طلب کن نہ شے عقد کشا رار دان بفعیل اللہ مایشا

خندان لودن زاہد سے در سال قحط

خستہ می بسند عطشہاے شدید

آب اقرب منہ من جبل الورد

بچنان کان زاہد اندر سال قحط بودا و خندان و گریان جملہ ربط
پس بگفتندش چہ جائے خندہ است قحط بیخ مومنان برکنده است
رحمت از ما چشم خود بردوخته است ز آفتاب تیز صحر اسوخته است
کشت و باغ و رزسیہ افتادہ است در زمین غم نیست نے بالا نہ پست
خلق می سیرند زین قحط و عذاب دہ دہ و صد صد چو ماہی دور ز آب
بر مسلمانان نمی آری تو رحم مومنان خویشند یک تن شحم و لحم
ریج یکجزوے ز تن ریج ہمہ است گرم صلح است یا خود ملحمہ است
گفت در چشم شما قحط است این پیش چشم چون بہشت ستاین زمین
من ہی بسیم بہر دشت و مکان خوشہا انہ رسیدہ تا میان
خوشہا در موج از با و صبا بر بیابان سبز تر از گندنا
زا ز مون من دست بروے می زخم دست و چشم خویش را چون بر کم

دفعہ چہارم
یونیت قصص
۳۳۳
یار فرعون تیند اسے قوم دون
زان نساید مر شمارا نیل خون
یار موسیٰ خد گردید زود
تامنساند خون و سیند آب رود

۳۴

شکایت کردن استریش شتر از بسیار افتادون خود

ہر کہ آخسہرین بود مسعود داور
نبود شش ہر دم ز رہ رفتن عشار
گر نخواہی ہر روزے آن سخت خیز
کن ز خاک پاسے مے چشم تیز

اشتر سے را دید روزے استرے	چونکہ با او جمع شد در آخرے
گفت من بسیار می استم برد	در کر یوہ و راہ و در بازار و کو
گرچہ در رو میفتم بسیار من	در رہ ہموار و نا ہموار من
خاصہ از بالائے کہ تا زیر کوہ	در سر آیم ہر زمانے از شکوہ
کم ہی افقی تو در رو بہر چیت	یا گر خود جان پاکت و بتیت
در سر آیم ہر دم و زانو زخم	پوز و زانو زان خطا پر خون کسم
کہ شود پالان و خستم برسم	وز مکاری ہر زمان زخمے غرم
اے شتر کہ تو مثال مومنی	کم فنی در رو کم بیسنی زنی
تو چہ داری کہ چنین بے آفتی	بے عشارے و کم اندر رو فنی
گفت گرچہ ہر سعادت از زندہ است	در میان ما و تو بس فرقیات
سر بلند من و دو چشم من بلند	بنیش عالی اما نست از گزند
از سر کہ من بہ بیسنم پاسے کوہ	ہر گو و ہموارہ را من تو بہ توہ

تو ز ضعف چشم، بسنی پیش پا
 پیشوا چشم است دست پاے را
 دیگر آنکه چشم من روشن تر است
 دانکه هستم من ز اولاد حلال
 تو ز اولاد زنا ی بیگمان
 گفت استر راست گفتی ای ستر
 ساعته بگریست در پایش قتاد
 چه زیان دارد که از فرخندگی
 فضل تو بر من فروست از شمار
 گفت چون اقرار کردی پیش من
 دادی انصاف و بیداری از بلا
 خوسه بد در ذات تو اصلی بود
 آن بد عاریتی باشد که او
 همچو آدم، زلتش عاریه بود
 چونکه اصلی بود جسم آن بلبل
 رو که رستی از خود و از خوسه بد
 رو که اکنون دست در دولت ندی
 ادخلی توفی عبادی یا فتی
 اهدنا کفایتی صراط مستقیم
 نادر بودی نور گشتی ای عزیز
 اخترے بودی شادی تو آفتاب
 تو ضعیف و هم ضعیف پیشوا
 کو پسند جاسے رانا جاسے را
 دیگر آنکه خلعت من اظهر است
 نخر اولاد زنا و اهل ضلال
 تیر کر پر دچو کر با شد کمان
 این بگفت و کرد چشم از اشک ستر
 گفت ای بگزیده رب العباد
 در پذیری تو مراد رسندگی
 هم ز فضل خود مرا معذور دار
 رو که رستی تو ز آفات ز من
 تو عدو بودی شدی اهل لا
 کز بد اسلئے نیاید جز جود
 آرد آسرا و شود او توبه جو
 لاجسم اندر زمان توبه نمود
 ره نبودش جانب توبه نفیس
 دز زبان نار و از دندان دود
 در گنبدی خود بجنبت سرمدی
 از غلی فی جنستی در یافتی
 دست تو بگرفت و بردت تا نعیم
 غوره بودی گشتی انگور و مویز
 شاد باش و الله اعلم بالصواب

لا به کردن قبضے از سبطے برائے آب

۳۸۱

آب نیل است این حدیث جاننا

بارشش و چشم قطعی خون نسا

من شنیدم کہ در آمد قبضے
گفت ہستم یار و خویشاوند تو
زانکہ نوشتے جادو سے کرد و فسون
سبطیان زان آب صافی می خورد
قبطیان یک میمند از تشنگی
بہر خود یک طاس پر آب کن
چون برائے خود کنی این طاس پر
من طفیل تو بنوشم آب ہم
گفت اے جان جهان خدمت کم
بر مراد تو روئم شادی کنم
طاس را از نیل او پر آب کرد
طاس را کڑ کرد سوئے آبخواہ
باز از نیو کرد کڑ خون آب شد
ساعتی بنشست تا شمش رفت
اے برادر این گروہ را چارہ چیست
مقتی آنست کہ بیسزار شد

از عطش اندر و شاق سبطے
گشتہ ام امروز حاجتمند تو
تا کہ آب نیل مارا کرد خون
پیش قطعی خون شد آب از چشم بند
از پیئے ادبار خواب بدرگی
تا خورد از آبست این یار کہن
خون نباشد آب باشد پاک و حر
کہ طفیلی در تبع بچہ ز غم
پاس دارم اے دو چشم رو شتم
بندہ تو باشم آزاد کی کنم
بر دامن نہیاد نیغہ را بخورد
کہ بخور تو ہم شد آن خون سیاہ
قطعی اندر خشم و اندر تاب شد
بعد از ان گفتش کہ اے مصاصم زفت
گفت اینرا آن خورد کو تفتیست
از رہ فرعون و موسی وار شد

قوم موئے شوخ را این آب را
گفت قبلی تو دعا سے کن کہ من
تا بود کہ نفس این دل و اشود
از تو سنج صاحب خوبی شود
سیاهی اندم در سجود افتاد گفت
سیسی و قبلی همسہ بندہ تواند
جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست
هم زادل تو ہی سیسی دعا
اول و آخر تو لی ما در میان
انجمن میگفت تا او قنادر طشت
باز آمد او پیش اندر دعا
ور دعا بود او کہ ناگہ غم
کہ بلا بستاب و ایمان عوضہ کن
گشتے در جان من اندر نشسته
دو سکتہ تو ز حسب ناشکست
کیا سے بود صحتہا سے تو
تو کے شائے بدی از نخل خلد
طاس آوردش کہ اکنون آبگیر
شربت خوردم زانہ اشتہ
آنکہ جوئے و چشمہ را آبے اد
این جگر کہ بود گرم و آنجوار

صلح کن با من بہین مہتاب را
از سیاهی دل ندارم آن دہن
زشت را در بزم خوابان جا شود
یاسی سے باز کرو بی شود
کاسے خدا سے عالم سر و بہت
عاجزہ ام تو اند و ستمند
ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست
تو ہی آخر دعا ہر جا
ہیچ ہیچ کہ نیاید در بیان
از سر بام و دلش بہوش گشت
لیس الانسان الا ما سے
از دل قبلی بخت و غم
تا بسم زد و زنا بہن
مری سے را بجان بنواختند
حمد یتہ عاقبت دستم گرفت
کم مباد از خانہ دل پائے تو
چون گرفتہ ام مرا تا خلد بود
گفت زوشد آہا پیشم حیر
تا بحشر تنگی ناید مرا
چشمہ اندر درون من کشاد
گشت پیش بہت آب و خوار

من گمان بردم کہ ایساں آورم
من چہ دانستم کہ تب دیلے کند
سوسے چشم خود کیے نیلم ردان
ہمچنانکہ این جہان پیش بینی
پیش چشم این جہان پر عشق و داد
پست و بالا پیش چشم تیز رو
با عوام این جہل پست مردہ
تا ازین طوفان خون آبے خورم
در نہاد من مرا نیلے کند
بر تہ دارم پیش چشم دیگران
غرق تسبیح است و پیش ما ابی
پیش چشم دیگران مردہ جہاد
از کلوخ و سنگ او نکتہ شنو
زین عجب تر من ندیدم پردہ

گفتن زن پلید کار باشو ہر خود کہ این خیالات تو از سر مردہ است

از سر مردہ و دین نمیدان
منکس صوتا بزیرا اسے جوان
آن درخت ہستیت امر و دین
تا بر آنحسائی نمیدان

آن زن نے میخواست تا بامول خود
پس بشو ہر گفت زن کاے نکینت
چون برآمد بردخت آن زن گریست
گفت شوہر را کہ اسے مابون رد
تو بزیر او چو زن بغمودہ
گفت شوہر نے سر ت گونی گنت
زن مکر کرد کاے با برطلہ
گفت اسے زن میں فرو دا از درخت
بر زندہ در پیش شوئے گول خود
من بر آیم میو چسیدن بدخت
چون ز بالا سوسے شوہر بگریست
کیست آن لوطی کہ بر تو می فستد
اسے بعا تو خود مخت بودہ
ورنہ اینجانیست غیر من بدشت
کیست برشتت فرختہ ہلہ
کہ سر ت گشت و خرف گشتی تو سخت

چون نسرو د آند برآمد شو هرش
گفت شو هر کړیت این اے روپی
گفت زن نه نیت اینجا غیر من
او مکرر کرد بر زن آن سخن
از سر امرود بن من همچنان
پس نسرو د آتابه نین پنج نیت
هزل تعلیم است آزا جد شو
هر جدے هزل است پیش از لان
کابلان امرود بن جویند لیک
نقل کن ز امرود بن اکنون پرو
این منی و سته اول بود
چون نسرو د آلی ازین امرود بن
یک درخت سخت بینی گشته این
چون نسرو د آلی از و گردی جدا

زن کشید آن مول را اندر برش
که بیالاسے تو آمد چون کپی
هین سرت برگشته شد هرزه متن
گفت زن این هست از امرود بن
کز همی دیدم که تو اے قلیبان
آن همه تخمیل از امرود بنیت
تو مشو بظا هر هزلش گرو
هزلبا جداست پیش عاقلان
تا بدان امرود بن راهیت نیک
گشته تو خیره چشم و خیره رو
که برو دیده کز و احوال بود
کز من از نسکرت و چشم و سخن
خلخ او بر آسمان مفتین
سبدش گرداند از رحمت خدا

رفتن ذوالقرنین بکوه قاف

رفت ذوالقرنین بکوه قاف
گرد عالم گشته دور او محیط
گفت تو کو بی دگر با چیتند
دید که را کز زمر بود صاف
ماند حیران اندران خلق بسیط
که پیش عظیم تو باز ایستند

گفت ز گیسای من اند آن کو بهیا
من بهر شهرے رگے دارم نهان
حق چو خواب زلزله شهرے مرا
پس بجهنم من آن رگ راقبه
چون بگوید بس شود ساکن رگم
بچو مرهم ساکن و بس کارکن
نزد آنس که نداند عقلش این
این بخارا است زمین نبود بدان
چونکه کوه قاف و در فطق سفت
کاسه سخنگو سے خمیر رازدان
گفت روکان وصف ان عالی تر است
یا قلم راز بهر باشد که بهر
گفت کمتر داستان بازگو
گفت اینک دشت سه صد راه
کو «برگه» بیشمار و بی عدد
کو در برف میزند بر دیگرے
کو در برف میزند بر کوه برف
گر نمودے آئین وادی شها
غافلان را کو بهای برفان
گر نمودے عکس جبل برف باف
آتش از قبر خدا خود ذره است

مثل من نبود در حسن و بهیا
بر عرقم بسته اطراف جهان
امر فرماید که جنسبان عرق را
که بدان رگ متصل گشت است شهر
ساکنم و ز روے فعل اندر گم
چون خرد ساکن و زوجنجان سخن
زلزله است از بخارا است زمین
ز امر حق است و ازان کوه گران
چونش گویا بافت و واقعین گفت
از صفات حق بکن با من بیان
که بیان بروے تواند بردست
بر نوید بر صائف زان خبر
از عجبهای حق اے حمبر نکو
کو بهای برف پر کرده است شاه
میرسد در هر زمان برفش مدد
میرسد برف سردی تاثرے
و بسدم ز انبار بجد و شگوف
تعب دوزخ محو کرده مرا
تا نسوزد پردای عاقلان
سوخته از نار شوق آن کوه قاف
بهر تپید لیمان دره است

با چنین قهرے که زلفت و فائق است بڑو لطفش بین که بروے سابق است

نمون جبریل خود را بمصطفیٰ صلعم

مصطفیٰ بی گفت پیش بستر نیل
مر مرا بنما سئ محسوس آشکار
گفت: نتوانی و طاقت نبودت
گفت: بنما تا به بسند این جسد
آدمی را هست حسن تن سقیم
بر مثال سنگ و آهن این تنه
چونکه کرد الحساج بنمود اندکے
شہپرے بگرفتہ شرق و غرب را
چون ز بیم و ترس بیہوش شدید
آن مہابت قسمت بیگانگان
بست ثمان را ازمانے برشت
دور باش و نیزہ و شمشیر ما
بانگ چاؤ و شان و آن چو گاہا
این برائے خاص و عام رگیز
از برائے عام باشد این شکوہ
تامن و ما مانے ایشان بشکند

کہ چنانکہ صورت تست اسے غلیل
تا به بسنم من ترا نظارہ وار
حسن ضعیف است و تنک سخت آیت
تا چہ حد حسن نازک است بے مدد
لیک در باطن یکے خلق عظیم
لیک ہست او در صفت آتش زہ
ہیتے کہ کہ شود زان مندکے
از مہابت گشتہ بہیش مصطفیٰ
جبریل آمد و آغوشش کشید
و آن تجیش دوستان اراکگان
ہول سر ہنگان و صار مہابت
کہ بلزند از مہابت شیر ما
کہ شود دست از ہمیش جا نہا
کہ کند شان از شہنشاہی خبر
تا کلام کبیر نہاد آن گروہ
نفس خود میں فتنہ و شر کم کند

شہر از ان امین شود کان شہر یار
پس میرد آن ہوسہا در نفوس
باز چون آید بسوئے زرم خاص
ہلم بر علم است و رمتہا بجوش
صل و کوس ہوں باشد وقت جنگ
ہست دیوان محاسب عام را
آن زدہ و وان خود در جنگ و غا
اندر احمد آن حسے کان غارب است
وان عظیم اخلق آن کو صفدر است
قابل تغیر او صاف تن است
آفتاب از دزدو کے مدہوش شد
جسم احمد را تعلق بد بدان
نقش احمد زان نظر بیہوش گشت
احمد از بکشا ید آن پر جلیل
چون گذشت احمد ز سدرہ و مرصدش
گفت اورا کریم او دماست
گفت اورا تین سپہر اندریم
باز گفت اورا بیا اسے پردہ سوز
گفت بیرون زین جہا خوش فرزند
حیرت اندر حیرت آمد زین قصص

دار و اندر قہسز زخم گیر و دار
بیست ششہ مانع آید زان نخوس
کے بود آنجا ہابست یا قصاص
نشوی از غیر جنگ و نئے روش
وقت عشرت با خواص آواز جنگ
وان پریرہ یان گشتہ جام را
دین شراب و نفس در بزم صفا
خفتہ ایسندم زیر خاک یثرب است
بے تغیر مقعد صدق اندر است
روح باقی آفتاب روشن است
شمع از پردانہ کے بیہوش شد
این تغیر آن تن باشد بدان
بحرا و از ہر کف پر جوش گشت
تا ابد بیہوش ماند جبیل
و مقام جبیل و از حدش
گفت روزین پس مراد ستوریت
گفت روز و من حریف تو نیم
من با وج خود ز قستم ہنوز
گز نم پرے بسوزد پتر من
بیستہ خامگان اندر خص

حرر جان کر دن ہو نصار نام پیغمبر آپیش از بعثت

پیش از آنکہ نقش احمد فرمود
کاتچین کس بہت ما آید پدید
عجب دیکر دند کاے رب بشر
تا بنام احمد از دستخون
ہر کجبا حرب ہوئے آمد
ہر کجا بیمار نے مزمن بُدے
نقش او میگشت اندر راہ شان
نقش اور اسکے بیاد ہر شغال
این ہمہ انکار کفرانِ ادا شان
آن ہمہ تعظیم و تفعیم و داد
قلب آتش دید در دم شد سیاہ
قلب میزد لاف اشواق محاک
افتد اندر دام کر کش ناکے
کاین اگر نہ نقد پاکیزہ بدے
پس از لاف محاک دیدن زوے
او محاک میخواست امانچہستان
گر گویم تا قیامت زین کلام
آن محاک کہ او نہان دارد صفت

نفت او ہر گیسو را تقویذ بود
از خیال روشن دل شان می طپید
در عیان آرایش ہر چہ زود تر
باغیان شان میشدندے سرنگون
غوث شان کرارے احمد بُدے
یاد او شان داروئے شافی شد
در دل و در گوش و در افواہ شان
بلکہ ذرع نقش او، یعنی خیال
چون درآمد سید آخر زمان
چون بدیدند شش بصورتِ برباد
قلب را و قلب کے بودہ است
تا مریدان را اور اندازد بشک
این گمان سر بر زند از ہر خے
کے بنگ امتحان راغب شدے
یا بنگ امتحان شوقش بُدے
کہ نگر دو قلبے او زان عیان
صد قیامت بگذرد وین ناتمام
نے محاک باشد نہ نور معرفت

دقصر پنجم

شاه حسام الدین که نور انجم است
طالب آغاز سفر پنجم است
از صحاب ثنوی این پنجم است
در بروج چرخ جان ن انجم است

۳۴۲

.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۹۲

عاجسنا از جنبش بایدوران	گرچه عاجز آمد این عقل از بیان
که توان کردن بترک خورد آب	گرچه نمتوان خورد طوفان سحاب
هم بقدر تشنگی باید چشید	آب دریا را اگر نمتوان کشید
در کعبه آلازه کن در قشر آن	را از گرمی نیاری و میان
پیش دیگر فهمها مغز است نیک	نقطه نسبت بتوفشند لیک
بند طبعی کو ز دین تار یک شد	نکتهاست شکل بار یک شد
چشم در خورشید نتواند کشود	تا بر آید منهر را تار و پود
کرده موشانه زمین سوراخها	بچون نخل بر نیار و شاخها



۱

اوصاف نفس قابل کشتی

چار وصف است این بشر را دل افشار	چار میخ عقل گشته این چار
و خلیل وقتی اسے خورشیدش	این چهار اطمینان رهنش

زانکہ ہر مرغ ازینہا زان غوش

چار و سب تن چو مرغانِ خلیل

اسے خلیل اندر خلاص نیک بد

زانکہ این تن شد مقام چار خو

حسب را اگر زندگی خواہی ابد

پازشان زندہ کن از نوع دگر

چار مرغ معنوی را بہرن

بطوطا و طوست و زاغ است خر و س

بط حرص است خر و س آن شہوت است

بط حرص آمد کہ نوش در زمین

یک زمان نبوی معطل آن گلو

این بیان بط حرص منیت

ہست در ربط غیر این پس خیر و شر

آمدیم اکنون بہ طاؤس و رنگ

ہمت او صید خلق از خیر و شر

بیخبر چون دام میگردد شکار

اسے برادر دوستان افراشتی

کارت این بودہ است از وقت لاد

زان شکار و ابنے باد و بود

آنکہ از دصید را عشق است پس

تو مگر آنی و صید او شوی

۲

۴۰۱

ہست عقل عاقلان را دیدہ کش

بہل ایشان و ہد جان را سبیل

سیر بہر شان تار بہ پا بازسد

نام شان شد چار مرغ فتنہ جو

سیر بہر زین چار مرغ شوم و بد

کہ نباشد بعد از ان زایشان ضرر

کردہ اند اندر دل خلقان وطن

این مثال چار مرغ اندر نفوس

جاہ چون طاؤس و زاغ آن منیت است

در تر و در خشک میجوید و فین

نشود از حکم جزا ہر کلو

از خلیل آموزگان بط کشتیت

ترسم از فوت سخنہا سے دگر

کو کند جلوہ برائے نام و رنگ

و ز نتیجہ و فائدہ آن بیخبر

دام را چہ علم از مقصود کار

باد و صد دلداری و بگذاشتی

صید مردم کردن از دام و داد

دست در کن، سیج یا بی تار و پود

لیک او کے گنجد اندر دم کس

دام بگذاری بدام او روی

عشق میگوید بگو شمع پست پست

این سخن را نیست پایان و فراغ

هر فرمان حکمت فتنان چه بود

کاغذ کاغذ و نعره زار غم سیاه

بچو ایس! خدا سے پاک و فرد

گفت نظر فی اسے یوم بحسرا

ز دلگی بے دوست جان فرودن است

چند گوئی، سچو زار و فوس

حکمت کشتن چه بود آخر بگو

گفت فرمان حکمت فرمان بخوان

شہوتی بہت او دہیں شہوت پست

صید بودن خوشتر از صیاد نیست

اسے خلیل حق حیرا کشتی تو زار غ

اندکے ز اسرار آن باید نمود

دانا باشد بدن اعظم خواہ

تا قیامت عمر تن درخواست کرد

کاشکے گفتے کہ ترسنا بتنا

مرگ حاضر غائب از حق بودن است

اسے خلیل از بہر چه کشتی خردس

تا مسیح گردم آزارا موہو

تا ہٹل گردم آزارا من بحسان

زان شراب زہر ناک تراژست

③ ④
۴۰۹

⑤
۴۱۳

۲

ہمان بدن کافر نے بحجرہ رسول صلی علیہ وسلم خوردن شیر

ہفتے بعد از ایمان آوردن پھر شدن از شیر کینے

از بنے بشنو کہ شیطان در وعید

میکند تهدیدت از نفر شدید

تا خوری زشت بر زشت از شاب

نے مرد تانے تا قیامت صواب

لاجرم کافر خورد و در ہفت بطن

دین دل باریک و لاغر زفت بطن

کافران همان پیوسته شدند

کامیم اسے شاہ ما اینجا قنق

بینوایم و رسیدہ باز دور

و بیاران کرد آن سلطان راو

گفت اسے یاران من قیمت گنید

ہر یکے یارے کے یہاں گزید

جسم خنجر داشت کس اورا نبرد

مصطفیٰ بردش چو اماند از ہمہ

کہ مقیم خانہ بودند اسے بزان

نان و آتش و شیر آن ہر ہفت ہز

جملہ اہل بیت خشم آلود شدند

معدہ طبلے خوار چون طبل کرد

وقت خفتن رفت و در حجرہ نشست

از برون زنجیر در را در فلکند

گہرا از نیم شب تا صبح دم

از فراش خویش سوے در تافت

دکشا دن حیلہ کرد آن حیلہ ساز

شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ

حیلہ کرد و بخواب اندر خزید

زانکہ ویرانہ بد اندر خاطرش

خویش در ویرانہ خالی چو دید

وقت شام ایشان مسجد آمدند

اسے تو ہماندار سکان افق

بین بفتان بر سر بفضل و نور

دستگیر جملہ شامان و عباد

کہ شما پر از من و خوے منید

در میان بد یک شکم زفت و عنید

ماند در مسجد چو اندر جام درد

ہفت ہز بد شیردہ اندر رمہ

بہر دو شیدن بر اسے وقت خوان

خورد آن بو قحط عوج ابن عسز

کان ہمہ در شیر بز طامع بدند

قسم ہزردہ آدمی تہنہا بخورد

پس کنیزک از غضبے را بہ بست

کہ از بد چشمگین و در موند

بس تقاضا آمد و در شکم

دست برد چون نہاد او بستہ یافت

فوع فوع می نشد در پیچ باز

ماند او حیران و بے درمان و تنگ

خویش را در خواب در ویرانہ دید

شد بخواب اندر ہما نجا منظرش

او چنان محتاج اندر دم برید

گشت بیدار و بدید آن جامه خواب
 ز اندرون او برآمد صد خروش
 گفت خوابم بدتر از بیداریم
 بانگ میزند و اغور را و اغور
 منتظر یک که شد و این شب بسر
 تا گریزد او چو تیر از لسان
 قصه بسیار است کو تا سکون
 مصطفی صبح آمد و در را کشاد
 و کشاد بکشت پنهان مصطفی
 تا برون آید ره و گستاخ او
 یا نهان شد و بس دیواریا
 مصطفی سید احوال شبش
 تا که پیش از نیت بکشد به
 ایک حکمت بود و امر آسمان
 بس عداوتها که آن یاری بود
 چونکه کافران را بکشد و
 جامه خواب پر حشر را یک فنون
 کاشچین کرد است بهمانت بین
 که بیاور مطهر اینجا پیش
 بر کس می حبت کز بهر خدا
 تا بشویم این حدث را تو بهل

پر حشر دیوانه شد از اضطراب
 از چنین رسوائی بے خاک پوش
 که خرم انسان و زنیسان میریم
 آنچنان که کافران روز نشر
 تا در آید از کشادن بانگ در
 تا نه بیند هیچکس او را چنان
 باز شد آن در ره بیدار و غم
 صبح آن گمراه را و راه داد
 تا نگر و دشمن سازان بهر بتلا
 تا نه بیند در کتار پشت و رو
 از ویش پوشید دامن خدا
 لیاک مانع بود فلان ریش
 تا نیفتد زان فضیحت چه
 تا نه بیند خوشی را او چنان
 بن خرابیها که معاری بود
 نرم ز ملک از کین بیرونید
 تا صد آورد در پیش چو ل
 خنده زد و حشر للعالمین
 تا بشویم جمله را با دست خویش
 جان ما جیم با کسریان ترا
 کار دست است این نمائند کار دل

ای لشکر مرا تر احوال عمر خواند
 ما برائے خدمت تو میسریم
 گفت آن دانه و لیک این عت است
 فقط بودند کاین قول نیست
 او بجای شست آن احوال را
 که دلش می گفت کاین را تو بشو
 کافرک را میکلے بد یادگار
 گفت آن حجره که شب جاداشتم
 گرچه شرمین بود شرمش حرص برد
 از پی میکل شتابانند و دید
 کان یی الله آن حدت را هم بخود
 میکلش از یاد رفت و شد پدید
 میزد او و دست را برود و سر
 آنچنان که خون ز بینی و سرش
 نغمه باز خلق جمع آمد برو
 میزد او بر سر که اے میکل هر
 سجده می کرد او که اے کل زمین
 تو که کفی خالص امر وئی
 تو که کفی خوار و لرزانی ز حق
 هر زمان می کرد و بر آسمان
 چون ز حد بیرون بلرزید و طپید

پس خایه کرد و بر کسی نشاند
 چون تو خدمت می کنی پس ما کیم
 که درین شستن بخویشم حکمت است
 تا پدید آید که این اسرار چیست
 خاص ز امر حق به تقلید و ریا
 کاندین جا هست حکمت تو بتو
 یا و دید آزا و گشت او بمقرار
 میکل آنجا بے خبر بگذاشتم
 حرص اثر درماست نه چیزیت خود
 در وثاق مصطفی دان حال دید
 خوش می شوی که دورش چشم بد
 اندر و شورسے گریان را درید
 کله را می کشت بر دیوار و در
 شد روان و جسم کرد آن همیش
 گبرگویان ایها الناس احذروا
 میزد او بر سینه کاسے بے نور
 شرمسار است از تو این جزو همین
 من که جزو عالم دلد و غوی
 من که جزو م در خلافت و در قلی
 که ندارم روعے این قبله جهان
 مصطفی اش در کنار خود کشید

ساکنش کرد و بے بنواختش

دیده اش بکشاود و او را شناختش

خواست دیوانه شدن عقلش رسید

دست عقل مصطفیٰ بازش کشید

گفت این سو آبیامد آن چنان

۳۹۶

که کسے خیزد از خواب گران

گفتش این سودا کن بین با خود آ

کاندرین سوز هست با تو کار با

آب بر روز و در آمد در سخن

کاسے شهید حق شهادت عرضه کن

تا گواهی بدسم و بیرون شوم

سیرم از هستی دوران نامون شوم

این سخن پایان ندارد مصطفیٰ

عرضه کرد ایمان پذیرفت آن فتنه

آن شهادت را که فرخ بوده است

۳۹۸

پند ما سے بسته را بکشوده است

گشت مونس گفت او را مصطفیٰ

کاشبان هم با شش تو همان ما

گفت و اندیشه تا ابد ضعیف تو ام

هر کجا باشم هر جا که روم

زنده کرده و معق و در بان تو

ایچمان دآن جھباں بر خوان تو

گشت همان سؤل آن شب عرب

شیر یک بز نیمه خورد و بست لب

کرد الحاشن بخور شیر و رفاق

گفت گشتم سیر اندیشه نفاق

این تکلف نیست بے ناموس و فن

سیر تر گشتم ازان که دوش من

در عجب ماند جملہ اهل بیت

پر شد این قندیل از یک قطره زیت

انچه قوت مرغ با بیله بود

سیرے معدہ چسین پیله بود

فجعی افتاد اندر مرد و زن

قدری شہ میخورد آن پیل تن

حرص و وهم و کافری سر زیر شد

از دما از قوت مورے سیر شد

آن گد چشمی و کفر از دے برفت

لوت ایمانیش لوتر کرد و زفت

آنکه از جوع البقره اومی طپید

بجو مریم میوه جنت بدید

میوه جنت سوے چشمش شتافت

معدہ چون دوزخش آرام یافت

ذات ایمان نعمت و قوتیت بول اے قاعت کرده از ایمان بقول
گر چہ آن مظلوم جان است نظر جسم را ہم زان نصیب است لیسپر

۳

گریستن بے جان کن سگ خود و نه دادن لقمه اورا

۴۰۲

زور را بگذار و زاری را بگیر

رحم موسیٰ را یی اید اے فقیر

زارے مضطرب کشد معنویت

زارے سرور دروغ آن غولیت

گریه اخوان بر تن حیات است

کاندرون شان پر ز رشک و عداوت

آن سگے می مرد و گریان آن عجب
من چه سازم مرا تدبیر چیست
سائے بگذشت و گفت این گنجیت
گفت در ملک سگے بد نیک خو
روز صیاد دم بد و شب پاسبان
تیز چشم و دزدان و صید گیر
قانع و آزاد و تند و خشم ران
صید میگردے و پاسبان دلاشته
گفت رنجش چیست از خم خوردہ است
اشک می بارید و میگفت اے کرب
زین پس من چون تو انم بے تو زیت
نوح و زارے تو از بہر کیمیت
نک ہی میسر و میان راہ او
شیر ز بود او نہ سگے پہلوان
می دویدے و ریٹے صیدا و چو تیر
نیک خو با وفا و ہر بان
دزدان نزدیک من نگذاشته
گفت جوع کلب زارش کرده است

۴۰۳

د فتر پنجم
گفت صبر کن بن ریخ و حرص
بعد از ان گفتش که اے سالار حُر
گفت نان و زاد و ولادت دوش من
گفت چون بی ای ان رگنان و زاد
دست ناید بے درم در راوانان
گفت خاکست بر سر اے پر باد مشک
اشک خون است و غم آبے شده
من غلام آنکه نفروشد و جود
چون بگریذ آسمان گریان شود
من غلام آن سس همت پرت
دست اشکسته بر آورد در دعا

صابران را الطفو حق بخشد عوض
چیت اندر پشت این ابنان پر
می کشم از بهر قوت این بن
گفت تا این حد ندارم هر سه دداد
لیک هست آب و دیده را نگان
که لب نان بیش تو بهتر ز اشک
می نیرزد خون بخاک اے بیده
جز بدان سلطان با فضل و جود
چون بنالد چرخ یارب خوان شود
که بغیر کیمیا تار و شکست
سوی شکسته پر فضل خدا

۴

اعتراض کن دن کیے بر طاؤسے کہ پر خود میکند جواب

فتنہ تست این پر طاؤسیت

کاشتر اکنت باید و قدوسیت

پر خود می کند طاؤسے بدشت
گفت طاؤس چنسنین پرستی
خود دست چون می هد با این حل
هر پرت را از عزیزی و پسند

یک حکمے رفته بود آنجا بگشت
بید ریغ از پنج چون بر میکنی
بر کنی و اندازیش اندر حل
حافظان در طے مصحف می نهند

بہرِ تھر یک ہو اے سو مند
 این چہ ناشکری چہ بیابیت
 یا ہی دانی و نازے میکنی
 چون شنید این پند و سہ بگریت
 نوہ و گریہ دراز و در دست
 و انکہ می پرسید پرکندن ز صیت
 کز فضولی من چہ پر پرسیدش
 می چکید از چشم تر بر خاک آب
 چون ز گریہ فارغ آمد گفت رود
 آن نمی بسینہی کہ ہر سو صہ بلا
 اے بسا صیاد بے رحمت دمام
 چہ تبار انداز بہر بالہا
 چون ندارم زور و ضبط خویش تن
 آن بہ آید کہ شوم زشت و کریہ
 برکنم پر ہائے خود را یک بیک
 نزد من جان بہتر از بال و پر است
 این سلاح عجیب من شد اے فتنہ
 بس منہ را آمد ہلاکت خام را
 اختیار آزار انکو باشد کہ او
 چون نباشد حفظ و تقوے زینہار
 از پر تو باد بسینہ می کنند
 تو نمیدانی کہ نقاشش کیست
 قاصد قطع طرازے میکنی
 بعد ازان در نوہ آمد می گریست
 ہر کہ آنجا بود در گریہ اش فگند
 بجوابے شد پشیمان بگریت
 اوز غم پر بود سوراخ نیش
 اندران ہر قطرہ مدرج صد جواب
 کہ تو رنگ و بوے را ہستی گرد
 سوئے من آید پیئے این بالہا
 بہر این پر ہا ہند ہر سوے دام
 تیر سوئے من کشد اندر ہوا
 زین قضا و زین بلا و زین فتن
 تا بوم ایمن درین کہار و تہ
 تا نیندازد بدام ہر کلک
 جان بماند باقی و تن ابتر است
 عجب آرد معجبان را صہ بلا
 کز پیئے دانہ نہ بسیند دام را
 مالک خود باشد اندر اتقوا
 دور کن آلت بیند از اختیار

بند کردن شخصے آہوے را اور آخر خان

۴۱۱

آہوے را اگر دیتیادے شکار
 و میان آخر پرا از خسران
 آہو از دشت بہر سومی گر بخت
 از مجاعت و اشتہایہ گاہ خ
 گاہ آہو میرسد از سو بسو
 ہر کرا با ضلہ خود بگداشتند
 تا تسلیمان گفت آن ہد اگر
 بکشمش یا خود و ہم اورا عذاب
 بان کدام است آن عذابے محمد
 زین بدن اندر عذابئی اسے پسر
 روح باز است و طبائع زاعہا
 روز ما آن آہوے خوش ناف ز
 مضطرب در تزع چون باہی نشتک
 یک خرش گفتے کہ بان اسے بوالوحش
 آن دگر تسخر ز دے کہ جزر و مد
 وان خرے گفتے کہ با آن نازیکی
 وان خرے شد تخمہ وز خوردن بماند
 سرچین کرد او کہ نے روا اسے فلان

اندر آخر کردش آن بے زینہار
 جس آہو کرد چون استمران
 او بہ پیش آن خسران شب گاہ بخت
 گاہ می خوردند ہر چون نیشکر
 کہ ز دود دگر کہ می تافت رد
 آن عقوبت را چون مرگ انکا شتند
 ہجر را عذرے نگوید معتبر
 یک عذاب سخت بیرون از حساب
 در قفس بودن بغیر جنس خود
 مرغ روح بستہ با جنس دگر
 دارد از اغان تن بس داغہا
 در شکنجہ بود و را صطبل خر
 در یکے حقہ معذب پشای مشک
 طبع شاہان داری و میران خوش
 گوہر آوردہ است کے ارزان و ہد
 بر سریر شاہ شو تو متکی
 پس برسم دعوت آہورا بخواند
 اشتہایم نیت ہستم ناتوان

گفت میداغم که نازے میکنی یاز ناموس احترازے میکنی
گفت آہو باخسرا این طعمہ توہت کہ ازان اجزائے تو زندہ و نوہت
من الیف مرغرازے بودہ ام در ظلال و روضہا آسودہ ام
گر فضا فگندہ مارا در عذاب کے رود آن خوی طبع مستطاب
گر گداشتم گدا رو کے شوم وہ لباس کہنہ گردن من نوم
سبل و لالہ و سپر غم نیسزم باہزاران ناز و نخوت خوردہ ام
گفت آرسے لاف میزن لاف لاف در غیبی بس توان گفتن گداف
گفت ناسم خود گواہی میدہد منتہی بر عود و عنسبری نہد
لیک آن را بشنود صاحب شام بر خیر سرگین پرست آن شد حرام
خرکیہ ز خسرو بود طریق شک چون عرضہ کنم با این فریق
بہر این گفت آن سبے مستجب رمز الاسلام فی الدنیا غریب
زانکہ خوشافش ہم ازہ سے میرند گرچہ با ذاتش ملائک ہمدند
صورتش را جنس می بیند امام لیک ازہ سے می نیاند آن شام

۴۱۳

خاستن محمد خوارزم شاہ شخصے اکہ ابو بکر نام ادا از شیرین واد

روح باز است و طباع زاعبا

دارد از زاعان تن بس اعبا

او بماندہ در میان شان زارزا

ہجو بو بکر سے بشہر سبز واد

شد محمد الپ الخ خوارزم شاه
 تنگ شان آورد لشکر اے او
 سجدہ آوردند پیشش کالامان
 ہر خراج و ہر صلہ کہ بایدت
 جان با آں تو است اے نیرخو
 گفت ز ما نید از من جان خویش
 تا مرا بکر نام از شہرتان
 بد روم تان ہیچ کشت اے قوم دان
 بس جوان زر کشیدندش براہ
 کے بود بکر اندر سبزوار
 رو بتاید از زر و گفت است مغان
 ہیچ سو دے نیت کو دک غیم
 منہیان انگختند از چپ و راست
 بعد سے روز و شب کاشافتند
 رہگذر بود و بمبساندہ از مرض
 گوہر سے اندر خراب بے عرض
 خفتہ بود او در یکے کنج خراب
 خیز کہ سلطان الخ اطالب شدہ است
 گفت اگر پا یم بدے یا مقدے
 اندرین دشمن کندہ کے ماندے
 تخته مرده کشان بغراشتند

در قتل سبزوار پر تباہ
 اسپہش افتاد و قتل عدو
 حلقہ مان در گوش کین و بخش جان
 آن زمان ہر سو سے افزایدت
 پیش ما چندے امانت باش گو
 تا نیاریدم ابو بکر سے بہ پیش
 بد یہ نارید اے رمیدہ امتان
 نے خراج استانم نے ہم فسون
 کز چنین شہر سے ابو بکر سے خواہ
 یا کلوخ خشاک اندر جو مبار
 تا نیاریدم ابو بکر از مغان
 تا بز سیم حیران بیم
 کا ندرین ویرانہ ابو بکر کے کجاست
 یک ابو بکر کے نزار سے یافتند
 در یکے گوشہ خرابے پر عرض
 خون دل بر رخ نشانہ از مرض
 چون بدیدندش گفتند رسوخ شتاب
 کز تو خواہد شہر باز قتل است
 خود پیائے خود بمقصد رفتے
 سوئے شہر و دستان میراندے
 بر کتف ابو بکر را برداشتند

جانب خوارزم شہ جلا دوان می کشیدندش کہ تا بند نشان
 تہوار است این جهان و مروجی اندرین جاضائع است و متحق
 ہست آن خوارزم شہ یزدان جلیل دل ہی خواہد ازین قوم رذیل
 گفت لا ینظا اسے تصویر کم فابتغوا ذا القلب فی تدبیر کم
 من زصاحبہ دل کم دور تو نظر نے بنفش و سجدہ و امیشا رذر
 عبد جوال زربیا کئی غمی حق بگوید دل بیاراسے منحنی
 ارز تو را نیست دل من را نیم ورز تو معسر سن بود اعرافیم

دعویٰ پیغمبری کن دن شخصے کہ برائے خودن ہداشت

۴۱۷

چار چشم تو ز عشق مست تری
 بر امید مہتر سنے در وری
 گرد زبان ترا مانے بدے
 از خریداران دلت فارغ شدے

آن یکے میگفت من پیغمبرم وز ہمہ پیغمبران فاضل ترم
 گردنش بستند و بردندش شاہ کین ہی گوید رسول از آلہ
 خلق بروے جمع چون مور و ملخ کا نیچہ مکر است و چہ تزویر و چہ فرخ
 گر رسول آنت کا ید از عدم ما ہمہ پیغمبریم و مختتم
 ما از انجا آمدیم انجبا غریب تو چرا مخصوص باشی و ادیب
 وادایشا ز اجواب آن خوش سول کاے گروہ کو رونا دانا و فضول

این ندانستند اسے قوم از قضا
 بہو طفل خفتہ ایجا آمدید
 از منازل خنہ گزشتید دست
 ما بہ بیداری روان گشتیم و خوش
 دیدہ ہستہ نماز اصل و از اساس
 شاہ را گفتند استکبخش بکن
 شاہ دیدش پس نزارہ و بس ضعیف
 کے توان اور افشردن یا زون
 ایک با او گویم از راہ خوشی
 کہ در شستی ناید اینجا ہیج کار
 مردمان را دور کرد از گردوے
 پس نشانہ دشمن باز پرسیدش نہ جا
 گفت اسے شاہ ہستم از دارالسلام
 نے مرا فائدہ است نے یک ہفتین
 بادشاہ از روے لاغش گفت باز
 استہاداری چہ خوردی بامداد
 گفت اگر تاغم بدے خشک و تری
 دعویٰ پیگیری با این گروہ
 کس زکوہ و سنگ عقل و دل نخت
 شاہ پرسیدش کہ بارے وحی صیت
 یا چہ بخشہ ہر کسے را در سخن
 بجز اخبار رسیدہ دانے
 بجنبہ را در او از منہ زناید
 بجنبہ را در او از بالا و پست
 از وراے ہیج و شش تا ہیج و شش
 چون قلاؤذان جبر و رہ شناس
 تا نگوید جنس او ہیج این سخن
 کہ بیک سیل مبسوط آن نجیف
 کہ چو شبشہ گشتہ است او را بدن
 کہ چہ را داری تو لاف سرکشی
 کہ بہ نرمی سرکند از غار مار
 شہ لطیفے بود و نرمی و روے
 کہ کجسا داری معاش و ملجا
 آمدہ ز انجسا درین داراللام
 خانہ کے کرد است ماہی بر زمین
 کہ چہ خوردی و چہ داری چاشت سائے
 کا بچین سرستی و پر لافے باد
 کے کتم من دعویٰ پیگیری
 ہچنان باشد کہ دل جتن زکوہ
 ہم ضبط نکلتے مشکل نخت
 یا چہ حاصل دارد آنکس نہایت
 غیر این نصیح زبان کن یا کن

چیت نفع از خدش در صحبتش
گفت خود آن چیت کش حاصل نشد
گیرم این دسمنی گنجور نیست
چونکہ ادقی الربالی لخل آمدہ است
او بنور دسمنی حق غسند و بل
ایسکہ کرتناست بالامبرود
نے تو اعطیناک کوثر خواندہ
ہر کرادیدی ز کوثر خشک لب
وانکہ تابع گشت چه بود رفعتش
یا چه دولت ماند کو اصل نشد
ہم کم از دسمنی دل ز بنور نیست
خانہ وحیش پر از حلوا شدہ است
کرد عالم را پر از شمع و عسل
وحیش از زبنور کے کمتر بود
پس چرا خشکی دسمنی ماندہ
دشمنش میدار، چون مرگ تب

۸

شمر دین عاشق خدمتہا و وفا با خود را در حضور معشوق

۳۶۰

ماغوانی لا دانا الا عندرا
در نیابلی پہنچ این راہ را۔

آن سیکے عاشق بہ پیش یار خود
کز برائے تو چنین کردم چنان
مال رفت و زور رفت و نام رفت
ہیچ صبحم خفتہ یا خندان نیافت
انچہ اونوشیدہ بود از تلخ و زرد
تو برائے منے بل می نمود
عاقلان را یک اشارت بس بود
می شمر د از خدمت و از کار خود
تیر ما خوردم درین رزم و سنان
بر من از عشقت بسے ناکام رفت
ہیچ شامم بر سر و سامان نیافت
او تفصیلش یکا یک می شمر د
بر در سستے محبت صد شہود
عاشقان را تشنگی زان کے رود

صد سخن میگفت زان درد کهن
در شکایت که نگفتم یک سخن
آتشش بودش نمیدانست چیت
لیک چون شمع از تفت او میگرفت
بعد گریه گفت اینبار رفت یک
این زمان ارشاد کن تو یار نیک
هر چه فرمانی بجان استاده ام
بر خط تو پا دس بر بنهاد و ام
گر در آتش رفت باید چون خلیل
در چو یحیی امسب کنی خوم بیل
ورز گریه چون شعیب استعظم شوم
و چو یونس در قسم ماری روم
در چو یوسف چاه در زندانم کنی
در چو یحیی امسب کنی خوم بیل
رخ نگردانم، نگردم از تو من
و چو یونس در قسم ماری روم
گفت معشوق اینهمه کردی ولیک
در چو یحیی امسب کنی خوم بیل
کانه اصل اصل عشق است و لا است
و چو یونس در قسم ماری روم
گفتش آن عاشق بگو کان اصل چیت
و چو یونس در قسم ماری روم
تو همیشه کردی نه مردی زنده
و چو یونس در قسم ماری روم
گر بیری، زندگی یا بی تمام
و چو یونس در قسم ماری روم
چون شنود آن عاشق بخویشتن
و چو یونس در قسم ماری روم
همه ران دم شد و از زو جان بداد
و چو یونس در قسم ماری روم
ماند آن خنده بر دو قف ابد
و چو یونس در قسم ماری روم
ارجی بشنید نور آفتاب
و چو یونس در قسم ماری روم

نور دیده سوے دیده باز گشت

ماند در سوداے او صحر او دشت

پریڈن شخصے از عالمے کہ اگر کسے نماز گرید ز شرب باطل شو دیانہ

۴۲۱

آن یکے پرسید از مہتی براز
آن بنب از او عجب باطل شود
گفت آ آب دیدہ زامش بہریت
آب دیدہ تا چہ دیدہ است از نہان
گر ز شوق حق کند گریہ دراز
خوف حق گر باشد آن گریہ خوش است
بیشکے گیسو نماز او کمال
آن جہان گر دیدہ است آن پر نیاز
در زنج تن بود و ز درد و سوگ
و فغان از ماتم سر زند کرد
می نیرزد آن نماز او دو جو
پس نمازش بیشکے باطل بود
زانکہ ترک تن بود اصل نماز
از خلیل آموز سر بان کن لہ

گر کسے گریہ بنوحہ و نیاز
یا نمازش جائز و کامل بود
بنگری تا او چہ دید است و گریست
تا بدان شد او ز چشمہ خود روان
یا ند است از گناہے در نیاز
زانکہ آن آب تو دفع آتش است
قرب یابد در رہ حق لا محال
روفتے یابد ز نوحہ آن نماز
رسمان بگست و ہم شکست دوگ
کہ دل و جانش ز ماتم کرد درد
زانکہ با اغیار گردد دل گرد
گریہ او نیز بے حاصل بود
ترک خویش و ترک فرزند از نیاز
تن بنہ بر آتش فرو رود

حاصل آنکہ تا بدانی اسے کیا
کز بکا فرق است جسد تابکا

۴۲۱

گریستن مرید سے مقلد موفقت شیخ

یک مرید سے اندر آمد پیش پیر
 شیخ را چون دید گریان آن مرید
 آن مرید سادہ از تقلید نیز
 او مقلد دار، همچون مردگر
 چون بسے بگرسیت خدمت کردہ رفت
 گشت اسے گریان چو از جیبہ
 اللہ اللہ اللہ اسے وافی مرید
 تا نکوئی دیدم آن شاہ میگرسیت
 گریہ کرد چہل وقت تسلید است وطن
 تو قیاس گریہ بر گریہ مساز
 ہست آن از بعد کسی سالہ جہاد
 ہست زان سوئے خرو صد مرحلہ
 گریہ او ز غم است و ز فرح
 پیر اندر گریہ بود و در بغیر
 گشت گریان آب و چشمش دوید
 گریہ می کرد و فوق آن غنیز
 گریہ می دید و ز موجب سے خبر
 از پیش آمد مرید خاص گفت
 بروفاق گریہ شیخ از نظر
 گرچہ در تقلید ہستی مستفید
 من چو او بگریستم کاین منکریت
 نیست همچون گریہ آن موتمن
 ہست زین گریہ بدان راہ دراز
 عقل انجبا، هیچ نتواند قات
 عقل را واقف بدان زان قافلہ
 روح دانہ گریہ عین السلح

۴۲۲

۱۱

شہوت اذن کنیز کے باختر خاتون خود

چونکہ ظاہر با گرفتند ہمتان
 آن دقائق ماند زیشان بس نہان

۴۲۲

لا حشرم محبوب گشتند از غرض

که دقیقه فوت شد از منقراض

باز گویم در مثالش قصه

تا بگیرم زین بیایم قصه

۳۶۴

یک کینزے یک خرے بر خورنگند از دفر شهوت و سر طارنگند
 آن خسرو را بنحو دخو کرده بود خر جماع آدمی سپے برده بود
 یک کدوئے بود حیلست سانه را در زرش کردے پئے اندازه را
 تا رود نیم ذکر وقت سپوز تاشنید زان مراد راقب سوز
 گرمه عضو ذکر در وے رود آن جسم وان رود مارا برود
 خر همی شد اغر و خاتون او ماند حیران کز چه شد این خرچو
 نعلبندان را نمود آن خر که حیثیت علت او که نتیجه اش لا غریبست
 بیج علت اندر و ظاہر نشد هیچکس از ستر آن مخبر نشد
 در تفحص اندر افتاد او بجد شد تفحص را دامادم مستعد
 جد را باید که جان بنده بود زانکه جد جوینده یا بنده بود
 چون تفحص کرد از احوال خر آن کینزک بود زیر و خسر زبر
 از شگاف در بید آن حال را بس عجب آمد از و آن زال را
 خر کینزک را همی جوین بجان که بعقل و رسم مردان با زمان
 در حدیث گفتن این چون بکن است پس بن اولی ترک خر ملک من است
 خر بهذب گشته و آموخته خوان نهاده است و چراغ افروخته
 کرد نادیده در خانه بکوفت کاسے کینزک چند خواهی خانه رفت
 از پے روپوش میگفت این سخن کاسے کینزک آدم در باز کن

کرد خاموش و کنیزک را نگفت
 پس کنیزک جسد آلات فساد
 روتزشش کرد و دودیده پر زخم
 دیکف او نرمه جاروبے که من
 چونکه با جاروب در را واکشاد
 روتزشش کردی جاروبے بکف
 نیمکاره و خشکین جنبان ذکر
 زیر لب گفت این نهان کرد از کینه
 بعد ازان گفتش که چادر کن بسر
 اینچنین کن آنچنان گو و آنچنان
 آنچه مقصود است مغز آن گیسر
 بودار سستے شہوت شادمان
 یافتم خلوت زخم از شکر باغ
 از طرب گشته بزبان زن هزار
 و فرو بست آن زن و خرد کشید
 در میان خنانه آوردش کشان
 ہم بران کرسی که دید او از کینز
 یا بر آورد و خرا ندروے سپخت
 خرمو د ب گشته در خاتون فشر
 بر وید از زخم لخت خسر جلر
 دم نزد و در حال آن زن جان بداد
 راز را از ہر طبع خود نہمت
 کرد پنهان پیش شد و راکشاد
 لب فرو فلکندہ یعنی صائم
 خانہ رامی رو نستم ہر عطن
 گفت خاتون زیر لب کاے او ستاد
 چیت این خربستہ از علف
 ز انتظار تو دو چشم سوے در
 داستش آندم چو بے جرمان عزیز
 رو فلان خسانہ زن پیغام بر
 مختصر کردم من افسانہ زمان
 چون برایش کرد آن زال ستیر
 در فرو بست و ہمگفت آن زمان
 رستہ ام از چار دانگ از دودانگ
 در شراب شہوت خربقرار
 شادمانہ لاجرم کیف چشید
 خفت اندر زیر آن نرخرستان
 تار سد در کام آن مکارہ نیز
 آتشے از کیر خرد و وے فزشت
 تا بخسایہ در زمان خاتون برد
 رود با بگستہ شد از ہمدگر
 این طرف زن و ان طرف کرسی فساد

صحن خانه پر زخون شد زن بگون
 مرد او برد جان ریب المنون
 پس کنیزک آمد از اشکاف در
 دید خاتون را بمرده زیر خر
 گفت ای خاتون احمق این چه
 گزرا استاد خود نشسته نمود
 ظاہرش دیدی ز سرش از تو نہان
 او ستانگشتہ یکشادی و کان
 کیر دیدی همچو شہد و چون خبیس
 آن کہ و را چون ندیدی ای حریص
 یا چو مستغرق شدی در عشق خر
 آن کہ و نہ پہان بماندت از نظر
 ظاہر صنعت بدیدی ز استاد
 ای بسا ز راق گول بیوقوف
 او ستادی برگزستی شاد شاد
 ای بسا شوخان ز اندک احتراف
 از دم مردان ندیدہ جز کہ صوف
 ہر یکے در کف عصا کہ موسی ام
 زان شہان ناموختہ جز گفت لاف
 آہ ازان روزے کہ صدق صادق
 میسد بر ابلہان کہ صیسی ام
 آخر از استاد باقی را پیرس
 راز خواهد از تو سنگ امتحان
 جملہ جنسی باز ماندی از ہمہ
 کہ حریسان جسدہ کو را نند و خرس
 صید گرگانند این ابلہ رسہ

۴۲۵

دیدن صاحب خواب کے درپن سگے بچکان باواز آمدہ ہوئے

۴۲۵

حرف درویشان بے آموختند

منبر و مصل بدوائسہ روختند

یا بجز آن حرف شان روزی نہ

یاد را خسر رحمت آمد در کشود

یوایت لقصص

۲۹۷

آن یکے سیدید خواب اندر چله
تا گمان آواز سگ بچکان شنید
پس عجب آمد و رازان یا نگهبا
سگ بچه اندر شکم ناله کنان
چون بحیث از واقعه آمد بخویش
در چله کس نے کہ گرد عقد هل
تعت یارب زین شکل و گفتگو
بر من بکشائے تاب و بیرون شوم
آمدشش آواز با تفت در زمان
کز حجاب و پرده بیرون آمد
بانگ سگ از شکم با شریان
زرگ نادیده که دفع او بود
از حر بصری و زهوا سے سروری
از هوا سے مشترے کار و بار

در ہے مادہ سگے بد حاند
سگ بچہ اندر شکم بد ناپدید
سگ بچہ اندر شکم چون ندان
میچکس و یستاین اندر جهان
حیرت او و مبدم میگشت بیش
جز که درگاه خدا سے عزوجل
در چله و امانده ام از ذکر تو
و حسیله ذکر تا ممنون پر م
کان شالے دان نلاف جابلان
چشم بسته بیہودہ گویان شدہ
نے شکار انگیز و نے شب یا سبان
دزد نادیدہ کہ منع او شود
در نظر کنند و بلا فیدن جری
بے بصیرت یا نہادہ و رفشار

17

دادن شخصے عشر از ہر شے و چند دین فرزندان

مشتري را صاحبان دریافته‌اند

چون وے ہر مشتری شافعہ

ماذ حضرت بحر بیان تا ابد

بمحو حال اہل ضرورتان در حد

بود مرد صالحے ربانے عقل کامل داشت پایان دانے
 در دم ضرر و آن به نزدیک آیین شهره اندر صدقه و خلق حسن
 کعبه در ویش بودے کوئے او آمدندے مستندان سوئے او
 ہم ز خوشه عشر دادے میرپا ہم ز گندم چون شدے از کد جدا
 آرد گشتے عشر دادے ہم انان نان شدے عشر دیگر دادے زمان
 از عنب عشرے بدادے وز موز عشر هم دادے دے از دو شاپ نیز
 هم ز حلوا عشر و از پالوده هم می فرود گذار شتے از بیش و کم
 عشر بر د خله فرو نگدا شتے چاره باره دادے ز آنچه کاشتے
 بس وصیتها که کردے هر زمان جمع فرزدان خود را آن جوان
 کاشد الله قسم سکین بعد من و امگیرید از هر یھی خوشن
 تا بمساند بر شاکشت و شمار در پناه طاعت حق استوار
 و ظہا و میو با جملہ رغیب حق فرستاده است بے تخمین و ریب
 در محل دخل اگر خربے کنی در گہ سود است بر سودے زنی
 بس وصیت کرد و تخم و عطا کاشت چون زمین شان شورہ بد سود گذاشت
 گر چه ناصح را بود صد داعیہ پند را او نے بیابد داعیہ
 تو بعد تلطیف پند شنیدی اوز پندت میکند پہلو ہی
 چاره آندل عطاے مبدلیت داد او را قابلیت شرطیت

۴۲۷

بلکه شرط قابلیت داد او است
 داد لب و قابلیت بہت بہت

امر کردن حق تعالی چیریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ببراختن مِشت خاک برائے خلقت آدم

۴۲۸

ان سبھا برطرہ پاردیاست

کہ نہ ہر دیدار صفتش راست است

دیدہ مایہ سبب سوراخ کن

تا محب را برکند از بیخ دین

چونکہ صلح خواست ایجاد بشد	از برائے ابتلائے خیر و شر
جبریل صدق را فرمودارو	مِشت خاک کے از زمین بستان گرد
او میان بست و بیا بد بر زمین	تا گذارد امر دست عالمین
دست سوئے خاک پر دآن موثر	خاک خود را در گشید و شد حذر
بس زبان بکشد خاک و لایہ کرد	کہ برائے حرمت خلاق فرد
ترک من گو و برو، جانم بخش	زود تا ب از من عنان خنک رخس
در کشاکشائے تکلیف و خطر	بہر اندیشہ دل مرا اندر میر
بہر آن لطفی کہ حق برگزید	کہ در تو عظیم لوح کل پدید
تا ملائکہ را مستلم آمدی	دامنا با حق منکلم آمدی
ہم سفیر انبیا خواہی مبدن	تو حیات جان و جسم بے بدن
ہمچنین بر می شمر و می گریست	یوئے می بردا و کران مقصود محبت
معدن شرم و حیا بد چیریل	بست آن سو گند ما بروئے سبیل
بس کہ لایہ کردش و سو گند داد	باز گشت و گفت یارب العباد

من نبودستم بکارت سرسری
گفت نامے کہ زہولش لے بصیر
چون بنام تو مرا سو گند داد
شرم آمد گشتم از نامت بخل
چون تو فوت داد و اطلاق را
مشت خاک کے را چه قدر و فوت است
گفت میکائیل راز تو بزر
چونکہ میکائیل شد تا خاکدان
خاک رزید و در آمد و رگ ریز
سینه سوزان لایہ کرد و اجہاد
کہ بحق لطف رحمان حمید
کیل ارزاق جهان امشر فی
کہ امانم وہ مرا آزاد کن
رفت میکائیل پیش رب دین
گفت اے دانائے سر و شاہ دین
خاکم از زاری و نوحہ پست کرد
آب دیدہ پیش تو با قدر بود
آہ و زاری پیش تو بس قدر داشت
گفت اسرار فیل راز دان
آمد اسرار فیل ہم سوے زمین
کائے فرشتہ صور اے بچہ حیات

لیک از انچه رفت تو دانا تری
ہفت گردون باز ماند از مسیر
رحمت عام است احسان و داد
ورنہ آسان است نقل ہشت گل
کہ بدر ہنست این افلاک را
برگ رفتن یک غالب حمت است
مشت خاک کے در رہا از وسے دلیر
دست کرد او تا کہ بر باید ازان
گشت اولایہ کنان و اشک ریز
باسر شک خونش سو گند داد
کہ بکرت عامل عرش مجید
تشنگان فضل را تو معزنی
مین کہ خون آلودہ میگویم سخن
از عرض خالی دو دست و آستین
کرد خاک لایہ گر نوحہ و این
گریہ بسیار کرد آن روے زرد
من نتانستم کہ آرم ناشنود
من نتانستم حقوق آن گذشت
کہ بر وزن خاک پر کن کف بیا
باز آغازید خاکستان جنین
کہ زدہائے تو جان یا بد موات

۱۲۸

پیشو، محشر خلائق از یم

چہرہ سدا کشتگان کرلا

برز نید از خاک سرچون شاخ و برگ

پر شود این عالم از احیائے ت

حاملِ عرشی و قبلہ داود!

میکنند صد گز شل چایوس

که مدار این قهر را بر من جلال

بدلگانی میسر و اندر برم

زانکہ مرغی را نیاید از اردوہا

تو همان کن کان و یسبلو کار کرد
گنجه نازک از جیبش بیرون آورد

گفت بخیر و ما جبرائیل را نزد اله
عکس کردیم و اله را که در هر ضم

عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرَامَتِی در تسمیر
خبر که در این وقت است و سُبُحَتِ

ہی لڑی از فسادت سوئے ہوس
اچسکیم است و کریم و مہر مارن

اوسیم است وریم و ہر بن
اسے دے دیے فعال / نیکو کار رب

اے بدیع اعمال یوں کاروبار
کہ تیرا آرزو خاک پر تختہ سل را

مشتِ خاک کے زوہِ بیا و زمینِ شتاب

سوئے کرہ خاک ہر اقتصا

داد سوگندش ہے سوگند خورد

اسے مطلع الام اندر عرض و فرشتہ

رو بحق آنکه با تو لطیف کرد

٢٠

حق شایسته که جزا و معبود نیست
 حق حق حق که دست از من بدار
 گفت نتوانم بدین افسون که من
 گفت آسمان فرمود او حکم
 گفت آن تاویل باشد یا قیاس
 فکر خود را اگر کنی تاویل به
 دل همی سوزد مرا برابر لایه است
 نیستم بپیر حم بل زان هر سه پاک
 این همه بشنید آن خاک نثرند
 باز از نوع دیگر آن خاک پست
 گفت نه بر خیز بنود زین زیان
 که میسندیش و کن لایه دیگر
 بنده فرمانم نیارم ترک کرد
 جزا زان خلاق گوش چشم و سر
 گوش من از گفت غیر او کراست
 جان از و آمد نیاید او ز جان
 جان چه باشد کش گزینم بر کریم
 من ندانم خیر الا خیر او
 گوش من کراست از زاری کنان
 خاک را مشغول کرد او در سخن
 سحرانه در بود از خاکدان
 پیش او زارے کس مردود نیست
 اے ترا از حق فضیلت بیشتر
 رو بستایم ز امر او ستر و ملن
 هر دو امر اند این بگی از ناه علم
 در صریح امر کم جوت سباسب
 که کنی تاویل آن نامشسته
 سین ام پر خون شد از شورا به ات
 رحم بیشترم تو اے دردناک
 زان گمان بد بدش در گوش بند
 لایه و حبه همی کرد او چوست
 من سر و جان می نیم دهن و ضمان
 جز بدان شام حسیم دادگر
 امر او کز حیر انگیزید گرد
 نشنوم از جان خود هم خیر و شر
 امر او از جان من شیرین تر است
 صد هزاران جان دها و رانگان
 یک چپه بود تا بسوزم زو کلیم
 صم و بکم و عسی من از غیر او
 که منم در گفت او همچون سنان
 یک کف بر بود زان خاک کهن
 خاک مشغول سخن چون بیخودان

برو تاجن تربت بے راے را تا بکتب آن گریزان پاسے را
 گفت یزدان کہ بعلم روشنم کہ ترا جلا داین خسلقان کسبم
 گفت یارب دشمنم کیستند خلق چون فشارم خلق را در مرگ خلق
 تو رواداری خداوند سنی کہ مرا مبعوض و دشمن و کینی
 گفت اسبابے پدید آرم عیان از تپ و قو لج و سرسام و سان
 از صدام و ما شر او از خاق از زکام و از حسد ام و انفاق
 سده و اسہال و استقا و سل کسر ذات الصدر و لیغ و درد و دل
 تا بگرداغم نظر شان را از تو در مرضها و سبہا سے سہ تو
 گفت یارب بندگان بہتند نیز کہ بدرند این سبہا سے عزیز
 چشم شان باشد گذارہ از سبب در گذشتہ از مجبہ از فضل رب
 سر توحید از کمال حال یافتہ رستہ ز علت و اعتلال
 نگرند اند تپ و قو لج و سل راہ ندہند این سبہا را بدل
 گفت یزدان ہر کہ باشد صلوان پس ترا کہ مبیند او اند میان
 گرچہ خویش از عامہ پنهان کردہ پیش روشن دیدگان ہم پردہ
 و انکہ ایشان را شکر باشد اجل چون نظر شان مست باشد و دل
 تمنع نبود پیش ایشان برگ تن چون روند از چاہ و زندان و چین

و انکہ داراست از جہان بیج بیج
 می نگرید بر فواستہ بیج بیج

حجرہ ساختن آبا زبر پوین و گمان بر جان سدان کہ اور اوقینہ است

۴۳۴

ار منی بودی می را و اگر ار

ا سے آیات آن پوین را یاد دار

آن آیات از زیر کی انگشت
پوین و چار قشش آوخت
میرود ہر روز در حجرہ خلا
چار قشش است بسنگ در علا
شاہ را گفت نذاورا حجرہ است
اندرا نجاز رو سیم و حجرہ است
راہ می نہد کسے را اندرو
بستہ سیدار و ہمیشہ آن در او
شاہ فرمود اے عجب آن بندہ را
چہ بو پنهان و پوشیدہ ناما
پس اشارت کرد میرے را کہ رو
نیم شب بکشاے در و حجرہ شو
ہر چہ یا بی مرتزای غماش کن
از لیبی سیم و زرنہان لسنہ
یا چنیں اکرام و لطف بے عدد
و انکہ او گنہم ناما و جو فوش
می بنساید او و فاد عشق و جوش
کفر با شد پیش او جز بندگی
ہر کہ اندر عشق یا با زندگی
در کشاد حجرہ او راے زد
نیم شب آن میر با ششی معتد
جانب حجرہ روانہ شادمان
مشعلہ بر کردہ چنیدین پہلوان
ہر سیکے مہمیان زرد کش کنیم
کا مر سلطان است بر حجرہ ز نیم
از عقیق و لعل گوئی و از گہرہ
آن سیکے میگفت ہے چہ جلسے زر
بلکہ اکنون شاہ را خود جان ویت
خاص خاص مخزن سلطان ویت
لعل و یا قوت و زمرد یا عقیق
چہ محل دارد پیش آن عشیق

۴۳۵

شاه را بروی بنود و این گمان
پاک می و آتش از بر غش و فل
که مباد اکاین از خسته شود
این نکر دست او و گرد او روت
هر چه محبوبم کند من کرده ام
باز گفته دور از ان غم و خصال
از آیان این خود محال است و بعید
شاه شادان است بلکه شاه ساز
چشمهای نیک هم بر بد است
و ان میسران خمین و قلب ساز
کو و فینه دارد و گنج اندران
شاه و بدست خود پاکه او
کاسه امیران حجره بکشاید در
تا پدید آید سگالشاه او
هر شمارا دام این زرو گهر
این بیگفت و دل او می پسید
که منم کاین بر ز باغم میسود
باز میگوید که بحق دین او
گر زخم صد تیغ او از امتحان
دانه او کان تیغ بر خود میسوزم
آن میسران بر در حجره شدند

تسخرے میگردیم به امتحان
باز از و همیش می لرزید دل
من نخواهم که برو خلت دو
هر چه خواهد گوین محبوب است
او منم من او چه گرد پرده ام
این خمین خلیط اثر است و خیال
کو یک دریا است قعرش پدید
وزیراے چشم بدناش آیان
از در غیرت که نش بید است
این گمان برود بر حجره آیان
ز آینه خود و نگر اندر دیگران
بهر ایشان کرد او آن جستجو
نیم شب که باشد از ان خبر
بعد از ان بر است مالشاه او
من از ان زرو ما نخواهم بسز خبر
از بر اے آن آیان بے ندید
این جا اگر بشنود او چون شود
که ازین آسزون بود تمکین او
کم نکرد و صلت آن هریان
من ویم اندر حقیقت او منم
طالب گنج و زرو و خمره شدند

۳۳۷

(۱۶)

۳۳۹

قفل را بزیگد شاد و تدا از موس
 باد صد فرنگ و افش چند کس
 زانکه قفل محسوس بر پجیده بود
 از میان قفل باگزیده بود
 نه بخل سیم و مال و زرقام
 از برای علم آن سیه از عوام
 بر و بے برنگال بد تنند
 هم دیگر نام سانو سم کنند
 می سسته اید ز لغت از حرص
 عقل گو یذنیس بین کان نیت آب
 حرص از و بیهوشه سوسه سواب
 مرغ غالب بود و ز چون جان شده
 نعره عقل آن زمان پنهان شده
 حرص غالب بود و ز چهو جان
 گفت ایت این متاع را اگان
 جره را با حرص و صد گون موس
 باز کردند آن زمان آن چند کس
 اندر افتادند و هم ز اندام
 همچو اندر دوغ گندیده هوم
 عاشقانه در فرسند باک و فنه
 حور و ان مکان نے و بسته هر و پ
 بنگریدند از یسار و از زمین
 چار قے پدیده بود و پو ستین
 باز گفتند این مکان بے ز تر میت
 چار فی اینجا جز پے رو پوش نیت
 امتحان کن حفره و کاریز را
 بن بیاور میخاے تیز را
 حفره با کردند و گوماے عمیق
 هر طرف کنند جتند آن فریق
 کند ماے خالیم اے کندگان
 خفر ما شان بانگ میزد آن زمان
 کسند را بازمی انپاشتند
 ران گالش شرم هم سید شنند
 همچنین کردند از جہل و عنے
 باز و دیوار ما سوراخها
 مانده مرغ حرص شان بے چنیه
 بے عدد و لاجول و هر سینه
 حفره و دیوار و درخت از شان
 زان ز لاله تهاے یا و تاز شان
 با آیا از امکان هیچ انکار نے
 ممکن اند اے آن دیوار نے

گر خدای بگناهی میدهند
جمله در حیرت که چه عذر آورند
عاقبت نومید دست لب گزان
باز گردیدند سوئے شهر یار
شاه قاصد گفت این احوال چیست
و نهسان کردید دنیا و تنو
آن پسران جمله در عذر آمدند
عذر آن گرمی و لاف ماژن
از خجالت جمله انگشتان گزان
گر بریزی خون حلالی است حلال
کرده ایم آهنگ که از مایه سزید
کز بخشش جسم ما اے دلفروز
کز بخشش یافت نومیدی کشاد
گفت شاه نه این نواز و این گداز
این جنایت بر تن و عرض و دست
گرچه نفس واحدیم از روئے جان
کن میان محبت حکم اے آیاز
گرد و صد بارت بگو شرم در عمل
ز امتحان شرمندہ خلق بشمار
بمهر بے قهر است تنها علم نیست
اے آیاز این کار را زودتر گذار

حادث و عرصه گواهی میدهند
تا ازین گرداب جان بیرون برند
دستبار سر زان همچون زبان
پرز گرد و روسے زرد و شر مسار
که غل تان از زرد و همیان تهمیت
فرستادی در رخ و رخسار کو
همچو سایه پیش من ساجد شدند
پیش شاه رفتند با تیغ و کفن
هر یک میگفت کای شاه جهان
در بخشش هست انعام و نوال
آچرخه رمانی تو اے شاه مجید
شب شبها کرده باشد روز روز
ورنه صد چون ما فدا اے شاه باد
من نخوابم کرد دست آن آیاز
زخم بر رگهای آن نیکو پست
طاہر ادوریم ازین سود و زیان
اے آیاز پاک با صد احتراز
در کف جوشت نیایم یک دغل
ز امتحانها جمله از تو شر مسار
کوہ صد کوہ است این خود علم نیست
زانکه نوئے انتقام است انتظار

گفت ایسه بنه جلگی فرمان تاج است	با وجود آفتاب اختر فناست
ز مبر که بود باده طار دیا خهاب	کو بردن آید به پیش آفتاب
ایسه آواز این هر بار چارقتی	چیت آخر بهجو بر بت عاشق
بچه مجنون بر رخ سینطه خویش	کرده تو چارقتی را دین و کیش
باد و کهنه بهر سر جان آینه	هر دو را در حیره آویخته
چسبده لونی باد و کهنه تو سخن	در جادوی مسیدی ستر کهن
چون عسک ماربع و طلال ایسه آواز	میکشی از عشق گفت خود راز
چارقت ریح که امین آصف است	پستین کوئی قمیص پوشفته است
هر عارقی را بیان کن ایسه آواز	پیش چارق چیت چندین نیاز
تا نبوشد سنف و بلیاقت	سر سبز پستین و چارقت
ایسه آواز از تو غلامی نوریاست	نور است ایستی سوسه گردن شاد
هر سبب آزار کان شد مدلی	بندگی ایچون تو در روی ندگی
گفت آن دایم عطا ایست این	ورنه من آن چار قسم و آن پستین
گرددن و پستین بگذشته	که چسین تخم ملامت گشته
بر من سکین جبار داند ظن	که وفار اسیرم می آید ز من
چارقت لطفه است و خونت پرتین	بانی ایسه خوا به عطا ایست بین

(۱)

(۲)

(۳)

(۴)

(۵)

(۶)

۲۶۹

۲۷۱

جسم مجنون را ز رنج دورے اندر آمد ناگهان رنجورے
 خون بجوش آمد ز شعله اشتیاق آید آمد بر آن مجنون فحاق
 پس طبیب آمد بدار و کردش رگ زنیے آمد بد استخاوذ فنون
 گزیدش بست و کشاد آن نیش او بانگ بر زد بروے آن مشوق جو
 مزد خود بستان و ترک فصد کن گریه برم گو برد جسم کہن
 گفت آذ تو چہ می ترسی ازین چون نمی ترسی تو از شیر عین
 شیر و کرگ و ترس بود زہر دہ گرد بر گرد تو شب گرد آمدہ
 گفت مجنون من نمی ترسم ز نیش صبر من از کویہ سنگین بست بیش
 من بیل بے زخم ناساید تھم عاشق بزمہ ہا بر می تھم
 لیک از لیلے وجود من پر است این صدف یراز صفات آن دست
 ترسم اے فساد اگر فصد م کی نیش را ناگاہ بر لیکے زنی
 و اند آن عقلے کہ او دل رشیت در میان لیلے من فرق نیست
 من کیم لیلے و لیکے کیش من مایکے روحیم اندر و بدن

عشق با ختن بہدے با کنیز کے

تو دوری کہ نامہ آن حسین
 بگذر از چپ و راست دین
 اینچنین نامہ کہ بر ظلم و جفاست
 کے بود خود در خواب آن دست راست

زاده دے را بود یک تن بس غمخوار
 زن ز غیرت پاس شوهر داشت
 مدینه زن شد مراقب هر دورا
 تا در محکم تقدیر آید
 بود در حستام آن زن ناگهان
 آنکه بیک گفت روان مرغ وار
 آن نیزک زنده شد چون این شنید
 خواجه در خانه است خلوت این زمان
 عشقش سال کنیزک را به بین
 گشت پزان جانب خانه شافت
 هر دو عاشق را پنهان شهوت ربود
 هر دو در هم و اخزیدند از نشاط
 یاد آمد در زمان زن را که من
 پنبه در آتش نهادم من خویش
 گل فرو شست از سر و بخود و وید
 چون رسید آن زن بخانه در کشاد
 آن کنیزک حبه آشفته ز ساز
 زن کنیزک را پزولیده بدید
 شوهر خود را دید قائم در نماز
 شوهر را برداشت دامن بخیط
 از ذکر باقی نطفه می چکید

هم بد او را یک کنیزک همچو حور
 با کنیزک خلوتش نگذاشته
 تا که شان فرصت نیفتد در خلا
 عقل نماز س خیره سر گشت و تباہ
 یادش آمد طشت در خانه بد آن
 طشت را از خانه برگریه بیار
 که بخواجه این زمان خواهد رسید
 پس ده ان شد سهو خانه شادمان
 که بیا بد خواجه را خلوت چنین
 خواجه را در خانه خلوت بیافت
 کا احتیاط و یاد در بستن نبود
 جان بجان پوست آندم ز احتلاط
 چون فرستادم و را سوے وطن
 در فلکندم من قی ز را به پیش
 از پی او رفتم و چادر میکشید
 بانگ در گوش ایشان قتل
 مرد بر جبت و در آمد در نماز
 در هم و آشفته و دنگ و مرید
 در گمان افتاد زن زان اهتزاز
 دید آلوده منی خضیه و ذکر
 ران و زانو گشته آلوده و پلید

دعوتِ نغم
بر سرش زو سیلے و گشتاے مہین
۳۸۱ یقیت بقصص
خصیہ مرد نمازی باشدین
لائق ذکر و نماز است این ذکر
و اینچنین ران و زما پر قدر
نماز پر سلم و فسق و کفر کین
لائق است انصاف و اندر مین

۱۸

توبہ جستن نصوح

۴۴۳

عمر گر بگذشت بخش ایندم است
ایب توبہ اش را اگر ادبے نم است
خواجہ بر توبہ نصوحے خوش تن
کو ششے کن ہم بجان ہم بہن
شرع این توبہ نصوح از من شنو
بگردیستی دے از نو گرو

بود مردے پیش ازین نامش نصوح	بدزد لاکي زنان اورا نصوح
بود روے او چو رخسار زنان	مردے خود را همی کرد او نهان
او بختام زنان دلاک بود	دروغا و حیلے بس چالاک بود
سایب سامیکرد دلاکي و کس	بونیبرد از حالت آن بوالهوس
زانکه آواز و رخس زن دار بود	لیک شهوت کامل و بیدار بود
چادر و سر بند پوشید و نقاب	مرد شهوانی و در غتر شباب
دختران خسروان رازین طسریق	خوش همی مالید و می شست آن عشیق
توبہا می کرد و پا در میکشید	نفس کافر توبہ اش امیدید

رفت پیش عمارت آن زشت کار
 برآوردانست آن آزاد مرد
 بر لبش نعل است و در دل رازها
 عارفان که جام حق نوشیده اند
 هر که اسرار حق آموخته اند
 مست خندید بگفتاے بدنها
 آن دعا از هفت گردون گذشت
 کان دعا سوختن چون دعا
 چون خدا از خود سوال نگذارد
 یک سبب انگیزت صنع ذوالجلال
 اندران حمام پر سحر و طشت
 گوهری از علقهاے گوش او
 پس در حمام را بستند هفت
 رختها بستند و آن پیا شد
 پس بجد بستن گرفتند از گراف
 در شکاف تخت و فوق هر طرف
 بانگ آمد که همه عریان شوند
 یک بیک را حاجت بخت گرفت
 آن نضوح از ترس شد در غلوت
 پیش چشم خویشان میدید مرگ
 گفت یارب بار بار گشته ام

۴۴۴

گفت ما را در دعاے یادوار
 یک چون علم خدا پیدا کرد
 لب خموش و دل پر از آوازا
 رازها دانسته و پوشیده اند
 مهر کردند و دایانش دوختند
 ز انجیب دای ایزد تو به دواز
 کار آن مسکین با خسرو گشت
 فانیست و گفت او گفت خدایت
 پس دعاے خویش را چون رد کند
 که رمانیدش ز نقرین و وبال
 گوهری از دختر شاه یاوه گشت
 یاوه گشت و هر زنی در جستجو
 تا بجویند او شش و پنج زشت
 و زو گوهر نیسین هم رسوا نشد
 در دمان و گوشتش اندر شکاف
 جستجو کردند در از هر صدف
 هر که هستند از عجز و از لوی
 تا پدید آید گیسو دانه خلعت
 روے نزد لب کبود از خشیته
 سخت سیر زید بر خود بچو برگ
 تو به با عهد باشکتم

یوقت قصص

۳۸۳

و غمخیز

کرده ام آنها که از من می‌سنید
 زبنت جستن اگر در من رسد
 در جگر افتاد استم صد شرر
 این چنین اندوه کافرا را مباد
 کاشکے ما در نژاد سے مرما
 اے خدا آن کن کہ از تو می‌مزد
 ز جہاں سیکردا و بر جان خویش
 اے خدا و اے خدا چندان بگفت
 در میان یارب و یارب مباد
 جملہ را جہنیم پیش آ اے نصوح
 ہچو دیوار سے شکستہ درفتاد
 چونکہ ہوش رفت از تن آن زمان
 چون تہی گشت و وجود او نماند
 چون شکست آن کشتہ او ہیراد
 جان بحق پوست چون بیہوش شد
 بانگ آمد ناگہان کہ رفتیم
 بعد آن خوف ہلاک جان بدہ
 حزن رفت و در فرح در تہمتیم
 از غریو و غمرہ و دستکندن
 آن نصوح رفتہ باز آمد خویش
 می حلالی خواست از دے ہر کسے

تا چنین سیل سیاهی در رسید
 وہ کہ جان من چہ سختیہا کشد
 در منا جاتم بین بوسے جگر
 دامن رحمت گرفتہ داد داد
 یا مرا شیرے بخوردے در چرا
 کہ ز ہر سوراخ مارے میگذرد
 روئے غرنازل دیدہ پیش پیش
 کان در دیوار با او گشت جنت
 بانگ آمد از میان جستجو
 گشت بیہوش آن زمان پرید روح
 ہوش و عقلش رفت و شد ہچون ہاد
 ہیراد با حق بیہوش از نہان
 باز جانش از خدا در پیش خواند
 در کنار رحمت دریافتاد
 بحر رحمت آن زمان در جوش شد
 شد پدید آن گم شدہ در تہمتیم
 مشرد ہا آمد کہ اینک گم شدہ
 مشرد گانی دہ کہ گو ہر یافتیم
 پر شدہ حمام متد زال الحزن
 دیدہ چشمش تابش صدر روزہ پیش
 بوسہ مہربان داند بر دستش

بدنسان بودیم مارا کن حلال
 زانکہ ظنّ جملہ برو سے بیش بود
 خاص رنکاش بدو محرم نصوح
 کہ ہر ابرہہ است او برده است و بس
 اول اورا خواست جستن در نبرد
 تا بود کارا بسیند از دجا
 پس سلا یہا از وی خواستند
 گفت بد نفسل خداے دادگر
 چہ سلالی خواست میاید من
 انچه گفتندم زبدا ز صیقلیت
 کس چہ میداند من جز اندکے
 من ہی ان توانم دستار من
 بعد از ان آمد کسے کز رحمت
 دختر شامہست ہی خواند بیا
 جز تو دلا کے نہی خواہد دش
 گفت رور و دست من بیکار شد
 روکے دیگر بچو تجھیل و تغت
 بادل خود گفت کز حد رفت جرم
 من بر دم بکرہ و باز آدم
 توبہ کردم حقیقت با خدا
 بعد ازین محنت کرا بار و گر

لحم تو خوردیم اندر قیسل و قال
 زانکہ در قربت ز جملہ پیش بود
 بلکہ همچون دو تن و یک گشتہ روح
 زو ملازم ز بخشنا تن نیت کس
 بہر حرمت داشتن تا خیر کرد
 اندمان ہملت رہانہ طویش را
 وز برائے عذر می برخاستند
 ورنہ ز انچه گفتہ شد ہمہ تم بہتر
 کہ منم مجرم تر از اہل زمن
 بر من آن کشف است اگر کس شکایت
 دہ ہزار ان جرم و بد فعلی کے
 جرہ ہا و زشتے کردار من
 دختر سلطان مایہ خواندت
 تا سرش شوی کنی اے پارسا
 کہ مبالغہ یا بشوید با گلش
 دین نصوح تو کنون بیمار شد
 کہ مرا و اللہ دست از کار رفت
 از ول من کے رود آن ترس و کرم
 من چشیدم تلخے مرگ و عدم
 لشکم تا جان شود از تن جدا
 پارود سوے خطر الا کہ خیر

۴۲۵

برون باہ خرے راپش شیرے و بار بھیلہ و کر

۴۳۶

گازرے بود و مرا و ایک خرے
 در میان سنگلاخ بے گیاه
 بہر خوردن غنیمت آب آنجا نبود
 آن حوالی نیستان و بیشہ بود
 شیر را با پسلی ز جنگ اوفتاد
 مدتے و اما ند زان ضعف از شکار
 زانکہ باقی غوار شیر ایشان بند
 شیر مکیہ رو باہ را فرمودارو
 گر خرے یابی بگرد مرغزار
 یا خرے یا گاؤ بہر من بوجو
 چون بیابم قوتے از لحم خرے
 اندکے من میخورم، باقی شما
 از فسون و از سخناے خوش
 گفت رو بہ شیر را خدمت کنم
 حیلہ و افسون گری کار من است
 از سرکہ جانب جو می شتافت
 پس سلاے گرم کرد و پیش رفت
 گفت چونی اندرین صحراے خشک
 پشت ریش اشکم ہی تن لاغرے
 روز و شب بے نواؤ بے پناہ
 روز و شب بد خردان کور و کبود
 شیرے آنجا بود صید شش بیشہ بود
 خستہ شد آن شیر و ماند از صطیاد
 بینوا ماندند و ذاز چاشتخوار
 شیر چون رنجور شد تنگ آمدند
 مر خرے را بہر من صیاد شو
 رؤف و نشن خوان فریاد نش بیار
 زان فسو نہاے کہ میدانی بگو
 پس بگیم بعد از ان صید دگر
 من سبب باشم شمارا در نوا
 نرم گردان زود ترا اینجا کشش
 جیلہا سازم ز عقلش بر کنم
 کار من دستان و از رہ برون است
 آن خستہ سکین لاغر را بیافت
 پیش آن سادہ دسلے در ویش رفت
 در میان سنگلاخ و جائے خشک

گفت خستہ گرد خستہ دم و عالم

شکر گویم دوست را در خیر و شر

چونکہ قتام است گفت آمد گل

باز گفت صبر مفتاح الفرج

را نسبت من قیمت قتام را

بہرہ و را نسبت خاص و عام

مغ و ماہی قسمت خود می خورد

گفت رو بہ بہجت رزق حلال

عالم اسباب و رزق بے سبب

گر تو بشینی پچاسے اندرون

گفتہ است ضعف توکل باشد آن

ہر کہ جوید باد شاہی و ظفر

دام و دود جملہ شدہ اکال رزق

جملہ را رزاق روزی میدہد

رزق آید پیش ہر کہ صبر جست

گفت رو بہ آن توکل نادر است

گردنادر گشتن از نادانیت

چون قناعت را ہمیر گنج گفت

حد خود بشناس بر بالا پیر

جہد کن و اندر طلب سغے نما

گفت خر معکوس میگویی بدان

(۲۰)

قسم حق کرد و من زبان شاگردم

زانکہ بہت اندر قضا از بد بہتر

صبر باید صبر مفتاح الفرج

صابران را کہ رسد جو رزق

کو خستہ او نہ است خاص و عام را

میرساند روزی و خوش و ہموام

مور و مار از نعمت او می چہند

فرض باشد از برائے است مثال

می نیاید پس ہم باشد طلب

رزق کے آید برت اسے ذوق من

ورنہ بد بدان کہے کو داد حسان

کم نہیابد لقمہ نان اسے پیر

سنے پے کسب اندونے مثال رزق

قیمت ہر یک ہمیش می ہند

ریخ و کوششہاز بی صبرے قت

کم کے اندر توکل ماہر است

ہر کے را کہ رسم سلطانیت

ہر کے را کہ رسد گنج ہفت

تا نیفتی در شیب شور و شر

چون نداری در توکل صبر ما

شور و شر از طمع آید سوئے جان

در قناعت، هیچکس بجان نشد
 نان ز خاکان و سگان نبود دروغ
 آنچنانکه عاشقی بر رزق و زار
 گز تو نشتایی بسایه بر درت
 گفت رو به این حکایتها بهل
 هر که او در کعبه پامی نهسد
 زانکه جمله کسب ناید از سیکه
 چون بانبار سیت عالم بر سرار
 طبل خواری در میان شرط نیت
 گفت خدایه از تو کل بر ربه
 کسب شکرش را نسید اتم نه
 خود تو کل بهترین کسبهاست
 کاسه خدا کار مرا تو راست آر
 و تو کل هیچ نبود احتیاج
 بحث شان بسیار شد اندر خطاب
 بعد از آن گفتش که اندر هر سکه
 صبر در صحرا سخته خشک و سنگلاخ
 نقل کن ز نجیب ابو سئو مر غرار
 مر غزار سبزه مانند جنان
 خرم آن حیوان که او آنجا رود
 هر طرف در دوسه یک چشمه روان

(۲۱)
 ۳۸۸

و ز جری بیج کس سلطان نشد
 کسب مردم نیست این باران و میث
 هست عاشق رزق هم بر رزق غوار
 در تو بشتایی دهد در دست
 دستیار کسب زن جسد اقل
 یار سئو یاران دیگر میدهد
 هم دروگر هم سقا هم حلک
 هر کس کار سئو گزیند ز افتقار
 راه سنت کار و کسب کرد نیت
 من مذاقم در دو عالم کعبه
 تا کشد شکر خدا رزق جدید
 زانکه در هر کسب دست بر خدایت
 وین دعا هست از تو کل در سرار
 فارغی از نقص ربع و از خسراج
 مانده گشتند از سوال و از جواب
 بنی لا تلقوا بایدهی تهلک
 احمقی باش ز جهان حق فراخ
 میچرا آنجا سبزه گرد جو بار
 سبزه رسته اند ز آنجا تا میان
 اشتر اندر سبزه ناپیدا شود
 اندر و حیوان مرفه در امان

از تری ایوانی گفت ای لعین
 کواشتا طسره بی دستر تو
 منورج رومو گرو مرغ وزور نیست
 این گداپشی و این نادیدگی
 چون ز جثمه آمدی چونی تو خشک
 گزومی ای زکرا چنان
 زانچه میگوئی و شر حش می کنی
 نزد سسه حمله برو به سخت کرد
 ۴۵۰ مظنه ادراک و میان نداشت
 حرص خوردن آنچنان کردش فیل
 روبه اندر حیل پائے خود فشرد
 چونکه روبه اش بسوئے مرج برد
 ۴۵۲ دور بود از شیر و آن شیر از نبرد
 گنبد سیه کرد از بلندی شیر بول
 خرد و ریش دید در گشت و گرخت
 گفت روبه شیر را کاسه شاه ما
 تا بنزدیک تو آید آن غوی
 مکر شیطان است تعجیل و شتاب
 دور بود و حمله دید و گرخت
 گفت من پنداشتم رجاست نود
 نیز جوع و حاجتم از حد گذشت
 چو نتوان جای سپهر ازاری چنین
 چیت این لاسر تن مضطر تو
 پس چرا چیت از ان مجبور نیست
 از گدائی هست تنز بیگر بگی
 گز تو ناف آبوئی که بوسه مشک
 دسته گل کو براسه از مغان
 چون نشانه در تو نامدای سنی
 چون متلد بد فریب او بخورد
 دند سه روبه برو سکت گماشت
 که ز بوشش کرد با پانصد دلیل
 ریش خربگرفت و پیش شیر بُرد
 تا کند شیرش حمله خرد و مرد
 تا به نزدیک آمدن صبر سیه نکرد
 خود بدوشش قوت و امکان چول
 تا بزرگوه تا زان بغسل رخت
 چون نکردی صبر در وقت و غا
 تا باندک حمله غالب شوی
 لطف رحمان است صبر و حساب
 ضعف تو ظاهر شد و آب تو رخت
 خود بدم از ضعف خود نادان و کور
 صبر و عتلم از تجوع یاده گشت

گر توانی، بار دیگر از خسرو
 منت بسیار دارم از تو من
 گر خدا روزی کند آن خر مرا
 گفت، آری اگر خدا یاری دهد
 پس فراموشش شود ہولے کہ دید
 لیک چون آرام مرا و را بر متاز
 گفت، آری تجر بہ کردم کہ من
 تا بنزد یکم نیاید خسرو تمام
 رفت روبہ گفت، اے شہ ہمتے
 تو بہا کرد است خسرو با کردگار
 تو بہا لیش را بفن برہم ز نیم
 پس بیاید زود رو با و نزد خر
 تا جو افردا چہ کردم من ترا
 موجب کین تو با جانم چہ بود
 بچو کردم کو گرد پاے فتنے
 یا چو دیوے کو عدوے جان بہت
 بلکہ طبعاً خصم جان آدمیت
 گفت روبہ آن طلسم سحر بود
 ورنہ من از تو بتن سکین ترم
 گر نہ زان گو نہ طلسم ساختے
 یک جہان بنوا چون پیل و ارج

باز آوردن مرا و را می سوزد
 چہد کن باشد بیار لیش بفن
 بعد از ان پس صید ہا بخشم ترا
 بردل او از سئے ہرے نہد
 از خر سئے او نباشد این بعید
 تا بیادش نہ ہی از تجلیل باز
 سخت رنجورم، مخلص گشتہ تن
 من بخیم، خفتہ باشم بر دوام
 تا پوشد عقل او را غفلتے
 کو نکرد غمرہ ہر نا بکار
 ما عدوے عقل و ہمہ روشنیم
 گفت خرا از چون تو یارے اکذر
 کہ پیش شیرز بردی مرا
 غیر خبث گو ہر خود اے عنود
 نار سیدہ ازوے او را آفتے
 نار سیدہ ز جہش از ما و کاست
 از ہلاک آدمی در خسرویت
 کہ ترا در چشم آن شیرے نمود
 کہ شب و روز اندر انجامی بچرم
 ہر شکم خوارے بد اجاتا نختے
 بے طلسم کے بس اند سبزج

من ترا خود خواستم گفتن بدرس
 ایک رفت از یاد علم آسوزیت
 دیدست و رجوع قلب و مینوا
 ورنه با تو گفتم شرح ظلم
 شد فراموشش آنکه گویم مر ترا
 گفتند، زمین ز پشتیم اسے عدو
 آن خدا اسے کہ تا بد بخت کرد
 یا کد این روسے می آئی من
 رفته در خون و جافم آشکار
 تا بدیدم روسے عزائیل را
 گر چه من ننگ خراجم یا خرم
 آنچه من دیدم ز بول بے امان
 بیدار جان از هیبت آن شکوه
 بسته شد پایم در اندم از هیبت
 عہدار دم با خدا کاسے ذوالمن
 تا نوشتم و سوسے کس بعد ازین
 حق کشادہ کرد آندم پائے من
 ورنه اندر من رسیدے شیرز
 باز بفرستادت آن شیر عرین
 گفت رو بہ صاف مارا در دیت
 این همه و ہم تو اسٹاے سادہ دل
 کا یخنین شکے اگر بسنی مترس
 کہ ہم ستغری دلسوزیت
 می شتا بدیم کہ آئی تا دوا
 کان خیالے می نماید نیست جسم
 حال آن شکل ہیبت دل را
 تانہ بیسنم روسے تو اسے زشت
 روسے زشت را و قح و سخت کرد
 ایخنین سوسے ندارد کر گدن
 کہ ترا من زہبم تا مر غزار
 باز آوردی فن و تسویل را
 جانوم جاندارم اینرا کے خرم
 طفل دیدے پیر گشتے در زمان
 سرنگون خود را در انگندم زکوه
 چون بدیدم آن عذاب بے حجب
 بر شازین بتگی تو پائے من
 عہد کردم نذر کردم اسے معین
 زان دعا و دارے وہیہاے من
 چون بدے در زیر پنجہ شیر خر
 سوسے من از کراے میں اقرین
 ایک تخیلات وہے خرد نیست
 ورنه با تو نے غشے دارم نہ فل

دفعہ پنجم
از خیال زشت خود سنگر بن
خن نیکو بر بر خوان صفا

آن خیال دوم بد چون شد پدید
مشفق کو کرد جور و امتحان
خاصہ من بدرگ نبودم زشت قسم
ور بد سے بدان گالش قدرا
عالم دوم خیال و طبع و ہم
نقشہ ہائے این خیال نقشند
خریبے کو شید و اوراد فغ گفت
غالب آمد حرص و صبرش ضعیف
ندان رسو لے کثر حقایق داد دست
گشتہ بود آن خر مجاعت را اسیر
زین عذاب جوع بارے وار ہم
گر خراول توبہ و سو گند خورد
حرص کور و احمق و نادان کین
ہست آسان مرگ بر جان خران
بر رخسار رو بہک تابیش شیر
تشنہ شد از کوشش آن سلطان دو
رو بہک خورد آن جگر بند و دش
شیر چون واگشت از چشمہ بخور
گفت روبہ را جگر کو دل چہ شد

بر محبان از چہ داری سود ظن
گر چہ آید ظاہر از ایشان جفا
صد ہزاران یار را از ہم برید
عقل باید کو نباشد بد گمان
انچہ دیدی بد نہ بد بھان طلسم
عفو نہ مایند از یاران خطا
ہست رہر و را ایکہ سدے عظیم
چون خلیے را کہ گداز شد گزند
لیک جوع الکلب با خر بود جنت
بس گلہ ما کہ برد شوق غیف
کا دلقرآن کین کفر آمد ست
گفت اگر کمر است بکرہ مردہ گیر
گر حیات نیست من مردہ بہم
عاقبت ہم از خری خطے بگرد
مرگ را بر احمقان آسان کنند
کہ ندارند آب جان جاودان
پارہ پارہ کردش آن شیر لیس
رفت سوئے چشمہ تا آبے خورد
آن زمان چون فرصتہ شد حالش
جنت در خردل نہ دل بد نے جگر
کہ نباشد جانور را زین دو بند

۲۳۳
۴۵۷

۲۳۴
۴۵۹

گفت اگر بود سے ورا دل یا جگر
 آن تیاست دید بود و رستخیز
 گر جگر بود سے ورا یا دل ندے
 یون نباشد نور دل دل نیست آن
 آن ز جاسبے کو ندر و نور جان
 نور منبج است را و ذو الجلال
 جو که آتش است جو خود آن بود
 این نه مردانستد اینها صوت اند
 کے بدینجا آمد سے بار دگر
 وان ز کو دفتاد و ہول و گریز
 بار دیگر کے پر تو آمد سے
 چون نباشد روح جز گل نیست آن
 بول قارورہ است قندیش محوان
 صنعت خلق است آن شیشہ و سفال
 آدمی آنست کورا حبان بود
 مردہ نماند کشتہ شہوت اند

دیدن خرقا اسپان با نوارا و تمنا بردن کہ آن دولت دریا بد

۴۴۶

یک حکایت باد دارم از پدر
 بود سقاے مرا و را ایک خرے
 پشتش از بار گران و جائے ریش
 جو کجا از کا و خشک و سیر نے
 میرا خر دید اورا جسم کرد
 پس سلاش کرد پریدش ز حال
 گفت کر درویشے و تقصیر من
 گفت لبس پارشن من تو روز چند
 خر بد و بسپرد و از زحمت برست
 گفت روزے در نصیحت کاے پیر
 گشت از محنت و تا چون چنیرے
 عاشق و جویا سے روز مرگ خویش
 و عقب زخمی و سیخ آہنے
 کا شناسے صاحب خر بود مرد
 کر چه این خر گشت و تا، پھو دال
 خود نمی یا بد جو این بستہ دهن
 تا شود در آخر شہ زور مند
 در میان آخر سلطان شبست

۴۴۷

خزنده هر سوم کب تازی بدید بانوا و نسر به و خوب و جدید
 زیر پاشان روفته آبے زده که بوقت و جو به سنگام آمده
 خارشش و ماش مرا سپازا بدید پوز بالا کرد کاسے بیت مجید
 نه که مخلوق تو ام گیرم خرم از چه زار و پشت ریش و لاغرم
 شب زور و پشت و از جوع شکم آرزو مند مبرون و میدم
 حال این اسپان چنین خوش بانوا من چه مخصوصم تغذیب و بلا
 ناگهسان آوازده پیکار شد تازیان را وقت زین و کار شد
 زخمهای تیر خوردند از عدو رفت پیکانها در ایشان سوسو
 از غم از باز آمدند آن تازیان اندر خشر حمله او قتاده ستان
 پایهاشان بسته محکم بانوار نعلبندان ایستاده در قطار
 می شکافیدند تنهاشان پیش تا برون آرند پیکانها از ریش
 چون خر آنرا دید میگفت اے خدا من بفقر و عافیت دادم رضا
 زان نوابیزارم و زین زخم زشت هر که خواهد عافیت دنیا بهشت

امتحان کردن پدے توکل را

آنچنانکه عاشقی بر رزق و زار
 هست عاشق رزق هم بر رزق غار
 گر تو شتابی بیاید بر درت
 در تو بشتابی دهد در و سرت

آن کے نابہ شنیدار مقلد
گر جو ہی ورنخواہی رزق تو
از برائے امتحان این مرد رفت
کہ بہ نیم رزق چون آید بن
کار و اس نے راہ گم کرد و رسید
گفت این مرد اینچون است عمر
اسے عجب مرد است یا زندہ کہ او
آمد و دست بروے می زدند
ہم جنبید و نہ جنبانید سر
پس گفتند این ضعیف بے مراد
تان بیاوردند و در دیگے طعام
پس بقاصد مرد دندان سخت کرد
رحم شان آمد کہ این ہیں میو است
کار و آوردند قوم اشتماقتند
رنجیتند اندر دہانش شوربا
گفت اسے دل گرچہ خود تن بیزنی
گفت دل داغ بقاصد می کنم
امتحان زین بیشتر خود چون بود
تا بدانی وز توکل نگذری
بعد از ان بکشاوان سکین دہن
ہرچہ گفت است آن ہول پاک جیب

۴۴۸

کہ یقین آید بحبان رزق از خدا
پیش تو آید و دان از عشق تو
در بیابان نزد کوہے خنت لغت
تا قوی گردد مرا در رزق ظن
وے کوہ آن ممحن را خنت دید
در بیابان از رہ و از شہر دور
می نترسد بیچ از گرگ و عدو
تا صد اچھے بے گفت آن ارجمند
و انکرو از امتحان بیچ او بصر
از جماعت سکتہ اندر او قناد
تا بریزند شش بملقوم و بکام
تا ببینند صدق آن معیار مرد
وز جماعت ہاکہ مرگ و فناست
بستہ دندانہا شش را بشکافتند
می نترسند اندران نان پارما
راز میدانی و نازے میکنی
رازق اللہ ہست بحبان و تنم
رزق سوے صابران خوش میرود
حرص آوردن چه باشد از خری
گفت کردم امتحان رزق من
ہست حق و نیست دروے بیچ ریب

۴۵۱

گر کھنکھن شخصے بجائے از ترس آنکہ خرمیگیرند

آن یکے از ترس در خانہ گرخت صاحب خانہ بگفتش خبر بہت
واقعہ چون است چون بگریختی گفت بہ ہم سحرہ شاہ حرون
گفت می گیرند خراے جان ہم گفت بس جدا نہ و گرم اندر گرفت
بہر خبر گیری بر آوردند و چونکہ بے تمیز و نادان سرورند
نیت شام شہر بابہ و دہ گیر آدمی باش و ز خر گیران ترس
نے ہر آنکو اندر آخر شد خراست میرا خسر گرچہ در آخر بود
ند در دلب بود و رنگ ریخت کہ ہی لرزد ترا چون بید دست
رنگ رخسارہ بگو چون ریختی خرمی گیرند امرو ز از برون
چون نہ خرد ترا زین حسیت غم گر خسر مگیرند ہم نبود شکفت
جدید تمیز ہم بر خاستہ است صاحب خرا بجا سے حر برد
ہست تمیزش سمیع است بصیر خرنہ اے عیسے دوران ترس
میرا خسر و دیگر خسر دیگرست ہر کہ اورا خسر بگوید خسر بود

گدیہ کردن شیخ محمد سررزی غزنوی

ہر کہ بے سن شد ہمہ بہادر است

یا جب شد خود را نیت دت

۴۵۲

آئینہ بے نقش شد، یا بدبیا

ز انکسار شد حاکی ز جلالِ نقشبہا

زابا سے در غزین از دافش مزی
 بود افطار شش سر زہر شبے
 بس عجائب دید از شاہ وجود
 بر سر کہ رفتن از خویش سیر
 گفت ماہ نوبت آن کرست
 او فرو فلکند خود را از دوداد
 یون نرد از ناس آن جان سیر مرد
 کاین حیات اورا چو مرگے می نمود
 موت را از غیب می کرد او گے
 موت را چون زندگی قابل شدہ
 سیف و مخنجر چون علی ریسمان او
 بانگ آمد روز صحرای سوسے شہر
 گفت اے دانایے رازم موبو
 گفت خدمت آنکہ بہر ذل نفس
 مدے از غنیایا ز رستان
 خدمت اینست تا کیچند گاہ
 بس سوال و بس جواب ماجرا
 کہ زمین و آسمان پر نور شد
 لیک کوتہ کردم آن گفتار را
 بد محمد نام و کنیت سوزی
 ہفت سال او دایم اندر مہلے
 لیک مقصودش جمال شاہ بود
 گفت بہا یافت آدم من زیر
 و نہروانی نمیرد تکیشت
 در میان عمق آبے افتاد
 از فراق مرگ بر خود نوحہ کرد
 کاریشش باز گہ نگشتہ بود
 ان فی موتی حیاتی میزدے
 با ہلاک جان خود یکدل شدہ
 ز گس و نسیرین عدوے جان او
 طرفہ بانگے از و رائے سر و ہر
 چہ کنم در شہر خدمت گوئے تو
 خوشتن سازی تو چون عباس و بس
 پس بدرویشان مسکین میرسان
 گفت سمعاً طاعۃ اے جان بنیاد
 بد میان زابہ و ربلاورے
 در مقالات آن بہ مذکور شد
 تا نوشتہ ہر خے اسرار را

رو بہر آورد آن بستان پذیر
 از فرج خلقی با استقبال رفت
 جلا میسان و همان برخاستند
 گفت من از خود نمانی نامدم
 میسم بر عزم قال و قیل من
 بند و فرمانم که امر است از خدا
 در گدائی لفظ نادر تاورم
 تا شوم غرق مذلت من تمام
 امر حق جان است من اورا تبع
 شد چنین شیخے گداے کو بکو
 شیخ روزے چار کثرت چون فقیر
 در کفش زنبیل و شے اللہ زمان
 چون امیرش دید گفتش کاسے وقع
 اسے خس بے شرم چندین جھو
 اینچے سزے وچہ رویت وچہ کار
 کیت اینجا شیخ اندر بند تو
 حرمت و آب گدایان برده
 غاشیہ بروش آن عباس ویں
 گفت امیرا بندہ فرمانم خموش
 بہر نان در خویش حرص اردیدے
 ہفت سال از سوز عشق جسم پر

شہر غزنین گشت از روشش غیر
 او در آمد از دم و زدید و گفت
 قصر ما از بہر او آراستند
 جسز بخواری و گدائی نامدم
 در بدر گردم بکف زنبیل من
 تا گدا باشم گدا باشم گدا
 جز طریق خس گدایان نسیم
 تا سقطہا بشنوم از خاص و عام
 او طمع نہرود و ذل من طمع
 عشق آمد لا ابالی اتقوا
 بہر گدیر رفت بر قصر امیر
 خالق جان می بخوید تاے نان
 گویت چیزے منہ نامم شیخ
 تا کے و تا چند بار زق دو توے
 کہ بروزے اندر آئی چند بار
 من ندیدم ز گدا مانسہ تو
 اینچے عباسے زشت آوردہ
 پیچ محمد را سب ادین نفس نخس
 ز آتشم آگہ نہ چندین مجوش
 اشکم ناخوارہ را بدریدے
 در بیا بان خوردہ ام من برگرز

تا در گشت شک و تاز و خوردنم
تا تو باشی در حجاب و البشر
این بخت و گریه در شدائے طئے
صدق او هم بر ضمیر میرزد
صدق عاشق بر بنیادی می تند
صدق موئے بر عصا و کوه زد
صدق آتش بر جمال یاء زد
رو برو آورده هر دو در غیر
ساعتی بسیار چون بگریزند
هر چه خواهی از خزینہ برگزین
خانه آن تست هر چت میل هست
گفت دستوری ندادند چنین
من ز خود تو انم این کردن مقبول
این بهسانه کرد و مهره در بود
گر چه صادق بود و بے غل بود چشم
گفت فرما نم چنین داد استاله
ما گدایانه ازان در خاستیم
تا دو سال این کار کرد آن مرد کار
بعد ازین میدہ و لے از کس نخواه
هر که خواهد از تو از یک تا هزار
مین ز گنج رحمت بے مرده

سبز گشته بود این رنگ تنم
سر سری در عاشقان کمتر نگر
اشک غلطان بر رخ او جانے جانے
عشق هر دم طرفه دیکه می پزد
چه عجب گر بر دل دانا زند
بلکه بر دریاے پر آشکوه زد
بلکه بر خورشید خشان راه زد
گشته گریان هم ایسرو هم فقیر
گفت میرا ورا که خیز اے ارجمند
گر چه استحقاق داری صد چنین
برگزین خود هر دو عالم اندک است
که بدست خویش چیسری برگزین
که کنم من این دخیلانه دخول
مانع آن بدکان عطا صادق نبود
شیخ را هر صدق می ناید چشم
که گدایانه برو چیزے بخواه
ورنه از اموال بے پروا ستیم
بعد ازان امر آمدش از کردگار
ما بدار میت ز غیب این دستگاه
دست در زیر حصیرت کن برآر
در کعب تو خاک گردد ز زبده

ہرچہ خواہند تابدہ مندیش انان
 و عطاے مانہ تخسیر و نہ کم
 دست دیر بوریا کن بسے سند
 پس دزیر بوریا پر کن تو مشیت
 بعد ازین از احسہ نامنون بدہ
 رویدامند فوق ایدہم تو باش
 دام داران راز عہدہ وارمان
 بود یک سال دگر کارشن بہین
 ز شدے خاک سیدان کفش
 حاجت خود گریختے آن فقیر
 پیش او روشن ضمیر ہر کسے
 ہرچہ در دل داشتے آن پست خم
 پس بگفتندے چہ دانستی کہ او
 او بگفتے خانہ دل خلوت است
 اندر او ہر عشق یزدان کاریت
 خانہ سامن رو فتم از نیک و بد
 ہرچہ بینم اندر و غیر خدا
 وادیزدان را تو بیش از بیش دان
 نے پشیمانی نہ حسرت نے ندیم
 از برائے روئے پوش چشم بد
 وہ بدست سائل شکستہ پشت
 ہر کہ خواہد گوہر مکنون بدہ
 ہمچو دست حق گزافہ رزق پاش
 ہمچو باران سبز کن فرشن جان
 کہ بدادے زر ز کیسے رتبہ دین
 حاتم طائی گداے در صفش
 او بدادے و بدانستے ضمیر
 از فقیر و وام دار و مفلس
 قدر آن دادے نہ بسیار و نہ کم
 اینقدر اندیشہ دارد اے عمو
 خالی از گدیہ مثال جنت است
 جز خیال وصل و دیار نیت
 خانہ ام پر گشت از نو چہ خدا
 آن من نبود بود عکس گدا

پس مصفے کن درون خویش را

تا بدانی ستر ہر درویش را

چریدن گاو سه همه روز بصر اول اغر شدن به شب از خوف فردا

۴۵۸

یک جزیره سبز هست اند جهان	اندر و گاویت تنها خوش زمان
جله صحرار اچسرد او تا شب	تا شود زلفت عظیم و منتخب
شب از اندیشه که فردا چه خورم	گرد او چون تار مولانا سر زغم
چون بر آید صبح بینه سبز وشت	تا میان رسته قصیل سبز وشت
اندر افتد گاو با جوع البقر	تا شب آزا پسرد او سر بسر
یا ز زلفت و نرسیده دلتر شود	آن قنقش از پیه و قوت پر شود
باز شب اندر تب افتد از فرع	تا شود لاغسر ز خوف منتج
که چه خواهد خورم خورد فردا وقت خور	سالمها نیست کار آن بقدر
ایچ نندیشد که چندین سال من	میخورم زمین سبزه زار و زمین چمن
بیچ روزی کم نیاید روزیم	چیت این ترس و غم و دوسوزیم
باز چون شب میشود آن گاو زلفت	میشود لاغسر که آوه رزق رفت
نفس آن گاو است آن شب این جهان	که همی لاغسر شود از خوف نمان
که چه خواهد خورم خورد مستقبل عجب	لوت فردا از کجا سازم طلب
سالمها خوردی و کم نماند ز خور	ترک مستقبل کن و ماضی نگر

لوت پوت خورد و راهم یاد دار
منگر اندر غابرو کم باشن زار

گردیدن با ہے در روز بشمع و طلب آدمی

این نہ مردانند اینہا صورت اند

مردہ نمانند و کشتہ شہوت اند

آن کے باشع برسیگشت روز
 بوالغضو لے گفت اور اکاے فلان
 میں چہ سجوی تو ہر سو با چراغ
 گفت می جویم بہر سو آدمی
 گفت من جو یائے انسان گشتام
 گفت مردے ہست این بازار پر
 گفت خواہم مرد بر جادہ دورہ
 وقت خشم و وقت شہوت مرد کو
 کو درین دو حال مردے در جہان
 گفت ناد چیز می جوئی و یک
 ناظر ہستی از اصل بیخبر
 چرخ گردان را قضا گمرہ کند
 تنگ گردانند جہان چارہ را
 اے قرارے دادہ رہ را گام گام
 چون بدیدی گردش سنگ آسیا
 خاک را دیدی بر آمد بر ہوا
 گرد بازار و دشن پر عشق و سوز
 میں چہ سجوی بہ پیش ہر دکان
 در میان روز روشن چیت لاغ
 کو بودے از حیات آن دے
 می نیام بیج و حیران گشتہ ام
 مردمانند تا خراے دانائے خیر
 در رو خشم و ہیبت گام شدہ
 طالب مردے دوا نم کو بکو
 تا فداے او کم امر و زحمان
 غافل از حکم خداے نیک نیک
 فرع ما نیم اصل احکام قدر
 صد عطار در را قضا ابلہ کند
 آب گردانند حدید و خار را را
 خام خامی خام خامی خام خام
 آب جو را ہسم بہین آخسہ بیا
 در میان خاک بنگر ماہ را

۴۰۲ دیگہائے فسکری مہی بوش
یونیت قصص اند آتش ہم نظری کُن ہوش
دقہ پنجم

۲۶

دعوت کردن مسلمانے مغے را بدین اسلام

۴۶۰

مغے را گفت سرو کاسے فلان
گفت اگر خواہی خدا مومن شوم
گفت میخوای خدا ایمان تو
یک نفس نفس و آن شیطان پشت
گفت اے منصف چو ایشان غالب اند
یار او تا نم بدن کو غالب است
چون خدا سخن است از من صدق فیت
نفس و شیطان خواہش خود پیش برد
گفت مومن بشنو اے جبری خطاب
بازے خود دیدی اے شطرنج باز
نامہ عذر خودت بر خواندی
نکتہ گفتی جبر یا نہ در قضا
اختیارے ہست مار بے لگان
اختیار خود بین جبری شو
نہک را ہرگز نگوید کس بیا
آدمی را کس نگوید بدین سپہ

ہم مسلمان شو یا شش از مومنان
ورنہ از اید فضل ہم موقن شوم
تار ہداز دست و دوش جان تو
می کشدت سوئے کفران و کشت
یار او باشم کہ باشد زورمند
آن طرف افتم کہ غالب جاذب است
خواستش چہ سود چون پیش رفت
وان عنایت قہر گشت و خرد و مرد
آن خود گفتی تا کس آورد جواب
بازے خمت بہ سین ہن دواز
نامہ سنی بخوان چہ مامدی
بتر آن بشنو ز من در جاسرا
حس را ہن گزنتانی شد عیان
رہ را کردی براہ کج مرو
از کلونے کس کجا جوید وفا
یا بیا اے کورخوش در من نگر

۴۶۱

گفت یزدان ماضی الامی حرج
 کس نگوید سنگ را دیر آیدی
 اینچنین واجب تھا مجبور را
 امر و نہی و شتم و شریف و عیب
 اختیار سے ہست در ظلم و ستم
 اختیار اندر در وقت ساکن است
 اختیار و دایمہ در نفس بود
 چونکہ مطلوبے برین کس عرضہ کرد
 و آن فرشتہ خیر ما بر غنیم دیو
 تا بجنبہ اختیار خیر تو
 پس فرشتہ و دیو گشتہ عرضہ دار
 کافر سے جبری جواب آغاز کرد
 لیک گزین آن جوابات و سوال
 زان ہم تر گفتنیہا ہستان
 اند کے گفتیم زان بحثائے عقل
 در میان جبرئے و اہل تدر
 گرفتارماندی زد و فتح خصم خویش
 چون بدون شوشان نبود در جواب
 چونکہ مقضے بد و دام آن روش
 تا نگردد ملزم از اسکاں خصم
 تا کہ این ہفتاد و دو ملت مدام

یاقوت القاضی

۴۰۳

کے ہند بر کس حرج رسد لفرج
 یا کہ چو با تو چہ ابرمن زدی
 کس نگوید یا زندہ معذور را
 نیست جز مختار را اے پاک جیب
 من ازین شیطان نفس این خواستم
 تا ندید او یوسفے گفت را سخت
 روشنی آید آنگہ پردہ بالے کشود
 اختیار خفہ بکشتاید نہر د
 عرضہ دار و ہمیکند در دل غریو
 زانکہ پیش از عرضہ خفہ استلین و نو
 بہر تحریک یک عروق اختیار
 کہ ازان حیران شد آن بنطیق مرد
 جلد و اگویم بماتم زمین مقال
 کہ بدان ہم تو بایذیشان
 زانکہ کے پیدا شود قانون کل
 ہمچنین بحث است تا حشر و نشر
 مذہب ایشان بر افتادی ز پیش
 پس رسیدند سے ازان راہ تباب
 میدہدشان از ذلال پرورش
 تا بود محبوب از اقبال خصم
 و جہان ماندالی یوم القیام

۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶

دزد و شحمه

۴۶۳

این مثل بشنو، مثنوی منکر بدان

اختیار غرضش را در امتحان

گفت دزد و شحمه را کای بادشاه
گفت شحمه: آنچه من هم می‌کنم
از دکانی که ترسیده بود
بر سرش کوبی دوسه شتا اے کره

آنچه کردم بود آن حکم
حکم حق است اے دو چشم روشنم
کاین ز حکم ایزد است اے باخود
حکم حق است اینک اینجا باز نه

دزدیدن شخص میوه از باغ و گفتن که این حکم خداست

۴۶۴

آن یکے بر رفت بالا اے دخت
صاحب باغ آمد و گفت اے دنی
گفت از باغ خدا بنده خدا
عامیانه چه ملامت میکنی

میفشاندا و میوه را دزدانه سخت
از خدا شربت کوچه میکنی
گرفت از باغ خدا بنده خدا
عامیانه چه ملامت میکنی

تا بگویم من جواب بگو حسن
میزدا و بر پشت و ساقش چوبخت
میگفتی این بیگانه را زار زار
میزند بر پشت دیگر بنده خوش

پس بپشت سخت آندم بر دخت
گفت آخر از خدا شرعے بدار
گفت که چوب خدا این بنده اش

۴۶۴

چو سبق و پشت و پہلو آن او من غلام آلت و ستر آن او
گفت تو بہ کردم از جبر اسے عیار اختیار است اختیار است اختیار
اختیارت اختیارش بہت کرد اختیارش چون سوار سے زیر گرد

دیدنِ شیشے غلامانِ عمید خراسانی را گفتنِ ایک اسے خدا بندہ پروری از عمید بیاموز

دزد گرد تو از سزا یاد اب

باشد از یارت بد اند فلج

قدراں دزد تو از سزدون شود

دزد چون کوہے قدم بیرون بند

آن یکے گستاخ روا نذر ہرے چون بدیدے او غلام ہترے
جامد طلسم کمر زین روان روئے کردے سوئے قبلہ آسمان
کاسے خدا زین خواجہ صاحب من چون نیاموزی تو بندہ داشتن
بندہ پروردن بیاموز اسے خدا زین رئیس و خستیار شہر ہا
بود محتاج و بہمنہ بینوا در زستان لرز لرزان از ہوا
انہا طے کرد آن از خود بری جراتے بنود او از مستری
اعتمادش بر ہزاران ہو بہت کہ ندیم حق شد اہل معرفت
گر ندیم شاہ گستاخی کند تو کن چون تونداری آن سند

حق مسلمان داد و میان بہ انکر
گر کئے تاجے دہاؤ داد و سر
تاسیکے روزے کہ شاہ آن خواجہ را
شہم کرد و بہ بشتش دست و پا
آن غلامان را شکنجہ می نمود
کہ دنیستہ خواجہ بنامید زود
ستر او با من بگوئید اسخسان
ورنہ برم از شما حلق و لسان
دست یکاہ شان تعذیب کرد
روز و شب شکنجہ و افتار درد
پارہ پا کرد شان و یک غلام
گفتش اندر خواب بالفت کے کیا
اسے دریدہ پوستین پوشان
زانکہ می بانی ہمہ سالہ پوش
فضل تست این غصہ ہائے و بیم
گر بد و گرت آن از خویش دان
کے نمود دست ما از رشہ
ز انکہ میکاری ہمہ سالہ بنوش
این بود معنی قد جفت اعلم
نیام رانیکی بودا بدر است بد

مجنون حسن لیلی

عشق صورتہا بسازد در فراق
تا مصور سر شد وقت تلاق
کا سہادان این صور را اندرو
آنچہ حق ریزد بدان گیرد علو

اہلہان گفتند مجنون را از جہل
حسن لیلی نیست چندان ہمت پہل
بہتر از دوسے صد ہزار ان دل را
ہست مجنون ماہ در شہر اسے کیا

تلازمین ترزد ہزاران حور و شس
ہست بگزین زن ان ہمیکبار خوش
وارطان خود را و مارا نیسنرم
از چنین سودا سے زشت مہتم
گفت صورت کوزہ است حسن سے
مے خدایم مید ہد از طرف سے
مر شمارا سر کہ داد از کوزہ اش
تا نباشد عشق او تان گوش کش
انسیک کوزہ دہد زہر و عمل
ہر یکے را دست حق عزوجل
کوزہ می بینی بسیکن آن شراب
رو سے نماید چشم ناصواب
قاصرات الطرف باشد ذوق جان
جز بخصم خویش نماید نشان
قاصرات الطرف باشد آن دم
دین مجاہد ظرہا ہچون خیام

دعوت کر دن مسلمانے گبرے را باسلام در عہد بایزید

مومن آن باشد کہ اندر نیک بد

کافرا ز ایمان او حسرت خند

بود گبرے در زمان بایزید
گفت اور ایک مسلمان سعید
کہ چہ باشد گر تو اسلام آوری
تا بیابی صد نجات و سروری
گفت این ایمان اگر بہت اے میر
آنکہ دارد شیخ عالم بایزید
من ندارم طاقت آن تا بیان
کان فزون آمد ز کوششہاے جان
گرچہ در ایمان و دین نامو قہم
لیک در ایمان او بس مومنم
دارم ایمان کان ز جملہ برتر است
بس لطیف و با فروغ و با فراست
مومن ایمان اویم در بہان
گرچہ ہر دم بہت محکم بردمان

باز ایمان خود گرایمان شمایست
 آنکه صد سلیش سوئے ایمان بود
 زانکه نامے میند و مغیش نے
 چون بایسان شما او بسگرد
 (۳۰) یک از ایمان و صدق بایزید
 و از چهره و او ایمان بایزید
 (۳۱) قطره از ایمانش در بحر ار رود
 او یکے جان دارد از نور منیر
 گروهی نیست لے بر او چیت آن
 و رو آنست این بدن او و چیت
 بایزید ار این بود آن روح چیت
 حیرت اندر حیرت است آیار من
 نے بدان میستم و نے اشتیاست
 چون شمارا دید آن فاقه شود
 چون بیابان را مفاز و گفتی
 عشق او ز او و ایمان بغیر
 چند حسرت در دل و جانم رسید
 آن سرینهار چنین شیر فرید
 بحر اندر قطره اش غرقه شود
 او یکے تن دارد از خاک حقیر
 پر شده از نور او و مفت آسان
 اسے عجب این دو کد این است کیت
 و رو آن روح است این تصویر کیت
 این نہ کار تے نے ہم کار من

بانگ ناز کردن موفن رشت آواز در کافرستان

این حکایت یاد گیر اسے تیز موش
 یک موزن داشت بس آواز بد
 خواب خوش بر مردمان کرده حرام
 کو دکان ترسان از او در جامه خواب
 مجتمع گشتند مرقو ذبیح را
 صورش بگذار و معسنی رانیوش
 شب همه شب میدریک خلق خود
 در صداع افتاد و از دے خاص و عام
 مرد و زن ز آواز او اندر عذاب
 بہر دفع زحمت و تصدیح را

میں طلب کروندا اور اور زمان
 انداخت جملہ آسودیم ما
 چون رسید از تو بہر یک دوستی
 بہر آسائش ز بان کوتاہ کن
 قافلہ می شد کعبہ از ولہ
 شبگیر کردند اہل کاروان
 وان موزن عاشق آواز خود
 چند گفتند شن گو بانگ نماز
 او ستیزہ کرد و کج بے ہتہ ز
 خلق خائف شد ز فتنہ عامہ
 شمع و حلوا و یکے جامہ لطیف
 پرس و پرسان کاین موزن کو کجاست
 مین چہ راحت بود زان آواز زشت
 دخترے دارم لطیف و بس سنی
 بیچ این سودا نمی رفت از سرش
 در دل او ہر ایمان رستہ بود
 در عذاب و درد و آشکنجہ بدم
 بیچ چارہ من نہ استم دران
 گفت دختر چیست این کردہ بانگ
 من ہمہ عمر انہیں آواز زشت
 خواہر ش گفتہ کہ این بانگ اذان
 اچھا داوند و گفتند اسے قلان
 بس کرم کردی شب روز اسے کیا
 خواب رفت از ناگون ہم مدتے
 در عوض آن سہمتے ہمراہ کن
 اچھہ بستہ شد روان با قافلہ
 منزل اند موضع کافرستان
 در میان کافرستان بانگے نو
 کہ شود جنگ و عداوت ہا دراز
 گفت در کافرستان بانگ نماز
 خود بیامد کافرے با حبلمہ
 بدیہ آورد و بیامد چون ایعت
 کہ صدائے بانگ و راحت فرہبت
 کو فتاد از وے بناگہ در کشت
 آرزو می بود اورا مومنی
 پند ہا میداد چندین کافر ش
 ہچو مجر بود این غم من چو عود
 کہ بجنبہ سلسلہ او و بدم
 تا فرو خواند این موزن آن اذان
 کہ بگو شسم آید این دو چارہ بانگ
 بیچ نشنیدم درین دیر و کشت
 ہست اسلام و شعار مومنان

باورشش نامد پیر سید از در
 آن در گم گفت آری اسے قمر
 چون یقین گشتش رخ او زد شد
 وز سلمانی دل او سرد شد
 باز ستم من ز تشویش و عذاب
 دوشش خوش ختم در ان بخوف خواب
 راجستم این بود از آواز او
 بدیدم بشکر آن مرد کو
 چون بدیدش گفت این بدید گیر
 کہ مرا گشتی محبیر و دشگیر
 آنچه کردی با من از احسان و بر
 بندہ گوشتہ ام من ستم
 گر بمال و ملک و ثروت فرومے
 من دہانت را پر از زر کردے

خوردن زنی گوشت را گفتن کہ گر بہ خوردہ است

بود مردے کد خدا اور از نے
 سخت طناز و پلید و رہز نے
 ہر چہ آوردے تلف کردیش زن
 مرد مضطر بود اندر تن زدن
 بہر بہان گوشت آورد آن میل
 سوئے خانہ باد و صد جہد طویل
 زن بخوردش با شراب و با کباب
 مرد آمد گفت دفع نا صواب
 مرد گفت گوشت کو بہان رسید
 پیش بہان کوت می باید کشید
 گفت زن کین گر بہ خورد آن گوشت را
 گوشت دیگر خر گرت باید ترا
 گفت اسے ایک ترا زور اہیار
 گر بہ را من بر کشم اندر عیار
 بر کشیدش بود گر بہ نیم من
 پس بگفت آن مرد کاے محال زن
 گوشت بدش اوقیہ افزون از ان
 این اگر گر بہ است پس آن گوشت کو
 گر بہ ہم شش اوقیہ ہست اسے چیلہ ان
 ور بود این گوشت بنا گر بہ تو

شکستن زاپده سے سوئے شراب امیر کے را

بدامیر سے خوشدلے سے خوارہ
 مشفقے، مسکین نواز سے عادے
 شام مردان و امیر المومنین
 دور قیٹے بود و ایام مسیح
 آمدش بہان بنا گاہان شبے
 بادہ میبایست شان در نظم حال
 بادہ شان کم بود گفت و با غلام
 از فلان راہب کہ وارد خمر خاص
 دو سیو بستد غلام و خوش روید
 ز بداد و بادہ چون زر خرید
 بادہ کان بر سر شاہان جہد
 فستہا و شورما انگیختہ
 اخینین بادہ ہی برد آن غلام
 پیش آمد زاپدے غم دیدہ
 تن ز آتشہا سے دل بگداختہ
 گوشمال محنت بے زینہار
 دیدہ ہر ساعت خلش در اجہاد
 سال و مہ در خاک و خون آمیختہ
 کہن ہر خمسور و ہر چپارہ
 کرے، ند بخنخے و در یاد لے
 راہبان و رازدان و دور بین
 خلق دلدار و کم آزار و طبع
 ہم امیر جنس ادو خوش نشے
 بادہ بود آن وقت ماذن و حلال
 رو سیو پر کن، ہما آور مدام
 تاز خاص و عام یا بد جان خلاص
 در زمان تا دیر رہبانان رسید
 سنگ داد و در عوض گوہر خرید
 تاج ز بر تارک ساقی ہند
 بندگان و خسران آمیختہ
 سوئے قصر آن امیر نیک نام
 خشک مغزے در بلا پیچیدہ
 خانہ از غیر خندا پرداختہ
 داغہا بردا غہا چندین ہزار
 روز و شب چسیدہ او بر جہاد
 صبر و حلمش نیم شب بگریختہ

دید و شب یک غلام نیک پے

گفت ز ابد و سبوحیت آن

گفت این آن فلان میرا بل

طالب یزدان و آنکه عیش و کوشش

ز دوزخ بر یونگ شکست

رفت پیر و گفتش با ده کو

میر چون آتش شد و بر جت رست

تا بدین گرم گران کو بم سرشش

اوج و اندام معروف از سگی

تا بدین سالوس خود را جا کند

کو ندارد خود تنه از لاهمان

او اگر دیوانه است و فتنه کاو

تا که شیطان از سرشش بیرون رود

میر بیرون جت و دیو سے بدست

خواست کشتن مرد زاهد را از خشم

مرد زاهد می شنید از میر آن

گفت در رو گفتن ز شسته مرد

روے باید آئینه وار عین

چون محله پر شد از بیباک میر

خلق بیرون جت زود از چپ راست

مغز او خشک است و عقلش این زبان

۲۵

۲۴۳

۲۶

در ستایش او زمین میگردی

گفت باد و گفت آن کیست آن

گفت طالب را چنین باشد عمل

یاوه شیطان و آنکه عیز و کوشش

او سبواندخت از زاهد حجت

ماجر او گفت یک یک پیش او

گفت بنا خسانه زاهد کجاست

آن سر بے دانش مادر غرش

طالب معروفیت و شهرگی

تا بچیز نئے خویشتن پیدا کند

کو قلس می کنند با مردمان

دارو سے دیوانه باشد کیر گاؤ

بے لبت خربندگان خرچون رود

نیم شب آمد به زاهد نیم مست

مرد زاهد گشته پنهان زیر پشم

زیر پشم آن رسن تابان پنهان

آئینه مانند که رو را سخت کرد

تا ت گوید روے زشت خود بین

وز لکد بر در زدن و ز دار گوید

کاسے مقدم وقت عفو است و صفا

کتر است از عقل و فهم کو دکان

زہد و پیری ضعف بر ضعف آید
 بچ دیدہ گنج نادیدہ زیار
 صحر کن ناسے میز بر سخته او
 تاز جرست ہم خدا عفو سے کند
 میر گشت آن کیت تاسکے زند
 چون گذر سازد بگویم شیراز
 بلکہ بگذارد زہیت پنجه را
 بندہ مار چہرہ آزد دل
 خربت کان بہ زخون است رخت
 یک جان از دستوں او کے برد
 نیز قہر غیش بر پیش زخم
 ور شود چون ماتی اندر آب در
 گرد و درنگ سخت از کوشتم
 جان نخواہد برد از شمشیر من
 من بر اتم بر تن او ضربتے
 کار او سالوس زرق و جلیت است
 باہمہ سالوس و بامانیہ ہم
 بر سرش چندان زخم گزہ گران
 خشم خونخوارش شدہ بد سرکشے
 آن شفیعان از دم و مہیا سے او
 کاسے امیر از تو شاید کین کشی

و اندران زہدش کشادے تاشدہ
 کار ما کردہ ندیدہ مزد کار
 در نگر در درد و بد بختے او
 زلت را مغفرت در آگند
 بر سوئے ماسبور البشکند
 ترس ترسان بگذرد با صہ حذر
 مور گرد پیش قہر م اژدہا
 کرد مارا پیش ہسمان بخل
 این زمان ہ چون زمان از ما گزشت
 گشت چون مرغ و بر بالا پرد
 پروبال مردہ زیش بشکنم
 از نہیب من شود زیر و زبر
 از دل سنگین کنون بیرون کشم
 و کنند صد حیلہ و تدبیر و فن
 تا بود مردیگران را عبرتے
 یک مقصودش بیان شہرت است
 داد او چو داد او انیدم دہم
 کز تنش بیرون رود جان و روان
 از دہانش می برآمد آتشے
 چند بسیدند دست پائے او
 گزشت بادہ تو بے بادہ خوشی

یادہ سرمایہ زلف تو برد
 بادشاہی کن بخشش اسے رحم
 گفت نے نے من جریعتان بیم
 وار ہیدہ از ہم خوف امید
 من چنان خواہم کہ چون یاسین
 بپوشش بید یاران چپ است
 آنکہ فوکروہ است با شاد نے سے
 انبیان زین خوشی بیرون شدند
 زانکہ جان شان این خوشی را دید بود
 ہر کرا نور حسیعتی رو نمود
 بہر محو چرخہ اجام ہوا
 دختران را لعبت مردہ دہند
 چون ندارند از فتوت زور دست
 کاندان قانع بہ نقش نبی
 وان جهان مارا چو روزے روئیت
 آن کے نقش ششمہ چہان

لطف آب از لطف تو حیرت خورد
 اے کریم ابن الکریم ابن الکریم
 من بذوق این خوشی قلنغ نیم
 کہ ہی گردم بہر سو بہو بہید
 کہ شوم گاہ بہ چنان گاہ چمن
 کہ ز باد سخن گو نہ گو نہ رقصہا ست
 این خوشی را کے پسند خواجہ کے
 کہ سرشتہ از خوشے حق بند
 این خوشیہا پیش شان بازی نمود
 کے شود تلخ بتاریکی و دور
 بہر سنکر آب شور بس نفور
 کہ ز لعب زندگان نا آگہند
 کو دکان رایع چوبین بہتر است
 کہ نگاریدہ است اندر دیر نا
 ایچ ما پرواے نقش و سایہ نیست
 وان دگر نقشش چو مہ بر آسمان

۴۱۶

لطیفہ گفتن ضیاء بلخ در باب شیخ الاسلام تاج

۴۱۷

آن ضیاء سخن خوش الہام بود
 داد آن تلخ شیخ اسلام بود

گشتہ دائم در ملازم درس جو
بود کو تہ قد و کوچک پہچو فرخ
این ضیا اندر ظرافت بد فزون
بود شیخ اسلام را صد کبیر ناز
وین ضیا ہم واسطے بد بادی
بارگہ پر قاصد میان و صفا
این برادر را چنین نصف القیام
انفعالی داد حالے دوزخ و شش
اند کے زان قد سروت ہم بدزد

۱۰۴
 و مقرر پنجم
 از برائے علم خلق پیش او
 تاج شیخ اسلام دارالملک پلغ
 گرچه فاضل بود و فاضل و ذوقنون
 او بے کوفت ضیاء از حد دراز
 زین برادر تنگ و عاشر آمد
 روز محفل اندر آمد آن ضیاء
 کرد شیخ اسلام از کبر تمام
 پس ضیاء چون دید کبر اندر سرش
 گفت آری بس درازی بهر فرد

مات کردن و لقا شاه ترمز را در خطر نجات

مات کردش زود خشم شه بتافت
 یکیک آن شطرنج می زد بر سرش
 صبر کرد آن دلقک و گفت الا مان
 او چنان لرزان که عوارز مهریر
 وقت شه شه گفتن و میقات شد
 نش ند بر خود فلکند از بیم تفت
 گشت پنهان تا ز خم شه شه بد
 گفت شه شه شه شه شاه گزین

شاہ بادشاہ ہمیں شطرنج باخت
گفت شہ شہوان شہ کبر اور شس
کہ بگیر اینک شہ شہائے قلعہ بان
دست دیگر باختن فرمود میر
باخت دست دیگر و شہ مات شد
بر جہیدان و قلعہ و در کج رفت
زیر بالشہا و زیر شش نہ
گفت شہ ہے ہے چہ کردی چہستین

۴۱۶
 قیامت قصص
 کے تو ان حق گفت جزیر لحات
 باجو تو خشم آور آتش سجات
 اسے تو مات ورنہ خیم شامات
 می زخم ششہ شد ز زیر رختبات

۳۷

ہمان کد خدا وزن او

۴۷۷

ہست ہمان خانہ این تن بجوان
 ہر صباے نسیف نو آید دران
 ہرچہ آید از جہان غیب و ش
 در دولت ضعیف است اورا در خوش
 بین گو کہ ماند اندر گر دغم
 کہ ہسم اکنون باز پردہ در عدم

آن یکے را بیگمان آمد قنوق
 خوان کشفید اورا کر امتہا نود
 مرد زن را گفت پنهانی سخن
 بستر مارا بگستر سوئے در
 گفت زن خدمت کنم شادی کنم
 ہر دو بستر گسترید و رفت زن
 ماند ہمسماں عزیز و شوہر ش
 در سمر گفت سوز ہر دو منتخب
 بعد ازان ہمان ز خواب و از سمر
 ساخت اورا ہمو طوق اندر عنق
 آن شب اندر کوئے ایشان جو بود
 کا شب اے خاتون جامہ خواب کن
 بہر ہمان گستر آن سوئے در
 سمع و طاعت اے دو چشم رو ششم
 سوئے خانہ سوز کرد آنجا وطن
 نقل بہا دند از خشک و ترش
 سر گذشت نیک و بد تا نیم شب
 شد بران بستر کہ بد آنسوئے در

کہ ترا این سو استاے جان جایت
 بستر آن سوئے در گلندہ ام
 گشت مبدل دان طرف ہماں غنود
 کز شکوہ ابرشان آمد شگفت
 سوئے درختہ است دآنسوان عمو
 داد ہماں را بر غمت چند بوس
 خود ہماں آمد ہماں آمد ہماں
 بر تو چون صابون سلطانی بماند
 بر سر و جان تو او تاوان شود
 موزہ دارم من ندارم غم ز گل
 در سفر یکدم سبب ابرو شاد
 کاین خوشی اندر سفر ہزن شود
 چون رسید وقت آن ہماں فرد
 گریزاے کرم از طبیعت گیر
 رفت و ایشان را در ان حسرت گذشت
 صورتش دیدند شمع بے لگن
 چون بہشت از ظلمت شب گشت فرد
 از غم و از فحلت این ماجرا
 ہر زمان گفتے خیال مہمان
 می نشاندیم لیک روزی تان نبو
 آید اندر سینہ چون جان عزیز

شو ہزار فحلت بد و چیزے نگفت
 کہ برائے خواب تو اے بوالکرم
 آن قرارے کہ بزن او کردہ بود
 تہن شب آنجا سخت باران در گرفت
 زن بیامد بر گسان آنکہ شو
 رفت عریان در لحاف اندم و س
 گفت می ترسیدم اے مرد کلان
 مرد ہماں را گل و باران نشاند
 اندرین باران و گل او کے رود
 زود ہماں جیتے گفتاے زن بہل
 من روان شتم شمار خیر باد
 تاکہ زو تر جانب معدن رود
 زن پشیمان شد ازین گفتار سرد
 زن بے گفتش کہ آخر اے ہیر
 لا بہ و زارے زن بودے نہشت
 جامہ ارزق کرد از غم مرد و نل
 میشد و صحر از نور شمع مرد
 کرد ہماں خانہ خسانہ خویش را
 در درون ہر دو از را نہ ہسان
 کہ بدم یا ز خنجر صمد گنج جو
 ہر زمان فکرے چو ہماں عزیز

۴۱۸
 یو آیت قصص
 فکر داسے جان بجائے شخص دان
 فکر غم گراو شادی میزند
 زانکه شخص از فکر دارد قدر جان
 کار ساز بهای شادی میکند

۳۸

۴۷۸
 وادون شخصے دختر خود را به ناکفوسے و وصیت
 کردنش کہ ازین شوهر خود حامله شو

خواجہ بود است ادراد دخترے	زہرہ خدیجے مہرے سین بے
گشت بالغ واد دختر را بشو	شو نبود اندر کفایت کفو او
خبر بزه چوان در رسد شد آبناک	گرو نشگانی، تب گشت و ملاک
پون ضرورت بود دختر را بداد	او بنا کفوسے ز تخویف فساد
گفت دختر سر را کرین داماد تو	غیش را پرہیز کن حال شو
کہ ضرورت بود عقد این گدا	زین غریب خوار را نبود وفا
ناگہان بیک کند ترک ہم	بر تو طفل او بماند مظلوم
گفت دختر آسے پذیر خدمت کنم	ہست پندت دلپذیر و مقنم
ہر دور وزے ہر روزے پان بد	دختر خود را بفرمودے حذر
ایچنین قوسے بعالم ہم بدند	کہ چنین نوسے نصیحتگر شدند
حامله شد ناگہان دختر ازو	چونکہ بدہر دو جوان خاتون و شو
از پدر آزاہنسان میداشتش	بیج ماہہ گشت کودک پاک شش
گشت پیدا گفت بابا چیتاین	من نگفتم کہ ازو دوری گزین

ان رویتہا سے من بخود ہا و بود
گفت: بابا چون کسب پرہیز من
پنہ را پرہیز از آتش کجاست
گفت: نے گفت کہ سوئے ادمرو
در زمان حال و انزال و خوشی
گفت: چون دامن کہ از آتش کیت
گفت: چون چشمش کلا پیہ شود
گفت: تا چشمش کلا پیہ شدن
نیت ہر عقل حقیر سے پاندار

کہ نکر دت و عطا و پسندم بیج سود
آتش و پنہ است بیشک دوزن
یا در آتش کے حفاظ است و تعاست
تو پذیرائے منے ادمرو
خویش را باید کہ از وسے در کشی
این نہان است و بغایت در دست
فہم کن: کان وقت از آتشش بود
کو گشتہ است این دو چشم کو رہن
وقت حرص و وقت جنگ کار را

۴۷۹

فتن صوفی بغزا و ہیوش شدن از گردن چشم کافر

رفت یک صوفی بشکر در غزا
ماند صوفی باینہ و خیمہ ضعاف
شغلان خاک: بحبا ماندند
جنگہا کردہ مظفر آمدند
ارمغان دادند کاسے صوفی تو نیز
پس گفتند شش کہ خشینے چرا
زان تطف: شیخ صوفی خوش نشد
پس گفتند شش کہ آدر دیم اسیر

ناگہان آمد قطار بیت و غما
فارسان ماندند تا صفت مصاف
سابقون السابقون در را ندند
باز گشتہ با عننائیم سود مند
ادبرون انداخت: نستد بیج چیز
گفت: من محرم ماندم از غزا
کو میان غزو و خجروش نشد
آن یکے را بہر کشتن تو بگیر

۴۷۹

سر بر سرش تا تو هم غازی شوی
 آب را اگر در حضور صد رویشیت
 بر دصوفی آن اسیر بسته را
 دیر ما ندان صوفی آنجا با اسیر
 کافری بسته در دست او کشتنیت
 رفت آن یک در تفحص و پیش
 بپو نر بالاسکے ماده آن اسیر
 دستها بسته از می خانیید او
 گبری غانیید بادندان گلوش
 بسته بسته گیسو چون گریه
 نیم کشتش کرد بادندان اسیر
 غازیان کشتند کافر را تیغ
 بر ریح صوفی زدند آب و گلاب
 چون بپوشش آمد بید آن قوم را
 الله الله این چه حال است اسیر
 از اسیر نیم کشته بسته دست
 گفت چون قصد سرش کردم چشم
 چشم را و اگر دین او سوسے من
 گردش چشمش مرا شکر نمود
 قصه کوتاه کن که از آن چشم انجین
 قصه کوتاه کن که از آن غمزه گران

اندک خوش گشت صوفی دل قوی
 چونکه آن بنودتسیم کرد نیت
 در پس خسر که آرد او غزا
 قوم گفتند اسے عجب چون شد فقیر
 بسملش را موجب تا خیر چیست
 دید کافر را ببالاسکے ویش
 بپو شیرے خفته بالاسکے فقیر
 از سر استیزه صوفی را گلو
 صوفی افتاده بزیرو رفته هوش
 خسته کرده خلق او بے حرب
 ریش او پر خون ز خلق آن فقیر
 همدان ساعت رحمت بیدریغ
 تا پوشش آمد زیوشی خواب
 پس بر سیدند چون بداجرا
 انجین بپوشش گشتی از چه چیز
 انجین بپوشش افتادی دست
 طرفه در من بنگرید آن شوخ چشم
 چشم گردانید و شد هوشم ز تن
 می ندانم گفت چون پر هول بود
 رفتم از خود او فتادم بر زمین
 رفتم از خود او فتادم بر زمین

موم گفت نفس، یہ پکار و نبرد
گرد و مطیع گرد و اندر غافت
چون ز چشم آن اسیر بسته دست
غزوہ کے تانی، کزان چشم نہ چین
با چنین زہرہ کہ تو داری، گرد
تا اگر رسوا گردی، در سپاہ
غرق گشتی، کشتی تو در شکست
رفتی از دست و فتادی بر زمین

رفتن عیاضی ہفتاد بار بغزا و محروم ماندن از شہادت

گفت عیاضی نو بارہ آدم
بے زہرہ رستم میان تیغ و تیر
تیر خوردن بر گلو یا مقتل
بر تنم یک جا نگہ بے زخم نیت
یک بر مقتل نیا تیر
چون شہادت روزے جاغم نبود
در جہاد کبر افکنم بدن
بانگ طبل غازیان آمد گوش
نغم از باطن مرا آواز داد
خیز، ہنگام غزا آمد برو
گفتم اے نفس خبیث بے وفا
راست گویاے نفس کاین جلیت گریست
گر نہ گویا راست، حملہ آرست
تن بر ہنہ، بو کہ ز سنجے آیدم
تا یکے تیرے خرم من جاگیر
در نیابد جز شہیدے مقبل
این تنم از تیر چون پرویز نیت
کار نخت است این نہ جلدے و دہا
رستم اندر خلوت و در چلہ زرد
در ریاضت کردن و لاغر شدن
کہ خراسیدند جیش غزوہ گوش
کہ بگوش حس رسیدم بامداد
فیش را در غزوہ کردن کن گرد
از کجا میل غزا، تواذ کجا
ور نہ نفس شہوت از طاعت برست
در ریاضت سخت ترا فشارست

فصل با ننگ آورد آنکہ از درون
کہ مرا ہر روز آغوش می کشی
بیچس را نیست از عالم خبہ
در سنا بہم بیک زخم ز بدن
گفت اے ننگ منافق زبستی
نزد کردم کہ ز خلوت پیچ من
زانکہ در خلوت ہر آنچه تن کند
جنش و آراشش اندر خلوتش
این جہاد اکبر است آن صغیر است
کاہ آن کس نیست این سودا و جوش
آنچنان کس را بیاہ چون زمان

بافصاحت بے دمان اند فنون
جان من چون جان گیران می کشی
کہ مرا تو میکشی بخواب و خور
خلق ببند مروئے و ایشا من
ہسم منافق میبری تو چہیتی
سر برون نام چو زندہ است این بن
نزد برائے روئے مرد و زن کند
جز برائے حق نباشد نیتش
ہر دو کار رستم است و حیدر است
کہ ز موش و خیشش گم کرد ہوش
دو بودن از مصاف و از سان

زخم خوردن مجاہد بے بست و فردن او

صوفی دیگر میان صف حرب
با مسلمانان بکا فر وقت کر
بست زخم از دست کافر چونکہ خورد
تا نیرد تن بیک زخم از گزاف
حیفش آمد کہ بزخم جان دہد
آن یکے بود شش بکف دپل دم

اندر آمد بست بار از بہر ضرب
وانگشت او با مسلمانان بفر
بار دیگر حملہ آورد و نبرد
تا خورد او بیت زخم اندر مصاف
جان زدست صدق او آسان بہد
ہر شب افکندے یکے در آبیم

چاکر گرد و سخت بر نفس مجاز
 نفس او فریاد کرد و هر شب
 که چسبای نفس گنی یکبارگی
 به برحق یکبارگی بگذارین
 او نگشته لطفت مر نفس را
 پچنین آن صوفی ماند صنف جنگ
 با سلیمانان بکرا و پیش رفت
 زخم دیگر خورد آن راهم بست
 بعد از آن قوت نماد افتاد پیش
 صدق جان دادن بود و میں سابقوا
 این همه مردن اندر گصوت است
 اسے بسا غلت کظا هر غولف رخت
 آتش شکست و رهن زنده ماند
 آپ کشت دره زفت آن خیر و سر
 در تانی در و جان کسندن دراز
 در قنادے زار در تاب و تب
 کشتیم در غصه و بے چارگی
 نفس را کالیاسا حسی از حنین
 پچنین کشته مرا و را در عینا
 بهر حق بگرفتند بر نفس تنگ
 وقت فرا و وا نگشت از خصم تفت
 بیت کرت ریح و تیر از وے شکست
 مقوم صدق او از صدق عشق غیش
 از بنے بر خوان حبال صدقوا
 این بدن مروح را چون آلت است
 یک نفس زنده آن جانب گرخت
 نفس زنده است ارچه مرکب خون نشاند
 ماند خام و زشت از حق بے خبر

غصب کنی خلیفه مصر کینک شاه موصول را

مر خلیفه مصر را غمت از گفت
 یک کینک دارد او اندر کنار
 که شمع موصول بخود گشت جنت
 که بکالم نیت ماند سخن نگار
 نقش او انیت کاندک غذا است
 در بیان ناید که حسن مجید است

نقش بر کاغذ چو دید آن کیقباد
پہلو اسنے را فرستاد آن زبان
گفت اگر ندید بتو آن ماہ را
ور دہد تر کشش کن و مر را بیار
پہلو ان شد سوئے موصل با شتم
چون مہا بیعد در گرد گشت
ہر نواسے بنشینے از بند
زخم تیر و سنگہا سے بخیق
ہفتہ کرد اپچسین غوزیز گرم
شاہ موصل دید پیکار ہول
کہ چہ سخاوی ز خون ہونان
گر مرادت ملک و شہر موصل است
من روم بیرون ز شہزائیکہ را
ور مرادت گوہر دسیم و زرات
ہر چہ میباید ترا از سیم و زر
چون رسول آمد پیش پہلو ان
گفت من نے ملک میخواستہم نہ مال
داد کاغذ کا نذر و نقش نشان
کا ندرین کاغذ نگرچہ صورت است
نگرا ندر کاغذ این را طالبم
چون رسولش باز گشت و گفت حال

خبر گشت و جام از دستش فتاد
سوئے موصل با سپاہے بر گران
بر کن از بن آن درو در گاہ را
تا کشم من بر زمین مسہ در کنار
با ہزاران رستم و طبل و علم
قاصد اہلاک اہل شہر گشت
ہیچو کوہتات او بر کار کرد
تیغہا بر کرد چون برق از برق
برج سنگین ست شد چون بوم نرم
پس فرستاد از درون پیش رسول
کشتہ میگردند زیر جہ گران
بے چنین خونریزایت حاصل است
تا نگیسہ در خون مظلومان ترا
این رملک و شہر خود آسان تر است
می فرستم چیتلین آشوب و شر
گفت پیغام ملک اندر زبان
یک میخواستہم یکے صاحب حال
گفت پیشش بزرگو اورا عیان
زود بفرستش کہ ملک و جانت رست
بین بدو ورنہ کنون من غالبم
داد کاغذ را و نمود آن مثال

گفت معلومش چه گفت آن شاه ز
 سن نیم در عهد ایمان بت پرست
 با تبرک داد دختر را و برد
 روئے دختر چون بدید آن پهلوان
 باز گشت از موصل پیشد براه
 آتش عشقش فروزان آبخان
 قصد آن مسکر داند خمیه او
 چون زند شهوت درین وادی شرار
 صد خلیفه گشته گستر از گس
 چون برون انداخت مشوار نشست
 چون ذکر سوئے مقرر میرفت رست
 بر حمید او کون برهنه سوئے صف
 دید شیر ز سیه از نیستان
 تا زبان چون دیو در جوش آمده
 شیر ز گنبد ہی کرد از غنر
 پهلوان مردانه بود و بے حذر
 زد بشمشیر و سرش را بر شکافت
 چون که خود را و بدان خورد و نمود
 با چنان شیر بے پالش گشته جنت
 آن بت شیرین نقاسے ماهرو
 جنت شد با او بشهوت آن زمان
 صورتی کم گیر و زود این بلور
 بُت بر آن بت پرست اولی ترست
 سوئے لشکر گاه و در ساعت سپرد
 گشت عاشق بر جانش در زمان
 تا سرود آمد به پیشه در جگاه
 که مد است از زمین از آسمان
 عقل کو و در خلیفه خوف کو
 عقل را سوز و در مان شعله چو خار
 پیش چشم آتینش آن نفس
 در میان پائے زن آن زن پرست
 رستخیز و غفل از شکر بخاست
 ذوالفقار سپو آتش او بکف
 بر زده بر قلب شکر ناگهان
 صد طویل و خمیه را بر هم زده
 در هوا چون موج دریا میت گز
 پیش شیر آمد چو شیرست ز
 زود سوئے خیمه مهر و شتافت
 مردے او همچنان بر پائے بود
 مردے او ماند بر پائے و نخت
 در تعجب ماند از مردے او
 متحشرته حالمے آن و جان

چند روز سے ہم برین بجا ازان
داد سو گند شش کہ اسے بد پیر
داد سو گند شش کہ اسے خورشید
معتبر گویم بسر آن پہلوان
چون بیدار اور اعلیٰ گشت است
دید صد چند آنکہ وصف آئینہ بود
چون غلیفہ کرد اسے اجتماع
ذکر او کرد و ذکر بر پاسے کرد
چون میان پائے آن خاتون نشست
خشت خشت موش در گوش رسید
و ہم آن کز مار باشد آن صریر
نن چو دید آن سستے او از گشت
یادش آمد مردے آن پہلوان
غالب آمد خندہ زن شد دراز
سخت می خندید چون بنگیان
ہر چہ اندیشید خندہ میسرود
ہج ساکنی شد آن خندہ رو
زود شمیر از غلافش بر کشید
درد لم زین خندہ فلنے او فتاد
در خلافت راستی غریبیم
من بدانم درد دل من روختست

شد پشیمان او ازان جرم گران
کن جند آتش نگر و دوزین خیر
با خلیفہ مذاخپہ شد چیزے گو
مرکزک را سوئے شام جهان
پس ز بام افتاد او را نیز طشت
کے بود خود دیدہ مانستہ شود
سوئے آن زن رفت از بہر جماع
قصہ سخت و خیر ہر افزائے کرد
پس قضا آمد از ہمیشش بہت
خفت مردی اٹھوش کلی رسید
کہ ہی جنبہ بہ تنہ دی از صیر
آمد اندر قہقہہ خندش گرفت
کو بکشت آن شیر و اندیش چنان
جہد سیکرد و نمی شد لب فراز
غالب آمد خندہ بر سود و زبان
ہمچو بند سیل ناگاہان کشود
پس خلیفہ تیرہ گشت دست خو
گفت برتر خندہ و اگر اسے پلید
راستی گو عشوہ نتوانیم داد
یا ہر ساندہ چوب آری تو برم
بایدت گفتن ہر آنچه گفتست

درد دل شایان تو ما به و ان سطر
یک چرخه هست در دل وقت گشت
آن فراست این زمان یار منست
من بدین شمشیر بزم گردنست
این زمان یکشم ترا بے هیچ شک
در بگوئی راست آزادت کنم
هفت مصحف آن زمان بر هم نهاده
زن چو عاجز گشت گفت احوال را
شرح آن گردک که اندر راه بود
شیر کشتن سوئے خیمه آمدن
او بدان قوت که از شیر شکار
تو بدین سستی که چون کردی بگوش
من چو دیدم از تو این و از وے آن
راز ما را میکنی حق آشکار
شاه با خود آید استغفار کرد
گفت با خود آنچه کردم با کسان
قصه جنت دیگران کردم ز جاہ
من و خسانه کس دیگر ندوم
هر که با اہل کسان شد فسق جو
غصب کردم از مشہ ہوش کنیز
او این من بد و لالائے من

گرچه گدگشت ز غفلت زیر بار
وقت خشم و حرص اندر زیر طشت
گر بگوئی آنچه حق گفتن است
سود نبود خود ہیسانہ گردنت
تیغ را کرد او حوالہ گفتن بہک
حق یزدان نشکتم شادت کنم
خورد سو گسند و چنین تقریر داد
مرمے آن رستم صد زال را
یک بیک با آن خلیفہ و انمود
وان ذکر قائم چو شلخ کرگدن
بیچ تغیرش نشد بد برقرار
خشت خشت موشکے رفتی ز ہوش
زان سبب خندیدم اے شاہ جہان
چون نخواہد دست تحم بد مکار
یا دجہرم و زلت و اصرار کرد
شد جزاے آن بجان من رسان
بر من آمد آن وافتادم بجاہ
او دجہسانہ مرا زد لاجہم
اہل خود را دان کہ تو آد است او
غضب کردند از من آنرا زود نیز
خائیش کرد آن خیانتہائے من

نہیں وقت کین گزاری و انتقام
 گر کشم کیسہ ازان میر و حرم
 پیمان کین قلم آمد در حسنا
 و در صاحب موصلم گردن شکست
 داد حق مان از مکافات آگهی
 چون فرزنی کردن اینجا سوختیت
 گفت: اکنون اسے کینزکے آگو
 پاس دار و بر کسے عرضہ کن
 با امیرت جنت خواہم کرد من
 تا نگردد او ز رویم شرمسار
 بار ما من امتحانش کردہ ام
 در امانت یا نستم اورا تمام
 پس بخود خواند آن امیر خویش را
 کرد با او یک بہانہ دلپذیر
 زان سبب کہ غیرت رشک کینز
 زان سبب کہ غیرت او دامنما
 مادر سرزند را بس جہاست
 رشک و غیرت برد خون میخورد
 چون کسے را داد خواہم این کینز
 کہ تو جان بازی نمودی بہر اد
 عقد کردش با امیر اورا و داد

من بدست خویش کردم کار غام
 آن قسدی ہم بیاید بر سرم
 آزمودم باز نزایم و را
 من نیارم این دگر را نیز خست
 گفت: ان عدم عیدناہ
 غیر صبر و رحمت محمود نیست
 این سخن را کہ شنیدم من ز تو
 آنچه گفتی اسے کینزکے زین سخن
 اللہ اللہ زین حکایت دم زن
 کو یکے بد کرد و نیک صد ہزار
 خوب تر از تو بد و بسپردہ ام
 این قصائے بود ہم از کرد نام
 کشت در خود خشم قہر اندیش را
 کہ شد ستم زین کینزکے بس نفیر
 مادر سرزند دارد صد ازیر
 مادر سرزند ہست اندر عننا
 او نہ در خود چنین جور و جہاست
 زین کینزکے سخت تلخی میبرد
 پس ترا اولے تراست این اسے عزیز
 خوش نہ باشد دادن اورا جز بہ تو
 خشم را و حسرم را کیو نہاد

عقد گردش با ایسرا اورا سپرد
کرد خشم و حرص را و خورد و مرد
گر بدش سستی ز زسے خزان
بود اورا مرد سنے پیغمبران
تو کب خشم و شہوت و حرص آوری
ہست مرد سنے و رگ پیغمبری
مردے خرگو مباسش اندر گش
حق ہی خواند الخ بگلر بگش

خوابن شام شکستن گوہر از وزرا و امرا و شکستن کے

آن گوہر را بجز آیار

گفت (روئے شاہ محمود غنی
شاہ روزے جانب دیوان شرافت
گوہرے بیرون کشید او مستنیر
گفت چون است و چرا ز دین گہر
گفت بشکن گفت پونش شکم
چون بودا دارم کہ سشل این گہر
گفت شاہ باش و بدادش خلعتے
کرد ایشار وزیر آن شاہ بود
ساعتے شان کرد مشغول سخن
بعد ازان دادش بدست حاجے
گفت ارزد این بہ نیمہ مملکت
آن شبہ غزنین و سلطان سنی
جملہ ارکان را دران دیوان یافت
پس نہادش زود در کف وزیر
گفت بیش از زود صد خردار زر
نیکخواہ مخزن مالیت منم
کہ نیاید در ہیا گرد و ہر
گوہر ازو سے بستہ آن شام فتنے
ہر لباس و حلہ کہ پوشیدہ بود
از قضیہ تازہ و زرا ز کمن
کہ چرا ز دین بہ پیش طالبے
کش نگہدار و خدا از ہلکت

گفت بکن گفت اے خورشید تیغ
قیمتش بگذارد بین تاب و لمع
دست کے جنبہ مرا در کسرا و
شاہ خلعت داد وادراش فرود
بعد نیاعت بدست میسر داد
او ہی گفت و ہمہ میزان بہین
جا گیا شان ہی افزود شاہ
بچنین گفتند پنجہ شصت ہیر
گرچہ تقلید است استون جہان
شاہ چون کرد امتحان جملگان
بچنین در دور گردان شد گہر
آخرین نہاد و در گفت ایاز
یک بیک دیدند این گوہر تو ہم
اے ایاز اکنون بگوئی کاین گہر
گفت افزون ز آنچه تا نم گفت من
نگہا در آستین بودش شتاب
و اتفاق طالع یاد و لٹش
یا بخواب این دیدہ بود آن پر صفا
بچو یوسف کا نذر و نقر چاہ
ز امتحان شاہ بود آگہ ایاز
خلعت وادرا از راکش نہر

ہیں دینے است این شکستن بس مین
کہ شد است این نور روز اور اتبع
کے خزانہ شاہ را با شمع عدو
ہیں دمان در مدح عفتل او کشود
وہ را آن امتحان کن باز داد
ہر یکے را خلعت داد او ٹمین
آن خیشان را ببرد از رہ بچاہ
جلد یک یک ہم بتقلید وزیر
ہست رسوا ہر قتلہ و امتحان
مال خلعت برد ہر یک بیکران
تا بدست آن ایاز دیدہ ور
گفت اور اکاے حریف دیدہ با
در شمعش در نگر اے محرم
چند می ارزد بدین تاب و ہنر
گفت اکنون زود خردش در شکن
خرد کردش پیش او آن بد صواب
دست داد آن لحظہ نادر حکمتش
کرده بود اندر عسل او سنگ را
کشف شد پایان کارش از آگہ
وز فریب شد نہ شد گمراہ ایاز
کرد او گوہر ز اہر شاہ خرد

چون گشت او گوهر خاص آن زمان
کاین چه میبایست داشت کافر است
و آن جماعت جلا از جبل و ع
قیمت گوهر نیتجه مهر و دود
گفت ایاز اے مهتران نامور
امر سلطان به بود پیش شما
اے نظر تان برگزیده شاه نے
من ز شش بر می نگردا غم فطر
بے گهر جانے که رنگین سنگ را
چون ایاز این راز بر صحر افگند
سرفروا انداختند آن سواران
از دل هر یک و صد آه آن زمان
کرد اشارت شش بجلا و کهن
این خسان چه لائق صد پند
امر ما پیش چنین اهل فساد
پس ایاز مهر آفرین از جیب
سجده کرد و پس گویے خود گرفت
اے همارے که ہمایان فرخی
اے کریے که کرہائے جهان
اے لطیف که گل سرت چو دید
از غصہ نے تو غفران چشم سیر

زان امیران خلعت شد با نیک نمان
هر که این پڑ فز گوهر شکست
در شکستہ در امر شاه را
بر چنان خاطر چرا پوشیده شد
امر شش بہتر بقیت یا گھر
یا کہ این نیکو گھر بہر خدا
قبلہ تان غول است جادہ راہ نے
من چو بشرک روئے نام در حجر
بر کنیند پس ہند شاہ مرا
جملہ ارکان غوار گشتند و نثرند
عذر گویان گشتہ زان نسیان بجان
ہمچو دودے میشدے تا آسمان
کہ ز صدرم این خسار پاک کن
کز پئے سنگ امر مار بشکنند
بہر رنگین سنگ شد غوار و کساد
پیش تخت آن الع سلطان دید
کاسے قبادے کز تو چرخ آتش گشت
از تو دارند و سخاوت ہر سخی
محو گرد پیش اشارت نہان
از خجالت پیسہ ہن را بردید
رو بہان بر شیراز غفو تو چیسہ

۴۳۲

یو ایتھیں

دفرخیم

غیر عفو تو کرا دار دسند
 غفلت و گستاخے این مہرمان
 عفو کن اے عفو در صندوق تو
 من کہ باشم کہ بگویم عفو کن
 من کہ باشم کہ بوم من بامنت
 من کے آرم جسم ظلم آلود را
 صد ہزاران صفع را از زانیم
 من کیسم تا پشت اعلاے کم
 عفو کن زین ناقصان تن پرست
 این گروہ مجسڈان ہم اے مجید
 بر خطا و جرم خود واقف شدند
 ہر کہ با امر تو بیسہا کی کند
 از دفر عفو تست اے عفو ران
 سابق لطف و ماسبق تو
 اے تو سلطان و خلاصہ امر کن
 اے گرفتہ جسد مہنہ دامنست
 رہنمایم علم حلم اندود را
 گرزبون صفہا اگر دانیم
 یا کہ وایادت و ہم شرط اکرم
 عفو از دریاے عفو اولی تراست
 جملہ سرماشان بویارے رسید
 گرچہ مات کعبین شہ بدند

رو بتو کرد ندا کنون رہ کنان
 ایک لطف مہرمان را رہ کنان

تمام شد و مرتجع

دہشتم

اسے حیاتِ دل حاتمِ الدین ہے
میل می جو شد بقیم ساد سے
پیش کس ہر رخصایت میکشم
در تمام مثنوی قسم ششم
پیش می آرمشائے مثنوی
قسم سادس در تمام مثنوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۹۴

پند تو در مانگیرد ہم بدان
که مقالید السموات آن است

پند ما در تو بگیرد اے فلان
جز مگر مفتاح خاص آید ز دست

۴۹۵

زانکہ دل بیان شدہ است متن درت
فکر شان در ترک شہوت ہیچ نیج
صبر شان در وقت تقویٰ ہیچ برق
ہیچ عالم بی وفا وقت و فاست
در گلوئے تنگ گم گشتہ زبان
بدنہ اند چونکہ نیکو جو شود
چون بجان پیوست یا بدر و شنی
از دخت بخت اور وید حیات
خضر وار از چشمہ حیوان خورد
رخت را در عمر بے پایان ہند

عقل سرتیز است لیکن پائے ست
عقل شان در عقل دنیا ہیچ ہیچ
صدر شان در وقت عوایہ ہیچ شرق
عالمے اندر ہنر ما خود ناست
وقت خود بینی نگنجد در جہان
اینہم اوصاف شان نیکو شود
گر منی گنبدہ بود ہیچ مہی
ہر جمادی کو کند رو دنیات
ہر نباستے کو بجان رو آورد
یا ز جان چون دسوئے جانان ہند

سوال کردن سائلے از واسعظے که مرغے بر سر بار

۴۹۵

نشست از سر و دم او کلام فالت

کائے تو منبر را سنی تر قائلے	واسعظے را گنت روزے سائلے
اندرین مجلس سوالم را جواب	یک سوالتم بگو اسے ذولباب
از سر و از دم کدائیش به است	بر سر بار و یکے مرغے نشست
روئے او از دم او میدان که به	گفت اگر رویش بشهر و دم بد
خاک آن دم باش و از رویش بجه	و رسوے شهر است دم رویش بد
پر مردم مہمت است اسے مردمان	مرغے با پر می پرتا آستیان
خیر و شر سرنگر تو در مہمت نگر	عاشقے کا لودہ شد خیر و شر
چونکہ صیدش موش باشد شد حقیر	بار اگر باشد پید و بے نظیر
او سر باز است منکر در کلاہ	و ربود چندے دیل و بشاہ

۲

خواستگاری کردن غلامے دختر خواجہ را

۴۹۸

لک و مال و افس و این مرحلہ
ہست بر جان سبکو و سلسلہ
صورتش جنت یعنی خود ستر
افعی پر زہر و نقشش چون شکر

الحمد لله ناصقان زین خوش

کو بجام صحبت آمد از دما

خواجہ را بود مہمند و بند
علم و آدابش تمام آموختہ
پروریدہ از طفولیت بنماز
بود ہم این خواجہ را یک دخترے
چون مرا ہن گشت دختہ طالبان
میریدش از سوئے ہر بہترے
گفت خواجہ مال را بود ثبات
حسن صورت ہم ندارد اعتبار
سہل باشد نیز ہتر زادگی
کار تقوی دار و دین و صلاح
کرد یک داماد صالح اختیار
پس زمان گفتند کور مال نیست
گفت اینہا تابع زہد اند و دین
چون بجدت زوج دختر گشت فاش
پس غلام خواجہ کا ندر خانہ بود
ہمو بہار دقتی او میگذاخت
عقل میگفت کہ رنجش از دل است
آن غلام کم زرد از حال خویش
گفت خاتون را شبے شوہر کہ تو

پروریدہ کردہ اورا زندہ
در دلش شمع ہنس را فروختہ
در کنار لطف آن اکرام ساز
سیم اندازے گشتے خوش گوہرے
بذل میکردند کابین گران
بہر خستہ و سبدم خواہشگرے
روز آید شب رود اندر جہات
کہ شود رخ زرد از یک زخم خار
کہ بود غسّہ بسال از سادگی
کہ از وہا شد بدو عالم فلاح
کہ بد او فخر ہمسہ خیل و تبار
بہتری حسن و استقلال نیست
بے زرا و گنجیت بر روئے زمین
دست پیمان و نشانی و قماش
گشت بیمار و ضعیف و زار زود
علت اورا طبیعہ کم شناخت
دار و سے تن در غم دل باطل است
گر چہ می آمد و را در سینہ ریش
باز پرسش در خلا احوال و

تو بجای مادری ادا بود
چون که خاتون کرد در گوش این کلام
هم سرش را نشانه میکرد آن سستی
آن چنان که مادران هیران
که مرا امید از تو این نبود
خواجسته زاده ما و ما خسته جگر
خواست آن خاتون نشسته کادش
کو که باشد هندو سے مادر غری
گفت صبر اولے بود خود را گرفت
این چنین گزاسے خاین را به بین
حال خود را این چنین گفت او مرا
گفت خواجسته صبر کن با او گو
تا بکر این از دشمن بیرون کنم
تو دلش خوش کن بگو میدان دست
ماند نستیم اسے خوش شتری
آتش ما هم درین کانون ما
تا خیال و فکر خوش برو سے زند
جانور نسر به شود لیک از علف
آدمی نسر به شود از راه گوش
گفت آن خاتون کزین ننگ بهین
این چنین تراشے چه خایم به راه

کو غم خود پیش تو پیدا کند
روز دیگر رفت نزدیک غلام
باد و صدهر و دلال دوستی
نرم کردش تا در آمد در بیان
که دبی دختر به بیگانه عنود
حیف نبود که رود جائے دگر
کش زند و زبام زیرا اندازدش
که طبع دارد از خواجسته دختر سے
گفت با خواجسته که بشنوا این شگفت
ما گمان برده که او باشد امین
خواستم که خشم بکشم مرورا
که از تو بسیریم و بد همیشه بتو
پس تماشا کن که دفعش چون کنم
که حقیقت دختر ما جفت تست
چون که دانستیم تو اولے تری
لیله آن ما و تو محبون ما
فکر شیرین مرد در نسر به کند
آدمی نسر به ز عزت و شرف
جانور نسر به شود از خلق و نوش
خود ز بانم می بخشد اندرین
گو بهی سر آن خاتون ابلیس خو

گفت طاهر 'منے مٹریں دم دہش
 دفع اور ادا بسا بر من نویس
 چون گفت آن خستہ را خاتون چنین
 زنت گشت و فریہ و سرخ و شکفت
 کہ گہے می گفت کاسے خاتون من
 یک خاتون جزم می گفتش کہ ما
 خواجہ چون دیدش کہ سرخ و زنت گشت
 او دیش ادے بتزور و فسوس
 خواجہ جمعیت بکرد و دعوتے
 تاجاعت عشوہ سپید اوند گل
 تا یقین تر شد فرج را آن سخن
 بعد ازان اندر شب گردک بغن
 پر نگارش کرد ساعد چون عروس
 مقنعه و جد عروسانہ نکو
 شمع را ہنگام خلوت زود گشت
 ہندوک فسر یاد میکرد و فغان
 ضرب کف و دف و نعرہ مردونہ
 تا بروز آن ہندوک را می فشارد
 روز آوردند طاس و بوغ زنت
 رفت در حمام اورنج و حبان
 آمد از حمام در گردک فسوس

تا رود علت از وزین لطف خوش
 ہل کہ صحت یا بد این بار یک یس
 می نگفد از تہمت سر بر زمین
 چون گل سرخ او ہزاران شکر گفت
 کہ مبادا 'باشد این افسوں و فن
 در پئے اینیم 'فاسخ باخشا
 رفت از دے علت و آمد گشت
 تا فزون میشد نشاطش چون خروس
 کہ ہمی سازم فرج را و صلے
 کاسے فرج بادت مبارک تہال
 علت از دے رفت کل از پنج و بن
 امر دے را بست حنا ہچو زن
 پس نمودش باکیان دادش خروس
 کنگ امر دراپوشانید او
 ماند مہند و باچان کنگ دہشت
 و ز برون نشید کس از دفن زمان
 کرد پنهان بغیر آن بنروزن
 چون بود در پیش سگ ابنان آرد
 رسم و اما دآن فسر ج حمام رفت
 کون دریدہ ہسچو دلق تو نیان
 پیش او نشست و خرق چون عروس

۴۴۰
 مادرش آنجا نشسته پاسبان
 که مبادا کوکند روز بخان
 ساخته در دوسے نظر کرد از عناد
 دانگهان بر هر دو دستش ده بداد
 گفت کس را خود مبادا اتصال
 با چو تو ناخوش عروس بد خصال
 روز رویت همچو خاتون ختن
 شب عمویت همچو شاخ کرگدن
 روز رویت همچو خاتون تتر
 کیر زشتت شب بتر از کیر خر
 همچنین جسد نعیم این جهان
 بس خوش است از دور پیش از آتخان
 می نسیاید در نظر از دور آب
 چون روی نزدیک آن باشد سرب
 گند و پیر است او و از بس چای پوس
 خورش را جلوه دهد چون نوحوس
 بین مشو مغرور این گلونه اش
 نوشنیشش آلوده اورا پیش
 تا نیفتی چون نسج در صد خرج
 صبر کن کال صبر مفتاح الفرج
 آشکارا دانه پنهان دام او
 چون به پیوستی بدام اسے هو ثیار
 نام میرے و وزیرے و شہی
 بند و باش بر زمین رو چون سمند
 چند نالی در ند است زار زار
 در درونش مرگ و درد و جاندهی
 چون جنازه سنے که برگردن برند

۳

رفتن در در خانه کشتن آتش ز نه را بدست صاحب خانه

۵۰۰

همچنین متلا ب و ختن و نون
 دقت تلخی عیش راده میدهند
 باز از یادش رود توبه این
 کاد من الرحمن کید الکافین

۵۰۰

گرچه بر آتش زنده دل زود و س

آن ستاره و آتش کشته شد از حق بی

رفت در دوسه شب بخانه یک بزرگ	از ره پنهان در آمد همچو گرگ
سرفه بشنید شب آن مستم	بر گرفت آتش زنده کاتش زند
میزد آتش بهر شمع افروختن	تا سر آواز را بهیستند علن
دزد آمد آن زمان پیش نشست	چون گرفته سوخته، میگرد پست
می نه ساد آنجا سرنگشت را	تا شود استاره آتش فنا
ترجمی کرد او سرنگشت را	ز صبح آن ستاره را کرد س فنا
خواجہ می پنداشت کو خود می مرد	این نمی دید او که دزدش می کشد
خواجہ گفت این سوخته نناک بود	می مرد استاره از تریش زود
بس که ظلمت بود و تاریکی به پیش	می ندید آتش کشته را پیش خویش
این چنین آتش کشته اندر دوش	دیدہ کافرنه بیند آتش
چون نمی داند دل داند	ہست با گردندہ، گردانندہ
چون نمی گوئی کہ روز و شب بخود	سبے خداوندے کے آید کے رود
گرد معقولات میگردی بہین	این چنین بی عقلے خود اے بہین

۴

حسد برون امیران آیاز و وانمودن سلطان کیاست او

از حسد میران چو در جوش آمدند	عاقبت بر شاہ خود طعنہ زدند
کلبن آیاز تو ندارد سی خود	جاسکے سی امیرا چون برد

شاه بیرون رفت با آن سی امیر
 کاروانی دید از دور آن ملک
 رو پیرس آن کاروان بابر رصد
 رفت پرسید و بیامد که زر سے
 دیگر را گفت روانی بوالعلا
 رفت آمد گفت تا سوئے یمن
 ماند حیران گفت بامیر سے دگر
 باز آمد گفت از هر جنس هست
 گفت کے بیرون شدند از شهر
 آن دگر را گفت روانی پرس مان
 باز گشت و گفت منعم از رجب
 چون بنید است دیگر دم نزد
 همچنین تا سی امیر بیشتر
 هر یک رفتند بهر یک سوال
 گفت امیر از آن من روزی جدا
 که پیرس آن کاروان را از کجاست
 بے وصیت بے اشار یک یک
 هر چه زین سی امیر اندر سی مقام
 پس گفتندش امیران کاین نیست
 قسمت حق است مہ رار و بے نغز
 بلکه سلطان چون عنایت میکند

سوئے صحرا و کبستان صید گیر
 گفت میرے را کہ روانی تو تفک
 کہ کد این شهر اندر میرسد
 گفت عویش تا کجا در ماند و سے
 باز پرس از کاروان کہ تا کجا
 گفت رختش چیست مان سے موئن
 کہ برو داپرس رخت آن نفس
 غلب آن کا سہائے رازی است
 ماند حیران آن امیر سست پی
 تا کہ کے بود دست نعل کاروان
 گفت در سے چیست تغیر اسے عجب
 شد فرستاد آن دگر رازان عدد
 سست رائے و ناقص اندر کرد فر
 ناقص و عاجز زاد را کہ کمال
 امتحان کردم آیا ز خویش را
 او برنت و جملہ را پرسید بہت
 حال شان دریافت بے یے شک
 کشف شد روان بیکدم شد تمام
 از عنایتہاست کار جہد نیست
 داد و حق ست گل بابوئے نغز
 از تقاضا خسرخیمہ بر مہ میزند

گفت سلطان بلکہ انچہ از نفس زاد
 ربع تقصیر است و خسل اجتہاد
 در عادت آدم کے گھنٹے با خدا
 رہتا آتا ظلمت افسنا
 خود گھنٹے کا این گناہ از نفس بود
 چون قضا این بود حرم ماچہ سود
 ہر چو ایسے کہ گفت اغوتنی
 و شکستی حجام و مارامی زنی
 بل قضا حق است و جہد بندہ حق
 پس مباحش عور چو ابلیس خلق
 در تردد مانند ایم اندر دو کار
 این تردد کے بود بے اختیار
 بل قضا حق است و جہد بندہ حق
 چون دوست و پاسے وابستہ بود
 این کنم یا آن کنم خود کے شود

۵

پہچیدین دیے خود را در گیاه و دانستن مرغے زیرک

رفت مرغے در میان مرغزار
 بود آنخا دام از بہر شکار
 دانہ چندے نہادہ بر زمین
 خفیہ صیاد سے نشستہ در کین
 خوش رہیچیدہ در برگ و گیاه
 وز گل و لالہ و راہر سرکلاہ
 در کین بنشتہ و کردہ نگاہ
 تا درافتد صید بیچارہ راہ
 مرغک آمد سوئے او از ناشناخت
 پس طوائف نے کرد سوئے مرد تاخت
 گفت او را کیستی تو سبزو پوش
 در بیابان این و خوشن برخوش
 گفت مردے زاد ہم من منقطع
 با گیاه برگ آئیں متقطع
 زہد و تقوئے راگزیدہ دین کش
 زانکہ می بینم اجل رہیش غیش
 مرگ ہمسایہ مراد اعطاشدہ
 کسب و دکان مرا برہم زدہ
 چون باختر فرسود خواہم ماندن
 خونباید کرد با ہر مرد وزن

روئے خواہم کرد آخر در لحد

مرغ گشتش خواجہ در خلوت بایست

از ترہب نہی نہر مود آن رسول

جمہ شرط است و جماعت در نماز

ریح بدخویان کشیدن زیر صبر

خیزنا سواران بیغ الناس را سے پدر

در میان امت مرحوم باش

پون جماعت رحمت آمد اسے پسر

و جوابش گفت صبا عیار

ہست تہسائی بہ از یاران بہ

زانکہ عقل بہ کراہ بود در سوخ

چون حمار است آنکہ نانش انیت است

ہوش او سوئے علف باشد چو خر

ہر کہ با این قوم باشد را بہبت

خود کلخ و سنگ کس را رہ نزد

گفت مرغش پس جہاد آنکہ بود

از برائے حفظ یارے نہر

عرق مردی آنکہ پیدا شود

چون نبی السیف بودہ استان رسول

مصلحت در دین ما جنگ و شکوہ

مصلحت دادہ ہست ہر یک را جدا

آن بہ آید کہ کنم خواہ احد

دین احمد را ترہب نیک نیست

بدستے چون برگ رفتی اسے فضول

امر معروف و زہد سکر احتراز

منفعت دادن بخلقان ہر چو بار

گر نہ سنگی چہ سہر یعنی با در

سنت احمد ہل محکوم باش

جہد کن کہ رحمت آری تاج سر

نیت مطلق این کہ گفتی ہوش دار

نیک چون با بد نشیند بد شود

پیش عاقل او چو سنگ است کلخ

صحبت او عین رہبانیت است

بگذر از دسے تا نمانی بے ہنر

کہ کلخ و سنگ اور اصحاب است

زین کلخان صد ہزار آفت رسد

کایخچیں رہزن میان رہ بود

بر رہ تا ایمن آید شیر مرد

کہ مسافر ہمراہ عدا شود

انتہا او صفدر است و فحول

مصلحت در دین عیسے غار و کوہ

مصلحت جوگر توئی مرد خدا

گفت آرسه گر بود یاری و زور

قوتی باید درین ره مردوار

چون نباشد قوتی پر سیزه

صنعت نیست آس غریز نامدار

یار میجو تا بیابانی راه را

گفت صدق دل بیاید کار را

یار شو تا یار بیسی بیعد

دیو گرگ است و تو همچون یوسفی

گرگ غلب آن زمان گیر بود

آنکه سنت با جماعت ترک کرد

هست سنت ره جماعت چون رفیق

راه سنت با جماعت به بود

این گفت و آن گفت از ابراز

مرغ را چون دیده برگندم فتاد

بعد ازان گفتش که گندم آن کمیت

مال ایام است امانت پیش من

گفت من مضطرم و مجروح حال

هست دستوری کزین گندم خورم

گفت مفتی ضرورت هم تویی

در ضرورت هست هم پر سیزه

مرغ پس در خود فرو رفت آن زمان

تا بقوت برزند بر شمشیر و شور

یاری باید درین جانسوار

در سوار لایطاق آسان بچه

فکر تے کن درنگ را انجام کار

ورنه که دانی تو راه و چاه را

ورنه یاران کم نه یا بند یار را

زانکه بے یاران بانی بے مدد

دامن یعقوب بگذارد آسے صغی

کز رسه شیش آب بخود تنهاره

در چین مسیح ز خون خویش خورد

بے ره دے یار افقی در ضیق

اسپ با اسپان یقین خوشتر رود

بحث شان شد اندرین معنی دراز

نفس او بے طاقت آمد در کشاد

گفت امانت از قیم بے صمیمیت

زانکه پسند دارند مارا موتن

هست مردار این زمان برین حلال

اسے امین و پارسا و محترم

بی ضرورت گر خوری محرم شوی

در خوری بارے ضمان آن بد

تو سنش سر بسته از جذع غنایان

۴۴۶
پس بخورد آن گندم و دروغ بماند
چند او بسین دالانعام خواند
بعد در ماندن چه افسوس چه آه
پیش ازین بایست این دود سیاه
آن زمان که حرص جنبید و هموس
آن زمان میگو که اسے فریاد رس
پیش ازان کاین دانه بر تو فح شود
گرے حرص تو اسے چوتیخ شود
آه و دود و ناله آندم کا رہند
حرص را آوارہ کن اسے ہوشمند
گفتن مرغ این سزا آن بود
کو فسون را بدان را بشنود
گفتن اہلنے سزا اسے آن نشاف
کو خورد مال تیریاں از گراف

⑤

۶

بزن زوے قح را از شخصے و باز جامہ اش نینز برون

۵۰۳

مرکب تو بجایب مرکب است
بر فلک تازد بیک لحظہ زیت
لیک مرکب را نگ میدار ازان
کو بد زید آن قباست را نہان
تا بدزد و مرکبت را نیز ہم
پاس دار این مرکبت را و میدم

آن یکے میرفت و تو چے میکشد
چونکہ شد آگہ دوان شد چہ راست
بر سر چاہے بدید آن زود را
گفت نالان از چہ اسے او ستاد
دزد و قح را برد و جالش را برید
تا بیا بدکان قح برد و کجاست
دفعسان و گریہ و دوا و لیتا
گفت ہمیاں زرم در چہ فتاد

در مشتم
 گر قہاق در روی بیدون کشتی
 غم بدیم مرزا بادل خوشی
 بست در میان من پانصد و دم
 غم دورم بدہستم ترا حالے بدست
 گر دے بر بستہ شد وہ در کشاد
 جا ہا بر کنند و اندر چاہ رفت
 حازمے باید کہ رہ تادہ برد
 آن یکے دزدیت فتنہ سیرتے
 کس نداند کرا والا خدا
 ہدایت قصص
 ۴۴۷
 غم بدیم مرزا بادل خوشی
 گر کنی با من چنین لطف کرم
 گفت با خود کاین بہا دو قہ است
 گر قہ شد حق عوض اشتر بداد
 جا ہارا ہم بہر دآن دزد تفت
 حزم نبود طمع طاعون آورد
 چون خیال اورا بہر دم صورتے
 دزد اگر یز و وارہ زین دغا

۷

ہائے وہوے پاسبان بعد از بزن و اسباب کاروان

۵۰۵

آن زمان کہ دیو میشد راہزن

آن زمان بالیت یاسین خواندن

پیش اذن کہ اشکتہ گرد کاروان

آن زمان چوبک بزن پاسبان

پاسبانے بود در یک کاروان
 پاسبان شب بخت دزد اسباب بُرد
 رود شد بیدار گشت آن کاروان
 پاسبان در ہی ہی چوبک بزن
 پس بد و گفتند کاسے حارس بگو
 حارس مال و قماش آن جہان
 رختہ را زیر ہر خاکے فشد
 رفتہ دیدند ہپ و سیم و اشتران
 گرم گشتہ خود ہو بد را ہزن
 تاچہ شد این رختہ این اسباب

گفت دزدان آمدند از نقاب
 قوم گفتندش که اسے چون تل ریگ
 گفت من یکس بنام ایشان کرده
 گفت اگر جنگ کم بوات امید
 گفت آن دم کار دہموندند و تیغ
 آن زمان از ترس من بستم و مان
 آن زمان بستہ دم کہ دم زخم
 چونکہ عمر ست برد دیو فاضحہ
 کہ چہ باشد بے نکہ لکون چنین
 پچنین ہم بنہ نکہ می ال نیز
 قادر ہی بیگاہ چہ بود یا بگاہ
 ہتھ بار دند از پشم شتاب
 پس چہ سیکردی چہ تو مردہ ریگ
 با سلاح و با خجاعت باشکوہ
 نمرہ با یستے زدن کہ بر حبیب
 کہ خموش ورنہ کشیمت بیدریغ
 این زمان فریاد و مہیہا سے و فغان
 این زمان چنہ انکہ خواہی میکنم
 بے نکہ باشد اعدا و ذوات
 بہت غفلت بے نکہ زان یقین
 کہ ذلیلان را نظر کن اسے عزیز
 از تو چیز سے فوت کے شد اسے ال

خفتن عاشقے بوعید قدوم معشوق

عاشقے بود است در ایام پتیں
 سالہا در بند محول ماہ خود
 عاقبت جویندہ یا بندہ بود
 گفت روزے یار او کامشب بیا
 در فلان حجرہ نشین تا نیم شب
 مرد قربان کرد و ناہنا بخش کرد
 پاسبان عہد اندر عہد خویش
 شاہ مات و مات شاہنشاہ خود
 کہ نسر ج از صبر زائیںد بود
 کہ پختہم از پنے تو لوبیا
 تا بیایم نیم شب من بے طلب
 چون پدید آمد ہش از زیر گرد

شب دمان حجرہ ہی کرد انتظار
نقشہ بنشت خوابش در بود
ساعتی بیدار بد خوابش گرفت
بعد نصف لیل آمد یار او
عاشق خود را فنتادہ فنتہ دید
گردگان چندان در جیب کرد
چون سحر از خواب عاشق بر چید
گفت شاہ ما ہمہ صدق و صفاست
اسے دل بخواب مازان اینیم
گردگان مادرین مٹھن شکست
من نخواہم عشوہ ہیران شنود
ہرچہ غیر شورشن و یونگیست
بر آسید وعدہ آن یا غبار
اوستاد گوشت بخود آن عنود
عاشق دلدادہ را خوابناے شکفت
صادق الوعدہ اندان لدار او
اندکے از آستین او درید
کہ تو طفلی گیسرا این می باز زد
آستین و گردگانہا را بید
انچہ بر ما میرسد آن ہم زماست
چون حس ربام چوبک می نیم
ہرچہ گویم از غم خود اندک است
آزمودم چسند خواہم آزمود
اندرین رہ روسے در بیگانگیست

استدعاے امیر ترک مخمور مطرب را

۵۰۷

نفی بہر بیت باشد در سخن
نفی بگذار و ز ثبوت آغاز کن
نفی بگذار وہمان ہستی پرست
این بیاموز اسے پدر زان کست

ابھی ترکے سحر آگاہ شد دزخاہ خمر مطرب خواہ شد

مطرب جان ہنسستان بود

مطرب ایشان با سوسے سستی کشد

مطرب آفاذید پیش ترک مست

می ندانم کہ تو ماری یا وشن

می ندانم کہ چہ خدمت آرست

این عجب کہ نیستی از من جدا

می ندانم کہ مرا چون میکشی

بچنین لب و دندانم باز کرد

چون ز حد شدی ندانم از شگفت

بر چہید آن ترک و تو سے کشید

گریز را گرفت سرینگے بدست

گفت این تکرار حید و مرش

قلت بامامی ندانی کہ مخور

آن بگو اے گج کہ می دانی

من پیرسم کہ کجائی ہے مری

نے زر و دم و نہ زہند و نہ زمین

نے ز بغداد و نہ موصل نے طراز

خود بگو تا از کجائی باز رہ

یا پیرسم کہ چہ خوری ناشاب

نے بقول و نہ پیرو نے بصل

نے قدید و نہ ترید و نہ حدس

۵۰۸

۵۰۹

نقل و قوت و قوت مست آن بود

باز مستی از دم مطرب چند

در حجاب نغمہ اسرار است

می ندانم کہ چہ می خواہی من

تن زخم یا در عبادت آرست

می ندانم تو کجا و من کجا

گاہ بر در گاہ در خون میکشی

می ندانم می ندانم ساز کرد

ترک مارا زین حارہ دل گرفت

تا علیہا بر سر مطرب رسید

گفت نے، مطرب کشتی ایندم بدست

کو فت طبعم را بگویم من سرش

ورہمی دانی، بزنی مقصود بر

می ندانم می ندانم در کشش

تو بگوئی نے زنج و زہری

نے ز شام و نہ عاق و بار وین

در کشی در نے و نہ راہ دراز

ہست تیغ مناسط این جایکہ

تو بگوئی نے شراب و نہ کباب

نے ز شیر و نہ ز شکر نے بصل

آنچہ خور دی آن بگو تہا و بس

این سخن غائی در انداز بهر حسیست
 میرد اثبات پیش از نفع تو
 در نوا آرم به نفعی این ساز را
 جان بسے کند می اندر پرده
 تا میری نیست جان کندن تمام
 چون ز صد پایہ دو پایہ کم بود
 چون رسن یک گرز صد گرز کم بود
 مصطفیٰ زین گفت کاسے اسرار جو
 میرود چون زندگان بر خاکدان
 جانش را ایندم بیلا سکینیت
 زانکه پیش از مرگ او کرده است نقل
 نقل باشد نه چون نقل جان عام
 هر که خوابد کو به بسند بر زمین
 مرا بوی بکر تھے را گو به بین
 اندرین نشاء نگر صدیق را
 پس محمد صد قیامت بود نقد

گفت مطرب زانکه مقصودم خفیت
 نفعی کردم تا بری ز اثبات بود
 چون بیری مرگ گوید را ز را
 زانکه مردن اصل بذناورده
 بے کمال ز زبان نانی بسام
 بام را کوشنده تا محرم بود
 آب اندر دوا از چه کے رود
 مرده را خواهی که بسینی زنده تو
 مرده و جاننش شده بر آسمان
 گریبے روح اورا نقل نیست
 این مردن فهم آید نه بعقل
 همچو نقلی از مقامے تا مقام
 مرده را کومیرود ظاہر یقین
 شد ز صدیقی مہر الخیرین
 تا بخشرا افزون کنی تصدیق را
 زانکه حل شد در فنایش حل و عقد

آمدن ضریر بخانه پیغمبر و پنهان شدن عایشہ

اندر آمد پیش پیغمبر ضریر کاسے نو بخش تنویر خمیر

اسے تو میرا آب و من مستقیم
چون در آمد آن ضرر از در شباب
ز آنکہ واقف بود آن خاتون پاک
گفت چہ پیسہ براسے امتحان
کرد اشارت عائشہؓ با دستہا
غیر سب عقل است بر خوبئے روح
با چنین پنہا سنئے کین روح راست
از کہ پنہان می کنی اسے رشک خو
میرود و میردے پوش این آفتاب
پیش آن خورشید کو بس روشن است

استغاث استغاث اسے ساقیم
عائشہؓ بگنجت ہر سحر حجاب
از غیور سے رسول رشکناک
او منی بسند ترا کم شو ہنسان
او نمیبند من ہی بسنم ورا
پر ز تشبہات و تمثیل اسے فصوح
عقل برو سے انجمن شکین جم است
آنکہ پوشیدہ است نورش و سے او
فرط نور او ست رویش را نقاب
در حقیقت ہر دلیلے رہزن است

رسیدن شاعرے بہ حلب و ز عاشورہ نکتہ گفتن او

۵۱۰

سالمہا این مرگ طلبک میند
گوشش تو یگانہ جنبش میکند
در دقایق خویش را در تافقی
در مردن این زمان دریافتی

روز عاشورہ ہمہ اہل حلب
گرد آید مرد و زن، جمعے عظیم
تابشب نوحہ کنند اندر بکا
باب انطاکیہ اندر تابشب
ما تم آن خساندان دارد مقیم
شیوہ عاشورہ برائے کربلا

بشمرند آن نسلها و امتحان
او غریب و غسر مادر سرگذشت
یک غریب شاعر سے از ره رسید
شهر را بگذشت و آن سوراخ کرد
پرس پرسان میشد اندر افتاد
این ریسے رفت باشد کو بر
نام او القاب او شرم همید
چیت نام و پیشه و اوصاف او
مرثیه سازم که مرد شاعرم
آن یکے گفتش که بی دیوانه
روز عاشوره نمیدانی که است
پیش مومن کے بود این قصه خوار
پیش مومن ماتم آن پاک روح
گفت آریے لیک کو دور زید
چشم کوران آن خسارت را بدید
خفته بود مستید تا اکنون شما
پس سزا بر خد کنید آن خفگان
روح سلطانے ز زندانے بخت
چونکه ایشان ضرر دین بوده اند
سوی شادروان دولت ناخند
دور ملک است و کش و شامشهی

کز یزید و شمر دید آن خاندان
پر همی گردد هم صحر او دشت
روز عاشوره و آن افغان شنید
قصه حبت و جو سے آن پیا کرد
حسین غم بر که این ماتم فتاد
این چنین مجن نباشد کار خرد
که غم سیرم من شما اهل دبیید
تا بگویم مرثیه ز الطائب او
تا ازین جابرگ و لالینکے برم
تو نه سشیعه عدد سے خنده
ماتم جانے که از قرنے است
قدر عشق که کش عشق گو شوار
شهره تر باشد ز صد طوفان فوج
کے بد است این غم چو دیرا بخارید
گو کش کران این دکایت شنید
که کنون جاس در یزید انغرا
زانکه بد مرگیت این خواب کران
جامه چون دریم و چون خاتم دست
وقت شادی شد چو شکستند بند
کنده و زنجیر را انداختند
گر تو یک ذره از ایشان آگهی

۴۵۴
 در دنیا آگ برود بر خود گری
 زانکہ در انکار نفس و معشری
 بدال و دین خرابت خود کن
 کوئی بیند جز این خاک کهن
 و در ہی پسند چرا نبود و لیس
 پشت دار و جان سپار و چشم پیر

۱۲

سحوری زدن شخصے بر دیرائے خالی

۵۱۲

خدا سے مسیکن برائے کروگا

باقبول و رة خلفانت چه کار

آن کے مہینہ و سحوری پرورے
 در گہے بود و رواق بہترے
 نیم شب مہینہ و سحوری بجے
 گفت اور اقا طے کے مستند
 اولاً وقت سحر زن این سحر
 نیم شب افغان کن اسے ناصبور
 دیگر آنکہ ہم کن اسے بوالہوس
 کس در بخانیست جز دیو و پری
 کا ندرین خانہ درون خود ہست کس
 روزگار خود چہ یادہ می بری
 بہر گوشے میزنی دف گوش کو
 روزگار خود چہ یادہ می بری
 گفت گفتی بشنواز چاکر جواب
 گرچہ ہست ایندم بر تو نیم شب
 بہر گوشے میزنی دف گوش کو
 ہر شکستے نزد من فیروز شد
 گفت گفتی کا ندرین قصر و سرا
 جملہ شبہا پیش چشم روز شد
 نیست کس چون میزنی این طبل را
 صد اساس خیر و مسجد می ہند
 خوش ہی بازند چون عشاق مست
 مال و تن در راہ حج دور دست

چشم می گویند کان خان تہیت
این سخن کے گوید آن کش آگہیت
بدی بند سراسے دوست را
آنکہ از نور الہی متشنصیا
بس سراسے پُر ز جہ جمع و انہی
پیش چشم عاقبت بینان ہی
ہر کرا خواہی تو در کعبہ بگو
تا بروید در زمان پیش تو او
صورتے کو فخر عالی بود
او بود حاضر منترہ از رتاج
من ہم از بہر خندا و بند غفور
مشتی خواہی کہ از وسے زہری
میخرد از مالست انبا نے سخن
می ستانہ این تیج جسم فنا
می ستانہ قطرہ چندے ز شک
می ستانہ آہ پُر سودا و دود
نقد آو تا کنی سودا از ان
ہین دین بازار گرم بے نظیر
ور ترا شکے وریبے رہ زند

رنجانیدن خواجہ بلال حشری اور خریدن الوبکر اور

تن فداے خار میگردان بلال
خواجہ اشس میزد بر اسے گوشمال
کہ چہ را یاد محمد میکنی
بندہ بدستگردین ہی

میزد اندر آفتابش او بخار
 نگهان مستدین آنسو میرسد
 چشم او پر آب شد دایر عنا
 بعد از آن خلوت بدیدش پند داد
 عالم اسراست پنهان در کام
 رو دیگر از پیکر مستدین گفت
 باز آمد بشنیده ضرب زخم خار
 باز پندش داد باز او توبه کرد
 توبه کردن زین نطاب بسیار شد
 فاش کرد او سپردن را در بلا
 اسے تن من اسے گمن پر تو
 توبه را زین پس دل بیرون کنم
 عشق قهار است و من بقیہ عشق
 برگ کا ہم پیش تو اسے تند باد
 گر بلام و بلام میسید و م
 نعرہ مستان خوشش می آیدم
 نمک بلا لے بلا لے یار شد
 گرز خشم خاز تن عزبال شد
 تن پیش زخم خاراں جو
 بوسے جانے بوسے جان میرسد
 از بوسے معراج آمد مصطفیٰ

او احد میگفت بے اختیار
 آن احد گفتن بگو شش خود شنید
 زان احد می یافت بوسے آشنا
 کز جوہر ان خفیہ میدار اعتقاد
 گفت کردم توبہ پیش اسے ہمام
 آن طرف از بہر کاسے می رفت
 بر سر و زید از دش شور و شرار
 عشق آمد توبہ اورا بخورد
 عاقبت از توبہ بسیار شد
 کاسے محمد اسے عدوے توبہا
 توبہ را گنج کجا باشد در و
 از حیات خلد توبہ چون کنم
 چون تیر روشن شدم از نور عشق
 من چہ داغ تا کجا خواہم فدا
 مقتدی بر آفتابست می شوم
 تا ابد جانا چنین می بایدم
 زخم خار اورا گل و گلزار شد
 جان و جسم گلشن اقبال شد
 جان من مست و خراب آن و دود
 بوسے یار ہمسرا غم میرسد
 بر بلا شش بند الی حبذا

چو کہ صدیق از بلال دوم دست
بعد از ان صدیق پیش مصطفی
کان فلک پیاسے میمون فال جست
باز سلطان است از ان چندان برج
چند ما بر باز استم میکنند
جرم او نیست کو باز است و بس
پیش مشرق چار بخش میکنند
از تنش صد جاے خون بر می جید
پند ما دادم کہ پنهان دار دین
عاشق است او را قیامت آمدہ است
مصطفی زین قصہ چون خوش شگفت
مصطفی گفتش کہ اکنون چارہ چیست
ہر بہا کو گوید اور ایختم
مصطفی گفتش ہلا اے نیکو
تو و کیلم باش و نیمے بہرین
گفت صد خدمت کنم رفت از زمان
گفت با خود کہ گفت طفلان گہر
عقل و ایمان ازین قوم جہول
آنچنان زمینت دہد مردار را
آن چنان ہتھاب بناید بھر
لب بہ بند اینجا و خراں سومران

این شنید از توبہ او دست شست
گفت حال آن بلال باصفنا
این زمان در عشق و اندر دامن است
در حدت مدفون شدہ است ان فتنہ گنج
پر و باش بے گناہے میکنند
غیر خوبی جرم یوسف چیست پس
تن بر ہنہ شلخ غار شش میزنند
او آدمی گوید و سدی نہ
سر پوشان از چہودان نعین
تا در توبہ برویزدان نیست
رغبت افزون گشت اورا ہم گفت
گفت این بندہ مرا در مشتریست
در زیان حیف ظاہر نہ نگم
در خریدن میثوم آہستہ از تو
مشری شو قبض کن از من ثمن
سوئے خانہ آن چہود بے امان
می توان آسان خریدن اسے پسر
می خرد با ملک دنیا دیو غول
کہ خرد ز ایشان دو صد گلزار را
کہ خان جسد کیسہ بر باید بھر
رفت آن صدیق سوئے آن خان

حلقه بر در زو چو در را بر کشود
 بخود و مست و بر آتش نشست
 کاین ولی الله را چو میسنی
 اگر ترا صد قیست اندر دیں خود
 اے تو در دین چو دی ماده
 در منبیه آینه کوسا از خود
 آنچه آندم از لب صدیق جست
 گفت اگر جست ہی آید برا
 از منش و اخسرت چو یوز دولت
 گفت صد خدمت کنم یا نصیب خود
 تن سپید دل سیاه او را گیر
 کس فرستاد و بیاورد آن تمام
 آن چنانکه ماند چه ان آن جهود
 حالت صورت پرستان این بود
 باز کرد استیزه راضی نه شد
 یک نصاب نقره هم بر دے فرو
 بیع کرد و داد و بستد بے عرض
 بر خیال آنکه سودے کرده ام
 منعقد چون گشت بیع اندر میان
 قهقهه زد آن جهود سنگ دل
 گفت صد نقیض که این خند چه بود

رفت بے خود در سراے آن جهود
 از دها نش بس کلام سخت جست
 این چه خداست اے عدو دشمنی
 ظلم بر صادق دست چون می هد
 کاین گمان داری تو بر شهرزاده
 منگرا اے مرد و بنفیرین ابد
 گر گویم گم کنی تو پا و دست
 ز بد و بتا نش اے اکرام خو
 بے منت حل نگر دو مشکلست
 بنده دارم نکو لیکن جهود
 در عوض ده تن سیاه و دل نیر
 بود الحق سخت زیب آن غلام
 آن دل چو سنگش از جارت زود
 سنگ شان از صورتی مو می شود
 که برین افزون بد بے هیچ بد
 تا که راضی گشت حرص آن جهود
 داد گوهر سنگ بستد در عوض
 دادم اسود ا بیضی آورده ام
 یافت ایجاب و قبول هر دو آن
 از سر افسوس و طنز و غش و غل
 در جواب پرستش او خنده فرود

گفت اگر جدت بودی و اجمام
من را ستیزه نمی فرستم
که بنزد من نیسرزد و نیم دانگ
پس جواش داد صدیق لای غبی
کو بنزد من همی ارزد و ذکون
در سرخ است اوسیه تاب آده
ویده این هفت رنگ جسمها
گر کیسی کرده در بیع بیش
و کیسی افزودی من ز اہتمام
سہل دادی زانکہ ارزان یا نئی
این سیاه اسرار تن اسپید را
این ترا و آن مرا بردیم سود
خود را اے بت پرستان این بود
بعد ازان بگرفت او دست بلال
شد خلاصے دور دمانے راہ یافت
آوردیش تا بنزد آن رسول
چون بدید آن خستہ روئے مصطفیٰ
چون بلال این را شنید از مصطفیٰ
تا بدیر سے بخود و بخویش ماند
مصطفیٰ اش در کنار خود کشید
چون بود سے کہ بر اکیر زد

در سہ یارے این اسود غلام
خود بسترایش می فرستم
تو گران کردی بہایش ابانگ
گو ہرے دادی بخورے چون صبی
من بجانش ناظر ستم نے بلون
از براے رشک این احمق کدہ
در نیا بدین نقاب آن روح را
دادے من جملہ ملک و مال خویش
داسے زر کردے از غیر و ام
در ندیدی حق را نشکا فتنی
بت پرستانہ بگیر اے تراز خا
ہیں لکم دین و لی دین اے جہود
جلش طلسم اسپ او چو ہین بود
آن ز دست زخم محنت چون خلال
جانب شیرین زبا نے می شافت
کہ بجان او کرده بددیش قبول
گفت طہتم فاد خسلو با بہا
خستہ مغشیا فتاد او بر قفا
چون بخویش آمد ز شادی اشک اند
کس چہ داند بخشے کو را رسید
مفلے بر گنج پر تو فیہ زد

داسې څه مړه وځېده او قناده
 ان خطا بای ته که گفتم اندم نئی
 روز روشن گردو آن شب چون صبح
 سیه کونین سلطان جهان
 گفت: اے سیدیق آخر گفت
 تو چه آتیا خریدی بهر خویش
 گفت: ماد و بندگان کوسے تو
 تو مرا بیدار بنده یار غار
 که مرا از بند گیت آزادیت
 اے جهان را زنده کرده ز صطفای
 خوا بهامیدید جانم در شباب
 از زمینم بر کشید او تا سما
 گفتم این دیوانگی بود و محال
 چون ترا دیدم بدیدم خویش را
 چون ترا دیدم محال حال شد

کاروان گم شده زو بر رشاد
 گر زنده شب برآمد از شبی
 من تا نام باز گفتم آن صطلاح
 در عتاب آمد زمانے بعد اذان
 که مرا انباز کن در کمرست
 بازگو احوال اے پاکیزه کنیش
 کردش آزاد من بر روی تو
 ای تیج آزادی نخواهم زیهنسار
 بے تو بر من محنت و بیداریت
 خاص کرده عام را خاصه مرا
 که سلام کردت صبح آفتاب
 همره گذشته بودم زارتقا
 هیچ گردد مستحله و صف حال
 آفرین آن آینه خوش کیش را
 جان من مستغرق اجلال شد

۵۱۰

رنجور شدن بطلان و آمدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بعیادت او

۵۱۰

چون شنیدی بعضی اوصاف بطلان
 بشنو اکنون قصه ضعف بطلان
 از بطلان او بیش بود اندر روش
 بیش بود از نور یزدان پر روش

نے چو تو پسر و کہ ہر دم پستری
 بد حال استاد دل جان روشن
 سائسی کردے در آخر آن غلام
 سائیس اسپان نفوس غیش ہم
 آن مہر از حال بندہ بنخبر
 آب گل میدید و در و سے گنج نے
 از قضا رنجور و ناخوش شد ہلال رخ
 بد ز رنجوریش خواہ بہ بنخبر
 خفتہ نہ روز اندر آخر محسنے
 آنکہ کس بود و شہد شاہ کسان
 وحیش آمد از حم حق غمخوار شد
 مصطفیٰ بہر ہلال رخ با شرف
 در پئے خورشید و حی آن بہ دوان
 ماہ سیکوید کہ احسابی نجوم
 میرا گفتند کان سلطان رسید
 برگمان آن ز شادی زود و دست
 چون فرود آمد ز غوسفہ آن امیر
 پس زمین بوس و سلام آورد او
 گفت بسم اللہ شرف کن وطن
 تا فزاید قصر من بر آسمان
 گنجش از بہر عتاب آن محترم

سوے سنگے میروی از گوہری
 سائیس و بندہ امیرے موسے
 یک بود او شاہ عالم بندہ نام
 از فراوان کس شدہ در پیش ہم
 کہ نبودش جسہ بلبیانہ نظر
 پنج و شش میدید و اصل پنج نے
 مصطفیٰ راہی شد غماز حال
 کہ بہ او بد کساد و بنخطر
 بیج کس از حال او آگاہ نے
 عقل چون صد قلزمش ہر جاران
 کہ فلان مشتاق تو بیمار شد
 رفت از بہر عیادت آن طرف
 وان صحابہ در پیش چون اختران
 للہری قند و وللطاعی جوم
 او ز شادی بیدل و جان بر جید
 کان شہنشہ بہر آن میر آمدہ است
 جان ہمی افشانہ پا مژد بشیر
 کرد رخ را از طرب چون برداو
 تاکہ فردوسے شود این انجمن
 کہ بدیدم قطب دوران زمان
 من برائے دیدن تو تا دم

۴۶۲

یو آیت لقمہ

دہشت ششم

گفت روحم آن تو خود روح چیست
تا شوم من خاکپاسه آن کے
چون چنین گفت او و نخواست رابراند
پس گفتش کان بلال غرضش کو
آین شہدہ در بندگی پنهان شدہ
تو کونکان بندہ و آخر چنے ماست
اسے مجھے جانتا ز ستم آن بلال
گفت از رنجش مرا آگاہ نیست
صحبت او با ستور و استرست
رفت پیغمبر بر غبت بہر او
بود آخسر منظم و زشت و پلید
بوسے پیغمبر بہر دآن شیراز
اندر آمد او ز خواب بے بوسے او
از میان پائے استوران بید
پس ز کج آخسر آمد غرغران
پس پیغمبر روے بر رویش نہاد
گفت یارا تو چه پنهان گوہری
گفت چون باشد خود آن شوریدہ بخا
چون بود آن تشنہ کو گل چہر
چونکہ بے رفت از شرح بلال
آن بلال و بدر دارند اتحاد

بین لبہ ما کین تحشم بہر کیت
کہ سب باغ لطف تستش منورے
مستطاف ترک عتاب او بخواند
بہر ہمتاب از تواضع فرسختش کو
بہر جاسوسی بدنیسا آمدہ
این بدان کہ گنج در ویرا نہاست
کہ ہزاران بدر ہستش پائمال
لیک روزے چند بر در گاہ نیست
سائیں است و منزلش آن آخرست
اندر آخسر دآمد اندر جستجو
وین ہمہ بر خاست چون سید
ہمچنانکہ بوسے یوسف را پدر
گفت سرگین و ان دروزینگہ بو
دامن پاک رسول بے ندید
روسے بر پایش نہاد آن پہلوان
بر سر و بر جسم و رویش بوسہ داد
اسے غریب عرش چونی خوشتری
کہ در آید در دامنش آفتاب
آب بر سر بہدش خوش می برد
داستان بدر آراند مقال
از دوی دورند و از نقص و فساد

۵۰۲

درمانی گوید اسے مجول غم
پایہ پایہ بر توان رفتن بام
دیک را تدریج و استادانہ جوش
کار ناید تسلیہ دیوانہ جوش
نے چو توانے خام کاکنون تاختی
طفله و خود را تو شیخ ساختی
بر دویدی چون کد و فوق ہر
کو ترا پاسے جہاد و لمحہ
رنگ سبز ت زرد شد اسے قریع زود
زانکہ از گلگو نہ بود اصل نبود

۱۵

۵۲۰

برو چپانیدن عجز کے عشرہ قرآن را

۵۲۱

بود کپیرے نود سالہ کلان
پر تشیخ روے و نگش نہ خان
چون سر سفرہ بخاہ تو بتوے
لیک دروے بود ماند عشق شوے
رحمت دند انہاد و چون شیر شد
قد کمان و ہر حش تغیر شد
عشق صید و پارہ پارہ گشتہ دام
کردہ بودند از قضا اور طلب
چون عروے خواست فتان گنبد پیر
کرد ابرو را سیاہ ادہم جو قیر
چون عروے خواست رفتن آن جریف
موسے ابرو پاک کرد آن مستحیف
آن عجز آئینہ نہاد و پیش
تا بیار اید رخ و رخسار خویش
چند گلگو نہ بالید از بطر
سفرہ رویش نشد پوشیدہ تر
عشرہ اسے معصوف از جامی برید
می بچپانید برد آن پلید
تا کہ سفرہ روے او نہان شود
چونکہ برمی بست چادر می فتاد
عشرہ بر روے ہر جامی نہاد

باز او آن عشر مار را باخسود
 باز چادر را ست کرد و آن گین
 چون بے میسر کرد فریوان می فتاد
 شد مصور در زمان ابلیس زود
 من بمبہ عمر این نمیدیشدم
 تخم نادر در قضیحت کاشتی
 صد بلبی تو چو یس اندر خمیس
 چند دزدی عشر ازام الکلیب
 چند دزدی حرف مردان خدا
 زنگ بر بسته ترا گلگون نکرد
 عاقبت چون چادر مرگ از کمین
 صیقله کرن یکد و روزے سینه را
 که ز سایه یوسف صاحبقران
 میشود مبدل بخورشید تموز
 می پچپانی بر اطراف رود
 عشر با افتادے از روبر زمین
 گفت صد لعنت بران ابلیس باد
 گفت اے قحبه قدید بے ورود
 نے ز جسز تو قحبه این دیدہ ام
 دھیان تو مصحفے نگذاشتی
 ترک من گواے بلیان ابلیس
 تا شود رویت ملون چھو سبب
 تا فروشی دستانی حربا
 شاخ بر بسته فن عربون نکرد
 در رسد عشرت فتد از سرخ یقین
 دست بر خود ساز آن آئینہ را
 شد زلیخاے عجز از نو جوان
 آن مزاج بارد بردا بعجز

سیلی دن بخورے برقفاے صوفی و قاضی

آن یکے رنجور شد زرد طیب
 تاز نبض آگہ شوی بر سال دل
 نبض او گرفت آگہ شد حال
 گفت نبضم را نگہ داراے لبیب
 کہ رگ دست است بادل متصل
 کہ ہیبت صحت او بد حال

تا رود از جہت این رنج کهن
تا نگر د و صبر و پریزست زحیر
ہرچہ خواہد دل در آرسش در میان
حق تعالیٰ اعلوٰ ما شتم
من تماشا سائے لب جو میروم
تا کہ صحت را بسا بد فحیاب
دست و رومی شستہ پاک میفرود
کرد اورا آرزوے سلیے
راست میگرد از برائے صفع دست
آن طبیب گفت کان علت شود
زانکہ لا تملقوا باید می تہسکہ
خوش بکوش تن مرن چون کاہلان
گفت صوفی ہی ہی اے قواد عاق
سلبت و ریشش یکایک بر کند
بس ضعیف و زار و زرد و عور دید
گفت اگر شتش زغم گردد فنا
دید اورا سخت رنجور و زار
سر نشاید باد دادن بر عسی
شاہ نسرا ید مرا زجر و قصاص
دست زد چون مدعی برداش
کاین خسہ ادا بار بار بخر نشان

گفت ہرچہ دل بخواد آن کمن
ہرچہ خواہد خاطر تو واکیر
صبر و پریز این مرض ادا ان بیان
ایچنین رنجور را گفت اے عمو
گفت رو میں خیر بادت جان غم
بر مراد دل ہی رفت او شتاب
بر لب جو صوفی ہنشتہ بود
او قفائش دید چون تخیلیے
بر قفائے صوفی آن حیرت پرست
کا آرزو را گر نرا غم تا رود
سلیش اندر برم در مسرکہ
تہلکہ استلین صبر و پریز اے غلان
چون زدش یک سلی آمد در طراق
خواست صوفی تا دوسہ شتش زند
لیک اورا خستہ و رنجور دید
باز اندیشید و ضعف و نا
رنج دق ازوے بر آورده دمار
گفت صوفی در قصاص یک قفا
او بیک شتم بریزد چون رمص
رفت صوفی سوے آن سلی زنش
اندر آوردش بر قاضی کشان

یا بر خشم درود و در اجبزا
 کانه از زخم تو میبرد و دیار
 کانه از زخم تو بیند مرگ خویش
 گفت قاضی ثبت العرش ای پسر
 کوزنده کو محفل انتقام
 شرع بهر زندگان اعتیاست
 گفت قاضی من قصه دارم
 نیستش جز سر نشان مجتهد
 بر پشت او نه پشت خر سزد
 ظلم چه بود وضع غیبه و منعتش
 گفت صوفی پس روا دار ای که او
 که روا باشد که هرگز کس قلاتش
 گفت صوفی را چه باک از صفغ خیز
 بین چه داری صوفیا از بیش و کم
 گفت قاضی سه درم تو خرج کن
 زار و رنجور است و درویش ضعیف
 قاضی و صوفی بهم در قیل و قال
 بر قفای قاضی افتادش نظر
 راست میکرد از پی سیلش دست
 سوئے گوشش قاضی آمد پیراز
 گفت هر شش را بگیرد ای دو خصم

آینا که راے تو بیند سزا
 بر تو تاوان نیست باشد آن جبار
 فارغ از دوزخ رود تا غلد پیش
 تا برو نکته کم از خمیر و شتر
 کاین خیال گشته است اندر مقام
 شرع بر اصحاب گورستان کجاست
 حاکم اصحاب گورستان کیم
 نقش میزنم را که بر خیزند
 پشت تا تویش را و لے تر سزد
 بین کن در غیبه وضع ضامنش
 سلیم زد بے قصاص و بے تسو
 صوفیان را صفغ اندازد بلاش
 با چنین بیمار کست کن ستمیز
 گفت دارم زینجهان من شش درم
 وان سه دیگر را بدوده بے سخن
 سه درم باید و را بهر غیف
 یک آن رنجور زار و سخت حال
 از قفای صوفی آمد خوب تر
 که قصاص سلیم از آن شده است
 سیلے آورد قاضی را فراز
 تا روم آزاد بے خرافاش و صم

گفت قاضی تیرہ صوفی گفتے

انچہ ۷۷ پندی بخود اسے شیخ دین
 این ندانی کر پئے سن چہ کنی
 من حذر میرا خواندی از خبر
 آن یکے حکمت چنین بد در قضا
 واسے برا حکام دیگر ہاے تو
 ظالمے را جسم آری اذکرم
 دست ظالم را ببر چہ جائے آن
 گفت قاضی واجب آیدمان رضا
 خوشدلم در باطن از حکم زبر
 این دلم با غت و چشم ابروش
 سال تحط از آفتاب خیرہ خند
 ز امر حق و ابکو کشیہ خواندہ
 روشنی خانہ باشی اسچو شمع
 گفت صوفی چون نیک کان است زر
 چونکہ این جملہ ز یک دست آمدہ است
 چون ز یک دریاست این جو ہاروان
 چون ہمہ انوار از شمس بقاست
 چون ز یک سرمہ است ناظر اکل
 چونکہ دار الضرب اساطان خد است
 چون خدا نسہ مودرہ را ز او من

حکم تو عدل است ملا شک نیستے
 چون پسندی بر بردارے امین
 ہمدان چہ عاقبت خود افکنی
 انچہ خواندی کن عمل جان پر
 کان ترا آورد سیلی در قضا
 تاجہ آورد بر سر و بر پائے تو
 کر برائے نفقہ بدش سہ دم
 کہ بدست او ہی حکم و عنان
 ہر جنسا و ہر خفا کار و قضا
 گرچہ رویم شد ترش کا حق مر
 ابرگرید باغ خند رشاد و خوش
 باغہا در مرگ و جانکندن رسد
 چون سہر بریان چہ خندان ماندہ
 گرفت و باری تو، سچون شمع و مع
 این چرا نفع است و آن دیگر ضرر
 این چرا ہشیار و آن مست آمدہ است
 این چرا نوش است و آن زہر دہان
 صبح کاذب صبح صادق از چہ نجات
 از چہ آمد راست بینی و حول
 نقد را چون ضرب خوب مار و است
 این جہیز از چہیت و ان یکہ اہرن

چون دیکھیں اندامین جبر و سفیہ
و حسرتے کہ دید با چندین ہزار
گفت قاضی صوفیا غرہ مشو
این بین و حال اینرا نیک دان
ہچنانکہ بقیہ ارادی عاشقان
او چو کڈ در ناز ثابت آمدہ
خندہ او گر ہیسا انگختہ
اینہم چون و چگونہ چون زید
صند و ندش نیست در ذات و عمل
صند صند را بود و ہستی کے دہد
نہ چہ بود مثل مثل نیکی بد
چونکہ دو مثل آمدند اے متقی
بر شمار برگ بستان صند و ند
چون قنادیدی صفار اہم بسین
کو نہ آن شاہ است کت سیلی زند
جملہ دنیا را پر پش بہا
گردنت زین طوق ز دین جہان
آن قفسا کا نبیہا برداشتند
لیک حاضر باش در خود اے نئے
ورنہ خلعت را برد او باز پس
گفت صوفی کہ چہ بودے کا بنجہان

چون یقین شد کالو لہ سراب یہ
صد ہزاران جنبش از صین قرار
یک مثالے در بیان این فنو
ورنہ بیسی حال زنی کو بخوان
حاصل آمد از قسار دستان
عاشقان چون برگہا لرزان شدہ
آب رویش آبرو بارخستہ
بر سر دریا سے چون می طپد
زان پوشید نہ ہستیہا حل
بلکہ زو بگریزد و بیرون جہد
مثل مثل خوشن را کے کند
این چہ اولے ترازان در خالق
چون کفے در بحر بے نہ است و صند
گردان با گردن آمد اے امین
کہ نہ تلج و تخت بخش مستند
سیلیے را رشوت بے منتہا
چست در دزد و زحق سیلیستان
زان بلا سرا سے خود افراشتند
تا بخسانہ او بیابد مر ترا
کہ نیا بیدم بخسانہ یہ کس
ابروے رحمت کشادے جادوان

ہر دے شور سے نیاوردے پیش
شب نہ دزدیدے چرخ روز را
جلم صحت را نبودے سنگ تب
خود چم گشتے ز جود و رحمتش
حال بودے خوب خوش بر جلکان
جاودان بودے حضور ذوق خوش
گفت قاضی ہیں جی ردھونے
تو بین این واقعات روزگار
تو مسبین تجیر روزے و معاش
بین کہ با این جملہ تلخیہاے او
رہتے دان آخسان تلخ را
آن براہیم از تلف نگرخت ماند
این نسوزد دان بسوزد اے عجب
گفت صوفی قادر است آن مستعان
آنکہ آتش را کند و رد و شجر
آنکہ گل آرد برون از عین خار
آنکہ زوہر سر و آزادی کند
آنکہ شد موج و از و سے ہر عدم
آنکہ تن را جان دہد تا جی شود
خود چہ باشد گر بخشد آن جواد
دور دارد از ضعیفان در کمین

بر نیاوردے ز تو نہاے پیش
دے نبودے باغ عیش اندوز را
ایمنی را خوف ناوردے کرب
گر نبودے خسر خستہ در نعمتش
تیرہ کم بودے روان ہنس و جان
دائما در جان بدے ہم شوق خوش
خالی از فطنت چو کاف کوئے
کز فلک میگردد اینجا ناگوار
تو مسبین این تھو خوف و ارتعاش
مردہ او سینہ و نا پرواے او
نقمتے دان ملک مرد و تلخ را
دین براہیم از شرف بگرخت در اند
نفل معکوس است در راہ طلب
کہ کند سوداے مارا بے زیان
ہم تواند کرد اینرا بے ضرر
ہم تواند کرد این دے را بہار
قادر است اعضہ را شادی کند
گر بدارد باقیش اورا چہ غم
گر نمیراند ز یانش کے شود
بندہ را مقصود جان بے اجتہاد
کر نفس فستہ و دیو لعین

وقت طالب را پریشان کم کند
گفت قاصدی اگر نبوده ام مر
در نبوده نفس و شیطان و هوا
پس بچه ام و لقب خوانده ملک
چون بگفت اے مہر و اے حلیم
ما برین چہ سادقین و منفقین
ز ستم و قہر و ز محنت یک بد
علم و حکمت بہر ماہ و بہر ہست
بہرین دکان طبع نورہ آب
من ہی داغ کہ تو پاکی نہ خام
جور و دوران ہر آن بے بخت کہ بست
رنج و درد و جو فتر این دیار
ز آنکہ اینہا بگذرد و ان نگذرد

۵۳۳

برخت نشان سلطان محمود غلامے ہند را و گریستن آن غلام

۵۳۴

آنچہ گفتم از غلطیات اے عزیز
رحمتہ اللہ علیہ کہ گفتہ است
کہ غزائے ہند پیش آن ہمام
پس خلیفہ اش کرد و بر بخش نشان
ہم برین بشنیدم از عطاء نیز
ذکر شہ محمود غازی سقتہ است
در غنیمت اوقادش یک غلام
بر سپہ بگزیدش و فرزند خواند

طول و عرض و صنف قصہ تو بتو
حاصل آن کو دک بر آن تخت نصار
گریہ کردے اشک میرا ندے بسوز
انچہ گری دولت شد ناگوار
تو برین تخت وزیران و سپاہ
گفت کو دک گریہ ام زانست زار
از تو ام تہدید کردے ہر زمان
پس پدر مرادرم را در جواب
می نیابی هیچ نفسیرین گر
سخت بیرحمی و بس سنگین دلی
من ز گفت ہر دو حیران گشتے
تا چہ دوزخ خواست محموداے عجب
من ہی لرزیدے از بیم تو
مادر م کو تا بہ بسند این زمان
یا پدر کو تا مرا بسند چنین
فقر آن محمود و تشائے بے ست
گر بدانی جسم این محمود را در
فقر آن محمود تست اے نیم دل
چون شکار فقر کردی تو یقین
گرچہ اندر پرورش تن مادر است
تن چو شد بیمار دار و جوت کرد

در کلام آن بزرگ دین بگو
شستہ پہلوئے قباد شہریار
گفت شاد اورا کہ اے فیروز روز
فوق افلاکے قرین شہریار
پیش تخت صنف زدہ چون ہر ماہ
کہ مرا مادر دران شہر و دیار
بنیت در دست محمود ارسلان
جنگ کردے کا نیچہ خشم است و عتاب
ز بخین نفیرین ہلک ہلتر
کہ بعد شمشیر اورا قاتلی
در دل افتادے مرا بیم و غم
کہ مثل گشت است در ویل و کرب
غافل از اکرام و از تعظیم تو
مر مرا بر تخت اے شاہ جہان
خوش شستہ پہلوئے سلطان بن
طبع زودا نم ہی ترساند
خوش بگوئی عاقبت محمود باد
کم شنو زین مادر طبع مصل
بچو کو دک اشک باری یوم دین
لیک از صد و ثمنست دشمن تر است
در قوی شد مر تر طاغوت کہ

چون زرد دان این تن پر حیف را
نے ستارا شاید و نے صیف را

۱۸

دزدین خیاط کی پارہ جامہ از ترک دعوے کنند

۵۲۹

تو نہ ہنسی کہ آن پر قند لب
غدر خیاطان ہی گفتے بہ شب
خلق را در دزدے آن طائفہ
می نمود افسانہاے سالفہ
قصہ پارہ رہا سے در برین
می حکایت کرد ادا بان و این
در سمر می خواند درزی نامہ
گرد اد جیسع آمدہ ہنگامہ
مستمع چون یافت جاذب آن قود
جملہ اجزائش حکایت گشتہ بود
چونکہ دزد بہا سے بیرہما یہ گفت
کہ کنند اندر زیان اندر نہفت
اندران ہنگامہ تر کے از خطا
سخت تیرہ شد ز کشف آن غطا
بس کہ غدر در زیان را ذکر کرد
حیف آمد ترک را و خشم و درد
گفت اے قصاص در تہر شما
کیست استا ز دین کر و دغا
گفت خیاطیست نامش پوشش
اندرین دزدی و چستی خلق کش
گفت من ضامن کہ با صد اضطار
او نیار و برد از من رشتہ تار
پس بگفتند شش کہ از تو چیست تر
مات او گشتند اور دعوے پر
تو بعقل خود چنین غرہ مباش
کہ شوی یا وہ تو در تر دیر باش
کہ نیار و برد سے کہنے نہ نو
گرم تر شد ترک و بست آنجا گرد
او گر و بست و دمان را بر کشود
مطمئنش گرم ترک و ند زود
کہ گرو این مرکب تازے من
بدہم ار و زد و دقا ششم را بظن

۵۳۰

و رشتانند بردا سپه از شما
 ترک را آن شب نبرد از غصه خواب
 با مداد ان اطلعه زد در بغل
 پس سلا مش کرد گرم آن اوستاد
 گرم پرسیدش ز حد ترک بیش
 چون شنید از وے نوائے بلبل
 که ببراین راقبائے روز جنگ
 تنگ بالا، بهر جسم آرائے
 گفت: صد خدمت کنم آئے دودا
 پس به پیود و بیدار و وے کار
 از حکایتها ئے میران دگر
 وز بخیلان و ز تخیرات شان
 به چو آتش کرد مقرائے برون
 یک مضاحک چت گفت آن استاد
 چونکه خندیدن گرفت از داستان
 پاره دزدید و کردش زیران
 حق همی دید آن لے ستارخواست
 ترک را از لذت افسانه اش
 طالعش چه دعوی چه بهن چه
 لا به کردش ترک کز بهر خدا
 گفت لاغ خنده انگیز آن دعا
 داستانم بهر رهن مبتدا
 با خیال دزد میگردا و حراب
 شد بی بازار و دکان آن دغل
 جت از جالب بترجیش کشاد
 تا فکند اندر دل او مهر خویش
 پیشش فکند طلسم اصطنع
 زیر دامن و اسع و بالاش تنگ
 زیر و اسع تا نگردد پائے را
 دست برد و چشم و بر سینه نهاد
 بعد از آن بکشاد لب را در فشار
 و زکرهائے و عطائے آن نفر
 از برائے خنده داد او هم نشان
 میرید و لب بر افسانه و فسون
 ترک مست از خنده شد سست و قیاد
 چشم تنگش گشت بستن آن زمان
 غیر چشم حق ز جمله آن نهان
 یک چون از مدبری غماز است
 رفت از دل و غوسه پشانه اش
 ترک سرست است از لاغ اے چه
 لاغ میگوکان مرا شد مغتد
 که گفت داد از قهقهه او بر قفا

پاره طلس یک در نیغه زد
 ترک غافل خوش مضاحک میزد
 همچنین یار سوم ترک خطا
 گفت لاغی خنده می ترازد و بار
 چشم بسته عقل بسته موله
 پس سوم بار از فساد و دید شاخ
 چون چهارم بار آن ترک خطا
 رحم آمد بر دوسه آن استاد را
 گفت موله گشته این مفتون بین
 بوسه افشان کرد بر استاد او
 گفت دزدی ترک رازین درگذر
 پس قبايت تنگ آید باز پس
 برتر این حسنه اگر دانستی
 ترک خنده کن یا اس ترک مست
 چون که بنهاد آن قباد زدی ز دست
 مخلصش بشنو توئی آن ترک گول
 اطله کز بهر تقوی و صلاح
 طاست عمر و مضاحک شهوت است
 اسپل یان است و شیطان در کین
 با خود آ افسانه را بگذار بین

طلس عمرت بمقراض شهور
 بر دپاره پاره خیا جاعزور

خاستن نے افرونی راز شوہر خود و جواب آن

جو درد ران و ہر آن رنجی کہ بہت

ہل ترا ز بعد حق و غفلت بہت

زانکہ انہیسا بگذرند آن نگذر

دولت آن دارد کہ جان آگہ برد

آن یکے زن شوے خود را گفتی ہے
 پہنچ تیمارم نمیداری چہا
 گفت شو من نفقہ چہا رہ میکنم
 نفقہ و کسود است واجب الے منم
 آستین پیرہن نمود زن
 گفت از سختی تنم را میخور و
 گفت اے زن یکہ سوال میکنم
 این درشت است و عایظ و ناپسند
 کاین درشت و زشت تر یا خود طلاق
 بچنین اے خواجہ تشبیع زن
 بیشک این ترک ہو تلخی دہ است
 گر جہاد و صوم سخت است و خوش
 رنج کے ماند دے کان ذوالمن
 ورنہ گوید کت آن فہم و فن است
 اے مروت را بیکے کردہ ہے
 تا بیکے داری درین خواری مرا
 گرچہ عورم دست پاسے میزنم
 از منت این ہر دو بہت نیست کم
 بس درشت و پرخ بد پیرہن
 کس کے را کسود زینسان آورد
 مرد در ویشم ہمین آفتم
 لیک اندیشہ کن اے اندیشمند
 این ترا کردہ تر یا خود فراق
 از بلا و فقہ از رنج و محن
 لیک از تلخی بعد حق بہت
 لیک این بہتر بعد اے ممتحن
 گویدت چونی تو اے رنجور من
 لیک آن ذوق تو پرش کہ دن است

پرسیدن عارفے از کشیشے کہ تو بسال بزرگتری باشی تو

۵۳۲

دیدہ عسم تو داد و داوری

وانکہ از نادیدگان ناشستی

خود بود از والدینت اختیار

ہم بنوہت عبرت از لیل و نہار

عارفے پرسید زان پیر کشیش
گفت نے من پیش از وزائید ام
گفت ریشیت شد سفید از حال کش
اول پس از تو زاد و از تو بگذرید
تو بران رنگی کہ اول زادہ
دوغ تر شستی همچنان در مدنی

کہ توئی خوبہ من تریا کہ ریش
بس بے ریشی جہان را دید ام
خوے زشت تو نگردید و است و شست
تو چنین خشکی ز سوداے خرید
یک قسم زان بیشتر نتہادہ
خود نگردی زرد مخلص روغنی

روزی طلبیدن شخصے بے سبب یافتن گنج نامہ

۵۳۳

آن یکے بیچارہ مغلز ز درد
لا بہ کردے دین ساز و در دعا
بے زجہدے آفریدی مر مرا
بج گوہر و ادیم در درج سر

کو زنجیری ہزاران خرم خورد
کاے خداوند و نگہبان دعا
بے فن من روزیم وہ زین سرا
بج حش دیگرے ہم ستر

لایسدا این داد ولایت کھے ز تو
چونکہ در خلا قسیم تنہا توئی
سالہا زو این دعا بسیار شد
ہمچو آن شخصے کہ روزے حلال
گاؤ آور دوش سعادت عاقبت
این یتیم نیز زار یہا نمود
گاہ بدطن میشدے اندر دعا
بازار جاسے خداوند کریم
چون شدے نو سید و جہداز کلال
خافض است و رافع است این کردگا
خفص ارضی بین و رفع آسمان
دید در خواب او شبے و خواب کو
ہائے گفتش کہ اے دید و قب
خفیہ زان و تراق کت ہمایہ است
رقمہ شکلش چنان رنگش حسین
چون بدزدی آن نہ و تراق اے پسر
تو بخوان آن را بخود در خلوتے
و شود آن فاش ہم نمکین مشو
و کشد آن دیزمین زہنہا تو
این بگفت و دست خود آن مژدہ در
چون بخویش آمد ز غیبت آن جوان

من کلیم از بیانش شرم مرو
کار رزایہ قسم کن تو مستوی
عاقبت زار سے او بر کار شد
از خدا بخواست بے کسب کلال
عہد داد و دلہ فی مودلت
ہم زمیں دان اجابت گو بود
از پے تاخیر پاداش جزا
و دوش بشار گشتے و زعمیم
از جناب حق شنیدے کہ تعال
بے ازین ہر دو نیاید پتج کار
بے ازین و نیست و رانش اعلان
واقعہ بے خواب صوفی راست جو
رقمہ از پیش و تراقان طلب
سوئے کاغذ پارہا فاش و دوست
پس بخوان آن را بخلوت اکھزین
پس بدون روزاہی و شور و خمر
ہین مجو در خواندن آن شرکتے
کہ نیاید غیبت تو زان نیم جو
و در خود کن دمبدم لا تقنطوا
بر دل او زد کہ روز حمت بہر
می نگنجد از نسج اندہان

دہرہ او بر دریدے از قلق
 جانب دکان وراق آمد او
 پیش چشمش آمد آن کتب زود
 دغسل زد گفت خواجہ خیر باد
 رفت کج خلوتے آنرا بخواند
 کہ بدینسان گنجنامہ بہا
 باز اندر خاطرش این فکر جست
 کے گذارد حافظ اندر کتاب
 گریہ بان پر شود زر و نقد
 اندران رقمہ نوشتہ بود این
 آن فلان قبہ کہ درو مشہد است
 پشت باوے کن تور و با قبلہ آر
 چون نگاہی نیر از قوس اسے سوار
 یک کمان سخت گرفت آن فتنے
 بیل آورد و تبر او شاد شاد
 کند شد ہم او و ہم بیل و تبر
 بچنین ہر روز تیر انداختے
 چونکہ این را پیشہ کرد او دوم
 ہر کسے در گفتگوے او قناد
 ہر کسے در گفتگوے فاسدے
 پس خبر کردند سلطان ازین
 گر بودے رفیق و غلط و لطیف حق
 دست میزد او و بقتل سو بسو
 باعلاماتے کہ ہاتف گفتہ بود
 این زمان و امیر ہم اسے استاد
 و زنجیر والہ و تیران باند
 چون فتادہ ماند اندر مشقہا
 کز پئے ہر چیز یزدان حافظ است
 کہ کسے چیزے را باید از گراف
 بفرضاے حق جوے نتوان بود
 کہ بروں شہر گنجے دان و فین
 پشت او در شہر و در قہر ہست
 و انگہان از قوس تیرے و اگذار
 بر کن آن موضع کہ تیرت او قناد
 تیر پرانیسد در صحن فضا
 کند آن موضع کہ تیرش او قناد
 خود ندید از گنج پنهانی اثر
 یک جاے گنج را نشانختے
 فجہفی افتاد اندر خاص و عام
 کا چنین بازی نباشد در نہاد
 ہر طرف بر خاستش یک سادے
 آن گروے کہ بدند اندر کمین

عرض کروند آن سخن را زیر دست
 چون شنید آن شخص کان باشد رسید
 پیش از آن کا شکنجہ بیند زان قباد
 گفت تا این رقعہ را یا بسید ام
 خود نشد یک جبہ از گنج آشکا
 رفت ماسے تا چنیم تلخ کام
 بو کہ بخت بر کندین کان عطا
 مدت شش ماہ افسزون بادشاہ
 ہر کجا سختہ کما نے بود حیت
 غیر تشویش و غم و طامات نے
 چونکہ تعویق آمد اندر عرض طول
 جلا صحر اگر گزان شہ چاہ کند
 پس طلب کرد آن فقیر در دست
 گفت گیر این رقعہ کش آثار نیست
 نیست این کار کے کش مت کار
 چونکہ رقعہ گنج پر آشوب را
 گشت امین اوز خصمان وز نیش
 یاد کرد او عشق دور اندیش را
 عشق را در پیش خود یار نیست
 گفت آن درویش کاسے دانائے از
 و جو سر من و آاز مستعمل گئی

کہ فلا نے گنجنامہ یافتہ است
 جز کہ تسلیم و رضا چارہ ندید
 رقعہ آورد و دو پیش پیش نہاد
 گنج بنے و رنج بے حد دیدہ ام
 لیک پیچیدم بسے مانند مار
 کہ زیان و سود این بر من حرام
 اسے شہ فیروز جنگ و دلاکشا
 تیرمی انداخت و بر کند چاہ
 تیرمی انداخت آن سو گنج حبت
 بچو غقا نام فاش و ذات نے
 شاہ شد دل سیران گنج و ملول
 می ندید از گنج او جسر ریشخند
 رقعہ را از خشم پیش او فکند
 تو بدین اولے تری کت کار نیست
 گر بسوز دگل نہ گرد و گرد خار
 شہ مسلم داشت آن مکر و ب را
 رفت و می پیچید در سوداے خویش
 کلب لیسد خویش ریش خویش را
 محرش در وہ یکے دیار نیست
 از پئے این گنج کرد م یا وہ تاز
 نے تامل حبت و نے آمتگی

من زدے گئے غم نہ نہ ختم
 نہ نہ گفتم چون درین نام قسم
 قول حق را رسم ز حق تغیر جو
 گفتم باریب تو بہ کردم زین ثقیاب
 بر رسم حرف شدم بار دیگر
 کو بہ نہ نہ من کجا دل مستوی
 ہر شے تدبیر و فرہنگم بخواب
 اندرین بودا کہ الہام آمدش
 گفتم گفتم در کمان تیرے بند
 من نگفتم کاین کمان را سخت کش
 از فصولی تو کمان افراشتی
 ترک این سخت کمانے رو بگو
 چون بیفتہ تیرا انجامی طلب
 انچه حق است اقرب از جبل الورد
 اے کمان تیرے بار ساختہ
 ہر کہ او دور است دور از روئے
 ہر کہ دور انداز ترا دور تر
 ہر جو این درویش بہر گنج و کان
 ہر کمانے کو گرفتہ سخت تر
 این مثل اندر زمانہ جانی است
 زانکہ نادان اشت تنگ از استاد

۵۴۴

۵۴۵

کف سیہ کردم دمان را سو ختم
 زان گرہ زن این گرہ را حل کنم
 ہن مخاثر از گمان اسے یا وہ گو
 چون تو درستی تو کن ہم فحیاب
 در دعا کردن بدم من بے ہنر
 اینہم عکس تو است و خود توئی
 پیچہ کشتی غمر قہ میگردد در آب
 کشت شد این مشکلات از ایزدش
 کے بگفتم من کہ اندر کشش تو زہ
 در کمان نہ گفتم نے پر کنش
 صنعت تو اسے بر و اشتی
 در کمان نہ تیر پریدن مجو
 زور بگذار و بزاری جو ذہب
 تو فلندی تیر فکر ت را بعید
 صید نزدیک و تو دور انداختہ
 کارنا یہ قہست بازوے او
 وز چنین گنج است او مجور تر
 ہر صباے سخت تر جتے کمان
 بودے از گنج و نشان بد بخت تر
 جان نادانان برنج از زانی است
 لاجرم رفت و دکان نو کشاد

دہشتم یو ایتھم ۴۸۱
 آن دکان بالائے استادان کار گندہ و پرگزوم است و پر زمار
 نمود ویران کن دکان و باز گرد سوے سبز گلستان و آب خورد

۲۲

۵۳۸ آمدن یدے زیارت شیخ ابوالحسن خرقانی کلک

نافر جام شنیدن از حرم او

بسیاستہائے جاہل چارہ کن

خوشم اراکن بعقل من لدن

صبر باناہل اہل ان را طہیت

صبر صافی میکند چارہ لیت

رفت درویشے ز شہر طالقان	بہر صیت بو الحسن تا خارقان
کوہ را بسیرید و دادے دراز	بہر دید شیخ با صدق و نیاز
انچہ در رہ دید از جور و ستم	گرچہ در خورد است کوتہ میکنم
چون بمقصد آمد از رہ آن جوان	خانہ آن شاہ رحبتا و نشان
چون بصد حرمت نزد حلقہ درش	زن برون کرد از در خانہ سرش
کہ چہ میخواست بگوئے بوالکرم	گفت بر قصد زیارت آدم
خندہ زد زن کہ خندہ ریش من	این سفر گیری و این تشویش من
خود ترا کار سے نبود آن جایگاہ	تا بہ یہودہ کنی تو عزم راہ
استہائے گول کردی آمدت	یا بلوئے وطن این ہ زندہ است

یا گردیوت دوشاخ بر نہاد
گفت تا نہ جام و فحش و ددم
از پیش و ز ریشخند حساب
اشکش او دیدہ بخت و گفت او
گفت آن سالو کس راقی ہی
صد ہزاران غام رایشان چو تو
اگر بد بینیش و سلاست اروی
لاف کیشے کا سر یسے، طبل خوار
سبلی اندین قوم و گو سالہ پرست
جیفۃ اللیل ست و بطلال انہار
مشتہ اندین قوم صد علم و کمال
آل مونسے کو دینے تا کنون
کو رہ پیغمبر و صاحب او
شرع و تقوے را فگندہ سو پشت
کاین اباحت زین جماعت فاش شد
بانگ زد بروے جوان گفت بس
نور مردان مشرق و مغرب گرفت
آفتاب حق برآمد از جبل
تر مات چون تو اطمینے مرا
من ببادے نامدم همچون سحاب
عجل با آن نور شد قبلہ کرم

بر تو و سوا س سفر را در کشاد
من تا نم باز گفتن آن ہمہ
آن مرید افتاد و در غم و اضطراب
با ہمہ آن شاہ شیرین نام کو
دام گولان و کسند گمر ہی
او فتادہ از دوسے اندر صدعتو
خیر تو باشد نگردی زوغوی
بانگ طبابت رفتہ اطراف دیار
بر چنین گاوسے چمی بلند دست
ہر کہ او شد غرہ این طبل خوار
مکر و تزویر سے گرفتہ کایت حال
عابدان عجل را ریزند خون
کو نماز و تحنہ و آداب او
کو غم کو امیر معروف درشت
خصت ہر مفلس و قلاش شد
روز روشن از کج آمدس
آسمانہا سجدہ کردند از شکفت
زیر چادر رفت خورشید از نخل
کے گرداند خاک این سرا
تا گردے باز گردم زین جناب
قبلہ بے آن نور شد کفر و صنم

ہست اباحت کر ہوا آمد عنلال
 کفر ایمان گشت و دیو اسلام یافت
 منظر عشق است و محبوب بحق
 سجدہ آدم را بیان سبق اوست
 شمع حق را پخت کنی تو اسے عجز
 کے شود دریا ز پوز ساگ نجس
 حکم بظاہر اگر ہم میسکنی
 چون تو ننگے بخت آن مقبول و
 گرنہ دے نسبت تو زین سرا
 داوے آن نوح را از تو خلاص
 لیک باخانہ شہنشاہ زمین
 رد دعا کن کہ ساگ این موطنی
 بعد ازان پرسان شد او از ہر کسے
 پس کسے نقش کہ آن قطب دیار
 آن مرید ذوالفقار اندیش تفت
 پومی آورد پیش ہوش مرد
 کاین چنین زن را چرا آن شیخ دین
 صندرا با صنداینا س از کجا
 باز اول حول میگرد آتشین
 من کہ باشم با تضرہاے حق
 باز نفس حملہ می آورد زود

ہست اباحت کر خدا آمد کمال
 آن طرف کان نور بے اندازہ فیت
 از مہر کرد بیان برود سبق
 سجدہ آدم را پوز ساگ نجس
 ہم تو سوزی ہم سرت اسے گند پوز
 کے شود خورشید از پخت منطس
 چہیت ظاہر تر بگو زین روشنی
 چون عیال کا فسرانہ عقد نوح
 پارہ پارہ کر دے آئندہ ترا
 تا شرف گشتے من در قصاص
 اینچنین گستاخے ناید ز من
 ورنہ ایندم کرد سے من کردنی
 شیخ رامی حبت از ہر سوسے
 رفت تا ہمیزم کشد از کو ہمار
 در ہواسے شیخ سوے بیشہ رفت
 و سوسے تا خفیہ گرد دے گرد
 دار و اند خانہ یار و ہم نشین
 با امام الناس سناس از کجا
 کا اعتراض من برو کفر است و کین
 کہ بر آرد نفس من اشکال و دن
 زین تصرف بادش چون کاہ و

۴۸۴
که چو نسبت دیوار با حبس بریل
چون تواند ساخت با آذر جلیل
اندرین بود او که شیخ نامدار
شیرخان همیز شمشیر امانی کشید
تا زیانده اش مار ز بود از شرف
دیدش از دور و بخندید آن خدیو
از همییر او بدانت آن جلیل
خواند بروی یک بیکان ز وفون
بعد از آن در شکل انکار زن
کان نخل از هوا سئ نفست
گر نه صبرم میکستید س بار زن
اشتران ختم اندر سبق
من نیم در امر و فرمان نیم خام
عام ما و خاص ما فرمان اوست
دورم از تحسین و تشویش همه
فرد سئ ما بخت ما نه از هو است
بار آن ابله کشیم و صد چو او
اینقدر خود در س خاکردان است
تا کجا آخبا که جارا راه نیست
از همه او بام و تصورات دور
بهر تو من پست کردم گفتگو

یو قیت قصص
۴۸۵
که بود با او به صحبت هم مقیل
چون تواند ساخت باره زن دلیل
شد پدید از دور بر شیر سوار
بر سر همیزم شسته آن سعید
مار را بگرفت چون خرزن بلف
گفت آزا شتوای مفتون یو
هم ز نور دل نبی نعم الدلیل
انچه در ره رفت بروی تا کنون
بر کشاد آن خوش سر ایند دهن
آن خیال نفس تست اینجا ماست
که کشیدی شیر ز بیکار من
ست و بخود زیر محملها سئ حق
تا بنیدیشم من از تشنیع عام
جان ما بر رو و دوان جویان اوست
فارغ از تکذیب و تصدیقش همه
جان ما چون مهره در دست خداست
نه ز عشق رنگ نه سودا سئ یو
کرونده ملحه ما تا کجاست
جز سنا برق سبب الله نیست
نور نور نور نور نور نور
تابازی یار فیت زشت خو

نمکشی خندان و خوشش با حرج از پی الصبر مفتاح الفرج
چون بسازی با خنئی این خسان باروان نبیاً گردی رسان

هم سفر بودن مسلمانان و جهود و ترسا و حلوا خوردن مسلمان شب

زیر کی دان دام هر دو طمع و کاذ
تا چه خواهد زیر کی را پاکباد
ز بکان با صنعتی قانع شدند
ابلهان از صنع در صانع شدند

یک حکایت بشنوائیجا ای پسر
آن جهود و مومن در ترساگر
باد و گمره همراه آمد مومنی
چون رسیدند این سه همرو منزل
برد حلوا پیش آن هر سه غریب
نان گرم و صحن حلوا ای غسل
تخمه بودند آن دو بیگانه ز خور
چون نماز شام آن حلوا رسید
آن دو کس گفتند ما از خور پریم
صبر گیرم از خور مشب تن دیم
گفت مومن مشب این خورده شود
تا نگردی ممتحن اندر منبر
همری کردند با هم در سفر
چون خسر و بانفس و نالینه
بهیشان آورد حلواستقبله
مخنی اد مطبخ اتی قریب
بر آنگه در ثوابش بد اهل
بود صائم روز آن مومن مگر
بود مومن مانده در جوع شدید
امشبش بنهیم و فردایش خوریم
بهر فردا لوت را پنهان کنیم
صبر را بنهیم تا فردا بود

۲۸۶
پس بد گفتند زین حکمت گری
گفت ای یاران که ما ستیم
هر که خواهد قسم خود چنان زند
آن دو گفتند شش ز قسمت درگذ
گفت تمام آن بود که خویش را
قصه شان آن کان مسلمان غم خورد
بود مغلوب او به تسلیم و رضا
پس بختند آن شب و برخاستند
روئے شستن و ران و هر یک
یک زمانه هر یک آوردند
مومن و ترسا جهود و گورمغ
مومن و ترسا جهود و نیکه بد
بلکه سنگ و خاک و کوه و آب را
این سخن پایان ندارد هر سه یار
آن یکے گفتا که هر یک خواخویش
هر که خویش بهتر اینرا او خورد
آنکه اندر عقل بالاتر رود
قایم آید چنان پرانوار او
پس جهود آورد آنچه دیده بود
گفت در ره مویتیم آمد به پیش
در پیئے موئے شدم تا کوه طور

یاقوت قصص

در پیشتر

قصه تو آنست تا تنها خوری
چون خلاف افتاد اقامت کنیم
و آنکه خواهد قسم خود چنان کند
گوشش کن قسام فی السان و غیر
کرد قسمت بر هوا و بر خدا
شب برود در مینوایی بگذرد
گفت سمع طاعة اصحابنا
بامدادان خویش را آرستند
داشت اندر و در راه و مسکے
سوسه و در خویش از حق فضل جو
جمله را در سوسه آن سلطان الغ
جملگان را بهت رو سوسه احد
هست و انگشت نهانی با خدا
رو به رسم کردند آدم یار و ار
انچه دید او در دشمن گوآورد پیش
قسم هر مفضل را فاضل برد
خوردن او خوردن جسد بود
باقیان را بس بود تیمار او
تا کجا شب روح او گردیده بود
گر به بیند دنبه اندر خواب خویش
هر سه مان گشتیم ناپید از نور

هر سه سایه محو شد زان آفتاب
 نور دیگر از دل آن نور رست
 هم من و هم موسی و هم کوه طور
 بعد ازان دیدم که کوه شاخ شد
 وصف بیت چون خبلی زدی و
 زان یکے شانه که آمد سویم
 آن یکے شاخ فرو شد در زمین
 که شفا ئے حمایه بخوان شد آب
 و ان یکے شانه و گر پدید زود
 باز زان صفت چو باخود آدم
 یک زیر پای موسی همچو تیغ
 بازین هموار شد که از نهیب
 باز باخود آدم زان انتشار
 و ان بیابان سرسبز در ذیل کوه
 چون عصا و خنجر او خرقه شان
 جمله کعبه دارد دعا و سحر اخته
 باز آن غشیان چون از من رفت زو
 انبیا بودند ایشان اهل و
 باز ملا که بمیدیدم شگرت
 حلقه دیگر ملائک مستعین
 زین نظم میگفت احوال آن جهود

بعد ازان زان نور شد یک فتیاب
 پس ترقی جست آن شامیش چست
 هر سه گم گشتیم زان اشراق نور
 چونکه نور حق در و نفخ شد
 می گشت از هم می شد سو سو
 گشته شیرین آب تیغ همچو سم
 چشمه زاد و برون آمد حسین
 از همایون نئے و حئے مستطاب
 تا جوار کعبه که عفاست بود
 طور بر جا بود و نئے افزون نم
 میگذازد و نماز شش شاخ و شخ
 گشت بالایش ازان بیت نشیب
 باز دیدم طور و موسی بر قرار
 پر خلایق شکل موسی با شکوه
 جمله سه طور خوش دامن کیشان
 نمش ارنی بهم در ساخته
 صورت هر یک دگر گو نم نمود
 اتحاد انبیا ام فسم شد
 صورت ایشان بد از اجرام بر
 صورت ایشان همه بد تشین
 بس جهودی کاخرش محمود بود

بیج کانسرا بخاری سنگریه
 پنج خبر داری ز ختم عسریه
 بعد ازان تر ساد را آمد و کلام
 پس شدم با او چارم آسمان
 خود مجیبائے تسلیم آسمان
 هر کسی دانند کاسه فخر انبیین
 پس سلطان گفت کاسه یاران من
 سید سادات و سلطان نسل
 پس مرا گفت آن سیکه بر طوخت
 و ان دگر را عیسیٰ صاحبقران
 خیزا اے پس فائده دید و ضرر
 آن هنرمندان پر فن را ندند
 آن دو فاضل فضل خود دریافتند
 اے سلیم گول و پس نایب
 من بفرمان چنان شاه جهان
 پس بگفتند شش که اے ابله حریص
 گفت چون فرمود آن شاه مطاع
 تو جهود از امر موته سس کشی
 تو سیخی، سیج از امر سیج
 من ز فخر انبیا چون سس کشم
 پس بگفتند غل که والله خواب است

که سلمان مردنش باشد امید
 تا بگردانی از و کیبار و رو
 که سقیم رو نمود اندر منام
 مرکز و شوائے خورشید جهان
 نسبتش نبود بآیات جهان
 که فزون باشد فن چرخ از زمین
 پیشم آمد مصطفیٰ سلطان من
 مغز کونین و مادے سبیل
 با کلیسم الله زده عشق باخت
 بر در اوج چپا رم آسمان
 بے توقف زود حلوارا بخور
 تا سه اقبال منصب خوانند
 با ملائک از هنر دریافتند
 بر جبه و بر کاسه حلوانشین
 خوردم آندم کاسه سوا و نان
 اے عجب خوروی ز حلوا اے خبیص
 من که باشم تا کنم زان اقبال
 گر بخواند در خوشی یا ناخوشی
 سر توانی تا فت از خوب و قبیح
 خوردم آن حلوا و ایندم سر خوشم
 تو بدیدی و به از صد خواب است

خواب تو بیداریت اسے بونظر
 خواب تو بیداریت اسے خوش بہار
 خواب تو بیداریت اسے نیک نفع
 خواب تو بیداریت اسے میگرد
 خواب تو بیداریت اسے ستر جان
 خواب تو مانند خواب بنیاست
 کہ بیداری عیانتش از
 کہ تو در خوابت رسیدی بامراد
 کہ اذان خوابت رسید امر کلا
 کہ اذان خواب تو رو سے ماسف
 کہ ہمان را ظاہر ایدی میان
 کہ شد این خواب تو بے تعبیر است

بند گیاه یافتن شترے گاؤں و قحے دراه

اشتر و گاؤں و قحے در پیش راہ
 گفت قح، بخش ارکسم اینتر یقین
 یک عمر ہر کہ باشد بیشتر
 کہ اکابر را مقدم داشتن
 گفت قح با گاؤں و اشتر کلمہ رفاق
 ہر یکے تاریخ عمر امل کنید
 گفت قح مرج من اندر آن عہود
 گاؤں گفتا بودہ ام من سا بخورد
 جنت آن گاؤں کش آدم جہ خلق
 چون شنید از گاؤں قح اشتر خلقت
 کہ مرا خود حاجت تاریخ نیست
 یافتند اندر روش بند گیاه
 ہیکل اذما گرد و سیر اذین
 این علف اوراستا و لے گو بخور
 آمدہ است از مصطفیٰ اندر سنن
 چو چنین افتاد ما را اتفاق
 پیر ترا و لے است باقی تن زنی
 با قح سربان اسمعیل بود
 جنت آن گاؤں کش آدم جنت کرد
 در زراعت بر زمین ہیکل خلق
 سرفرود آورد و از ابرو و گت
 کاخین ہن جسم و عالی گرد نیست

۳۹۰
خوہم کس داند اے جان پر
کہ نباشم از شام جن سردتر
داند اینرا ہر کہ اصحاب نہاست
کہ نہاد من فروغتر از شام است
جملگان دانستند کاین چرخ بلند
ہست صد چند انکہ این خاک خزند
کہ کشت و تسلیاے آسمان
کہ نہا و بقعہاے خاکدان

۲۵

مثال خیر اہل دنیا

۵۴۷

خدمت شیخے بزرگے قاندے
عام نار و بے قرینہ فاسدے
خیر شان نیست چہ بود شر شان
قبح شان را بازوان از سر شان
سوئے جامع میشد آن یک شہریا
خلق را میزد نقیب و چو بدار
آن یکے را سر شکستے چو بدن
وان دگر برابر دریدے پیرہن
در میان بیدے وہ چو بخورد
بیگنا بے کہ برواز راہ گرد
خونچکان رو کرد با شاہ و بگفت
ظلم ظاہر میں چہ پرسی از نہت
خیر تو نیست اجاع میسوی
تاچہ باشد خرو و خرتاے غوی
یک سلاے نشود پیر از خے
تا نہ پیچد عاقبت از وے بے

۲۶

۵۴۸

شنیدن و تکت منادے ملک تہ مذو از وہ تا ختن بشہر

اے دلیل تو مثال آن عصا

در کفنت دل علی غیب العلی

فلعل و طاق و طرم گیر و دار

کونی بیستم مرا معذور دار

سید ترند که آنجاست شاه بود
داشت کارے و بہر قند او ہم
زود منادی کا نکہ او در پنج روز
بخشم او را زرو گنج بیشمار
دلقاک اندر دہ بدو چون آن شنید
مرکب دو اندران رہ شد سقط
پس بدیوان در و دید از گرد راہ
فجعی در جملہ دیوان فتاد
خاص و عام شہر ا دل شد ز دست
یاعدوے قاہرے و قصد ماست
کہ زدہ دلقاک بپیران درشت
جمع گشتہ بر سر اسے شاہ خلق
از شتاب او وجد و جہتاد
آن یکے دو دست بر زانو زمان
از نفیر و فستہ و خوف نکال
ہر یکے فالے ہی زدا از قیاس
راہ جست و راہ دادش شاہ زود
ہر کہ می پرسید حالے زان ترش

مسخرہ او دلقاک و لخواہ بود
جست الاسخے تا شود اہ مستم
آردم پیغام خوب با فر روز
تا شود میسر و عزیزا نذر دیار
بر نشست و تا بہ ترند میدوید
از دو انیدن فرس از ان نمط
وقت ناہنگام رہ جست و بشاہ
شورشے در وہم آن سلطان فتاد
تاچہ تشویش و بلا حادث شدہ است
یا بلائے مملکے از غیب خاست
چند اسپ قیمتی در راہ کشت
تاچہ آمد چنین اشتاب دلق
غلغل و تشویش در ترند فتاد
وان دگر از وہم و او یلاکسان
ہر دے رفتہ بصد کوے خیال
تاچہ آتش او فتاد اندر پلاس
چون زمین بوسید گفتش ہی چہ بود
دست بربل میزد او عیسی خش

و هم می یافتند زین فریبگاه
 کرد اشارت دلق اے شاه کرم
 تا که باز آید بمن عتسم و س
 بعد یک ساعت که شاه از و هم دهن
 کو ندیده بود و تلق رچنین
 و نمادستان و لاغ افراشته
 آنچنان خندانش کرد و نشست
 هم ز زور خنده خو کرد و تنش
 باز امروز اینچنین زرد و ترش
 و هم در و هم و خیال اند خیال
 که دل شش با غم و پر هیز بود
 جائے تخت او تهر قند گزین
 بس شهبان آن طرف را کشته بود
 این شب ترم از و در و هم بود
 گفت زو تر باز گوتا حال حیت
 گفت من در و شنیدم آنکه شاه
 که کسے خواهم که تا زو در سه روز
 گنجها بد هم و را اندر عرض
 من شتا بیدم بر تو بهر آن
 اینچنین چستی نیاید از چو من
 گفت و لعنت برین و دیت باد

جمله در تشویش گشته و نگب او
 یک دے بگذار تا من دم و غم
 که فتادم در عجائب عالم
 تلخ گشتش هم بگود هم دهن
 که از خوشتر نبود شش همنشین
 شاه را او شاد و خندان داشته
 که گرفته شش شکم را باد و دست
 رو در افتاد و ز خنده کردنش
 دست برب میزند کاسه شش
 شاه را تا خود چه آید از نکال
 زانکه خرم شاه بس خوزیر بود
 بد وزیر داهی او را همنشین
 یا بجلت یا بسطوت آن عنود
 و زفن و تلق خود آن و هم فرود
 اینچنین آشوب و شور تو ز کیت
 زو منادی بر سر هر شاه راه
 تا سمرقند او چو پیک با فروز
 چون شود حاصل ز پیغامش عرض
 تا بگویم که ندارم آن توان
 تا بر این اسید را بر من متن
 که دو صد تشویش در شهر افتاد

از برائے این قدر اسے خاموش
 چو این خسان باطل و علم
 لاف شیخی در جہان اداخته
 ہم ز خود واصل شدہ سالک شد
 پس وزیرش گفت اے حق پرست
 و لقا از وہ بہر کارے آمدہ است
 ز آب و روغن کہنہ را و میکند
 غم را بنمود و پہنان کرد تیغ
 او میان بنود و پہنان کرد کار
 گفت و لقا با نغان و باخروش
 بس گسان و وہم آید در ضمیر
 ان بعض الظن اثم است اے وزیر
 شہ نگیر دانکہ میر بخاندش
 گفت صاحب پیش شہ جاگیر شد
 گفت و لقا اسوے زندان ریڈ
 میزیدش چون دل اشکم تہی
 زان کہ ہم پر ہم تہی باشد دل
 تا بگوید سر خود را ز اضطراب
 گفت و لقا کاسے ملک متہ باش
 تا بدین حد صیت تجیل نعم
 آن ادب کہ باشد از بہر خدا

آتش انگندی درین مرج و حشیش
 کہ اما ما نیسم در فقر و عدم
 خوشتن را با زیڈے ساخته
 محفلے واکردہ در دعوی کدہ
 بشنوا ز بندہ کمینہ یک سخن
 رائے او گشت و پشیمانان شد بہت
 او بسخرنگی برون شو میکند
 باید افشردن مرا و را بسیرغ
 بیگمان اورا ہی باید فشار
 صاحب خون این مسکین مکوش
 کان نباشد حق و صادق اے پیر
 نیست استم راست خاصہ بر فقیر
 از چہ گیر دانکہ میخند اندش
 کاشف این مکر و این تزویر شد
 چا پلوس و زرق اورا کم خرید
 تا دہل وارا و دبدمان آگہی
 بانگ او آگہ کند مارا ز کل
 آنچنانکہ گیر دین و ہذا قرار
 روے حلم و مغفرت را کم خراش
 من نمی پریم بدست تو درم
 اندران مستعجلی نبود روا

و آنچه باشد طبع و خشم عارضی
 می شتابد تا نگیرد متعین
 تو پئے دفع بلایم میزنی
 تا پرسی رخنه را بندش کنی
 تا ازان رخنه برون ناید بلا
 غیر آن رخنه بے دار و قضا
 چاره احسان باشد و عفو و کرم
 چاره دفع بلا نبود ستم
 گفت شهنیکو است خیر و موعظ
 یکس چون خیر کنی در موضعش
 موضع شش رخ بنی ویرانی است
 موضع شش بیل هم نادانی است
 گفت و تفک من نمی گویم گذار
 یک می گویم تحری پیش آر
 بن روم صبر و تانی را بسند
 صبر کن اندیشه میکن روز چمت
 در تانی بر سینه بر زنی
 گوشال من با یقانه کنی
 مشورت کن با گروه صالحان
 امر هم شور سے برائے این بود
 بر پیمبر امرشاد و هم بدان
 این خرد ما چون مصانع انور است
 کز تشاور سہو کر یکستہ شود
 بوکہ مصباحے فتد اندر میان
 بست مصباح ازیک روشن تر است
 مشتعل گشته ز نور آسمان

۵۵۰

۵۵۰

تعلق مویشے با چرخے و بتن پا خود را بپائے او

چون شوی تیز و ده را ناسپاس
 بجهد از تو خطرہ قبلہ ستناس
 گرازم انبساط خواهی بود بر
 نیم ساعت روز ہر امان میر

کاندان دم کہ بیری ابرہین

سبب لاگری تو بائیں قرین

از قضا مو شے و چرخے با وفا

ہر دو تن مربوط یقائے شدند

نزد دل با ہمد گرمی باختند

ہر دو را دل از تملاتی شمع

راز گویان باز بان بے زبان

جوش نطق از دل نشان دستیت

دل کہ دلیر وید کے ماند ترشش

این سخن پایان ندارد گفت مو ش

وقت ما خواہم کہ گویم با تو راز

بر لب جو من ترا غم زان

من درین وقت معین اے دلیر

بچ وقت آمد نماز اے رہمون

سنے بہ پنج آرام کیر دآن خمار

گفت اے یار عزیز ہر کار

روز نور مکسب و تاہم توئی

از مروت باشد از شاد مکنی

در شبان روزے وظیفہ چاشتگاه

من بدین کیبار قانع نیستم

پانصد استقامت ستم اندر ہر

بر لب جو گشتہ بودند آشنا

بر صبا حے جمع یکجا میشدند

وز ساوس سینہ می پردنند

ہمدگر را قصہ خوان بستح

اجمانتہ حمتہ تاویل ان

یستگئے نطق از بے انقیست

بلبلے گل وید کے ماند ترشش

چرخ را روزے کہ اے فخر و جوش

تو در وہ آب داری ترک تاز

نشوی در آب از عاشق فغان

می نکردم از محاکاتہ تو سیر

عاشقان را فی صلوة دہون

کاندین ہر ما ست پانصد ہزار

من ندارم بیرخت یکدم قرار

شب قرار و سلوت و خوابم توئی

وقت بیوقت از کرم یاد مکنی

راتبہ کردی وصال اے نیکخواہ

در ہوایت طرفہ انساہم

باہر استسقا قرین جوع البقر

۵۵۱

۵۵۲

اے اخی من خاکیم تو آبیے
 آنچنان کن از عطا و از قسم
 برب جو من بجان بخوانست
 آمدن در آب بر من بسته شد
 یا سوئے یا نشاے کن در
 بحث کردند اندرین کار آن دو بار
 که بدست آرند یک رشته دراز
 کیسے بر پائے این بند و دو تو
 تا بهم آئیم زین فن با دو تن
 یک سر رشته گرہ بر پائے من
 تا تو اغم من درین خشکی کشید
 تلخ آمد بر دل چرخ این حدیث
 هر که است در دل مرد بهی
 این سخن پایان ندارد موش
 آن سرشته عشق رشته میکشد
 می تند بر رشته دل و مبد م
 همچو تارے شد دل جان در شہور
 چون غراب البین آمد ناگهان
 چون برآمد بر هوا موش از غراب
 موش در منقار زلغ و چرخیم
 خلق میگفتند زانغ از مکر و کید

(۲۸) (۲۹)
 ۵۵۴

یک شام رحمت و تابے
 که گویگ بجذمت میرسم
 می نه بینم از اجابت رحمت
 زانکه ترکیبم ز خاکے رسته شد
 تا ترا از بانگ من آگ کند
 آخر این بحث آن آمد تبار
 تا ز جذب رشته گرد کشف راز
 بسته باشد دیگرش بر پائے تو
 اندر آیم نیزم چون جان باین
 زان سر دیگر تو بر پاء عقد زن
 من ترا نکشد سر رشته پیچ
 که مراد عقد آورد این ضبب
 چون در آید ز اسفے نبود تہی
 هست بر لبہائے جو برگوشا
 بر اسید وصل چرخ بار شد
 کہ سر رشته بدست آورد و ام
 تا سر رشته بمن روے نمود
 در شکا موش و بردش ان مکان
 منحب شد چرخ نیز از قعر آب
 در هوا آویخته پا در رتم
 چرخ آبی را چگونہ کرد صید

چون جادو آب و چونش در بود
چراغ آبی کے شکار زلغ بود
چون میگفت این سزائے آن کے
کہ چوبے آبان شود جنت خے
اسے فغان از بارنا جنت لے فغان
ہنشین نیک جوئید اسے ہمان
عقل را افغان ز نفس پر عیوب
بہوینے بدے بروئے خوب
عقل میگفتش کہ جنیت یقین
از دم معنیت نے از آب و طین
مین مشو صورت پرست این گو
بہتر جنیت بصورت در مجو
صورت آمد چون جادو چون حجر
نیت جادو از جنیت خبر

رفاعت کردن سلطان محمود بنشاید زوان

یک شبے میگشت شہ محمود فرد
باگروہے دزد شہر و باز خورد
پس گفتندش کنئے اسے بوالوفا
گفت شہ من ہم یکے ام از شما
آن یکے گفت اسے گروہ کرکیش
مین گوئید از فن و فرہنگ خویش
تا بگوید با حریفان در سمر
کوچہ دارد و جبلت از ہنر
آن یکے گفت اسے گروہ فرخوش
ہست خاصیت مرا اندر دو گوش
کہ بدانم سگ چہ میگوید بانگ
آں دگر گفت اسے گروہ زر پرست
قوم گفتندش ز دینار سے و دانگ
ہر کراشب بینم اندر قیروان
جملہ خاصیت مرا چشم اندر است
گفت یک خاصیتم در بازو است
روز بشناسم مرا و اسے گمان
کہ زخم من نقبہا بازو بر دست
گفت یک خاصیتم در بینی است
کار من در خاکہا بوسینی است

که که امین خاک همسایه نداشت
گفت این یکت بهک خاصیت پر نجوم
قصر اگر چه چند باشد بس بلند
پس پیریدند زان شب کاسه سند
گفت در ریشم بود خاصیتم
مهرمان را چون بجلادان دهند
چون بجنبانم رحمت ریش را
قوم گفتند شش که قطب با توئی
بعد از آن جمله بهم بیرون شدند
چون گئے بلنگے بزوار دست راست
خاک ہو کر دآن دگر از ر بود
جلستے دیگر خاک را چون بوسے کرد
پس کنند انداخت استاد کند
نقشب زن زد نقب در محزن رسید
بس ز روز رفت گوهر مانے رفت
شبه معین دید منظر لگا و شان
خویش را از دید زایشان باز گشت
پس روان گشتند سر مینگان بست
دست بسته سوئے دیوان آمدند
چونکه استاد پیش تخت شاه
آنکه شب بر هر که چشم انداخته

یا که امین خاک صغروا بتر است
که کندے انگنم طول علم
کنگرش در سخت گردانم کند
متر از خاصیت اندر چه بود
که رمانم مجسمان را از نعم
چون بجنبند ریش من ایشان دهند
طے کنند آن قتل و آن تشویش را
چون خلاص روز محتبها توئی
سوئے قصر آن شب میمون شدند
گفت میگوید که سلطان با شامت
گفت کاین هست از وثاق بیوه
گفت خاک محزن شاهیت فرو
تا شدند آنسوئے دیوار بلند
هر یکے از محزن اسبابے کشید
قوم بردند و نهان کردند نفعت
علیه نام و پناه و راه و شان
روز در دیوان گفت آن سرگذشت
تا که هر سر مینگ دزدے را به بست
وز نهیب جان همه لرزان شدند
یار شان شب بود آن شام چو ماه
روز دیدے بیکش بشناخته

شاہ را بر تخت دید و گفتم این
آنکہ چندین خاصیت در ریش است
عارف شد بود چشمش لا جسم
رویش آرد چون تشنه بار
چون لسان جان او بود آن او
گفت ما گشتیم چون جان بندین
وقت آن شد اے شہ مکتوم سیر
اے ز دلہا بردہ صد تشویش را
ہر یکے خاصیت خود وانمود
آن ہنہ را گردن مارا بہ بست
آن ہنہ فی جیبہ با جملہ
جز ہمان خاصیت آن خوش اس
آن ہنہ با جملہ غول راہ بود
شاہ را شرم آمد ازوے روز بار
گفت جو بیدار است شعبہ ناسبان
ہم ز بدنامان نباید نگاشت
ہر کہ او یکبار خود بدنام شد
اے بساز کہ یہ تابش کنند

بود با مادرش شب گرد و قون
این گرفت ماہم از تفتیش است
بر کشاد از معرفت لب باہشم
آنکہ بود اندر شب قدر او چو بدر
آن او با او بود گستاخ گو
آفتاب جان توئی در یوم دین
کہ کرم ریشے بجنہانی بخیر
نوبت تو شد بجنہان ریش را
آن ہنہ با جملہ بد بختی فرزد
زان مناصب سرگون سازیم و بست
روز مردن میت زین فہما مدو
کہ شب بد چشم او سلطان شناس
غیر چشمے کو ز شاہ آگاہ بود
کہ شب بر روے شہ بودش نظار
بجنہ نہ بود ز شجنہ شہان
ہوش بر اسرارشان باید گماشت
خود نباید نام حبت و خام شد
تا شود این ز تاراج و گزند

ہر کسے کہ پے برد در ستر ما
باز کن دو چشم سوئے ما بیا

چریدن گاو بخسری در نور گوهر شجر اغ

۵۵۶

گاو آبی گوهر از آب آورد
 در شعاع نور گوهر گاو آب
 زان فکند گاو آبی غیر است
 میچسبد در نور گوهر آن بقر
 تاجری بر درمید لخم سیاه
 پس گریزد مرد تاجری بر دخت
 بست بار آن گاو تا زد گرد مرج
 چون از نو میسد گردد گاوز
 لخم بیند فوق در شاهوار
 تاجری اندولیکن گاو نے
 هر گله کاندردل او گوهریت
 وان گله کز رش حق نو دے بتافت
 بنهد اندر مرج و گردش میچرد
 میچرد از سنبل و سوسن شتاب
 که غذایش ز گس و نیلو فر است
 ناگهان گردد ز گوهر دور
 تا شود تاریک مرج و سبز گاه
 گاو جوان مرد را با شلخ سخت
 تا کند آن مرد را در شلخ مرج
 آید آنجا که نهاده بدگر
 پس زمین گریزد او ابلیس وار
 اهل دل داشتند و هر گل کاونے
 گوهرش غماز طین گوهریت
 صحبت گلهای پرور بر تافت

۳۰

بردن پریان عبد الغوث را

۵۵۸

جنس تا جنس از خود تانی شناخت

سوئے صورتها شاید ز دو چیت

چون بی سال در پنهان پری
وان یتیمانش زمرگش در سمر
زو طمع ببرید هم زن هم پسر
یا قناد اندر چه یاسمنی
خود نگفتند که بابا بے بد است
گشت پیدا باز شد متواریه
گشت پنهان کش ندیدش باز باز
بود زان پس کس ندیدش نگامش
که رباید روح از زخم سنان
هم ز جنسیت شود یزدان پرست
شاخ جنت دان یدنی آمده
قهر مار اجمل جنس قهر دان

و حسب التوفیق بحسن پری
عنه زفش را شل از شوے در
مست بگذشت زو ناخبر
که مرا در اگرگ زو یار هرزنی
جمله فرزندانش در اشغال مست
بعد نه سال آمد آن هم عاریه
یک بیک فرزند و زن را دید باز
یک بیه همان فرزند ان خویش
برو بجهنم پریانش چنان
چون بهشتی جن جنس آمده است
نه نبی و نه مودود و محمد
هر مار اجمل جنس مهر خوان

آمدن مرد و ام دار به تبریز و مرید الدین عم قیل از انش

خاک گور از مرد میا بد شرف
تا نهد بر گور او دل و سعه و کف
خاک او هم سیرت جان میشود
سرمد چشم عزیزان میشود
اسے بسا در گور خفته خاک و ار
به ز صد احیا به نفع و انتشار

آن سکه در پیش لاطراف دیار
 به هزار شش دام بود از زر مگر
 محتسب بود و بدن کس آمده
 حاتم را بود سئ گداسه او شده
 گر بنا دے تشنه را بگر زلال
 و ربگردے زرہ را مشرقی
 بر امیہ او یا مد آن غریب
 بادشش بود آن غریب آموخته
 ہم پستی آن کریم او دام کرد
 لا ابالی گشته بود و دام جو
 دام داران زو ترش او شاد کام
 آن غریب بمعن از بیم دام
 شد سوئے تبریز و کوئے گلستان
 ز دزدان الملک تبریز سنی
 جانش خندان شد از آن وضع جمال
 چون و ثاق محتسب جت آن غریب
 او پریر از دار دنیا نقل کرد
 رفت آن طاووس عیشی سوئے عرش
 سایه اش گرچه پناہ خلق بود
 ماند او کشتی ازین ساحل پریر
 نعره زد و مرد و بیہوش او فناد

۵۶۱

جانب تبریز آمد دام دار
 بود در تبریز بدرالدین عمرو
 ہر سر مویش یکے حاتم کده
 سر نہادے خاکپاے او شد
 در کرم شرمندہ بودے زان نوال
 بود آن در ہمتش نالائقی
 کو غریبان را بدے خویش و قریب
 دام بحید از عطایش توختہ
 کہ بہ بخششہاش واثق بود مرد
 بر امیہ تسلیم اکرام خو
 ہجو گل خندان از آن وضع اکرام
 از رہ آمد سوئے آن دار السلام
 خنہ امیہ دش فراز گلستان
 بر امیہ دش روشنی در روشنی
 از نسیم یوسف و مصر وصال
 حلق گفتندش کہ بگذشت آن حبیب
 مرد وزن از واقعه اور وے زرد
 چون رسید از افغانش سوئے عرش
 در نور دید آفتابش زود زود
 گشتہ بود آن خواجہ زین غمانہ سیر
 گوئی او نیسند در پے جان بد

پس ملک و آب بر رویش زدند
تا شب بیوش بود و بعد ازان
چون بپوش آمد بگفتاے کردگار
گرچه خوابه بس سخاوت کرد و جود
او که بخشید و تو سر پر خرد
او زرم داد و تو دست زر شمار
خواجه شمع هم داد تو چشم قریر
او و ظیفه داد و تو عمر حیات
او و ثامنم داد تو چرخ وزین
انچه او داد اے ملک هم از تو داد
زرا ازان تست او زنا فرید
آن سخا و جسم هم تو دادیش
من چه میگویم همه تو میدهی
من مرا و را قبل خود ساختم
ما کجا بودیم کاین دیان دین
واقع آن وام او مشهور شد
انچه تو زین گزیده شهر گشت
پس ناورد از ره گدیه بدست
پامرد آمد بدو دستش گرفت
گفت چون توفیق یا بد بنده
مال خود ایشا بر راه او کند

همان بر حالتش گریان شدند
نیم مرده باز گشت از غیب جان
مجرم بودم بخلق امیدوار
پس آن کفو عطا اے تو نبو
او که بخشید و تو بالا و قد
او ستورم داد و تو عقل سوار
خواجه نقم داد و تو طعمه پذیر
وعدده اش ز تو وعدة تو طیبات
در وثاقت او و صد چون او بین
که دل و دست و را کردی تو را داد
نان ازان تست تانش از تو رسید
کز سخاوت میفرودی شادیش
بار منت بر کسے که می نهد
قبل ساز اصل را شناختم
عقل می کار یدا نذر ما و طین
پایم را از در و او رنجور شد
وز طمع میگفت هر جا سر گذشت
غیر صد دینار آن گدیه پرست
شد بگو آن کریم بس شگفت
کو کند همانه فرخنده
جان خود ایشا رجا او کند

فکر او سحر خدا باشد یقین
 ترک شکرش ترک شکر حق بود
 سحر میکن مر خدا را در نعم
 چون گوی آن ولی نعمت رسید
 گفت اے پشت و پناه بر نبیل
 اے غم از زاق ما بر خاطر است
 اے فقیران را عشیر و والدین
 اے چه بجز از بهر نزدیکان گهر
 پشت ما گرم از تو بود اے آفتاب
 اے در ابرویت ندیده کس گره
 اے دولت پیوسته بادریای غیب
 یاد ما ورده که از عالم چه رفت
 اے من و صد پیمو من در ماه و سال
 نقد جانوس ما و رخت ما
 این همه از حق بدو تو و واسطه
 تو نزدی یک بخت ما ببرد
 خلق را از گرگ غم لطفت شبان
 بے نهایت آمد آن خوش سرگشت
 پایم درش بوسه خانه خویش برد
 و تش آورد و حکایتهاش گفت
 آنچه بعد العصر یسر اید و بود

۵۴۰

چون با حسان کرد تو فیض قوین
 حق او لا شک بحق ملحق شود
 نیز میکن شکر و ذکر خواجهم
 گشت گریان زار و آمد در نشید
 مرجی و غوث ابناء اسیل
 اے چه رزق عام احسان و برت
 در خراج و خرج و در ایفایندین
 داده و تحفه سوسه و دران مطر
 روق هر قصر و هر گنج خراب
 اے چه میکا میسر را در رزق
 اے بقاف کرم غنائے غیب
 سقف قصر مهتت هرگز نگفت
 مرترا چون نسل تو گشته عیال
 نام ما و فخر ما و بخت ما
 در میان ما و حق تو رابط
 عیش ما و رزق مستوفا ببرد
 چون کلیم الله شبان مهربان
 چون غریب از گور خواجهم باز گشت
 هر صد دینار را با او سپرد
 که امید اندر دلش صد گل شکفت
 با غریب از قصه آن لب کشود

نیم شب بگذشت افسانه کنان
 دید پامرد آن بایون خواب را
 خواجه گفت اے پامرد بانک
 یک پاسخ داد غم فلان نبود
 ماچو واقف گشته ایم از چون و چند
 تا نگر دور از ما غیب فاش
 بشنو اکنون داد بهمان جسد
 هم شنیده بودم از و اش خبر
 که وفای دادم او بهستان ویش
 دادم دار و از ذنب او نه هزار
 فضل ماند زان بسے گو خرج کن
 خواستم تا آن بدست خود دهم
 خود اجل بهلت ندادم تا که من
 اجل و یا قوت است بهر دادم او
 در فلان طاقیش مدفون کرده ام
 قیمت آنرا ندانم جز ملوک
 و ارثا غم را سلام من بگو
 تا ز بسیارے آن زرنشکهند
 و بگویدا و نخواهم این فرد
 ز آنچه دادم باز نستانم نفیر
 گشته باشد چو سگ قے را اکل

خواب شان انداخته مرا جان
 اندران شب خواب در صدر مرا
 آنچه میگفتی شنیدم یک یک
 بے اشارت لب نیارستم کشود
 هر بر لبهائے ما بهر داده اند
 تا نگر و منهدم نظم معاش
 من همی دیدم که او خواهد رسید
 بسته بهر او و دو سه پاره گهر
 تا که ضیغم بر گردد سینه ریش
 دادم را از بعض این گوار گزار
 در دعا گوئی مرا اسم درج کن
 در فلان دفتر نوشته است این رقم
 خفیہ بسیارم بدو در عدن
 در خورے و نوشته نام او
 من غم آن یار پیشین خورده ام
 فاجتهد بالبیع ان لایخذ عوک
 وین وصیت را بیان کن بویو
 بے گرانی پیش آن بهمان نهند
 گو بگیسرو هر کرا خواهی بدو
 سوئے پستان باز ناید پیچ شیر
 مستر و صدقه بر قول رسول

در چہ بند و در نہایتان زرش
 ہر کہ بکشا بگذر و زرمی برد
 پیرا و بہادہ ام آن ازد و سال
 و در وادار ند چہ زان ہستد
 گردوان من پڑولانہند زود
 از چند امیدوارم من بق
 دو قضیہ دیگر اورا شرح داد
 تا بسامد دو قضیہ ستر راز
 بر جمید از خواب انگشتک زنان
 گفت مہمان در چہ سودا ہستی
 تا چہ دیدی خواب و شایے بالاعلا
 خواب دیدہ فیل تو ہندوستان
 گفت سودا ناگ خوابے دیدہ ام
 خواب دیدم خواب نہ بیدار را
 خواجہ را دیدم بخوابے بالاعلا
 خواب دیدم خواجہ معطی المنی
 مست و بخود انہیں بر شیرد
 در میان خانہ افتاد او دراز
 با خود آمد گفت اسے بحر خوشی
 خواب در بہادہ بیدار سیئے
 خوابی پہنسان کنی در ذل فخر

گو بریزند آن عطار را بر سرش
 نیست مدیہ مخلصان را سر
 کردہ ام من نذرنا باز و کج لال
 بیت چندان غم و زبان شان او فتد
 صد در محنت برایشان بر کشود
 کہ رساند حق را با استحق
 لب بذر او نخواہم بر کشاد
 ہم نگر دو دشمنوی چندین دراز
 کہ غزل گویان و کہ نوحہ کنان
 پایردا مست و خوشن خاستی
 کہ نئی گنجی تو در شہر و فلا
 کہ رسیدستی ز حلقہ دوستان
 در دل خود آفتابے دیدہ ام
 آن سپردہ جان پئے دیدار را
 آن سپردہ جان براہ کبیرا
 و احد کالاعب از امر خدا
 تا کہ مستی عقل و ہوشش با برود
 خلق انبہ گرد او آمد فراز
 اسے بہادہ ہوشہا در بہیشی
 بستہ در بیدلے ولد اسے
 طوق دولت بستہ اند فل فخر

خداوند پنهان مندرج آتش اندر آب سوزان مندرج

۳۲

نفر و ختن خیابان شهر کاشن نازا بغریه که عمر و نام دارد

چشم و دل را بین گزاره کن نظیر

این یکے قید است و قید سبب

چون دودیدی فوت شد هر دو طرف

آستین درخت مآد و رفت خف

گر عمر و نامی تواند شهر کاشن
چون بیک دکان گفتی عسرم
او بگوید رو بدین دیگر دکان
گر نبودے احوال او اندر نظر
پس زدے اشراق آن نا احوالی
این از اینجا گوید آن خست را
چون شنید ادهم عسرم از احوالی
پس فرستادش بدکان بید
کین عمر و را نان ده اے ابنای من
او همت زان سو حال میکند
چون بیک دکان عمر و بودی برو
در بیک دکان علی گفتی بگیر
کس نپروشد بصد و انگشت لوش
این عمر و را نان فروشید از کرم
زان یکے نان بکرین پنجاه نان
خود میگفتی نیست دکان دگر
بر دل کاشی عسرم گشته علی
این عمر و را نان فروش اے نانبا
در کشید آن نان که هست آن علی
نان ز پیش روے او اندر کشد
راز عیسی فهم کن ز آواز من
بین عسرم و آنکه تا بر نان زند
در همه کاشان ز نان محروم شو
نان از اینجا بے حال بے زحیر

احول دوجین چوبے بر خد زوش
احول صد بیخ و مادر فروش
اندین کاشان دنیا ز اولی
چون عسری گرد چون نوی لای
ہست احوال را درین ویرانہ دیر
کوشہ گوشہ نقل نو کہ خم خیر
ور و چشم حق شناس آمد ترا
دوست پرین عرصہ ہر دوسرا

گر بختن گو سفندے از کلیم اللہ و شفقت و ہرانی او

گو سفندے از کلیم اللہ گر بخت
پائے مو سے آبلہ شد نعل بخت
ور پئے او تا شب و جب جو
وان رسہ غائب شدہ از چشم او
گو سپند از ماندگی شد ست ماند
پس کلیم اللہ گرد از وے فشانہ
کف ہی مالید بر پشت و سرش
می نوازشش کرد ہجو مادرشش
نیم ذرہ تیسر گئے و خشم نے
گفت گیرم بر منت رھے نبود
بالمک گفت یزدان آن زمان
مصلحتی انہ بود کہ خود ہر نہی
بے شبانی کردن و آن امتحان
حق ندادش پیشوائے جہان

تا شود پید او قار و صبر شان
کرد شان پیش از نبوت حق شان

ہندوستان کے امیر و نظر خواہم شاہ و سرکردہ ملک انرا ازل شاہ

۵۶۶

چشم داری ، تو چشم خود نگر
سنگ از چشم سینہ بیخبر
گوش داری تو گوش خود شنو
گوش گولان را چرا باشی گرو

در گل سلطان نبودش کی قین	بدامیرے رائے کے اپنے گزین
ناگہان دید آپ را حو از دم شاہ	او سوارہ گشت در موکب پگاہ
تا رجبت چشم شبہ بر آپ بود	چشم شبہ را فرورنگ اور بود
ہر یکے خوشتر نمودے زان دگر	بر ہر آن عضوے کہ افکندے نظر
حق برد افکندہ بدنا در صفت	غیر چستے و گشتے و روحنت
کین چہ باشد کو ز ند بر عقل راہ	پس تجسس کر عقل پا دشاہ
از دو صد خورشید دار و روشنی	چشم من سیراست و پر است و غنی
نیم اسپم در رہا بد بے حقے	اسے رخ شامان بر من بیدنے
جذبہ باشد آن نہ خاصیا زین	جادوے کردہ است جادو آفون
فاتحہ اش در سینہ می افرو دورد	فاتحہ خواند و بے لاول کرد
فاتحہ در جہتہ و رفع آمد حمید	نانکہ اورا فاتحہ خود میکشد
ور رود غیر از نظر تنبیہ اوست	گرنہ باید غیہ ہم تمویہ اوست
کار حق ہر لحظہ نادر آورست	پس یقین گشتش کہ جذبہ آن پرست
با خواص ملک خود ہمزگشت	چونکہ شامہنشہ ز سیران بازگشت

بن پسر پادشاه بنده بود از زمان
 چو آتش در رسیدن آن گروه
 پانچس از در و غمین تالاب سید
 که عماد الملک بد پاس علم
 محترم از خود بد زد و سر و س
 بے طمع بود و اسیل و پار سا
 بس ہمایون راسے و باتر بیر و راو
 ہم بس بدل جان سخی و ہم تال
 در اسیری او غریب و محبت
 بود ہر محتاج را اسچون ہر
 مردان را ستر چون علم خدا
 بار ہا میشد بسوئے کوہ فرد
 ہر دم ارصد جرم را شاغ شدے
 رفت او پیش عماد الملک اد
 کہ حرم با ہر چہ دارم گو بگیر
 آن یکے آپ است عالم رہن است
 گرد این آپ را از دست من
 چون خد اپوستگی ام داده است
 از روزن و عقارم صبر بست
 اندرین گرمی نداری باورم
 آن عماد الملک گریان چشم مال

تا بیارند آپ را زان خاندان
 گشت چون کابے امیر سم جو کوہ
 جز عماد الملک ز ہارے ندید
 بہر ہر مظلوم و ہر مقبول غم
 پیش سلطان بود چون پیرے
 را نفس و شجیر و حاتم در سخا
 آزمودہ راسے او در ہر مراد
 طالب خورشید غیب و چون طال
 در صفات فقر و خلعت ملتبس
 پیش سلطان شافع و دفع ضرر
 خلق او بر عکس خلقان جدا
 شاہ با صمد لالہ اورا منخ کو
 چشم سلطان زد قوی شومین شد
 سر رہنہ کرد و بر خاک او افتاد
 تا بگیسرد حاصلم را ہر مغیر
 گرد مردم یقین اسے خیر دوست
 من یقین دائم نخواہم زبیتن
 بر سرم مال اسے میخازد دوست
 این تکلف نیست بے تزویر بست
 امتحان کن امتحان گفت و فرم
 پیش سلطان دروید آشفتمال

لب پست و چرخ سلطان ایستاد
 ایستاد و راز سلطان می شنید
 کاسه خدا گر آن جوان کز نفعت او
 تو از آن خود کن و از دوسے گیر
 ندان که محتاج اند این خلعتان چه
 با حضور آفتاب با کمال
 با حضور آفتاب خوش مسخ
 بیگمان ترک آباد باشد را
 یک اغلب هوشها در افتکار
 این جوان زین جرم ضال است و غیر
 در عمار الملکات این اندیشهها
 ایستاد پیش سلطان ظاہر شد
 چون ملائک او با سلیم است
 اندرون پر شور و بیرون پر غم
 او درین حیرت بدو در انتظار
 اسپ را اندر کشیدند آن زمان
 احق اندر زیر این چرخ کبود
 میر بود سے رنگ او هر دیده را
 بچو سه سپهر چون عطار و تیز رو
 چون دے حیران از دے شاه فرد
 کاسے اخئی بر رخ بلسه پستانین
 راز گو یان با خدا رب الهیاد
 و اندمان اندیشه اش این می بیند
 که شاید ساختن جزو پناه
 گرچه او خواهد خلاص از هر اسیر
 از گداسے گیر تا سلطان مج
 رہنمای جستن از شمع و ذبال
 رہنمای جستن از شمع و چسوغ
 کفر نعمت باشد و فعل هوا
 همچو خفاش اند ظلمت و دوتدار
 که بمن آمد و لے اورا گیر
 گشت جو شان چون اسد و میشها
 در ریاض قدس جان طائرش
 هر دے میشد بشریب تازہ مست
 در تن همچو لحد خوش عالمے
 تا چه پیدا آید از غیب و سرار
 پیش خرم شاه سر منگان کشان
 آنچنان اسپے بقدر و تگ نبود
 مرحبا آن برق و سہ زائیده را
 گوئی صرصر علف پوشش جو
 روئے خود سوئے عمار الملک کرد
 از بهشت است این گلے از زمین

پہن عمارت ملک گفتش اسے خدیو
 در نظر انجمن آوری گردید نیک
 ہست ناقص آن سرانند پیکرش
 در دل خورم شہ این دم کار کرد
 چون غرض دلا گشتا دامنے
 شاہ دیان اسپ را با چشم حال
 چشم شہ دو گز ہی دید از غمز
 زین یکے زمش کہ بشنود حسب
 چشم خود بگذاشت چشم او گزید
 این ہیسانہ بود آن دیان فرد
 در مبت از حسن او پیش نظر
 پرده کرد آن نکته را چشم شہ
 گفت سلطان اسپ او پس بید
 بادل خود شہ بفرمود این قدر
 پائے گاؤ اندر میان آری نہ او
 پس نہاب صنعت استلین مہرزا
 داؤا بدان را مناسباختہ است
 مگر کہ کرد آن عمارت ملک فرد

چون فرشتہ گرد و دایہ سیل کرد
 بس گش و رعناست این یکہ لیک
 چون سرگاواست گوئی آن سرش
 اسپ را در منظر شہ خوار کرد
 از سر گز کر پاس یابی یوسف
 وان عمارت ملک با چشم مال
 چشم آن پایان نگر خباہ گز
 بس سر داند دل شہیر اسپ
 ہوش خود بگذاشت قول او شنید
 از نیاز آن در دل شہ سر کرد
 این سخن بد در میان چون بانگ
 کہ اذان پرده مناسید مہ
 زود تر زین منظر سلمہ باز خرید
 شیر را مغرب زین راس البقر
 روند و زد حق بر اسپ شلخ گاؤ
 کے ہند بر حیم اسپ او حصو گاؤ
 قصر ہائے منتقل پر داختہ است
 مالک الملکش بدان ارشاد کرد

حیلہ محمود این باشد و لیک
 تو میز باش مرید را از نیک

منع کردن با دست پسران خود را از رفتن به قلعه و فتنه و زید و گدا

۵۴۱

بود شایسته بود او را سه پسر
 هر یک از دیگر استوده تر
 پیش شاه شهزادگان استاد و جمع
 از و پنهان ز عینین پسر
 تاز فرزند آب این چشمه شتاب
 تازه میباشده ریاض الدین
 چون خود چشمه زیاری علیل
 خشک و خالشن همی گوید پدید
 عزم ره کردند آن هر سه پسر
 در طواف شهر با و قلعه هاست
 خواستند از شاه اجازت گاو عزم
 دست بوس شاه کردند و دواع
 هر کجا دل تان کشد عازم شوید
 غیر آن متعلقه که ناهش شهر با
 الله الله زان دژ ذات الصو
 روے و پشت بر جهاش و تقی پست
 همچو آن مجبور ز خفا پر صو
 من مبادا که بوس تان ره زند

هر سه صاحب فطنت و صاحب نظر
 در سخا و در وعظا و کرفه
 قره العینان شه همچون شمع
 میکشید آب بے نخیل آن پدر
 میرود سوے ریاض نام و باب
 گشته جاری عین شان زین هر دوین
 خشک گردد برگ و شاخ آن نخیل
 که ز فرزندان شجر غم می کشید
 سوئے املاک پدر رسم سفر
 از پیئے تدبیر دیوان معاش
 داد اجازت شان چونیت دید جزم
 پس بدیشان گفت آن شاه مطاع
 فی امان الله دست افشان روید
 تنگ آرد بر کل داران قبا
 دور با شید و تبر سید از خطر
 جمله تمثال و نگار و صورت است
 تا کند یوسف بناگاهش نظر
 که فتنه اندر شقاوت تا ابد

۵۴۲

۵۴۳

از خطر همیشه ز آمد مفترض
در شرح جوئی خود سترتیز
گر نمی گفت این سخن را آن پدر
خود بدان قلعه نمی شد خیل شان
کان نه بد معروف و بس مجهور بود
چونکه کرد آن مرغ دل شان زان مقال
سبقت زین مرغ در دل شان بست
کیست که ممنوع گردد ممتنع
پس بشه گفت نذخه متها کنیم
روگردانیم از فرمان تو
لیک استثناء و تسبیح خدا
ذکر استثناء و جزم ملتوی
تراست ثنائت این حزم و حذر
امن سخن پایان ندارد و آن فریق
بر درخت گندم منته زوند
چون شدند از منع و نهیش گرم تر
برستیز قول شام محبت
آمدند از خشم عقل پند توز
اندر آن قلعه خوش ذات اوصو
بیخ ازان چون حس ظاهر اے روی
نان هزاران صورت و نقش و نگار

بشنوید از من حدیث بیغرض
از کین گام بلا پر همیشه
ور نمی نسرمود زان قلعه حذر
خود نمی افتاد آن سویل شان
از قلع و از منایج دور بود
در هو سر افتاد دور کو خيال
که ببايد ستر آزا باز جت
چونکه الا انسان حریض مانع
بر سمعنا و طمعنا بر تقیم
کفر باشد غفلت از احسان تو
ز اعتماد خود از ایشان بد جدا
گفته شد در ابتدا اے ثنوی
زانکه خسرا بز نماید این قدر
بر گرفتند از پے آن در طریق
از طویل مخلصان بیرون شدند
سوئے آن قلع بر آور و ندر
تا بقلع صبر سوز به شر با
در شب تاریک برگشته ز روز
بیخ در در بحر ویخ از سوئے بر
بیخ ازان چون حس باطن معنوی
میشدند از سو بسو خوش بقرار

این چه جانست صورت کم باش مست
 از چه جانست صورت بگذر مالیت
 این سخن پایان ندارد آن گروه
 خوبتر زان دیده بودند آن فریق
 دان که افیون شان ازین کاسه رسید
 کرد کار خویش تسلیم به شرابا
 شیر غمزه و دخت دل را بیگمان
 قرنها را صورت سنگی بسخت
 چونکه دهانی بود خود چون بود
 عشق صورت در دل شهزادگان
 اشک می بارید هر یک همچو میغ
 مکنون دیدیم شیشه آغاز دید
 ز امر شاه خویش بیرون آیدیم
 سهل دانستیم قول شاه را
 نیک در افتادیم در خندق همه
 تکیه بر عقل خود و دفر سنگ خویش
 در قفس آمدند از اندامان
 بعد بسیار قفس در سیر
 ز طریق گوش بل از دوسه هوش
 گشت نقش رشک پر دینت این
 دختره دار و شیشه چین بیمال

تا گردی بت تراش و بت پست
 باده در جام است لیکان جام نیست
 صورتی دیدند با حسن و شکوه
 لیک زین رفتند در بحر عمیق
 کاسها محسوس و افیون ناپدید
 هر سه را انداخت در چاه بلا
 الامان یا ذوالامان زین بے امان
 آتش در دین و دل شان فروخت
 فتنه اشس هر لحظه دیگر گون بود
 چون خلسه میکرد مانند بنان
 دست میخائید و میگفت اے دروغ
 چند مان سوگند داد آن بے ندید
 با عنایاست پدر باغی شدیم
 دان عنایتها بے امان را
 کشته خسته بلا بے طعمه
 بودمان تا این بلا آمد به پیش
 صورت که بود عجب این در جهان
 کشف کرد آن راز را شیخ بصیر
 راز ما بد پیش او بے روه پوش
 صورت شهزاده چین است این
 در بهیاد و در جمال و در کمال

بچو جان و چون پری پنهانست او

سوسن او سنی مرد دره دار و دشتن

خیزت و دار و ملک بر نام او

و اسے آن دل کش چنین بود افتاد

این منرا سنے آنکه تخم جہل کاشت

اقدام دے کرد بر تدبیر خویش

نیم ذرہ زان عنایت بیود

رو بہر ہم کردند ہر سہ مفتن

ہر سہ در یک فکر و یک سودا نیم

در خموشی ہر سہ را خطرت یکے

یک زمانے اشک بیزان سہ شان

یک زمان از آتش دل ہر سہ کس

آن بزرگین گفت کاسے اخوان خیر

از حشم ہر کہ ببا کردے لگا

ما ہی گفتیم کم نال از حرج

این کلید صبر را اکنون چہ شد

مانی گفتیم کاندہ کشاکش

ہر سپہ را وقت تنگاتنگ جنگ

آن زمان کہ بود اسپان را و طا

ما سپاہ خویش را ہی ہی کنان

جلہ عالم را نشان دادہ بصبر

۵۱۶

۵۱۶

در کیم پردہ ایدوانست او

شاہ پنهان کرده اورا از فتن

کن سپہ در مرغ ہم بر بام او

بیچکس را اچہن سین سودا سہاد

وان نصیحت را کساد و سہل دشت

کہ برم من کار خود با عتسل پیش

کہ ز تدبیر خرد پا نصہر صد

ہر سہ را یک رنج و یک درد و حزن

ہر سہ از یک رنج و یک علت سقیم

در سخن ہم ہر سہ را حجت یکے

بر سہ خوان بصیبت خو نشان

بر زدہ با سوز چون مجسہ نفس

مانہ ز بودیم اندر نصہر غنیر

از بلا و خوف و فتنہ روز لزلہ

صبر کن کا لصبر مفتاح الفرج

اسے عجب منو خ شد قانون چہ شد

اندر آتش ہجو زرخندید خوش

گفتہ ما کہ ہین مگردانید رنگ

جملہ سر ما بریدہ زیر پا

کہ بہ پیش آئید قاہر چون شان

زانکہ صبر آمد چہر لغ و نور صد

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

چون زمان زشت در چادر شدیم
عشق در غور گوشه‌های دواشان
هر چه بود اے یارین آن لحظه بود
بعد از آن سوئے بلا چهرین شدند
راه معشوق نهان برداشتند
عشق شان بے پاد سر کرد و فقیر
خویش را افگند اندر آتش
پیش عشق و خنجرش حلقه کشید
همچو مرغان گشته هر سودا چهرین
زانکه راز با خطر بود و خطر
پست گفتند بے بصیرت و خطر
آه را جسته آسمان هدم نبود
داشتند از بهر ایراد خبر
طعنه اوراق سردی انداختند
ز انتظار آمد لب این جان من
مر مرا این صبر در آتش نشاند
واقع من عبرت عشاق شد
زنده بودن در فراق آمد نفاق
هر بهر تا عشق بخت شد مرا
زندگی زین جان و سرنگ من است
که مکن ز خطا خود را بخیر

نوبت ما شد چو خیره سر شدیم
هر سه شهرزاده چو کار افتادشان
این کیفیت در روان گشتند زو
صبر بگزیدند و صبر یقین شدند
والدین ملک را بگذاشتند
همچو ابراهیم ادهم از سیر
یا چو ابراهیم مرسل سرخوشه
یا چو اسمعیل صبار محب
جان این سه شبه بچه هم گرو چهرین
زهره نه تالاب کشانید از ضمیر
با کنایت راز ما با هم در
راز را غیر خدا محرم نبود
اصطلاحات میانه هم در
زین سان الطیر عام آموختند
آن بزرگین گفت اے اخوان من
لا ابالی گشته ام صبر من سازد
طاقت من زین صبوری طاق شد
من ز جان سیر آدم اندر فراق
چند در فراق قتل بخت شد مرا
دین من از عشق زنده بودن است
آن دو گفتند شش نصیحت در سمر

بہن منہ بر لب شہانے مانک

چو بہر سیم کیے شیخے خیر

خویش دار سوا کن در شہر چین

آنچہ گوید آن سلاطون بمان

جلہ میگوسند اندر چین بجد

شاہ خود بیخ فرزندے نژاد

ہر کہ از شاہان بدین نوعش گفت

فہام گوید چونکہ گفتی این مقال

مردم ادخستہ اگر ثابت کنی

ورنہ بیشک من بہر مصلحت

کے بری سر را تیغ تیز تو

بنگراے از جہل گفتہ ناسحق

خندے از قہر خندق تاگو

جلہ اندر کار این دعویے شدند

بہن بسین این را بہتیم اعتبار

تلخ خواری کرد بر ما عسیر ما

گرد و صد سال آن کا آگاہ نیست

بے سلاحتے در مرد و در معرکہ

این ہمہ گفتند و گفت آن نا صبور

سینہ پر آتش مرا چون منتقل است

خندہ را صبرے بذا کنون آن نماند

۵۱۹

۵۲۰

بہن محو زین زہرا ز جلدی شک

چون روی چون نبوت قلعے بصیر

عالم قلعے جو خوشیش از وسعہ چین

ہین ہوا بگذار و در وقت آن

بہر شاہ خوشیستن کہ لم یلد

بلکہ سوئے خوشیستن نہ ارہ نداد

گردنش با تیغ بران گشت جفت

زود ثابت کن کہ من دارم عیال

یاستی از تیغ تیسریم اینی

بر کشم از صوفی جان دل تو

اسے بگفتہ لاف کذب و آمیز تو

پر ز سر ہائے بریدہ خندے

پر ز سر ہائے بریدہ زین غلو

گردن خود را بدین دعویے زدند

ایچنین دعویے میندیس و بیار

کہ برین سیدار داسے داد و ترا

برعنے آن از حساب را و نیست

ہمچو بسیار کان محبہ در تہلکہ

کہ مرا زین گفتہ تھا آید نفور

کشت کامل گشت وقت منقلب است

بر مقام صبر عشق آتش نشاند

صبر میں مردان شے کہ عشق زاد

یاد میں رہی سیاحم کام میں

ہو کہ موقوف است کام بر سفر

یار را چند ان گویم جد و جہت

آن محبت کے رود در گوش میں

کے کہم من از معیت فہم را

یا وصال یار زین سیم رسد

من گویم زین طریق آید مراد

سر برید و مرغ ہر سو میفتد

یا مراد من بر آید زین خروج

آن دو گفتند شش کہ اندر جان با

گر گویم آن نیاید راست نزد

گر گویم آتشی را نور نیست

در زمان جہت کای یاران دل

پس دن جہت او چو تیرے ارکان

اندر آمدست پیش شاہ چین

شاہ را کشف یک حال شان

میں مشغول است در کاغذ خویش

شاہزادہ پیش شہ زانو زدہ

گرچہ شہ عارف بہ از کل پیش پیش

و در درون یک ذرہ نور عارفی

در گذشت و حاضر از اسرار

یا چو باز آیم ذرہ سوے وطن

چون سفر کردم بیام در حضر

تا بد انم کہ نمی بایست جہت

تا نگردم گرد ووران زمین

جز مگر بعد از سفر بائے دراز

یا ذرا ہے خارج از سنجہ جہد

بیطہم تا از کعبہ خواہد کشاو

تا کہ امی سورہد حبان از جہد

یا ز برج دیگر از قات البروج

ہست یا سنجہا چو جسم اندر ما

در گویم آن دلست آید بدر

در گویم این سخن دستور نیست

انما الدنیا و ما فیہا متاع

کہ مجال گفت کم بود آن زمان

ز دوستانہ بیوسید او زمین

اول دآخہ غم و زلزال شان

یک چو پانہ اقف استانہا لیش

وہ معرف شارح حاشی شدہ

یک میکردے معرف کا رخویش

ہو بود از حد معرف اسے معنی

۵۸۵

۳۹

۵۹۰

پس هرگز پیش شاه نجف
گفت: شاه امید احسان تو است
دست در فترت این دولت است
گفت: شش بهر منصب و ملکه
بست چندان ملک که شد زان بری
گفت: تماشایت در هر کاشت
بندگی تش چنان در خورشید
شاهی و شهرادگی در باخته است
موجب تاخیر آخیا آمدن
بهر استعداد تا اکنون نشست
گفت: استعداد هم از شش بهر
لطیفان شش غمش را در نوخت
شاهزاده پیش شش حیران این
پس ممکن نه به بخت لب کشود
آمده در خاطرش کین بس خفیت
حاصل آن شش نیک ورامی نوخت
آن گداز عاشقان باشد نو
جله رنجوران دو اوج سیند و این
دست به پیش آن شش زین نسق
گفت: شش از هر کس یکسر برید
من فقیرم از زرد و از سر غنی

۵۹۱

۵۹۵

در بیان حال او بکشد و لب
پادشاهی کن که او آن تو است
بر سر سرست اوی مال دست
کاتاشش هست یا بد آن سفته
بخشش آغوش او من خود بر سری
جز به واسطه تو به واسطه که گذشت
که شش بهر اند دل او سرود شد
از پی تو در غریبی ساخته است
فقد استعداد بود و ضعف تن
ثوق از حد رفت آن نامد بهر دست
ستعد به روح که گرد و جد
شد که صید شش کند او صید گشت
بخت گردون دیده در کیمشت طین
یک جان با جان دس غامش نبود
این بهر مغیبت پس صورت زحمیت
او از آن خورشید چون در میگدخت
همچو ماه اندر گدازش تازه رو
ریخ آنسوزن جوید و در و حنین
دل کباب و جان نهاده بر طبق
من ز شش بهر لحظه قربانم جدید
صد هزاران بر خلف داد آن سنی

باد و باد و عشق نتوان آخستن
 رفت و بختش چاره فرصت نیافت
 دست و دندان کنان این بیکشید
 صورت معشوق باز شد و نهفت
 گفت لبش گرز شعر شتر است
 من شدم عریان ز تن او از خیال
 حاصل آن شهزاده از دنیا رفت
 کوچکین رنجور بود و آن وسط
 شاه دیدش گفت قاصد کین کجاست
 پس معرفت گفت پوران پدر
 شه نوازیدش که هستی یادگار
 از نواز شہائے آن شاه وحید
 در دل خود یافت عالی عالی
 در دل خود یافت عالی غفل
 عرصہ دیوار و سنگ و کوه تافت
 ذره ذره پیش او چون آفتاب
 چون سلم گشت بے بیع و شرے
 فوت میخوردے ز نور جان شاه
 راتہ جائے ز شام بے ندید
 آن نکش ترسا و شرک میخوردند
 اندرون خویش استغنا بدید

با یکے سر عشق نتوان آخستن
 صبر بس سوزان بد و جان نجات
 نارسید و عسیر او آخر رسید
 رفت و شد با معی معشوق جنت
 اعتناق بیجا بش فوثر است
 میخراهم در نہای استالصال
 جانش پر آذر جاگر پر سوز و تفت
 بر جنازه آن بزرگ آمد فقط
 که ازان بجز است و اینهم ماہیت
 این برادر زان برادر حسرت
 کرد او را ہم بدان پرستش شکار
 در تن خود غیر جان جانے ندید
 کان نیابد کس بعد خلوت ہے
 کہ نیابد صوفی آن در صد چلہ
 پیش او چون نار خندان می فکاف
 دمدم میسر و صد گون فتخاب
 از درون شاه در جانش جری
 ماہ جانش پہچو از خورشید ماہ
 دمدم در جان ستش میرید
 زان غذا سے کش ملاک میچند
 گشت طغیانے ز استغنا پدید

کہ دشمن ہم شاہ و ہم شاہزادہ ام
 چن مرا ماسہ برآمد بالبح
 آب در جوئے من است وقت نا
 سر چہ را بندم چو در پس نہان
 دین منی چو نفس زائیدن گرفت
 صد بیابان ان جوئے حرص و جد
 بحر شہ کہ مرجع ہر آب است
 شاہ رادل در دروازہ کراو
 گفت آخراے خس و اہی ادب
 من چہ کردم با تو زین گنج نفیس
 من ترا ماسہ نہادم در کنار
 در جزاے آن عطائے نور پاک
 من ترا بر چرخ گشتہ زربان
 در غیرت آمد اندر شہ پدید
 مرغ دولت در عتابش در طہید
 چون درون خود بدید آن خوش بھر
 آن وظیفہ لطف و نعت کم شدہ
 با خود آمد اوزستے معتار
 ہر کہ خود بینی کند در راودوست
 قصہ کوتہ کن کہ رائے نفس کور
 شاہ چون از محو شد سوئے وجود

چن عنان خود بین سفہ دادہ ام
 پس چرا باشم غبارے راج
 ناز غیر از چہ کشم من بے نیاز
 وقت روئے زرد و چشم تر نہان
 صد ہزار ان ترا ز خائیدن گرفت
 تا بد انجا چشم بدہسم میرسد
 چون نداند انچہ اندر سیل جو است
 ناسپا سے عطائے بکراو
 این سزائے داد من بوداے عجب
 تو چہ کردی با من از خوئے خمیں
 کہ غروبش نیت تار و ز شہار
 تو زدی در دیدہ من خار و خاک
 تو شدہ در حرب من تیر و کمان
 عکس در شاہ اندر وے رسید
 پردہ آن گوشہ گشتہ بردید
 از سیہ کارے خود کردہ اثر
 خانہ شادوئے او پر غم شدہ
 زان گنہ گشتہ سرش خانہ غار
 مغز را بگذاشت کلی و بد پوست
 بردا و را بعد ساسے سوئے گور
 چشم مرہیش آن خون کردہ بود

۵۲۳ ۱۰۲۸
 دیدم از ترکشش کچو تیر چون بترکش بگردید آن سبے نظیر
 گفت اندر خلق او آن تیرت گفت کو آن میر و از حق بازجت
 آمد بد تیر او بر مقتله عنو کرد آن شاه و در یاد دل و لے
 اوست جلا، ہم کشنده، ہم ولایت کشته شد، در نوحه او میگرایت
 دوست بے آزار سوسے دوست آن عتاب اوردت، ہم بر پست رفت
 آخر از عین الکمال او ره گرفت گرچه او قراک شاهنشہ گرفت
 صورت و معنی بکلی در بود و ان سوم کاهل ترین ہر سہ بود
 می سزد گرزین بمانی در شکفت دختر و ملک خلافت او گرفت
 من غریق بحر معنی تو عجل من ز طول قصہ گشتسم طول
 یافت مقصود از کریم کار ساز و انگی از ذلت و عجز و نیاز

④۲

۳۶

ندادن صید بر جهان چیزے بہ کہ زبان از سوال کرد

۵۴۹

ترکہ کو خوشن گراے ایر
 پاکش پیش عنایت خوش ایر
 این بقدر حیلہ سعد و نصرت
 زمین حیل تا تو لیری نصرت

در بخارا فوسے آن صید اجل بود با خواہندگان حسن عمل
 داد بسیار و عطاے بشمار تا شب بودے ز جودش زرنشاد
 نذر بکاغذ پار با چمپید و بود تا جودش بودی افشاند جود

بچو خورشید و چو ماه پاکباز
 خاک مازد بخش که بود آفتاب
 هر صبا حے سرقد را راجه
 بتلایان را بدے روزے عطا
 روز دیگر بر سلویان متل
 روز دیگر بر قبیله ستان عام
 روز دیگر بر تیمیان صغیر
 روز دیگر بر ابناء اسبیل
 شرط او بود آن کرد کس بازبان
 یک خامش بر حواسے رهش
 هر که کردے ناگهان باب سوال
 ناوار روزے یکے پیرے گفت
 منع کرد از پیر و پیرش جد گرفت
 گفت بس میشرم پیری اسے پدر
 کاین جهان خوردی و خواهی بطع
 خنده اش آید مال داد آن پیر را
 غیر ازین پیرانج خواهند از
 نوبت روز فقیهان ناگهان
 کردند از ریها بے چاره نبود
 روز دیگر بار کو چپیده پا
 تختها بر ساق بست از چپ رخت

۵۴۴

آنچه گیرند از حسیا پیمند باز
 در از و در کان و گنج اندر خراب
 تا نماند استے زو غائب
 روز دیگر بر یوگان را آن سخا
 با فقیهان روز دیگر مشغل
 روز دیگر بر گفستاران وام
 روز دیگر بر ضعیفان اسیر
 روز دیگر بر مکاتب را کفیل
 زرخوابد هیچ و نکشاید لبان
 استاده مغلان دیواروش
 زو نبردے زین گنه کیجه مال
 دوز کاتم که سنم با جوع جنت
 ماند خلق از جد پیر اندر شکفت
 پیر گفت از من تویی میشرم تر
 کاین جهان با این جهان گیری بجه
 پیر تنها برد آن توفیر را
 نیم حبه ز ندید و یک تو
 یک فقیه از حصر آمد و فغان
 گفت هر نوے نبودش هیچ سود
 تا کس اندر صفت قوم مبتلا
 تا گمان آید که او اشکسته پاست

در پیش چشمش پیرایه نداد
 تا گمان آید که ناسیاست او
 هم بدانشش عداوتش آن عزیز
 چونکه عاجز شد ز صد گون مکیه
 در میان یوگان رفت زشت
 هم شناسید و ندادش صدقه
 رفت او پیش کفن خواست بپناه
 بیج کشالب نشین و می نگر
 بو که بیند مرده پندارد بطن
 هر چه بد بد نیم آن بد جسم به تو
 در نه چیده دور را هوش نهاد
 چند زرا انداخت بر روی نه
 تا نگیرد آن کفن خواه آن وصل
 مرده از زیر پند بر کرد دست
 گفت با صد جهان چون بستم
 گفت لیکن تا فردی اسے عنود
 بتر مو تو قبل مو تو این بود
 غیر مردن هیچ فریبناک دگر
 یک عنایت به ز صد گون جهاد
 دان عنایت بهت موقوف مات
 بلکه مرگش بے عنایت نیز نیست
 روز دیگر رو پوشید از لباد
 در میان اعمیان بزحاست او
 از گناه جسم گفتن هیچ چیز
 چون زمان او چادرے بر کشید
 سرفروا فلکند و پنهان کرد دست
 در دوش آمد ز حسن حرقه
 که به چپم در نه پیش راه
 تا کند صد جهان اینجا گذر
 زر در اندازد پی و جم کفن
 بچنان کرد آن فقیر حیل جو
 معبر صد جهان آنجا افتاد
 دست بیرون کرد از تعبیل خود
 تا نهان نکند از آن ده دل
 سر بر دهن آمد پی دستش ز پست
 اسے بیت بر من ابواب کرم
 از جناب مانبر می هیچ سود
 کز پس من نفی متبارسد
 در میزد با حسد از سه حیل گر
 جهاد را خوف است از صد گون فساد
 تخر به کردند این ره را ثقات
 بے عنایت مان و مان جا ماست

چون بود خورگ و دیوان سام
چون بود یوسف استم اندر فتنان
من شوم تو زیغ بر خجابه دار
اولیا شان قصد جان من کنند
چون کنم چون نے از نیم نے اذان
گفت او با این دو مو از غم بریت
وز چو تو مادر فرو شس کنگ زشت
بہتر از سی خشت پیرامون کون
از ہزاران کوشش طاعت پرست
گرد و صد خشت است خود اہتر کند
تا بسازد خوشن را بہرہ

چون این بود بازاری سام
مگر یم من ارم سوئے زنان
یوسف از زن یافت نڈان فشار
آن زنان از جاہلی بر من تنسند
نے ز مردان چارہ دارم نر زنان
بعد اذان کو دک بکوسہ شکریت
فلن است از خشت از پیکار خشت
برنج سہ چار مو بہ ہر ہون
وزہ سایہ عنایت بہتر است
زانکہ شیطان خشت طاعت بر کند
با عنایت او ندارد زہرہ

بجلس شیدن پاؤ شاہے فقیہ را

اے دلے کہ جلا کردی تو گرم
گرم کن خود را و از خود دار شرم
اے زبان کہ جلا را میج بدی
نوبت تو گشت چون غاش شدی
لعب آن تست بر دے بٹا
خویش را در طبع آرد در نشا

پادشاه سے مست اندر بزم خوش
کرد اشارت کش وین مجلس کشید
پس کشیدندش بشہ بے اختیار
رض کردش بے اندر دستا و بخت
کہ بے سر خود نخورد ستم شراب
میں جاسٹے مرا زہر سے ہمید
مے نخوردہ عربدہ آغاز کرد
گفت شہ با ساقیش اسے نیکے
بست پنہان حاکمے بر بہر خود
چند سیلی بر سرش زد گفت گیر
ست گشت و شاد و خندان شد چو باغ
شیر گیر و خوش شد انگشاک بزو
یک کنیزک بود در بزم چو ماه
چون بید اورادانش باز ماند
عمر ما بود و عزب مشتاق دست
بس طپید آن دختر و نعره فرشت
حاصل اینجا آن فقیہ از خود چو رفت
در زمان افتاد بر آن حور زاد
جان بجان پیوست و قابلہا بخید
چہ ستایہ چہ ملک چہ ارسلان
چشم شان افتاد اندر عین و عین

۵۸۰

یکدخت آن یک لہجہ بدش
دین شراب لعل در خود دشمن دید
شست در مجلس خوش چون زہر مار
از شہ و ساقی بگردانید چشم
خوشتہ آید زین شرابم دہر ناب
تامن از خویش و شما از من مرید
گشتہ در مجلس گران چون مرگ زرد
چہ نموشی دہا بہ طبعش آرسہ
ہر کرا خواہد بغن از خود برد
در کشید از بیم سیلی آن زحیر
در مدیئے و مضاحک رفت و لاغ
سوے مہر ز رفت تا میز کند
سخت زیبا روز قرقا قان شاہ
عقل رفت و تن ستم پر و از ماند
بر کنیزک در زمان در زد و دوست
بر نیامد بادے و سودے بدشت
نے عیفنی ماندش نے ز بدشت
آتش او اندران پس بہ نقاد
زن چو مرغ سر بریدہ می طپید
چہ حیا چہ دین چہ زہد و خوف جان
نے حسن پیدا شد آسجائے حسین

یافت هر یک شان از ان دیگر مراد
شد دراز و کو طسریق باز گشت
شاه آمد تا به میند و قعه
آن فقیه از بیم بر جبت و برفت
شده چو دوزخ پر شرار و پر کمال
چون فقیهش دید ز رخ پر خشم و قهر
بانگ زد بر ساقیش کاه گرم کار
خنده آمد شاه را گفت ای کیه کیا
پا، شاهم کار من عدل است داد
آنچه آنرا میخورم از ترش و خوش
آنچه آنرا می نوشم همچو نوش
زان خوراکم مرغ سلمان که من
زان خوراکم بند گان از طعام
من چو پوشم از خز و طلسم لباس
شد فقیه ز برد با خود جفت خوب
دیگران را بس بطبع آورده
هم به طبع آورد بر دی خویش را

طبع هر یک خرم و دل گشت شاد
انتظار شاه هم از حد گذشت
دید آنجسا زلزله و القاعه
سوئے مجلس جام را بر بود گفت
شده خون و جفت بد فعال
تلخ و خونین گشته همچون جام زهر
چه نشستی خیز ز ده در طبعش آر
آدم با طبع آن خسته ترا
زان خورم که یار را جودم بداد
می دهم در خورد یار از پنج و شش
که دهم در خورد یار خویش نوش
می خورم بر خوان خاص خویشتن
که خورم من خود ز بخت یا که خام
زان پوشانم حشم را نه پلاس
از عطاء خاص کشف الکروب
در صبور می چست و راغب کرده
پیشوا کن عفتل صبر اندیش را

چون قلاوزس صبرت پر شود

جان باوج عرش و کرسی بر شود

رفتن مرد بہ مصر بہ امید گنج بربائے خواب

۵۸

اسے طمع دربتہ در یک جائے سخت

کا یہ دم میوه از ان عسالی درخت

آن طمع زانجا نخواہد شد وفا

بل ز جائے دیگر آید آن عطا

بود ز سر سرائے را بہ شمار
 مال سیرانی ندارد خود و نسا
 او ندارد قدر ہم کاسان بیافت
 قدر جان ان می ندانی اسے فلان
 نقد رفت و جنس رفت و خانہا
 گفت یارب برگ دادی رفت برگ
 چون تہی شد یاد حق آغاز کرد
 در دعا و لایہ در زود ہر دوست
 خود کہ کو بد این در جست نثار
 خواب دید و ہائے گفت او شنید
 رو بہ مصر آنجا شود کار تو راست
 در فلان موضع یکے گنجیت ز رفت
 در فلان کوئے و فلان موضع فہن
 بیدار گئے بہین ز بعد آداسے پسر
 جملہ را خورد و بسا ندا و عور زار
 چون بنا کام از گذشتہ شد جدا
 کو بکہ و کب و رنجش کم شتافت
 کہ بدادت حق بہ بخشش را لگان
 ماند چون چندان درین ویرا ہسا
 یا بدہ برگے و یا بفرست مرگ
 یارب و یارب اجر نی ساز کرد
 زر طلب شد بے تعب آن ز پرست
 کو نیابد در اجابت صد بہار
 کہ غنائے تو بہ مصر آید پدید
 کرد گریست را قبول او مرتجاست
 در پئے آن بایت تا مصر رفت
 ہست گنجے سخت نادر بس شہین
 رو بسوئے مصر و بہت گاہ زرد

۵۸

چون ز نیک داد آمو تا سونے مهر
 گرم شد پشتش چو دید او روئے مهر
 بر آید و عدد هاتق که گنج
 یابد اندر مهر بهر دفع رنج
 یک از نفقه و راجیرے ماند
 خواست گدیه بر عوام الناس اند
 یک شرم و همش دامن گرفت
 نهیشش او صبر افشردن گرفت
 باز نقشش از مجامعت در طپید
 از گدائی کردن او چاره ندید
 گفت شب بیرون و من نرم نرم
 تا ز ظلمت نایم از گدای شرم
 بچو شکو کے کنم من ذکر و بانگ
 تار سد از با جہایم نیم دناگ
 اندرین اندیشہ بیرون شد بکوسے
 و اندرین فکر تہ ہی شد سوسوے
 یکرمان مانع ہی شد شرم جاہ
 یکرمانے جو ع می گفتش بخواہ
 پائے پیش و پائے پس ثالث شب
 کہ بخواہسم یا بخیم خشک لب
 ناگہانے خود عس اورا گرفت
 چو بہا زوبے ہا با نا شکفت
 اتفاقا اندران شبہائے تار
 دیدہ بد مردم ز شب دزدان ضرار
 بود شبہائے مخوف و منتحس
 پس بجد محبت دزدان عس
 تا خلیفہ گفت کہ ببرید دست
 ہر کہ شب گردو اگر خویش من است
 بر عس کردہ ملک تہدید و بیم
 کہ چرا باشید بر دزدان ریم
 عشو ہا شان از چہ رو بادر کنید
 یا چرا زیشان قبول زر کنید
 اہل دیوان بر عس طعنہ زدند
 کہ چرا دزدان کنون نبہ شدند
 و انما یاران زشتت رنجست
 انہی از تست وازیاران تست
 تا شود این ز شہر ہر مقتشم
 ورنہ کین جملہ را از تو کشم
 چو بہا و زخمہائے بیعدو
 در چین و قتش بدید بخت زد
 کہ مزین تامن گویم حال راست
 نعرہ و فریاد ازان درویش خاست

گفت اینک داد دست بهلت بگو

و نه زینجا غریب و منکری

گفت و بعد سوگندان پر

من نه مرد دزدی و بیدادیم

قصه آن خواب و گنج زر بگفت

بوسه صد قش آمد از سوگندان

گفت نه دزدی نه دهن بقی

انچه یک خواب چندین جان کنی

برخیان ز اینچین راه دراز

بارها من خواب دیدم ستر

در فلان کو در فلان موضع دین

هست در خانه فلاسه نه روز بچو

دیدم ام این خواب را من بارها

گفت با خود گنج در خانه من است

بر سر گنج از گدائی مرده ام

زین بشارت مست شد دروش نماز

گفت بد موقوف این بت لوت من

رو که بر لوت شکر نه بر زدم

خواه احمق گو و خواهی عاقل

من مراد خویش دیدم بیگان

تو مرا پرورد گو اے محترم

۵۸۸

۵۸۹

تا شب چون آمدی بیرون بگو

راستی گو تا بچه مرا ندی

که نیم من خانه سوز و کیس بر

من غریب مصرم و غبداوم

پس ز صدق او دل آن کس شکفت

سوز او پیدا شد از اسپند او

مرد نیکی یک گوی اے بین

نیت عقلت را تسوسه روشنی

پیش گیری از هر جیل و آزار

که بغبدا دست بگنج مستتر

بود آن خود نام خانه و کوسه این

نام خانه گفت و نام کوسه او

که برو آنجا که یابی گنج را

پس مرا آنجا چه فقر و شیون است

زانکه اندر غفلت و در پرده ام

صد هزار آسمان بلب و بخواند

آب حیوان بود در حالت من

کورسے آن و هم که مفلس بدم

یا نستم من آنچه میخواهد دلم

هر چه خواهی گو مرا اے بدو مان

پیش تو پرورد و پیش خود خوشم

داسے گر برعکس بودے این مظار
 پیش تو گلزار و پیش خم شش چار
 بازگشت از مهر تا بعد آداو
 ساجد و راکع، شناگو شکرگو
 جملہ رد حیران دست اوزین عجیب
 زانعکاس روزئے و راه طلب
 کز کجا اسید وارم کرده بود
 وز کجا افشانند بر من سیم جود
 این چه حکمت بود کان کان مراد
 کردم از خانہ بروان گمراہ و شاد
 تا شتابان و ضلالت یشام
 باز آن عین ضلالت را بجود
 ہر دم از مطلب جدا تر میبدم
 گم رہی را منہج ایسان کنند
 حق و سبیلت کرد اندر رشد و سود
 گمراہی را منہج ایسان کنند
 تانہ شد پیچ محسن سینے و جا
 کز روی را مقصد عرفان کنند
 تانہ شد پیچ محسن سینے و جا
 اندرون زہر تریاق آن حنی
 کرد تا گویند ذواللطف آن حنی

۴۰

بفریب دون زن جو جئے قاصے را بخائے خود

اسے تن کو فکرت بکوس دو
 سد ہزار آزاد را کردی گو
 کو بیت من شد مرا آزاد کن
 دیگرے را غیر من داماد کن

ہر زمان جوجی ز درویشی بفر
 رو بزن کر دے کہ اسے دلخواہ من
 چون سلاحت ہست رو صید بگیر
 تا بدوشا نیم از صید تو شیر
 تو س ابرو تیر غمزہ دام کید
 بہرچہ داوخت خدا از بہر صید

روپے مرے شکر نے دام نہ
کام نمساو کن اور اتخ کام
شد زان او نزوق قاضی با گلہ
تسہ کو تہ کن کہ قاضی شد شکار
گفت اندر محکمہ غوغا بسیت

گریبای خلوت اے سرو سہی
فہم آن بہتر کنم بہ ہم سزاش
مر مرا معلوم گرد و حال تو
گفت زن در خانہ تو نیک و بد

گفت قاضی کا یصنم تدبیر چیست
خضم در رہ رفت و عارس نیز نیست
امشب آرامکان بود آنجا بیا
کر زن پایان ندارد رفت شب

زن دو شمع و نقل مجلس ساز کرد
چونکہ بنشستند با ہم ساعے
چون نشست و پہلوے زن بامراو
اندر آندم جوجی آمد و در نزد

غیر صند و قے ندید او خلوتے
اندر آمد جوجی و گفت اے حریف
من چه دارم کہ فدایت نیست آن
گفت شخصے نزد قاضی رفتے

من چه دارم کہ فدایت نیست آن
گفت شخصے نزد قاضی رفتے

داند بنما ایک در خورد و شش مدہ
کے خورد داند چو شد محبوب و نام
کہ مرا افغان ز شوسے وہ وہ
از جمال و از مستال آن نگار
این گلہ را ضبط کردن وقت نیست
در وثاق از حال شو شر حم دی
انچه حق باشد تو زین غمگین مباش
شوہرت را نرم سازم بے عتو
ہر دم از بہر گلہ آید رود
گفت خانہ این کنیزک بس تہیت
بہر خلوت سخت زیبا سکینیت
کار شب بے سمعہ است بے ریا
قاسمے زیرک سوئے زن بہر دب
زان نوازش شاد شد قاسمے فرد
تا بر آسایند اندر خلوتے
گشت جان پر غش زان وصل شاد
جست قاضی مہربے تا در خرد
رفت در صندوق از خوف آن فتنے
وسے و بالم در رنج و در خریف
کہ زمن فریاد داری ہر زمان
در حتم ناگفتہا گفتے

د فترت ششم
 برب خشک شادستی زبان
 این دو علت گرداے جان مرا
 من چه دارم غیر این صندوق کان
 خلق پسندارند زردار و درون
 صورت صندوق بسن یا بست یک
 من برم صندوق را فردا بگو
 تا ببیند مومن و کبیر و یهود
 گفت زن ہی در گذار اے مرد زین
 بار سن صندوق را در دم بست
 از پیکه جمال آورد او چو باد
 اندران صندوق قاضی از کمال
 کرد آن جمال از هر سو نظر
 با تف استاین داعی من اے عجب
 چون پیای گشت آن آواز میش
 عاقبت دست کان بانگ و فغان
 این سخن پایان ندارد قاضیش
 از من آگه کن درون محکم
 تا خبر داین را بر زین بیخرو
 رهروے را گفت آن جمال شاد
 تا بش را گوئے شد کین واقع
 شغل را بگذار زود انجبا بیا

گاه مفلس خوانیم گزلفت بیان
 آن یکے از تست و دیگر از خدا
 هست مایه ثمت و پایه گمان
 داد و اگیب رند از من زین طنون
 از عرض و سیم و زر خالیست نیک
 پس سوزم در میان چار سو
 کا ندرین صندوق جز نیست نبود
 خورد و سولگند او که نکم جرنین
 خوشترن را کرده بدماند مست
 زود آن صندوق پر شتش نهاد
 بانگ میزد کاے جمال و اے جمال
 کز چه سو در میرسد بانگ و خبر
 یا پری ام می کند پنهان طلب
 گفت با تف نیست باز آمد بخویش
 بدز صندوق و کسے درو پنهان
 گفت اے جمال و اے صندوق کش
 تا بسم را زود برتا این همه
 همچنین بسته بخانه ما برو
 که برو در محکم قاضی چو باد
 بر سر قاضی بیامد قاره
 زو بخیر بسته این صندوق را

چونکہ رہبر و شد رسالت را رساند
 برد القصد خبر صدوق کش
 آتش بر کرده جو جی از ملا
 بر سر بازار جو ششش عامه
 نائب آمد گفت صدوق بت چند
 من نمی آیم سر و ترا از هزار
 گفت شرع دار از ابل خسر
 گفتا بے رویت شرع خود فایده
 پریشایم کر نمی ارزد و محسر
 گفتا اے تار بر کشا اے راز
 اجرا بسیار شد و رسن یزید
 بعد ساسے باز جو جی از سخن
 آن وظیفه پورا تجسدید کن
 زن بر قضا صنی در آمد با زمان
 تا نه بشناسد ز گفتش قاضیش
 هست فتنه غمزہ غماز زن
 چون نمی تانست آوازے فرست
 گفت قاضی رو تو خدمت را بیار
 جو جی آمد قاضیش بشناخت زو
 زو شنیده بود آواز از درون
 گفت نفقه زن چہ را نہی تمام

ہر کہ زد و بشنید این خبر بماند
 نائب قاضی حسن را از غمش
 کہ خواہم سوخت این صدوق را
 چیست جو جی می نہسد ہنگامہ
 گفت نہ صد بیشتر ز رسیدہ بند
 گر خسریداری کشا کیسہ شمار
 کس بدان مقتدر اینرا کے خود
 بیج ما زیر گلیم این راست نیست
 تا نباشد بر تو حیفے اے پدر
 نہ بہرستہ بخیرم با من بساز
 داد صد دینار و ان از وسے خرید
 و وزن کرد و گفتا اے چستان
 پیشش قاضی از گلہ من گو سخن
 مرز نے را کرد آن زن ترجمان
 یاد نماید از بلا سے ماضیش
 لیک آن صد تو شود ز آواز زن
 غمزہ پنہان زن سو وسے نہشت
 تا دہسم کار ترا با او قرار
 کو بوقت تقیہ در صدوق بود
 در شرع و بیع و در نقص و فرون
 گفت از جان شرع را ہم غلام

ذکر ششم
 یکتا گریسم ندارم من کفن
 زین سخن قاضی کربشناختش
 گفت آن شش پنج با من باختی
 نوبت من رفت اسال آن قمار
 از شش و از پنج عارف گشت فرد
 رستا و از پنج حسن و شش جہت

یوایت قصص
 ۵۳۷

مغلس این اجم و شش پنج زن
 یاد آورد آن غل و ان باختش
 پار و اندر شش درم انداختی
 یاد کر کس باز و دست از من بدار
 محرز گشت است زین شش پنج نزد
 از و اسے آن ہمہ کرد آگہت

۴۱

خطاب حق تعالیٰ بغزرائیل کہ ترا رحم برکہ بیشتر آمد

مرشردا غم سے دناخن سب باد

کو نہ دین اندیشہ آنگہ نے سداو

آدمی اندر بلا کشتہ بہ است

عید قربان را چو تو جے فر بہت

حق بغزرائیل میگفتاے نقیب
 گفت بر جملہ دلم سوزہ بدرد
 تا بگویم کا شکے یزدان مرا
 گفت برکہ بیشتر جسم آمدت
 گفت روزے کشتے بر بوج تیز
 پس بگفتی قبض کن جان ہمہ
 ہر دو آن بر تختہ در ماندند

برکہ جسم آمد ترا از ہر کئیب
 لیک نتوان امر را اہمال کرد
 در عوض قسم بان کند بہر سفت
 از کہ دل پر سوز و بریان تر شدت
 من شکستم ز امر تا شد ریز ریز
 جز ز نے و طفکے را زان ہمہ
 مویہا آن تختہ را میرا ندند

چون بسا حل در فکند آن تخت باد
باز گفتی حسان مادر قبص کن
چون ز مادر بگساید دم طفل را
بس بدیدم در دو ماتمهای زفت
گفت حق آن طفل را از فضل خویش
بیشتر موسن و حسان و گل
چشمهای آن آب شیرین لال
صد هزاران مرغ مطرب خوش صدا
بسترش کردم ز بزرگ نستر
گفته من خورشید را اورا مگر
ابر را گفتم برو باران میرز
زمین چمن اے دے مبر آن عبدال
حاصل آن روضه چو جان عارفان
یک پلنگ بچکان نو زاده بود
پس بدادش شیر و خد متهاش کرد
چون فطامش شد گفتم با پری
پرورشش و ادم مرا و از آن چمن
این حضانت دید با صد رابطه
شکر او آن بو ذائے بنده جلیل
این زمان کافر شد و ره بیند
رفت سوئے آسمان با جلال

از خلاص هر دوام دل گشت شاد
طفل را بگذار تنه از امر کن
خود تو میسیدانی چه تلخ آدم را
تلخی آن طفل را از یادم ز رفت
موج را گفتم فنگن در میشه ایش
پر درخت و میوه دار و خوشش اکل
پروریدم طفل را با صد دلال
اندر آن روضه فکند صد نوا
کردم او را این از صد مه فتن
باد را گفتم برو آهسته وز
برق را گفتم برو مگر اے تیز
پنجه اے بهمن برین روضه بمال
از سموم و صرصر آمد در امان
گفتم او را شیرده طاعت نمود
تا که بالغ گشت و زفت و شیر مرد
تا در آموزید نطق و داری
که بگفت اندر نگنجد فن من
که پروردم و را بے واسطه
که شد او فرود و سوزنده خلیل
کبر و دعوائے خدای میکند
باسه کرگس تا کند با من قتال

ہر کہ می زائید می کشت از خباط
میں کہن دروغ آن خصم احتیاط
کشت او تا یاد ابراهیم را
صد ہزاران طفل بے تلوم را
زاد خوابد دشمنی بہر قتال
کہ بچم گفت اندر حکم سال
ماند خونہائے گرد و گردش
کرنے اور ست طفل وحی کش
سلسلہ از گردن سگ بگیر
دین سبب میگویم اسے بندہ فقیر
باش زنت نفسہ کو بدرگ بست
گر معلّم گشت دین سگ ہم سگ است

وصیت کے دن شخصے کہ میراثا وہ بہ کا بہترین اولاد اور

۶۰۱

آن یکے شخصے وقت مرگ خوش
گفتہ بد اندر وصیت پیش پیش
سہ سپردش چو سہ سرور روان
وقف ایشان کردہ او جان و روان
گفت ہرچہ کالہ و سیم و زراست
آن برد زین ہر سہ کو کا بہتر است
گفت با قاضی و بس اندر ز کرد
بعد ازان جام شراب مرگ خورد
گفت فرزندان بقاضی کاے کریم
نگذیریم از حکم او ما سہ تیم
سمع و طاعت میکنم اور است دست
انچہ او سرود بر ما نافذ است
ما چو اسمعیل ز ابراہیم خود
سر نہ پیچم ارچہ قسربان میکند
گفت قاضی ہر یکے با عاقبتش
تا بگویند قصہ از کا ہمیش
تا بہینم کاسہ طے ہر یکے
تا بد اغم حال ہر یکے بیشکے

چون فنا داز روزن دل آفتاب ختم شد واللہ اعلم بالصواب

حکمر

چند حقه از حکمت یونانیان
حکمت یونانیان را هم بخوان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خود ثنا گفتن ز من ترک شد است کین دلیل هستی و هستی خطاست
ص ۹۶

اے خدا از فضل تو حاجت روا یا تو یاد، چاکس نبود روا
ص ۹۶

چند بیت شکست احمد در جهان تا که یارب گوے گشتند بتان
گر نه دے کوشش احمد تو هم می پرستیدی چو اجدادت صنم
آن سرت و ارست از سجده بتان تا بدانی حق او بر هستان
گر توانی شکر زین رستن بگو کز بیت باطن هست بر باندا
ص ۹۸

اول فکر آخر آمد در عمل نسبت عالم چنان دان در ازل
میو نادر فکر دل اول بود در عمل ظاہر باخسر میشود
چون عمل کردی شجر بنشاندی اندر آخر حرف اول خواندی
گرچه شاخ و برگ و بخش اول است آنهم از بهر میوه مرل است

پس سرے کہ مغز این افلاک بود اندر آخسر خواجہ لولاک بود
صلی

نست ترکیب محمد لحم و پوست گرچه در ترکیب ہر تن جنس اوست
گوشت دارد پوست دارد استخوان بیج این ترکیب را باشد همان
کاندران ترکیب باشد معجزات کہ ہمہ ترکیبها گشتند مات
صلی

با محمد بود عشق پاک جنت بہر عشق اورا خدا لولاک گفت
منہجے عشق چون او بود فرد پس مراد از انبیا تخصیص کرد
صلی

ختمہائے کانیٹیا بگذاشتند آن بدین حمدمی برداشتند
تعلمائے تا کثودہ ماندہ بود از کتب انا فقہنا برکشود
او شمع است این جہان و آن جہان این جہان در دین و آنجا در جہان
صلی

من صاحب بیمار

چشم احمد بر ابو بکرے زده در یکے تصدیق صدیق آمدہ
چون ابو بکر آیت توفیق شد با چنان شہ صاحب صدیق شد
صلی

مصطفیٰ زین گفت کائے اسراجہ مردہ را خواہی کہ بیسنی زندہ تو
میرود چون زندگان بر خاکدان مردہ جانش شدہ بر آسمان
ہر کہ خواہد کو بہر بسند بر زمین مردہ را ہیرو و طاہر چنین
مر ابو بکر تقی را گو بسین شد ز صمدی تقی ایسر لکونین
صلی

منقبت
در حکم
۵۴۵
اسے مرا تو مصطفیٰ من چون عمر
از بر اسے خدمت بندم کم

چون عمر شیدا سے آن معشوق شد
حق و باطل را چو دل فاروق شد

زان نشد فاروق را بہرے گزند
کہ بدان تریاق فاروقش شد

چونکہ عثمان بن آن عیان را عین گشت
نور فایض بود ذوالنورین گشت

از علیؑ آموز احسان عمل
شیر حق را دان منترہ از غل

چون تو بانی آن مدینہ علم را
چون شاعی آفتاب علم را
از باش اسے باب حمت آباد
بارگاہ مالہ کفو احد

چون زدویش مرتضیٰ شد در فشان
گشت او شیر خدا در مرغ جان

روشن از نورش چو سبطین آمدند
عرش را دُزین و قرطین آمدند
آن سیکے از زہر جان کردہ نثار
وان سرا فلکندہ براہش مست وار

آن خلیفہ زادگان مقبالتش
زادہ انداز عنصر جان و دلش
گر ز بعد او دہرے یا از رے اند
بیمزاج آب و گل نسل وے اند
غلّ گل ہر جا کہ میسہ و یز گل است
غم مل ہر جا کہ میجو شد مل است

مناجات

صد ہزاران دام و دانہ ہستائے خدا
ما چو مرغان حریفین بینوا
دمبدم پابستہ دام تو ایم
ہر یکے گر باز و سیر غے شویم
میرمائی ہر دے مارا و باز
سوئے دے میرویم اے بے نیاز
گر ہزاران دام باشد ہر قدم
چون تو بامائی نباشد پیچ غم

اے خدا سے پاک و بے انبازویار
دست گیر و جسم مارا در گزار
یاد دہ مارا سخنہائے دقیق
کہ ترا جسم آورد آن اے رفیق
ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو
ایمنی از تو، ہما بست ہم ز تو
گر خطا گفتم، اصلاً حسش تو کن
مصلحتی تو، اے تو سلطان سخن

اے قدیم رازدان فزولین
در دم تو عاجب سزیم و متحن
این دل سرگشتہ را تدبیر بخش
وین کما ہنایے دو تو را تیر بخش
جرعہ چون رنجت ساقے است
بر سر این شورہ خاک زیر دست
جوشش کرد آن خاک و مازان جوشتم
جرعہ دیگر کہ بس بے کوششتم

ایکہ خاک شورہ را تو نان کنی
وے کہ نان مردہ را تو جان کنی

ایک خاک تیسرا تو جان ہی
 عقل و حس و روزے و ایمان ہی
 اسے مبدل کردہ خاک کے رابر
 خاک دیگر را بکرده بوالہشہ
 کار تو تبدیل اعیان و عطا
 کار من بہو است و نسیان و خطا
 سہو و نسیان را مبدل کن بعلم
 من بہہ جہلم، مرادہ صبر و حلم

اسے دہند و قوت و تمکین و ثبات
 خلق را ازین بے ثباتی و نہ نجات
 اندران کا ریکہ ثابیت و نودیت
 قایمی و نفس را کہ منثبت
 اندران کا ریکہ وار د آن ثبات
 قایمی و نفس را بخشش حیات
 صبر شان بخش نکفہ میزان گران
 وار ہان شان از دم صورتگران

از خودی باز شان خراے کریم

تاناہ باشند از حسد دیو و جیم

آزادی زین

بند گسل باش آزاد اسے پسر چند باشی بند سیم و بند زر

مین بکب نوبتی شادی کن اسے تو بستہ نوبت آزادی کن

کند و تن راز پاسے جان کن تکتند جولان بگرد این چمن

آکل و ماکول

زانکہ تو ہم لقمہ ہم لقمہ خوار
مرنگے اندر شکار کرم بود
آکل و ماکول بود او بخیر
گر حشیش آسب زلال میخورد
آکل و ماکول آمد آن گیساه
آکل و ماکولی اسے جان ہوشدار
گر بہ فرصت یافت اوراد رنود
در شکار خود ز صیاد و گر
معدہ حیوانش در پیے میچرد
ہیچمان ہر ہستے غیالہ

اباحت

این اباحت زین جماعت فاش شد
ہست اباحت کز ہوا آمد ضلال
خصت ہر مفلس و قلاش شد
ہست اباحت کز خدا آمد کمال

اتصال و وصل

ہست رب الناس اباجان ناس
اتصال باقی قلاص اتصال بے کیف بے قیاس

یک گفتم ناس من ناس من
ناس غیر جان جان اشناس من
ناس مردم باشد و کو مردی
ناس مردم باشد و کو مردی
ماریت از ریت خوانده
یک جسمی در تحمیه مانده

۲۱۹

صاحب وصال

هر که اندر شش جبهت دارد و مقر
گر کند روشن بر آس از کند
چون که او حق را بود در کل حال
نیج بی او حق یکس ند بد نوال
اقصای که نگنجد در کلام
که کند در غیر حق یکدم نظر
در قبول آرد هم او باشد سند
برگزیده باشد او را ذوالجلال
شمس گفتم ز اصحاب وصال
که تنش تکلیف باشد و اسلام

ص ۱۱۱

اتصال

اے بسا کس اگر صورت را زرد
آخر این جان با بدن پیوسته است
تاب نور چشم با پیوسته است جفت
شادی اندر کرده غم در جگر
را نحه در الف و منطق در لسان
این تعلقات بیکیف است و چون
تصویر صورت کرد و بر آتد زرد
نیج این جان با بدن مانسته است
نور دل در قطره خون نهفت
عقل چون شمع درون مغز سر
هو در نفس و شجاعت در جان
عقلها در دانش چونی زبون

۱۲۶

اتحاد کل

عدم اعتبار زمان

جمله تلوینها ز ساعت خاسته است
رست از تلوین که از ساعت برست
چون ز ساعت ساعت بیرون شوی
چون نمادی محرم بیچون شوی
ساعت از بیاعتمی آگاه نیست
زانکه آنسو جز تحمیه راه نیست

ص ۱۲۴

۵۵۰
 بل حقیقت و حقیقت غرقه شد
 درین سبب هفتاد بل صد فرقه شد
 اتحاد کل

آب خواه از جو بخواه از سبو
 کاین سبورا هم مدد باشد زجو
 نور خواه از مه طلب بخواهی ز نور
 نور سبب هم از آفتاب ستایه سر
 منف

چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد
 موئے باموئے در جنگ شد
 چون به بیرنگی رسی کان دشتی
 موئے و فرعون دارند آشتی
 ص ۳۳

مرگ پیش از مرگ این است ای فتنه
 این چنین فرمود ما را مصطفی
 گفت موتوا کلکم من قبل ان
 یاتی الموت و تموتوا یا فتن
 ص ۳۵۴

باد تند است چراغی بترے
 زو بگیرا غم چراغی دیگرے
 تابودکز هر دو یک وانی شود
 گربادے آن چراغ از جارد
 همچو عارف کز تن ناقص چراغ
 شمع دل افروخت از بهر فراغ
 تا که روزے این میرد ناگهان
 پیش چشم خود نهی د او شمع جان
 ص ۳۶۲

بهر این گفت آن رسول خوش پیام
 رزموتوا قبل موت یا کرام
 همچنانکه مرده ام من قبل موت
 زان طرف آورده ام من صیت و صوت
 پس قیامت شو قیامت را به بین
 دیدن هر چیز را خطر است این
 تا نگردی این اندیش تمام
 خواو کان انوار باشد یا ظلام

سبب مختلف اتحاد

بل نازک موت
 اختیاری

دستور قبل ان موت

عشق گردی، عشق را بسنی جمال
نور گردی، ہم بدانی آن داین

عقل گردی، عقل را دانی کمال
نار گردی، نار را دانی تقسین

آن خموششان سخن گورا بہ بین
نیت یکسان، حالت پلاک شان

رو بگورستان، دے خاشاک نشین
لیک اگر یک رنگ، مینی خاک شان

این بدن مرده روح را چون آلت است
لیک نفس زندہ آنجا نب گریخت
نفس زندہ است، ارچہ مرکب جان فشاند
جز کہ خام و زشت و آشفتہ نشد
کافہ کشتہ بدے ہم بوسیدہ
مردہ در دنیا چون زندہ میزد
ہست باقی در کف آن غزوہ دوست
باشد اندر دست صنع ذوالنہن

این ہمہ مردن نہ مرگ صورت است
اے بسا خانے کہ ظاہر خویش بخت
آتش شکست و رہزن زندہ ماند
ہر کشت دراد او رفت نشد
گر بہر خویش گشتہ شہید
اے بسا نفس شہید معتد
نفس رہزن مرد و تن کہ تیغ اوست
نفس چون مبدل شود این تیغ تن

وز نما مردم، بحیوان سر زدم
پس چہ ترسم کے زمردن کم شدم
تا بر آرم از ملا یک بال و پر
کل شیئی ملک، الا وجہ
آنچہ اندر وہم ناید آن شوم
گویدم کا تا الیہ را چون

از جمادی مردم و نامی شدم
مردم از حیوانے و آدم شدم
جملہ دیگر بیم از بشر
وز ملک ہم بایدم جستن تو
بار دیگرم از ملک قربان شوم
پس عدم گردم، عدم چون اغنون

صورت تن گو برد، من کیستم
چون نفخت بودم از لطف خدا
نقش کم ناید چون من با قسم
نفع حق با شرم ز ناسے تن جدا

تو از ان روزے کہ در بہت آدمی
گر بدان حالت ترا بودے بقا
آتشے یا خاک یا بادے بدی
از تبدل بستے اول نماد

نفعی صند بست باشد بیشکے
این زمان جز نفعی صند اعلام غیت
آز صند صند را بدانی اندکے
بے حجابت باید آن اے ذولباب
اندرین نشأۃ دے بیدام نیست
مرگ را بگزین و برد آن حجاب
مرگ تبدیل کی کہ در نورے روی
نے چنان مرگے کہ در گورے روی

نہاں مرگ تن چو مادر، طفل حبان با عالمہ
مرگ در دم زادن است و زلزلہ

زان بفرمود است آن نیکو رسول
نبود اورا حسرت بظلال و موت
کہ ہر آنکو مرد و کرد از تن نزول
ہر کہ میر و خود متنا باشدش
یکب باشد حسرت بظلال و موت
کہ بدے زین پیش نقل و مقصدش
ورقعی، تا خانہ زو تر آمدے
گر بدے بدتا بدی کمتر بدے

بیچ مردہ نیست پر حسرت ز مرگ
حسرتش آنست کش کم داد برگ

دہو، گرد و مومستان خنک کشید
نرم میشد باد کا بنجامی رسید

پہنچن باد اہل با عارفان
نرم و خوشش همچو نسیم بوستان

ماون گردون اگر صد بار شان
خود کو بد اندرین گلزار شان

اصل این ترکیب را چون دیدہ اند
از خیال و وہم کے ترسیدہ اند

اولیاً را چون بوصل افتد نظر
زانکہ ایشان را اہل باشد شکر

تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن
چون روند از چاہ زندان و چین

بلکہ خواہان اہل چون طفل شیر
نہ زرنجی کہ ترا دارد سیمہ

مرگ جو باشی لے نز عجز و رنج
بلکہ بیسی در خراب خانہ گنج

مرگ ہر کیا ہے پس ہر گاہ ہوت
آئینہ صافی یقین ہر گاہ ہوت

پیش ترک آئینہ را خوش نگلیست
پیش زنگی آئینہ ہم زنگی است

ایکے می ترسی ز مرگ اندر سہار
آن ز خود ترسانی اسے جان و شد

زشت روی نیست نئے خسار مرگ
جان تو بسچو دخت و مرگ برگ

از توستہ است ار نکویت و رست
ناخوشش و خوش ہم ضمیرت از خود است

آن کے میگفت خوش بودے جہان
گر نبودے باک مرگ اندر میان

آن دگر گفت ار نبودے مرگ تیج
کہ نیز زیدے جہان تیج تیج

خوئے بودے پشت افراشتہ
بہل و نا کوشتہ بگزاشتہ

۵۵۴
مرگ را تو زندگی پسنداشتی
عقل کا ذب بہت خود معکوس میں
تخم را در خاک شور و کاشتی
زندگی را مرگ پسندار و یقین

احتمال پرستی
بہتر از دوا

استما برد و اما سرور است
استما اصل و آندھین
زانکہ غاریدن فروستے کر است
احتمال کن قوت جانت بہ بین

چونکہ در معدہ شود پاکست پلید
برکہ دروے نقہ شد نور جلال
قفل نہ بر علق و پنهان کن کلید
ہر چہ خواہد گو بخور اورا حلال

احسان

ورعد و باش ہم این احسان نکوست
ورنگرد دوست کینش کم شود
کہ با احسان بس عدو گشت است دوست
زانکہ احسان کیسند را مرہم شود

باقی ماندن احسان
بعد از ان دن سخن

محسنان مرد و احسانہا بماند
مرد محسن لیک احسانش فرو
اے خاک آزا کہ این مرکب براند
نزد ویزدان دین و احسان نیت خود

اخلاص

گر بکاوی کوشش اہل مجاز
ہر یکے از دیگرے بے مغز تر
تو تو گسندہ بود ہر چون پیاز
مخلصان را یک ز دیگر نفز تر

با غرض و بہر غرض

ایتنا کر اُمتداد گشتہ
ایتنا طوعاً صفا برشتہ
این محبت حق زہرِ برعلتہ
وان دگر را بیغرض خود خلتہ
بس محبت حق باسید و برترس
دفرقت لید میخواند بدرس
وان محبت حق زہرِ حق کجاست
کہ ز اغراض و ز علتہا جداست
گرچنین و اگر چنان چون طالب است
جذبِ حق اورا سو حق جاذب است
ص ۱۱۲

خداستے میکن برائے کردگار
باستبول وردِ خلقت است چه کار
ص ۱۱۱

خداستے میکن
برائے کردگار

ص ۱۱۱

من ندیدم درجہ بان جستجو
ہر کراخوئے نکو باشد برست
ہر کسے کو شیشہ دل باشد شکست
ص ۱۱۸

ہر کرا بینی شکایت میکند
این شکایت گوئے آن بدخوئے ہست
کان فلان کس است طبع و خوئے بد
کہ مرآن بدخوئے را بدگوئے ہست
زانکہ خوشخوآن بود کو درخمول
باشد از بدخوئے و بدطبعان حمل
ص ۱۲۳

پس بدانکہ صورت خوب نکو
ور بود صورت حقیر و نا پذیر
باخصال بدی سرزد یکسو
چون بود خلقتش نکو درپاش میر
ص ۱۲۲

اے بسا ظلمے کہ بینی در کسان
اندر ایشان تافتہ ہستے تو
خوئے تو باشد در ایشان اعلان
از نفاق و ظلم و بدستے تو

شکایت گوئے بدخوئے

صورت نکو و بد

ظلم و بدستے

آن توانی و آن زخم بر خود میسزنی بر خود آندم تا لعنت می تنی
در خود این بد را نمی بینی عیان ورنه دشمن بوده خود را بجان

یار ما از خوئے خود خسته شدی حس نداری سحت بجز آبدی

تو هم از دشمن چه کیته می کشی اسے زیون شش غلط در هر ششی
آن عداوت اندر و عکس حق است که صفات تهر آنجا مشق است
و آن گند و دوسے ز عکس جرم تست باید آن خور از طبع خویش شست
غلق و شست اندران روسے نمود مر ترا او صفحے آئینه بود
پو تو گنج خویش ید و اسے حسن اندر آئینه بر آئینه مزن

۵۶۲

غفلت و نسیان بد آموخت ز آتش تعظیم گرو سوخت

در حضور حضرت صاحب دلائل که خدا از ایشان نهان و سائر است
پیش اهل تن ادب بر ظاهر است ز آنکه دل شان بر سر ایر فاطن است

گر هزاران طالب اند و یک طول از رسالت بازمی ماند رسول
این رسولان ضمیمه راز گو مستمع خواهند اسرار فیل خو
نخوتے دارند و کبرے چون شهبان چاکری خواهند از اهل جهان

تا ادبہا شان بجاگہ نادی از رسالت شان چگونہ بر خوری
کے رسانند آن امانت را بتو تا نباشی پیش شان راع دو تو

۲۷۱

بین مرد گستاخ در دشت بلا بین مرد کورانہ اندر کر بلا

۲۷۲

دانا غفلت ز گستاخی دم کہ برو عظیم از دیدہ دم

۳۸۸

در حضور آفتاب خوش مساعی رہنمائی جستن از شمع و چراغ
بیکمان ترک ادب باشد زما کنیز نعمت باشد و فعل ہوا
لیک اغلب ہوشیار و افکار بچو خفاش اند ظلمت و دستار
لیک شہبازے کہ او خفاش نیست چشم بازش شاہ بین در شنیت
گر بہ شب جوید چو خفاش ادنو در ادب خورشید مالہ گوش او
گویدش گیرم کہ آن خفاش لہ غلتے دارد ترا بار سے چہ شد
داشت بد ہم بزجر کتاب تانہ تانی سر تو دیگر ز آفتاب

۵۶۷

آن گروہے کہ از ادب بگریختند آب مروی و آب مردان ریختند

۳۸۹

چیت تعظیم خدا افراشتن خوشتن را خوار و خاکی داشتن

۳۹۰

از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند لطف ادب
بے ادب تنہا نہ خود را داشتند بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

۳۹۱

لطیف شہ جانا جنایت جو کند
رو، مکن زشتی کہ نیکہاے ما
خدمت خود را سزا پنداشتی
چون ترا ذکر و دعا دستور شد
ہم سخن دیدی تو خود را با خدا
اے بسا کس زین گمان افتد جدا

نتائج ادبی

ابرناید از پئے منع زکات
ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم
ہر کہ بیباکی بسند و را دوست
از ادب پر نور گشت است این فلک
بد ز گستاخی کسوف آفتاب
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق
وز زنا افتد و با اندر جہات
آن ز بیباکی و گستاخت ہم
رہزن مردان شد و نامرداوت
وز ادب معصوم و پاک آمد ملک
شد عزازیلے ز جرات رو باب
گرو اندر وادے حیرت غریق

نگہداشت

ہر کہ آرد حرمت او حرمت برد
ہر کہ آرد قند و وزینہ خورد

از ادب

کار او دار و کہ حق را شد مرید
دیگران چون کو دکان این روز چند
بہر کار او ز ہر کارے برید
تا شب بر خاک بازی میکنند

الوقت

عالمے اندر ہنر ما خود نماست
ہمچو عالم بی وفا وقت و فاست

تذکرہ ازینک

وقت خود بسی ننگد در جهان
این همه اوصاف شان نیکو شود
در گلو و معده و گم گشته چنان
بدن سازد چون نیکو شود

گر منی گسند و بود هیچ منی
هر جمادی کو گسند و در نبات
چو بجان پیوست کرد و روشنی
هر نباتی کو بجان رو آورد
از درخت بخت آورد و حیات
باز چون جان و سوئے جانان نهد
خضر دار از چشمه حیوان خورد
رخت را در عمر بے پایا نهد

آمده اول با تسلیم جماد
سایه اندر نباتی عمر کرد
از جمادی در نباتی اوفتاد
وز نباتی چون حیوان اوفتاد
وز جمادی یادناورد از نبرد
جز همان میله که دارد سوئے آن
نآمدش حال نباتی هیچ باد
باز از حیوان سوئے انسانیش
خاصه در وقت بهار و ضمیران
همچنین ز تسلیم تا تسلیم رفت
میکشد آن خالق که دانیش
عقلها ئے اولیش یاد نیست
تا شد اکنون عاقل و انا و رفت
هم ازین عقلش تحول کرد نیست
تا هزاران عقل بسند و لعجب

نزد بانها نیست پنهان در جهان
هر کره را نزد با نغز و گراست
پایه پایه تا عیان آسمان
هر روش را آسمان و گراست

گرمی را زیر خاک انداختند
پس ز خاکش خوشه بار ساختند

در فی از جماد تا یکم

در فی از یکم تا یکم

در فی از یکم تا یکم

بار دیگر کو فتندش ز آسیا قیمتس انسزد و دان شد جانفزا
 بازمان رازیر و ندان کو فتند گشت عقل و جان و هم موند
 باز آن جان چون بحق او محو شد باز ماند از سکر و سوسه محو شد
 عالمے رازان صلاح آمد ثمر قوم دیگر را صلاح منتظر

فرق برود گفت احمد هر که زور و زش کیت
 همچون مغبون او گرفتار شکیت

میلان بجانب بند ی دینی

هر کسے را بهر کارے ساختند میل آزاد در دشرا ندختند
 گر به بیسنی میل خود سوئے سما پر دولت برکشایم چون هما
 در به بیسنی میل خود سوئے زمین نوحه میکن بسیج منشین ارنین

استدلال و قیاس

صد دلیل آورد مقلد در بیان از قیاسے گوید اورا ز عیان
 مشک آلوده است اما مشکے بوئے مشکتش اوئے جز مشکے

استدلال تقلیدی

آن مقلد صد دلیل و صد بیان بر زبان آورد اندر و بسیج جان
 چونکه گوینده ندارد جان و فر گفت اورا کے بود برگ و ثمر

اول قیاس و استدلال

اول آنکس کاین قیاس کہا نمود پیش انوار خدا بلیس بود
 گفت نار از خاک بیشک بہر است من ز نار و اوز خاک اکر است
 پس قیاس نسرع بر صلتش کنم اوز ظلمت باز نور روشنم

پائے استدلایان چوین بود

پائے چوین سخت بے تکمین بود

۴۸۵

اندرین سخت ارخورد ره بین بدسے

فخر رازی راز دار دین بدسے

لیک چون من لم یذق لم یدر بود

عقل و تخیلات و حیرت فرو

۴۸۶

علم را دو پر گمان ایک پر است

باقص آمدن سپرد از ابراست

چون زطن دارست و علمش رونود

شده و پر آن مرغ و پر بار کشود

باد و برمی پرو چون حبسین

بے گمان و بے کربے قال و تیل

گر همه عالم بگویندش قوی

بر ره یزدان و دین مستوی

اونگردد گرم تراز گفت شان

جان طاق اونگردد جنت شان

در همه گویند او را گمراهی

کوه پسنداری تو برگاهی

اونیفتد در گمان از طعن شان

اونگردد در دین از ظن شان

بلکه گر دریا و کوه آید بگفت

گویدش با گمراهی یاری جفت

پیش یک ذره نیفتد در خیال

مطمئن و موقن و بے احتیال

۴۸۷

خشم و شهوت مرد را حول کنند

ز استقامت روح را مبدل کند

۴۸۸

گرچه آهن سرخ شد و سرخ نیست

پر تو عاریت آتش ز نیست

گر شود پر نور روزن یا سدا

تو مان روشن گر خورشید را

۴۸۹

استقامت از عزم

خشم و شهوت

صلیت و عاریت

جمع صورت با چنین معنی ژرف
در چنین مستی مراعات ادب
اند. استغفار اعانت نیاز
جمع ضعیف از نیاز افتاد و نیاز
نیست ممکن جز ز سلطانے شرف
خود نباشد و بود باشد عجب
جمع ضعیف است چون گردد و نیاز
باز در وقت تحیت مستیاز

منه

مطابق صفات

بے ز صند و صند را نتوان نمود
پس خلیفه ساخت صاحب سینه
پس صفای بحد و و شش او او
دو علم افراخت اسپید و سیاه
در میان آن دو شکر گاه رفت
همچنین دور دوم با میل بود
همچنین این دو علم از عدل و جور
ضد ابراهیم گشت و خصم او
چون درازی جنگ آمد ناخوشش
پس حکم کرد آتش را او گر
دور دور و قرن قرن این فریق
سالها اندر میان شان حرب بود
آب در یار حکم سازید حق
تا که فرعون را بان فرعونیان
همچنین تا دور عیسای مصطفی
دان شبه میل را صند و بود
تا بود شمشیر را آئینه
وانکه از ظلمت صند شش بنهاد
آن سیکه آدم گریب راه
چالش و پیکار انچه رفت
صند نور پاک او قایل بود
تا به نمرود آمد اندر دور دور
دان دو شکر کین گذار و جنگ جو
فیصل آن هر دو آمد آتشش
تا شود حل مشکل آن دو نفر
تا بود و بفرعون خرق
چون ز حد رفت و ملالت میفرود
تا که ماند که برد زین دو سبق
آب دریا غرق شان کرد آن زمان
با او میل آن سپه دار جفا

اقتصاد تک
سنگ بر تیج آمد بر شتاب
منکر آن دید و نرونا و نور و نور
تو نظر داری و لے ایمان نیست

در حکم
۵۶۳
از میان صبعین زان آفتاب
دشمنی و لے کور کردش از نظر
چشمه افسرده است و گرد نیست
منک

نور و نور و نور و نور

مصطفیٰ فرمود از گفت مجیم
گویش بگز ز من اسے شاه زود
پس ہلاک نار نور مومن است
نار صند نور باشد روز عدل
گر ہی خواہی تو دفع شتزار
چشمه آن آب رحمت مومن است

کہ ہومن لایہ گر گرد ز بیم
ہین کہ نوزت سوز نارم را ربود
زانکہ بے صند دفع صند لایکن است
کان ز قہر انلیختہ شد وین فضل
آب رحمت در دل آتش گمار
آب حیوان روح پاک محسن است
ص

اقتصاد تک
چشمه و نور و نور و نور

یوسف حسنی تو، این عالم چون چاہ
یہ سفا آمد رس بر زن تو دست
حمد شد کاین رس او بختند
در رس نین دست و بیرن روز چاہ
تا بسینی عالم حبان جدید

و این رس صبر است از امر الہ
از رس غافل مشو، بیکہ شدہ است
فضل و رحمت را بہم آختند
تا بسینی بارگاہ پادشاہ
عائے بس آشکار و ناپدید
ص

دست کورانہ بحبل اللہ زن
چیت حبل اللہ را کردن ہوا

جز با مرو نہی یزدانی متن
کاین ہوا شد صرصرے مر عاودا
ص

آن یکے راز کو اوشد سو، دست
وین یکے راز، سے او خود رو دست
رو سے ہر یک می گر، سیدار پاس
بو کہ گردی، تو ز خدمت بو شناس
چون بے ابیس، آدم روئے بہت
پس بہر دستے نشاید او دست
مسلا

فردیت دلی

سایہ یزدان بود بندہ خدا
مردہ این عالم وزندہ خدا
دامن او گیسو زوتر، گیمن
تار ہی از آفت آخسرنمان
کیف مد اظفل، نقش اولیاست
کو دلیل نور خورشید خداست
اندرین وادی مرو بے این دلیل
لا احب الا فلین گو، چون خلیل
مسلا

چون ز تنہائی تو نمیدے شوی
زیر سایہ یار خورشیدے شوی
رو بجو یا رخسارائی را تو زود
چون چپان کردی خدا یار تو بود
مسلا

فراقتدا

اے بسا دانش کہ اندر سرود
تا شود سرور بدان خود سرود
سر نخواہی کہ رود تو پاسے باش
در پناہ قطب صاحب اے باش
فکر تو نقش است و فکر اوست جان
نقد تو قلب است نقد اوست کان
مسلا

شیخ نورانی زہ آگہ کند
نور را، ہم با سخن ہمہ کند
مسلا

مدعیان باطل

حرف رویشان بدزد مردود
تا بخواند بر سیلے زان فنون
کار مردان رو فتنے کو گریست
کار دونان جیلہ و بشیر فیت
مسلا

پیشہ میریت

کو رہا بد حاصلت را از خسی
و عویش افزون بنیشت و بوالبشر
او ہی گوید زابدایم و بیش
تا گمان آید کہ ہست او خود کسے

تو مرید و مہمان آن کسی
از خدا نے بوسے اور اُنی اثر
دیو تنودہ و راہم نقش خویش
حرف و رویشان بذر دیدہ بسے

جان زشت او جہان سوزی کند

رہنید اند قلاؤزی کند

از رہ مردان ندیدہ غیر صوف

اسے بسا ز راق گول بیوقوف

خوشتن را با یزید سے ساختہ
محفلے واکردہ در دعوی سے کدہ

لاف شیخی و جہان انداختہ
ہم ز خود سالک شدہ و اصل شدہ

امتحان

بندہ در زشتی

آزمایش پیش آرد ز ہمتلا
امتحان حق کند اسے گنج و گول
پیش آرد ہر دسے با بندگان
کہ چہ داریم از عقیدہ و سرار
امتحان کردم درین جرم خطا
وہ کرا باشد مجال این کرا

کے رسم مر بندہ را کو با خدا
بندہ را کے زہرہ باشد کو فضول
آن خدا را میرسد کو امتحان
آبسا مارا نسا یاد آشکار
بیچ آدم گفت حق را کہ ترا
تا بہ بنیم غایت حلت شہا

امتحان عیان

ہر کہ گوید من شدم ہر منگ در

صد ہزاران امتحان است اسے پسر

گر ندانم خام اور از امتحان
پنجان راه جویندش نشان
گر نبوده امتحان هر بدی
هر محنت دروغار ستم شده

امتحان همچون تصرف دان درو
تو تصرف بر چنان شایسته مجو
چون تصرف کرد خواهی نقشها
بر چنان نقاشی بهر ابتلا

مجلس امتحان
انابست

آنچنانکه گفت پیغمبر زو
که نشانش آن بود اندر صدور
که تجبانی دارد از دار لغو
هم انابست آرد از دار السور

اندازه اوسط
بجداست اندازه

آب گل خواهد که در دریا رود
گل گرفته پای او می کند
آن کشیدن صیت آن گل آب را
جذب بر تو نقل و شراب ناب را
همچنین هر شهوتی اندر جهان
خواه مال و خواه آب و خواه نان
هر یک ز اینها تراستی کند
چو بیانی آن خمارت نشکند
این خمار غم دلیل آن شده است
که بدان مقصودستی ات بدست
جز باندازه ضرورت زین گیر
تا نگردد غالب و بر تو هیبت

در نمی تانی که گل عریان شوی
جامه کم کن تا به اوسط روی
گفت راه اوسط ارچه حکمت است
یک اوسط نیز هم بانبست است
هر کرا باشد وظیفه چارزان
دو خورد یا سه خورد است اوسط آن

نقد انبست اوسط

ور خورد ہر چار گوید اوسط است
او اسیر حرص، مانست بد است
شش خوردی دال کہ اوسط آن بود
برکہ اورا اشتہادہ نان بود

مشق

انسان

بہتر از شیطان

دیو سوسے آدمی شد بہر شر
سوسے تو ناید کہ از دیوی بہتر
تا تو بودی آدمی دیو از پرست
می دوید و می چشاید از سیت
چون شدی در خوے دیوی استوار
سیگ بر داز تو دیو، اسے نابکار

مشق

اول طبعی سرا و ستاد بود
بعد از ان طبعی پیشیم باد بود

مشق

بہتر از شیطان

آدمی اول حسدیں نان بود
ز انکہ قوت نان ستون جان بود
سوئے کب سوئے غصب و صلیل
جان نہادہ بر کف از حرص دال
چون بناد گشت مستغنی ز نان
عاشق نام است و مدح شاعران
ہنگامہ اصل و نسل اورا بر مہند
در بیان فضل او منبر نہند
تا کہ کروند روز رنجشے او
ہر چو عنبر بود و در گفتگو

مشق

بہتر از شیطان

این فضیلت خاک راز از و دہیم
ز انکہ نمت پیش بے برگا انجیم
ز انکہ دار و خاک شکل غبری
وز ورون دار و صفات انوری
ظاہر سفس باطنش گشتہ جنگ
باطنش چون گوہر و ظاہر چون شک
ظاہر شش گوید کہ ما انیسیم و بس
باطنش گوید نکو بین پیش و پس
زین تر شر و خاک صورتہا کنیم
خندہ پنہانش را سپید کنیم

ز آنکه ظاهر خاک اندوه بکاست
در درونش صد هزاران قنداست
ظاهرش از تیرگی افغان کنان
باطن او گلستان در گلستان

۳۲۵

پس بصورت آدمی سریع جهان
ظاهرش را پشته آورد بچرخ
و صفت اصل جهان اینرا بدان
باطنش باشد محیط بهفت چرخ

۳۸۸

آدمی چون نور گیرد از خدا
هست مسجود ملائک ز جتبا

منزل

عالم صغیر و اکبر

پس بصورت عالم اصغر قوی
ظاهر آن شاخ اصل میوه است
پس معنی آن شجر از میوه زاد
گر بصورت آن شجر بودش نهاد
پس معنی عالم کبر قوی
باطن آن بهر ثمر شد شلخ هست
پس معنی آن شجر از میوه زاد
گر بصورت آن شجر بودش نهاد
پس معنی آن شجر از میوه زاد
گر بصورت آن شجر بودش نهاد
پس معنی آن شجر از میوه زاد
گر بصورت آن شجر بودش نهاد

منزل

عکس صفات الهی

آدم اصطلا با و صاف علواست
هر چه دو سه نماید عکس با دست
وصف آدم منظر آیات اوست
بچو عکس ماه اندر آب جواست
خلق را چون آب در ان صاف و زلال
علم شان و عدل شان و لطف شان
و ندرو تا بان صفات ذواجلال
چون ستاره چرخ در آب روان

منزل

اینست خورشید نهان در ذره
شیر ز در پو ستین بره

ایت دریاے نہان در زیرکاه پابرین کہ مین منہ با اشتباه
ص ۵۶۹

عدسے

جملہ حیوانات وحشی ز آدمی
خون آہا خلق را باشد بیل
خون ایشان خلق را باشد روا
عزت وحشی بدان ماقط شد است
پس چه عزت باشد تاے نادره
باشد از حیوان انسی در کمی
زانکہ وحشی اند ز عقل حبیل
زانکہ انسان را نیند ایشان سزا
کامر انسان را مخالف آمد است
چون شدی تو حمر مستغفره
ص ۵۶۹

ہر شے را سیلے بندہ آن قد و خند
بیج محتاج مئے گلگون نئے
تاج کر مناست بر فرق سرت
جو ہر است انسان و چرخ اورا عرض
علم جوئی از کتبہاے فسوس
اسے غلامت عقل و تدبیرات ہوش
خدمت بر جملہ ہستی مفترض
بحر علی ورنے پنهان شدہ
جملہ مستان را بود بر تو حسد
ترک کن گلگونہ تو گلگونے
طوق اعطیناک آویز برت
جملہ فسرع و سایہ اندو تو غرض
ذوق جوئی تو ز حلوائے بسوس
تو چرائی خویش را ارزان فروش
جو ہرے چون عجز دارو با عرض
در سہ گز تن علیے پنهان شدہ
ص ۵۶۹

حسن التقویم در والتین بخوان
حسن التقویم از فکر ت برون
گر بگویم قیمت آن متغ
کہ گرامی گو ہر استالے دوست جان
حسن التقویم از عرشش فزون
من بسوزم ہم بسوزد مستغ
ص ۵۶۹

ہیج کرتنا شنید این آسمان کہ شنید این آدستے پرغمان
۵۷۱

آفتابے در سیکے ذرہ نہان ناگہان آن ذرہ بکشاید نہان
ذرہ ذرہ گردد افلاک وزمین پیش آن خورشید چو اجبت نکمین
۵۷۲

غذائے انسانی چیست در عالم بگو یک نعمتے کہ نہ محرم اندازدے استے
گاہ و خسہ را فایدہ چہ در شکر ہست ہر جائزایکے قوتے دگر
یک گراں قوت برو عارضیت پس نصیحت کردن اورا را نصیحت
چون کہے کو از مرض گل داشت دوست گر چہ پسندار د کہ آن خود قوت است
قوت اصلی را فراموش کردہ است روے در قوت مرض آں آوردہ است
نوش را بگذاشتہ سم خوردہ است قوت علت چو چوبش کردہ است
قوت اصلے بشر نو خد است قوت حیوانی مرا ورا نامتراست
لیک از علت درین افتاد دل کہ خرد او روز و شب از آب و گل
آن غذاے خاصگان دست است خوردن او بے گلو و آلت است
۵۷۳

خونے معدہ از کہ وجو باز کن خوردن ریحان و گل آغاز کن
معدہ تن سوسے کہہ ان میکشد معدہ دل سوسے ریحان میکشد
۵۷۴

سورۃ اعراف و آل شام اگر بظاہر آن پری نہیسان بود آدمی نہیسان ترا از پریان بود
نزد عاقل آن پری کہ مضمر است آدمی صد بار خود پنهان تراست
آدمی نزدیک عاقل چون خنثیت چون بود آدم کہ در غیبہ و صغیت

قصہ من از خلق احسان بودہ است
تا ز شہد دم دست تو دے کند
از برہنہ من قباے برکم
مست

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
آفریدم تا ز من سودے کنند
نے برائے آنکہ من سودے کنم

مست

مالکے فوج دران کے مالک است
تا چو مالک باشی آتش را کی
لاجرم چون پوست اندر دودہ
قہر حق آن کبر را گردن ز نیست
جاہ و مال آن کبر را زان دست است
مست

معنی انسان بر آتش مالک است
پس میفزا تو بدن معنی فزا
پوستہا بر پوست می افروزدہ
زانکہ آتش را علف جز پوست نیست
این تکبیر از نتیجہ پوست است

اولاد

میر و سوسے ریاض مام و باب

میکشد آبے نخیل آن پدر
میر و سوسے ریاض مام و باب
گشتہ جاری عین شان زین ہر دو عین
خشک گرد برگ و شاخ آن مخیل
کہ ز فرزندان شجر ہم میکشد
مست

از رہ نہبان ز عین پس
تا ز فرزند آب این چشمہ شتاب
تازہ میباشد ریاض الدین
چو شود چشمہ زمیاری عین
خشکے شخاش ہی گوید پدید

اولیاء اللہ

آزادی از قیود

مسلمات "مومنات" قانات
وین عزیزان رو باین سو کردہ اند
وین کبوتر جانب بجانے
وین عقابان راست بجائی سرا

حبذا ارواح اخوان ثقات
ہر کسے روئے بسوئے بردہ اند
ہر کبوتری پردہ مذہبے
ہر عقابے می پردہ از جاجبا

در را حکم
اولیاء اللہ

ماند مرغان ہوا سئے خانگی
وانہ ما دانہ بیدانگی
زان فرخ آمد چنین وز سئے ما
کہ دریدن شد قباد وز سئے ما

منت

کست ابدال آنکہ او مبدل شود
خمرش از تبدیل یزدان خل شود

منت

اولیاء اصحاب کہف اند اے عنود
در قیام و در قلب ہم رقود
سیکشد شان بے تکلف در فعال
بیخبر ذات الیمین ذات الشمال
چیت آن ذات الیمین فعل حسن
چیت آن ذات الشمال شغال تن

منت

بلکہ درویشان بر اے ملک و مال
دربدم از حق مرا یشا ز اعطاست
روزے دارند ز رفنا ز ذوال کمال

منت

آنکہ گویند اولیاء در کہ روند
پیش خلق ایشان فرا ز صد کہ اند
پس چرا پنهان شود کہ چو بود
حاجتش نبود بسوئے کہ گر بخت
چرخ گردید و ندید او گردشان
کز پیش کرہ فلک صد نعل بخت
تقریت جامہ پوشید آسمان

منت

باید اول طالب مردے شوی
گفت حق کا نذر سفر ہر جا روی

منت

گر گدایان طامع اند و زشت خو در شکم خواران تو صاحب دل بخو
در تگب دریا گهر با سنگهاست فخر ما اند میان سنگهاست

مین که اسرافیل وقت انداولیا مرده را ز ایشان حیات است و نما
جانها سے مرده اندر گورتن بر چند ز آوازیشان اندر کفن
گوید این آواز ز آواها جداست زنده کردن کار آواز خداست

ابہان تعظیم مسجد میکنند در جہاں اہل دل جد میکنند
آن مجاز است این حقیقت بخران نیست مسجد جز درون بیرون
مسجد سے کان در درون اولیاست مسجد گاہ جملہ است آنجا خداست

یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو سنگ خارہ و مرمر بوی چون بصاحب دل رسی گو ہر شوی
مہر پاکان در میان جان نشان دل مدد الایہ ہر دلخو شان

ہر کہ خواہد ہمیشی با خدا گو نشیند در حضور اولیا
از حضور اولیا اگر بگسی تو ہلاکی زانکہ جز وی نے کلی

چون شوی دور از حضور اولیا در حقیقت گشتہ دور از خدا

سیر چشمان را گد اپند خشن وز حدشان خنیہ دشمن داشتن

گر پذیرد خیزد تو گوئی که است
ورنه گوئی زرق و کراست و غاست
گر در آیمیزد تو گوئی طامع است
ورنه گوئی از تکبر موع است
گر تحمل کرد گوئی عاجز است
ور غیور آمد تو گوئی کرپا است

ص ۱۶۸

فوق بیان افعال اولیاء الله
و افعال عامه مناسب

گر خورد او زهر قاتل را عیان
طالب مسکین بیان تب و در است
صاحب دل را ندارد آن زیان
ز آنکه صحت یافت از پریز است

کامله گر خاک گیرد زر شود
ناقص از زبر و خاکستر شود
هر چه گیرد علتی علت شود
کفر گیرد دلتی ملت شود
جمل آید پیش او دانش شود
جمل شد علی که در ناقص بود

ص ۱۶۹

مان مان ترک حد کن با همان
ورنه ایسے شوی اندر جهان
کو اگر زهرے خورد شهیدے شود
تو اگر شهیدے خوردی زهرے خود
کو بدل گشت و بدل شد کار او
لطف گشت و نور شد مرنا را او

ص ۱۷۰

قدرت اولیاء الله
تیر جسته باز آمدش ز راه
اولیاء الله است قدرت از ازل

ص ۱۷۱

تا شناسد مرد را بے فعل و قول
نقد او بنید نباشد بند نقل
در جهان جان جو ایس القلوب
پیش شان کشف باشد ستر حال
نور باید پاک از تقیید و عول
ور رود در قالب او از راه عقل
بند کان خاص سلام الغیوب
در ورون دل در آید چون خیال

کشف قلوب پیش بینی

اولیاً اللہ
آنکہ واقف گشت بر اسرارِ حق
در الحکم
آنکہ بر افلاک رفتار شش بود
بر زمین رفتن چه دشوار شش بود
۵۷۵

پاسبان آفتاب اند اولیاً
بر بشر واقف ز اسرارِ خدا
۵۷۶

آنچه صاحبِ بدل بداند حالِ تو
آنچه بسیند و حبیبیت اہلِ دل
تو ز حالِ خود ندانی اسے
کے بہ بینی و رخو اسے از خود نخل
۵۷۷

آنچه او بیند تان کردنِ مساس
نز قیاس عقل و ز راہِ حواس
۵۷۸

شال آب پرکنند

آب ہر آن بہ بار د از سماک
آب چون بیکار گردد شد نجس
حق بہر دشش باز در بحرِ صواب
سال دیگر آمد او دامنِ کشان
من نجس زینجا شدم پاک آدم
ہین بیائید اسے پلیدانِ سوخن
خود غرض زین آب جانِ اولیاست
چون شود تیرہ ز غسلِ اہلِ فرش
باز آید زان طرف دامنِ کشان
از تیمم و ا رہا ند حملہ را
تا پلیدی را کند از خبثِ پاک
تا چنان شد کابے ارد کرد جس
تا بشتش از کرم آن آب آب
ہے کجا بودی بدریاے خوشان
بتدم خلعت سوئے خاکِ آدم
کہ گرفت از خوئے یزدانِ جو من
کو غولِ تیر گہا سے شماست
باز گردد سوئے پاکی بخشِ عرش
از طہارات محیطِ آرد نشان
وز تخری طالبانِ قبلہ را
۵۷۹

ہر دے اور ایک کے سراج خاص
صورتش بر خاک جان درامکان
لامکانے نے کہ درہم آید ت
بل مکان و لامکان در حکم او
بر سر نقش بند حق تاج خاص
لامکانے فوق و ہم سالکان
ہر دے دروے خیالے زاید ت
ہمچو در حکم بہشتی چارو

اولیاء اطفال حق اند اے پسر
غایبی مندیش از نقصان شان
گفت اطفال من اند این اولیاء
از براسے امتحان خوار و یم
پشت دایر جملہ عصمتہاے من
ان مان این دلق پوشان من اند
غائبے و حاضری بس باخبر
کو کشد کین از براسے جان شان
در غیبی نسر د از کار و کیا
لیک اندر سر ستم با او ندیم
گو نیا ہستند خود اجزاسے من
صد ہزار اندر ہزار ان یک تن اند

چون جنت از جند او دید آن بد
بایزید اندر مزید کشش راہ دید
چونکہ کرخی کرخ اورا شد جس
پورا دم مرکب آنور اند شاد
وان شقیق از شق آن راہ شگرف
شد فضیل از رہزنی رو پیر راہ
بشر حافی را بشر شد ادب
چونکہ ذوالنون از غمش دیوانہ شد
چون سر می بے سر شد اندر راہ او
خود مقاماتش فرون شد از عد
نام قطب العارفین از حق شنید
شد خلیفہ عشق و ربانی نفس
گشت او سلطان سلطانان داد
گشت او خورشید را دے تیز طرف
چون بلخط لطف شد ملحوظ راہ
سر نہاد اندر بیابان طلب
مصر جانرا ہمچو شکر خانہ شد
بر سر پر سروران شد جاہ او

خلق اطفال اند، جز مت خدا نیست بالغ جز زہید و از ہوا

منہ

صدق و گرمی خود شعار اولیاست باز بیشرمی، پشام ہر دغا ست
کالتفات خلق سوئے خود کشند کہ خوشیم و از درون بس ناخوشند

منہ

تا دل مرد خدا نماند بدر: بیچ تو۔۔۔ را خدا را سوا نکرد

منہ

نسخہ دوم

اولیاء اور درون ہم نغہا ست طالبان را از ان عیادت بے بہا ست
نشود آن نغہا را گوشش نش کر سخنها گوشش حس باشد نخس
نشود نغہ پری را آدمی کو بود از اسرار پنهان انجھی
گرچہ ہم نغہ پری زین عالم است نغہ دل بر ترا ز ہر دو دم است
کہ پری و آدمی زندانی اند ہر دو در زندان این نادانی اند
نغہاے اندرون اولیاء اولاً گویند کاسے اجزائے لا
مین زلاے نفی سربار زیند دین خیال و ہم را کیسو کشید

منہ

ایمان بین

نسخہ اولی

کردہ او کردت است اسے حکیم مومنان را اتصالے دان قدیم
مومنان معدود، ایک ایمان یکے جسم شان معدود، لیکن جان یکے
غیر فہم و جان کہ در گا و دخر است آدمی را عقل و جان دیگر است
باز غیہ عقل و جان آدمی ہست جانے در نبے و در ولی
جان حیوانی ندارد اتحاد تو مجو این اتحاد از روح باد

گر خرد این نان، نگرود سیر آن
از حد میرود، چو بیند برگ آن

جان گرگان و سگان از هم جداست
متحد جانهاست شیران خداست

خفا ایمان

چون بهر فکرے که دل خواری سپرد
از تو چیزے در نهان خواهند برد

هر چه اندیشی و تحصیل کنی
می در آید و زوز آتسو کایمی

پس بدان مشغول شوکان بهتر است
تا تو چیزے بر دکان بهتر است

بار باز رگان جو آب افستد
کشته عمرش بغرقاب افستد

هر چه نازل تر بدریا افکند
دست اندر کالذ بهر تر زند

چونکه چیزے فوت خواهد شد و آب
ترک کتر گیسر و بهتر را بیاب

نقد ایمان را بطاعت گو شدار
تا ز روے حق نگر دی شر مسار

چونکه نقدت را نگه داری کنی
حس و غفلت را برد و بودنی

صفت ایمان

ذات ایمان نعمت و توقیت مول
اے قناعت کره از ایمان بقول

گرچه آن مطوم جان است و نظر
جسم را هم زان نصیب نیست پسر

کفر ایمان

بد نما ند چون اشارت کرد دوست
کفر ایمان شد چو کفر از بهر اوست

هر بدی که امر او پیش آورد
آن ز نیکبهاے عالم بگذرد

بواسطه نفس ایمان

تازه کن ایمان خ از گفت زبان
اے هوا تا تازه کرد و دهنان

تا هوا تازه است ایمان تازه نیست
کین هوا جز قفل آن دروازه نیست

یاو در مردم ہوا و آرزو است چون ہوا بگذشتی پیغام نہواست

پہلا و نہایت
برایت حال

کار آن دارد کہ پیش از تن بدہست
چشم عارف راست گوئی احوال بہت
انچہ گندم کاشتند شن انچہ جو
انچہ آبست شب جز آن نرا

بگزار از اینہا کہ نو حادث شدہست
چشم او بر کشتہا سئے اقول بہت
چشم او آنجاست روز و شب گرد
حیلہا و مکرنا باد است و باد

ہر کہ آخر مومن بہست اول بدید
اسم ہر چیز سے تو از دانا شنو
اسم ہر چیز سے بہر ماطا ہر شش
حاصل آن آمد حقیقت نام ما
مرد را بر عاقبت ناسے نہند

ہر کہ آخر کافرا شد پدید
امر سے علم الا شما شنو
اسم ہر چیز سے بہر ماطا ہر شش
پیش حضرت کان بود انجسام ما
نے بر آن کو عاریت ناسے نہند

نہایت و نہایت
نہایت و نہایت

ہست زابد ر غم پایان کار
عارفان ز آغاز گشتہ ہوشمند
بود عارف را ہمین خوف ورجا
عارف است و باز است از خوف و بیم
بود اورا بیم و امید از خدا

تاچہ باشد حال او روز شمار
از غم و احوال آخر فارغند
سابقہ دامنش خورد آن ہر دورا
ہائے دہورا کرد و تیغ حق دو نیم
خوف فانی شد عیان گشت آن رجا

صد علامت هست نیکو کار را صد نشان باشد درون ایشار را
مال در ایشار اگر گردد تلف در درون صد زندگی آید خلف

کهنه بیرون کن گرت میل نویست پند من بشنو که تن بند نویست
بخل تن بگذار و پیش آ در سخا لب بند و گفت پر ز برکشا
هر که در شهوت فروشد بر نخاست ترک لذتها و شهوتها نخاست

گوش را چون پیش دستافش نهی آن ز کاستی دان که غمگین بر ادهی
فاقه جان شریف از آب گل بشنوی غمهای رنجوران دل

کے کند فضل الهیت پائمال گر نسا ند از جود در دست تو مال
لیکش اندر مزرعه باشد بهی هر که کار د گرد انبارش تہی

جو محتاج گدایان چون گدا بانگ می آید که اے طالب بیا
همچنانکه تو به خواہد تابی جو محتاج است و خواہد طالبی
همچو خوبان کائینہ جو بند صاف جو میجوید گدایان و ضعاف
روے احسان از گدا پیدا شود روے خوبان ز آئینہ زیبا شود
دم بود بر روے آئینہ زیان چون گدا آئینہ جود است مان

جان سپردن خود سخاے عاشق است آن درم دادن سخن را لایق است

نان مہی از بہر حق نانت دہند جان مہی از بہر حق جانت دہند

ساک و نفاق

شفق و نسک محل بین بہ بود چون محل باشد موثر میشود
اے بسا اساک از افساق مال حق را جسز با حق مدہ
تا عوض یابی تو مال بیگران تا نباشی از عداد کائنات

عالمی و جود و نفاق

این سخا خدیت از سرم بہشت و اے او کہ گفت چنین شاخ بہشت
عروۃ الوثقی است این ترک ہوا بر شد این سشاخ جان را بر سما
محسان مروند و احسان شان باند اے غنا کہ و را کہ این مرکب براند

جست و قیاس

جان شناسان از عدد و نفاغ اند غرقہ دریاے بیچون اند و چند
جان شود از را و جان جان شناس یار بنیش شوند نہ فرزند قیاس

غیب و غیب

چشم بگذشتہ ازین مجوسہا یافتہ از غیب بینی بوسہا
خود نمی یابم یکے گوشے کہ من نکتہ گویم از ان چشم حسن

دید خدا از ہر شے

بہر دیدہ روشنایان یزدان فرو شش جہت را منظر آیات کرد
تا بہر حیوان و نامی کا نگزد از ریاض حسن ربانی چہرند
بہر آن فرمود با آن سپا و حیث و لیتیم فشم و جہ

مرد از نور خداوندی نیست دید رنگ بے نور درون
 این برون از آفتاب و از سہا
 بچنین نور خدا سے اندرون
 و ان درون از عکس انوار علا
 نور چشم خود نور دل است
 نور چشم از نور دلہا حاصل است
 باز نور نور دل نور خداست
 کوز رنگ اصل حسن پاک جد است

نور بے خداوندی صد چو عالم در نظر پیدا کند
 چونکہ چشمست را بخود بنیا کند

گر ہی خواہی ز کس چیز سے محواہ
 جنت الساوی و دیدار خدا
 جوت نخواہی من کفیل مر ترا
 گفت پیغمبر کہ جنت از الہ

حق ہی گوید کہ دیوار بہشت
 چون در دیوار تن باہ گہیست
 نیست چون دیوار با بجان و رشت
 زندہ باشد خانہ چون شاہنشاہیست
 ہم درخت و سیو ہم آب زلال
 باہشتی در حدیث و در مقال

دعشق بس گرم است اندر لامکان
 ز آتش عاشق ازین روا سے صفی
 ہفت دوزخ از شرارش پاک و خان
 میشود دوزخ ضعیف و منطفی
 گوید شش بگور بک اے محترم
 گوید شش جنت گزر کن ہمو باد
 کہ تو صاحب خرمی من خوشہ چین
 ہست لرزان ز تو حیم و ہم چہ بنان
 من بہیم و تو ولایتہا سے چین
 نہ مرا اینہرا نہ مرا و از دامن

بیداری و غفلت

در حکم

۵۸۳

بیداری

پس فلک ایوان که خواهد شدن
 فی السماء رزقکم روز سئے کیت
 درفتی در لوت ساجد شریف
 نیروی پاک و پاکس همچو پری

گر نخواهد زیت جان بے این بدن
 ورنه خواهد بے بدن جان تو بستی
 و اری زین روز سئے ریز و کثیف
 گر هزاران رطل و نشس بخوری

بیداری و غفلت

هست بیدار شش از خوابش بتر
 هست غفلت عین هشیارش به
 هست بیداری چو در بندان

هر که بیدار است او در خواب تر
 هر که در خواب است بیداریش به
 چون بحق بیدار نمود جان

خود چه بیند دیده اهل آب و گل
 گر بخشد بر کشاید صد بصر
 طالب دل با شش و در پیکار باش
 نیست غائب تا طرت از هفت خوش

اے بسا بیدار چشم خفته دل
 آنکه دل بیدار دارد چشم سر
 گر تو اهل دل نئی بیدار باش
 و در دلت بیدار شدی مخفی خوش

در خواب و بیداری

پیش کن آن عقل غفلت سوز را

در شب تاریک چون آن روز را

یک شبے در کوئے بخوابان گرز
 همچو پروانه بوی صبا شش گشته اند

خواب را بگذار شب اے پد
 بگرایش از آنکه مجنون گشته اند

حالت خواب

میرانی میبکنی الواح را

هر شبے از دایم تن الواح را

در حکم بیداری خوشی
فارغان از حکم و گفتار قصص

میرنده ارواح هر شب نین قصص

شب زرد دولت بخیر سلطانیان

شب ز زندان بخیر زندانیان

نه خیال این فلان و آن فلان

نه غم و اندیشه سود و زیان

گفت یزدان هم رتود زین مردم

حال عارف این بود بخواب هم

غواب عارف

غیبا از رشک پیران غیب شد

غیبا از ریش پیران غیب شد

چون کز غیب آمد شد
آورد ز کجای پیوستی

مستم کم کن بزدی شاه را
پسرو هر دیو باشی ستهان

عیب کم گو بندۀ الله را
ورنه باشی هیچ پنج از پیمان

عقل دابۀ نور و بے رونق کند
تا بماند عقل او نایز کجا
روزگارے باشد شش چهل و عی
دست در تسلید و در حجت زده

ده مرو، ده مرد را احمق کند
هر که روزے باشد اندر روتا
وانکه ماهے باشد اندر روتا
ده چه باشد شیخ واصل ناشده

تفسیر بر ناول

گر مریدے امتحان کرد او خراست
هم تو گردی محنت اے بے یقین

شیخ را که پیشوا و رهبر است
امتحانش گر کنی در راه دین

مذرا از امتحان بزم

پهجو موسے زیر حکم خضر مرد

چون گرفت پی زمان تسلیم شو

مهربان و ناز و فلاح

پیر چون گزیدی سپید نازک دل بهاش
ست در یزد جو آبی گل بهاش
در بهر زخمی تو پر کیسه شوی
پس کجا بی صیقل آینه شوی

شعر تسلیم است نه کار و راز
نه بود و ضلالت تر کماز

پیر را بگزین که بے پیر این سفر
هست پس پز آفت و خوف و خطر
هر که او بے شد در راه شد
اوز غولان گره و در چاه شد
گر نباشد سایه پیر اسے فضول
پس ترا سرگشته دار و بانگ غول

اندر آدین سایه آن عالم قله
کش نیت اندر دازد و ناله قله
بس تقرب جوید و سوئے الہ
سر پیچ از طاعت او میجگاہ
زانکہ او هر خار را گلشن کند
دیدہ هر کور را روشن کند
ظل او اندر زمین چو کوه قاف
روح او سیمرخ بہ عالی طواف
دست گیر و بندہ خاص الہ
طالبان را میبرد تا پیشگاہ

آنکہ از حق یابد او و جمیع جواب
هر چه فرماید بود عین صواب
آن پیر را کش خطری بے حلق
ترا و را در دنیا بد عام خلق

شیخ کو نیطہ بنور اللہ بود
از نہایت درخت آگہ بود

از پس صد سال آنچہ آید برو
پیری بسند معین موبو

اندرا نیسند چه بیند مرد عام در کلم
که نبیند پیر اندر خشت خام پیر

هر که آخر بن ترا و سود دار دو تنی صوفی پیر
گر نخواهی هر دے این خفت و خیز
کل دیده ساز خاک پاش را
که ازین شاگردے وزیر افتار
سرم کن تو خاک این بگزیده را
چشم روشن کن ز خاک اولیا
نمودش هر دم بر رفتن غمار
کن ز خاک پاسے مردے چشم تیز
تا بسیندازی سر او پاش را
سوزنے باشی شوی تو ذوالفقار
هم بسوزد هم بسازد دیده را
تا به بینی ز آبستد اما انتها

پیر تا پستان و خلقان تیر ماه دعوت پیر
کرده ام بخت جوان را نام پیر
او چنان پیر است کثر آغاز نیست
خود قوی تر بود خسر کهن
خلق مانند شب اند و پیر ماه
کوز حق پیر است نزا یام پیر
با چنان دُریتیم نبی از نیست
خاصه آن خمرے که باشد من لدن

دست پیر از غائبان کوتا نیست
دست او جز قبضه اله نیست

چون پیر در میان باتان
گفت پیغمبر که شیخ رفته پیش
در کشائے روضه دارا بجان
چون نبی باشد میان قوم خویش

شیخ که بود پیر یعنی موسیید
هست آن موسے سیه هسته او
معنی این موبدان اے نا امید
ماز هستیش نماند تا رمو

چونکہ ہمتیش نسا نڈ پیرا دست گرسہ ہوا باشد او یا خود و مو است
ہست آن ہوسے سید و صغیر بشر نیست آن مو موست ریش و سر
۲۲۹

پیر پیر عقل باشد اسے پیر نے سفید ہی ہو اندر ریش و سر
۲۵۲

انجم آمد چون مرید و شمس پیر شمس آمد در قیسین بد و نیر

پیغمبر نبی رسول
شما و سلاک اثبات

ہر نبی و ہر ولی را مسلکیست یک تاق میر و جملہ کیست
۲۸۵

در دل ہر استے کہ حق مزہ است روے داواز پیغمبر معجزہ است
چون پیغمبر از برون با سنگے زند جان نہت در ورون سجدہ کند
زانکہ جنس بانگ او اندر جہان از کسے نشید و باشد گوش جاں
آن غریب از ذوق آواز غریب از زبان حق شنود اتی قریب
۱۸۵

خبر

زان بود جنس بشر پیغمبران تا بحسبیت رسید از ناودان
پس بشر فرمود خود را مثلکم تا بحسب آئید و کم گردید کم
زانکہ جنسیت عجائب جاذبیت جاذبش جنس است ہر جاذب لبت
۲۶۳

حکمت رسالت

امر ش آمد کا تباع فی حق کن ترک پایاں بینی و مشروح کن
منکر آنکہ واسعے رہی امر بلغ ہست بود آن تہی

۵۸۸
 کمترین حکمت کزین احساج تو ^{در حکم} جلوه گرد آن بحسج و آن عتو ^{پیغمبر}
 تاکه ره بنمودن و اسلال حق فاش گردد بر همه اهل فرق
 چونکه مقصود از وجود اظهار بود بایدش از پند و اغوا آزمو ^{مکمل}

گر هزاران طالب اند و یک لول ^{شوا استفاده}
 این رسولان ضمیمه راز گو
 نخوتی دارند و کبر چون شهبان
 تا ادبشان بجایگاه ناوری
 که رسانند آن امانت را بتو
 هر ادبشان که می آید پسند
 نه گه ایامند کز هر خدمت
 از رسالت بازمی ماند رسول
 مستمع خواهند اسد فیل خو
 چاکری خواهند از اهل جهان
 از رسالتشان چه گونه بر خوری
 تا نباشی پیششان راکع دو تو
 کا مدد ایشان زایوان بلند
 از تو دارند اے مزور منته ^{مکمل}

طبیان ایم شاگردان حق ^{طبیان الی}
 آن طبیبان طبیعت دیگر اند
 ما بدل بیواسطه خوش بگریم
 آن طبیبان غذا نیست و شمار
 ما طبیبان غسالیم و مقال
 کاین چنین فعلی تر انافع بود
 این چنین قولی ترا پیش آورد
 آنچنان و اینچنین از نیک و بد
 آن طبیبان را بود بوسه دلی
 بحر قلزم دید ما را ف انفلق
 که بدل از راه بنضی بنگند
 کز فراست ما به علی منظریم
 جان حیوانی بدیشان استوار
 ملهم ما پر تو نو حلال
 وان چنان فعلی زره قاطع شو
 وان چنان قولی ترا پیش آورد
 پیش تو بنهیم و بنسایم جد
 دین دلیل ما بود و سحر جلیل ^{منته}

پیغمبر
 انبیا گفتند با خاطر که چند
 چند کویم آهمن سر دے ز سغے
 یکس هم میدان و خرمیران چو تیر
 مید هم اینرا و آزار و عطا و پند
 در میدان و نفس میں تا بکے
 چونکہ بلغ گفت حق شد ناگزیر
 در کجک
 ۵۸۹
 ۵۸۹
 ۵۸۹

هر پیمبر فر آمد و جبهان
 عالم کیست بقدرت سحره کرد
 ابلهانش منرد دیدند ضعیف
 ابلهان گفتند مردے بش نیست
 فرد بود و صد جانش در نهان
 کرد خود در در کهن نقشه نورد
 کے ضعیف است اگر باشد حریف
 و اے آن کو عاقبت اندیش نیست
 ۵۸۹
 ۵۸۹
 ۵۸۹

آن سابر قے که برار و لوح تافت
 آن که آدم رست دست شیت چید
 لوح ازان گوهر چو بر خور دار شد
 جان ابراهیم ازان انوار زفت
 چونکہ اسمعیل در جوش فستاد
 جان داؤد از شعاعش گرم شد
 چو سلیمان شد و صالحش از ضیع
 در قضا یعقوب چون بنهاد سر
 یوسف هر چو دید آن آفتاب
 چون عصا از دست موسی آب خور
 جان جبرئیل از فرش چون زیافت
 چونکہ زکریا از عشقش دم زدے
 تا که آدم معرفت زان نور یافت
 پس خلیفه اش کرد آدم کان بید
 در هواے بحر جان در بار شد
 بجز در تعلهاے نار رفت
 پیش دشمنه آبدارش سر نهاد
 آهمن اندر دست بانس نرم شد
 دیو گشتش بند و فندان مطیع
 چشم روشن کرد از بوسے پسر
 شد چنان بیدار در تعبیر خواب
 ملک فرعون را یک لقمه کرد
 هفت نوبت جان فشانو باز یافت
 کرد در جوف درختش جان فدے
 ۵۸۹
 ۵۸۹
 ۵۸۹

چونک یونس جره زان عالم یافت
چونک یحیی است گشت از شوق او
چون شعیب آگاه شد زین ارتقا
شکر کرد ایوب صابر هفت سال
خضر و الیاس از میش چون دم زدند
ز دبانش عیسی مریم چون یافت
چون محمد یافت آن ملک و نعیم
در درون ماهی او آرام یافت
سربه طشت زرنهاد از ذوق او
چشم را در بانست از بهر لقا
در بلا چون دید آثار وصال
آب حیوان یافتند و کم زدند
برفس از گنبد چارم شتافت
قرص سه را کرد در دم او دو نیم

چون خدا اندر نیاید در میان
نائب حق اند این معنی بران
ز غلط گفتم که نائب یا سوب
گرد و پنداری قبیح آید نه خوب
نمی دو باشد تا توی صوت پست
پیش او یک گشت که صورت پست
منه

نائبان حق

تا بدانی هر کرا یزدان بخواند
از همه کار جهان بیکار ماند
هر کرا باشد ز یزدان کار و بار
یافت بارانجا و بیرون شد ز کار
منه

تو کار دنیا

تا لب بحر این نشان پایهاست
پس نشان پا درون بحر لاست
منه

در مانده گشت

تا بدریا سیر اسپ وزین بود
بعد از انست مرکب چو مین بود
منه

تخصیل حاصل

مرد حق باشد بمانند بصیر پس برہنہ بہ کہ پوشیدہ نظر

ص ۵۹۱

خوشتر از تجرید از تن و ز منہج نیست اسے فرعون کے الہام و گنج

ص ۵۹۱

جان مجاہد

جان مجر گشتہ از غوغائے تن می پردہ با پردہ دل سے پائے تن

ص ۵۹۱

تخصیل حاصل

گشت فردا ز کسوتہ خواہ خواہش شد برہنہ جان بجان افزائے خواہش

چون برہنہ رفت پیش شاہ فرد شاہش از اوصاف قدسی جاہ کر

خلعت پوشیدہ از اوصاف شاہ بر پردہ از چہاہ برایوان جاہ

ص ۵۹۱

وہاں شجہ

وقت آن آمد کہ من عریان شوم جسم بگزارم سراسر جان شوم

ص ۵۹۱

من شدم عریان ز تن او از خیال میخرازم در نہایات الوصال

ص ۵۹۱

تخصیل حاصل

حاصل اندر وصل چون افتاد مرد گشت دلالہ بہ پیش مرد سرد

چون بہ مطلوبت رسیدی لے طبع شد طلبگارے علم اکنون قبیح

چون شدی بر باہاے آسمان سرد باشد جستجوے زبان

ص ۵۹۱

تخصیل حاصل

عقل جزوی آفتش وہم است وطن زانکہ در غلطات شد اورا وطن

ص ۵۹۱

تخصیل حاصل

عالم و ہم خیال طبع و ہم بست رہو را یکے سداے عظیم
مست

صد ہزاران کشتے باہول و ہم تاختہ تاختہ گشتہ در دریاے و ہم
چون ترا و ہم تو دار خمیر و سر از چہ گردی گرد و ہم اسے بنجر
مست

ہر در و نئے کو خیال اندیش شد چون دلیل آرمی خیالش پیش شد
چون سخن در وے روز علت شود تیغ غازی دزد را آلت شود
پس جواب او سکوت است و کون ہست با ابلہ سخن گفتن جہنم
مست

فال مد رنجور گردانہ ہے آدمی را کہ بنو دستش غمے
قول معینہ قبولہ فیرض ان متارضتم لدنیا ترضوا

آدمی را فریبی ہست از خیال گر خیالاتش بود صاحب جمال
در خیالاتش نہاید ناخوشی میگذازد و پچو موم از آتش
صبر شیرین از خیال خوش شد ہست کان فرح دان تازگی پیش آمد ہست
مست

این عرضہا از چہ زاید از صور وین صور ہم از چہ زاید از فکر
این جہان یک فکر تست از عقل کل عقل چون شاہ است و فکر تبار سل
مست

نیت و ش باشد خیال اندر جہان تو جہانے بر خیالے بین و دان
بر خیالے صلح شان و جنگ شان و ز خیالے فخر شان و تنگ شان
مست

اسے برادر تو ہی اندیشہ
گر گل است اندیشہ تو گلشنی
جود خلفان خسرہ اندیشہ اند

ما سبقے تو استخوان وریشہ
ور بود خارے تو ہمیشہ گلشنی
زان سبب خستہ دل و غم پیشہ اند

نکست بخود

چون تو بایز ہوا بر می پری
ہر کرا افعال دام و دود بور
چو نتو جزو عالمی پس لے ہمین
چو نتو برگردی و برگردت سرت
ور تو در کشتی روی بریم روان
گر تو باشی تنگدل از طمہ
ور تو خوش باشی بکام و دوستان
اسے بسا کس رفتہ در شام و عراق
وے بسا کس رفتہ تا ہند و ہرے
وے بسا کس رفتہ ترکستان چین
طالب ہر چیز اسے یار رشید
چون ندارد مدر کے جز رنگ و بو

لا جسم برین گمان آن می بی
بر کریمالش گمان بد بود
کل آزا بچو خود بینی یقین
خانہ را گردندہ بینت منظر ت
سائل یم را ہی بینی روان
تنگ بینی جو دنیا را ہمہ
ایہان نماید چون بوستان
اوندیدہ هیچ جز کفر و نفاق
اوندیدہ جز گریز و شریے
اوندیدہ هیچ الا کفر و کین
چون ہماں چیزے کہ میجوید بدید
جملہ تسلیم ہا را گو بگو

۳۵۷

کائنات متعز زلفہ

خلق یے پایان ز یک اندیشہ میں
ہست آن اندیشہ پیش خلق خورد
پس چو می بینی کہ از اندیشہ
خانہ و قصر و شہر و ما

گشتہ چون سیلے روان بر زمین
یک چو سیلے جہان را خورد و برد
قائم است اندر جہان ہر پیشہ
کوہ ہا و زشتہا و خیر ہا

ہم زمین و بحر ہم ہر دو فلک
پس سپرازا بلہی پیش تو کور

زندہ از دوسے بچون از دریا سہک
تن ستیمان است و اندیشہ چو مور

175

خیال و خیال

بین خمیساں و بزمِ راهِ یقین گشتِ مفقود و دولتِ اہلِ دین

100

این روشہا مختلف بین از برون
 ہر کسے روئے بسوئے بردہ اند
 زان خیالاستے طون در ورون
 وان عزیزان رو بآنسو کردہ اند

149

الحمد لله

بر زمین گر نیم گز اے بود
 آدمی بے و هم این میسرود
 بر سب دیوار عالی گردی
 گردد گز عرضش بود کز میثوی
 بلکه می افنی ز لرزد دل بوم
 ترس و بے را نکو سبب گز بغم

15.

تاریخ

این ترود و عقبه راه حق است
این ترود صبر و زندا سنے بود
مرد باید آنچنان در راه حق

اے خاک آزا کہ پایش مطلق است
کہ نگہ ارد کہ جان سوے رود
کہ کش آینو و آنسو کم شد

۱۹۹

149

مکرم

معنی التَّرك راحت گوش کن بعد ازان جام بقار انوش کن

۲۸

تسبیح و تحمید

در حدیث آمد که تسبیح از ریا ^{منظوم} بپنجوی سبز گو لحن دان است کیا

تسبیح و تحمید

هندیان را اصطلاح هند مدح ^{منظوم} سندیان را اصطلاح سند مدح

بست سنی را یکے تسبیح خاص ^{منظوم} بست جبری را صد آن در مناس
سنی از تسبیح جبری بخبر ^{منظوم} جبری از تسبیح سنی بے اثر
این همی گوید که این ضال است و گم ^{منظوم} بخبر از حال او و از امر قم
وان همی گوید که اینرا چہ خبر ^{منظوم} جنگ شان فلکندیزوان از قد

عجل فرما

من نکردم پاک از تسبیح شان ^{منظوم} پاک هم ایشان شود در شان

حمد تو نسبت بدان گر بهتر است ^{منظوم} لیکان نسبت بحق هم ابتر است
چند گوئی چون غطا برداشتند ^{منظوم} که نبود است آنچه می پنداشتند
این قبول ذکر تو از رحمت است ^{منظوم} چون نماز مستحاضه رخصت است
در نمازش او بیالود است خون ^{منظوم} ذکر تو آلوده تشبیه و چون
خون پلید است و آب بے میرود ^{منظوم} این پلیدی جہل قایم تر بود

تسبیح و تحمید

تسبیح و تحمید

اے مسلمان بایست تسلیم و رضا ^{منظوم} زانکه مقصود از ازل تسلیم و رضا

اے عجب من عاشق این ہر دو خند
ص ۲۳

عاشق بر قہر و بر لطفش بجد

درد و بلا و غم و غم

عاشق بر رنج خویش و در خویش بہر خوشودنے شاہ فرد خویش

ہر گجا ام قدم را سلکیت
بہر یزدان می زیدنے بہر گنج
ہست ایمانش برائے خواہ او
ترک کفرش ہم برائے حق بود
ایچنین آمد زاصل آن خوسے او
انگہان خند کہ او بیند رضا
زندگئے و مردگی ہر پیش مکیت
بہر یزدان می مردن خوف و رنج
نے برائے جنت و اثمار و جو
نے ز بیم آنکہ در آتش رود
بے ریاضت نے بجھتوے او
ہیچو حلوائے شکر اور اقضا
ص ۲۳۵

در غم و راحت ہمہ مکر است و دہم
ص ۲۳۵

جز تو کل جز کہ تسلیم تمام

درد و بلا و غم و غم

ہیچنانکہ ذوق آن بانگ است
تا نباشد در بلا شان اعترض
لقد تلخے چو شکر میشود
خار و حیان سنگ گوہر میشود
دے دے ہر موئے تاحتر ہست
نے زام و نہیئے حق شان اعترض
ص ۲۳۵

گر بلا آید ترا اندہ مہر
کان بلا دفع بلا مائے بزرگ
راحت جان آملے جان فیت مال
درد و بلا و غم و غم
وان زیان منع زیا نہائے سترگ
مال چون جمع آملے جان شد و بال
ص ۲۳۵

ما المصوف قال وجد ان الفرج في الفواد عند ايمان الترح
قللا

نصف

از شش و از پنج عارف گشت فرد
مهر ز گشته است زین شش پنج نزد
دست او زین پنج حس و شش جهت
از و را سبب آن همه کرد آگست
شد اشارتش اشارت ازل
جاوزالا و لام طراد و اعزل
قللا

تحقیق

غنیاب از تقلید

صد هزاران زایل تقلید و نشان
فگندشان نیم و سبب دیگران
شبه انگیزد آن شیطان و دن
درستند این جمله کوران و نرگون
قللا

بس خطر باشد مقلد را عظیم
اثره و رهن ر شیطان رحیم
شیخ نورانی زره آگه کند
با سخن بسم نور را همه کند
قللا

تحقیق

چشم داری تو چشم خود نگر
منگر از چشم سفیه بے مهر
گوش داری تو گوش خود شنو
گوش گولازا چسرا باشی گرد
بے ز تقلید بے نظر را پیشه کن
هم براس و عقل خود اندیشه کن
قللا

از مقلد تا محقق فراق است
کین چو داود است و ان بکر صد است
منع گفتار این سوز بے بود
وان مقلد کینه آموز بے بود
قللا

اے تقلد تو مجو بیشی ان کو بود منبوع ز نور آسمان
۱۱۱۵

گرچه تقلید است استون جهان هست رسوا، بر تقلد ز آتخان
۱۱۱۶

تمکین و تلون
بے تمکینی

آچنان کس را که کو بیمن بود در تلون غرق بے تمکین بود
موش نفتم زانکه در خاک است جاش خاک باشد موش اجاسے معاش
۱۱۱۷

کاه باشد که بہر باد سے جہد کوہ کے مر باد را وز سے نہد
۱۱۱۸

رست از تلون کہ از ساعت بہت جلد تلون بہا ساعت خوشست
چون زمانی خمسم بیچون شوی چون ساعت ساعتے بیر دانی
زانکہ آنسو جز تجھست راہ نیست ساعت از بیاعتی آگاہ نیست
۱۱۱۹

تمکین و تلون
بے تمکینی

باتو گویند این جبال ایات وصف حال عاشقان اذر ثبات
۱۱۲۰

ابھی دان جستن از قصر حصون آن کیے در کنج مسجد مست و شاد
دان دگر در باغ ترش و میراد قصر چہرے نیست ویران کن بدن
گنج در ویرانہ است اے میرمن آن نمی بے بینی کہ در بزم شراب
مست آنکہ خوش شود کہ شد خراب
۱۱۲۱

تمکین و تلون
بے تمکینی

تن و جان

در انکلم

۵۹۹

بطلان جنس و فساد

روز مرگ این جنس تو باطل شود

نور جان داری که یار دل شود

منطقه

تن ز جان و جان تن مستور نیست

لیک کس را دید جان دستور نیست

منطقه

ندانم با جامه و راه شوراه نیست

تن ز جان و جان ز تن آگاه نیست

منطقه

در زمین مردمان خسانه مکن

کار خود کن کار بیگانان مکن

لیست بیگانان تن خاک کن

کز بر اسب دست غمناک کن

منطقه

جان کشاید سوئے بالا بالها

در زده تن در زمین چنگالها

منطقه

زین بدن اندر غذای اسب پر

مرغ روح بسته با جنس دیگر

روح باز است و طبایع ز اغشا

دارد از زانغان تن بس داغها

منطقه

شاه و جان مرجم را ویران کند

بعد ویرایش آبادان کند

کرد ویران خانه بهر گنج و زر

وزمهران گنجش کند معمور

منطقه

روح بے قالب تماند کار کرد

قالب بیجان بود بیکار و سرد

قالب بیجان کم از خاک است دست

روح چون مغز است قالب همچو پوست

قالب پیدا و آن جان بس نهان

راست شد زین هر دو اسباب جهان

خاک را بر سر زنی سر نشکند

آب را بر بر زنی بر نشکند

منطقه

شخاف روح و جنس

نخستین

نصف روح و جنس

گر تو میخوای که سدر را بشکنی ^{در حکم} خاک را و آب را بر هم زنی ^{تن و جان}

بحر علی در نی پنهان شده ^{در دو گز تن} علی پنهان شده ^{مست}

اگر بطوایف کند جان را در بدن ^{تا بگل} پنهان بود در عدن ^{مست}

ما چو ز نیوریم و قالبها چون موم ^{تن و روح} خانه خانه کز قالب را چو موم ^{مست}

تو بدان کین تن بود همچو لباس ^{روح را} اولابس آمد در قیاس

تن همی نازد بخوبی و جمال ^{روح پنهان} کرده فربه و بال ^{یک دور روز}
گویشش کاسے مزبله تو کیستی ^{باشش} تا که من شوم از تو جهان ^{مست}

این بدن خد گاه آمد روح را ^{یا} مثال کشته مر تو روح را ^{مست}

جسم از جان روز افزون میشود ^{چون رود} جان جسم بین چون میشود ^{جان تو}
حد جسمت یک دو گز خود پیش نیست ^{آسمان} جولان کنیست ^{مست}

در هوای غیب مرغی پرد ^{سایه} او بر زمین می زند ^{جسم}
جسم سایه سایه سایه دل است ^{کے اندر} خوب پایه دل است

جمہاد و تن

مروخته، روح او چون آفتاب

بر فلک تابان و تن در جوار خواب

جان نهان همچو سحاب اندر غلاف

تن تقلب میکند زیر آفتاب

۵۶۵

برگب تن بے برگے جان است زود

زین بیاید کاستن و انرا فرو

اقرضوا الله قرضه زین برگب تن

تا بروید در عوض در دل چین

قرض ده کم کن ازین لقمه تمت

آمنه باید و جبهه عین رأت

تن ز سرگین خویش چون خالی کند

پیر ز گوهر های جلالت کند

زین پلیدی بر دم و پا کی برد

از لطیف تر کم تن او بر خورد

دیو می ترسانند که این دین

رین پشیمان گردی زار و عین

اگر گزاری زین موسها تو بدن

بس پشیمان و غمین خواهد شدن

این بخور گرم است و داروست مزاج

و ان بیا شام انبیه نفع و علاج

هم بدین نیت که این تن کلب است

انچه خورده است آتش اصوب است

زین نگر دی خو که پیش آید خلل

در دماغ و دل بزاید عقل

اینچنین تهدید ما آن دیو دون

آرد و بر خلق خواند صد فسون

خویش جالینوس سازد در دوا

تا فریب نفس بمبار ترا

۵۶۵

تن چو شد بیمار دار و جوت کرد

و ر قوی شد از اطاعت کرد

بحث جان اندر مقام دیگر است

باده جان را تو اجم دیگر است

تا تو تن را چرب و شیرین میدی

جوهر جان را نه بسنی فیهی

نفس در بدن

نفسان
شفاست جسم روح

در انکلم
تن و جان
قوت تو دیگر و زان خسردگر

قوت خود خور قوت حیوانی مخور

قوت اصلے بشر و خداست
قوت حیوانی مرا و رانا سزااست
۱۲۴

زین خورشہا اندک اندک بازبر
کاین غذا سنے خربو و ننے زان جر
تا غذا سنے اصل را قابل شوی
لقمہ ہاسنے نور را آکل شوی
۱۲۵

چون خوری کیسار از ماکول خور
خاک ریزی بر سہمان تنور
۱۲۶

تن جو بارگ است روز و شب زان
شاخ جان در برگے زیست و خزان
برگ تن بے برگے جان است و
این بیاید کا ستن آزا فسرد
۱۲۷

قوت استغفار

استغفار و قوت غم

چونکہ غم ہمیںنی تو استغفار کن
غم بامہ خسانق آمد کا رکن
۱۲۸

چون مرا خواندی اجا بہتا کم
گفت حق گر فاسقی و اہل صنم
۱۲۹

ایسہ اجابت گفت حق گر فاسقی و اہل صنم

چون قضا آورد کم خود پدید
چشم و گشت و پشیمانی رسید
آن پشیمانی قضاے دیگر است
پس پشیمانی بہل حق را پرست
ورکنی عادت پشیمان خور شوی
زان پشیمانی پشیمان تر شوی
نیم مسرت در پریشانی رود
نیم دیگر در پشیمانی شود

اسے خبر مات از خبر دہ بیخبر
توبہ تو از گستاہ تو بہتر
اسے تو از حال گزشتہ توبہ جو
کے کنی توبہ ازین توبہ بگو

می باید تاب و آبے توبہ را
شرط شد برق و سحابے توبہ را
آتش و آبے باید میوہ را
واجب آمد ابر و برق این شیوہ را
تا نیا شد برق دل ابر و چشم
کے نشید آتش تبید و خشم

نقص میثاق و شکست توبہ را
موجب لعنت بود در نہا
نقص توبہ عہد آن اصحاب سبت
موجب مسخ آمد و ابلاک وقت
پس خد آن قوم را بوزینہ کرد
چونکہ عہد حق شکستند از بند
اندرین امت نسخ بدن
لیک مسخ دل بود اسے ذوالفطن
توبہ کن مردانہ و چون ابلہان
مشکلن بہترس از نقص آن

گر سیہ کردی تو نامہ عمر خویش
توبہ کن زانہا کہ کردستی تو پیش
عمر اگر گزشت بخش این ہم است
آب توبہ دہ اگر او بے نم است
نیخ عمرت را بدہ آب حیات
تا دخت عمر گردد با ثبات
جملہ ماضیہا ازین نگو شدند
زہر پارینہ ازین گرد و چو قفسند

توبہ کن مردانہ، سر آور برہ
کہ فمن میل بشتقال یرہ

در قسوں نفس کم شو غمزه
در کلمه کافاب حق نپوشد ذره
توبه

حلق خود را در بریدن داد
توبه پذیرفت و دولت را شاد کرد
نعمت حق را بسباید یاد کرد
گفتی از دایم مرا ده ای خدا
خاک اندر دیده شیطان کنم
همچنانستی که بودی همچنان
چون خدا کردت فراموش کردیش
چند اندر رنجها و در بلا
تا چنین خدمت کنیم احسان کنم
چون خلاصت داد حق از بنجان
چون رها کردت فراموش کردیش

از او شوق توبه بدو غافل

ایک استغفار هم در دست نیست
ذوق توبه نقل هر سرست نیست
مکمل

بفرمای

آن بدی عاریتی باشد که او
همچو آدم زلتش عاریه بد
چونکه اصلی بود جسم آن بدین
آردا قسرو شود خوش توبه جو
لاجرم اندر زمان در توبه شد
رو نبودش جانب توبه نفیس

هین به پستی آن مکن جرم و گناه
که کنم توبه در آیم در پناه
مکمل

گناه را عمارت توبه

توبه را از جانب مشرق در
تا از مغرب برزند سر آفتاب
هست جنت را از رحمت هست در
تا قیامت باز باشد بر وره
باز باشد آن در آرزو و متاب
یک در توبه است زان بهشت اکبر

و اما ندان در توبه

آن همه که باز شد، که فراز
دان در توبه نباشد جز که باز

۲۵۵

توحید و وحدت
تعدد و عیان و قدرت

گفت صوفی چون زیکان است
چون زیکی است این جو باروان
چونکه جمله از سیکه دست آمده است
چون همه انوار از شمس بقا است
چون زیکی سره است ناظر محل
چون زودار اضرب سلطان است رست
چون خدا سر مووره راده من
چون زیکی لطن اند این حبر و سفیه
و حدسته که دید با چندین هزار
گفت قاضی صوفیا، خیره مشو
همچنانکه بیقراری عاشقان
او چو که بر ناز ثابت آمده
خندد او اگر بیس انگیزه
این همه چون چگونگی چون زید
صند و ندش نیست در ذات و عمل

این چرا نفع است و آن دیگر ضرر
این چه انوستر آندان زهر دمان
آن چرا امتیاز و این است آمده است
صبح صادق صبح کاذب باز کجاست
از چه آمد راست بسنی و حول
نقد ما چون قلب و خوب و نار و است
این دلیل از چیست و آن یک این
چون یقین شد کالو لد سر ایه
صد هزاران جنبش از عین قرار
یک مثال در بیان این شنو
حاصل آمد از قرار و لستان
عاشقان چو بر گهار زان شده
آب روشش آبر و مار نخته
بر سر دریای بچون می طید
زان پوشیدند بهتیه باطل

۲۵۶

وحید و استقلال

جنبش کفها از دریا روز و شب
لاجرم سرگشته گشتی از ضلال
کف می بینی نه دریای عجب
چون حقیقت شد نهان پد خیال

نیت را بنمود و دست آن محققم
 بجز را پوشید و گفت اردو آشکار
 دست را بنمود بر شکل عدم
 با دراپوشید و بنمود او غبار

بجز رحمت نیست جفت ززوج نیست
 نه محال است محال اثر اکبر او
 گوهر و ما همیشه غیسر موج نیست
 دور از ان دریا و موج پاک او
 نیست اندر بجز شرک هیچ هیچ
 یک با احوال چه گویم هیچ هیچ
 چون که جفت حوالا نیم است شمس
 لازم آمد شرکانه دم زدن
 آن یک زان سو و صفت او خیال
 جز دوی ناید بیدان مقال
 یا جو احوال این دوی را نون کن
 یادمان بر دوز و لب خاموش کن
 یا بنوبت که سکه است و که کلام
 احوال نه طبع میسنزن و اسلام

صورت سرکش که از ان کن برنج
 تا بهینی زیر آن وحدت چو گنج

صبغة الله دست رنگ خم هو
 رنگهای یک رنگ گرد و اندرو
 چون دران افتد و گویش تم
 از طرب گوید منم خم لا تلم
 آن منم خم خود انا حق گفت نیست
 رنگ آتش دارد الا آه نیست
 رنگ آهن مجو رنگ آتش است
 ز آتشی می لافد و خاموش و شست
 چون بفرخی گشت هیچ زرکان
 پس انا را است لافش بیزبان

آتش چه آهن چه لب بند
 ریش تشبیه و شبه را بخند
 پائے در دریا منم کم گوازان
 بر لب دریا خمش کن لب گزان

گر هزارانند یک کس بیش نیست
جز خیالات عدواندیش نیست

۱۵۹

و امن او گیر اے یار دلیر
کو منزله باشد از بالا وزیر
باتو باشد در مکان و لامکان
تا تو باشی او نباشد در میان

۱۶۰

اصل بیند دیده چون اکمل بود
و و همی بیند چو مرد حول بود

۱۶۱

چون انا اے بنده لاشد از وجود
پس چه باشد تو بیندیش اے جود
گر ترا چشم است بکشا و زگر
بعد لا آخر چه می ماند در

۱۶۲

فنا نیستی خود

چیت توحید خدا افروختن
خوشتن را پیش واحد سوختن
گر همی خوابی که بفروزی چو روز
هستے، همچو شب خود را بسوز
مستیت در هست آن هستی نواز
همچو مس در کمیا اندر گداز
هر که بر در او من و ما مینند
رد بالبت او و بر لا مینند

۱۶۳

یا نمیدانی که نور آفتاب
عکس خورشید برون است از حجاب
نور آن دانی که حیوان ندیم
پس چه کرمتنا بود بر آدمم
من چو خورشیدم درون نور غرق
می ندانم خویش کرد از نور فرق

۱۶۴

شست و حدت

تا زهر و از شر تو نگذری
از گل و حدت کجا بوی بری

۱۶۵

۴۰۸
 علت تنگیت ترکیب و عدد ^{در حکم} جانب ترکیب صہا میکشد ^{توحید}
 زان سو حس عالم توحید دان ^{مست} گر یکے خواہی بدان جانب ان

این دوتی اوصاف یہ احوال ^{مست} ورنہ اول آخر اول است

بہر اختیار مضائقہ
 اختیار

اختیار سے ہست مارا در جهان
 اختیار خود بین حسب سری مشو
 اختیار سے ہست مارا تا پدید
 جملہ عالم شد مقرر اختیار
 جبریش گوید کہ امر و نہی لاست
 جملہ قرآن امر و نہی است و وعید
 خائے کو اختر و گردون کند
 امر و نہی ہست با بلانہ چون کند
 حس امر و نہی شاد عیان
 رہ رہا کردی، برو آ، کج مشو
 چون دو مطلب دید آید در مزید
 امر و نہی این بیار و آن بسیار
 اختیار سے نیست میں جملہ خطاست
 امر کردن ننگ مرمر را کہ دید
 امر و نہی ہست با بلانہ چون کند
 ۴۰۸

بہنہ، دست باز و پائے باز و بندنے
 از کہ امین بند میجوی غلاص
 بند تقدیر و قضائے مختفی
 گرچہ پیدا نیست آن در کمن است
 زانکہ آہن گرم آزار بشکند
 این عجب این بند پنهان گران
 نے موکل بر سرش نے آہنے
 وز کہ امین قید میخواہی مناص
 بان نہ بیند آن بجز ذات صفی
 بدتر از زندان و بند آہن است
 حضرة گر ہم خشت زندان بر کند
 عاجز از تکسیر آن آہن گران
 ۴۰۸

جبر و اختیار
 از قضا سرنگین صفر اسزود
 در حکم
 روغن بادام خشکی می نمود
 ۶۰۹
 بجا بگری از قضا
 از بلیه قبض شد اطلاق رفت
 آب آتش را مدوشد همچو نفت

چون قضا آید شود دانش خواب
 مه سیه گردد بگیس از آفتاب
 ۶۱۰

چون قضا آید نماند فهم و دان
 کس نمی داند قضا را جز خدا دان
 چون قضا آید قوه یوشد بصر
 تا نداند عقل ما پار از سر
 ۶۱۱

چون قضا آید شود تنگ این جهان
 از قضا حمله شود رنج و مان
 گفت اذ جاء القضا ضا ان القضا
 تجب الالبصار اذ جاء القضا
 چشم بسته میشود وقت قضا
 تا نه بیند چشم کس چشم را
 ۶۱۲

هیچ برگ بر نیفتد از درخت
 بے قضا و حکم آن سلطان تخت
 از دمان لقمه نشد سوسه گلو
 تا نگوید لغت همه را حق کا و نلوا
 در زمینها و آسمانها زره
 پر بخت مانند نگرود پر ه
 جز بفرمان قدیم نافذش
 شرح نتوان کرد و جلدی نیست بخش
 ۶۱۳

چون قضا آید طبیب ابله شود
 وان دوا در نفع خود گمراه شود
 ۶۱۴

چرخ گردان را قضا گمراه کند
 صد عطار در قضا ابله کند
 ۶۱۵

جانب روئین و ڈرو حانیان
 تا کہے ناید از آنسو پاک جیب
 کا فران بر عکس حملہ آورند
 حملہ ناوردند بر تو زشت کیش
 تا نیایند اینطرف مردان غیب
 تا کہ شارع را گیسری از بدی
 برگزیده است از براسے انتہاں
 کورنے تو کرد سرہنگے خروج
 ہم بنامت نام و ننگت بشکنم
 چند کا ہے بر سبال خود بخند
 تا بدانی کا لغت در عی البصر
 تا فرو گیسرند و ربنند غیب
 غازیان حملہ غزا چون کم برند
 غازیان غیب چون از علم خویش
 حملہ بروی سوئے در بندان غیب
 جنگ رصلب و رحمہا بر زدی
 چون گیری شہو ستے کہ ذوالجلال
 تو زدی در بند مارا اے لہوج
 ہم منم سرہنگ و ننگت بشکنم
 تو بلا در بند مارا سخت بند
 سلت را بر کند یک یک قدر

این تردد کے بودے اختیار
 چو دودست و پاسے او بستہ بود
 کہ روم در کجریا بالا پر م
 یا براسے تحر تا بابل روم
 ورنہ آن خندہ بود بر سلتے
 در تردد مانده ایم اندر دو کار
 این کنم یا آن کنم خود کے شود
 ہیج باشد این تردد بر سرم
 این تردد ہست کہ وصل روم
 پس تردد را بساید قدرے

در ہر آن کارے کہ میل ست بلان
 در ہر آن کارے کہ میل نیست خج است
 قدرت خود را ہی بسینی عیان
 خویش را جبری کنی کین از خد ہست

و آنکه عاشق نیست حبس جبر کرد
این سجنه مه است این ابرین
جبر آن آماره خود کام نیست
کخدا بکش از شان و دل به

انگاف بستم عشق را به صبر کرد
این بهیت با حق است و جبر نیست
در بود این جبر حبس عام نیست
جبر را ایشان شناسند آسای پسر

بج
چیر و اختیار دنیا دین

کافس را در کار و عجب جبری اند
کافس را از کار دنیا اختیار

انبیا در کار دنیا جبری اند
انبیا را کار عجب اختیار

بج
چیر و اختیار

بهر تیر رس است بر شغل اہم
لایق آن هست تاثیر و جزا
راستی آری سعادت آید
باده نوشی مست شد جفت القلم
عدل آری بر خوری جفت القلم
ہمچو معزول آید از حکم سبق
پیش من چندین میا چندین ہزار
نیت یکسان نزد او عدل و ستم
فرق نہیادم ز بد و ز بد بہتر

ہمچنین تاویل قد جفت القلم
پس تسلیم نوشت کہ ہر کار را
کثر روی جفت القلم کثر آید
چون بدزدی دست شد جفت القلم
ظلم آری مدبری جفت القلم
تو روا داری روا باشد کہ حق
کہ ز دست من برون رفت است کار
بلکہ آن معنی بود جفت القلم
فرق نہیادم میان خیر و شر

بج
تاقضا

تا قضا با تو نگیزد ہم سقیز
تا نیاید جسم از رب الفلق

باقضا پنچہ مزین اسے تند و تیز
مردہ باید بود پیش حکم حق

گر خود ذرات عالم حیل پہنچ
چون قضا بیرون کنند از پر مخ سر
ما بسیار آفتند از دریا برون
تا پری و دیو در شیشه شود
جز کسے کان در قضا اندر گرخت
غیر آنکہ در گریزی در قضا

باقضائے آسمان پہنچ است پہنچ
عاقبتان گردند جسد کور و کر
دام گیسو در مرغ پزان را زبون
بلکہ مار و سقے ۱۱ بابل در رود
خون اورا ۱۱ سیح تربیع ز بخت
پہنچ حیل نہ بدت از وسے را

در دوران قضا اگر قضا پوشد سیہ همچو شبت
گر قضا صد بار قصہ جان کند
این قضا صد بار اگر اہست زند

ہم قضا دقت بگیرد عاقبت
ہم قضا جانت دہد در مان کند
بر سر از چرخ خراگاہت زند

طلبان اختیار انقیات اسے تو غیاث المستغیث
من ز داستان ز کمر دل چنان
من کہ باشم چرخ با صد کار و با
کاسے خندا و نہ کریم برد بار
جذب یکر اہم صراط المستقیم
زین دورہ گرچہ ہمہ مقصد توئی
زین دورہ گرچہ بجز تو عزم نیست

زین دو شاخ اختیار خبیث
ماندہ گشتم کہ میا ندم از نشان
زین کمین فریاد کرد از اختیار
دہ اما غم زین دو شاخ اختیار
بہ زد و راہہ تردد اسے کریم
لیک خود جان کنند آید این وئی
لیک ہرگز رزم، همچون بزم نیست

جلہ عالم ز اختیار و ہست خود
تا دے از ہوشیاری وار ہند

سیگر زد در سہرست خود
ننگ خمر و ننگ بر خود می نہند

جمله دانسته که این هستی فسخ است
میکریند از خودی و بخودی
نفس را از انیستی و امیکشی
نیستی باید که او از حق بود
ذکر و فکر آختیاری و فسخ است
یا به بستی یا به شغل اسے ہستی
زانکہ میفرمان شد اندر ہمیشی
تا کہ میبندند انراں جسج اسے

ترک کن این جبر را کاین بتیست
ترک کن این جبر جمع مبتلان
تا بدانی ستر ہر جبر چیست
تا خبر یابی ازان جبر چون مان

بر قضا کم نہ بہانہ اسے جوان
بل قضا حق است و جہد بندہ حق
جسم خود را چون نہی بردگران
ہیں مباحش اعوز چون طہیں خلق

ہر کہ ماند از کاہی بے شکر و صبر
ہر کہ جب آورد خود رنجور کرد
گفت پیغمبر کہ رنجوری بہ لاغ
او ہمی داند کہ گیر پائے جبر
تا ہمان رنجوریش در گور کرد
رنج آورد تا ہمیسر چون چراغ

جبر چہ بود بتن اشکستہ را
چون درین رہ پائے خود شکستہ
یا پیوستن رگ بستہ را
بر کہ میخند ی چو پار بستہ

۶۱۴ در حکم جبر و اختیار
 دانکہ پایش در رہ کوشش شکست
 در سید اورا براق و برشت
 حامل دین بد او محمول شد
 قابل فرمان بد او مقبول شد

جذاب
 جاذب حقیقی

کر چنین اگر جهان چون طالب است
 جذب حق اورا سو حق جاذب است

جذب یزدان با اثر با و سبب
 صد سخن گوید نهان بے حرف و لب
 نے کہ تاثیر از قدر معمول نیست
 لیک تاثیرش از و معقول نیست

چیت آن جاذب نهان اندر نهان
 عقل محبوب است نهان ہم زمین کین
 در حجبان تابند از دیگر جهان
 من نمی بینم تو میتانی بین

شرط کار

اصل خود جذب است لیک خواجہ تاش
 زانکہ ترک کار چون بازی بود
 کار کن موقوف آن جذب بباش
 نازکی در خورد جانب بازی بود
 نہ قبول اندیش نہ روا سے غلام
 مرغ جذبہ ناگہان پر در عشق
 امر را و نہی را می بین مدام
 چون بیدی صبح آنگہ فتح کش

جد و ہزل
 جاذب حقیقی

ہزل تعلیم است آزا جد شنو
 ہر جد سے ہزل است پیش با ز لا
 تو مشو بر فلک ہر ہزلش گرد
 ہر لہا جد است پیش عاقلان

جمع باید کرد اجزاء را بعشق تا شوی خوشش چون سمرقند، عشق
جو جوے چون جمع کردی ز اشتباه پس توان زد بر نو سک بادشاه
جمع کن خود را جماعت رحمت است تا تو اغم با تو گفتن هر چه هست

هست جمیت بصورتها افتار جمع معنی خواهی از کردگار
نیت جمیت ز بسیارے جسم جسم را برابر با دستایم دان چون اسم

ضمیت

لغیثات انجیثون، حکمت است زشت را هم زشت، جفت و ثابت
پس تو هر جفتی که میخواهی نگه بیه مجو او باشش و صفات او پذیر
نور خواهی، مستعد نور شو دور خواهی، خویش بین و دور شو

طیبات از بهر که، لطیفین خوب خوبی را کند جذب از یقین
خوب خوبی را کند جذب این بدان طیبات طیبین، بروے بخوان
در هر آن چیزے که تو ناظر شوی میکنند با جنس سیراے معنوی
در جهان هر چیز چیزے جذب کرد گرم گرمی را کشیده، سرد سرد
ناریان مر ناریان را جاذب اند نوریان، مر نوریان را طالب اند
صاف را هم صافیا طالب شوند در و را هم تیرگان جاذب بوند

کافران، چون جنس سحین آمدند سجن دنیا را خوش آئین آمدند

جمع
نسبت این فرعیها با اصلها
در حکم
هست بیچون ارچه داویش و صلها
۶۱۷
آدمی چون زاده خاک مباحست
این پیرا با پدر نسبت کجاست
نسبتی گر هست مخفی از خرد
هست بیچون و خرد کے پے برد
۲۵۷

جنس و نام جنس از خرد تانی شناخت
سوئے صورتها نشاید: و دماخت
نیست جنسیت بصورتی و لک
عیسائی آمد و بشر جنس ملک
۲۵۸

هم ز آتش زاده بودند آن فریق
جز و ما را سوئے کل باشد طریق
مادر فرزند جو یان و سست
اصلها مفرسرها را در پست
۲۵۹

چون که هر جزوے بجوید اتفاق
چون بود جان عزیز اندر فراق
گویداے اجزائے پست فرشیم
غزبت من تلخ تر من عرشیم
میل تن در سبزه و آب روان
زان بود که اصل او آمازان
میل جان اندر حیات و در حیات
زانکه جان لامکان اصل است
میل جان در حکمت است و در علوم
۲۶۰

شہوت کاذب شتابد در طعام
خوف فوت ذوق نبود جز مقام
اشتها صادق بود تا خیرتر
تا گوارنده شود آن نه گره
۲۶۱

شہوت از خوردن بود کم کم بخور
یا نگاہ کن گریز از شور و شر پیخوری

چون بخوردی، میکشد سوسے حرم
دخا را خربے بسباید لاجرم
یس نکاح آمد چو لا حول ولا
تا که دیوست نفلکند اندر بلا
چون جریس خوردنی زن خواه زود
ورنه آمد گر به و دنیسه بود

ص ۱۲۲

کفر تو این بستان زمان خالی کنی
پرزگو هر بایسته حبلائی کنی
طفل جان از شیر شیطان باز کن
بعد از انش با ملک انباز کن

ص ۱۲۳

عالمی است و کفر تو این بستان زمان خالی کنی

فضائل است

گر نباشد جوع صد رنج دگر
از پی میضنه بر آرد از تو سر
رنج جوع از رنجهای پاکیزه تر
خاصه در جوع است صد فضل و هنر
رنج جوع اولی بود خود زان علل
هم بطف و هم بخت، هم عمل
جوع خود سلطان دار و هستی
جوع بر جاها چنان خوارش بین
جمله ناخوشش از جماعت خوشتر بود
جمله خوشها بے محاسبه است

ص ۱۲۴

جوع مرخصان حق را داده اند
تا شود از جوع شیر روزمند
جوع بر حلف گدارا که دهند
چون علف کم نیست پیش می دهند

ص ۱۲۵

جوع رزق جان خاصان خداست
که زبون بچو تو گنج گداست
باش فارغ، تو از آنها نیستی
کا نذرین مبلغ تو بے ناں بایستی
کاسه بر کاسه است خوان بر خوان ام
از براسے این شکم خواران تمام

ص ۱۲۶

هر کراورد جماعت نقد شد
نوشدن با جزو خوش عقد شد

لذت از جوع است نه از نقل نو باجماعت از شکر بنان جو

ص ۵۵۵

تغذیه از غذای حلال

چونکہ در تو میشود لقمہ گہر تن مزین چند آنکہ بتوانی بخور
چونکہ در معدہ میشود پاکت پیید قفل نہ بر حلق و پنهان کن کلید

ص ۵۵۶

سفری

دایہ کمتر خوراکن چندین غلو چون کلو خواندی بخوان تا تسر فوا

ص ۵۵۷

بر دو جیب اگر سنگی دبی

چون گرسنه میشوی سنگ میشوی تشنه و بد پیوند و بدرگ میشوی
چون گشتی سیر مردارے شوی بخود و بے حس چو دیوارے شوی
پسے مردار و دیگر دم سگی چون کنی در راه خیران خوش تگی

ص ۵۵۸

جہاد و غدا

بسیار جہاد ظاہر

پاش است این لوت خوردن این ساقو بر مالی بخوردن آستین
نیت حمزہ خوردن اینجا تیغ بین حمزہ باید در این صف آہنمن
نیت لوت چرب تیغ و خنجر است جان بیاید باخت چه جا کمر است
کار ہر نازک دے نبود قتال کہ گریزد از خیالے چون خیال
کار ترکان است نے ترکان برو جاے ترکان خانہ باشد خانہ شو

ص ۵۵۹

جہاد باطن

جہد کن تا میتوانی، اے کیا در طریق انبیا و اولیا

ص ۵۶۰

اے خنک آن کو جہادے میکند بر بدن زجرے و دادے میکند

تازہ رنج آن جہاں نے وارید
بر خود این رنج عبادت می نہد

جان سپرین تیغ بگذاڑے سپر
ہر کہ بے سر بود ازین شہ برد سر

جنش و آراش اندر خلوتش
نزد بر اسے روئے مرد و زن کند

این جہاد اکبر است آن صغیر است
ہر دو کار رستم است و حیدر است

چون سلاحت و عقلت نے بند
تاز تو را ضعیف شود عدل و صلاح

ہر کراہی کی جامہ درست
وان کہ او آزا بہ کسب و صبر جیت

نیت کیے از تو کل خوب تر
چیت از تسلیم خود محبوبہ

بہ فیض جہاد

کلام مردان

صلحت از غیبت جہاد

بہمد و کسب و کلاہ

بہترین کلاہ

جہد کب

در حکم

۶۲۱

بس گریزند از بلا سوئے بلا بس جہد از مار سوئے اژدہا
 حیلہ کرد انسان جیہاش دام بود آنکہ جان پنداشت خوان آشام بود
 آنکہ اواز آسمان باران بود ہم تو اند کو بر جست نان بود
 جز کہ آن قسمت کہ رفت اندرازل روئے نمود از شکاں و از عمل
 کسب جز نامے مدان اسے نامدار جہد جز وہے مپندار اسے عیار

ص ۲۶

جہد بے توفیق

کسب کن، سعیٰ ناو جہد کن تابانی سے علم من لدن
 گرچہ جملہ این جہان بر جہد شد جہد کے در کام جاہل شہد شد

ص ۲۷

جہد بے توفیق جان کندن بود زار زنی کم گرچہ صد خرمن بود

ص ۲۸

نہایت

حاصلی محمول گرداند ترا قابلی مقبول گرداند ترا
 سعیٰ شکر نعمت قدرت بود جہر تو انکار آن نعمت بود
 شکر نعمت نعمت افزوں کند کفر نعمت از کفایت بیرون کند
 گر تو کل میکنی در کار کن کسب کن پس تکیہ بر جہت بار کن

ص ۲۹

بلازم نہیں

گفت پیغمبر باواز بلند با تو کل زانوسے اشتربہ بند
 رمزا لکاسب حبیب اللہ شنو از تو کل در کسب کاہل مشو
 رو تو کل کن تو با کسب اسے عمو جہد میکن، کسب میکن ہو مو
 جہد کن جدے ناتاوار ہی ور تو از جہدش ہائی ابھی

ص ۳۰

جہد و کب

دہد حکم

۶۲۲

جہد کن و اندر طلب سے نہا چون نداری در تو کل صبر با

چشم و گوش

حق و باطل صیت سے نیکو مقال
چشم حق است و یقینش حاصل است
نسبت اغلب سخنبا سے این

حال و حال مقام
در حال مقام

دین مقام آن خلوت آمد با عروس
وقت خلوت نیست جز شاہ عزیز
نادر است اہل مقام اندر میان

یغمان عزیز

قطرہ از باد با سے آسمان
پر کند جاز از سے و ساقیان

قابلیت

مرغ پر نارستہ چون پزان شود
چون بر آرد پر سپرد او بخود
طعمہ ہر گریہ و زان شود
بے تکلف بے صغیر نیک و بد

واسے آن مرغی کہ نار و نید پر
بر پرد در او خفتہ در خطر

در اسفل جوی

حال و قاسے از در سے حال و قال
عرق گشتہ در جمال ذو بحلال
عرقہ سے کہ خلاصی باشد کش
یا بجزاد با کسے بشناسد کش

در طبع
در حکم
۴۲۳
محل جزو از کل پذیرا نیست
گرفتارضا برقتا ضا نیست
چون تقاضا بر تقاضا میرسد
موج آن دریا بدخیا میرسد

جمع
جمع
جمع

جمع زیارت کردن خسانه بود
جمع ربابیت مردانه بود

جمع
جمع
جمع

بدگسانی کردن و سر آوری
کفر باشد پیش خوان مہتری

جمع
جمع
جمع

تو جوان بودی و قانع تربدی
ز طلبش تی خود اول زربدی
ز بدی پر میوه چون کاسد شدی
وقت میوه سختست کاسد شدی

طمع خام است آن مخور خلاء ہے پسر
کام فلانی یافت گنج ناگهان
کار سخت است آن چنان ہم نادر است
کسب کردن گنج را مانع کے است
خام خوردن علت آرد در بشر
من ہم آن خواہم چرا جویم دکان
کسب باید کرد تا تن قادر است
پاکش از کا زان خود در پیست

فائدہ جمع
فائدہ جمع
فائدہ جمع

در طمع خود فسادہ دیگر نہد
اے طمع بر بستہ بکجائے سخت
آن طمع زینجا نخواہد شد وفا
آن طمع را پس چرا در تو ہنہاد
وان مراد از کسے دیگر دہد
کایم میوہ ازین عالی درخت
بل ز جاے دیگر آید آن عطا
چو نبودش نیست اکرام و داد

اندر اسے حکمت و صنعت نیز ما باشد دلش در حیرت

تا دلت حیران بوداے مستفید کاین مرادم از کجا خواهد رسید

تا بدانی عجز خویش و جہل خویش تا شود اعتسان بود رغبت پیش

نوزد چشم حریصان پر نشد تا صدف قانع نشد پر نشد

ہر حریصے ہست مجروحم آپسہ چون حریصان ناک مروا ہستہ تر

حرص کورت کرد محرومت کند دیو ہنجو خویش مر جو مت کند

بہچنان کا عجاب فیصل قوم لوطا کردشان مرحوم چون خود آن سخوط

حرص کور و احمق و نادان کینند مرگ را بر جمعستان آسان کند

خواجہ در عیب است غرقہ تا بگوش خواجہ را مال است مالش عیب پوش

کز طمع عیش نہ بیند طامعے گشت دلہار اطمعہا جامعے

ورگہ اگوید سخن چو زیر کان رہ نیابد کالہ او در دکان

صاف خواہی چشم و عقل و سمع را بردران تو برداے طمع را

ہر کرا باشد طمع، الکن شود با طمع کے چشم دل روشن بود

ہر طرف غولے ہی خواند ترا کاسے برادر راہ خواہی بین بیا

کرمی ز زرع

نادیدن غیر

نتیجہ طمع

کرم اقتدا

۴۲۵ در الحکم وزن
 حرم آن باشد که نفزید ترا چرب و نوش و دامهاے این سرا
 حرم آن باشد که چون دعوت کنند تو گوی مست و خوانان منند
 ۱۹۳۵

حرم آن باشد که ظن بدبری تا گزینی و شوی از بدبری
 حرم سوء الظن گفت است آن سول هر قدم را دام میدان اے فضول
 ۱۹۳۵

حرم چه بود بدگمانی و جہان و مبدم دیدن بلاے ناگهان
 آخنه که ناگهان شیرے رسید مرد را بدرید و در بیش کشید
 او چه اندیشد و ان بردن زمین تو همان اندیش اے استاد بین
 ۱۹۳۵

حرم چه بود در دو تدبیر احتیاط از دو آن گیری که دور است از خطا
 ۱۹۳۵

چونکه غم بیهی تو استغفار کن غم با هر خالق آمد کار کن
 چون بخوابد عین غم شادی شود عین بنه پائے آزادی شود
 ۱۹۳۵

این جسد خانه حسد آمد بدان که حسد آلوده باشد خاندان
 چون کنی بر جسد مکر و حسد ندان حسد را سیاه مبارک
 خاک شو مردان حق را زیر پا خاک بر سر کن حسد را همچو ما
 ۱۹۳۵

حسرت

حسد

حسد

۶۲۶ در انکلم
 مان و ان ترک حد کن با جهان
 ورنه ایلے شوی اندر جهان
 حد

از حد ایخواه دفع این حد
 تا خدایت وار ماند زین حد
 در ترا مشغولے باشد درون
 که نپردازی از ان سوئے برون
 ۳۶۳

زانکه هر بد بخت خرمن سوخت
 می نخواهد شمع کس افروخته
 ہیں کمالے دست آور تا تو ہم
 از کمال دیگران نافتی بغم
 ۳۶۳

هر کرا باشد مزاج و طبع ست
 او نخواهد سچکس را تندرست
 گر نخواهی رشاک ایلے بیا
 از در دعویٰ بد ریاسے وفا
 ۴۱۸

از حد گیر در تراره در گلو
 وز حد ایلے را باشد غلو
 عقبه زین صعب تر در راه نیست
 اے خاک آنکس حد ہر اوست
 ۵۵

تو سودی کز فندان من کمتر
 می فزاید کمتری در اخترم
 خود حد نقصان و عیب دیگر است
 بلکه از جملہ بدیہا بدتر است
 ۱۱۸

نقصان ذاتی

حسن و ادراک
 ادراک

حسن و حیوان مقرر استائے رفیق
 لیک ادراک دلیل آمد دقیق
 زانکه محسوس است مارا اختیار
 خوب می آید برو تکلیف کار
 درک و جدانی بجائے حس بود
 برود و ریختن دل اے عم میرود

نغمی آید بروکن یا کن

امرو نبئی و ما حسد باد سخن
مستطاع

پنج حس با یکدگر پیوسته اند

زانکه این برق زاصلی رسته اند

وقت هر یک وقت باقی شود

ما بقی را هر یک ساقی شود

دیدن دیده فزاید عشق را

عشق اندر دل فزاید صدق را

صدق بیدار کئے هر س می شود

حسبها را ذوق مونس میشود

چون یکے حس در درون بکشد بند

ما بقی حسها همه بدل شوند

چون یکے حس غیر محسوسات آید

گشت غیبی بر محسوسات آید
مستطاع

خاک زن بر دیده حس بین خویش

دیده حس دشمن عقل است او کیش

دیده حس را خدا اعماشش خواند

بت پرستش خواند و صند ماش خواند

زانکه او کف دید و دریا را ندید

زانکه حائل دید و فردا را ندید
مستطاع

او لیا را در درون هم نعمهاست

طالبان را از ان حیات بے بهاست

نشود آن نعمها را گوشش حس

کز سخنها گوشش حس باشد غبس
مستطاع

گر نبود حس دیگر مر ترا

بجز حس حیوان ز بیسرن هوا

پس بنی آدم مکرم کے بدے

کے بحس مشترک محرم شدے
مستطاع

پنبه آن گوش سر گوش سر است

تا نگرود این کر آن باطن کر است

بحس و بیگوش و بفکرت شوید

تا خطاب ارجی را بشنوید
مستطاع

مستطاع

مستطاع

مستطاع

مستطاع

حسن و ادراک

در حکم

۶۲۸

توان باطن

بچ حسے هست جز این پنج حس

اندازان بازار کابل محشر اند

حس ابدان اوقات ظلمت میخورد

آن چو بر سرخ و این حسها چو سس

حس س را چون حس زر کے خزند

حس جان از آفتاب بے میچر

صلی

دید عقل است سنی در وصال

خویش را سنی نمایند از ضلال

گر چه گوید سنیم از خامی است

اہل بینش اہل عقل خوش نیست

صلی

چشم حس را بستند بے اعتدال

عجز حس اند اہل استبدال

ہر کہ در حس ماند اہل معتزلی است

ہر کہ بیرون شد ز حس سنی نیست

مستفیدین حس فہار

حسن
شکبہ حسن
عکس حسن

زانکہ رشاک ز تیر یا بنون

صلی

ہر کہ زیبا تر بود شکش فزون

باز جانش از عجز پیشہ گیر شد

اے روان بر چشم ہیمچو پاروم

ناخوش دکرودہ وزشت و دخر اش

ہمچو آواز خبر پیر شدہ

صلی

چون بر آمد روزگار و پیر شد

پشت او خم گشت ہمچو پشت خم

گشت آواز لطیف جانفزاش

آن نوا کہ رشاک زہرہ آمدہ

شد بہ پیری ہمچو پشت سو سمار

وقت پیری ناخوش و اصلع شدہ

گشت در پیری دوتا ہمچو کمان

وز تشخ روئے گشتہ داغ داغ

آن رنخ کہ تاب او بدما ہوا

وان سرو آن فرق کش شمع شدہ

وان قد رقصان یاران چون شان

برف گشتہ موئے ہمچو پر ز داغ

رنگ لاله گشته رنگ زعفران زور شیرش گشته چون پیر زمان
چشم چون زگس شده پڑ مرده گرمی اعضا شده افسرده
آنکه مردے در بغل کرده بغن می بگیرندش بغل وقت شدن
مکمل

آن جمال و قدرت و فضل و هنر ز آفتاب حسن کرد آئین و سفر
باز میگردد چون ستار ما نور آن خورشید زین دیوار ما
پرتو خورشید شد و اجایگاه ماند هر دیوار تاریک و سیاه
آنکه کرد او بر رخ خوابت دنگ نو خورشید است از شیشه رنگ
خوسه کن بے شیشه بدن نور را تا چو شیشه بشکند بنود عا
مکمل

پیشما و خسلقها، چون چیز سوسه خشم آیند روز رخیز
مکمل

وقت شر هر شر را صورت است صورت هر یک عرض انوبت است
عالم اول جہاں امتحان عالم ثانی جزاے این و آن
مکمل

بیر تے کان در وجودت غالب است ہم بران تصویر شرت واجب است
مکمل

آزد و پار پیہ آن نور روان موج نورش میرود تا آسمان
گوشت پاره که زبان آمد از د میرود سیلاب حکمت پم جو
مکمل

سوئے سوزانے که ناش گوشه است

تا باغ جان که میوه اش بو شه است

شام برام باغ با نیا شمع است

باغ و بتا نهائے عالم فرغ است

صورت از مصورت آمد در وجود
صنع به صورت نماید صورتی
تا چه صورت باشد آن بر وفق خود
صورت نعمت بود است اگر شود
صورت زخمی بود تا لان شود
صورت سیر بود، گیرد سفر
صورت خوابان بود، عشرت کند
صورت خوبی بود، ناز آورد
صورت محتاجی آورد سوئے کسب
این زحد و انداز باشد برون
بے نهایت کیشها و پیشها
همچنان که آتش داد است درود
تن نگارد با حواس و آلتی
اندر آرد جسم را در نیک و بد
صورت مهلت بود صابر شود
صورت رحمت بود، بالان شود
صورت تیر بود، گیرد سپر
صورت غیبی بود، خلوت کند
صورت جنگی بود، ساز آورد
صورت بازووری آورد به غضب
و اعنی فعل از خیال گوناگون
جمله ظل صورت اندیشهها

صک

چاه را تو خانه بسنی شریف
این تسطیفت تقلیب خدمت
آنکه انکار حق می کند
او همی گوید که حساب خیال
دام را تو دانه بسنی لطیف
می نماید که حقیقتها کجاست
جلگی او بر خیال می تند
هم خیال با شد چشمه بال

صک

زین قد هائے صور کم باش مست

تا نگردی بت تراش و بت پرست

نکار حقایق

عذر از صور

حکمت در حکم ۶۳۱
از قد جہائے صور بگذر، مایست بادہ در جام بہت لیک از جام نیست

حکمت

گر تو خواہی کت شقاوت کم شود جہد کن تا از تو حکمت کم شود
حکمتے کر طبع آید و ز خیال حکمتے بے فیض نور ذوالجلال
حکمت دنیا فراید ظن و شک حکمت دینی برد فوق فلک

حکمت

آن علف تلخ است کان قصاب داد بہر کجما تر از دوائے نہاد
روز حکمت خور علف کا ز اخدا بی عوض داد است و از محض عطا
فہم نان کردی، یہ حکمتے ہی چونکہ حق گفت کلوا من رزقہ
رزق حکمت بہ بود در مرتبت کان کلو گیسر و نگر و عاقبت

حکمت

کالہ حکمت کہ گم کردہ دل است پیش اہل دل یقین آن حاصل است

حکمت قرآن چو ضالہ مومن است ہر کسے در ضالہ خود موقن است

حکمت

روئے نفس مطمئنہ از حسد زخم ناخنہائے فکر ت میکشد
فکرت بد ناخن پُر زہر دان میخراشد و تعمق روئے جان
تا کشاید عقدہ اشکال را در حدت کردہ است زرین بال را
عقدہ را بکشادہ گیر اے منتہی عقدہ سخت است بر کیسہ تہی

خواه در مسجد برو خواهی بدر

در خیالت نکته بگر آورد

می شناسد مرد را و گرد را

حفظ و فکر خویش کیسو می بند

۲۱۹

فلکات نیت علم در در و مندان را نباشد فکر غیر

غفلت و بیداریت فکر آورد

حرغم دین نیت صاحب بود

حلم حق را بر سر و روی بند

علم از علم

علم به پیران

بل ز عدد شکر طغرا نگیزد

۹۹

تیغ علم از تیغ آبن تیسر

بریکه حلمی از آنها صد چو لوه

زیر که صد چشم را گمرو کنند

نفر نوزک میسر و دبالائے مغز

۳۴۹

صد هزاران حلم دار بر این کرده

حلم شان بیدار را ابد کند

حلم شان همچو شراب خوب نوز

علم حق تعالی

که بگوئید از طریق انبساط

همچو طفلان یگانه با پدر

لیک میخوایم آواز شما

جست من بر غضب هم سابق است

منکر علم نیار ددم زدن

۲۴۵

حلم حق گسزد بهر مابساط

هر چه آید بر زبان تان عیذ

ما همی دانیم خود را از شما

زانکه این دهبایسته نالایق است

تا بگوئی و گیسرم بر تو من

لیک از حد چون بشد رسوا کند

۲۴۵

حلم حق گر چه مواساها کند

خویشتن را اندک باید شناخت

حلم او خود را اگر چه گول ساخت

حق در حکم
دیگر را اگر باز ماند شب و هن
۴۳۳
گر به راهم شرم باد و آشتن
۲۳۹

که نیم کو هم ز صبر و حلم و داد
کوه را که در رایتن باد
۲۴۰

گفت پیغمبر که احمق هر که هست
او عس و ماد غول هزن است
هر که او غافل بود او جان است
روح او روح او رخیسان است
۲۴۱

عذر احمق بدتر از جرمش بود
عذر نادان زهر دردانش شود
۲۴۲

گفت رنج احمقی قهر خد است
رنج کوری نیست قهر آن ابتلاست
ابتلا رنجیت کان رسم آورد
احمقی رنجیت کان زخم آورد
۲۴۳

مهر زبله مهر خیس آمد یقین
کین او مهر است و مهر اوست کین
عهد اوست است و ویران و ضعیف
گفت او زلفت و فاسه او نحیف
۲۴۴

این مثل اندر زمانه جانی است
جان نادانان رنج ارزانی است
زانکه نادان داشت تنگ زانو
لاجرم رفت و دکان نو کشاد
آن دکان بالاسه استادان کار
گنده و پر کژدم است و پر زمار
زود ویران کن دکان و باز گرد
سوسه سبز گلستان و آب خورد
۲۴۵

از وجود و از عدم گریز از حیات جاودانی برخوردار می

حیرت بخش
عالم از اختیار

برده در دریای حیرت ایزدم
آن یکے را کرده پر نور و جلال
گر بخویشم تیج راسے و فن بدے
شب ز فتنے بوش بفرمان من
بودے آگ ز منزلباے جان
چو کفم زین حل عقد این تہیت
دیدہ را نادیدہ خود انگاشتیم
تاز چہ فن پرکند، بفرستم
وین دگر اگر دہ پروہم و خیال
راسے و تدبیرم بحکم من بدے
زیر دام من بدے مرغان من
وقت خواب و بیدار و امتحان
اسے عجبا این معجزے من ز چہیت
باز ز بسیل دعا برداشتیم

دفع فکر و ذکر

حیرتے باید کہ رو بد فکر
خودہ حیرت فکر او ذکر

بہر گری و بزم

ہر دے کو در تہیر با خداست
کے شود پوشیدہ ہر دے چپے است

خداے تعالیٰ
استقلال از کائنات

باد جنبا نیست آخبا باد ران
ز دران باد و ہی جنبا بندش
باد بیزن تا جنبا بانی نخت
بے تو و بے باد بیزن سر نکرد
باد را دیدی کہ می جنبہ بدان
مروطہ تصرف صنع ایزدش
جزو بادے کہ بحکم مادر است
جنبش این جزو باداے سادہ مرد

جنتش باد نفس کا نذر لب است
تا بے تصریف جان و قالب است
پس ہمہ دانستہ اند این را یقین
کہ فرستد باد رب العالمین
پس یقین و عقل ہر دانندہ ہست
اینکہ باجنبندہ جنبانندہ ہست
گر تو اور امی نہ بینی در نظر
ہم کن آزا با ظہار اثر
تن بجان جنبہ نمی بینی تو جان
لیک از جنبیدن تن جان من ان
۳۵

اسلام کا یہی

از پیئے آن گفت حق خود را بصیر
کہ بود دید و میت ہر دم نذیر
از پیئے آن گفت حق خود را سمیع
تا بہ بندی لب ز گفتار شنیع
از پیئے آن گفت حق خود را علیم
تا نینیشی فسادے تو زیم
نیت اینہا بر خدا اسم علم
کہ سیہ کا فور دارد نام ہم
اسم مشتق است از اوصاف قدیم
نہ مثال علت او نے مقیم
۳۶

فعال خداوندی

کل یوم ہونی شان بخوان
مرد را بے کار و بے فعلے بدان
کمترین کارکش بہر روز آن بود
کو نہ شکر را روانہ میکنند
شکرے ز اصلا ب سوئے اہتا
بہر آن تا در رحم روید نبات
شکرے ز ارحام سوئے خاکدان
تا ز نو مادہ پر گرد جہان
شکرے از خاکدان سوئے اہل
تا پسیند ہر کسے حسن عمل
۳۷

لقمہ بخشی آید از ہر کس بکس
حلق بخشد جسم را و روح را
حلق بخشی کار یزدان است و بس
حلق بخشد بہر عضوے جدا
حلق بخشد خاک را لطف خدا
تا خورد آب و بر وید صد گیا

در الحکم
گیا ہش را خورد اندر طلب

گشت حیوان بقمہ انسان زلفت

چون جدا شد از بشر روح و بصر

باز حیوان را به بخشد خلق و لب

چون گیا ہش خورد و حیوان گشت

باز خاکس آمد شد اکال بشر

بدون از صورت

بر لب بام ایستادہ قوم خوش

صورت فکر است بر بام مشید

فعل بر ارکان و فکرت مکتوم

آن صور در بزم کز جام خوشیت

در مصاف آن صورت تیغ و پیر

مدرسہ تعلیم و صورت ہا سے دے

این صور چون صورت بصورت اند

این صور دار دز بصورت وجود

صورت دیوار و سقف برکان

گرچہ خود اندر محل افکار

فاعل مطلق یقین بے صورتیت

ہر یکے را بر زمین مین سایہ اش

وان عمل چون سایہ بر ارکان پدید

لیک در تاثیر و وصلست بہم

فایده آن بخودی و بہوشیت

فایده اش بصورتی معنی ظفر

چون بدانش متصل شد گشت طے

پس چرا در نفع صاحب نعمت اند

بیت بس بر موجد خویشش وجود

سایہ اندیشہ معماری دان

نست نگہ چوب خستہ آشکار

صورت اندر دست و چون الکت

صورت

تخصیص البیت بذات خداوندی
بست الوہیت روا سے ذوالجلال

ہر کہ در پوشش برود و وبال

صورت

مشرعے ماست اللہ اشترے

مشرعے جو کہ جو یان تو است

از غم ہر شتری مین بر تر آ

عالم آغاز و پایان تو است

صورت

فرید رائے انسان

مشتری خواہی کہ از دوسے زبرداری بہ زحق کے باشد اسے جان بخشی
۱۵۱

من نکردم خلق تا سودے کنم
بلکہ تا بر بندگان جو دے کنم
گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
قصہ من از خلق احسان بودہ است
آفریدم تا ز من سودے کنند
تا ز شہدم دست آو دے کنند
نے برائے آنکہ من سودے کنم
وز ہمہ من قبا سے بر کنم
۱۵۲

تا کہ رحمت غالب آید یا غضب
آب کوثر غالب آید یا لب
از پئے مردم ربائی ہر دو بست
شاخ حلم و خشم از روز الست
بہر این لفظ است متبیین
نفی و اثبات است در لفظ و فین
زانکہ استفہام اثبات است این
ایک در دے لفظ لیس ہم بین
۱۵۳

بادشاہی زیبہ آن خلاق را
بادشاہی جلگان عاجز را
بادشاہان مظهر شائبے حق
فاضلان مرآت آگاہے حق
۱۵۴

زندگی بے دوست جان فرودن است
مرگ حاضر غایب از حق بودن است
عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود
بے خدا آب حیات آتش بود
۱۵۵

عیب باشد کہ نہ بیند غیر غیب
عیب کے بیند روان پاک حیب
عیب شد نسبت بہ مخلوق چہول
نے بہ نسبت با خداوند قبول
کفر ہم نسبت بہ خالق حکمت است
چون با نسبت کنی کفر آفت است
۱۵۶

گر کند سغلی هوا و نار را
ورز گل او بگذرانند خسار را
حاکم است و یفعل الله ما یشاء
اوز عین درد انگیز و دوا
گر هوا و نار را سغلی کند
تیر گئے و بروئے و ثقلی کند
ور زمین و آب را علوی کند
راہ گردون را بپا مطوی کند
نیست کس راز ہرہ تا گوید کہ چون
بس جگر ما کا ندین رہ گشتہ خون

او بصنعت آذست دمن صنم
آلتے کو ساز دم من آن شوم
گر مرا چشم کند آبے دہم
ور مرا نارے کند تابے دہم
گر مرا ماران کند خزن دہم
ور مرا ناوک کند ورتن جہم
گر مرا مارے کند زہر انگنم
ور مرا یارے کند ہر انگنم
گر مرا شکر کند شیرین شوم
ور مرا حنظل کند پر کیں شوم
گر مرا شیطان کند سرکش شوم
ور مرا سوزان کند آتش شوم
من چو کلکم در میان صبعین
فعل پسندارد چنبش از قلم
آنکہ او خبہ نہ بیند در قلم

خافض است و رافع است این کد گا
بے ازین دو بر نیامد هیچ کار
خفص ارضی بین و رفع آسمان
بے ازین دو نیست و رانش فلان

فلسفہ حق تعالیٰ دیدہ بینا از بقاے حق شود
حق کجا ہمرا ز ہر احمق شود
سلطنت حق تعالیٰ حق ز ایجاد جہان افزون نشد
انچہ اول آن نبود اکون نہ شد

لیک افزون خدا ژدایجاد خلوق در میان آن فراوان است فرق

منگ

پری باقی تعالیٰ

بس گرفتاری و ہمارا مان زفت
یارمیکت رفت بر چرخ برین
تو بماندی و میسان ہمچنان
دامن او گیر اے یار دلیر
نے چو غیبتی سوئے گردون رو
باتو باشد در مکان لا مکان
او بر آرد از کدورت ہا صفا
چون جہا آری فرستد گوشمال

گر ترا گویم کہ گو گوئی کہ رفت
یارفتست ماند و قسم زمین
بے مد چون آتش در کاروان
کو منترہ باشد از بالا وزیر
نے چو قارون در زمین اندر رو
چون بمانی از سم او از دکان
مر جہا مائے ترا گیر وفا
تاز نقصان و اروی سو کمال

۱۹۵-۱۹۶

ہندی حال مستقبل

لا مکانے کہ در و نور خداست
ماضی و مستقبل نسبت بہ تست
یکستے اور اپرا مارا پسر
نسبت زیر و زبر شد زین و کس

ماضی و مستقبل و حاش کجاست
ہر دو یک چیزند و پنداری کم دست
بام زیر زید و عسمد آن زبر
سقف سو خوش یک چیز است و بس

۲۱۳

معنی لفظ اللہ

معنی اللہ گفت آن سیموبہ
گفت الہنا فی حوائجنا الیک

یو لہون فی الحوائج ہم لہ
والتمنا ما وجدنا لہ لیک

۲۱۴

نبی از دعا و دعا فی

زین وصیت کرد مارا مصطفیٰ
آنکہ در ذاتش تفکر کر و نیت

بحث کم جوئید در ذات خدا
در حقیقت آن نظر و ذات نیست

خشم ایغظ و غضب
کرم غیظ

خشم را من بستام زیر لگام
خشم من بر من جو جنت آمدہ است

خشم بر نشان شد و مارا غلام
تج حکم گردن خشم زدہ است

چیت در ہستی ز جملہ صعب تر
کہ از دوزخ ہی لرزد چو ما
گفت ترک خشم خویش اندر زبان

گفت عینے را یکے ہشیار سر
گفتش اسے جان صعب تر خشم خدا
گفت ازین خشم خدا پیوہ امان

خوش و خنوع
اعتبار باطن و ظاہر

ما درون را سب گریم و حال را
گرچہ گفت لفظ ناخدا صغ بود
پس طفیل آمد عرض جو ہر غرض
سوز خواہم ساز با آن سوز ساز
سر بسر فکر و عبارت را بسوز
اندریں حضرت ندارد اعتبار

ما برون را سب گریم و قال را
ناظر تسلیم اگر خاشع بود
زانکہ دل جو ہر بود گفتن عرض
چند ازین الفاظ و اضممار و مجاز
آتش از عشق در جان بر فروز
جز خضوع و بندگی و اضطراب

نواب
نواب اہل انبیا
بیداری

تا کہ غیب بہار جان سبز زند
ہم ز گردن بر کشاید با پیا

ایجو اب خواب اندر کند
ہم بیداری ببید خوابہا

در حدیث

خواب بحق لایق عقل و سیت
خواب زن کمتر از خواب مردان
خواب ناقص عقل و گول آید کساد
همچو ادب بے قیمت است لاشع است
از پنهان نقصان عقل و ضعف جان
پس ز بی عقلی چه باشد خواب باد

مشق

نوع

آن فرشته خیر بار غم دیو
تا بجنبه خستیا رخیر تو
پس فرشته و دیو گشته عرضه دار
این دو ضد عرضه کنندت دیرار
چونکه پرده غیب بر خیزد ز پیش
تو به بینی روست دلالان خویش

صلح

خوابی و بیداری

جمله شایان پست پست خویش را
جمله شایان برده برده خود را
دلبران بر بیدلان فتنه بجای
جمله مستان مست پست خویش را
جمله خلقان مرده مرده خواند
جمله معشوقان شکار عاشقان

صلح

تا توانی بنده شو، سلطان مباش
زخم کش چون گوئی شو چو گان مباش

صلح

بنده باشش بر زمین رو چو سمند
بار خود بر کس مننه بر خویش نه
چون جنازه نماند که برگردن نهند
سروری را کم طلبت درویش نه

خواجگی و بندگی

در حکم

۶۴۲

نام سید و وزیر و شہی نیست الا مرگ و درد و جہانم

ہر کہ جو یاسے امیری شد یقین پیش ازان اندر اسیری شد رہین
عکس میدان نقش دیباچہ جہان نام ہر بندہ جہان خواجہ جہان

وقت آن
وقت خدا

ہر کہ ترسید از حق و تقوے گزید ترسید از دے جن و انس و ہر کہ دید

ایمانی برائے قیافہ

مرد دل ترسند و را ساکن کنند
لا تخافوا ہست نزل خایفاں
ہست در خور از برائے خایف آن
آنکہ خوفش نیست چون گوی ترس
درس چہ وہی نیست و محتاج درس

وقت دین عارفان

کہ گزر کردند از دریا سنے خون
امن شان از عین خوف آید پدید
لا جسم باشند ہر دم در مزید
امن دیدی گشتہ در خونے فنی
خوف ہم بین در امیدے اے صفی

دعا

دعاے دعا از جانب این دعا ہم بخشش و تعلیم تست
ورنہ در گلخن گلستان از چہ رست
در میان خون و رود ہم عقل
جز زاکرام تو نتوان کرد نفس

گفت آن اللہ تو بیک ماست
این نیاز و سوز و دردت پیک ماست

دعا
نے ترا درکار من آورد و ام
دعا کلم
نے کہ من مشغول ذکر ت کرده ام
۶۴۳

جز تو پیش کہ بر آرد بندہ است
ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست
ہم ز اول تو دہی میل دعا
تو دہی آخر دعا مارا جہا
اول و آخر توئی ما در میان
بیچ بیچ کہ نبیاد میان
۶۴۴

زانکہ در دوسخ یار انجہان
شد نصیب دوستانش در جہان
در آمد بہتر از ملک جہان
تا بخوانی تو خدا را در نہان
خواندن بیدرد از افسر گویت
خواندن با درد از لب گویت
آن کشیدن زیر لب آواز را
یاد کردن مبداء و آغا ز را
۶۴۵

آن دعا کے بخود ان خود دیگر است
آن دعا حق میکند چو او فناست
آن دعا و آن اجابت از خداست
آن دعا زونیت گفت داور است
واسطہ مخلوق نے اندر میان
یہ خبر زان لایہ کردن جسم و جان
۶۴۶

گر نداری تو دم خوشش در دعا
رو دعا میخواہ ز اخوان صفا
۶۴۷

اے اخئی دست از دعا کردن
با اجابت یار دایت چہ کار
۶۴۸

چون ترا ذکر و دعا دستور شد
زان دعا کردن دلت مغرور شد
ہم سخن دیدی تو خود را با خدا
اے بسا کس زین گمان افقہ جدا
۶۴۹

ز اولینا، اهل دعا خود گیراند
 که همی دوزند و گاه میسوزند
 قوم دیگر می شناسم ز اولیا
 که دامن شان بسته باشد از دعا
 از رضا که هست رام آن کرام
 جتن فسخ قضا شان شد حرام
 در قضا ذوقی همی بینند خاص
 کفر شان آید طلب کردن خلاص
 حسن ظنی بر دل ایشان کشود
 که نپوشند از سحری جامه کبود
 هر چه آید پیش ایشان خوش بود
 آب حیوان گردد آتش بود
 ز هر د خلقم شان شکر بود
 سنگ اندر راه شان گوهر بود
 جللی کیسان بود شان نیک بد
 از چه باشد این حسن ظن خود
 کفر باشد نزد شان کردن دعا
 کاسه ای از مان گردان این قضا

۲۲۲۲۲۲

وز کرم می نشنود یزدان پاک
 کان دعا را باز میگرداند او
 می برد ظن بد و آن بد بود
 وز کرم حق آن بدی ناور دست
 مصلح است و مصلحت را داند او
 وان دعا گوینده شاکی میشود
 می نداند کو بلائی خویش خواست

ص ۳۱

تا شود دود خلوصش بر سما
 بوئی بجز از این اسب نبین
 کاسه محیب هر دعا مستجار
 او نمی داند بجز تو مستند
 از تو دارد آرزو هر شتری
 عین تاخیر عطا یار سست
 تا شود بالائی این مقف برین
 پس ملایک با خدا نالند زار
 بنده مومن تضرع میکند
 صلبا بیگانگان را می دهی
 حق بفرماید که ز خوار سست

ص ۳۲

نالہ مومن ہی داریم دوست
 حاجت آوردش ز غفلت سوئے من
 گو تضرع کن که این اعزاز است
 آن کشیدش موکشان در کوئے من
 گر بر آرم حاجتش او وارود
 هم در آن باز چپہ مستغرق شود
 گر چہ سیمالد بجان او سو گوار
 دل شکستہ سینہ خستہ گو هزار
 خوشش ہی آید مرا آواز او
 وان چند ایا گشتن و آن راز او

بیرادی مومنان از نیک بُد
 این جهان زندان مومن زین بود
 تو یقین میدان که بہر این بود
 کافران را جنت عالی شود

ملک

دل ز غلب
 تاج ز غلب

کہ ز دل تامل یقین روزن بود
 متصل نبود سفال و چسراغ
 نے جداؤ دور چون دو تن بود
 نورشان ممزوج باشد در ساغ

ملک

معدہ را بگز از سوسنے دل خرام
 تا کہ بے پردہ ز حق آید سلام

صنہ

باج
 جہ

اسے تو در بیکار خود را باختہ
 تو بہر صورت کہ آئی مبتی
 دیگران را تو ز خود نشناختہ
 کی زمان تنہا بسانی تو ز خلق
 کہ منم این دانشہ آن تو نیستی
 این تو کے باشی کہ تو آن او حدی
 وز غم و اندیشہ مانی تا بخلق
 مرغ خویشی صید خویشی دام خویش
 کہ خوشش و زیبا و مرست خودی
 جو ہر آن باشد کہ قائم با خود است
 صد بر خویشی فرش خویشی بام خویش
 آن عرض باشد کہ فرع او شد است

گر تو آدم زاد و چون نوشین
جسم ذرات را در خود جبین
چیت اندر خم که اندر نهر نیست
چیت اندر خانه کا ندر شهر نیست
این جهان خم است دل چون خواب
این جهان مجرہ است دل شہر عجب

غیدار سے دل
این خریدارانِ مفلس را بس
چه خریداری کند یک مشت گل
گل محسن گل را محو، گل را محو
ز انکه گل خوار است دایم زرد و
دل بختا و ائسا باشی جوان
از تجلی چهره است چون ارغوان
طالب دل شو که تا باشی چو ل
آشوی شادان و خندان همچو گل

دل بساز
خانه آن دل که ماند بے ضیا
از شعاع آفتاب کبریا
منہ

تنگ تار یک است چون جانِ جود
بینو ۱۱ از ذوقِ سلطانِ دود
نے دران دل تاب نور آفتاب
نے کشاد عرصہ و نے فتح باب

رضا حق از رضا دل
صد جواں زربیا ری اے غنی
حق بگوید، دل بیار اے منحنی
ورز تو معروض بود اعراسیم
گر ز تو را نیست دل من را ضمیم
تخمه اورا آزا اے جان دبرم
باز او چون است ہستم من چنان

رق دیوان ہا
دل فراز عرش باشد نہ بہ پست
در گل میرہ یقین ہم آب ہست
لیک اذان آبت نباید آبدست

دل در حکم ۶۴۷
 داناگر آب است مغلوب گل است پس دل خود را گویا این ہم دل است
 آن دے کر آسمانها برتر است آن دل ابدال یا پیغمبر است

سرشیدی تو کہ ہم صاحب دلم حاجت غیر سے ندارم و اہل علم
 دل تو این آلودہ را بنداشتی لاجرم دل زایل دل برداشتی

تو دل خود را چو دل پنداشتی جستجو سے اہل دل بگذاشتی

صاحب دل جو اگر حجاب نئی جنس جان شو، گر صند سلطان نئی

کالہ کہ بیچ خلقش ننگرید از خلافت آن کریم آزا خرید
 بیچ قلبے پیش او مرد و دینیت زانکہ قصدش از خریدن سودیت

گر شاید دل ہر انبان راز جان بسوئے عرش سازد ترک تاز

ایمن آباد است دل اے مردمان حصن محکم موضع امن و امان
 گلشن خرم بکام دوستان چشمہا و گلستان و گلستان

گلشنے کر نقل روید یکدم است گلشنے کر عقل روید خرم است
 گلشنے کر تن دید، گرد و تباہ گلشنے کر دل دید، وافرحتاہ

خاند دل را بنیان جهانگان

مطلع گردند بر اسرارها

۳۴۳

هست دل مانند خاند کلان

از شکافت و روزن دیوارها

لبه دل

که ز جزدی سوئے کل خود روی

نیست بر صورت که آن آب گل است

۳۴۴

تو دلا منظور حق آنکه شوی

حق همی گوید نظر ما بر دل است

دنیا و سبب
اصل دنیا

نے قماشش و نقره و فرزند زن

۳۴۵

چیت دنیا از خدا غافل شدن

ناب دنیا و اول اثر

که از و حمام تقوے روشن است

زانکه در گرما به است و در بقا است

بهر آتش کردن گرما به دان

تا بود گرما به گرم و با هوا

ترک تون را عین آن گرما به دان

۳۴۶

شہوت دنیا مثال گلخن است

ایک قسم متقی زین تون صفاست

اخنسیا مانند سرگین کشان

اندر ایشان حرص بنیاده خدا

ترک این تون گیرود گرما به دان

تخالفت یکدیگر

حس عبقی زردبان آسمان

صحت آن حس بجوئید از حبیب

صحت آن حس ز تخریب بدن

۳۴۷

حس دنیا زردبان این جهان

صحت این حس بجوئید از طبیب

صحت این حس ز مهورے تن

این جهان و آن جهان اضرتان

صحت این تن، مقام جان بود

نے بگفت است آن سراج آفتان

پس وصال این فراق آن بود

سخت چون آید فراق این مقرر
پس فراق آن مقرر دان سخت تر
چون فراق نفس سخت آید ترا
تا چه سخت آید ز تقاشش جدا
ایک صبرست نیست از دنیا کے دون
چون صبرست از خدا کے دو سلطان
چونکہ صبرست نیست زان آب سیاہ
چون صبوری داری از چشمہ الہ
متن

جز بہ صند صند را ہی نتوان شناخت
چون بہ بیند خشم شناسد نوحخت
لاحصرم دنیا مقدم آمدہ است
تا بدانی قدر اقلیم است
چون ازینجا وارہی آنجا روی
در شکر خانہ ابد شاکر شوی
متن

آن جہان چون ذرہ ذرہ زندہ اند
نکتہ دانند و سخن گویندہ اند
در جہان مردہ شان آرام نیست
کاین علف جز لایق انعام نیست
ہر کرا گشتن بود بزم و وطن
کے خورد او بادہ اندر گو سخن
متن

آن جہان جز باقی و آباد نیست
زانکہ ترکیب سے از صند اہمیت
این تغانی از صند آمد صند را
چون نباشد صند بنود جز بقا
متن

این جہان خود صبر جانباے شہادت
خود دوید آنسو کہ صحرائے شہادت
این جہان محدود خود آن بچہ است
نقش صورت پیش آن معنی سداست
متن

این جہان زندان و مازندانیان
حفرہ کن زندان و خود را و ارمان
متن

با سگان بگذار این مردار را خرد بشکن شیشه پندار را
 دنیا و حجت

جو بوبوده است دنیا اے امین امتحانش کم کن از دورشن بین
 چشم مہتر با حسن چون بود جنت پس بدان دید و جہان را جیفہ گفت

ہستیار تنگ آمد این جہان چون شہان گشتند اندر لامکان
 مردگان را این جہان نمود فر ظاہر شش زفت و معنی تنگ تر
 گر بودے تنگن این افغان بخت چون دو تاشد ہر کہ روز بیش بخت

منظور دنیا

ہیچو گر ما بہ کہ تفسیدہ بود تنگ آئی جانست بخیدہ بود
 گرچہ گر ما بہ عیض است و طویل زان تیش تنگ آیدت جان کلیل
 تا برون نائی نہ بکشاید دلت پس چہ سود اندر فراخی منزلت
 یا کہ کفش تنگ پوشی اے غوی در بیا بانے فراخنے میروی
 آن فراخنے بیا بان تنگ گشت بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت
 ہر کہ دید او مر ترا از دور گفت کہ درون صحرا چو لالہ بر شگفت
 او نداند کہ تو ہیچو ظالمان از برون در گلشنی جان در فغان

خلق را از بند صندوق منون کہ خرد جز آہستیا و مرسلون
 از ہزاران کس کی خوش منظر است کو بداند کہ بہ صندوق اندر است
 آنکہ داند تو نشانش آن شناس کو ز روح اینجہان دارد ہر اس
 آنجہا ز ادیدہ باشد پیش از ان تا بدان صد این ضد شش گویان

این جهان خواب است اندر ظن نیست
گر رود در خواب دستت پاک نیست
گر بخواب اندر سرت ببرد کان
هم سرت بر جاست هم عمرت دراز
گر بپسینی خواب در خود را دو نیم
تندرستی چون نخیزی بے سقیم
حاصل اندر خواب نقصان بین
نست باکے از دو صد پارہ بین
این جهان را کہ بصورت قایم است
گفت پیغمبر کہ حُسلیم نایم است

در میرزا

آتش کار ادا نپنهان ایم او
خوش نماید ز اولت انعام او
چون پیوستی بدائم اسے ہوشیار
چند نالی درند است زار زار

۳۹۹

حرم بزار عقیقہ

آنجهان شہرست پر بازار و کب
تا پنداری کہ کسب اینجاست جب
حق تعالیٰ گفت کاین کسب جهان
پیش آن کسب است لب کدکان

۱۵۸

بر بیدار دنیا

بین ملک نوبتی شادی مکن
اے تو بستہ نوبت آزادی مکن
آنکہ ملکش برتر از نوبت کنند
برتر از ہفت انجمنش نوبت زند
برتر از نوبت ملک باقی اند
دور دایم روہا را ساقی اند

۳۹۹

ہرچہ از دے شاد گردی در بہان
از فراق آن بنید لیش آن زمان
ز انچہ گشتی شاد بس کس شاد شد
آخر از دے جت و همچون باد شد
از تو ہم بچہ تو دل دے سنہ
پیش کو بچہ تو خود از دے بچہ

۳۹۹

مملکت کان می نسا ند جاؤان
اے دلت خفتہ تو آزا خواہان

۳۹۹

۶۵۲
تجدید عالم آخر آن جهان و رایش ارپید اشک
در حکم کس یک لحظه اینجا بدے
دنیا و عقبه

دوین

پیدا و خورشید از دهن

دوین از دهن
چون امان خواهد زد دوزخ از خدا
دوین از دهن
که خند ایا دور دارم از فلان

دوین از دهن

دوین از دهن
تا نگوی دوزخ یزدان کجاست
تا نگوی دوزخ یزدان کجاست
بست پوشیده یقین ز آب گلست
اوج را بر مرغ دام و فخر کند
تا بگوی دوزخ است و اژدها

دوین از دهن

دوین از دهن
عشق بس گرم است اندر لا مکان
عشق بس گرم است اندر لا مکان
ز آتش عاشق ازین رو صغی
گویشش بگز بسکناے محترم

دین

ایمان جلائی باطن حق

دین
میکند موصوف غیبی را صفت
تا گمان آید که ایشان را رهند
نہ باطل گرمانند این بہ
قلب را ابلہ ہوے زر خرید
قلبہا را خرچ کردن کے توان
ہر یکے زین و نشاہنا زان رهند
این حقیقت دان نہ حق اند این ہمہ
زانکہ بے حق باطلے ناید پدید
گر نبودے در جہان نقد روان

پس مگو کاین جمله دینها باطل اند
پس مگو جمله خیال است و ضلال
آنکه گوید جمله حق است احمقیت
پس محاکمی بایدش بگزیده

باطلان بر بوسه حق دایم دل اند
بے حقیقت نیست در عالم خیال
و آنکه گوید جمله باطل آن شقیست
در حق یاقین اتحا نهاده دیده

مشق

تو چون عزم دین کنی با اجتهاد
که مرو آنسو بپندیش اسے غوی
تو ز بیم بانگ آن دیو لعین
که بلا فردا و پس فردا مراست
مرگ بینی باز کوا از چپ و راست
باز عزم دین کنی از بیم حبان
پس سلاح بر بندی از علم و حکم
باز بانگ برزند بر تو ز مکر
باز بگریزی ز راه روشنی

دیو بانگت برزند اندر نهاد
که اسیر رنج درویشی شوی
و اگر ریزی در ضلالت از یقین
راه دین پویم که مهلت پیش پاست
میکشد همسایه را تا بانگ خاست
مرد و سازی خوشن ایکن مان
که من از خونی نیارم پائے کم
که بترس و باز گز از رنج و فقر
آن سلاح و علم و فن را بفلکی

مشق

تو نمیدانی که آخر کیستی
چون نهی بر پشت کشتی بار را
تو نمیدانی که از هر دو کئی
گر بگوئی تا ندانم من کیسم
من درین ره ناجیم یا غرقه ام
من نخواهم رفت این ره با گمان

جهد کن چندانکه دانی چستی
بر تو کل میکنی آن کار را
غرق اندر سفر یا ناجی
بر نخواهم تاخت در کشتی ویم
کشف گردان کز کد امین فرقه ام
بر امید خشک همچو دیگران

بر عینت دین از روی
شیطان

جهد در کار دین

بیسج بازرگانے ناید ز تو زانکه درغیب است ستر این دورو
 آجر تر سنده طبع و شیشه جان در طلب نفع سود دارد و نه زیان
 بل زیان دارد که محروم است و خوار نوز او باید که باشد شعله خوار
 چونکه بر بوک است جمله کار ما کار دین اولی کزان یابی رها
 نیست دستوری برین جابرق باب جز امید الله علم بالصواب

سر ز شکر دین ازان تافتی کز پدر میراث مفتش یافتی
 مرد میسرانی چه داند قدامال رستم جان کند و مرجان یافت ال

بیش از سبب
 مصلحت ایدان مختلفه

چون نبی السیف به است آن سول است او صفدرانند و فحول
 مصلحت در دین ما جنگ و شکوه مصلحت در دین عیسای غار و کوه
 مصلحت داده است هر یک جدا مصلحت جوگر توئی مرد خدا

ذکر حق
 از ذکر حق

ذکر حق پاک است چون پاکی سیه رخت بر بندد بر و ن آید پلید
 چون در آید نام پاک اندر دمان نفع پلیدی ماند و نفع آن دمان

ذکر نورش فکر

اینقدر گفتیم باقی فکر کن فکر اگر بسامد بود رو ذکر کن
 ذکر آرد و فکر را در اهتر از ذکر را خورشید این افسرده ساز

فکر کن تا واری از فکر خود ذکر کن تا فکر گردی در جبه

ذوق مشرب در حکم
ذکر گو تا فسر تو بالا کند ذکر گفتن فسر را والا کند
۶۵۵

مناقب شریف و ضروری

عام می خوانند هر دم نام پاک این عمل نبود چون نبود عشق پاک
آنچه عیسائی کرده بود از نام هو میشدے پیدا در از نام او
چونکہ با حق متصل گردید جان ذکر آن نیست ذکر نیست آن
خالی از خود بود پر از عشق دوست پس ز کوزه آن تراود کان در دست
۵۸۲

چون در معنی زنی بازت کنند پیر فکرت زن که شهبازت کند
پیر فکرت شد گل آلوده گران زانکه گل خواری ترا گل شد چون بان
۵۸۳

ذوق مشرب و ضروری

فکر آن باشد که بکشاید رے راه آن باشد که پیش آید شے
۵۸۴

ذوق دارد هر کس در طاعت لاجرم نشکند از وے ساعت
۵۸۵

ذوق باید تا بد طاعت بر مغز باید تا بد دانه شجر
۵۸۶

آب کم جو تشنگی آور بدست تا بجو شد آبت از بالا دست
تا سقا هم رهم آید خطاب تشنه باش و الله اعلم بالصواب
۵۸۷

هیچ مستقی بگریزد از آب گرد و صد بارش کند مات و خراب
۵۸۸

جذب آبست این عطش در جان ما
ما ازان او دادیم آن ما

راز برودن اله
افلاس روز

چونکه اسرار است نهان در دل بود
آن مراد است زودتر حاصل بود
گفت پیغمبر که هر آن کو سر نهفت
زود گردد با مراد خویش جنت

در بیان این سه کم حنیان لبست
از ذهاب و زذهب و زنده است

کار پنهان کن تو از چشمان خود
تا بود کارت سلیم از چشم بد

سر غیب آنرا سرزد آموختن
کو ز گفتن لب تواند و خفتن

پیش با همت بود اسرار جان
از خسان محفوظ تر از عسل کان

بر لبش قفل است و در دل راز ما
لب خموش دل پراز آوازا
عارفان که جام حق نوشیده اند
راز ما دانسته و پوشیده اند
هر کرا اسرار حق آموختند
هر کردند و دانشش دختند

بجا و قنونا
تک و زیدی

تو گو ما را بدان شه با رعیت
با کریمان کار ما دشوار نیست

کوسه نو میدی مروا امید باست سوئے تاریکی مروا خورشید باست
ص ۲۵۴

نے مشو نو مید خود را شاد کن پیش آن فریاد رس فریاد کن
ص ۲۵۴

اتی گفتند نو میدی بد است فضل و رحمتهاست یارب بجد است
از چنین محسن شاید نا امید دست در فقر اکبایں رحمت زبند
بعد نو میدی بس امید باست از پس ظلمت بس خورشید باست
ص ۲۵۵

چونکه خورشید عنایت تافه است عاصیان را از کرم دریافته است
ز بس نادر ز رحمت باخته عین کفران را اناست ساخته
مومن و ترسا جهود و گبر و مغ جمله رادو سوئے آن سلطان الغ
مومن و ترسا جهود و نیک و بد جمله گان را هست رو سوئے احد
ص ۲۵۶

مختصر

رحم بر بیان

رحم بر دزدان و بر منحوس دست بر ضعیفان رحمت و بر جمعی است
بین زرنج خاص گسل ز انتقام رنج او کم بین نگر در رنج عام
ص ۲۵۷

رحم بر ضعیفان

رحم خواهی رحم کن بر اشکبار رحم خواهی بر ضعیفان رحمت آر
ص ۲۵۸

رحم بر عام

بر همه کفار ما رحمت است گرچه جان جمله کافر نفقت است
ص ۲۵۹

بنی عقیل ۶۵۸
در حکم لطف غالب بود بر وصف خدا
رحم شفت

واجب ارم گفت پیغمبر که بر این سه گروه
آنکه او بعد از عزیزی خوار شد
رحم آید، از شهر اند، از کوه
وان تو نگریم که بے دینار شد
وان سوم آن عالمی اندر جهان
بتلا گرد میان جانان
منه

ازین دین و دینیت گریزی بحسب در کوزه
چند گنج، قسمت یک وزه
منه

ز دل و تنوینی آنکه او از آسمان باران دهد
هم تواند کوز رحمت نان دهد
منه

ننگ درویشان درویشی ما
روز و شب از روی اندیشی ما
منه

این همه غمها که اندر سینهاست
از غبار و گرد و باد و بوداست
این عنان پنج کن چون دایست
این چنین و آنچنان و سواست
منه

خواجه پندارد که روزی ده دهد
این نمی داند که روزی ده دهد
منه

اے دوید و سوئے دکان از پگاه
مین بسجد رو، بجو زرق از آل
منه

اے بسا کاریز پنهان، چنین متصل با جانان یا غافلین
منه

بذوق
 سے کشیدہ ز آسمانہا و زمین
 در عالم
 مایہا تا گشتہ جسم تو سیمین
 ۶۵۹

تو ز صد میجویع شربت میکشی
 ہر چه زان صد کم شود کاہد خوشی
 چون بگوشد از درون چشمہ سنی
 راستراق چشمہا گردی غنی
 چشمہ آب و درون چنانہ
 بہ زرد و دے کان نہ در کا شانہ
 قلعه را چون آب آید از برون
 در زمان امن باشد بر فزون
 چونکہ دشمن گرد آن حلقہ کنند
 تاکہ اندر خون شان غرقہ کنند
 آب بیرون را بہ بند آن سپاہ
 تا نباشد قلعه را ز انہا پناہ
 آریمان یک چاہ شوے از درون
 چہ صد حیون شیرین از برون

گر چہ بان را پردر مکنون کنند
 روزے تو چون نباشد چون کنند

بر سر ہر لقمہ بنوشته عیان
 کہ فلان ابن فلان ابن فلان

رزق از دے جو بجز از زید و عمر
 مستی از دے جو بجز از بنگ و خمر
 منعی ز خواہ نے از گنج و مال
 نصرت از جوے نہ از عم و خال

این زمین و تختیان پردہ است و بس
 اصل روزی از خدا دان ہر نفس
 کہ اصول دخل اینہا بودہ اند
 ہم ازینہا میکشاید رزق بند
 دخل از انجا آمدستش لاجرم
 ہم از انجا میکشد داد و کرم
 چون بکاری در زمین اصل کار
 تا بروید ہر یکے را صد ہزار

چون دوسہ سالے نروید چون کنی جز کہ در لایہ و عسا بر سر زنی
دست بر سیر میزنی سوئے الہ دست و سر بر دادن زرش گواہ
تا بداند کاصل اصل رزق است تا ہم از وے جوید آنکو رزق است
مکمل

عشق رزق رزق فلا گر بخوابی در نخواهی رزق تو پیش تو آید دوان از عشق تو
مکمل

آنچنانکہ عاشقی بر رزق وزا هست عاشق رزق ہم بر رزق خوار
گر تو نشتمانی بیاید بر درت ورتو بشتابی دهد در دست
مکمل

مین تو کل کن طرزان پاو دست رزق تو بر تو ز تو عاشق تراست
گر ترا صبرے بدے رزق آمدے خویش را چون عاشقان بر تو زوے
مکمل

فلا رزق انسانی توکل فی السماء رزقکم نشیدہ اندرین پستی چہ بر چنیدہ
مکمل

اے ز غم مرده کہ دست از تہیت حق غفور است و رحیم این ترس چیت
مکمل

جلہ را رزاق روزی میدہد قسمت ہر یک بہ پیش می ہند
رزق آید پیش ہر کہ صبر جست رنج و کوشش ہا ز صبرے تست
مکمل

یاد کن رزق انسانی ساہبا خوردی و کم نامد ز خور ترک استقبال کن و ماضی نگر
نوت پوت خوردہ را ہم یاد دار منکر اندر غابر و کم باش زار
مکمل

ہر گرانی و کسل بخود از تن است
مغز کو از پوستہا آدادہ نیست
چون دوم بار آدمی دادہ بزاد
علت اولے نباشد دین او
می پرد چون آفتاب اندرافق
بلکہ بیرون از افق وز چرخها

جان ز خفت جملہ در پریدن است
از طبیب و علت اورا چارہ نیست
پائے خود بر فرق علتہا نہساد
علت آخرے نادر کین او
باعودس صدق و صفت بر تن
سے مکان باشد چو ارواح و سہ

جان حیوانی ندارد اتحاد
جان گرگان و سگان از ہم جداست
جمع گفتم جانہا شان من با ہم

تو مجو این اتحاد از جان باد
متحد جانہاے شیران خداست
کان یکے صد جان بود نسبت جسم

روح را توحید اللہ خوشتر است
دست و پا در خواب بینی ایتلاف
آن توئی کہ سبے بدن داری بن
روح دارد بے بدن سر کار و بار
باش تا مرغ از قفس آید برون

غیر ظاہر دست و پائے دیگر است
آن حقیقت دانند انش از کرات
پس مترس از جسم جان بیرون شدن
مرغ باشد در قفس بس بقرار
تا یہی سنی ہفت چرخ اورا زبون

روح ہاے کس قفسہا رستہ اند

انبیاء و رہبر شایستہ اند

حاشا بتہ تو برونی زین جہان

ہم بوقت زندگی ہم این زمان

روح ۶۶۲ در الحکم
روح ہنسی و جھلکی آنکہ تو جان خویش کے جان بود
روح شناسی پیشہ مردان بود
جان دیگر بہت با جسم ہستہ
غیر آن جانے کہ دارد گاو و خر

روح با علم و عقل روح با علم است و با عقل است یار
روح را با تازی و ترکی چہ کار
مسلط

روح بمعنی جان بمعنی درین رہ بخلاف
بست پھو تیغ چوین در غلاف
تا غلاف اندر بود بے قیمت است
چون برون شد سوختن را آلت است
مسلط

بسی پر عقل و دان
قدر جان زن ان می ندانی اے فلان
کہ بدادت حق بخشش را یگان
مسلط

عقل و ذکر و دان
لیک از تانیث جانزا باک نیست
روح را با مرد و زن اشراک نیست
از ذکر و زمونش برتر است
این نہ آن جان است کہ خشک و تر است
این نہ آن جان است کا فزاید بنان
یاسگے باشد چنین گاہے چنان
مسلط

عقل و حس اسیر عقل باشد اے فلان
حس اسیر روح باشد ہم بدان
دست بستہ عقل را جان باز کرد
کار ہائے بستہ را ہم ساز کرد
مسلط

روح چون من امر ربی محققیت
ہر مشائے کہ گویم متقینیت
اے عجب کو عقل شکر بار تو
وان جوابات خوش اسرار تو
اے عجب کو آن عقیقہ عقل خا
آن کلید عقل مشکہائے ما
اے عجب کو آن دم چون ذوالفقار
آنکہ کردے عقلہا را بقرار
مسلط

روزہ

در حکم

۶۶۳

مارس ج ۲

جان نباشد جز خبر در آزمون
 جان ما از جان حیوان بیشتر
 پس فرزند از جان ما جان ملک
 و ز ملک جان خداوندان دل
 زان سبب دگم شده مسجد شان
 جان او افزون تر از بود شان

هر که افزون خبر جان نفس فرزند
 از چپہ زازو کہ فرزند دارد خبر
 کو منزہ شد ز حس مشترک
 باشد انسزدون تو تخیل را اہل
 جان او افزون تر از بود شان

مکتب

بیل روجت چون سوئے بالا بود
 و رنگو نسائی سرت سوئے زمین

در تر اید، مرحبت آنجہ بود
 آفل حق لایحسب لآفلین

مکتب

روز و شب

روز و شب

روز و شب ظاہر و ضد و دشمن اند
 ہر یکے خواہان دگر را بچو خویش
 ز انکہ بے شب و خل نبود طبع را

لیک بہ دو یک حقیقت می تند
 از پیے تکیل و کار فصل غیش
 پس چہ اندر خرج آرد روز ما

مکتب

روزہ صوم

روزہ صوم

اندکے زین شرب کم کن بہر خویش

تا کہ یابی حوض کوثر را بہ پیش

مکتب

این دمان بستی دمانے باز شد

کو خوردہ لقمہاے راز شد

مکتب

لب فرو بند از طعام و از شراب

سوئے خوان آسمانی کن شتاب

مکتب

ہست روزہ ظاہر اساک طعام
 این دمان بند کہ چیزے کم خورد
 روزہ معنی توجہ دان تمام
 دان بہ بند چشم و غیرے ننگرد

در بیانیت
 لایمیانہ فی الاسلام

مرغ گفتش خواجہ در خلوت نایت
 از تربہ نہی فرمود آن رسول
 دین احمد را تربہ نیک نیت
 بدستے چون در رفتی اے فضول
 جمعہ شرط است و جماعت در نماز
 در میان است مرحوم باش
 امر معروف و زمن کر احترام
 سنت احمد مہل محکوم باش

صبر نبود چون نباشد میل تو
 ہین مکن خود را خصی رہبان مشو
 شہوت ارنمود، نباشد ہست مال
 خصم چون نبود چہ حاجت خیل تو
 دانکہ عفت ہست شہوت را گرد
 ہم غزا بر مردگان نتوان نمود

صلحتیہا بیزان

ریاست
 آفت ریاست

انچہ منصب میکنہ یا جابلان
 عیب و مخفیست چون آلت بیافت
 از فضیحت کے کند صدارسلان
 بارش از سوراخ بر صحرا شافت
 چونکہ جاہل شاہ حکم مڑ شود
 جملہ صحرا مار دکر دم پر شود

حرص بیاکتناست و این بجاہ است
 حرص بپا از شہوت حلق است و فرج
 حرص شہوت مار و منصب لڑا است
 در ریاست بست چندان است درج

حکم چون در دست زندان او قنادر
لاجرم ذوالنون به زندان افتاد
چون قلم در دست قنادر بود
لاجرم منصوب بردار بود
چون سفیهان را بود کار و کیس
لازم آمد قتلوان الانبیا
ملک

حکم چون در دست گمر است قنادر
جاه پندارید و در چاه قنادر
احمقان سرور شدند و ز بیم
عاقلان سرها کشیده در گیم
۳۳۹

خلاف اصلیت

مراسیر از لقب کردند شاه
عکس چون کافر نام آن سیاه
شد معنای بادیه خو خواره نام
نیکبخت آن پس را گویند عام
برایر شهوت و حرص و اهل
بر نوشتن میر یا صد اهل
آن اسیران اجل را عام داد
نام میدان اجل را ندر بلاد
صدر خوانندش که در صف نعال
جان او بسته است یعنی جاه و مال
۳۴۰

عاریتی

آن چنداوندی که دادندت عوام
باز بستانند از تو همچو دوا
۳۴۱

ده خداوندی عاریت بحق
تا خداوندیت بخشد متفق
۳۴۲

نیست بایست

از الوهیت زند در جاه لاف
طامع شرکت کجا باشد معاف
حرص خلق و فرج هم از بدر گیت
لیک منصب نیست آن شکست گیت
نیج و شاخ این ریاست را اگر
باز گویم دفترے باید دگر
صد خورنده گنجند اندر گرد خوان
دور ریاست چون نه گنج در جهان
۳۴۳

۶۶۶
در حکم
او نخواهد کاین بود بر پشت خاک
تا پسر بکشد پدر از اخراج
ریاست

در ریاضت آئیند بے رنگ شو
محو آهن ز آهنی بیرنگ شو
خویش را صافی کن از او صاف خود
تا به بینی ذات پاک صاف خود
بے اندر دل علوم انبیا
بے کتاب و بے معید و اوستا
ریاضت
در ریاضت

مرون تن در ریاضت نهنگیت
رنج این تن روح را پائید گیت
۱۱۹

چون کند تن را سقیم و بالکے
عے خود نه بند سالکے
این ریاضتھا درویشان چرست
کان بلا بر تن بقاے جان باست
بجای فانی یا نایم عبادتی
۲۶۵

علیے را یک سخن ویران کند
رو بهرسان خفته را شیران کند
زبان ناسان
آفت ناسان

نکته کان حبت ناگه از زبان
چو تیرے داں کہ جستان از کمان
وانگردد از ره آن تیرے پیر
بند باید کرد سیلے را ز سر
۲۷۵

صبر و خاموشی جذوب حمت است
وین نشان جستن نشان علت است
انصتوا به پذیر تا بر جان تو
آید از جانان جزاے انصتوا
گفت افزون با تو بغر و شتر و بجز
بذل جان و بذل جاہ و بذل زر
۲۸۵

زکوة در حکم ۹۹۶
چند گاهے بے بے گوش شو وانگهان چون لب حریف نوش شو
چند گفتی نظم و نثر و راز فاش خواجہ یکروز امتحان کن گنگباش

زم گو، بس کن گو غیہ صواب و سوسہ مفرد سفس در لیلین خطاب

آدمی مخفیست و وزیر زبان این زبان پرده است بر درگاه جان
چونکہ بادے پرده را در ہم کشید برتر صحن خانه شد بر ما پدید

این زبان چون سنگی فم آہن و بخت و آنچه بجد از زبان چون آتش است
سنگ آہن را مزن بر ہم گزاف کہ ز روے نقل کہ از روے لاف
زانکہ تار یک است و ہر سو پنبہ زار در میان پنبہ چون باشد شرار

گر سخن خواہی کہ گوئی چون شکر صبر کن از حرص و این حلوا بخور
صبر باشد مشتہائے زیر کان ہست حلوا از برائے کو دکان
ہر کہ صبر آورد گردون برود ہر کہ حلوا خورد واپس ترود

جوشش و افزونے زر و زکوة عصمت از فحشا و منکر و صلوة
بہشت افزونے مال

مال در ایشار اگر گردد تلف و در درون صمد زندگی آید خلف

مخاطبات ۶۶۸ در حکم زکوٰۃ
آن زکوٰۃت کیسات را پاسبان وان صلاتت ہم زگران شد شبان
صلوات

نہایت بدست از زکوٰۃ این نماید از پی منغ زکوٰۃ وز زنا افتد و با اندر جہات
صلوات

زہد و تقوی اصل کار
کار تقویے دارد و دین و صلاح کہ از و باشد بد و عالم فلاح
صلوات

چونکہ تقویے بہت دوست ہوا حق کشاید ہر دوست عقل را
صلوات

زکے آرزو
آرزو بگذارتا جسم آیدش آرمودی کہ چنین میایدش
آرزو جستن بود بگریختن پیش عدلش خون تقویے ریختن
صلوات

زکے دنیا
ترک دنیا ہر کہ کرد از زہد خویش پیش آمد پیش او دنیا و بیش
صلوات

زکے دنیا
اے بسا علم و ذکاوات و فطن گشتہ رہو را چو غول را ہزن
بیشتر اصحاب جنت ابلہ اند تاز شہر فیلسوفی می رہند
خویش را عیان کن از جملہ فضول ترک خود کن تا کند رحمت نزول
زیر کی ضد شکست است و نیاز زیر کی بگذار و با گوئے بساز
صلوات

سبب و سبب
تفاوت میان سبب

آب از جو شش ہی گردو هوا
بلکہ بے اسباب و بیرون زین حکم
تو ز طفلی چون سببها دیدہ
باسببها از سبب غافل
چون سببها رفت بر سر میزنی
رب مہیگو یذرو سوے سبب
گفت زین پس من برانیدم ہمہ
گویدش بر قوالعاد و اکارتست
لیک من آن ننگرم، رحمت کنم
حاصل آنکہ در سبب چچیدہ

دان ہوا گرد و زسری آبها
آب رویانید تکوین از عدم
در سبب از جہل بر چچیدہ
سوئے این رو پوشہ از ان مایلی
ربتا و ربتنا ہا میسکنی
چون ز صنم یاد کردی اسے عجب
ننگرم سوئے سبب دان و مدہ
اسے تواند تو بہ و وثاق نست
رحمتم پر است بر رحمت تنم
لیک معذوری ہمین را دیدہ

تفاوت میان سبب

در سبب چون ہیرادت کرد رب
بس کسے از کسے فاقان شدہ
بس کس از عقد زنان قارون شدہ
پس سبب گردان چو دم خر بود

پس چرا بدظن نگردی در سبب
دیگران زان کسبہ عریان شدہ
دیگرے از عقد زن مدیون شدہ
تکیہ بروئے کم کنی، بہتر بود

تفاوت میان سبب

آنکہ بیرون از طبایع جان اوست
بے سبب بیند چو دیدہ شب گزار
بے سبب بیند نہ از آب و گیا
این سبب ہجو مریض است و علیل

منصب خرق سببها آن اوست
تو کہ در حسی سبب را گوش دار
چشمہ چشمہ معجزات انبیا
این سبب ہجو چرخ است و فقیل

شب چراغیت را فیتلے تو بتاب پاک دان دینہا چراغ آفتاب
 ص ۱۱۱

انیا در قطع اسباب آمدند معجزات خویش بر کیوان زدند
 بے سبب مریخ را بشکافتند بیے زراعت چاش گندم یافتند
 ریگہا ہم آرد شد از سببے شان چشم بزریشم آمد شکشان
 جملہ قرآن است در قطع سبب غرور ویش و ہلاک بولہب
 ص ۱۱۲

سنتے نہاد و اسباب و طرق طالبان را زیر این اروق تنق
 بیشتر احوال بر سنت رود گاہ قدرت خارق سنت شود
 سنت و عادت نہاد و بامزہ باز کردہ خرق عادت محبزہ
 بے سبب گر عز بنا موصول نیست قدرت از غزل سبب معزول نیست
 اے گرفتار سبب بیرون پیر یک غزل آن سبب ظن بہر
 ہر چہ خواہد آن سبب آورد قدرت مطلق سببہا برود
 یک اغلب بر سبب را ند نفاذ تا بداند طالبے جستن مراد
 ص ۱۱۳

این سببہا بر نظر ما پردہ است کہ بہ مردیدار صنعتش اسراست
 ص ۱۱۴

گفت یارب بندگان ہستند نیز کہ سببہا را بدرند اے عزیز
 چشم شان باشد گزارہ از سبب درگزشتہ از حجب از فضل ب
 کے شود محبوب ادراک بصیر این سببہاے حجاب گول گیر
 ص ۱۱۵

سنگ بر آہن زنی آتش جہد
سنگ و آہن خود سبب آمد و لیک
کاین سبب را آن سبب آورد پیش
این سبب را آن سبب عامل کند
و ان سببها کانبیایا را ہر بہرست
این سبب را محرم آمد عقل با
ہم با برحق قدم بیرون ہند
تو بیلا ترنگر اسے مرد نیک
بے سبب کے شد سبب ہرگز بخش
مازگا سے بے پروا حاصل کند
آن سببها زین سببها برترست
و آن سببها راست محرم انبیاء

ہست بر اسباب اسباب دیگر
در سبب منکر در ان افکن نظر

آنچنان دلہا کہ بدشان ماو من
چارہ آندل عطاے مہد لیت
بلکہ شرط قابلیت داداوست
اینکہ موئے را عصا ثعبان شدہ
صد ہزار ان معجزات انبیاء
نیت از اسباب تصرف خداست
قابل اگر شرط فعل حق بدے
نعت شان شد بل اشد قسوة
دادا و اراقا بلیت شرط نیت
داد لب قابلیت ہست پوست
بچو خورشیدے کفش رخسان شدہ
کان نگنجد در ضمیر و عقل با
نیستہا راقا بلیت از کجاست
پچ مہد و مے بہ ہستی نامدے

احمقانہ از سنان رحمت مجو
از دم شمشیر تو رحمت مجو
با سنان و تیغ لا بہ چون کنی
در دمان از دما رو بہ ہراو
زان شہے جو کان بود در دست او
کو اسیر آمد بدست آن شہے

من نیم صبح شهنشہ دور از تو یک دارم در تجلی نور از تو
۱۲۹

جامه پوشان را نظر بر گاز است جانِ سراین را تجلی زیور است
۱۳۸

چون تجلی کرد اوصاف قدیم پس بسوزد وصفِ حادث را گیم
۱۳۹

پس ازین رو علمِ حشر آموختن نیست ممنوع و حرام و ممتن
بهر تمیز حق از باطل نکو است سحر کردن شد حرام اے مرد دوست
۱۴۰

علم جاز و عمل با عارف

از سفر ما بندہ کیخبر و شود بے سفر ما ماه کے خوش و شود
از سفر بیدق شود فرزند راد و ز سفر یا بید یوسف صد مراد
۱۴۱

سفر
برکات سفر

کاین تحرک شد تبرک را کلید وز تحرک گردی اے دل مستفید
۱۴۲

پایہی گشتن بہ است از نقش تنگ ریخ غزبت بہ کہ اندر خانہ جنگ
۱۴۳

فایدہ سفر

یک شیرینی و لذت مقرر هست از اندازه ریخ سفر
آنکہ از شهر و ز خویشان بغری کز غریبی ریخ و مختہا بری
۱۴۴

موجِ خاکی ختم و دوسم و فکر است موجِ آبی صحو و سحر است و فکاست
تاوینِ فکری ازان بکری تو دور تاوینِ مستی ازان جامی تو کور
ص ۱۸

اے تو مارسته ازمین فانی رباط تو چه دانی صحو و سحر و انبساط
وربدانی نقلت از ابے جد است پیش تو این نا بیاچون ابجد است
ابجد و هوز چه فاش است و پدید بر همه طفلان و معنی بسن بعد
ص ۶۹

قطره از باد مانے آسمان پر کند جاز از منے و ساقیان
تاچه سیتها بود املاک را و از جلالت روحه مانے پاک را
که بیوے دل بران مے بسته اند ختم بادہ این جهان بشکسته اند
ص ۲۰۶

چون بجوئی تو توفیق حسن بادہ آب جان بود ابرق تن
چون بنفراید مے توفیق را قوت مے بشکند ابرق را
ص ۲۹۴

خاصه آن بادہ که از خم نبیست نه مے که مستی او یک نشیست
ص ۳۲۹

پس غذائے عاشقان آمد سماع که از و باشد خیال اجتماع
قوتے گیرد خیال است ضمیر بلکه صورت گردد از بانگ صغیر
ص ۳۱۹

۶۷۴
 آتش عشق از نوا ما گشت تیز
 در را حکم
 آتخت آنکے آتش آن جو ریز
 سماع

بر سماع راست ہر کس چیز نیت
 طعمہ ہر مرنگے انجی نیت
 دہشت

نالہ سرناء و آواز دہل
 اندکے ماند بدان تا قور کل
 پس کیماں گفت اند این لحنہا
 از دوا چرخ بگفتیم ما
 بانگ گردشہائے چرخ استاین طبق
 می سرانیدش بہ طنبور و جلق
 مومنان گویند کاشا بہشت
 نغز گردانید ہر آواز زشت
 ماہم از اجزائے آدم بودہ ایم
 در بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم
 گرچہ بر مار نخت آب و گل شکے
 یاد ما آید از انہا اندکے
 فخر بہشت

سوال
 جنت
 گفتم پیغمبر کہ جنت از آلہ
 گر ہی خواہی ز کس چیزے خواہ
 ورنخواہی ضامنم پس مر ترا
 جنت المادائے و دیدار خدا
 ۴۹۹

یہ سوال
 توفیق دادہ
 راہ چہ بود پر نشان پایا
 یا چہ بود ز زبان راہ ہا
 ۴۹۵

دشوار سے راہ
 راہ دین زانرو پراز شور و شرست
 کہ نہ ہر راہ محنت گوہرست
 در رہ این ترس امتحانہائے نفوس
 ہر چو پرویزن بہ تمیز سبوس
 ۴۹۵

چونکہ باشیخی تو دور از زشتی
روز و شب تیارے و در کشتی
در پناہ جان جہان بخشے توی
کشتی اندر خفتے رہ میردی
گسل او پیغمبر آیام خویش
تکیہ کم کن برفن و بر کام خویش
گرچہ خیری چون وی رہے دلیل
ہیچو رو بہ وصلائے و ذلیل
ہین میرالا کہ با پرہائے شیخ
تا بہ بینی عون شکر ہائے خوش

۲۱۴

اندرین رہ ترک کن طاق و طرب
تا قلاؤزت نجسہد تو مجنبت
ہر کہ ادبے نہ نجسہد دم بود
جنشش چون جنش کر دم بود

۲۱۵

راہ دین ہر گم رہے خود کے رود
عارفے باید کہ مرد رہ بود

۲۱۶

جملہ در زنجیر و ہم دہبتلا
میروند این رہ بغیر اولیا

۲۱۷

نہج خانہ

یار میجو تا بیابی راہ را
ور نہ کے دانی تو راہ و چاہ را
یار شو تا یار بسینی بے عد
زانکہ بے یاران بانی بے مد
ہم رہے جو کہ ترا یکرو کند
وز ہمہ سو روئے تو آنسو کند
ہم رہے نہ کہ بود خضم خسرو
فرستے جوید کہ جاسم تو درد

۲۱۸

آنکہ او تنہا براہ خوش رود
بارفیقان سیر اوصد تو بود

۲۱۹

تو مبین آن پاہیسا را بر زمین
زانکہ بردل میرود عاشق یقین

سیرت پائے دل

از رو و منسزل ز کو تاه و دراز
دل چه داند کوست مست و لغواز
آن دراز کو تاه و صاف تن است
رفتن از روح دیگر رفتن است
سیر جان بسیرن بود از دور
جسمها از جان بایموزند سیر

۲۲۴

سیر عارف هر دے تا تخت شام
سیر زاهد هر دے یکروزه راه
گرچه زاهد را بود روزے شگرف
کے بود یکروزه خمین الف
قدر هر روزے نه عمر مردگار
باشد از سال جہاں پنجہزار

۲۲۲

همچنانکہ سهل شد مار حشر
سهل شد ہم قوم دیگر اسفر

۲۲۵

جہد کن تا نور تو رخشان شود
تا سلوک این رہت آسان شود
جہد کن تا مزد طاعت درسد
بر مطیعان انگہت آید حد

۲۹۴

هر روش هر ره کہ آن محمودیت
عقبہ و مانعے ور ہر زیت

۲۹۵

خوے شامان در رعیت جا کند
چرخ اخضر خاک را خضر کند
شہ چو حوضے دان حشم چون لہا
آب در لولہ رود از کولہا
چونکہ آب جملہ از حوضیت پاک
ہر یکے آبے دہ خوش فو قناک
ورد دران جوض آب شور است و پلید
ہر یکے لولہ مہسان آرد پدید

۲۹۶

بد بود اجسام هر شکر ز شاه
 تو بخشم شه زنی آن تیغها
 بر برادر یگینا بے میزنی
 شه سیکه جان است و شکر پازو
 آب روح شاه اگر شیرین بود
 که رعیت دین شه دارند و بس

دان زنده آن تیغ بر اعدای جاه
 ورنه بر اخوان چه خشم آمد ترا
 عکس خشم شاه گزیده ده منی
 روح چو آبست و این اجسام جو
 جلد جو پا پر ز آبب خوش شود
 انجبین نسیم بود سلطان محسن

بت شام از ازمایه بر پشت
 دور باش و پینه و شمشیر با
 بانگ چاو شان و آن چو گاهها
 از برائے خاص و عام رگرز
 از برائے عام باشد این شکوه
 تامن و مانائے ایشان بشکند
 شهر ازان امین شود کان شهریار
 پس میرد آن موسیها و نفوس
 باز چون آید بسوسے بزم خاص
 حلم بر حلم است و رحمتها بجوش
 طبل و کوس و هول باشد وقت جنگ
 بت دیوان محاسب عالم را
 آن زره و آن خود در جنگ و غا
 جوشن و خود است مرچالیش را

بول سرهنگان و صارها بدست
 که بلزند از مهاست شیر با
 که شود دست از همیشه جاها
 که کند شان از شه نشاهی خبر
 تا کلام کبر بنهند آن گروه
 نفس خود بین فتنه و شر کم کند
 وارد اندر قهر و خرم و گیر و دار
 هیبت شه مانع آید زان نخوس
 که بود آنجا مهاست یا قصاص
 نشوی از غیر جنگ و نه فروش
 وقت عشرت با خواص و از جنگ
 و آن پر و یان گرفت جام را
 وین شراب و نقل در بزم صفا
 این حسر و بر و بر و مر تعیش را

شاہ
بوسہ بردند از خمِ پابندی
ملک را بر ہم زدند بید زنگ
ہر شان بہادِ چشم و دہان
تا ستانند از جہان داران خراج

در حکم
بادشاہانِ جان اند بد رگی
ور نہاد ہم دار سرگردان و زنگ
یک حق بہر ثباتِ این جان
تا شود شیرین برایشان تخت و تاج

ترک خویشی کرد ملک جو زیم
ہمو آتش باکش پو نہیت
چون نیسا بدایمچ خود را میخورد

آن شنیدستی کہ الملک عقیم
کہ عقیم است و در افرزند نیست
ہر چہ یابد او بسوزد بر درو

نہ بہ مخزنِ بہادِ گوہر شہ شود
ہمو عسکرِ ملک دین احمدی

شاہ آن باشد کہ از خود شہ شود
تا بسا نہ شایہئے او سردی

شاہ مردِ صالح است آزاد اوست نہ اسیر حرص و فرج است و گلوت

بد بہ نسبت باشد اینرا ہم بدان
کہ یکے را با ہو گر پو نہ نیست
مریکے را ز ہر و دیگر را چون قہ نہ
نبتش با آدمی باشد مہمات
خلق خاکی را بود آن مرد و داغ

بس بد مطلق نباشد و جہان
در زمانہ ایچ زہر و قہ نیست
ہر یکے شد باد گر یک پاسے بند
زہر ماران، مار را باشد حیات
خلق آبی را بود و ریاحو باغ

شرف
مرد و شرف مطلق

شکر صورتی هر نعمتی و زحمته هست این را دوزخ آنرا جنتی

ص ۲۶۴

شکر

مغایرت

گر نکرده شرع افسون لطیف بر دریدے ہر کسے جسم حریف
شرع بہرہ فاع شرراے زند دیورا در شیشہ جت کند
از گواہ و از میسین و از نکول تا بہ شیشہ در رد و یو فضول

شرع چون کیل و ترازدان یقین کہ بد و خصمان رہند از جنگے کین
گر ترازد و نبود آن خصم از جدال کے رہد از وہم حیف و احتیال

شکر

شکر خفا

شکر یزدان طوق ہر گردن بود نے جدال و در ترش کردن بود

ص ۲۶۵

شکر گویم دوست را در خیر و شر زانکہ ہست اندر قضا از بد و تر

ص ۲۶۶

شکر کن مر شا کران را بندہ باش پیش ایشان مردہ شو پائیدہ باش

ص ۲۶۷

شکر منعم واجب آمد و رخد ورنہ یک شاید در خشم ابد

ص ۲۶۸

گفت چون توفیق یا بد بندہ کہ کند ہمانے فرخندہ

ص ۲۶۹

شکر در خفا
شکر در خفا
شکر در خفا

مال خود ایشا را او کند جام خود ایشا را او کند
 شکر او شکر خدا باشد یقین چون با حسان کرد توفیقش قرین
 ترک شکرش ترک شکر حق بود حق او لا شکر سبحان ملحق بود
 شکری کن مر خدا را در نعم نیز میکن شکر و ذکر خواجہ ہم
 رحمت مادر اگر چه از خداست خدمت او ہم فریضہ است و منزهت

۵۶۵

و انشا

خاکِ نعمت خوشتر از نعمت بود شکر بارہ کے سوئے نعمت رو
 شکر جان نعمت و نعمت چو پست زانکہ شکر آرد ترا تا کوئے دست
 نعمت آرد غفلت و شکر انتباه امید نعمت کن بدام شکر شاه
 نعمت شکر کند ہر حشیم و سیر تا کنی صد نعمت ایشا فقیر
 سیر نوشی از طعام و نقل حق تار و داز تو شکم خواری مدق

۲۵۵

ناتجای

گر نہ ہر سوئے من گردد زبان شکر ہائے او نیاید در بیان

۴۴۵

شہادت

شرط ایمان

تا بخوانی لا الہ الا اللہ را ورنیابی پنج این راہ را

۴۲۵

شواہد ظاہری

این نماز و روزہ و حج و جہاد ہم گواہی دادن است از اعتقاد
 این زکوٰۃ و ہدیہ و ترک حد ہم گواہی دادن است از سر خود

۳۱۵

این گواہی ہست انہما زبان خواہ فعل و خواہ قول و غیر آن

۳۱۵

شیطان

در حکم

۶۸۱

عذر ناقص نہیں

قول و فعل بے تناقص بادت تا قبول اندر زمان پیش آیت
 قول و فعل اظهار سر است و ضمیر هر دو پیدا میکند هر سیر
 چون گواہ است تزکیه شد قبول ورنه مجبوس است اندر قول مول

تزکیه باید گواہان را بدان تزکیش اخلاص موقوفی بران
 حفظ لفظ اندر گواہ قولی است حفظ عهد اندر گواہ فعلی است
 گر گواہ قول کر گوید، رد است در گواہ فعل کر گوید، بد است

شیطان

تبر از شیطان

مفل جان از شیر شیطان باز کن بعد از انش با ملک انباز کن
 تا تو تار یک و ملول و تیره دان که باد یو لعین همیشه

در میان شیطان

گفت ابلیس لعین دادار را دام ز فتنه خواهم این آشکارا
 زرد سیم و گل اسپش نمود که بدین تانی خلائق را ربود
 گفت شا باش و ترش آ و بخت لج شد ترنجبیده و ترش همچو ترنج
 پس جواهر باز معدنهای خوش کرد آن پسمانده راحق پیشکش
 گیر این دام دگر را اے لعین گفت ازین افزون به اے نعم لعین
 چرب و شیرین و شراب است خمین دادش و بس جامه ابریشمین
 گفت یارب بیش ازین خواهم بد تاب بندم شان بکل من سد
 تا که مستانت که زو پر دل اند مرد و ار این بند بار بگسلند
 تا بدین دام و رسنهای هوا مرد تو گردد و نامردان جدا

دام دیگر خواهم اے سلطان تخت
 خمر و چنگ آورد و در پیش نهاد
 سوئے اضلال ازل پیغام کرد
 نے یکے از بند گانت سوئے است
 دام محکم ده که تا گرد و تمام
 چونکه خوبئے زنان با او نمود
 پس زوانگست برقص اندر فتاد
 چون بدید آن چشمهای پُر طار
 و ان صفائے عارض آن دلبران
 روئے و خال و ابرو و لب و چمن عقیق
 قد چون سر و خرامان و چین
 چونکه دید آن غنچ بر حسب اوسبک
 عالمی شد و اله و حیران و ذنگ
 صد چو آدم را ملک ساجد شده

دام مرد انداز حیلست ساز سخت
 نیم خسته زو، بدان شد نیم شاد
 که بر آراز قعر کجاست نه کرد
 رود مادر کجاست او از گرد بست
 و افکنم در کام ایشان چو لجام
 که ز عقل و صبر مردان می ربود
 که بدو زو تر رسیدم بر مراد
 که کند عقل و خرد را در خسار
 که بسوزد چون سپند این دلبران
 گوئی خورتافت در پرده رستیق
 خد، چون یاسین و نترن
 چون تحسین حق از پرده تنک
 زان کرشمه و زان دلال نیک شنگ
 همچو آدم باز معسزول آمده
 ملاک ۱۱۴-۱۱۵

من سبب را نگرم که حادث است
 لطف سابق را نظر ساز میکنم
 ترک سجده از حد گیرم که بود
 این حد از دوستی خیزد یقین

زانکه حادث حادثی را باعث است
 و آنچه او حادث دوپاره میکنم
 این حد از عشق خیزد و نه جود
 که شود بادوست غیره بنشین
 ملاک ۱۵۹

بزرگ سجده زان شیطان

عند زین یونان

از چه رو گشتی چنین بر من شفیق

خاصه دزد چون تو قطاع لطیف

را و طاعت را بجان پیوده ایم
ساکنان عرش اہدم بدیم
عاشقان در گدے بودہ ایم
مہر اول کے زدل ذایل شود
۱۵۱

گفت اما اول فرشتہ بودہ ایم
ساکنان راہ را محسوم بدیم
ما ہم ازستان این سے بودہ ایم
پیشہ اول کعبہ از دل رود

معنی شیطان

مستحق لعنت آمد این صفت
نے ستور سے را کہ در مہر عجب ماند
۱۵۲

شیطنت گردن کشی بد در لعنت
اپ سرکش اعراب شیطان خواند

صبر نامی صفت

استحسان

بر تن ہمی ہنداسے شیر مرد
جملہ بہر نقیہ جان ظاہر شدن
۱۶۶

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد
خوف و جوع و نقص اموال و بدن

معنی از شیطان

ہست تعجیل از شیطان لعین
۱۶۷

کہ تانی ہست از یزدان یقین

وان شتاب از مہرہ شیطان بود
بارگیہ صبر را بکشید معطر
۱۶۸
لطف رحمن است صبر و احتساب
۱۶۹

این تانی پر تو رحمان بود
زانکہ شیطان نشنہتر ساند ز فقر
مکہ شیطان است تعجیل و شتاب

صبر نامی

تا بہ شش روز این زمین و این جہان
صد زمین و چرخ آوردے بدن
کہ طلب آہستہ آیدے سکت
۱۷۱

باتانی گفت موجود از خدا
ورع قادر بود کہ کن و نہ کن
این تانی از پیئے تعلیم تست

ایک صبرت نیست از دنیاے دون صبر چون داری ز نعم المساءدون
ایک صبرت نیست از پاک و پلید صبر چون داری از ان کت آفرید
ایک صبرت نیست از ناز و نسیم صبر چون داری ز الله کریم
ایک صبرت نیست از فرزند و زن صبر چون داری ز حئے ذوالنمن

۱۶۸

صبر باشد شستہائے زیر کان ہست حلوا از برائے کو دکان
ہر کہ صبر آورد، گردون پرورد ہر کہ حلوا خورد، واپس ترورد

۱۶۹

صبر آورد آرزو رائے ثواب صبر کن، والله اعلم بالصواب

۱۷۰

بیچ تسبیح ندارد آن درج صبر کن، الصبر مفتاح الفرج

۱۷۱

صبر گنج است شایع برادر صبر کن آشف یا بی تو زین رنج کہن
صبر سوئے کشف ہر سر بہرست صبر تلخ آمد، برادر شکر است

۱۷۲

صد ہزار ان کمی با حق آفرید کمیائے اسچو صبر آدم ندید
صبر را با حق قرین کن، اے فلان آخر و العصر را آنکہ بخوان

۱۷۳

صبر از ایمان باید سرکہ حیث لا صبر فلا ایمان له
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد ہر کلا نبود صبوری در نہاد

۱۷۴

صحب

من حجب دارم ز جو یا سنے صفا

در انکم

۶۸۵

صحب از جنت

کوردم در وقت صیقل از جفا

منش

صحب از جنت

رنج و غم راحتی پئے آن آفرید تا بدین ضد خو شدلی آید پدید

منش

آن بهاران بضمراست اندر خزان در بهار است آن خزان گریزان

منش

قند شادی میوه باغ غم است این فرح زخم است آن غم مرهم است

منش

زندگی در مردن و در محنت است آب حیوان در درون ظلمت است

منش

صحب

صحب

دل مده الا به هم دل غم نشان	مهر پاکان در میان جان نشان
تن ترا در حبس آب و گل کشد	دل ترا در کوئے اهل دل کشد
رو بچو اقبال را از مقبله	پیش نهاد دل طلب از همدل
صحب طالع ترا طالع کند	صحب طالع ترا طالع کند

منش

نور افزون گشت ره پیدا شود	عقل با عقل دگر دو تا شود
ظلمت افزون گشت ره پنهان شود	نفس با نفس دگر خندان شود

منش

سرکش از راست روزان آستان	راست کن اجزات را از رستان
هم ترا زود را ترا زود کاست کرد	هم ترا زود را ترا زود راست کرد

۶۸۶
ہر کہ بانارستان ہم ننگ شد در کئی فتاوہ و عطلش دنگ شد
در حکم صحت

ہر کجاشکر شکستہ میشود از دوسہ ست و محنت میشود
وصف آید باصلاح و مردار دل برو نہند کاینک یار غار
روگرداند چو بیند خشم را رفتن او بشکند پست ترا
ص ۱۶۳

ا بکار ثم الدار پس تو ہم بحبار ثم الدار گو اگر دے داری برو دلدار جو
ص ۵۵۱

جمیت و تنہائی نفس چون بانفس دیگر یار شد عقل جزوی عاقل و بیکار شد
گر ز تنہائی تو نومید سے شوی زیر ظل یار خورشید سے شوی
رو بجو یا خدائی را تو زود چون چپان کردی خدایا تو بود
ص ۵۵۱

بس سرائے پر ز جمع وانہی پیش چشم عاقبت بیان تہی
ص ۵۵۱

ہست جمیت بصورت در فشار جمع مہسنی خواہ بین از کردگار
نیت جمیت ز بسیار جسم جسم برابر باد قایم دان چون اسم
ص ۵۵۱

در علی سالہا باید کہ تا از آفتاب صل یا بد رنگ رختانی و تاب
ص ۵۵۱

و انیشاے غلغہ برگ بے برگی ترا چون برگ شد جان باقی یا فتنے و مرگ شد
ص ۵۵۱

از لقا هے هر كے چيزے خوری وز قران بر قرین چیزے بری
 چون ستاره با ستاره شد قرین لایق هر دو اثر زاید یقین
 از قران مرد وزن زاید پسر وز قران ننگ و آمین هم شرر
 وز قران خاک با بارانها میو ما و سبز ما از حیا نها
 وز قران سیرنا و آدمی دلخوشے و بیغمے خسری
 وز قران خسری با جان ما می زاید خوبے و احسانها
 قابل خوردن شود اجسام ما چون برآید از تفسر ج کلام ما
 سرخروئی از قران خون بود خون ز خورشید خوشی گلگون بود

اے خنک زشته که خوش شد حریف و اے گروے که جفتش شد خریف
 نان مرده چون حریف جان شود زنده گردد نان و عین آن شود
 بهیزم تیره حریف نار شد تیرگی رفته و همه انوار شد
 ورنکسار از خس مرده فتاد آن خرے و مردگی یکسو نهاد
 صبغة الله هست رنگ خم هو پیشها یک رنگ گردد اندو
 چون دران خم افتد و گویش قم از طرب گوید منم خم لا تم

چون تراغم شادے افزون گرفت روضه جانت گل و سوسن گرفت
 آنچه خوف دیگران آن است بط قوی از جبر و مرغ خانه است

دوستی تخم دم آخر بود ترسم از وحشت که او فاسد شود
 صحبت با شد جو شمشیر قطوع همچو دی در بوستان در زروع

نکته دینی

صحبت
صبحے باشد چو فصل نو بہار
ز عمارت ہوا و خیل ہزار

صحبت احصا
نہ کہ بہار دہم کا کون

تن میو شانید یاران ز بہار
کان بہار ان باد ز حمان میسکند
تن برہنہ جانب گلشن دوید
کان کند کان کرد بر باغ و رزان
ایک بگریزید از باد خستزان
گفت پیغمبر ز سرماسے بہار

۵۳

عقوبت بہار

چونکہ دندان ترا کرم اوستاد
تا کہ باقی تن نگر و دزار ازو
نیت دندان بر کنش اسے اوستاد
گرچہ بود آن تو شو بیزار ازو

۲۱۸

غیت دین ایام جوانی

اے خنک آزا کہ او ایام پیش
اندر ان ایام کش قدرت بود
وان جوانی ہر سچو باغ سبز و تر
مغتم دارد، گزارد و ام خویش
صحت و زور دل و قوت بود
میسر ساند بیدار و بے بار و بر

۱۳۴

چشمہائے قوت و شہوت و ان
خانہ معمور و سقفش بس بلند
نور چشم و قوت ابدان بجا
میں غنیت دان جوانی اسے پسر
بزمی گرد و زمین تن بدان
معتدل ارکان و بے تخلیط و بند
قصر محکم خانہ روشن بصفاء
سرفرو و آواز بکن خشت بد

۱۳۵

پیش از ان کا ایام پیری در رسد
گردنت بند و بھیل من رسد

۳۳

خالک خوره گردد و ریزان تراست
 آب زور و آب شهوت منقطع
 ابروان چون پاردم زیر آمده
 از تشنج رو چو پشت سوسمار
 بر سر ره زادکم مرکوب است
 روز نیک لاشه لنگ دره دراز
 بیجھائے خوے بحکم شده
 هرگز از طوره نجات خوش تر است
 اوز خویش و دیگران تا قطع
 چشم را غم آمده تازی شده
 رفعت نطق و طعم دندانها ز کار
 هم قوی و دل تنگ تن نادرست
 کارگر ویران عمل رفته ز ساز
 قوت برکنیدن آن کم شده
 ۱۲۸۵

تا مرد است این چراغ با گهر
 میں فتیش ساز و روغن زودتر
 ۱۲۸۵

پند من بشنو که تن بند قوی است
 کہنہ بیرون کن گرت میل نوی است
 ۱۲۸۵

رنج گنج آمد که رجهت باد روست
 مغز تازه شد چو بخراشید پوست
 ۱۲۸۵

بر فیداری سوئے آن باغ گام
 بوئے افزون جو و کن دفع ز کام
 ۱۲۸۵

جنبش خلق از قضا و وعده است
 تیزے و ندان ز سوز معده است
 ۱۲۸۵

صدق جان دادن بودین سابقوا
 از نئے برخوان رجال صدقوا
 ۱۲۸۵

بیمار صدق کذب دل بسیار آمد ز گفتار دروغ
ز آب و روغن بیج نفوذ و فروغ
در حدیث راست آرام دل است
راستیها دانه دانه دام دل است

دل بیار آمد ز گفتار صواب
آنچنانکه تشنه آرامد ز آب

بر دروغان جسمع می آید دروغ
بر دروغان بکبر
هر که او جنب دروغ است آسای سپر
راست پیش او نباشد معتبر
دل فراخان را بود دست فراخ
چشم کوران را عشار سنگلاخ
هر که دندان صدق رسته شد
از دروغ و از خیانت رسته شد

صوفی این الوقت باشد اے رفیق
نیت فردا گفتن از شرط طریق

میرا حوال است نه موقوف حال
بند این ماه باشد ماه و سال
چون بگوید حال را فرمان کند
چون بخواد جسمها را جان کند
منتها نبود که موقوف است او
منظر بنشته باشد حال جو
کیما نئے حال باشد دست او
دست جنبا ند شود مے مست او
گر بخواد مرگ هم شیرین شود
خار و نشتر ز گس و نسرین شود
او بود سلطان حال اندر روش
فے تو چو محروم از حال و کشش
آنکه او موقوف حال است آدمیت
که گے افزدن گاهے و کمیت

لیک صافی فارغ است از وقت حال صوفی ابن الوقت باشد در مثال
حالیہ موقوف فکر و رائے او زندہ از لہجہ مسیح آسائے او

ہست صوفی صفا پیون ابن وقت وقت را همچون پدر برگشتہ بخت
لیک صفائی غرق عشق و بحلال ابن کس نے فارغ از اوقات حال

بجائے خوارشہ صوفیان

دیر یابد صوفی آزا از روزگار زان سبب صوفی بود بسیار خوا
جز مگر آن صوفی کز نور حق سیر خور و فارغ است از نیک و بد
از ہزاران اندکے زین صوفی اند باقیان در دولت و میزید

دفعہ صوفی

دفعہ صوفی سواد و حرف نیست جز دے اسپید همچو برف نیست
زاد دانشمند آثا بقسم زاد صوفی صیت انوار قسم

چون دبیرستان صوفی زانواست حل مشکل را دوزان و جادواست

جہ صوفی

آنکہ ادبے نقش و سادہ سینہ شد نقشہا نے غیب را آئینہ شد

صوفیان صافیان چون نور خور مدتے افتادہ بر خاک قذر
بے اثر پاک از قذر باز آمدند همچو نور خور سوئے قصر بلند

عدم قبول طاعت بعد از گناه

بندگی و غیب آید خوب و گش
کو که مدح شاه گوید پیش او
قلعه دار که کرکنا، مملکت
پاس دارد قلعه را از دشمنان
غایب از شش در کنا، شعرا
ز دوشه بهتر بود از دیگران
پس به غیبت نیم ذره حفظ کار
طاعت و ایمان کنون محمود شد
چونکه غیب غایب و روپوشن

حفظ غیب آید در استبعاد خوش
و آنکه در غیبت بود او شرم رو
دور از سلطان و سایه سلطنت
قلعه نفرو شد بهال بیکران
همچو حاضر او نگهدارد وفا
که بخدست حاضر اند و جانفشان
به که اندر حاضری زان صد هزار
بعد مرگ اندر عیان مردود شد
پس دمان بر بند و لب خاموش

عنایت بهتر از گناه

ذره سایه عنایت بهتر است
زانکه شیطان خشت طاعت بر کند
با عنایت او ندارد زهره

از هزاران کوشش طاعت پرت
گرد و صد خشت بود ابر کند
تاب از دغوشتن را بهره

مالک الملک است هر که سر بند
لیک ذوق سجده پیش خدا
پس بیانی که نخواهم ملکا

بے جهان خاک صد ملکش دهد
خو شتر آید از دود دولت ترا
ملک آن سجده تسلیم کن مرا

مقصود از انسان بجا آمدی

در هر کار دست
ما خلقت ایجن و الانس این بخوان

لیک از و مقصود این خدمت بدست
جز عبادت نیست مقصود از جهان

طلب

از خدا غیر خدا را خوان

در حکم

۶۹۳

ظن افزونیت کُلی کاستن

نصرت از عباد خدا

ص ۶۹

طلب

زینبیه عشق غیب

عقل را خود ناامیدی کے رود

عشق با شد کا نظرف بر سرود

ص ۵۳۳

طلب

حیرانی طلب

سبوق چون و چسگو نہ معنوی

سابق و سبوق پیدی بے دینی

گر ندیدی این بود از فہم پست

کہ عقول خلق از ان کان یکجہ است

عیب بر خود نہ، نہ بر آیات دین

کے رسد بر چرخ دین مرغ گلیں

منع را جو لائقہ عالی ہو است

زانکہ نشو اوز شہوت وز ہواست

پس تو حیران باش بے لاو بے

تا ز رحمت پیش آید محلے

پس ہمیں حیران و والہ باش پس

تا در آید نصیر حق از پیش پس

چونکہ حیران گشتی و کیج و فنا

باز بان حال گفتی اہذا

ص ۳۸۸

طلب

صدق طلب

منگرا اینرا کہ حقیری یا ضعیف

بنگرا اندر بہت خود اے شریف

تو بہر حالے کہ باشی می طلب

آب میجو دایما اے خشک لب

کان لب خشکت گواہی میدہد

کہ باخبر بر سر منبع رود

خشکے لب بہت پیماے ز آب

کہ بات آرد یقین این اضطراب

کاین طلبکاری مبارک جنبشے است

این طلب در راہ حق مانع کشے است

ص ۲۲۱

چون نہادی در طلب پا اے پیر

یافتی و شد میر بے خطر

مین باش اے خواجہ یکدم بے طلب

تا بیابی ہرچہ خواہی اے عجب

عاقبت جوینده یا بنده بود چونکہ در خدمت شتابنده بود

۲۲۱

گفت پیغمبر کہ چون کو بی درے عاقبت زان در برون آید سرے
چون نشینی بر سر کوے کسے عاقبت بسینی تو ہم روے کسے
چون ز چاہے میسکنی ہر روز خاک عاقبت اندر رسی در آب پاک

۲۹۸

سایہ حق بر سپہ بندہ بود عاقبت جوینده یا بنده بود

۳۹۵

طالب و سلاطین

حرف چه بود تا تو اندیشی ازان حرف چه بود، خار دیوار زان
تو رفت و صوت و گفت را بر ہم زخم تاکہ بے این ہر سہ با تو دم زخم
آن دے کہ آتشش کردم نہان با تو گویم اسے تو اسرار جہان
آن دے را کہ نگفتم با خلعت آن دان دے را کہ نداند جبریل
آن دے کہ دے میثا دم نزد حق ز غیرت نیز بے مادم نزد
ما چہ باشد در لغت اثبات نفی من نہ اثباتم منم بے ذات نفی
من کسے درنا کسے دریاستم بس کسے درنا کسے دریاستم
جملہ شامان پست پست خویش را جملہ مستان مست مست خویش را
جملہ شامان بردہ بردہ خود اند جملہ خلعتان مردہ مردہ خود اند
میشود سیاد مرغان را شکار تاکہ ندانگاہ ایشان را شکار
دلبران بر بیدلان فتنہ بجان جملہ معشوقان شکار عاشقان
ہر کہ عاشق دیدیش معشوق دان گو بہ نسبت بہت ہم این وہم آن
تشنگان گر آب جویند از جہان آب ہم جوید عالم تشنگان

گر مراد ت را مذاقی شکر است ہیرادی نے مراد دہراست
ص ۲۱

آدمی، حیوان، نباتی و جماد ہر مراد سے عاشق بر ہیراد
سبے مراد ان بر مراد سے می تنند وان مراد ان جذبہ ایشان میکنند
لیک سبیل عاشقان لاغر کند میل معشوقان خوش و بافر کند
عشق معشوقان دور رخ افروختہ عشق عاشق جان و دل را سوختہ
ص ۲۱

جذبہ سمع استار کے را خوش لبست گرمی و جذبہ علم از حدیست
چنگے کو در نواز دل بست و چار چون نباشد گوشش گرد و چنگا
سے حرارت یا دیش آید نے غزل نے وہ انگشتش بجنبہ در عمل
گر نبودے گوشہاے غیب گیر و جے ناوردے ز گردون یک بشیر
ور نبودے دیدہاے صنع بین نے فلک گشتے نہ خندید زمین
ص ۲۱

این طلب منقاج مطلوبات تست این سپاہ نصرت را یات تست
ص ۲۱

گرچہ آلت نیست تو می طلب نیست آلت حاجت اندر راہ رب
ص ۲۱

گرد صورت بگزید، اسے دوستان جنت است و گلستان در گلستان
ص ۲۱

این نہ مردانست اینہا صورت اند مردہ نان اند کشتہ شہوت اند
ص ۲۱

کتاب ہجو

کتاب ہجو
صورت پرتی

از قد جانے صور بگدڑ مایست بادہ در جام است لیک از جام نیست

اسم خواندی روئے مستی را بگو یا ز کاف و لام گل گل چیدہ
صورت و حقیقت

ظہار و باطن

اسم ہر چیزے تو از دانا شنو رمز و علم الاسما شنو
اسم ہر چیزے بر ما ظاہر شن اسم ہر چیزے بر خالق سرشن

بدیہائے دوستان با یکہ گر نیست اندر دوستی الا صور
تا گواہی دادہ باشد بدیہا بر محبتہائے مضمدر خفا
زانکہ احسانہائے ظاہر شاہدند بر محبتہائے سراے ارجمند

خوان و ہمانی پئے اظہار راست کاسے میہان با شما ہستم راست
بدیہا وارمعان و شکیش شد گواہ آنکہ ہستم با تو خوش

با غبسا و سبز ما در عین جان بر برون عکسش چو در آب روان
آن خیال باغ باشد اندر آب کہ کند از لطف آب آن اضطراب
با غسا و میو ما اندر دل است عکس لطف آن برین آبے گل است
گر نبودے عکس آن سر و سرور پس نخواہدے ایزدش در انحرور

این غرور آنت میسنی این خیال هست از عکس دل و جان و حال
۳۳۵

محکمت تاج خلیف

صورت از معنی چو شیر از بیشه دان یا چو آواز سخن ز اندیشه دان
این سخن و آواز از اندیشه خاست تو ندانی بحسب اندیشه کجاست
لیک چو موج سخن دیدی لطیف بحر آن دانی که هم باشد شریف
۳۹۷

صورت از مصورتی آمد برون باز شد کانا لیم اجون
۳۳۷

میدان بطن

حجت مسکر همی آمد که من غیر ازین ظاهر نمی بینم وطن
پیچ نندیشد که هر جا ظاهر است آن ز حکمت های پنهان مخبر است
فایده هر ظاهر خود باطنیست بهیچ نفع اندر دوا مضمضت
۳۹۸

نقش ظاهر بهر نقش غایب است وان برائے غایب دیگر به است
تاسیم، چارم، دهم بریشمر این فواید را بمقتدا نظر
۳۹۹

چونکه ظاهر را گرفتند احمقان آن دقایق شد از ایشان پنهان
لاجرم محبوب گشتند از غرض که دقیق فوت شد در غرض
۳۴۰

حکمر عدل

گر ضعیف در زمین خواهد امان غفلت افتد در سپاه آسمان
۳۴۱

روزی که در غلغله

کسیکے مرغے صنغے بیگناہ واندرون او سلیمان با سپاہ
چون بنالہ زار بے شکر و لگہ افتد اندر سفت گردون غلغلہ
ہر دیش صد نامہ صد پیکار خدا یاربے زد شصت لبیکار خدا
ص ۳۲

چون گریذ آسمان گریان شود چون بنالہ چرخ یاربخوان شود
ص ۳۳

کافر و فاسق درین دور گزند پردہ خود را بخود بر می درند
ظلم مستور است در اسرار جان می نہد ظالم بہ پیش مردمان
ص ۳۴

انہار ظلم

مکافات ظلم

چاہ منظم گشت ظلم ظالمان اینچنین گفتند جسد عالمان
ہر کہ ظالم تر پیش باہول تر عدل فرمودہ است بدتر را بہتر
ص ۳۵

ہست دنیا، قہر خانہ کردگار قہر بین، چون قہر کردی اختیار
ص ۳۶

ظلم چہ بود، وضع در ناموضع کہ نباشد جز بلاراضع
ص ۳۷

عارف، اصل

بالا از کفر و ایمان

شیخ و نوہ شیخ را نبود کران بحر احد است و اندازہ بدان
کل شے غیر و جبہ اللہ فنانست پیش بجد، ہر چہ محدود است لانت
ز انکہ او مغز است و این دور نگاہست کفر و ایمان نیست، نجاسے کہ اوست
ص ۳۸

فزلت

در حکم

۶۹۹

عجبتی عارفان

زانکہ بے شد یار خرم بسیرند

عارفان از دو جهان کابل تراند

کار ایشان از چو یزدان بسکند

کابل را کرده اند ایشان بند

می نیاسیند از که صبح و شام

کار یزدان را نمی بینند عام

در ره عقبے زمره گوئے برند

کار دنیا را از گل کابل تراند

مین که دنیا رفت و عقبے در رسید

این گزیند هر که او باشد رشید

منہ

عجبتی عارفان

عجز بہترایہ پرہیزگار

نیت قدرت ہر کے را سازگار

کہ بقوئے ماند و بتش جاودان

فقر ازین رو فخر آمد در جهان

از بلائے نفس پر حرص و غمان

آدمی را عجز و فقر آمد امان

منہ

عدل و ظلم

ظلم چہ بود، وضع و زمان و قعش

عدل چہ بود، وضع اندر منو قعش

ظلم چہ بود، آب و آبدان خارا

عدل چہ بود، آب و درہ اشجار را

منہ

عفت خلوت

تا ترا بیرون کنند از اشتہار

خویش را رنجور ساز و زار زار

در رہ این از بند آہن کے کم است

کاشتہا بہ خلق بند محکم است

منہ

عفت خلوت

و ز وجود خویش ہم خلوت گزین

روے در دیوار کن تنہا نشین

منہ

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل است زانکہ در خلوت صفائے دل است
ظلمت چہ بہ کہ ظلمتہائے خلق سرزد آنکس کہ گیرد پائے خلق

آدمی خوارند اغلب مردمان از سلام علیک شان کم جو امان

خلوت از اغیار نہ از یاد خلوت از اغیار باید نہ زیار پوستن بہر دے آمد نہ بہار

ہیچ کنجے بے دود بے دامنیت جز بخسلو تگاہ حق آرام نیست

چون باخسہ فرد خواہم ماندن خوشباید کرد باہر مرد و زن
رو بخواسم کرد آخر در لحد آن بہ آید کہ کنم خوابا حسد

عزم و فسخت ہم ز عزم و فسخ اوست این حروف حالہ ما تا ز فسخ اوست

عزم و فسخ غم و غم گاہ گاہے راست می آید ترا
تا بطمع آن دلت نیت کند بار دیگر نیت را بشکند
در بجلی ہمراہات داشتے دل شدے نوید اہل کے کاستے
در نگاریدے اہل از عوریش کے شدے پیدا بر مقہوریش
عاقلان از ہیرا دیہائے خویش باخبر گشتند از مولاے خویش

✓ عاشقی پیداست از زار سئے دل نیست بیماری چون بیار سئے دل ^{متر عشق}
 علت عاشق ز علتها جداست عشق اصطلاحاً بـ امر ابد است ^{صک}

عشق از اول چہ را خونی بود تا گر یزدہم کہ بیرون بود ^{متر عشق}

✓ تو بیک خواری گریزانی ز عشق تو بجز نامے منیدانی ز عشق
 عشق را صد ناز و استکبار است عشق با صد ناز می آید بدست ^{صک}

عاشقان را ہر نفس سوزید نیست برو ویران خسراج و عشریت ^{بلا از کفر و ایمان}
 خون شہیدان را ز آب اولے تر است این خطا از صد صواب اولے تر است
 در درون کعبہ رسم قبلہ نیست چہ غم از غواص را با چیلہ نیست
 تو ز سرستان قلاؤزی موج جاسہ چاکان را چہ فرمانی رفو
 ✓ علت عشق از ہمہ دینہا جداست عاشقان را مذہب ملت خداست ^{صک}

زانکہ عاشق در دم نقد است ست لاجرم از کفر و ایمان برتر است
 کفر و ایمان ہر دو خود در بان است کوست مغز کفر و دین اورا دو پوست
 کفر قشر خشک رو بر تافتہ باز ایمان قشر لذت یافتہ
 قشر با سئے خشک را جا آتش است قشر با پیوستہ مغز جان خوش است
 مغز خود از مرتبہ خوش برتر است برتر است از خود کہ لذت گستر است ^{صک}

این قیاس عاشقان بر کارِ رب
بخش عشق است نه ترکِ ادب
نقصِ عاشق بے ادب بر می‌جسد
خویش را در کفنه شمه می‌نهد
بے ادب ترفیت زو کس در عیان
با ادب ترفیت زو کس در نهان
هم به نسبتِ انِ فاقِ اے فتنه
این دو ضد با ادب با بے ادب
بے ادب باشد چو ظاہرِ سبگری
که بود دعویٰ عشقش ہم‌سری
چون بباطن بگاری دعویٰ کجاست
دعویٰ او پیش آن سلطانِ فناست
ماتِ زید زید اگر فاعل بود
لیک فاعل نیست کو عاقل بود
اوز روئے لفظِ نحو ی فاعل است
ورنه او مقتول و موش قاتل است

بغرض نبود گردش در جهان
غیر جسم و غیر جان عاشقان
عاشقان کل نه این عشاق جزو
ماند از کل هر که شد شاق جزو

نیز عشاق

بیتاوبه دنیا

عشق ارز دصد چو خرقة کالبد
که حیات دار و حس و خرد
خاصه خرقة ملک دنیا کا بتر است
تج دانگ بهتیش در دهر است
ملک دنیا تن پرستانِ احلال
ما غلام ملک عشق بنیوال

باد و عالم عشق را بیگانگی
اندر و هفتاد و دو دیوانگی
سخت پنهان است و پیداجیرتش
جان سلطانانِ جان در حشرش
غیر هفتاد و دو ملت کیش او
تخت شامانِ تخته بند سچیش او

بارده داری پاره اولی خوشتر آن باشد که بر دلبران
گفته آید در حدیث دیگران

عشق پرده پر دار و بر بنه گو کمن
در حکم می بنگنم با نسیم در پیسہ من
۷۰۳

عجب عجب

تو کہ یوسف نیستی یعقوب باش
ہمچو او با گریہ و آشوب باش
تو کہ شیرین نیستی فرہاد باش
چونے لیلے تو مجنون گرد فاش

ترک کن معشوقے و کن عاشقی
اسے گمان بردہ کہ خوب وفایقی

عجب عجب

زہد عاشق در دغ نسیم حلوا بود
یک حلوا برخسان بلوا بود

عشق چون دعویٰ جہادیدن گواہ
چون گوہت نیست شد دعویٰ تباہ
چون گوہت خواہد این قاضی مرغ
بوسہ بر مار تابی تو گنج

عجب عجب

عاشقا ز شد مدرس حسن دوست
دقت و در س سبق شان رو است
خامش اند و غرہ تکرار شان
میرود تا عیش و تخت یار شان

ز قوت

نیت ز رغبہ طریق عاشقان
سخت مستقیقت جان عاشقان
نیت ز رغبہ طریق ماہیان
زانکہ بے دریامدارند انس و جان
یکدم ہجران بر عاشق چو سال
بصل سائے متصل پیش خیال
عشق مستقیقت مستقی طلب
در پئے ہم این دآن چو روز و شب

عجب عجب

آن گداز عاشقان باشد نو
ہمچو ماہ اندر گم از شش تازہ رو

جملہ رنجوران دوا دارند امید
نالہ این رنجور کیم فسنزون دہید
جلہ رنجوران شفا جویند و این
رنج فسنزون جوید و در دوحین
خوبتر زین سم ندیم شربت
زین مرض خوشتر نباشد صحت
زین گنہ بہتر نباشد طاعت
سایہا نسبت بدین دم ساعی
۵۹۵

صورت از بصورتی آباد کن
خفتہ مرختہ را منقاد کن
آن کلامت میسر ماند از کلام
وان سقامت یحییٰ انداز سقام
پس سقام عشق جان صحت است
رنجہایش حسرت ہر راحت است
اے تن اکنون دست خود زین جان
ور نمی شوئی جز این جانے بجو
۵۹۵

جرعہ خون ریخت ساقی است
بر سر این خاک شد ہر ذرہ است
جوش کرد آن خاک ازان جوشیم
جرعہ دیگر کہ ما بے کوشیم
۵۹۶-۵۹۷

بالون

باز دیوانہ شدم من اسطیب
باز سودائی شدم من اسطیب
حلقہائے سلسلہ آن فنون
ہر یکے حلقہ دہد دیگر جنون
داد ہر حلقہ فنون دیگر است
پس مرا ہر دم جنون دیگر است
بس جنون باشد فنون این شد مثل
خاصہ در زنجیر آن سیر اہل
۱۳۱

نوزنی عشق

خوشترا ز ہر دو جہان آنجا بود
کہ مرا با تو سر و سودا بود
۲۴۹

بار دیگر آدم دیوانہ وار
رور و اے جان زود زنجیرے بیار
۴۴

مفتی

4.5

Kuo

غیر آن زنجیر و لفت و لیس
ہست بر پاسے دلم از عشق بند

گر دوسد زنجیر آری بر دم
سو د کے دار و سرا این وعظا و بند

عاشق من برف دیوانگی سیرم از فرنگی — از فرزانی

من نخواهم عشوه بجان شود
آزمودم بچند خواهم آزمود

ہرچہ غیر شورش و دیوانگیست اندین رہ دورے و دیوانگیست

این منہ برپایم این زنجیر را
 غیر آن جسد نگارے مقبل
 که دیدم سلسله تدبیر را
 گرد و صد زنجیر آری بر درم

عشق را در بخشش خود یار نیست
نیت از عاشق کس دیوانه تر
زانکه این دیوانگے عام نیست

مهرش در دہیکے دیار نیست
عقل از سوداے آن کو رست و کر
طب را ارشاد این حکام نیست

شاد باش، اے عشقِ خوش سودائے
اے دوائے سُخوت و ناموسِ ما

اے طیبِ جملہ علتہائے ما
اے تو اسلاطونِ جالینوسِ ما

بیچ عاشق خود نباشد وصل جو
 آئہ معشوقش بود جویائے او
 یک عشق عاشقان تن زہ کند
 عشق معشوقان خوش و فربہ کند

محبوب
علی شوق از بر سر شوق

چون درین دل برق مهر و مست جبت اندران دل دوستی میدان که هست
در دل تو مهر حق چون شد دو تو هست حق را بیگانه مهر تو

میل مشوقان نهان است و سیر میل عاشق با دوسر طبل و نغیر

در دل مشوق جلد عاشق است در دل غمخوار همیشه و امل است
در دل عاشق بحسب مشوق نیست در میان شان فارق و مفروق نیست

صد قیامت بگزرد و آن ناتمام شرح عشق از من بگویم بر دوام
حد کجا آنجا که وصف یزد است زانکه تاریخ قیامت را حد است

عشق ای قائم عشق زنده در روان و در بصر هر دم باشد ز غنچه تازه تر
✓ عشق آن زنده گزین کو باقیست و ز شراب جانفزایت ساقیت
✓ عشق آن بگزین که جسد اینیا یافتند از عشق او کار و کیا

هر کرا با مرده سودا نه بود بر امید زنده سیما نه بود
بر امید زنده کن جتهدا کو نکرد بعد روزی دو جاد

هست مشوق آنکه او یکتا بود مبتدا و منتهای است او بود

✓ عشق بر مرده نباشد پائدار عشق را بر حن جان افزا سکه دار

عشق

در حکم

۴۰۴ عشق مجازی

عشق ز اوصاف خداے بے نیاز
زانکہ آن تن ز راند و آمده است
چون خود نور و شود سپید او خان

عاشقی بر غیر او باشد مجاز
ظاہرش نور اندرون و دواست
بغیر و عشق مجازی آن زمان

از قدح گر در عطش آبے جو رند
آنکہ عاشق نیست او در آب در
صورت عاشق چو فانی شد درو
من حق بنید اندر روئے حور
در درون آب حق را ناظر اند
صورت خود بیند اے صاحب نظر
پس در آب اکنون کرا بند بگو
پنچوسہ در آب از صانع غیور

عشق مجازی
عشق بنود عاقبت رنگے بود
کاشکے آن رنگ بودے کیرے
عشق بنود عاقبت رنگے بود
تازفے بروئے آن بد داورے

مین رہا کن عشقباے صورتی
آنچہ معشوق است صورت نیست آن
آنچہ بر صورت تو عاشق گشتہ
آنچہ محوس است اگر معشوقہ است
چون وفا آن عشق افزون میکند
صورتش ہر جاست این سیری جہیت
پر تو خورشید بر دیوار تافت
بر کلوخے دل چہ بندئ اے سلیم
چون ز راند و دست خوبئے بشر
عشق بر صورت نہ رہاے ستی
خواہ عشق این جان خواہ آن جان
چون برون شد جان چرایش ہشتہ
عاشقے ہر کہ اور احس ہست
کے وفا صورت دگرگون میکند
عاشقا و این کہ معشوق تو کیت
تالش عاریتی دیوار یافت
و اطلب اصلے کہ پاید او مقیم
ور نہ چون شد شاہ تو پیر غر

۷۰۸
چون فرشته بود همچون دیو شد
در اکلم کان ملاحظ اندران عاریت بد
مشق
۱۱۶-۱۱۵

چند بازی عشق با نقش سبوح
بگزر از نقش سبوح و آب جو
۱۳۳

عاشق صنع تو ام در شکر و صبر
عاشق صنع خدا با فروود
عاشق مصنوع تا که به جو گیر
عاشق مصنوع او کافر بود
در میان این دو فرقی بس خفی است
خود شناسد آنکه در رویت صغی است
۱۱۹

عاشقی و توبه با امکان صبر
این محالے باشد اے جان بس سطر
توبه کرم و عشق سپیچو اژدها
توبه و صغی خلق و آن وصف خدا
مشق دوتوبه
۱۱۷

میں گلے صبر گیر و میشتار
تا خاک گرد و دل عشق اے سوار
مشق دهر
۵۰۶

عقل جزوی عشق را منکر بود
گر چه بنماید که صاحب سر بود
دیرک و داناست اما نیست نیت
تا فرشته لاشد اهریمنی است
مشق عقل
۵۱

زین خرد جاہل ہی باید شدن
دست در دیوانگی باید زدن
آز مودم عقل دور اندیش را
بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
۱۵۲

سخت تر شد بند من از پند تو
عشق را شناخت دانشمند تو
آنطرف که عشق می افزود درد
بوصیفه و شافعی در سے نکرد
۲۴۴

زیر کی زائلیس و عشق از آدم است
کم رہد فرق است ادبایان کار
کم بود آفت بود اغلب خلاص
زیر کی غلیست و حیرانی نظر
عقلها بارے از ان سو است کوست
ماند آنسو کہ نہ معشوق است گول

واند آن کو نیک نخت و محرم است
زیر کی سباجی آمد و محسار
عشق چون کشتی بود بہر خواص
زیر کی بغر و شش و حیرانی بخر
عقل را قربان کن اند عشق دوست
عقلها آنسو فرستادہ عقل

۲۲۳

عشق و ناموس اسے برادر است نیت
بر در ناموس اسے عاشق نایت

۲۲۴

جسم خاک از عشق بر افلاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا
کوہ در رقص آمد و چالاک شد
طورست و خرموسے صعقا

۲۲۵

گر نبود سے بہر عشق پاک را
من بدان افراشتم چرخ سنی
کے وجود سے دادے افلاک را
تا علوئے عشق را فہمے کنی

۲۲۶

عاشقی گزین سرو گزان سر است
عاقبت مارا بد ان شہ بہر است

۲۲۷

عاشقان را کار نبود با وجود
بال نئے و گر عالم می پرند
عاشقان را بہت بے سرمایہ سود
دست سنئے و گوز میدان می بند
چون عدم یکنگ و نفس واحد اند

۲۲۸

عاقبت الملام

نکستے خودی

عشق آن شعله است کو چون بر فروخت
هر چه جز معشوق باقی جلد سوخت
تیغ لا ورتسل غیب حق براند
در نگرزان پس که بعد از لایحه ماند
ماند الا شعله باقی جلد رفت
شاء باش اے عشق شرکت سوزفت

آب حیوان قبل جان وستان
ز آب باشد سیر و خندان بوستان
مرگ آشامان ز عشقت زنده اند
دل ز جان آب جان بر کنده اند
آب عشق تو چو مارا دست داد
آب حیوان شد به پیش پا کساد
آب حیوان هست به جان را توئی
یک آب آب حیوانی توئی

بیچ کس را تا نگردد او فنا
نیت ره در بارگاه کبریا

با دو پا در عشق نتوان تا ختن
با یک سر عشق نتوان با ختن
هر کس را خود دو پا و یک سر است
با هزاران پائے یک سر و دست

ما بهیسا و خون بهیسا را یافتیم
دل نیابی جز که در دل بردگی
جانب جان با ختن بشتا یافتیم
جانب جان با ختن بشتا یافتیم

عاشق از هر زمانه مرئیست
مردن عشاق خود یک نوع نیست
او دو صد جان دارد از نو بر هدیه
وان دو صد را میکند هر دم فدا
هر یک جان را ستاند و بهیسا
از نبی خوان عشرت امثالها

هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 هر چه تغییر زبان و شکر است
 چون قلم انداختن می شتافت
 عقل و جگرش چون خرد گل بخت
 آفتاب آمد و لیل آفتاب
 چون عشق آیم محل باشم ازان
 یک عشق بیزبان و شن تر است
 چون عشق آمد قلم خود شکافت
 شرح عشق دعا عشق هم عشق گفت
 گر دلیلت باید از سه رومتاب
 من

عشق عشق عشق که عشق است اندین
 عشقها سه رومتاب و این دامن
 من

قصه عشق ندارد مطلع
 هم ندارد، سچو مطلع مقطعه
 من

عشق چو شد بحر اما نندید
 عشق بشکافد فلک را صد شکاف
 عشق سایه کوه را با نندید
 عشق لرزاند زمین را از گراف
 من

پیر عشق تست نه ریش سفید
 پوز بند و سوسه عشق است دین
 دستگیر صد هزاران نا امید
 ورنه از و سوا هر که رست است کس
 من

خانه معشوقم و معشوق نه
 عشق بر نفقه است به معشوق نه
 من

عاشقان را شادمانی و غم است
 غیر معشوق از شادمانی بود
 دست مزد اجرت خدمت هم است
 عشق نبود، هرزه سودا می بود
 من

عقل و حس را سوئے بیور کجاست
عقل جزوی عقل استخراج نیست
یک صاحب وحی تعلیمش دهد
اول او یک عقل اورا فرود
این نجوم و طب و حس انبیاست
عقل جزوی عقل استخراج نیست
قابل تعلیم و فهم است این خرد
جله حرفت با یقین از وحی بود

من درون خشت دیدم آن قضا
عقل اول بیند آخر را بدل
که در آئینه عیان شد مرا
اندر آخر بیند از دانش مقل

بهریسی

عقل جزوی عقل جزوی آفتش و هم است وطن
بر زمین گر نیم گز راهی بود
زانکه در ظلمات شد اورا وطن
آدمی بے و هم این میرود
بر سر دیوار عالی گروی
گرد و گز عشش بود کز میثوی
بلکه می انستی ز لرز دل بوهم
ترس و هم را نکو مینگر بفهم

آفت عقل جزوی

عقل جزوی را وزیر خود گیر
عقل کل را سازاے سلطان وزیر

عقل جزوی عقل را بدنام کرد
کام دنیا مرورا بیکام کرد

زین خرد جاہل ہی باید شدن
دست در دیوانگی باید زدن

تفاوت عقل

عقل آن باشد که او با شعله است
او دلیل و پیشواے قافله است

عقل
این تفاوت هست در عقل بشر
دین قبل نسوود چنانچه در مقال
اختلاف عقلا در اصل بود
بر خلاف قول اهل اعتزال
مهر به و تعلیم بیش و کم کنند
باطل است این زانکه اسای کودکی
بگز و ز اندیشه مردان کار
بر دسید اندیشه زان طفل خرد
خود فزون آن به که آن از فطرت است
که میان شایان اندر صور
در زبان پنهان بود حسن و جال
بر و فاق سنیان باید شنود
که عقول از اصل دارند اعتدال
تا یکی را از یکی اعلم کنند
که ندارد تجربه به در سسکه
عاجز آید کارشان در اضطرار
پیر با عسد تجربه بوسے نبرد
یا ز افزونی که جید و فکر است
۲۲۳

غیر عقل و جان که در گاو و خراست
باز غیر عقل و جان آدمی
غیر ازین عقل تو حق را عقلهاست
آدمی را عقل و جان دیگر است
است جانے در نبی و در ولی
که بدان تدبیر اسباب شماست
۲۲۴

این تفاوت عقلا را انیکه ان
هست عقل از ضیا چون آفتاب
هست عقل چون ستاره آتشی
زانکه ابراز پیش او چون واجه
عقلها بے خلق عکس عقل او
عقل کل و نفس کل مرد خداست
منظر حق است ذات پاک او
در مراتب از زمین تا آسمان
هست عقلی کمتر از زهره و شهاب
هست عقلی چون چرخ سرخوشی
نور یزدان بین خسرو با بر درو
عقل او مشک است و عقل خلق بو
عرش و کرسی دادان کز وے جدت
ز و بجو حق را واد دیگر جو
۲۲۵

اے خاک آئینہ کہ عقلش نہ بود
نفس زشتش ز مادہ مضطر بود
و اے آن عقلے کہ آن مادہ بود
نفس زشتش ز و آ مادہ بود

عقل

خود خرد آنست کو از حق چسبید
نہ خرد کا ز اعطاس آوری
پیش بینے خرد تا گو بود
و ان صاحب بدل بنفج صورت بود
این خرد از خاک گورے نگرود
وین قدم عرصہ عجائب نپرد
زین قدم وین عقل رو بہزار شو
چشم غیبی جوے و بر خوردار شو
زین نظر وین عقل ناید جز دوار
پس نظر بگزار و بگزین انتظار
از سخنگوے جوئید ارتفاع
منظر را بہ ز گفتن استماع

دوستی و دشمنی عاقل گفت پیغمبر عداوت از خرد
بہتر از ہرے کہ از جاہل رسد
دوستی با مردم دانا کو است
دشمن دانا بہ از نادان دوست

عقل نیم عاقل
عقل عاقل
او دلیل و پیشواے قافلہ است
اود دلیل و پیشواے قافلہ است
تابع خویش است آن با خویش
تابع خویش است آن با خویش
ہم آن نورے کہ جانفش از چید
ہم آن نورے کہ جانفش از چید
عاقبے را دید کرد آن نور جو
عاقبے را دید کرد آن نور جو
تا بد و بینا شد و چست و جلیل
تا بد و بینا شد و چست و جلیل
خود نبودش عقل و عاقل اگر داشت
خود نبودش عقل و عاقل اگر داشت
می بخوید ہم نذر و ہم شیر
می بخوید ہم نذر و ہم شیر
نیم عقلے نے کہ خود مردہ کند
نیم عقلے نے کہ خود مردہ کند

عقل

در حکم

۴۱۵

عقل جان

پاسبان حاکم شهر دال است

عقل ایسانی چو شمع عادل است

که ز همیش نفس در زندان بود

عقل در تن حاکم ایسان بود

عقل خدای عالم بالا

در دماغش جگر غم الله نیست

عقل خود زین فکر با آگاه نیست

در حجاب از نور عسر شی می نیند

عقل و دلبا بیگانه عرشی اند

عقل

شهباز عقل عقل آمد صفی

بند معقولات آمد فلسفی

معدّه حیوان همیشه پوست جوات

عقل عقلت مغر و عقل تست پوست

مغر نقر از اسلال آمد حلال

مغر چون از پوست دارد صد ملال

عقل کل کے کام بے ایقان بند

چون که قشر عقل صد بر مان دبد

عقل عقل افق دارد پر زماه

عقل دست را کند یکسر سیاه

نور ماهش بر دل جان بازغ است

از سیاهی و ز سفیدی فارغ است

عقل جان و عقل

که در آموزی بحر فکرتی

عقل دو عقل است اول کسبی

از معانی در علوم خوب و بکر

از کتاب و استاد و ذکر و فکر

یک تو باشی ز حفظ او گران

عقل تو افزون شود بر دیگران

چشمه او در میان جان بود

عقل دیگر بخشش یزدان بود

نه شود شور و نه دیرینه نه زرد

چون ز سینه آب و آتش جوش کرد

صلوة

زده عقلت به از صوم و نماز

پس نگفت آن رسول خوش جواز

ز آنکه عقلت جوہر آ و این دو عرض
این دو در تکمیل آن شد مفترض
تا جلا باشد مر آن آئینہ را
کہ صفا زاید ز طاعت سینہ را
لیک اگر آئینہ زین دو فاسد است
صیقل اورا دیر باز آرد بدست

سنگین عقل

عقل من گنج است و من ویرانه ام
گنج اگر پید اکم دیوانہ ام
اوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد
این عس را دید و در خانه نشد

دست عقل

تا چه عالمهاست در سودائے عقل
تا چه باطنهاست تلین دریائے عقل
عقل پنهان است و ظاہر عالمے
صورت ماموج یا ازوے نی

علم، عرفان
آموختن علم یا بیان

حرف حکمت بر زبان جاسکیم
مطلباسے عماریت دانائے سلیم

بدگر را علم و فن آموختن
دادن تیغ است دست را ہزن
تیغ دادن در کف زنگے دست
بہ کہ آید علم ناقص را بہت
علم و مال و منصب جاہ و قران
فتنہ آرد در کف بدگوہران

بسیار علم

علم دریائیت بے حد و کنار
طالب علم است غواص بحار
گر ہزاران سال باشد عمر او
می نگر دو سیر او از جستجو
کان رسول حق بگفت اندر بیان
اینکہ منہومان ہمالا شبعان
طالب الدنیا و دنیاتہا
طالب العلم و تدبیراتہا

حال و جہان و جہان

بچتا کہ خار و گل از خاک آب
بچتا کہ تلخ و شیرین از دہ
وز غذائے خوش بود ستم و شقا

ہم سوال از علم خیزد ہم جواب
ہم ضلال از علم خیزد ہم ہرے
ز آشنائی خیزد این بغض و لا

عزیزان ذات

حسان خود را می ندانند این علوم
در بیان جوہر خود چون خرے
این ندانی تو کہ حوری یا مجوز
خود را یا نار و ادائی میں تو بیک
قیمت خود را ندانی ز اہمیت
کہ بدانی من کیم در یوم دین

صد ہزاران فنس دارد از علوم
و ابد او خاصیت ہر جوہرے
کہ ہمی دائم بجوز و لا بجوز
این رو او نار و ادائی و یک
قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیت
جان جملہ علیہا نیست این

حافظ علم است آنکس نے حبیب

اے بسا عالم د دانش بے نصیب

عزیزان علم

علیہائے اہل تن احوال شان
علم چون بر تن زندہ مارے شود
آن سپاید سپو رنگ با شطہ
تا بہ بینی در درون انبار علم
تا بہ بینی ذات پاک صاف خود
بے کتاب بے معید و اوستا

علیہائے اہل دل حمال شان
علم چون بر دل زندہ مارے شود
علم کان نبود ز ہو بیواسطہ
ہیں مکش بہر ہوا این بار علم
خویش را صافی کن از او صاف خود
بینی اندر دل علوم نیستا

عزیزان علم

چون بیاد مشتری خوش بر فروخت

علم تسلیدی بود بہر فروخت

مشرع علم تحقیقی حق است دانش با ناز او باروق است

علم کشفی

هر که در خلوت به پیش یافت راه اوز دانشها بخود دستگاه
با جمال جان چون شد همکاسه باشد شش ز اخبار و دانش نامه

علم لدنی

و رنجوانی صد صحف بے سکتہ بے قدریادت نیاید نکتہ
و رکنی خدست نخوانی یک کتیب علمها بے نادره یابی ز جیب

تفصیل علم

علم آموزی طریقت قلیست فقر خواهی آن بصحت قائم است
حرف آموزی طریقت فعلیت بے زیانت کاری آید بدست
دانش نور است در جان رجال دانش آزادی ستاند جان ز جان
دانش آزادی ستاند جان ز جان در دل سالک اگر هست آن آموز
نمایش را شرح آن ساز و ضیا پس الم شرح بفیضه خدا
کاندرون سینه شریعت داده ایم شرح اندر سینه ات بنهاده ایم
در نگر در شرح دل را ندون تانیاید طعنه لایبصرون

خاتم ملک سلیمان است علم جمله عالم صورت و جان است علم
آدمی رازین هنر بیچاره گشت خلق دریا با خسلق کوه و دشت
زوپلنگ و شیر ترسان چو موش زوشده پنهان بدشت و کوه و حوش
زوپری و دیو سا حلها گرفت هریکے در جائے پنهان جا گرفت

تو من را دشمن پنهان بے است معل
آدمی با عذر عاقل کس است

۱۱۷

ع

سال بیک گشت و وقت گشت نے معل
جز سیه و نی و فعل زشت نے معل

اطلس عمرت بقراض شہور معل
بر پارہ پارہ خسیاط غور

۱۱۸

ع

ف

در زمانہ مرترا سہ ہمرہ اند
آن یکے یاران و دیگر خست مال
مال ناید با تو بے سرون از قصو
چون ترا روز اجل آید بہ پیش
تہ بخبا پیش ہرہ میتم
فعل تو وافی است زان کن ملحد
پس ہمیر گفت بہر این طریق
گر بود نیکی کو ابد یارت شود
وین عمل بین کسب در راہ سداد
آن یکے وافی و آن دو عذر مند
وان سوم وافی است آن حسن الفعال
یار آید لیک تا بالین گور
یار گوید از زبان حال خویش
بر سر گورت زمانے میتم
کان در آید با تو در قعر کد
با فساد از عمل نبود رفیق
و رہود بد در کد مارت شود
کے توان کرد اسے پر بے استاد

۱۱۹-۱۲۰

م

ہر کہ او نہی ساد ناخوش سنتے معل
نیکوان رفتند و سنتہا بماند
سوئے او نفرین رود ہر ساعتے معل
وز لیٹان ظلم و غتہا بماند

۱۲۱

خلق در صفت قتال و کار راز
جان ہی باز نہ بہر کردگار
آن یکے اندر با ایوب است وار
وان دگر در صابری یعقوب است وار
آن یکے چو توح در اندوہ و کرب
وان دگر چون احمد اندر صغرب
این زدنیسیا چون ابو قحز پر حذر
وان دگر در استقامت چون عمر
صد ہزار ان خلق تشنہ و مستمند
بہر حق از طمع جہدے میکنند

فکات مال نیکو

وقت تحلیل نماز اسے بانک
زان سلام آورد باید بالک
کہ ز الہام و دعاے خوب تان
اختیار این نماز شد روان
باز از بعد گنہ لعنت کنی
بر بلیس ایراکہ از دے معنی

کافایت علی

گرچہ دیوار انگند سایہ دراز
باز گرد سوئے او آن سایہ باز
این جہان کوہ است فعل ماند
سوئے ما آید اندامار صدا

کے کچی کردی دے کے کردی توثر
کہ ندیدی لاقیش در پے اثر
کے فرستادی دے بر آسمان
نیکے کر پے نیامش آن

نقصان و خسران

مادرین انبار گندم می کنیم
گندم جمع آمدہ کم می کنیم
می نمیدیشیم آخر ماہوش
کین خلل در گندم است از کموش
مکش تا انبار ما خورده است
وز فتنش انبار ما ویران شدہ است
اول اسے جان و فوج شرموش کن
وانکہ اندر جمع گندم جوش کن

چار مرغ امد این عناصر بستہ پا
پائے شان از ہمدگر چون بازگرد
جذبہ این اسلہا و فرہا
تا کہ این ترکیبہا را برورد
حکمت حق مانع آید زین عجل
کو یذاسے اجزا اہل شہود نیست
مرگ ورنجوری و ملت پاکشا
مرغ ہر عنصر قسین پرواز کرد
ہر دے رنجے نہد در جہا
مرغ ہر جزوے باصل خود برد
جمع شان دارد بصحت تا اہل
پرزدن پیش اہل تان سو نیست

ہر یکے ز اجزائے عالم یک بیک
بریکے قند است و بر دیگر چو زہر
بریکے دیو است و بر دیگر چو حور
بریکے گنج است و بر دیگر چو مار
بریکے شیرین و بر دیگر ترش
بریکے پنهان و بر دیگر عیان
بریکے بند است و بر دیگر کشاد
بریکے نوش است و بر دیگر چو نوش
بریکے روز است و بر دیگر چو شب
بریکے محبوب و بر دیگر عدو
بریکے آب است و بر دیگر چو خون
بریکے حلوا و بر دیگر چو سم
بریکے جسم است و بر دیگر چو روح
برغبی بند است و بر استاد فک
بریکے اطف است و بر دیگر چو قہر
بریکے نار است و بر دیگر چو نور
بریکے ورد است و بر دیگر چو خار
بریکے مہوت است و بر دیگر چو مہش
بریکے سود است و بر دیگر زیان
بریکے قید است و بر دیگر مراد
بریکے بیگانہ و بر دیگر چو خویش
بریکے مہش است و بر دیگر تعب
بریکے راح است و بر دیگر کدو
بریکے عجساز و بر دیگر فنون
بریکے نگل است و بر دیگر صنم
بریکے صبر است و بر دیگر فتوح

بریکے تیرا ہے وبردگیر کمان
بریکے نقص ہے وبردگیر کمال

000-000

جنگِ ماصالح مادر نورعین
جنگِ فعلی جنگِ طبعی جنگِ قول
این جهان زین جنگِ قائم می بود
چار عنصر چار استون قویست
هر ستونی اشکنده آن درگ
پس بنائے خلق بر اصداد بود
هست احوالت خلاف یکدگر
چونکه هر دم راه خود را میسزنی
تا مگر زین جنگِ حقت و اخذ
آن جهان جز بلقعه و آباد نیست
این تغانی از ضد آمد ضد را
نفی ضد کرد از بهشت بنظیر

نیست از ما هست بنی الامم عین
در میان جزو ما جزو نیست هول
و عناصر در نگر تا حاصل شود
که بر ایشان سقف دنیا مستویست
استن آب اشکنده هر شرر
لاجرم جنگی شدند از ضرر و سود
هر یک با هم مخالف در اثر
بادگر کس سازگاری میسزنی
در جهان صلح یک رنگت برد
زانکه ترکیب دے از ضد نیست
چون نباشد ضد نبود جز بقا
که نباشد شمس و ضدش زهریر

چون خستد اخواهد که پرده کس در
چون خستد اخواهد که پوشد عیب کس

میش اندر طعن پاکان برد
کم زند در عیب معیوبان نفس

ہر کسے گریب خود دیدے ہمیش کے بدے فارغ و سے از اصلاح خلیش

بر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فزارو بوز

لا بسم گویند عیب بدگار
ملاحظه

فاصل اند این خلق از خود بیخبر

غایت کلام
در بیان

جان بدو از بهر انجام آسای سپر
بے جہاد و صبر کے باشد ظفر

صبر کردن بہر این بود حرج
صبر کن کا صبر مفتاح الفرج

ملاحظه

بعض قصید
مختصر

خشم و شہوت مرد را احوال کند
زا استقامت روح را مبدل کند

چون غرض آندہ نر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

ملاحظه

دست کے جنبہ بایشار و عمل
تا نہ بیند داد و راجانش بدل

آنکہ بدہدے ہیہ سودا
آن خداست آن خداست آن خدا

۲۶۶-۲۶۵

یک سلائے نشوئی اسے مرد دین
کہ نگیرد آخرت آن آستین

بے طع نشیدہ ام از خاص عام
من سلائے اسے برادر و اسلام

ملاحظه

قصیدیں

قصد گنجے کن کہ این سود و زیان
در تیج آید تو آنرا فرع دان

ہر کہ کار و قصد گندم باید شش
کاہ خود اندر تیج می آید شش

قصد کعبہ کن چو وقت حج بود
چو نکہ رفتی مکہ ہسم دیدہ شود

قصد در معراج دید دوست بود
در تیج عیش و ملایک ہم نمود

ملاحظه

تا بحر صورش بر صفت سازند
 قصدش آنکه ملک گرد و بجے گرد
 آبیابد از خشب یکدم مناص
 یا که کنجسد را بدان روغن کند
 نے برائے بردن گردون وخت
 تا مصالح حاصل آید در تبع
 بہر خود کوشد نہ اصلاح جهان
 در تبع قائم شدہ زان ملے
 ہر یکے از ترس جان در کار ساخت

۷۲۵

غفلت

اعتدال دنیا و فکر دنیا

چیت دولت کاین وادو بالیت
 عیش ایندم بر تو پوشیدہ شد است
 کہ پوشید از تو عیشش کردگار
 عیب آن فکر شدہ از تو نہان
 زان رمیدے جانت بعد المشرقین

۷۲۶

غفلت از حال دنیا کر امل را دان کہ مرگ ماسنید
 حرص نابیناست بنید موبو
 عیب خود یکذره چشم کو بر او
 عوری ترسد کہ دامانش بر بند
 مرگ خود نشنید و نقل خود ندید
 عیب خلقان و بگوید فاش او
 می نہ بیند گرچہ مست و عیب جو
 دامن مرده بر مہنہ کے در بند

مرد دنیا مفلس است و ترسناک
 او برهنه آمد و عسریان بود
 وقت مرگش که بود صد نوحه پیش
 آن زمان داند غنی کش نیست زر
 هیچ اور نیست از دورانش باک
 وز غم و ز دشمن جگر خون میشود
 خنده آید جانشین ازین ترس و غمش
 هم ذکی داند که بود او بے مهر

مکمل

استن این عالم اے جان فخلت است
 ہوخیاری زان جهانست اے جوان
 ہوشیاری آفتاب و حرص و تنج
 زان جهان اندک تر شمع میرسد
 غالب آید پست گرد و این جهان
 ہوشیاری آب این عالم و سنج
 تا نخیز و زین جهان حرص و حد
 نے ہنر ماند درین عالم نہ عیب

۵۲۵-۵۲۶

غافل ہم حکمت و ہم نعمت است
 لیک نہ چند آنکہ تا سوسے شود
 تا نپرد زود سرمایہ زدست
 زہر جان و عقل رنجورے شود

مکمل

غفلت بگذار و فکر پیش کن
 کار میکن، یکر زمان غافل مباحش
 پیش از بہر خد اندیش کن
 کار دین، نہ کسب دنیا و معاش

—————

خواہ را غیرت بود بر هر که او
 غیرت حق بر مثل گندم بود
 بوگزیند بعد از ان کہ ویدرو
 کا و خسرو من غیرت مردم بود
 اصل غیرت با بد نیست از لاله
 آن خلعان فرع حق بے اختیاء

مکمل

غفلت سبب عالم

غفلت

غیرتش دماہست صد علم نہان ورنہ سوزیدے بیکدم صد جہان

۲۶۵

غیرت عقل است بر خوبے روح پُر ز تمثیلات و تفسیلات نفس و
با چنین پنهانے کہ روح رہست عقل روے اینچنین شکین چہرست

۲۶۵

غیرت آن باشد کہ آن غیر ہمہ است آنکہ افزون از بیان و مدہ است

۲۶۵

بہرین عقل

وصیف غیرت

فراق
سوز فراق

از فراق زین خاکها شورہ بود آب زرد و گندہ و تیرہ بود
بادہ جان افسز او خم گردد فنا آتشے خاکترے گردد ہبا
باغ چون جنت شود دار المرص زرد و ریزان برگ او اندر حرض
عقل و ذاک از فراق دوستان ہچو تیسرا انداز بشکتہ کمان
دو رخ از فرقت چنان سوزان شدہ است بید از فرقت چنان لزان شدہ است
گر گویم از فراق چون شرار تا قیاست یک بود از صد ہزار
پس از شرح سوز او کم زن نفس رب سلم رب سلم گوے وین

۲۶۵

ہر خیالے را کہ دید آن اتفاق انگہش بعد اعیان افتد فراق
نے فراق قطع بہر مصلحت کاین است از ہر فراق از منقبت
بہر استبقائے آن جسم چون جان لحظہ در ابر خود گرد و نہان

۲۶۵

فراق ظاہری

چون شکسته می رانده شکسته شو
امن در فقر است اندر فقر و ^{۲۱۵} فقر

محنت فقر ارچه کم از عیش نیست
از بلائے اغتنا خود عیش نیست

کار درویشی و راسے فهم تست
سوائے درویشان تو منگر سست
زانکه درویشی و راسے کار است
و مبدم از حق مرایش از اعطاست
بلکه درویشان و راسے ملک و مال
روزے دارند ثمره از ذوالجلال ^{۲۱۶}

آنچنان که فقر می ترسند خلق
زیر آب شور رفته تا بحلق
گر بترسید از ان فقر آفرین
گنجهایشان کشف گشته در زمین
جمله شان از خوف غم در عین غم
در پیستی هستی دویده در عدم ^{۲۱۷}

دیو می ترساندت هر دم ز فقر
همچو کبکبش صید کن ای باز صقر ^{۲۱۸}

فقر آن محمود تست ای بے سعت
طبع از و دایم همی ترساندت
گر بدانی رسم این محمود را
خوش بگوئی عاقبت محمود باد
فقر آن محمود تست ای نیم دل
کم شنو زین مادر طبع بدل
چون شکار فقر کردی تو یقین
همچو کودک اشک باری یوم دین ^{۲۱۹}

فقر فخری نه از گراف است مجاز
صد هزاران عزیز پنهان است و ناز ^{۲۲۰}

فخر فخری بہر آن آمد سنی
سیا ز ملت امان گریم در غسنی
گنجہارا در خراسانے زان نہند
تا ز حسد صاہل دنیاوار ہند

ادسک فخر

آن گروہے کز فقیری پے برند
صد جہت دامنردگان فانی داند
مردہ از کرمست فانی در گزند
صوفیان از صد جہت فانی شدند
مرگ یک قتل است این سی صد ہزار
ہر یکے را خونہا سائے بشمار
گرچہ کشت این قوم را حق بارہا
ریخت بہر خونہا انبارہا

آن فقیران بطیف خوش نفس
کز پے تعظیم شان آمد عبس
آن فقیری بہر پچا پچ نیست
بل پے آنکہ بجز حق ہرچ نیست

فلسفہ فلسفی

فلسفی گوید ز معقولات دون
عقل از دہلیستری نایدون
فلسفی منکر شود در فکر و فن
گو بر و سر را بدان دیوار دن
نطق آب و نطق خاک و نطق گل
ہست محسوس و اس اس اہل
فلسفی کو منکر حقائق است
از حواس انبشیا بیگانہ است
گوید او کہ پر تو سودائے خلق
بس خیالات آورد در راہ خلق
بلکہ عکس آن فساد و کفر او
این خیال منکرے را ز دیرو
فلسفی مردیور منکر بود
در ہما ندم سخرہ دیوئے بود
گر ندیدی دیورا خود را بہین
بے جنون نبود کہودی رجبین
ہر کرا در دل شک و پچانی است
در حیان او فلسفی پنہانی است

می‌ساید اعتقاد او گاہ گاہ آن رگ بلف کند رویش یار
 مست

ظنی خود را ز اندیش بکشت کو بد و کور او سئو گنج است پشت
 کو بد و چند آنکه افزون میدود از مراد دل حسبدا تر میشود
 مست

فنا و بقا
 صلیت و خفتنا

تو از آن روزی که درست آمدی آتش یا خاک یا بادے بدی
 گردان حالت ترا بدے بقا کے رسیدے مر ترا این ارتقا
 از مبدل ہستے اول مناسد ہستے دیگر بجائے او نشاند
 این بقا با از فنا یافتی از فنا پس رو چہ ارتقا یافتی
 زان فنا ما چہ زیان بود کہ تا بر بقا چنیدہ اسے بینوا
 چون دوم از اولینت بہتر است پس فنا جوئی و مبدل ابرست
 صد ہزار ان حشر دیدی اسے عنود تا کنون ہر لحظہ از بد و وجود
 از جمادی بخیبر سوئے نما وز نما سوئے حیات و ابتلا
 باز سوئے عقل و تمیزات خوش باز سوئے خارج این پنج و شش
 مست

جملہ عالم دین غلط کردند راہ کہ عدم تر سند و آمد آن پناہ
 از کجا گوئیم علم از ترک علم از کجا جوئیم سلم از ترک سلم
 از کجا جوئیم ہست از ترک ہست از کجا جوئیم دست از ترک دست
 ہستم تو تانی کرد یا نعم المعین دیدہ معدوم بین ہست بین
 دیدہ کو از عدم آید پدید ذات ہستی را ہمہ معدوم دید

در حکم
فنا بقا
کرد و دیده مبدل و نور شود

این جهان منتظم محشر بود
ز ان منساید آن حقایق ناقص
که برین خامان بود فمیش حرام

بر عده ها کان ندارد چشم و گوش
از فسون او عده ها زود زود
چون فسون خواند، می آید بچو ش
خوش معلق می زند سوسنه وجود

آوردن بود از عدم

اینچنین معدوم کو از خویش رفت
او به نسبت با حیات حق فناست
بهترین هستها افتاد رفت
در حقیقت در فنا او را بقاست

بغادر فنا

صورت از بی صورتی آمد برون
پس ترا هر لحظه مراگ رجعت است
باز شد کانا الیه اجون
مصطفی فرمود دنیا ساعت است
هر نفس نو می شود دنیا و ما
عمر، همچون جوئے نو نویرسد
شلخ آتش چون بجنسانی به ساز
این درازی مدت از تیزنئے صنع
مستمری می منساید در جسد
در نظر آتش در آید بس راز
می منساید سرعت انگیزنئے صنع

بجد مثال

در وجود آدمی جان روان
هر زمان از غیب نو نو می رسد
میرسد از غیب چون آید ان
وز جهان تن برون شومی رسد

غلبت جم غفلی

چون شگوه ریخت، میوه سر کند
چون که تن بشکست به جان سر کند

چون ز خود رستی همه برمان شدی چون که گفتی بسند و دم سلطان شدی

ملک

چون که گفتی بسند و دم سلطان شدی

آن کسے را کہ چنین شاہے گشد سوئے تخت و بہترین جا گشد
نیم جان بستاند و صد جان دہد آنچه در و بہت نیاید آن دہد

ملک

تو کن تہد یدم از کشتن کہ من تشنہ زارم بخون خویش تن
گر بریزد خون من آن دوست رو پاسے کو بان جان برافشانم برو
آز مودم مرگ من در زندگیت چون رہم دین زندگی پائیدگیت

ملک

چون کہ گفتی بسند و دم سلطان شدی

پیش بجد ہر چہ محدود است لالت کل شے غیر جبہ اللہ فانت
این فنا ما پردہ آن وجہ گشت چو چراغ خفتہ اندر زیر طشت

ملک

بمچنین جو یائے در گاہ خدا چون خدا آید شود جویندہ لا
گر چہ آن وصلت بقا اندر بقا است لیک از اول بقا اندر فناست
سایہائے کہ بود جو یائے نور نیست گرد چون کند نورش ظہور
عقل کے ماند چو باشد ستر او کل شے مالک الا وہیہ
مالک آمد پیش و پیش ہست نیست ہستی اندر ہستے خود طرفہ است

ملک

چون کہ گفتی بسند و دم سلطان شدی

گفت قائل در جہان درویش نیست و بود درویش آن درویش نیست
ہست از روئے بقا آن ذات او نیست گشتہ و صفی و در و صف ہو
چون زبانہ شمع پیش آفتاب نیست باشد بہت باشد و حساب

هست باشد ذاتا و تا تو اگر بر نهی نپسند بسوز و زان شر
نیت با خدا روشنی ندهد ترا کرده باشد آفتاب اورا فنا

هست خود در هست آن هستی تبار همچو مس در کمیاب اندر گداز
در من و ماسخت کردستی تو هست هست این جملہ خرابی از دو هست
مگر نهی خواهی که بفروزی چو روز هستی همچو شب خود را بسوز

کارگاه صنم حق در نیست غرہ هستی چه دانند نیت چیست

هست هشیاری زیاد ما مضی ما غنی و مستقبلت پرده خدا
آتش بر زن بر دو تاجی پر گره باشی ازین هر دو چو نه

موج خاکی و بیم و فہم فکرات موج آبی محمود و سکر است و فکرات
تا درین سگری ازان سگری تو دو تا ازین مستی ازان جامی تو کور

آئینہ هستی چه باشد نیستی نیستی بگزین اگر ابد نیستی
هستی اندر نیستی بتوان نمود مالد اران بر فقیر آرنده خود
نیستی و نقص ہر جاے کہ خاست آئینہ خوبے جملہ ہستیہا است

نیست را بنمود هست آن محترم هست را بنمود بر شکل عدم
بھر را پوشید و کف کرد آشکار باد را پوشید و بنمودت خفا

عقل از سر غم از دل میرد
سختی هستی بزد و از کین

و انکه هستی سخت مستی آورد
صد هزاران قسرن پیشین اهی

۴۳۴

قاضی
بیشتر قاضی

در میان آن دو عالم جا بی
جاری تو یک شمع طبع
و ان فراغت هست نور دیدگان
علم شان را علت اندر گو کرد

گفت او چون حکم راند بیدل
گفت خصمان عالم اند و علتی
زانکه تو علت نداری در میان
و ان دو عالم را عرض شان کور کرد

که ز شب خیزش ندارد در گریز
گوش قاضی جانب شاید کند
شاید ایش از او چشم روشن است
کو بدیده بیز من سر دیده است
پرده باشد دیده دل را عرض

آلت قاضی زبان و چشم تیز
گر هزاران مدعی سر بر زند
قاضیان را در حکومت این فن است
گفت شاید زان بجای دیده است
مدعی دیده است اما با عرض

۴۳۵

صد هزاران بقاضی

بر تو تا و ان نیست باخدا آن جبار
نیت بر قاضی ضمان کو نیست خرد
آئینه حق است و باشد مستحق
نے برائے عرض و خشم و فعل خود
گر خطائے شد دیت بر عاقل است
سوئے بیت المال بر گردان ورق

کانکه از زخم تو میسر دور و مار
برسد و تغزیر قاضی هر که مرد
نائب حق است و سایه عدل حق
کو ادب از بهر مظلوم می کند
چون برائے حق و روز آجل است
عاقل او کیت دانی هست حق

آنکه بپر حق زندا و امن است
و آنکه بپر خود زندا و امن است

آنکه بپر حق زندا و امن است

زان سوسنے حق است دایم میل او
مان است از قید دیو و قیل اش
قانع جنگ و خصم قیل و قال
فتنہا ساکن کند قانون او
سرکشی بگذارد و گرد و جمع
قطره از بحر عدل رستخیز
لطف آب بحر از و پیدا بود

قاری قی باطل کہ ترازوئے حق است و کیل او
مخلص است از کمر دیو و حیل اش
ہست او مقراض اتحاد و جدال
دیو در شیشہ کند افون او
چون ترازو دید خصم پر طمع
ہست قاضی رحمت و دفع ستیز
قطرہ گر چہ خسرو کو تہ پا بود

قبض و بطن

چون قلم در دست کاتبائے حین
کاکب دل با قبض و بطن در جهان
زین تقلب ہر تلم آگاہیت

دیدہ و دل ہست بین الامین
اصبع لطف است قہرے در بیان
جز نیاز و جز تضرع راہیت

مصلحت بطن

قوتے گیرند و زور از راختے
خویشین را سوختندے ز اہمترار
ہر کسے دادے بدن را سوختن
تا رہند از حرص و دیک سلعتے
آن صلاح تست آیس دل مشو
خرج را دغلے باید زعتداد

مصلحت آنست تا یک ساعتے
گر نبودے شب ہمہ خلقان زار
از ہوس و ز حرص سودا ندوختن
شب پدید آید چو گنج رحمتے
چونکہ قبضے آیدت اسے راہرو
زانکہ در خسری از ان بست و کشاد

چون که قبض آمد تو در دوسے بطنین
تازه باشش و چین منگن چین
بعد از پنج آن چند دگر
رو دہا یعنی کشاد و کرد فر

و قبض

چون تو در دوسے ترک کردی و دش
بر تو قبضے آید از رنج و تیش
آن ادب کردن بود یعنی کن
پیش از آن کین قبض زنجیرے شود
پنج معقولست شود محسوس و فاش
در معاصی قبضها دگر شد
قبض دیدی چارہ آن قبض کن
ز آنکہ سرما جملہ می رود زین
بسط دیدی بسط خود را آب ده
چون بر آید میوه با اصحاب ده

۱۹۱

قرآن

نچہ بہ قرآن

چون تو در قرآن حق بگریختی
با روان انبیا آمیختی
ہست قرآن حالہائے انبیا
ما میان بحر پاک کبریا
گر بخوانی و نہ قرآن پذیر
انبیا و اولیاء را دید گیر
در پذیرائی چو بر خوانی نقص
مرغ جانت تنگ آید و نقص

۱۹۲

خاستہ قرآن

مصطفیٰ را وعدہ کرد الطاف حق
گر بگیری تو نیر و این سبق
من کتاب و معجزت را رفعم
بیش و کم کن را نہ قرآن را رفعم

۱۹۳

عاجز و بخت

حرف قرآن را بدان کہ ظاہر است
زیر ظاہر باطنی ہم قاہر است

دیران باطن کے بطن دگر
خیرہ گرد و اندر فک و نظر
نیران باطن کے بطن سوم
کہ در و گرد و خسر و با جلا کم
بطن چارم از بی خود کس ندید
جز خدا سے بنظر و بے ندید
بچنین تا ہفت بطن اسے بوالکرم
می شمر قوزین حدیث مستم
قوز قرآن اسے پس رطا ہر مبین
دیو آدم را نہ بسند غیر طین

کلام خدا گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

چون کتاب اللہ بیاد ہم بر آن
ایچنین طعن نہ زوند آن کافران
کہ اساطیر است و افسانہ ترند
نست تعمیق و تحقیق بلند
کو دکا نے خرد فہمیش می کنند
نست جز ام پسند و ناپسند
ظاہر است و ہر گسے پے می برد
کو بیان کہ گم شود در وے خرد
گفت اگر آسان نماید این تو
ایچنین آسان کے سورہ بکو
جنسیان و انسیان و اہل کار
گو کے آیت ازین آسان بسیار

تا قیامت میزند قرآن ندا
کالے گرد و چہل رگشتہ فرا
مر مرا افسانہ می پسند اشتید
تخم طعن و کافری می کاشتید
خود بدیدید اسے خیسان دمن
کہ شما بودید افسانہ دمن
تا بدیدید ایک طعنہ می زدید
کہ شما فانی و افسانہ بدید
من کلام حق و قیام بدات
توب جان جان و یا توب زکات
نور خورشیدم فتادہ بر شما
لیک از نور شید ناگشتہ ہا

قرب
 ملک منعم بنوع آن ذات حیات
 در سلک
 ۴۳۷
 تار مانم عاشقا از اذمات

خو گیسو این معجزه چون آفتاب
 صد زبان و نام او اتم الکتاب
 زهره نے کس اکہ یک حرفے ازان
 یا بدزدو یا فسزاید در بیان

معنی قرآن ز سر آن پرس و بس
 وز کسے کاتش زده است اندر بس
 پیش قرآن گشت قربا نے و پست
 تا کہ عین روح او قربان شدہ است
 روغنے کو شد فداے گل بیگل
 خواہ روغن بوسے کن خواہی تو گل

قدیم و حادث
 حاکم و حکیم

غیر گریزد چونکہ نور آید ز دور
 پس چه داند ظلمت شب حال فور
 پشہ بگریزد زیاد بادا
 پس چه داند پشہ ذوق بادا
 چون قدیم آید حدث گرد و عبث
 پس کجسا داند قدیمی احداث

تو نو ہستم مکنی از قرب حق
 کہ طبق گردور بنود از طبق
 این نمی بینی کہ قرب اولیا
 صد کہ امت دارد و کار و کیا
 آہن از داود موسے میشود
 موم دردست چو آہن می بود
 قرب خلق و رزق بر جملہ است عام
 قرب و حق عشق دارند این کرام
 قرب بر انواع باشد اے پدر
 می زند خورشید بر کھسار و زر
 یک قربے بہت بار ز شیدا
 کہ ازان آگہ نباشد بیدرا

قرب
 رواع قرب

۷۳۸
 شلخ خشک و تر قریب آفتاب ^{مرکب} آفتاب از هر دو کے دار و جہت ^{قرب}
 یک کو آن قربت شلخ تری کشاید بختہ از دوسے بخوری
 شلخ خشک از قربت آن آفتاب غیر زو تر خشک گشتن کو بیاب ^{مستند}

نہیں بھی از دوسے کا گفت پیغمبر علیؑ را کا سے علیؑ
 یک بر شیریں مکن ہسم عتید اندر آ در سایہ نخل ہسید
 ہر کے کر طاعتے پیش آوند بہر قرب حضرت بیچون چند
 تو تقریب چو عقل و سیر خویش نے چو ابشان با کمال و بر خویش ^{مستند}

گریب بینی یک نفس حسن و دود اندر آتش انگنی جان و دود
 جیفہ بیسنی بعد از ان این شرب را چون بیسنی کرو فر قرب را ^{مستند}

دفعہ آبر قرب نے بالا و پستی رفتن است قرب حق از حبس مستی رفتن است ^{مستند}

قرب بیچون است عقلت را بتو نیست از پیش و پس و سفل و علو
 قرب بیچون چون بنا شد شاہ را کہ نیا بد بحث عقل آن را ^{مستند}

ضعف بن از ضعیف و ضعف قطب از تن بود از بوج نے ضعف در کشتی بود در فوج نے ^{مستند}
 قطب شیر و رسید کردن کار او باقیان خلق باقی خوار او ^{دفعہ آبر}

تا قوی گردد، کند و صید جوش
 چون بخت بد، بینوا باشند خلق
 کر کعب عقل است چندین مرق خلق
 زانکه جسم خلق باقی خوار است
 این نگهدار اردل تو صید جوت
 او چو عقل و خلق چون اجزائے تن
 بسته عقل است تدبیر بدن

قطبان باشد که گرد خودند
 گردش افلاک گرد او زند

قناعت

قلعه کان از قناعت و زقناعت
 آن ز فقر و قلت دوانان بدست
 حبه آن گریباید، سر نهند
 دین ز گنج زر بهمت بر عهد

از قناعت بچکس بے جان نشد
 وز حرصی، بچکس سلطان نشد

وصف قناعت

گفت پیغمبر قناعت چیست گنج
 گنج را تو دانی و دانی ز رنج
 این قناعت نیست جز گنج روان
 تو مزین لاف غنم و رنج روان

چون قناعت را پیغمبر گنج گفت
 هر که را که رسد گنج هفت

سائل آن باشد که جسم او گداخت
 قانع آن باشد که مال خویش باخت

ہست لایق شاہ را، آنکہ ہر
بین کہ حرفش ہست در خور و شہان
نامہ دیگر نویس و چارہ کن
ورنہ ہر کس سر دل دیدے عیان
کار مردان استائے طفلان لعب
زانکہ در حصر صحر ہوا آغشته ایم
تا چنان دانند متن نامہ را
متن نامہ سینہ را کن امتحان
تا مسن افق وار نبود کار تو

کالبہ نامہ است اندر وے نگر
گوشہ رونامہ را بکشا، بخوان
گر نباشد در خور اورا پارہ کن
لیک فتح نامہ تن بیٹان
نامہ بکشادن چو دشوار است صعب
جملہ بر فہرست قانع گشتہ ایم
باشد آن فہرست واسے عامہ را
ہست آن عنوان جو اقرار زبان
کہ موافق ہست با قسار تو

باز وے شیر خند ہست بیار
کولب و دندان عیسے اے وقیح
کو یکے ملایح کشتی، سپہ قویح
کو بہت تن رافدا کردن بنار
تیغ چوین را مکن تو ذوالفقار
از عمل آن نعت صانع بود

از علی میرا شہ اداری ذوالفقار
گرفسونے یاد داری از مسیح
کشتے سازی ز تو زین و فتوح
بت شکستی گیسوم ابرہیم وار
گرد لیت ہست اندر فعل ہار
آن دلیلے کو ترا مانع شود

زین دو بر باطن تو استلال گیر
کو بدریا نیست وصل ہچو جو
کو بدریا متصل چون او بود

فصل و قول آمد گواہان ضمیر
این گواہ فصل و قول از وے ہجو
قول و فصل او گواہ او بود

روز قیامت

پس قیامت روز عرض اکبر است
هر که چون مهند و بدو سودا است
عرض او خواهد که باز یب و فرات
روز عرض نوبت رسوا است

گرچه پنهان باشد پیداشود
هر که او خسان بود رسوا شود

کبر و نخوت
بزرگواران

حرص بپا از شهوت خلق است و فرج
از الوهیت زند در جاه لاف
در ریاست نیست چند است و بیج
طامع شرکت کجا باشد معاف
زلت آدم ز اشکم بود و باه
وان طبعین از تکبر بود و جاه
لاجرم او زود استغفار کرد
وین لعین از تو به استکبار کرد

بند و کبر و نخوت

ز زبان خلق این ما و منت
هر که بالا تر رود ابله تر است
عاقبت زین زردبان افتادن است
کاستخوان او بتر خواهد شکست

بند و کبر و نخوت

اے بسا کفار را سوداے دین
بند پنهان لیک از آهن بهتر
بندشان ناموس کبر و آن دین
بند آهن را کند پاره تبر

کبر و نخوت

نخوت و دعوے و کبر و ترهات
دور کن از دل که تابی نجات

کبر و نخوت

کبر زشت و از گدایان زشت تر
روز سرد و برف آنکه جامه تر

کبر نفوس

۴۴۲

من بعد علم

در انکس
 است دندان صومعه و ذوالنعم
 کاندان ذاکر شود حق را مقسیم
 چون عبادت بود مقصود بشر
 شاد عباد نگاه گردنکشش سحر

از سینه پر زهر شد او گچ و دست
 این تکبر زهر قاتل دان که هست
 زهر در جاننش کند داد و ستد
 بعد یکدم زهر در جاننش زند

تکبر کرده تو پیش پنهان
 آن تکبر بر خسان خوب است و چیت
 می مرو معکوس عکس بندیت
 خوشن بشناس و نکوتر نشین
 گرچه شش با تو نشیند بر زمین

چند حرف طعناق و کار و بار
 کار و بار خود بین و شرم دار

معبود مردم کریم اگر مست
 مر لیمان را بزنی تا سر نهند
 هر یک را او عوض به قصد دهد
 با کسی که گنی احسان سازد
 بنده گرد و ترا بس با وفا
 با نیکی چون کنی بهر و جفا
 چون وفا بیند او خوبانی شوند
 که لیمان در جفا صافی شوند

تا بر آید در زمان پیش تو او
 هر که را خواهی تو در کعبه بجو

کبر

صومعه

صورتے کو فخر عالی بود
او ز بیت اللہ کے خالی بود
او بود حاضر منہ از رنج
باتھے مردم برائے احتجاج

فہمیت الیٰہ

کعبہ پرچند ان کہ خانہ یراوست
خاقیت من نیز خانہ یراوست
کعبہ را یکبار بیتی گفت یا
گفت یا عبدی مرا افتاد بار

منہ

کعبہ حبیبہ نیل و جانہا سدرہ
کعبہ عبد البطن شد سفرہ
قبلہ عارف بود نور وصال
قبلہ عقل مغلف شد خیال
قبلہ زاهد بود فیض نظر
قبلہ طامع بود ہمایان در
قبلہ عاشق حق آمد اسے پسر
قبلہ باطل بلیس استاے پدر
قبلہ فرعون دنیا سر بر
قبلہ ظاہر پرستان وے زن
قبلہ باطن نشینان ذوالہن

۵۲۵۲۶

منہ

کعبہ را کش ہر زمان عنے فرود
آن را خلاصا ست ابرہیم بود

سرت زاری

سرت زاری

رحمت موقوف آن خوش گریاست
چون گشت از بحر رحمت موج خات
تا نہ گرید ابر کے خند و چین
تا نہ گرید طفل کے جوشد لہن

اے برا در طفل طفل چشم تست
کام خود موقوف زاری دان نخست
کام تو موقوف زارے دل است
بے تضرع کامیابی شکل است

۴۴ در انکم گریہ دزدی
گر ہی خواہی کہ شکل حل شود غارِ حسودی بجلِ سبیل شود
گر ہی خواہی کہ آن خلعت رسد پس بگریان طفل دیدہ بر جسد

زارے و گریہ قوی سرمایہ ایت رحمت کلی قوی تر دایہ ایت
دایہ و مادر بہسانہ جو بود تاکہ کے آن طفل گریان میشود

روشنے خانہ با ششی بچو شمع گز و باری تو، سچو شمع دمع

بندہ می تالد بحق از در و خویش صد شکایت میکند از رنج پیش
حق ہی گوید کہ آخر رنج و درد مر ترا لا بہ کسان و است کرد
این لگہ زان نغمتے کن کت زند از در ہما دور و مطر و دست کند
در حقیقت ہر عدو دار و ستے تست کیمیاے نافع و دلجوے تست
تما از و گردی گریزان در خلا استعانت جوئے از فضل خدا
در حقیقت دوستانست دشمنند کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند

اشک کان از بہر او بارند خلق گو ہر است اشک پندارند خلق

از پنے ہر گریہ آخر خندہ ایت مرد آخر بین مبارک بندہ ایت

ذوق خندہ دیدہ اے خیر خند ذوق گریہ بین کہ ہست آن کان قند
آن ترش و ستے مادر یا پدر حافظ فرزند شد از ہر ضرر

پس جہنم خوشتر آمد از جهان
خند ما در گریہ پنهان و کتیم
ذوق در غمهاست پیکم کرده اند
آب حیوان را بظلمت برده اند

گریہ با صدق با جانها زنده
تا که عرش و فرش را نالان کند
گریہ بے صدق باشد بی فروغ
او مدار و چربے مانند دوغ

نور را بگذار و زاری را بگسید
رحم سوسے زاری آید اے فقیر
زارے مضطر که تشنه معنویت
زارے سرد و دروغ آن غویت
گریہ اخوان یوسف حیلست است
کا ندرون شان پر ز رشک و علت است

اے تو پاک از جہل و علت پاک انسان
که فراموشی کنند ویرا نهان
همچو خورشیدش بنور افراشتی
مستمع شد لایب ام را اذ کرم
چون کسم کردی اگر لا کینم
آن شفاعت ہم تو خود را کرده
زانکه از نقشم چون بیرون برده
ترو خشک خانه نبود آن بن
هم ثباتش بخش و گردان مستجاب
چون ز دخت من تہی گشت این وطن
هم دعا از من روان کردی چون آب
هم تو بودی اول آرمده و سا
هم تو باشش آخرا جابت را رجا

گریہ و خند غم و شاد سئے دل
هریکے را معدنے دان مستقل
هریکے را محسن و منتاح آن
اے برادر در کف قلع آن

۲۴۴
 میل مارا جانب نداری کند ^{در کلم} ^{میل مارا جانب نداری کند}
 اسے خاک چشمے کہ او گریان آست ^{گر یہ دندوی}

دستے بنشن و بر خود میگری ^{نہ بر عالم خود کرد و بر دیگران فوسہ گری}
 زابر گریان شاخ سبز و تر شود ^{نور شمع از گریہ روشن تر بود}

وقت پیاپیچ دستاویز جست ^{بیشتر از واقعہ آسان بود}
 درد دل مردم خیال نیک بد ^{چون در آید اندرون کارزار}
 آن زمان گرد و بر آن کس کارزار ^{در میان جملہ گردانہ اند}
 و غنہ چون مور تان خانہ اند ^{گفت پیغمبر سپہدار غیوب}
 لَا شَجَاعَةَ يَافَتِي قَبْلَ الْحَرْبِ ^{وقت لاف غر وستان گفت زنند}
 وقت جوئل جنگ چون گفت میفتند ^{وقت ذکر غر و خمیر شش دراز}
 وقت کرفس تیغیش چو پیاز

آن کسے لفظ مقبول خداست ^{گر حدیثت کہ بود معنیست راست}
 آن چنان معنی نیز و یکسو ^{در بود معنی کہ و لفظت نکو}

وانچہ بمعنیست خود رسوا شود ^{انچہ با معنیست خود پیدا شود}
 دانکہ معنی بر حق صورت پرست ^{رو بمعنی گوش اسے صورت پرست}

بیشین ابل معنی باشش تا هم عطا یابی و هم باشی فتنه

جان معنی درین تن بخلاف هست همچون تبع چوین در خلاف

۲۱۵

معنی غلط و بی

حرف ظرف آمد در معنی چو آپ بحر معنی عمده ام کتاب

۲۱۶

لفظ را مانند این جسم دان معنیش را در درون مانند جان

دیدۀ تن دایساتن بین بود دیدۀ جان جان پر فن بین بود

۲۱۷

معنی

معنی تو صورت است و عاریت بر مناسب شامی و بر قافیت

معنی آن باشد که بستاند ترا بے نیاز از نقش گرداند ترا

معنی آن بود که کور و کر کند مر ترا بر نقش عاشق ترکند

۲۱۸

معنی

برگزیده

مال و دولت

برگزیده حیرت آوردن خطرات باز ناید رفتن یاد آن هجابت

۲۱۹

مال دنیا شد تبسمهای حق کرده مارا مست و هم مغرور خلق

فقر و بنحوری بهشت اے کند کان تبسم دایم خود را بر کند

۲۲۰

مال دنیا دایم مرغان ضعیف ملک عجب دایم مرغان شریف

تا بدین ملکی که او دایست نذر در شکار آید مرغان شگرف

۲۲۱

۴۸۷
 اختیار
 مال تخم است دیرشور و مند
 تیغ را در دست هر دهن مرد
 مال دولت

ندیم اعزاز
 مال چون راست این جاوا اژدا
 سایه مردان ز مرد این دورا
 زان ز مرد مار را دیده چید
 کور گردد مار و زهرش را رید
 ۴۸۵

صفت از
 زرخس را و والد و شیدا کند
 خاصه مفلس را که خوشن سوا کند
 زرا اگر چه عقل می آرد و لیک
 مرد عاقل باید او را نیک
 ۴۸۳

عیب دانش
 ز به از جانت نزد ابلهان
 زرتشا چنان بود پیش پنهان
 مال و ز سر را بود، همچو کلاه
 کل بود آن که کلاه سازد پناه
 آنکه زلفت و جود عینا باشدش
 چون کلاهش رفت خوشتر آیدش
 مرد حق باشد بماند پیر
 پس برهنه به که پوشید نظر
 ۴۸۱

مال صفا
 مال را اگر بهرین باشی محول
 نعم مال صاحب گفت آن رسول
 ۴۷۹

مال بیرونی
 مال میراثی ندارد خود وفا
 چون بنا کام از گزشته شد جدا
 او ندارد قدر هم کار زان بیافت
 که به کد و کب و نجس کم شافت
 ۴۷۷

حاج
 مین و مین اسه را هر دو بگاہ شد
 آفتاب عمر سوسه چاه شد
 مین گو فردا که فضا را گذشت
 تا بکلی بگذرد ایام کشت

مورثات در کلم ۷۴۹
 بین دور و نزدیک که زورت هست زود
 این قدر تخته که ماست باز
 تا بروید زین دودم سحر دراز
 ص ۱۲۵

محببت
 از زرات

از محبت تنها شیرین شود
 از محبت درد با صافی شود
 از محبت خار با گل میشود
 از محبت دار تخته می شود
 از محبت بجن گلشن میشود
 از محبت نار نور می شود
 از محبت ننگ روغن میشود
 از محبت حزن شادی میشود
 از محبت نیش نوش می شود
 از محبت سقم صحت می شود
 از محبت مرده زنده می شود
 این محبت هم نتیجه دانش است
 دانش ناقص کجا این عشق زاد
 از محبت مستها زین شود
 از محبت درد با صافی شود
 از محبت سرکها مل میشود
 از محبت بار سبخت می شود
 بے محبت روضه گلخن میشود
 از محبت دیو حور می شود
 بے محبت موم آهن میشود
 از محبت غول مادی میشود
 از محبت شیر سوسه می شود
 از محبت قهر رحمت می شود
 از محبت شاه بنده می شود
 که گزافه هر چنین تخته نشست
 عشق زاید ناقص اما بر جبار
 ص ۱۲۴

مورثات

محمی ساید نه نحو اینجا بدان
 آب دریا مرده را بر سر نهند
 گر تو محوی بے خطر در آب ان
 و ربود زنده ز دریا کے رہد
 ۱۵ از سنهائے قدیم یافته میشود که درین قطعه متعدد اشعار اکاتی است ۱۲

چون بر دی تو ز او صاف بشتر
بجز اسرار است نه بر فرق بر

شد حواس و نطق بے پایان
محو نور دانش سلطان

دو گو دو مدان و دو مخوان
بنده را در خواجسته خود محو دان

مدح و ذم
از مدح و ذم

لطف سالوس جهان خوش لقمه است
کتر شش خور کان پر آتش لقمه است
آتش پنهان و ذوقش آشکار
دو د او طاهر شود پایان کار
تو گو آن مدح را من کے خرم
از طمع میگوید او من پیے پریم
مادحت گر بجو گوید بر ملا
روز ما سوزد دست زان سوز ما
گرچه دانی کوز حسن گفت آن
کان طمع که داشت از تو شد زیان
آن اثر می ماندت در اندرون
در مدح این حالتی هست آزمون
آن اثر هم روز ما باقی بود
مایه کبر و خداع جان شود
نیک بنماید چون شیرین است مدح
بنماید زانکه تمجذ افتاد قبح

فیهی از مدح

جانور سر به شود یک از علف
آدمی سر به ز غر است و شرف
آدمی سر به شود از را و گوش
جانور سر به شود از خلق و نوش

مدح تعریف است و تخریق حجاب
فارغ است از مدح و تعریف آفتاب
مادح خورشید مدح خود است
که دو چشم روشن و نامرید است

معارف
میرزا عرش از مدح شعی
مدیر انکم
بکسان گردد ز مدحش متقی
۴۵۱
مدح نادر

شاه را گوید کے جولاو نیست

این چه مدح است این مگر آگاہیت
مدح نامزدین
مست

مدارح
اخلاق و احوال

در مقامے زہر و درجائے دوا	در مقامے کفر و درجائے روا
در مقامے غار و درجائے چوگل	در مقامے سرکہ و درجائے چول
در مقامے خوف و درجائے رجا	در مقامے منع و درجائے عطا
در مقامے فقر و درجائے غنا	در مقامے قہر و درجائے رضا
در مقامے جور و درجائے وفا	در مقامے بخل و درجائے سخا
در مقامے درد و درجائے شفا	در مقامے خاک و درجائے کیمیا
در مقامے عیب و درجائے ہنر	در مقامے ننگ و درجائے گہر
در مقامے خنظل و درجائے شکر	در مقامے خشکے و درجائے مطر
در مقامے ظلم و درجائے محض عدل	در مقامے جہل و درجائے عین عقل
گرچہ این جا او گزند جان بود	چون بد آنجا در رسد در مان بود
آب در غور و ترشش باشد و یک	چون بہ انگورے رسد شیریں و نیک
باز در خم این شود تلخ و حسد رام	در مقامے سرکے نعم الدوام
این چنین باشد تفاوت در امور	مرد کامل این شناسد در ظہور

۱۳۵

شکستہ و صوری

کابو پاکان را قیاس از خود گیر
گرچہ باشد در فوشتن شیر شیر
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد
کم کے ز ابدال حق آگاہ شد

اشتیاء او دیده بیستنا نبود	نیک و بد در دیده شان کیان خود
همسری با انبیا برداشتند	اولیای را اسچو خود پنداشتند
گفته اینک ما بشر ایشان بشر	ما و ایشان بسته خوایم و غور
این ندانستند ایشان از عی	هست فرقی در میان بے منتی
هر دو صورت گر بهم ماند و است	آب تلخ و آب شیرین را صفاست
سحر را با محسنه کرده قیاس	هر دو را بر مکر نهاده اساس
ساحران با موسی از استیزا	برگرفته چون عصا و عصا
زین عصا تا آن عصا فرقت ثرف	زین عمل تا آن عمل رله شکوف

اشتراک لفظی

آن شراب حق بدان مطرب برد	وین شراب تن ازین مطرب خورد
هر دو گر یک نام دارد و در سخن	یک فرق است زین تا آن جن
اشتباه است لفظی در بیان	یک خود کو آسمان کو ریمان
اشتراک لفظ دایم رهن است	اشتراک گبر و مومن در تن است
جسمها چون کوزه های بسته سر	تا که در هر کوزه چه بود در نگر
کوزه این تن پر از آب حیات	کوزه آن تن پر از زهر مامت
گر بنظر و فتن نظر دلدی مشهی	در بنظر نش عاشقی تو گمهی
لفظ را مانند این جسم ان	معینش در اندرون مانند جان

من ز سر که می بخیم شکری

در محنت می بخیم شکری

و فتنه خانی غیر غلام

و فتنه خانی غیر غلام

چو گلبان می نجوم از سبته کو بود حق یا زحق او آیتے
 من ز سرگین می نجوم بوسے مشک من در آب جو نجوم خشت خشک
 من نجوم پاسبانی راز و زود کارنا کرده نجوم بسیج مزد

ملہ ۱۹۲-۱۹۳

منجہ

نور

گر مراقب باشی و بیدار تو ہر دے بینی جزا سنے کار تو
 چون مراقب باشی و گیری سن حاجتت ناپیر قیامت آمدن

ملہ ۲۵۵

بین مراقب باش گردل بایت کز پنے ہر فعل چیرے زایدت
 ورا زین ہمت ترا فسنردن بود از مراقب کار بالا تر رود

ملہ ۲۵۵

دہم چون تو مراقب میثوی داد می بینی ز او راے غوی
 بر بندہ چشم خود را ز احتجاب کار خود را کے گزارد آفتاب

ملہ ۲۵۵

مردودن
احسان خان

گفت نہ گو نہ زنند اندر جہان آن دو پنج و این یکے گنج روان
 آن یکے را چون بخواہی گل تر است وین دگر نیے ترا نیے جد است
 وان سوم بسیج ترا نبود بدان این شنیدی دور شو رفتم روان

کہ بیا آخہ بگو تفسیر این این زنان سے نوع گشتی برگزین
 راند سوئے او و گشت بک خاص کل ترا باشد ز غم یابی خلاص

وانکه نیکی آن تو، بیوه بود
وانکه بیچ است آن عیال باوله
چون ز شوئے اولش کودک بود
مهر و کل خاطرشش آنسو رود

۱۵۴

تلخ از شیرین لبان خوش میشود
خار از گلزار و لکش میشود
خطل از معشوق حسر میشود
خانه از مهنه صحر میشود
اے بسا از نازنینان خارکش
بر اسیه گلزاره ماه و ش
اے بسا احتمال گشته پشت ریش
از بر اے دلبر مهر و ش
کرده آهنگر جمال خود سیاه
تا که شب آید بوسه و س ماه
خواجہ تاش بر دکانے چار میخ
زانکه سروے در دوش کرده استیخ
تاجرے دریا و نشکی میدود
آن بهم خانه شینے میدود

بدره شاد بر ایوب وصال
بدره شاد بر ایوب وصال

چند با آدم بلیس افسانه کرد
چونکہ خواگفت خور، انگاه خورد
اولین خون در جہان ظلم و داد
در کف قایل بهر زن قتاد
نوح تا به خانه می پرداخته
والہ بر تابه سنگ انداخته
مکر زن برفن او چپہ شد
آب صافی و عطر او تیرہ شد
قوم را پیغام کرده از نهان
که نگہداریدین زین گمران
لوطا را زن بچنین بد کافره
خوانده باشی قصه آن فاجره
یوسف از کیہ زلیخاے جوان
مانده در زندان بر اے آتجان
هر بلا کاند جہان بینی عیان
باشد از شوئے زن در هر مکان

۱۵۵

نوشته زنتان
نوشته زنتان

گفت پیغمبر که زن بر عاقلان
غالب آید سخت بر صاحبان
غالب آید سخت بر صاحبان

باز بر زن جابلان چید شوند زانکه ایشان تند و بس خیر روند
کم بودشان رقت و لطف داد زانکه حیوان نیست غالب بر نهاد

روح را از عیشش آرد در حطیم لایسم کید زنان باشد عظیم
اول و آخر بیو طامن زن چونکه بودم روح ایو هستم بدن

۷۵۶

ستمع

ستمع

این سخن شیر است در پستان جان بے کشته خوش نی گرد روان
ستمع چون تشنه و جوئنده شد و اعطا از مرده بودا گوئنده شد
ستمع را چون از و آید ملال صد زبان گردد بگفتن گنگ و لال

در زمین گزیشکر در خود نه است ترجمان هر زمین بنت و سست
پس زمین دل که بتتش فسر بود فکر اما سر ایدل و امی نمود
گر سخن کشن بینم اندر انجمن صد هزاران گل برویم زین چمن
ستمع چون نیست خاموشی به است نکته از نا اهل گر پوشی به است

گر چه ناصح را بود صد دعوایه پند را آذنی باید دعوایه
تو ز صد تلطیف پندش میدی او ز پندت میکند پہلوئی
یک کسے نامستمع مذاستیز ورد صد کسے گویند را عاجز کند

۷۵۷

انجلیب مشورت امر هم شورے بخوان اندر صحت یار را باش و کن از ناز اف
۵۷۵

به سید مکرزیت مشورت دارند سر پوشیده خوب در کنایت با غلط انگن شوب
۵۷۶

مشورت با صالحان مشورت کن با گروه صالحان بر پسر امیر شاه و هم بدان
۵۷۷

مشورت با نفس خود آنچه گوید نفس تو کاینجا بد است مشورتش چون کار او ضد آید دست
تو خلافش کن که از پیغبت این اینچنین آید وصیت در جهان

مشورت با نفس خود گری می کنی هر چه گوید، کن خلاف آن دنی
گرم ساز و روزه می فرماید نفس مکاره است کمرے زایدت
مشورت با نفس خود اندر فعال هر چه گوید عکس آن باشد کمال
۵۷۸

فیوض مشورت مشورت ادراک و هشاری دهد عقل با عقل را یاری دهد
۵۷۹

امر هم شورے برائے این بو کز تشاور هو و کز کمیت شرت
کلین خسرد با چون مصباح انور است هشت مصباح انبیکے روشن تر است
بو که مصباحی فتنه اندر میان مشتعل گشته ز نور آسمان
غیرت حق پر ده انگخته است غلی و علوی بهم آینه است
۵۸۰

موفت گفت همیشه بکن اے رے نزن در حکم مشورت کا استشارہ موتمن ۷۵۷

مشورت در کار ما واجب شود تا پیشانی در آخر کم بود
 معیہ ساز وند بسیار بہتیا تاکہ گردان شد برین نگلیا

معجب

گمری را منہج میسان کند کثروی، المقصد عرفان کند
 گزند انکار آمدے از ہر بدے معجزہ و بر مان چرانا زل شدے
 خضم منکر تاشد صد ان خنڈ کے کند قاضی تقاضاے گواہ
 معجزہ اسچوں گواہ آمد زکی بہر صدق مدعی در بیشکی
 طعنہ چون می آمد از ہر ناشناخت معجزہ میداد حق و مینواخت

عدم از عدم ایمان

موجب ایمان نہ باشد معجزات بوے جنیت کند جذب صفات
 معجزات از بہر قہر دشمن است بوے جنیت سو دل بردن است
 قہر گردد دشمن اما دوست نے دوست کے گردد بہ بستہ گردنے

معرفت عارف

آفتیہ نمود بہتر از ناشناخت تو بہر یار و ندانی عشق باخت
 یار را اغیار پنداری ہی شادوے را نام نہی غمی

معرفت عارف

چشم عارف دان امان ہر دو کون کہ بدویا بسید

زبان محمد شاخ ہر داغ بود کہ ز جسز حق چشم او ما داغ بود

۷۵۹

خود شایع عرفان ذات بہر این پیغمبر آزا شرح ساخت کانکہ خود بشناخت از دان بشناخت

۷۶۰

اے خنک آزا کہ ذات خود خشت اندر امن سردی قصر سے بساخت

۷۶۱

تو چہ دانی شط و چون قرات ایک اندر چشمہ شور است جات

۷۶۲

دو بگلخن کے رسد در آفتاب چون شود عنقا شکستہ از غراب

۷۶۳

ہمیشہ بجد ہر چہ محدود است لاست کل شیء غیر وجہ اللہ فسات

۷۶۴

ہر چہ اندیشی پذیر اسے فسات وانکہ در اندیشہ نایدان خداست

۷۶۵

در گزر از نام و سنگ از صفات تا صفات رو نماید سوائے ذات
اختلاف خلق از نام او فتاد چون بمعنی رفت آرام او فتاد

۷۶۶

خود نباشد آفتابے را دلیل جسز کہ نور آفتاب مستطیل

۷۶۷

بہ اشارت می پذیرد نہ بیان نہ کسے زو علم دارد نہ عیان
ہر کسے نوسے دگر در معرفت میکند موصوف غیبی صفت

مشرق او غمیر جان عقل نیست

آفتاب معرفت را نقل نیست

نور کفر و ایمان

در میان ہر دو فرستے ہست نیک

کافر و مومن خدا گویند لیک

متقی گوید خدا از عین جان

آن گدا گوید خدا از بہر نان

بے طمع پیش آئے واللہ را بخوان

اللہ اللہ میسنی از بہر نان

پیش چشم او نہ کم ماندے نہ بیش

گر بدانتے گدا از گفتِ خویش

مغز معین نیست

لیک کے داند جز او ماتیش

ظاہر است آثار میوہ رحمتش

کس نہ اند جز بہ آثار و مثال

بیچ ماہیات اوصاف کمال

باقو آن ماسل کہ تو کو دکوشی

لیک نسبت کرد از روئے خوشی

گرداند ماہیت با عین حال

تا بداند کو دک آزا از مثال

ورگوئی کہ ندانم زور نیست

پس اگر گوئی بدانم دور نیست

نور معرفت

بہ بود از صد معرفت اے نفسی

رہ دور و یک ذرہ نو عارفی

دید خواہ چشم او عین اعیان

آنکہ آزا چشم دل شد دیدہ بان

بل ز چشم دل رسد ایقان او

باقواتر نیست قانع جان او

مکاشفہ و شہادہ

مکاشفہ و شہادہ

تا نہ بیسی باغ و سروستان عجب

پاک کن دو چشم را از موئے عیب

زانکہ در چشم دولت رست است مو

اے براور چون بہر بیسی قہراو

چشم دل از موئے علمت پاک دار
هرگز است از هو سها جان پاک
هرگز باشد ز سینه فتح یاب
حق پدید است از میان دیگران
دو سر انگشت بردو چشم نه
ورنه بینی این جهان مع و نمیت
تو ز چشم انگشت را بردار مین
وانگهان دیدار قصر شش چشم دار
زود بسند حضرت ایوان پاک
اوز هر ذره به بسند آفتاب
بمحو ماه اندر سیان اختران
نیچ بینی از جهان انصاف ده
نفس جز انگشت چشم شوم نیست
وانگهان هر چه میخواهی به بین

چرخ را در زیر پا آزلے شجاع
پنبه و سوا سن بیرون کن ز گوش
پاک کن دو چشم را از موئے عیب
دفع کن از مغز و از بینی کام
نیچ گزار از تب و صفرا اثر
بشنو از فوق ملک بانگ تماع
تا گوشت آید آن بانگ خروش
تا به بینی باغ و سروستان غیب
تا که ریح الله در آید در تمام
تا بسپاری از جهان طعم شکر

چون ز حسن بیرون نیاید آدمی
باشد از تصویر غیبی عجبی

کشف این ز عقل کار افزا شود
بندگی کن تا ترا پیسدا شود

گر حجاب بت بردن روز احتجاب
تا بسپاری بادشاه عجب

این جهان منتظم محشر شود
گرد و دید و مبدل و نور شود

ان نظایر این جتایق ناتمام
که برین خا مان بود فمشن حرام

در دو چشم حق شناس آمد ترا دوست پر میں عرصہ ہر روز مرا

آدمی دید است باقی پوست است
چونکه دید دوست نبود کور به

وید آن باشد که دید دوست است
دوست کو باقی نباشد دوست

زانکہ بیجا جست خداوند عزیز
 گر نبودے حاجت عالم زمین
 بین زمین مضطرب محتاج کوہ
 ورنہ بودے حاجت افلاک ہم
 پس کیسہ ہوتا تھا حاجت بود
 پس میفرما حاجت اے محتاج زود
 می نہ بخشند هیچ کس را هیچ چیز
 نافذیدے هیچ را بعالین
 گر نبودے نافذیدے پر شکوہ
 ہفت گردون نافذیدے از عدم
 قدر حاجت مرد را آلت بود
 تا بخوشد از کرم دریائے جود

ہر چہ روئید از پیئے محملِ رست
 حق تعالیٰ کا این سماوات آفرید
 ہر کہ جو یاشد بیا بد عاقبت
 ہر کجا درودے و آنخجارود
 ہر کجا مشکل جواب آنخجارود
 نزع جانزا کش جو اہر مضمراست
 ماہی باد طابے چیزے کجاست
 از برائے رفع حاجات آفرید
 مایہ در دست نسل ہر حمت
 ہر کجا فقرے نو آنخجارود
 ہر کجا پستیت آب آنخجارود
 ابر رحمت پر ز آب نوثر است

گوش مابویش است چون گویا توئی خشک مابهر است چون دریا توئی

ہر لقب کو داد آن بہ بدل نشد آنکہ چہ تش خواہد او کابل نشد
ہر کرا او مقبل و آزاد خواند او عزیز و خسر و دشاد ماند
ہر کہ آخر مومن است اول بدید ہر کہ آخر کافر شد بدید

صد ہزاران شیشہ فروغون را در شکست آن ہوشے با یک عصا
صد ہزاران طبیب بالینوس بود پیش عیشے و دیش افسوس بود
صد ہزاران دستہ اشعار بود پیش حرف منیش آن عار بود

مومن نہایت شہی از خطا و سہو بیرون آمدی

ہر کراہست در دل مرد بہی چون در آید ز آفتے بنود تہی
وحی حق دان آن فراست را تو ہم نور دل از لوح کل کردہ است ہم

آن منافق با موافق در نماز از پئے استیزہ آمد نے نیلا
در نماز و روزہ و حج و زکات با منافق مومنان و بر دوات
مومنان را برد با شد عاقبت با منافق مات اند آخرت

ہر یکے سوئے مقام خود رود ہر یکے برونی نام خود رود

موشل خوا نند جانلش خوش شود
در منافق تن تند و پرا تشش شود
نام آن محبوب لذات دے است
نام این مینو من زانات دے است
میم و داودیم دون تشریف نیت
لفظ مومن جز بے تعریف نیت
گر منافق خوا نیش این نام دون
بجو کز دم می خسلد در اندرون
گر بدان نام اشتقاق و رخ است
پس چرا در دے مذاق و رخ است

گفت پیغمبر که حق سروده است
من گنجیم مسیح در بلاوت
در زمین و آسمان و سرش نیز
می گنجم این یقین دان اے عزیز
در دل مومن گنجم اے عجب
گر مرا جوی دران دلباطلب
در فراخ عرصه آن پاک جان
تنگ آید عرصه هفت آسمان

هر که آخر زمین بود او مومن است
هر که آخر زمین بود او بیدین است

مومن آن باشد که اندر نیک و بد
کافر از ایمان او حسرت خورد

چون بجائی توبه توفیق من
باده آب جان بود ابرق تن
چون بغیر ایدم توفیق را
قوت دے بشکند ابرق را

باده او درخوهر موشن نیت
حلقه او سخن دے هر گوش نیت

برگفت من ز شراب بتشن
وانگه آن کز فسم مستانین

دروغے ساقی کے رطل گران
خواجہ را از لیش و بلبت داران

دوستان

۷۹۵

داد تو بس چنین دار و مرا
باد چپم بود که طرب آرد مرا

بادہ در جوش گداسے جوش بہت
چرخ در گردش اسیر جوش بہت

بادہ از ماست شدنے مازو
قالب از ماست شدنے مازو

۷۹۶

ز بداد و بادہ چون ز خسریہ
نگ داد و در عوض گوہر خرید

بادہ کان بر سر شاہان جہد
تاج ز بر تارک ساقی ہند

فتتہا و شور با انگبخت
بہند گان و خسروان آہختہ

استخوانہارفتہ جملہ جان شدہ
تخت و تختہ آزمان یکسان شدہ

وقت ہشیاری چون آب و غن اند
وقت مستی چو جان اندر تن اند

۷۹۷

مست ہستی مست ہستی ہشیار گردد از دیور
ست حق نماید بخود تا نفع صورت

۷۹۸

بخود از مے با ادب گردد تمام
با خود از مے بے ادب گردد مدام

یکے اغلب چون بہ اند و ناپند
بر مہرے را محرم کردہ اند

حکم غالب است چون اغلب بد اند
تیغ را از دست بہزن بستند

۷۹۹

مے ازان آمد حرام اندر جہان
کہ خوری خود بین شوی اندر زمان

۸۰۰

عکس باطن

این نجاست ظاهر از آب رود و آن نجاست باطن آتش شود
جز آب چشم نتوان شستن آن چون نجاست باطن شد عیان

چون نجس خوانده است کافر را خدا آن نجاست نیست در ظاهر و را
ظاهر کافر پوش نیستین آن نجاست بستن اخلاق دین
این نجاست بوش از دے بست گام و آن نجاست بوش از دے تا به شام
بلکه بوش آسمانها بر رود بر دماغ حور و رعنواں بر شود

نصیحت

نصیحت خود را

آن دلیله کو ترا مانع شود از عمل آن نقت صانع شود
خایفان راه را کردی لویه از همه لزان تری تو زیر
بر همه درس تو کل میکنی در هوا تو پیشه را رگ میزنی
اے محنت پیش رفته از سپاه بر دروغ ریش تو گیسو گواه
چون زنادهانی دل آگنده بود ریش و سلت موجب خنده بود

اے دے که جمله را کردی تو گرم گرم کن خود را و از خود دار شرم
اے زبان که جمله را ناصح بدی نوبت تو گشت از چه تن زدی
اے خرد کو پند شکر خائے تو دور بست ایندم چه شد میهای تو
اے زدها برده صد تشویش را نوبت تو شد بجنابان ریش را
وقت پند دیگر اے اے اے در غم خود چون زنای اے اے

گر ز تو گویند وحشت ز ایدیت و رز و گر آن فسانه آیدیت

منطق

نطق و گوئی
پیشتر

چو ش نطق از دل نشان دست بستگی نطق از بے نفیست
دل که دبر و دید که ماند ترش بیل گل وید که ماند خمشی

فلک انسان آدمی مخفیست در زیر زبان این زبان پرده است بر درگاه جان

این سخن شیر است در پستان جان بے کشنده خوش نمی گردد و ان

همزبانی خوشی و پیوستی است مرد با نامحسوسان چون بندی است
اے بسا هند و ترکی همزبان اے بسا دو ترک چون بگایگان
پس زبان محرم خود دیگر است بدلی از همزبانی بهتر است

نفاق
مثال نفاق

آن محاک که او نهان در صفت نه محاک باشد نه نور معرفت
آئینه که عیب رو دارد نهان از بر اے خاطر هر قلمت بیان
آئینه نبود منافق باشد او این چنین آئینه تا بتوان مجو

نفس و هوا
نفس و هوا

از غم بے آلتی افروده است از در باست او که مرده است

نفس ہوا
گر بیا بد آلت فرعون باو
۷۷۷
کہ با مراد بھی رفت آب جو
انکہ ادب سیاد فرعون کنند
را و صد موسی و صد مار و نژد
۷۷۷

ما در بہبہا بُت نفس شہاست
ز انکہ آن بت مار و این اژدہاست
آہن و سنگ است نفس و بت شرار
آن شرار از آب میگردد قرار
سنگ و آہن ز آب کے ساکن شود
آدمی با این دو کے ایمن شود
بُت سیاہ آب است در کوزہ نہان
نفس مر آب سیمہ را چشمہ دان
۷۷۷

دوزخ است این نفس دوزخ اژدہاست
کو بدر یا با نگرود کم و کاست
ہفت دریا را در آتشاد ہنوز
کم نگرود شورش آن خلق ہوز
عالی را القہ کرد و در کشید
معدہ اش نعرہ زان بل منجید
این قدم حق را بود کور کشد
غیر حق خود کہ کسان او کشد
۷۷۷

ہیج نکشد نفس را جز طلس پیر
دامن آن نفس کشش سخت گیر
چون بگیری سخت آن تو فوق ہواست
در تو ہر قوت کہ آید جذب ہواست
۷۷۷

آدمی را دشمن پہنان بیدست
آدمی با حذر عاقل کیست
دشمن ارچہ دوستانہ گویدت
دام دان، گرچہ زندانہ گویدت
۷۷۷

اے شہان کشتیم ما خصم برون
ماند خصم زان بتر و راندرون
کشتن این کا عقل و ہوش نیست
خیر باطن سحرہ خرد گوشت نیست
۷۷۷

پهل شیرے دان که سفها بشکند
شیر آن باشد که خود را بشکند

خلق دیوانه و شهوت سلسله
میکشد شان سوئے دکان و غله
بست این زنجیر از خوف و دله
تو بسین این خلق را بسے سلسله
میکشد شان سوئے کشت و شکار
میکشد شان سوئے کانه و بجار
میکشد شان سوئے نیک و بد
گفت حق فی حبیب با جلد

نفس تو توست نقل است و سببه
دانه و دست خوشه عیسی ندیده
خوئے معده زین که وجو باز کن
خوردن ریحسان و گل آغاز کن
معه را خو کن بدان بجان گل
تا بیایی عکس و قوت ریل

طالب یزدان و انگه عیش و نوش
یا وه شیطان دانه فہم و ہوش

چون بضاک سن بیل شد است
نیچ چیزے همچو سایہ ہرمان
این ہوا را نشکند اندر جہان
با ہوا و آرزو کم باش دست

دانه میگوید غفور است و رحیم
نست آن جز حیلہ نفس لیم
اے زغم مردہ کہ دست از نان ہست
چون غفور است رحیم این ترس چیت

حله زن در میان کارزار
نشد صف بلکہ گرد کارزار
گرچہ می بسینی چو شیر اندر صفش
تیغ گرفتہ ہی اندر کفش

و اسے آنکہ عقل او مادہ بود نفس بشتش زو آمادہ بود
لا جرم مغلوب باشد عقل او جز سوتے خسران نباشد نقل او

نار و شہوت
نار و شہوت

نار خصم آب و فردندان اوست همچنانکہ آب خصم جان اوست
آب آتش را کشد زیرا کہ او خصم نفس زندان است وعدہ
بعد از ان این نار نار شہوت است کاندروا اصل گناہ و زلت است
نار بیسرونی آب بے بفسر و نار شہوت می نیار آمد آب
نار شہوت را چہ چارہ نور دین نور کم اطفاء نار الکافورین

۹۱-۹۲

نار بیسرونی آب بے بفسر و نار شہوت تا بدوزخ می برد
چہ کشد این نار را نور خدا نور ابراہیم را سازاوستا

۹۲

نفس فرعون است ہیں میرش کن تانیسار د یاد زان کفر کہن
گز بگرید و ربنا لہ زار زار او نخواہد شد مسلمان ہوج شدار

۹۳

نفس
نفس

ہر کہ مرد اندرتن او نفس گیر مر و را فرمان برد خورشید ابر

۹۴

نفس خود را کش چہا نے زندہ کن خواجہ کشت است او را بندہ کن

۹۵

نان جو حق حرام است فہوس نفس را در پیش نان بیوس

دشمن را بخند را خوار دار و زود را منبر منته بر دار دار

منته

نایب الهی

خلق در زندان شسته از هو است مرغ را پر ما به بسته از هو است
ماهی اندر تا به گرم از هو است رفته از مستور یان شرم از هو است
خشم شعله و شعله نار از هو است چار میخ و مهیت دار از هو است

منته

نفس ایمان

تا هو تازه است ایمان تازه نیست کاین هوا جز قفل آن درواز نیست

منته

نفس و شیطان

نفس و شیطان هر دو یک تن بوده اند در دو صورت خویش را بنموده اند
چون فرشته و قتل کایشان یک بدن بهر حکمتها شش و صورت شدند
دشمنی داری چنین در سر خویش مانع عقل است و خصم جان و کیش
یک نفس حاکمند چون سوار پس بسور انچه گریزد و فرسار
در دل او سوار نهادار و فرزون سر ز بر سوار رخ می آرد و فرزون

منته

نماز و صلوة

بویج وقت آمدن نماز بنمون عاشقانست را صلوة دامنون
نه به بویج آرام گیر آن خار راست گویم نه به صد نه صد هزار

منته

نماز و صلوة

معنی بگیر نیست اسه ایم کاسه خدایش تو ما قربان شویم
وقت بویج الله کبر میکنی همچنین در ذبح نفس کشتنی

.....

.....

گشت کشته تن دشمن و تها و آرز
شد به بسم الله، بسل و نماز
چون قیامت پیش حق صفها زده
در حساب و در مناجات آمده
ایستاد و پیش یزدان اشک ریز
بر مثال رست خیز رستخیز
حق می گوید که چه آوردی مرا
اندرین مهلت که من دادم ترا
عمر خود را در چه پایان برده
قوت و قوت در چه فانی کرده
.....

بچنین بیگانه ها در دنیا
صد هزاران آید از یزدان پاک
در قیام این گفتا دار و رجوع
وز خجالت شد و تا اندر کوع
قوت استادان از خجالت نماند
در رکوع از شرم تسبیح بخواند
باز فرمان آید شش بردار سر
از رکوع و پا بخ حق بر شمر
سر بر آرد از رکوع آن شرمسار
باز فرمان آید شش بردار سر
سر بر آرد او دگر در شرمسار
باز گوید سر بر آرد و باز گو
اندر افتد باز در رو بچو مار
قوت پای استادان نبودش
که بخواند اسم حبت از تو موبو
پس شنید قعه زان بار گران
حضرتش گوید سخن گویا بیان
نعمت دادم بگو شکر چه بود
دادست سرمایه این بنامه سود
چون نه سرمایه بود او را نه سود
شانهی خواهی که آرد عذر زود
رو بدست راست آرد در سلام
سوی جان نبشیاؤ آن کرم
یعنی ابے شاهان شفاعت کلین لیم
سخت در گل ماندش با و کلیم
انبیا گویند روز چاره رفت
چاره آنجا بود و دست افرازت

.....
 دیگر داند بوسے دست چپ
 در تبار و خویش گویند شش کعب
 بین جواب خویش گو با کردگار
 ماکہ ایم اسے خواجہ دست از ابدار

.....
 از ہمہ نوبہ کرد و آن دعا
 پس بر آرد ہر دو دست اندر دعا
 کر ہمہ نوبہ گشتم اسے خدا
 اول و آخر توئی و تہا
 در نماز این خوش اشارتہا بین
 تا بدانی کاین بخوابد شیعین
 ۱۳۳۸-۱۳۳۹ م

و بعد از ابداد

.....
 من چہ گویم یک گم ہشیانیت
 شرح آن یارے کہ آرایانیت
 ۱۳۳۹ م

.....
 آنکہ او ہشیار خود تند است دست
 چون بود چون اوقح گیرد بدست
 غیر مستے کہ صفت بیرون بود
 از بسط مرغزار آفسزون بود
 ۱۳۳۹ م

.....
 آب رحمت بایت رو بہت شو
 وانگہان خور خمر رحمت مست شو
 رحمت اندر رحمت آید تا بس
 ہر یکے رحمت فرو نتر اسے پسر
 ۱۳۳۹ م

.....
 من غلام آنکہ نفرو شد وجود
 جز بدان سلطان با افضال وجود
 من غلام آن مس بہت پرست
 کہ بغیر کہیا نارو شکست
 ۱۳۳۹ م

.....
 عاشقان دریل تیز فتادہ اند
 بر قضاے عشق دل نہادہ اند

دجی ہسچو سنگب آسیا اندر مدار روز و شب گردان و نالان بقرار
گردش بر جوے جوان شاہد است تا نگوید کس کہ آن جورا کد است
گر تہی بیسی تو جورا در کسین گردش و لاب گردونی بین
۷۷۴

دجی ہسچو سنگب

دجی ہسچو سنگب

اہل البہام خدا عین احیات اہل نسوئل ہوا اسم المات
۷۷۵

بلا تازہ سیانی عقل

آفت مرغ است چشم کام بین مخلص مرغ است چشم دام بین
دام دیگر بد کہ عقل در نیافت دجی غائب ہیں بدان رومی شنافت
۷۷۶

تقاریر سبیل اندلال

گیرم این دے نبی گنجور نیست ہم کم از دے دل ز بنور نیست
چونکہ اوجی الربالی لغل آدوست خانہ وحیش پر از حلوا شدہ است
او بنور دے حق عنز دل کرد عالم را پر از شمع و حل
اینکہ کر مناست بالا میرود وحیش از ز بنور کے کمتر بود
دے تو عطیناک کوثر خواندہ پس چہ اشکی و تشنہ ماندہ
۷۷۷

دجی ہسچو سنگب

روح محفوظ است اورا پیشوا از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواجہ دجی حق و اللہ علم بالصواب
از پئے رو پوش عامہ در بیان دے دل گویند اورا صوفیان
دے دل گیرش کہ منز لگا و است چون خطا باشد چو دل لگا و است
۷۷۸

۷۷۴ در انکلم وحی
 ہر دل ارسامع بدے وئے نہان حرف و صوئے کے بد آمد میان

پینہ و سو اس ہیر و ن کن ز گوش تا گوشت آید از گردون خوش
 تا کنی ہم آن معما ہشش تا کنی ادراک رمزد فاشش را
 پس محل وئے گرد گوشت جان دے چہ بود گفتن از جس نہان
 گوش جان چشم جان جز این حس است گوش عقل و گوش حس زان نہایت

و صل و فضل
 ننگ و پاد

آن تعلق بہت بیچون اے عمو
 غیر فضل و وصل نندیشد گمان
 یک پے بردن نیندیشد علیل
 تارک مردیت آرد سوے وصل
 بستہ فضل است و وصل است این خرد

بے تعلق نیست مخلوقے بدو
 زانکہ وصل و فصل نبود در روان
 غیر فضل و وصل پے برازدیل
 پے پیایے می برازد دوری ازل
 این تعلق را خسر چون رہ برد

بناکار بہتر از ذوق یاد لاشک

یک از تلخنے بعد حق بہت
 یک این بہتر بعد اے ممتحن
 گوید ت چونی تو اے رنجور من
 یک آن ذوق تو پرش کردن است

لاشک این ترک ہوا تلخی دہشت
 گر جہاد و صوم سخت است و خشن
 رنج کے ماند دے کہ ذوالمن
 ورنہ گوید اکت نہ آن فہم و فن است

لاجرم در شہر قند از ان شدہ است
 تنگہاے قند مصری میچند
 خسرو شیرین جان نوبت زدہ است
 یوسفان غیب شکر می کشند

و اہل در انکم ۷۷۵
 استرآن مہر رار و سوے مات بشنوید اسے طوطیان بانگ ہے است
 شہر بانسہ و اپرازشکر شود شکر از ان است از ان تن شود
 یک ترش در شہر با اکنون نہاند چونکہ شیرین خسروان رابر نشاند
 نقل برقل است وے برے ہلا ہمنارہ رو بزان بانگ ہلا
 چشمہا مخمور شد از سبزہ زار گل شکوفہ میکند بر شاخار
 چشم دولت حیر مطلق میکند روح شد منصور انا الحق نمیزد
 تو بحال خویشتن میباشش شاد تا بیابی در جہان جان مراد

ایہا العشاق قبال جدید از جہان کہنہ بخت نوید

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش باز جوید روزگار وصل خویش

گو ہر جان چون رائے فصلہا است خوے او این نیت خوے کبریت

و اہل

من غلام آنکہ او در ہر رباط خویش را واصل نداند بر ساط
 بس رباطے کہ بساید ترک کرد تا بسکن در رسد یروز مرد

طاعت عامہ گنام خاصگان و صلت عامہ حجاب خاصان

منع بیند مرد محبوب از صفات در صفات آنست کو کم کرد ذات

۷۷۹ در حکم
 و اصلان چون غرق ذاتنہ اسے پیر
 کے کنند اندر صفات و نظر
 چونکہ اندر قمر جو باشد سرت
 کے بزم آب افقہ منتظر
 ص ۱۷۱

و اصلان رایت جز چشم و چراغ
 از دلیل راہ شان باشد فراغ
 گز دل بے گفت آن مرد وصال
 گفت بہر ہنم اصحاب جدال
 ص ۱۷۱

وعدہ کاذب وعدہ ہا باشد حقیقی و پذیر
 وعدہ نابل شد رنج روان
 وعدہ را باید وفا کردن تمام
 ورنخواہی کرد با ششی سرد و خام
 ص ۱۷۱

دل بیار آمد ز گفتار و روغ
 ز آب و روغن بیج تفرود و فروغ
 در حدیث راست آرام دل است
 راستیہا دانہ دایم دل است
 ص ۱۷۱

دل بیار آمد ز گفتار صواب
 آنچنانکہ تشنہ آرد ز آب
 ص ۱۷۱

چونکہ بے سوگند بیان بشکند
 گر خورد سوگند او بدتر کند
 زانکہ نفس آشفتمہ تر گرد و ازان
 کہ کنی بندش بہ زنجیر گران
 چون ایسے بند بر حاکم ہند
 حاکم آزا برورد بیرون جہد
 ص ۱۷۱

نقص میثاق شکست توہا
 موجب لعنت بود در نہتہا
 یا خدای از ہنم ہنم

نقص مہد و توبہ اصحاب بہت
پس خدا آن قوم را بوزینہ کرد
اندین است نہ بد مسخ بدن
چون دل بوزینہ گرد آن دلش
گر ہنر بودے دلش را اختیار
خوار کے بودے ز صوت آن چار

۷۷۸

بہت کجی
بہت کجی

خلق مست آرزویند و ہوا
ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد
زان پذیرا نہ کذب و حیلہ را
جان خود را آشنائے راز کرد

۷۷۹

بہت کجی
بہت کجی

عقل را باشد وفاے عہد
عقل را یاد آید از پیمان خود
تو نداری عقل رواے خربہا
پردہ نیان بدر نہی فرو

۷۸۰

جرعہ بر خاک و فائکس کہ ریخت
کے تو اند صید دولت زو گرخت

۷۸۱

چونکہ در عہد خدا کردی وفا
از وفاے حق تو بستہ دیدہ
از کرم عہدست نگہدار خدا
اذ کرونی و اذ کرم نشنیہ
گوشش نہ او فواہدی گوشدا
عہد و قرض ماچہ باشد اے حزن
ہمچو دانہ خشک کشتن بر زمین
نے خداوند زمین باسوری
کہ تو دادی اصل این را از عدم
جراثارت کہ ازین می باید م
خورد و دانہ سیاور دم نشان
کہ ازین نعمت بیوئے ما کشان

۷۸۲

بیتش بیدارے و فطنت بود هو و نسیم از دلش بیرون چید
۷۷۸

بیت دوش هر بیت هست صد یکدیگر این دو ضد را دید جمع اندر جگر
۷۷۹

بیت قول بیت باز است برگب نجیب مرگس را نیست زان بیت نصیب
دانه نبود باز صیاد گس عند کبوتان می گس گیسو پس
۷۸۰

یا در فغان

چونکه گل رفت و گلستان شد خراب بوئے گل را از که جویم از گلاب
۷۸۱

یار دوست یار چون بایار خوشن شسته شد صد هزاران لوح سرداشته شد
انعام از طاق یارینک لوح محفوظ است پیشانم یار راز کو نیش منساید آشکار
۷۸۲

تو رفیق یار راه چه بود پریشان پایا یار چه بود، زردبان رنبا
۷۸۳

یار باشد راه را پشت و پناه چونکه نیکو بگری، یار است راه
۷۸۴

ناقد سوار اینچنین لطفی که دارد یار ما تو گریزانی از دوا بی وفا
اینچنین نخکی که قید یار است چونکه ما دزدیم، نخلس و ارباست
۷۸۵

کم گریز از شیر و اثر در آس ز دانشنایان و ز خویشان کن حذر یار
در تلاقی روزگار ت میسبزد چون شدی غائب ہم از تو نمی خیزد

اے فغان از یار تا جنس فغان ہمنشین نیک جو بُد اے مہان

یار نیک

ہمنشین اہل معنی باش تا ہم عطا یابی و ہم باشی مفتی
گرا تا رے میخیزی خندان بخر تا و بد خندہ ز داندہ او خبر
مہر پاکان و مہیاں جان نشان دل مدہ الالبہر بدل خوشان

یار غالب جو کہ تا غالب شوی یار مغلوبان مشو ہین اے غوی

یقین

ہر گمان تشنہ یقین است اے پسر می زند اندر ترا ید بال و پر
چون رسد در علم بسن پاشود مر یقین را علم او پویا شود
زانکہ ہست اندر طریق مفتن علم کسترا ز یقین و فوق ظن
علم جو یائے یقین باشد بدان وان یقین جو یائے دید ہست عیان
دید زاید از یقین بے اتہال آنچنان کہ ظن ہی زاید خیال

عین یقین

اہل صیقل رستہ اندر از بود رنگ ہر دے مینید خوبی بید رنگ
نقش دست علم را بگذاشتند رایت عین یقین افزاشتند
رفت فکر و دشنامی یافتند بحر و بر را آشنائی یافتند

ز تپش از ملت یقین شد از سخن به خنکی جو در یقین بس نزل کن

تا نسوزی نیست آن عین یقین

این یقین خواهی در آتش در نشین

صلوات

=====

جواب القرآن

معنی قرآن و قرآن پر ہیں
ذکر کے تائید و تفسیر ہوس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

لا اله گفتم والا اله گفتم

گوهر احمد رسول الله گفتم ص ۵۶

تا نخوانی لا والا اله را
در نیایی منبج این راه را ص ۵۷

لا اله گفتم والا اله گفتم
گفتم لا اله الا الله وحدت شگفت ص ۵۷

آفاقه

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

بنما مارا در راست

هدنا گفتم صراط المستقیم

دست تو گرفت و بردت تا نعیم ص ۵۸

1/2

6AP

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ غ

یومنون بالغیب میباید مرا
زان پرستم روزن فانی مرا من

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۚ غ

ست بر سمع و بصر هم خدا
در حجب پس صورت است و پس صدا ۱۵۱

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۚ غ
برق را چون بخطف لا بصاردان
نور باقی را هم انصار دان ۱۳۲

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ
لِلْكَافِرِينَ ۚ غ

پس حذر کنید از آن آتش که آتش انگیز
مردمان و سنگها باشد آماده کرده شده است
برائے کافران
فاتقوا النار التي اوقدتموها

انکم فی المعصیۃ از دو تنوا معہ

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا مِّمَّنْ هَدَىٰ ۖ مگر اہ می کند بسبب وے بسیارے را
 كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا و ہدایت می کند بسببے بسیارے را
 الْفَاسِقِينَ ۚ ع و مگر اہ نمی کند بوسے مگر بہ کاران را
 در نبے فرمود کاین قرآن نہ دل
 ہدے بعضے و بعضے را نہ

عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ۚ بآموخت خدا آدم را نامہا مخلوقا تمام آن
 بوالبشر کو علم الاسماء یک است
 صد ہزار ان طیش اند ہر گ است معہ

آدمی کو علم الاسماء یک است
 و تک چون بقین سگبتیک است معہ

علم الاسماء بد آدم را امام
 یک نے اندر لباس عین لام معہ

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا گفتند بپاکی یاد میکنم ترا هیچ دانش نیست
 إِلَّا مَا عَلَّمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ مارا مگر آنچه تو آموختی ہا ہر ائینہ توئی وانا
 الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۚ ع با حکمت

چون ملائکے گوئے لاعلم لنا
تا بیکر دست تو علمت لنا ۷۸۸

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَاءِهِمْ
فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ الْغَيْبِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ع
فرمود اے آدم خبر ده فرشتگان اینها
اینها پس چون خبر داد ایشانرا اینها
فرمود آیا نگفتم بودم شمارا که ہر آئینہ من
میدانم پنهان آسمانها و زمین
آدم انہم با سوار سس گو
شرح کن اسرار حق را موبو ۷۸۸

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا
لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ
أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ
مِنَ الْكَافِرِينَ ع
و چون گفتیم بہ فرشتگان سجدہ کنسید آدم
را پس سجدہ کردند مگر ابلیس قبول
نکرد و سرکش نمود و گشت از
آن کفرہ بابا بات را بودہ بدے
و خطاب سجدہ کردہ بابا ۷۸۸

سجدوا لآدم ندا آمد ہی
کا دمید و خویش بنیدش می ۷۸۸

قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُم لِبَعْضٍ
فرمودیم فرو روید بعض شما دشمن باشد

عج بعضی را

جانہائے خلق پیش از دست و پا
می پریدند از فاسوسے صفا
چون بامراہب طوا بندی شدند
جنس خشم و حرص و خرسندی شدند

چون عتاب اہبطوا انگیختند
بہجہ مار و تشنگون آویختند

اَوْفُوا بَعْدِي اَوْفِ بَعْدِي كُفُ ع
وفا کنید پیمان مرا تا وفا کنم پیمان شما را
گوشش نہ اوفو بعدی گوش دار
ناکہ اوف ب بعد کم آید زیار

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى اِنِّ نَصَبَ عَلٰى
طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَاذْعُ لَنَارِكَ
يُخْرِجُ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ
مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا
وَعَدَسِهَا وَبَصِلَہَا ع
و آن وقت کہ گفتید اے موسیٰ ہرگز
نکیبائی نکنیم بر یک طعام پس طلب برائی
ما از پروردگار خود تا بیرون آرد برائے ما
از ان حبس کہ میرواندش زمین از ترہ و
وباد رنگ و گندم و عدس و پیاز و

ماندہ از آسمان در رسید
بے شرے و بیع و بے گفت و شنید
در میان قوم موسیٰ چندان کس

بے ادب گفتند کوسیرِ مدس
منقطع شد خوانِ معنان از آسمان
ماند رنج زرع و بیل و داسمان مس

فَقُلْنَا اضْرِبْهُنَّ ذُرِّيَّتَهُنَّ
كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ
پس فرمودیم بزنیان شخص را بکشد از گاو
این طور زنده می کند خدا مردگان را
زنده شد کشته ز زخم و دم گاو
همچو سس از کیمیا شد ز ترساو ۱۳۳

گاو و موسی بود سببان گشته
کمترین جزو شحیات گشته
بر جمیع آن کشته ز آسایش زجا
در خطاب خبر بود بعضیها
یا کرامی اذ نجوا هذا البقر
ان اردتم حشر ارواح النظم ۱۳۴

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْتَفْتِحُوا
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا قُلَّمَا
جَاءَهُمْ مَاعَزَوْا كَفَرُوا
يَا فُلَعْنًا اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ
وہیں ازین طلب فتح میکردند بر شرکان
ہر گاہ آمد بایشان انچہ میدانستند
منکر شدند و کفر را پس لعنت خدا
است بر آن کافران
تا بنام احمد از یستغفون

باغیان شان میشدند سرنگون
 هر کجا حرب هولی آمد
 غوثِ شان کز اسے احمد بد
 هر کجا بیمارے مزن بد
 یاد او شان دار دے ثانی بی
 این همه انکار و کفرانِ او شان
 چون درآمد سیدِ اختران
 آن همه تعظیم و تحنیم و دوا
 چون بدیدندش بصورتِ بردباد منت

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ
 الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً
 مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا
 الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ع

چون تمنوا الموت گفتای صادقین
 صادق سم جان در افشام برین

مَا تَنْفَعُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَذِيرٍ
 نَأْتِي بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ع

گر تبران باید و حجت بها
 باز خوان من آیه او نذیرها

دمن منسج آیت او غنہا
 مات خیرا در عقب میدانها
 ہر شریعت را کہ حق منسوخ کرد
 او گیسار دعو من آورد و در ۱۵

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا
 تَوَلَّوْا فَمِنْ وَجْهِ اللَّهِ ع
 و خدا است مشرق و مغرب ہر سو کہ رو
 در آید ہا نہاست روئے خدا
 چون محمد پاک شد از مار و دود
 ہر کجبار و کرد و جہل شد بود ۲۸

بہر آن فرمود با آن سپاہ
 حیث ولیم فشم و جہ ۵۴

وَعَهْدُنَا إِلَىٰ آبْرَاهِمَ وَإِسْمَاعِيلَ
 أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ
 وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ع
 و وحی فرستادیم بسوسے ابرہیم و اسمعیل
 کہ پاک سازید خانہ مرا برائے طواف کنندگان
 و عتکاف کنندگان و رکوع و سجدہ کنندگان
 طہر بے رایتی بیان پاکت
 گنج نور است از طلش خاکت ۵۵

وَمَا أُوْنِي النَّيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ
 لَا تَفَرِّقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ع
 و آنچه دادہ شد پنجا مبران از پروردگار خویش
 تفریق نکنیم در میان ہیکس از ایشان

لَا تَفْرِقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ع

فرق نہ کنیم میان ہیکس از پیغامبران او

اطلب المعنی من الفرقان قل

لا فرق بین آحاد الرسل

صَبَّغَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَحْسَنُ

(قبول کر دیم) رنگ خدا را و کیت بهتر

مِنَ اللَّهِ صَبَّغَهُ ع

از خدا باعتبار رنگ

صبغه الله است رنگ ختم ہو

پیشہ ایک رنگ گرد و اندر

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

می شناسند ویرا چنانکہ می شناسند

أَبْنَاءَهُمْ ع

پسران خود را

يعرفون الانبياء ضد ادهم

مثل مالایشتبه اولادهم

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

پس یاد کنید مرا تا یاد کنم شما را و پاس

وَأَشْكُرُوا لِي لَا تَكْفُرُونَهُ ع

گوئید مرا و ناسپاسی من نکنید

از وفائے حق تو دیدہ بستہ

اذکروا اذکرکم نشیندہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

وہ آئینہ بیا ز ما یم شمار اچیزے از

وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ

ترس و کسنگی و نقصان مالہا

وَالْأَنْفُسُ قَالَتْ لَمَّا أَتَتْ لَعَجَ جَاهِلًا دَمِيضًا

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد

برتن مامی نہد اے سفیر مرد

خوف و جوع و نقص اموال و بدن

جلد بہر نقد جان ظاہر شدن ۱۶۶

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ وَشَارَ بِسَبَبِ قِصَاصِ نَدَّكَانِي هَت

يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَجَ اے خدا وندانِ خود

گر نفرو دے قصاص اور جنات

یا نگفتے فی القصاص آمد حیات

خود کرا زہرہ بدے تا او ز خود

بہ اسیر حکم حق تینے زند ۱۶۷

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي وَچون استفسار کنند ترا بندگان من

فَأِنِّي قَرِيبٌ أَجِيبُ عَنكَ اذ حال من پس ہر آئینہ من بخ دیگام

السَّاعِ قَبُولِ مِکْنَمِ دَعَائِیْ دَعَا کُنْدَہ

آن غریب از ذوق آواز غریب

در سجود آید بحق گرد و قریب

چون کند سجدہ ز جان و دل غریب

از زبان حق شنود اتی قریب ۱۶۸

وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ع

و در آئید در خانہا از دروازا و عذر
کنید از خدا تا باشد کہ شمار ستگار شوید

ادخلوا الاوطان من ابوابها
واطلبوا لارزاق من اسبابها م۳۳

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى
الْهَلَكَةِ ع

ہلاکت

آنکہ مردن پیش جانں تہلکہ است
امر لا تلقوا نگید مرداو بدست
چون مرا سوئے اہل عشق ہو است
نہئے لا تلقوا باید یکم مراست م۳۴

نے تو لا تلقوا باید یکم الے
تہلکہ خواندی ز پیغام خدا م۳۵

سیلیں اندر برم و سرکہ
زانکہ لا تلقوا بایدی تہلکہ م۳۶

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ الْمَنَارَةِ ع

اے پروردگار ما بدہ مارا در دنیا نعمت

و در آخرت نعمت و محفوظ دار مارا از

عذاب دوزخ

آتينا فی دار دنیا احسن
آتينا فی دار عقبہ احسن مصلحت

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيُحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ

بودند مردان یک گروه پس فرستاد
خدا ایتعالی پیغامبران را بشارت
دہندہ و بیم کنندہ و فرود آورد بایشان
کتاب بہ راستی تا حکم کند آن کتاب میان
مردمان در آنچه اختلاف کردند در آن

حق فرستاد انبیا را بہترین
آجہ اگر دوز ایشان کفر و دین مصلحت

عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

شاید کہ شما ناخوش دارید چیزی را و
حال آنکہ و سہ بہتر باشد شمارا و شاید کہ
دوست دارید چیزی را حال آنکہ و بد باشد شمارا

شکر حق را کان دعا مردود شد
من زیان پنداشتم آن بود شد مصلحت

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

منچ مہود نیست بجز دے
من چو لب گویم، لب دریا بود
من چو لا گویم، مراد الا بود مصلحت

لا الہ الا ہو نیست اسے پناہ
کہ شاید سہ ترا دیگ سیاہ مصلحت

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا

بِإِذْنِهِ ع

من ہنایہ شفعہ پیش علم او

لا ابالی وار الاحسب او منہ

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ يُؤْمِنُ

بِاللهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

الْوُثْقَى ع

عروۃ الوثقۃ است این ترک ہوا

بر شد این شاخ جان بر ما مشد

فَأَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ

لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ

كَمْ يَتَسَنَّهٗ ع

پس مردہ کرد اور اخذ ایتعالی صد سال بعد

از ان برا یگختش گفت چه قدر درنگ

کردی گفت درنگ کردم یک روز

یا پارہ از روز گفت بلکہ درنگ کردی

صد سال پس بہین جوئے طعام خود و آشامید

خود کہ متغیر نشدہ

ہیں عزیز اور نگر اندر خرت

کہ ہو سیدہ است و ریزیدہ برت

پیش تو گرد آویزم حسب تراش را

آن سر و دم و دو گوشش و پاش را

تا بمیسنی جاسیم راسلم
تا نرزی وقت مردن را اهنام مصلح

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ شیطان وعده می دهد بشما تنگدستی را
وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ع وی امر می دهد بچهار
که بد روشی کنیم تبه بپیکان
که بزلف و خال بندهم و دشمن مصلح

از نجه بشنو که شیطان در وعده
میکند تبه دیت از فقر شدید مصلح

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا ع ای پروردگار ما بعبودت گیر ما را
اگر فراموش کنیم یا خطا کنیم
لا تو اخذ این نسینا شد گواه
که بود نسینان بوجه هم گناه مصلح

الاعمال

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ ع
ای پروردگار ما کج مکن دلها را ما را
بعد از آنکه راه نمودی ما را و عطا کن
برای ما از نزد خود رحمت هر آینه
توئی عطا کننده

یا غیاث المستغیثین ابدنا
لا نقف بالعلوم والغنا
لا تزغ قلباً هدیت بالکرم
واصرف السوء الذی خطا لقلم
بگذران از حبان ماسوء القضا
و امیر مار از اخوان لصفاء ص ۱۱۰

یَمْسُ الْمَهَادُ غ بد جائے گاہ است او
رہزده و زہرن یقین در حکم و داد
در چہ بعد اند و در یس المہاد ص ۱۱۰

زُرَّيْنِ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ غ وزرعت

زُرَّيْنِ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ
زا نچہ حق آراست بس پیر است ص ۱۱۰

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَالْمَلِكُ وَدُونَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
گو ای داد خدا آنکہ نیست هیچ معبود مگر
او گو ای دادند فرشتگان خداوندان انش

قَائِمًا بِالْقِسْطِ غ مدان حال کہ خدا تدبیر کند و عالم است بعدل

یشہد اشد و الملک و اہل العلوم

انہ لا رب الا من یدوم

چون گواہی داد حق کہ بد ملک

تا شود اندر گواہی مشترک منو

وَلَعَزَّ مِنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ و از جندی سازی ہر کرا خواہی و غوار

بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ می سازی ہر کرا خواہی بدست تہیگی

ہر آئینہ تو بر ہمہ چیز توانائی

پس یقین شد کہ تعز من تشاء

خاکے را گفت پر بار کشا ۱۳۶

اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غ خدا می کند آنچه می خواهد

حاکم است او یفعل اللہ ما یشاء

اوز عین در دایگی در دوا ۱۳۷

اے معاف یفعل اللہ ما یشاء

بے محابا رو، زبان را بر کشا ۱۳۸

اوست بر ہر باد شاہے باد شاہ

کار ساز یفعل اللہ ما یشاء ۱۳۹

اوست برہر بادشاہے بادشاہ
حکم اور انجیل اللہ مایشاء

ہین طلب کن خوش دے عقدہ کشا
رازدان انجیل اللہ مایشاء

قَالَ اِيَّتُكَ اَلَا تُكَلِّمُ النَّاسَ فرمود کہ نشان تو اوست کہ سخن نتوانی
ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا سَرَّحَرًا ع گفت اہر دمان سہ روز مگر باشارت

زان نشان باو الہ عجیبی بگفت
کہ نیائی تا سہ روز اصلاً بگفت
تا سہ شب خامش کن این نیک بادت
این نشان باید کہ بخیمی بادت
دم مزین سہ روز اندر گفت کو
کہ سکوت است آیت مقصود تو

وَمَكْرُؤًا وَمَكْرًا لِّلّٰهِ وَاللّٰهُ خَيْرُ و بدسگالیہند کافران و بدسگالیہ خداو
الْمَاكِرِينَ ع خدا قوی تر است از ہمہ بدسگالان

ورنداری باور از من رو بہین
در سنبہ و اللہ خیر الماکرین

ماکران بسیار بسکن بازمین

در سبب و الله خیر الماکرین مع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تَقَاتِهِ

ع رسیدن از دوس

کاین ترسانان است و دور او
بین گیرید امر او را، اتقوا مع

اختیار آنرا نکو باشد که او
مالک خود باشد اندر تقوا مع

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ
وُجُوهٌ

ع گردد یکپاره رویها

این زمان پیدا شده برای گروه
یوم تبیض و تسود و جوه مع

يَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِغَيْرِ حَقٍّ ع قتل کنند انبیاء را بغير حق
چون سفیهان را بود کار و کجا
لازم آمد قتل آن انبیاء مع

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ع

و مشورت کن با ایشان درین کار پس اگر

که قصد حکم کنی پس اعتماد کن بر خدا

امر شاوہم ہمیشہ را رسید
گرچہ راست نیست رایش اندید

مشورت کن با گرد و صبا الحان
بر ہمیشہ امر شاوہم بدان

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۚ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ غ ۝
و مردہ گمان کن کہ نے را کشته شدہ در راه
خدا بلکہ زندہ اند نزدیک پروردگار خویش
روزی دادہ می شوند شادان بآنچه عطا
کردہ است خدا ایشان از فضل خود
چون بریدہ گشت حلق و ذق خوار
یرزقون فرحین شد خوشگوار

در شہیدان یرزقون فرمود حق
آن خدا را نے وہاں بذاتے طبق

لَتُبْلَوْنَ فِي أَمْوَالِكُمْ ۖ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ غ ۝
ابتہ آزمائش کردہ خواہد شد شمارا در
اموال شما و جان شما

مال دنیا شد تبسمہا نے حق
کردہ مارا است وہم مغرور و حق
فقر و بخوری بہتت اے سند

جواب القرآن
کان تبسم دایم خود را بر کند مک

النساء

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ
بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا
لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ع

هر گاه که پخته گردد پوستهای ایشان بعض
پیدا کنیم برایشان پوستهای دیگر
آن تا بحشند عذاب را
دوزخی که پوست باشد و دوش
داد بدست صاحب لود او پستش ص ۲۶۶

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ
اللَّهَ ع

هر که فرمانبرداری کند رسول را پس بر آئین
فرمانبرداری خدا کرد
خدمت او خدمت حق کردن است
روزی دیدن دیدن آن روز تست ص ۲۶۷

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَمُّوا كَسَالًا ع

و چون منافقان بسوئے نماز برخیزند
کاهلی کنان برخیزند
پس بخوان فاسوا کسالی از بنی
چون نیابد شلخ از بخش طے ص ۲۶۸

المائدة

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا

اے مومنان وفا کنید بعهدهای که

يَا مَعْزُومِي
وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ
ع
ع
با خدا بسته ای
و نگاه دارید سوگند ہائے خود را
خود را و فو بالقہود شمس دست شو
احفظوا ایمانکم با او گوشت ۱۴۰۱

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
ع
پس خواهد آورد خدا اگر وہے را کہ دوست
میدارد ایشان را و ایشان است مبارک را

سپیل و عشق آن شرف ہم سونے جان
زین بحب را و محبتوں بدن
چون محبتوں بخواندی از سب
بہ مجہم شوق سرین در مطلبے

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ
السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا
لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ
وَأَنْزِلْ لَنَا خَيْرَ
الزَّيْقَيْنِ
اے پروردگار ما فرو دآر برا خولے پراز
طعام از آسمان تا باشد عیدے برکما
برائے او ائل است ما و آخر است ما
و معجزہ از جانب تو و روزی ده مارا و تو
بہترین روزی دہندگانی

باز عیسیٰ چون شفاعت کرد حق
خوان فرستاد و غنیمت بر طبق
مائدہ از آسمان شد مائدہ
چون نگفت انزل علینا مائدہ

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ
كَمْ قَضَىٰ آجَلًا وَاجَلٌ مُّخْتَمٍ
عِنْدَهُ غَزَزَكُمُوهَا
اوست آنکه با فرید شمار از گل باز مقرر کرد
دست مرگ را و دستے معین است

بہر این سر مود حق عزوجل
سورۃ الانعام در ذکر اجل
این شنیدی موبہویت گوش باد
آب حیوانست خوردی نوش باد

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَاءَهُمْ غَزَزَكُمُوهَا
پس ثابت کہ ایشان بدروغ نسبت
کردند سخن راست را

تن بین و جان کن کان بکم صم
کذبوا باحق لسا جاہم

وَهُوَ يُطْعِمُهُمْ وَلَا يُطْعَمُ غَزَزَكُمُوهَا
وہو یطعمکم ولا یطعمہم چو اوست
نست حق ماکول و اکل لحم و پوست

إِنْ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ غَزَزَكُمُوهَا
نست این مرقصہائے پیشینان
چون کتاب باشد بیا مدہم بران
انجین طعنہ زدند آن کافران

که اساطیر است و افسانه نژاد
نیست تعمیق و تحقیق بلند

وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا
نُهُوا عَنْهُ

ع
انچه منع کرده می شدند ازان

گوید نفس خود را و اعدا و کاریت
اسه تواند رفتو به پیشانی است

میکنند او توبه و پیر خود
بانگ آورد و اعدا و امیزند

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا
تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَزَيَّنَّ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ

پس چانه زاری کردند و تکیه آمد بایشان
عذاب باد لیکن سخت شد دل ایشان
وزینت داد در نظر ایشان شیطان

ع
انچه میکردند

گفته اند رنجی کان مهستان
که بر ایشان آمد آن قهرگران
چون تضرع می نکردند آن نفس
تا بلا ز ایشان نگشته باز پس
لیک دلباشان چو قاسی گشته بود
آن گمنامشان عبادت می نمود

۸۰۸
 جہاں القرآن
 الانعام
 هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ
 آیا برابر می شود نابینا و بینا
 یستوی الاعمیٰ لدیکم البصیر
 فی المقام والنسب ذل للمیر ۲۳۵

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ رَفَعَةٍ إِلَّا يَعْلَمَهَا
 وَاَحَبُّ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا
 رَطْبٍ وَلَا يَاسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ
 مُبِينٍ ۝
 غ
 و منی افتد، سیج برگ منید اندش
 و منی انتد، بیج دانه در تار یکپائے
 زمین و، سیج تری و خشکی الاثبت است
 در کتاب روشن.

بیج برگے و نغیتہ از درخت
 بے تضاد حکم آن سلطان بخت ۲۳۵

فَلَمَّا جَنَّ عَلَى اللَّيْلِ رَأَوْا كَوْكَبًا
 قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ
 لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۚ
 پس چون تار یک شد بر وے شب و ستاره
 گفت آیت پروردگار من پس چون غمت
 گفت دوست ندارم فرودندگان را

اندرین وادی مروبے این دلیل
 لا احب الافلین گو چون غلیل ۲۳۵

از غلیلے لا احب الافلین
 پس فنا چون خواست رب الغلیلین
 لا احب الافلین گفت آن غلیل
 کے فنا خواست ازین رب غلیل ۲۳۵

گفت بذاری ابراہیم را
چونکہ اندر عالم و ہم اوقات

تا خوشت آید قال آن امین
در نیکی که لا احب الا فلین

خوے با حق ساختی چون نگین
بالین کہ لا احب الا فلین
لا حسرت من تنہا من ساندی بچیان
کاشے ماندہ براہ از کاروان

هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ
اوست آنکہ پیدا کرد شمار از یک
شخص

تفرقه در روح حیوانی بود
نفس واحد روح انسانی بود

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ
در نمی یا بند او را چشمها یعنی در دنیا
و او درمی یا بد چشمها را و اوست
مهربان آگاه

نور حق را نیست ضدے در وجود

تا بضد او را توان پیدا نمود

حسرم بھارنا لامدکہ
وہو یدرک بین تو از موسے و کہ ص ۳۳

و کذلک جعلنا لکل نبی عداً
شیطینَ الْاِنسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ
بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا

و همچنین پیدا کردیم براے ہر پیغمبر سے
دشمنان را کہ شیاطین انداز آو میان داز
جن بطریق دوسہ القامی کنند بعضے ایشان
بسوئے بعض سخن آراستہ تا فریب دہند

از نبی بر خوان کہ شیطانان انس
گشتہ انداز مسخ حق باد و خوس
دیو چون عاجز شود از افتنان
استعانت جوید او از انسیان ص ۳۳

کُلُوا مِمَّا رَزَقَکُمْ اللّٰهُ
فَکُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا
طَیْبًا

بخورید از آنچه روزی دادہ است خدا شمارا
پس بخورید از غنیمت گرفتہ
حلال پاکیزہ (الانعام ۱۳۱)

در زمان پیش آید آن دوزخ گلو
حجبتش اینکہ خدا گفته کُلُوا ص ۳۳

قُلْ تَعَالَوْا اَنْتُمْ وَاٰلُكُمْ
عَلٰیکُمْ اِلَّا تُشْرِکُوْا بِهِ شَیْئًا
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

گو بیایید تا بخوایم آنچه حرام کردہ است پروردگار
شما بر شما فرمودہ است کہ شریک و مقرر کنید
چیزے را دو والدین نیکو کاری کنید

قل تعالوا لکنت حق مارا بدان
تا بود شرم اشکنے مارا نشن مسد

خز خواندت اسپ خواندت ذوالجلال
اسپ تازی راعب گو تیسال
قل تعالوا لکنت از جذب کرم
تاریاضت تان و سیم من نفهم مسد

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا غ ده چندان

آن زمان کین جان جوانی مساند
جان باقی بایدت بر جانشاند
شرط من جا باحسن نے کردن است
بل حسن را سوئے حضرت بدون است مسد

ہر یکے جان را ستاند وہ بہا
از سبے بر خوان تو عشر ہشاہا مسد

جز اعتراف

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي
مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ غ
گفت من بہترم از و آفریدہ مرا از آتش
و آفریدہ او

وہمان دیدی کہ ابلیس لعین
گفت من از آتشم آدم ز طین ۲۹۱

بندگے او باز سلطانی است
کہ انا خیر دم شیطانی است ۲۹۲

قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ
يُبْعَثُونَ غ
گفت بار خدا یا مہلت وہ مرا تا روزے
کہ آدمیان برانگیخته شوند
رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ
يُبْعَثُونَ ه (الحجرج) اے پروردگار من مہلت وہ مرا
تا روزیکہ برانگیخته شوند مردمان

ہمچو ابلیس کہ میگفت اے سلام
رب انظرنی الی یوم لقیام ۲۹۳

ہمچو ابلیس از خداے پاک فرد
تا قیامت عمر تن در خواست کرد
گفت انظرنی الی یوم ابجرا
کا شکے گفتم کہ تبنارتنا ۲۹۴

فَمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ غ
بیبہ کہ گمراہ کردی مرا البتہ منہم بر آویسم
براہ راست تو یعنی تا ازان منہم
گفت شیطان کہ بس اغویتنی

کر فہم سے خود بیان ہو دنی سے

یا زآن اے جس بحث آغاز کرد
کہ بدم من سرخرو گردیم زرد
رنگ رنگت صبا غم توئی
اصل جسم و آفت و غم توئی
ہیں بخوان رب بسا غم توئی
تا گردی جبرے و کڑ کم تنی ۲۲۱

ہمچو اے یسے کہ گفت اغوتنی
تو شکستی جام و مارامی زنی ۲۲۲

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ پس وسوسہ داد ایشان را شیطان تا بھکا
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا گرداند برائے ایشان آنچه پوشیدہ بود از نظر
مِنْ سَوَاقِطِهِمَا غ ایشان از شر مگاہہائے ایشان
أَوَلَمْ يَكُنَا خَالِدِينَ کہ خورید این دانہ اے دوستہیں
بہر دار و تانکونہ خالین ۲۲۳

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ اے پروردگار ماستم کردیم بر خویش و اگر
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ نیامرزی مارا و ہربانی کنی بر ما البتہ از زبان
الْخَاسِرِينَ کاران باء

ربنا انا ظلمناک گفت و آہ
یعنی آدم ظلمت و گم گشت راه معصیت

گفت آدم کہ ظلمت انفسنا
اوز نفس حق نہ بد غافل چو مامور

از بہشت انداختش بر روی خاک
چون سمک در شست و شدا و خاک
نوحہ انا ظلمناک میزد
نیت دستان و ذوقش را حدیث

ربنا انا ظلمناک گفت ہیں
چونکہ جانداران بیدار پیش و پس معصیت

آنکہ نفس زندان خاص آدم اند
نفس انا ظلمناک میزند معصیت

از پدر آموز اسے روشن جبین
ربنا گفت و ظلمنا پیش ازین
نے بہانہ کر دے تیرے زور ساخت
نے لو اسے کر و حلیت بر فرخت

ربنا انا ظلمنا انفسنا
رسختمه کن اے جمیہات رفت

ور نہ آدم کے گنہگار
ربنا انا ظلمنا انفسنا
خود گنہگارین گناہ از بخت بود
چون قضا این بود حزنم ما چه بود

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
الْسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ
آيَاتٍ ۖ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ
سَنَةٍ تِمَازُتُ يَوْمًا (الحج ع)

ہر آئینہ پروردگار شہادت
کہ آفرید آسمان و زمین اور
شش روز
دہر آئینہ یک روز نزدیک پروردگار تو آئند
ہزار سال است از انچه می شمرد
حق نہ تاد در بود بر خلق فلک
در یک لحظہ کن بے بیج شک
پس چراشش روز آزادگرشید
کل یوم الف عالم اے مستفید

آلاءُ الخلق والامر تبارک
اللہ رب العالمین غ
آگاہ شواہد است آفریدن فرما زوالی
بنایت بزرگ است خدا پروردگار عالمها
پس لا یخلف ولا الامر من بیان

خلق صورت امریم را کب بران منک

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ع پرستید پروردگار خود را زاری کنان پوشید اندر

کام تو موقوف زارے دل است
بے تضرع کا مسیابی شکل است منک

گفتا دعوائے بیزارے مباحث

تا بچو شد شیربانے ہرپاش منک

فَلَمَّا تَخَلَّى رَبَّهُ لَلِجَبَلِ پس وقتیکہ ظہور کرد پروردگار او بر آن کوہ

جَعَلَهُ نَكَاةً وَخُرْمُوسَى گردانید آن کوہ را بر زمین ہموار ساختہ و افتاد

صَعِقًا غ موسیٰ بیہوش

عشق حبان طور آمد عاشقا

طور مست و خرموسے ضعیقا مدھ

کوہ طور اندر خجلی خلق یافت

تا کہ می نوشید و سے را بر تنافت

صار و کاسنہ و انشق ابل

بل را تم من جبل رقص ابل منک

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ غ آیا نیستم پروردگار شما

بہر این لفظ است متبین

نفسی و اثبات است و لفظ قرین
و انکہ استفہام اثبات است این
یک در دوے لفظ میں ہم بہین ص ۷۷

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ

اوست آنکہ پیدا کرد شمار از یک شخص
پیدا کرد از ان یک شخص زنش اتا آدم
گیرد باوے

چون پئے یکن ایہا شرف
کے تواند آدم از حوا برید ص ۷۸

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى
لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ
إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۚ

و اگر دعوت کنید ایشان بسوے راه ہدایت
نشنوند سخن شمار اداے بنیڈ می نہیں تبار
کہ می نگرند بسوے تو و حال آنکہ ایشان بچ نمی داند

گفت یزدان کہ ترا ہم نظر و
نقش حسام اند ہم لایبصر و ص ۷۹

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ
فَأَسْمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۚ

و چون خواندہ شود قرآن پس گوش نہید
بسوے آن خاموش باشید تا ہر بانی
کردہ شود بر شما

تو چو گوشہ اوزبان نے جس تو
گوشہ ہا را حق بفرمود انصتوا ص ۸۰

انصتوا راگو سش کن خاموش باش
چون زبان حق نگشتی، گوشش باش ^{۱۴۱}

انصتوا بسید تیرا بر جان تو
آید از جانان جزا سئو انصتوا ^{۱۴۲}

پیش بینایان خبر گفتن خطاست
کان دلیل غفلت و نقصان است
پیش بینا شد غموشی نفع تو
بهر این آمد خطاب انصتوا ^{۱۴۳}

الأنفال

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ أَرَمَيْتَ قَلْبَكَ وَتَوَلَّوْا فَمَا كُنْتُمْ فَاعِلِينَ
اللَّهُ رَمَىٰ غ وَلَكِنْ هَذَا امْتِحَانٌ

تو ز قسراں باز خوان تفسیر بیت
گفت ایزد مار بیت اذ رمیت
گویی پرا نیم تیر آن نے زامت
مان کمان و تیر اندازش خدمت ^{۱۴۴}

من چو تیغم، و ان زنند آفتاب
ماریت اذ رمیت در خراب

بخشت خود را من زده برداشتم
غیر حق را من عدم انکاشتم ^{۱۴۰}

ما ریت اذ ریت گفت حق
کار حق بر کار ما دارد سبق ^{۱۴۱}

ما ریت اذ ریت رست دان
هر چه دارد جان بود از جان جان ^{۱۴۲}

ما ریت اذ ریت از نسبت است
نفسی اثبات است هر دو محبت است
آن تو انگندی که بردست تو بود
تو نیکندی که قوت حق نمود ^{۱۴۳}

ما ریت اذ ریت ابتلاست
بر نبی کم ز گمنان از خداست ^{۱۴۴}

إِنَّ اللَّهَ مُؤْمِنٌ كِيدٌ بدانید که خداست کننده است حیل
الْكَافِرِينَ کافران را

باز از یادش رود تو به داین
کاو من الرحمن کیست کافون ^{۱۴۵}

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمِيتَ خُذَاكَ عَذَابُ كُنْ اِيْشَانِ مَا وَتُو
مِاَنِ اِيْشَانِ بَاشِي

چون دل آن شاه زیشان خون بود
عصمت و انت فیهم چون بود

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ
بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ
بَيِّنَةٍ
تا هلاک شود کسیکه هلاک شده است بعد
قیام حجت و زنده ماند کسیکه زنده شده
بعد قیام حجت

تا که یهلاک من هلاک عن مینه
تا که یخو من نجبا و استیقنه

وَأَذِّنْ لِّهٖمُ الشَّيْطٰنُ
أَعْمٰلَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ
لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَلَآتِ الْفِئَتَانِ
نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي
بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا
تَرَوْنَ
وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا (التوبه)
وَأَنكَاهُ كَشَيْطَانٍ بَيَارِ اسْتَبْرَأَ اِيْكَافُ
كَرْدَارِ اسْ اِيْهِنَا وَكَفْتِ نِسْتِ بَاسِجِ غَبْدِ
كَنْزِدُ رَشْمَا اَمْرُو دُ وِ هِرَا اَيْنِدُ مَن مَدُ كَسْنَدُ
شَمَارِ اِپْسِ چُونِ رُو بَرُو خَدْمِ هِرُو دُ كَرُو
بَارُكُ شَيْطَانِ بَرِ پَاشَنَهَا سَ خُودِ كَفْتِ
هِرَا اَيْنِدُ مَن بَ تَعْلَمُ اَزْ شَمَا هِرَا اَيْنِدُ مَن
مِ بِيْزِمِ اَنُجِهْ شَمَا نِيْ بِيْزِدِ
دُ فَرُو سَتَادِ شُكْرَا سَ كَشَمَانِدِ يَدِ اِيْشَانَا

چونکه شیطان در سپه شد صد یکم
خواند افسون که اتنی حبار یکم

چون سپاه گرد آمدند از گفتار
 کرد با ایشان بحیلت گفتگو
 چون قریش از گفتار عاجز شدند
 هر دو لشکر در ملاقات آمدند
 دید سر شیطان از ملائک اسیم
 سوئے صف منان در هر سه
 آن جنود عالم ترو با صف زده
 گشت جان او ز بیم تشکو
 پائے خود واپس کشیدن برگرفت
 که ہی بینم پا ہے بس شکفت
 که اخاف الله مالی من عون

اذهبوا، اتی اری ملا ترون ^{۲۸۱}

التوبة

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا
 يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
 عَامِهِمْ هَذَا ۖ

جز این نیست که مشرکان پید اند
 پس باید که نزدیک نشوند بمسجد حرام
 بعد ازین سال

مشرکان را از آن نجس خواند است حق
 کاندرون پیشک زادن از سبق ^{۳۰۹}

لَوْ خَرَجُوا فِئَكُمْ مَقَارِدُ دُوكُمْ
 اگر می آمدند میان شما نمی فرودند

الْأَخْبَالَا

غ در حق شاگردا

ز انک زاد و کم خبا لا گفت حق
کز نسیت سست برگردان ورق ۲۵۱

فَلْيُضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا
كَثِيرًا ۚ غ بسیارے

گفت و لبیکو اکثر گوش دار
تا بریزد شیر فصل کردگا ۳۹۵

ز امر حق و ابکو کثیرا خوانده
چون سر بریان چه خندان مانده
روشنے خانه باشی همچو شمع
گزیند و باری تو همچون شمع مع ۵۲۸

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآنَ
لَهُمُ الْجَنَّةُ غ ایشان را باشد بهشت

اے خداوند این جسم و کوزه مرا
در پذیر از فضل اللہ اشتريے ۶۹

مشرعے من خدا بیست و مرا

میکشد بالا که الله اشتراے ۱۵۴

شربتے خوردم ز الله اشتراے
نا بخر تشنگی ناید مرا ۳۸۲

مشرے است الله اشتراے
از غنم هر شتری بن برتر آ ۳۲۶

اَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ
مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ع
گفت یزدان از ولادت تا بحین
یفتنوں فی کل عام مرتین ۳۴۴

یوسف

وَجَاوَرْنَا بَيْنِي سُرَّائِيلَ
الْجَدَّ ع
وگزارانیدیم اولاد یعقوب را
از دریا

بے سبب مر جبر ایشکافند
بے زراعت چاشن گندم یافتند

مذبح

قَالَ لَا عَصَا لِيَوْمَئِذٍ
گفت توخ هیچ نگاهدارند نیت امروز از عصا

أَمِيرُ اللَّهِ الْآمِنُ رَحِمَهُ ع
خدا لیکن معصوم کے باشد کہ خدا رحم کردہ است
کہ رہد از ذکر تو اے مختصم
غرق طوفانیم الا من عصم ۱۵۱

بہم کنگان سوئے ہر کوئے مرد
از بنی لا عاصم الیوم شنو ۲۷۹

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ
وگفتہ شد اے زمین فرو بر آب خود را آ
وَيَا سَمَاءُ اقْلَعِي وَغِيضَ الْمَاءِ ع
آسمان بازمان و کم کردہ شد آب
نیست خود بے چشم تر کور از زمین
این زمین از فضل حق شد خصم بن
رجب کرد اندر ہلاک ہر دغ
فہم کرد از حق کہ یا ارض ابلی ۱۵۲

يَقَوْمٍ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
اے قوم من نمی طلبم از شما برین پیغام مزد
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي
رائیت مزد من گر کسی کہ آفریدہ است
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ع
مرا آیا در نمی یابید

ہر بنی میگفت یا قوم از صفا
من نخواہم مزد پیغام از شما
من دیکم حق شمار مشتری
و اد حق دلائیم ہر دوسری ۱۱۳/۱۱۳

دست مزد سے می بخوام از کس
دست مزد میرسد از حق بسے

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ
بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا قَالَ
سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ
حَنِيدٍ ۝

وہر آئینہ آمدند فرستادگان ما پیش راہیم
بہ بشارت سلام گفتند ابراہیم جواب
سلام داد پس توقف نکرد و رانکہ آورد
گو سالہ بریان

جبرئیلے را ابراہیم تن بستہ
پر و بالش را بصد جا جاختہ
پیش او گو سالہ بریان آوری
گہ کشی اورا بکھسداں آوری
کہ بخور نیست مارا لوت و پوت
نیت اورا جز لفساء اللہ قوت

یوسف

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَإِنَّا لَنَحْفِظُوهٗ ۝

بفرست او را با ما فردا تا میوہ بسیار خورد
و بازی کند و ہر آئینہ ما اورا نگہبانیم

ہم از آغیہا کو و کانش در پسند
ز تع و تلعب بشادی می زدند
ہمچو یوسف کش ز تقدیر عجیب
یر تع و تلعب بیرو از قل اب

قَالُوا يَا بَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
فَأَكَلُوا الَّذِي بَعْثُوا
خُشْيَا لَمِيسَةَ بَنَاتِ الْمَلِكِ
وَالَّذِي يَحْمِلُ الْكَأْسَ لِلْإِمْرَأَةِ
فَأَلْقَتْهُ تَحْتُ الْوُحُوشِ فَنَذَتْهُ
فِي الْبُحْرِ فَوَاضَلَهُ عَلَى الْوُحُوشِ
مَنْعِقٌ مُسَيِّرٌ فَلَمَسَهُ يَدَا
يُوسُفَ وَأَخِي هَارُونَ
فَلَمَّا رَأَوْهُ كُنُوزًا عَظِيمًا

زخمی کر دین گرگ و زعفران
آمد و کانا ذہبنا سبق ملا

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ
مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ
فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ
سِنِينَ

وگفت یوسف شخصی کہ دانستہ بود کہ نجات
یافته است ازان و کس یاد کن مرا نزدیک
مولاے خود پس شیطان فراموش گردانید از
خاطر وے کہ یاد کند پیش مولاے خود پس
ماند یوسف در زندان چند سال

پس جزائے آنکہ دید اور معین
ماند یوسف جس در بضع سنین
یاد یوسف دیو از عقلش ستر
وز دیش دیو آن سخن از یاد برد

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى
سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَأْكُلْنَ سَبْعَ عَجَافٍ
وَسَبْعَ سُتَبَلَاتٍ خُضِرٍ
وَآخَرًا يَابَسَاتٍ

وگفت بادشاہ ہر آئینہ من خواب می بینم
کہ ہفت گاؤں سہرہ بخورد آمدہا
ہفت گاؤں سہرہ و بیستم
ہفت خوشہ سبز را و ہفت خوشہ
دیگر خشک را

و جہلا صبا و کیے خوابے ہیں
 ذود کان اشد بحبت الحنین
 ہفت گاو لاشہ پر از گزہ
 ہفت گاو لاشہ پر از گزہ
 ہفت خوشہ زشت خٹک پند
 سنبل است تازہ اشک امی نہ

نَرَفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ تَشَاءُ وَفَوْقَ
 كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ
 بلند می گردایم در درجہ کے را کہ خواہیم
 بالائے ہر خداوند دانش انائے ہست
 دست شد بالائے دستاں تکجا
 تا بہ یزدان کہ ایسے المنتہی

لَا تَأْتِسُ مِنْ دَرَجَاتِ اللَّهِ غ
 ناسید مباخید از رحمت خدا
 نیستم اسید وار از هیچ سو
 وان کرم سیکو یدم لا تا یوا

رُذِّقُوا بِقِيَصِي هَذَا فَالْقَوْلُ
 عَلَى جِدَائِي يَأْتِ بِصِدْرًا غ
 بر دین پیرا بن مرا پس با گفتیش
 بروئے پدر بن تا شود بینا
 گفت یوسف ابن یعقوب بنی
 بہرہ القو علی و ہرہ البی

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ (بہت اویں) تا وقتیکہ اسے شہد پہنچا بران
وَكُفُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا (گمان کردند قوم ایشان کہ بدروغ و مکر وہا
جَاءَهُمْ نَصْرُنَا ۚ غ ۛ ایشان آمد ایشان نصرت ما

ہیں بخوان استیاس الرسل سے عمر
تا یہ ظنوا انہم قَدْ كَذَّبُوا ۛ

الْعَدُوِّ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ (ہر آئینہ خدا بدل نہیں کرتے را کہ بقومے ہا
يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۚ غ ۛ تا وقتیکہ ایشان بدل کنند آنچه ضمیر ایشان است
ہم گناہے کردہ باشند آن وزیر
بے سبب نہ بود تغیر نماگزیر ۛ

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ (ناورد می سازد خدا ہر چه می خواہد و ثابت میکند ہر چه
وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۚ غ ۛ خواہد و نزدیک است ام الکتاب یعنی لوح محفوظ
حرف ظرف آمد در معنی جواب
بحر معنی عمندہ ام الکتاب ۛ

الْمُؤْمِنِينَ

لَنَنْشُكُرَنَّكُمْ لَا زَيْدٌ لَّكُمْ ۚ غ ۛ اگر شکر کنید زیادہ می دہم شمارا
زانکہ شاکر را زیادت وعدہ است
آنچنانکہ قرب مزد مسجد است ۛ

الْمَشْرِى كَيْفَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
 كَلْبَةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً أَصْلَاهَا
 نَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
 ع
 و شاخس در آسمان
 بر فلک بر است ز افخمار وفا
 صلبا ثابت و فرع فی السماء

ند وخت کج مقوم حق منا
 صلبا ثابت و فرع فی السماء

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا
 تَحْصُوهَا
 ع
 و اگر بشمارید نعمت خدا را احاطه نتوانید کرد
 آز

لا یعد این داد لا یحصی ز تو
 من کلیم از بیانش شرم رو

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ
 مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ
 لَيُزْوَلْ مِنْهُ الْبُحْبَالُ
 ع
 و هر آینه بد سگالیدند بد سگالی خویش را و نزدیک
 خداست علم بد سگالی ایشان اگر چه بود بد سگالی
 ایشان ایشان را که از جا روند بسبب آن که میباید

کرده کرم حیل آن قوم خبیث
 و در زما باور نداری این حدیث
 کرد وصف کمرشان را ذوالجلال
 لتزول منه البهال

میں بخوان تسکین بین بحر طلال
سرنگونی کراٹے کا بحال

قَوْمٌ مُبَدِّلُ الْأَرْضِ غَيْرَ
الْأَرْضِ غ

دوریکہ بدل کر دے
شود این زمین بغیر

پس قبسات نقدر حال قیود

پیش تو چرخ و زمین بدل شود

الحجرت

وَأَنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَحَنُ
الْوَارِثُونَ غ

دہر آئینہ مازندہ می سازیم وی میرا نم

و ما یم وارث

جور و احسان برنج و شادی حادث است

حادثان میرند و حق شان دار است

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ
رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ غ

پس چون بسات کنش و بدم دروے روح

خود را پس افتید پیش او سجد کنان

چون نفخت بودم از لطف خدا

نفخ حق باشم دامن من جدا

لَعْمُكَ إِتَهَمْتُ لَعْنِي سَكْرَتِهِمْ
يَعْمَهُونَ غ

این کاسبران در گراہ خویش ہر گردان

می شود

اسے لے کر دروہی مر خواند
پس خلیفہ کرد و بر کسی نشانہ

تختی

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ
وہیام دے تا د پرو دگا۔ کہ بوسے زخو تہد
تَحَدِّثِ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
بسا زخا بنا از کہ ہسا و از دختاں
مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ عِ
واز، بچہ مرداں بنا می کنند
چونکہ اوے الرباے لے نخل آدہ است
خانہ ویش پر او علوا شدہ ہست

تختی لے شکیل

وَأِنْ عُدْتُمْ عَدَاوًا
و اگر رجوع کنید بہ نافرمانی مارحوع
جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ
کینیم یعقوبت و ساختیم دوزخ برائے
حَصِيرًا ع کافران زندانی

گفت ان مدتم کذا عدنا کذا
نمن زوجنا الفعال بحسنہ

و ادحق مان از مکافات آگہی
گفت ان مدتم بہ عذابہ

و کل انسان الزمنا طائرًا
و بہر آدمی متصل ساختیم شامت عمل اورا

فی عتقہ

ع

بستہ گردن او

یس بن شقیذ بن شقیقہ

قطا لاطارہ فی عتقہ

وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ

وَالْأَوْلَادِ وَعِدُّهُمْ غ

در بنی شار کہم گفت است حق

ہم در اموال و در اولاد از سبق

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ

وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ غ

إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَوْثَرِ (الکوثر)

اینکہ کرمتناست بالا میرود

و ہمیش از زنجور کے کمتر بود

پیک اگرچہ در زمین جایک تک است

چون بدر یافت گبستہ رگ است

او حملنا ہم بود فی البر و البحر

آنکہ محمول است در بحر و است کس

تاج کرمتناست بر فرق سرت

طوق عطیناک آویز برت

سوال می‌کنند چرا از روح بگو روح از

تَعْرِيفُ الْمُتَرَجِّمِ

غ زمان پروردگار نیست

تجارتی

روح چون من امر ربی محنت

ہر شاہ کے کہ گویم منتہیت ۵۶۵

مکمل

وَتَرَى الْقَمَرَ إِذَا طَلَعَتْ
تَرَاوِدُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ

و به مینا اس بینه آفتاب را آفتاب
طالع شود میل کند از غار ایشان بجانب
راست و چون غروب شود تبارز میکند
از ایشان بجانب چپ

گفت حق در آفتابِ نجم
ذکرِ تزاورِ کذا عن کعبہ
خفتگانے کر چند ابد کا رِشَلان
میں کر دے آفتابِ از غارِ شان ۷۶

وَحَسْبُهُمْ آيَقَاظًا وَ
مَمَرُودٌ

وہ پنداری اسے بنیدہ ایشان را
بیدار و ایشان خفتہ اند

بیدار و ایشان خفته اند

شب زودندان بخیر زندانیان

شب ز دولت بخیر سلطانان

حال عارف این بود بخواب هم

گفت یزدان ہم رقص زین مرم ص ۱۴۱

بجو آن صاحب کفایت خواجده
دو بایق اس که تحسین تو مکتب

وَكَلَبُهُمْ بِاسِطٍ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيدِ
و گنگ ایشان کشاده است دو دست
ع خود را بر عتبه دروازه
که کل از مرید و از مرید
چو گنگ باسط ذراع با الوصید مکتب

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَئٍ إِنِّي فَاعِلٌ
ذَلِكَ غَدَاةٌ إِلَّا أَن تَشَاءَ
اللَّهُ
و گویم هیچ چیز را که من هستم
خوابم کرد آنرا غدا اگر مقرب
ع بذر مشیت خدا
زین سبب فرمود است ثنا کنید
که خدا خواهد پیمان برزید مکتب

وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَحَيْرٌ أَمَلًا
و حسنات پابنده شایسته بهتر اند
نزدیک خدا از جهت ثواب و خوبترند
ع از جهت امید داشتن
باقیات الصالحات آمد کریم
رسته از صد آفت و خطار و بیم مکتب

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ
و یاد کن چون گفت موسی نو جوان خود

داہمیشہ راو میر دم تا آنکہ بر ہم محل معش
دو دریا یا بروم نہ تہائے دراز

الکف
حَتَّىٰ أَتْلُغَ بِجَمْعِ الْخَرَنِينَ
وَأَتَمَّتْ خُتْبًا

گرم رو چون جسم سوئے کلیم
تا بحشریش جو پینائے کلیم
ہست ہفتصد سالہ راو آن حق
کہ بگرد او غمزم ہیراں جب مشہ

فَالْهَذَا وَإِنِّي مَعِي وَبَيْنَكَ غ
گفت نیست جدائی در میان من و تو
صبر کن بیکار خضر اے بے نفاق
تا آنکہ پختہ شود رو ہذا فراق شک

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوحِي إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكَبِ
وَإِجْدُ غ
گو جز این نیست کہ من آدمی ام مانند شما
وحی فرستادہ شود بسوئے من کہ مجھ
شما بہان عبودیتا

ماہمی گوید بابر و خاک دے
من بشر بودم دے یوے الے
چون شما تا یک بودم در ہوا
وے خورشیدم چنین نورے بد

پس بشر فرمود خود را شکار
تا بجنس آئیند و کم گردند کم

قَالَ تَلَطَّفِيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ گفت ہر آئینہ من می پناہم بخدا از
مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا غ تو اگر چه پرہیزگار باشی
بہجو مریم گوئے پیش از فوت ملک
نفس را کہ احوذ با احسن منک ^{۲۴۳}

طہ

قَالَ خُذْ مَا وَلَا تَخَفْ گفت بگیر این را و مترس باز خواہیم گردنید
سَعِيْدٌ مَا سَيَّرْتَهَا اَوَّلٰی غ اورا شکل نخستین او
علم خدا لا تخف دادت خدا
تا بدست او را گرد و عصا ^{۱۵۱}

لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمْ اَسْمَعُ مرسید ہر آئینہ من باشا ام می شنوم
وَاَوٰی غ دی بسیم
وَاللّٰهُ يَعْصِيْكَ مِرَّ النَّاسِ (المائدہ غ) و خدا نگہدار و ترا از مردمان
پاسبان من عنایات دست
ہر کجا کہ من روم شدہ در پیت ^{۱۲۶}

وَعَصٰی اٰدَمَ رَبِّهٖ فَغَوٰی غ و نافرمانی کرد آدم پروردگار خود را
چون عصا شد آلت جنگ و غیر
آن عصارا خورد بشکن اسے ضرر

وہن او گیسر کو دات عصا
وہن کلام چہ سارید ادمے مہم

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ
لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ آغْمًى غ
وہر کہ روگردان شود از یاد کردن من
پس او را ہودہ اندگانی تنگ و نابینا
بر آئینہم او را روز قیامت
در عصا صی قبضہا و تلکیر شد
قبضہا بعد از اجل زنجیر شد
نہض من اعرض منہ عن ذکرنا
عیشہ ضنکا و نحشرہ بعسفی

ہر آنکس

فُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ
سَلَامًا عَلَىٰ بُرَاهِيمَ غ
گفتیم ای آتش سرد شو و سلا
باش بر ابراہیم
عصبت یا نار کونی بارد
لا تکون لہ شر اشاردا منہ
نہدہ یا نار کونی بارد
عصبت جان تو گشت ای تقہ

وَزَكِّرَنِي إِذْ نَادَىٰ رَبُّهُ
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ
و یاد کن ذکر من
پروردگار خود ای پروردگار من گزار

خَيْرَ الْوَارِثِينَ ۝ غ مرا تہاد تو بہترین وارثانی

تو بسائی با نفعان اندک

لا تذرني سر و خوانان از احد ۵۲۷

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً ۝ غ نہ فرستادیم ترا مگر از رحمتی
لِّلْعَالَمِينَ ۝ غ مہربانی بر عالمها

حق مرا و را بر گزید ادا نس و جان

رحمتی للعلینش خواند از ان ۵۲۸

الحج

إِنَّا نَزَّلْنَا السَّاعَةَ ۝ ہر آئینہ زلزہ کہ نزدیک قیامت شد
شئ عَظِيمٌ ۝ غ چیزے بزرگ است
الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ (القارعة) قیامت چست آن قیامت
شاہ آد تا بہ بیند و قہ

دید آنجہ از زلزہ و قسارہ منہ

وَمَنْ يُعْظِمُ شَعَائِرَ اللَّهِ ۝ ہر کہ تعظیم کند شعائر خدا پس این تعظیم
فَاتَّيَّاهُمْ مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ غ از تقوی دلہاست

ما شق آئینہ باشد و خوب

صیقل جان آد از تقوی قلوب منہ

کے سید گرد و آتش دے خوب
کو بہت کلمہ : از تقویٰ قلوب مسدود

الْمُؤْمِنُونَ

فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَقْسَاءُ لُونَهُ

پس چون دمیدہ شود، در صورش قربت
ناشد میان ایشان آنروز نہ با کبیر
جواب سوال کنند

گفت حق نے بکد لا انساب شد

ز بد و تقویٰ فضل الحجاب شد

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا
فَاغْلَبْ لُونَهُ

اے پروردگار ما بیرون آر مارا از اینجا
اگر عود کنیم بگریس بر آئینہ ہمت گار با شیم
کافران کارند در نعمت جفا
بارود و وزخ نہ ایشان رہنا

قَالَ اخْسَوْا فِيهَا وَلَا
تُكَلِّمُونِ

خدا فرماید بر سوائی در شو بد رخس
و سخن نگویو
اخسوا بر زشت آواز آمدست
کو ز خون خلق چون سگ بود

اخسوا آید جواب آن دعا

چو ببرد باشد جزا سے ہر دغا مستعد

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۚ فَاتَّخَذُ لَهُمُ مِّنْ سِجْرٍ يَّاحْتَىٰ أُنسُوكُمْ ذِكْرِي وَكَذَّبْتُمُوهُمْ فَتُضْحَكُونَ ۚ

ہر آئینہ گروہ ہے از بندگان من بگفتند
اے پروردگار ما ایمان آوردیم
ہمیں سیما مرزا مارا د بخشا ہے برا
و تو بہترین بخشا بند گانی میں مسخرہ گرفتہ
ایشان را تا حدیکہ فراموش گردانیدند یاد و
از دل شما و شمار ایشان می خندیدید

آیہ انسوکم ذکر ی بخوان
قوت نسبان نہادن شان بیان
خندتوا غریبہ الہ سمو
از سبب خوانید تا انسوکم مع

النور

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ
وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ

ناتاپ ناپاک لایق اند مردان ناپاک
و مردان ناپاک لایق اند زنان ناپاک
و زنان پاک لایق اند مردان پاک و مردان
پاک لایق اند زنان پاک

طیبات آمد برائے طیبین
محبشیں را حبیشاتستہمین مستعد

برده و فلان جمع می آید در دوزخ
للقبایات انجیثون و دوزخ ۱۸۱

انجیثات انجیثین و انجوان
رو و پشت این سخن را بازوان
مربیثان را ساز و طیبات
در خور و لایق نباشد از ثقات ۱۸۲

نَلِّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ
أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُجَهُمْ
ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ ع

گو مردان سلیمان که پوشد چشم خود را
و نگاه دارند شرمگاه خود را این کینه
است ایشان را
و بسیار بند و بردار شدن خرم
گفت غضوا عن هوا البصار کم ۱۸۳

امر غضوا غصت البصار کم
هم شنیدی راست نهادی تو هم ۱۸۴

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
مِثْلُ نَوْرٍ لَا يَسْكُو فِي فِيهَا
مِصْبَاحٌ أَلْيَصْبَاحُ فِي رُجْلَةٍ
الْتَّجَاجَةُ كَأَنَّهَُا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

خدا نور آسمانهاست
و نور و در قلب
دران چراغ است
آن شیشه گویا ستاره
افروخته می شود از روغن درخت بابرکت که

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ عبارت از درخت نیتوست و نیت
 زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ شرق روینده و نیز بجانب مغرب
 يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيُّ وَلَوْ لَمْ روینده نزدیک است که نیت و
 تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوِّرَ عَلَى نُورٍ روشنی بدید اگر چه زبید و باشد
 يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ لَافٍ آتش روشنی بر روشنی است راه می نماید
 تَشَاءُ خدا بخود برکرا خواهد

نور حس را نور حق تزیین بود
 معنی نور علی نور این بود
 نور حس می کشد سوئے نور
 نور حقش می برد سوئے علا ۱۳۹

او تب بے تغیر که لا شرقیة
 بے ز تب بید که لا غربیة ۱۳۹

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ نزدیک است دخشندگی برقی که در آن
 بِالْأَبْصَارِ ابر بوده است دور کند چشمها را
 آن سنا برقی که برادر و اح فیت
 تا که آدم معرفت زان نور یافت ۱۴۰

الفرقان

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ آیا ندیدی بسوئے پروردگار خود چگونه

مَدَّ يَدَهُ

ع دما دکر دسایه را

کیف مد نظر نفس شریع لیاست

که دسیل نور غور شید به دست

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ
يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا
وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ
قَالُوا سَلَامًا

و بندگان خدا آنانی که میروند

بر زمین آهسته و چون سخن گویند

با ایشان با داناان گویند سلام

ر شعا با

ع

قَالَوَا سَلَامًا

نفس از بس مدح و جاف چون شد

کن دسیل نفس هونا لاتد

الاستعصا

لَا ضَيْرَ ع هیچ زیان نیست

نفسه لا ضیر برگردون رسید

مین بر چون جان ز جان کن رسید

نفسه لا ضیر بشنید آسمان

چرخ گوئی شد پئے آن صولجان

ع عَلَيْنَا مَنَظِقَ الْكَبِيرِ ع آموخته شد مارا گفتا هرغان

دیو بر شیہر سلیمان کردہ است
 علم کرشش بت علناش نیت
 چون سلیمان از خدا بشناش بود
 منطق الطیر سے ز علناشش بود ۵۸۱

قَالَ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ
 ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ ع
 گفت مورچہ اے مورچگان در آئید
 بخا ہائے خود
 آنکہ گوید رازِ قالست نملیہ
 ہم بدانند رازِ این طاق کہن ۵۸۲

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
 نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ
 وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا
 تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ
 فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ع
 اے پروردگار من الہام کن مرا کہ شکر
 این نعمت تو کنم کہ انعام کردہ بر من و بر پدر
 و مادر من و اہل سام کن مرا کہ بجا آرم
 کردار شائستہ کہ خوشنود شوی بآن دمار
 مرا جنت خود و در زمرہ بندگان شائستہ خویش

رب اذرعنی ان اشکر ما ارے
 لا تعقب حسرة لی ان معنی ۵۸۳

مَا لِي لَا أَرَىٰ الْهُدُودَ دَامَ
 كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ
 لَا عَذِيبَ لَهُ عَذَابًا شَدِيدًا
 پس گفت چیت بن کہ نمی بینم ہود
 را یا بہت از غائب شدگان
 ہر آئینہ عقوبت کم اورا عقوبت

أُولَٰئِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ سَخَتْ يَدُكَ كَتَمَ اور ایا نیست کہ باید
يُسَلَّطَانِ مُبِينٍ غ بیش من محبت ظاہر۔

اسیماں گفت آن بدہ اگر
بحسب عذرے نکوید معتبر
بکشش یا خودو ہم اور عذاب
یک عذاب محبت بیرون از حیات

قَالَتْ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
گفت بھنیں اسے پروردگار من ہر آئینہ
من ستم کردہ ام بر خویش

چونکہ بھنیں از دل جان غم کرد
بر زمان رفتہ ہم افسوس خورد

الْقَصَصُ

يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ
اِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ه غ تو از اینانی

نے زدریا ترس نے از موج کف
چون شنیدی تو خطاب لا تخف

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ غ ہر آئینہ خدا دوست نمی دارد شاد شوند گا را

من ریح اللہ کو نوا را بحسین
اِنَّ رَبِّي لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ

کُلُّ شَيْءٍ مَّا لَكَ إِلَّا وَجْهٌ غ
 ہر چیز ہاں کہ شونہ است مگر روئے او
 کُلُّ شَيْءٍ مَّا لَكَ إِلَّا وَجْهٌ
 چون نہ دور و جبہ او ہستی بھو مت

عقل کے ماند چو شد سردہ او
 کُلُّ شَيْءٍ مَّا لَكَ إِلَّا وَجْهٌ
 ہاں کہ آید پیش و ہشست نیت
 ہستی اندر ہستی خود طرفہ است ۲۹۵

تیغ لا در غیر قتل حق برآ
 دزد گردان پس کہ بعد از لاپہ
 ماند الا اللہ، باقی جہل و فتن
 شاد باش اے عشق، شکر سوزت ۲۹۶

ز خیال و ز حقیقت امان
 زین چنین آتش کہ شعلہ زد ز جان
 خصم ہر شیر آمد و ہر روبہ او
 کُلُّ شَيْءٍ مَّا لَكَ إِلَّا وَجْهٌ، ۲۹۷

العنکبوت

وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا نیت این زندگانی دنیا گرازی

الْأَلْمُوتُ وَلِیْسَ

ع و بیہودہ

گفت دنیا بھو و لعب است دنیا

کو کسیدہ است فرایہ خداست

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَنصُرَنَّهُمْ سُبُلًا ع

و انانکہ جہاد کرتے را اور

ع

ايشان را بر ہمسے خود

جان بد و از سبب را قیام اسے پیر

بے جہاد و نصیب کے باشد ظفر ۱۹۳

آرٹیکل

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ع

پس انتقام کیم از انکہ نافرمانی کردند

ع

فانتقمنا منہم است اسے گرگ پیر

چون نبودی مرد و در پیش امیر است

فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ
كَيْفَ يُخْرِجُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ع

پس درنگر بویے آثار رحمت خدا چگونہ

ع

زندہ میکند زمین را بعد مرد و بدن آن

امر حق بشنو کہ گفت است انظروا

سوئے این آثار رحمت آرد

فَاغْرِضْ عَنْهُمْ وَأَنْتَظِرُ

پس روگردان از ایشان انتظار کن ہر آئینہ

فَاغْرِضْ عَنْهُمْ وَأَنْتَظِرُ

إِنَّهُمْ مُنْتَظَرُونَ ع ایشان نیز منتظر اند

گفت چون از جد و پند و از جدال
در دل او بیش می زاید خیال
پس رو پند نصیحت بسته شد
امر عرض عظم چو بسته شد مستعد

تا تو بستیزی ستیز نداسی حرون
فا منتظر هم، انهم منتظرون ۳۹۵

الاحزاب

رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ
حُبَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ع مردانند که راست کردند آنچه عهد بسته بود با خدا
بر آن پس از ایشان کسی هست که با انجام نداده
قرار داد خود را و از ایشان کسی هست که انتظار می کشد

صدق جان دادن بود بین سابقوا
از سبب بر خوان رجال صدقوا ۳۹۵

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا جز این نیست که می خواهد تا دور کند از شما
پلیدی را از اهل بیت پیغمبر و پاک
گرداند شما را پاک کردنی

دین پلیدی برده و پاکی برد
از طهارت هر کم تن او بر خورد ۳۹۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذَكِّرُوا اللَّهَ
ذِكْرًا كَبِيرًا وَيَسْجُدُوا لِلَّهِ
وَأَصْلَاهُ غ موع و شام

اذکر و اللہ شاہ و استور داد
اندک آتش دید بار نور داد

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤَدِّي الْفِتْنَى
تَسْتَحْيِي مِّنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي
مِنَ الْحَقِّ غ از سخن است

بچین میگفت مرست و خواب
او پیغمبر گریبانش زباب
گفت مین درکش که اپیت گرم شد
نکس حق استی زو ششم شد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ غ پیام ز و برا

ما فرستادیم از چپ
کیسای صلح کم هم

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى
برائیند ما پیش آوردیم امانت را بر آسمانها

۸۵۰
 التَّهَوَاتِ الْأَرْضِ وَالْجِبَالِ
 فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ
 مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ
 كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا غ

جہان نشین
 آلاست
 زمین و در کوہا پس قبول نکردند
 کہ بردارند آنرا و ترسیدند از آن
 برداشت آنرا آدمی ہر آئینہ و سہ تمکار
 ندان است

خود ز بسیم این دم بے غمتا
 باز خوان فکامین ان یکلہا
 ورنہ خود اشفقن منہا چون بدے
 گزند از ہمیش دل شان خون شد مکہ

لا بد رم اشفقن منہا جسد شان
 کند شد ز آئینہ حیوان حملہ شان مکہ

زین دورہ گرچہ بجز تو غم نیست
 یک ہرگز ز زم ہمچون بزم نیست
 در نبے بشنویا نشس از خدا
 آیت اشفقن ان یکلہا مکہ

الشبا

يَا جِبَالُ أَوِیْ مَعَهُ وَالْطَّيْرَ
 وَالنَّالَهُ الْحَدِيدَ غ

گفتیم اے کوہا بزیرو ہم تبعی گوئید ہراہو
 و سحرش ساختیم در خان او زم کرد ایندم بیا تو ہستی
 یا جبال او بی امر آمدہ

برده هم آواز هم پرده شده شد

يَعْلَمُونَ لَهُ مَا يَتْلُو مِنْ تَحَارِيْبٍ
وَمَا يَمْلِكُ وَجَعَانِ كَالْجَوَابِ وَ
قَدْ وَرَدَ اِيَّاسَا غ

دیومی ساز و جان کا جواب
زهره نے آدفع گوید یا جواب

لَقَدْ كَانَ لِسِيَافِي مَسْكِينٍ
أَبِي جَنْتَانِ عَنْ يَمِينِ
وَشِمَالِ غ

دادشان چندین ضیاع و بلغ و راغ
از چپ از راست از بهر فرغ

فالح

لَقَدْ رَفَعَ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ
رُسُلًا أُولِيْ أَيْجِيَةٍ قُتْنِي وَ
ثَلَاثَ وَرُبْعَ غ

چون سه نو یا سه روزه یا کله
مرتب سه بر یک بود در نور و قدر

زاجمہ نور شلاست و رابع
بر مراتب ہر ملک را آن شعاع مند

فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ غ
ہر آئینہ خدا گمراہ می کند ہر کرا خواہد و
راہ می نماید ہر کرا خواہد
چشم بند ی بے عجب برودید
بندشان میکرد دیدی من بشارت ۲۳۳

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ غ
بسوئے او بالا میرود سخن پاکیزہ و عمل
صلح بلند میگردد اشخ خدا
تا الیہ یصعد اطیاب الکلم
صاعد منا الی حیث علم ۲۳۴

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُطْفَةٍ غ
و خدا آفرید شمارا از خاک پس
از نطفہ
چون خلقنا کم شنیدی من تو اب
خاک باشی حسب از وے روشتا ۲۳۵

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ
أُخْرَىٰ غ
و نہی بردارد، هیچ بردارندہ بار
دیگرے را
ہیچ دازد و نہ غیرے برداشت

ہیکس نذر و تا چیزے نکاشت ملا

ایک

إِنَّا جَعَلْنَا فِيَّ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا
فَبِئْسَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ
مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُونَ

برآینہ ساختیم در گردن ایشان طوقا
پس آن طوقا ناز و نغ باشد پس ایشان
سر بالا کردگانند و ساختیم پیش روئے
ایشان دیوار سے و پس پشت ایشان
دیوار سے باز پوشیدیم ایشان را
پس ایشان هیچ نہ بیند

گفت اغلالا ہم : مقمchon
نیت آن اغلال مارا از برون
نہلہم سدا فاعشينا ہم
می نہ بیند بند را پیش و پس او ملا

بین ایدھی خلفہم سدا بلش
کہ نہ بینی خصم را و ان خصم فاش ملا

پیش آب و پس ہم آب باد
چشمہ را پیش سد و خلف سد ملا

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۚ
گفتند بے قیہ شما گر آدمی مانند ما

همسری با نبییارداشتند
اولیایاراهو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشتریشان بشتر
ما و ایشان بسته خواهیم و خور ملک

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ
تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ
مِنَ عَذَابِ آلِهَةٍ ع

گفتند هر آینه ما تمکون بد گرفتیم شما اگر
باز نیامید نگسار کنیم شمارا و البته برسد به
از جانب ماعقوبت درود دهند

انبیاء را گفت: قوم راه گم
از سفد آتظیت: نایم ملاحظه

چون ز عطر و حی کر گشتند و گم
بدغسان نشان که تطیر نابکم

قَالَ لَيْلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝
بِمَا غَفَرْتُ لَكَ رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ
الْمُكْرَمِينَ ۝

گفت اے کاش قوم من بدانند کہ بحی
چیز بیا مرزید مرا پروردگار من وساخت
مرا از نواختگان

میں نے تم نعرہ درین روضہ عیون
خلق را یا ایست قومی عیلمون مشہور

وَأِنْ كُلُّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا
وَنُفِيتُ هَرِطِقَهُ مَزْجَعِ آوَرْدَه زَوْدِكِ

حاضر کردہ شد۔

محضرین ۵

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صِغَةً وَاحِدَةً نباشد این و تو گر نوز تندے ہیں ناگہان
فَلَا ذَاكُمْ حِجَّةٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ جمع آورده نزدیک اما حاضر کردہ شدہ باشد

حسبها و قبلها شان درون
موج در موج لدینا محضرون شد

رہمنے افشان برایشان ہم نھون
وہنہا نہانہ لدینا محضرون شد

گزر قرآن نقل خواہی اسے حرون
خوان جمیع ہم لدینا محضرون

محضرون معدوم نبود نیک بین
تا بقائے روحہا دانی یقین شد

جمع و پائے علم ماوے القرون
بست حق کل لدینا محضرون شد

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ
وَنُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَنَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

امروزہ نمہ

باماد

ایثار

دست پائے او جادو جان او
 هر چه گوید آن دو در سنان او
 باز بان گر چه که تهمت می دهند
 دست و پا بر شان گوهری میدهند

دست هر کافر گوهری میدهد
 شکر حق می شود سر می دهند

معنی نختم علی افواههم
 این شناس نیست رهرو را هم
 باز راه خاتم پیغمبران
 بود که برخیزد ز لب ختم گران

وَمَنْ تَعَيَّرَ لَا تُنْكِسْهُ فِي
 الخلق ع
 دهر کرا عمر در از میهم نگویند می کنیش
 در آفرینش

اندک اندک می ستاند زان حال
 اندک اندک خشک می گرد و نهال
 رو نعمت سره ننگ به بخوان
 دل طلب کن دل منه بر استخوان

وَمِنْهُمْ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ
 عَنِ ۝ كَأَنَّهُمْ يَتْلُونَ
 فِيهِمْ قَصْرُ الطَّرَفِ لَمْ
 يَطْمَئِنُّ رُوحُ قَبْلِهِمْ وَلَا
 جَبَانٌ

و در یک ایشان فرو و انداز چشم باشند
 چنان که ایشان میباشند و بدو و بخند
 و در آن کو شکها حوران باشند و انداز چشم
 جماع نکرد است بآنها هیچ آدمی نیست
 از ایشان هیچ

قاصرات الطرف باشد ذوق جان
 جز بضم خویش نمیشناسد

فَمَا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ
 يَبْنَؤُا بَنِي آدَمَ فِي الْمَنَامِ آتِي
 آذْ بَحْكَ فَاَنْظُرْ مَاذَا تَرَى
 قَالَ يَابَتْ أَعْمَلُ مَا تَوَمَّرُ
 سَيَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ
 الصَّابِرِينَ ۝

پس چون رسیدن طعن آید من که سعی تواند
 براه و اله خود را بر آید گفت پس
 من بر آید من می بینم و خواب که من فرج
 میکنم ترا پس بنگر چه چیز بخاطر تو میرسد
 گفت ای پدر من بکن آنچه فرموده می شود
 ترا خوانی یا مرا اگر خدا خواهد است بکنی

من خلیل تو پس پیش بیک
 سربازانی ارانی او بیک

ما چو ایسل ز ابراهیم خود
 نه چم گر چه قربان کند

فَلَوْلَا أَنَا كَانِ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ پس اگر نه است که دے از سجده کنندگان

لَكَيْتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ
 ع بر اینگونه شود

یوست در بطن ماهی پنجه شد
 مخلصش را نیست از تسبیح بر
 گر نبوده است دست بطن فن
 صبر و زندانش بدست میبشون

مر

يَا دَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً
 فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ
 النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
 الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ
 اللَّهِ ع از او خدا

با هواد آرزو کم باش دوست
 چون بضلالت عن سبیل اشتباهت

أَنزَلْنَاهُ بِرَجُلٍ هَذَا
 مُغْتَسِلٌ بَارِئٌ وَشَرَابٌ ع
 بزنی را پیای خود ناگهان آن چید باشد
 که میا پیای غسل سرد بود و آشامیدن باشد

میغ آبی غرق در پیای غسل
 مین ایوبی شراب مغسل

وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ غ و زمین خدا گشاده است
 سخن ارض الله واسع آمده
 هر دهنی از زبانی که رویش

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا غ آیا نیست خدا کار ساز بند خود را
 گفت ایس الله بکاف عبدا
 تا مگر در بند و بر حیل جویت

مَنْ يَعْبُدِ الَّذِينَ أَشْرَفُوا غ بگو ای محمد مرندگان مرا آنگاه که
 عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ ت
 تَوَارَاتُ اللَّهُ يَغْفِرَ الذُّنُوبَ غ خدا هر آینه خدای آمرز دگسانان
 جَمِيعًا غ همه یکجا
 بنده خود خواند است در شاد
 جل عالم را بنحوان قل یا عباد الله

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ غ تا وقتی که بیایند نزد
 أَبْوَابُهَا غ و اگر ده شود دروا
 آن در که مطلع هتا بهاست
 بهر عارف فتمت ابوابهاست
 با تو دیوار است با ایشان در است

باتو شک و با عزیزان گوهر است معنی

المؤمن

إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا سَاعَةٌ وَهِيَ
الْآخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ع

در زمان جرئت کاسه یاران هودع

إِنَّمَا الدُّنْيَا دَائِمَةٌ مَتَاعٌ مَذْمُومٌ

ختم السجدة

لِنَذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخَزْيِ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَعَذَابُ
الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ع

تا بچشایم ایشان را عذاب رسوائی در
زندگانی دنیا و پراگنده عذاب آخرت رسوا کننده
زاست و ایشان نصرت داده نشوند

تو عذاب اختری بشنوا بستی

در چنین سنگی کن جان را فدا مکن

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ ع

هر آینه آنکه گفتند پروردگار ما خداست
باز قائم ماندند و سرود می آیند بر ایشان
فرشتگان که ترسید و اندوه مخورید
و خوش حال شوید بهشتی که وعده
داده می شدید

هر که ترسد و در ایمن کند
مرد دل ترسند و اساکن کند

ہست و در غور از برکت خائف آن مست
 ہست و در غور از برکت خائف آن مست

اعملوا ما شئتم انہ یاتعلون
 بکند بر چه خواہد ہر آیند خدا نخب
 بصیرہ غ بکند میناست

ایچنین در غور گفت لے مو
 حق تعالیٰ عملوا ما شئتم مد ۵۱

الشوری

الذین استجابوا لربهم
 و اتوا رسولہم
 و اقاموا الصلوٰۃ و امرهم
 شوریٰ بینہم
 و اتوا رسولہم کہ نہ سہن پروردگار
 خود را و بر پا داشتند نماز را و کار ایشان
 از سر مشورت باشد با یکدیگر

امر ہم شورے بخوان اند صحف
 یا ر را با شش و مکن از نماز ات مد ۵۲

امر ہم شورے برے این بود
 کرتش اور سہو و کثر شود مد ۵۳

و قالوا ما ہی الا حیاتنا
 الدنیا نموت و نحیا و ما
 و گفتند نیت زندگانی مریں
 این میان ما ہی سیریم و زندہ

يُهْلِكُنَا إِلَّا الذَّمُّ وَمَا لَكُمْ
بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا
يُظُنُّونَ ۝ ع

ہی شوم و ہلاک نہ کھنڈا اگر ذمہ نہ
ایشان را با نیکوئی مسیح و انش نیستند
ایشان مگر گمان کنند

ہمدین عالم بدان کہ ما نیست
از سنابق کم شنو کہ گفت نیست
محبتش ایست و گوید ہر دے
کہ بدے چیزے دگر من دیدے

حکمد

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَمْثَلُ مَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَضَلَّ
بِالْهُم ۝ ع

آنانکہ کافر شدند و بازداشتند مردان کا از رلو
خدا جسط کہ خدا اعمال ایشان را و آنانکہ ایمان
آوردند و کردند کارهای سائے و متفقہ
با نچہ فرود آورده شد بر محمد و آن است بہت
آمدہ از پروردگار ایشان دور ساخت از ایشان
جو بہائے ایشان را و صلاح
آورد و حال ایشان را

است الکفران ضل عالم
است الايمان صلح بالمع

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ
وَيُخْلِصَ أَقْدَامَكُمْ ۝ ع

اگر نصرت دہید دین خدا را نصرت دہد
خدا شمارا و ثابت کند ہمارے شمارا

بیت در دست راستی در
کف حق آن تیسرا شد نصرت

کَسَى وَخَالَدٌ فِي الشَّلَا
وَسَقُوا مَاءَ حَيٍّ مَاءً فَقَطَمَ
أَمْعَاءُ مُمْرُغَ

آیا این جماعت مانند آنست که پیش از
در آتش و نوشانیده شوند آب گرم پس
پاره پاره ساخت رود آریسان

چون سقوا ما از حیا قطع
جزایه استار ما نصرت

از کف

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
تخلای نه ناکشاده مانده بود
اد کف از افشای بر کشود

وَيَقْدِرُ الْكَافِرِينَ
وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ
وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ يَا اللَّهُ
ظَلَمَ السَّوَاءَ

تا عذاب کند مردان منافق را و زنان
منافق را و مردان شرک آورنده را و
زنان شرک آورنده را که گمان کننده اند
چند گمان بد

خساین باشد ظن السور را
گرنه بترم سر بود عین خطا

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا
يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ
أَيْدِيهِمْ

ع بالائے دست ایشان

دست اور احق چو دست خوش خواند

تا ید اللہ فوق اید یہیسم براند

چون ید اللہ فوق اید یہیسم بود

دست ما را دست خود فرمود احد

روید اللہ فوق اید یہیسم تو باش

بچو دست حق گزافه رزق باش

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ

ع و نہ بر بیمار گناہے

بہر نقصان بدن آمد حرج

در سببے کہ ما علی الاعمى حرج

بار بر گیسو نہ چون آمد عرج

گفت حق لیس علی الاعمى حرج

بچنین لیس علی الاعرج حرج

نست رنجہ چون عرج چون حرج

گفت یزدان ما علی الاعمى حرج

کے ہند بر کس حرج رب العزیز ﷺ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمَاءُ
بَيْنَهُمْ

ع اندر میان خود
روا شد اے علی الکفار پش
خاک بردار اے غیار پش ﷺ

کہ اشد اے علی الکفار شد
بادلی گل باعد و چون خار شد ﷺ

سَيَا هُمْ فِي وَجْهِهِمْ مَقِينٌ
أَشْرَ السَّجُودِ

صلح ایشان در روئے ایشان
حق چو سیما معرف خوانده است
چشم عارف سوئے سیما مانده است ﷺ

گفت حق سیما ہم فی وجہ ہم
دانکہ غماز است سیما نہم ﷺ

گنہ سریع آخر ج شطالہ فانہ را
فاسْتَغْلَظَ فَاَسْتَوَىٰ عَلَىٰ

مانند زراعت ہستند کہ بر آورد گیا
سبز خود را پس قوی کرد آنرا پس سطر

سُوْقِيْهِ يُجْبِىُ الزُّرَّاعَ
شہ پس بایستاد بر ساقا خود و شکست می آرد
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ
زاعت کنندگان تا خشم گیرند باینہا کافران

برگہا چون شاخ را بشکافتند
تا ببالاسے درخت شتافتند
باز بان شطاه شکر خدا
می سراید ہر بر و برگے جدا مت

باز آن جان چونکہ محمشق گشت
بمحبب الزراع آمد بعد کشت مت

الحجرات

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ
جز این نیست کہ مسلمانان برادر یکدیگر اند

اولا اخوان شدند آن دشمنان
ہمچو اعدا و عنب در بوستان
و از دم المؤمنون اخوہ پسند
در شکستند و تن واحد شد ۱۸۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا
اے مسلمانان احتراز کنید از
كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ
بسیاری گمان بد ہر آئینہ بعض
الظَّنِّ إِثْمٌ
بد گمانی گناہ است
بگذر از ظن خطا اے بد گمان

ابن بعض النعمان ثم را بخوان مت

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُّبُ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ
مِمَّا فَرَغَ مِنْهُ لَا

و غیبت نکند بعض شما بعض را آباد است
می دارد که از شکار بخورد گوشت برادر
خود که مرده باشد پس تنفر شوید از دوس

بگمان بودیم مارا کن حلال
کرم تو خوردیم اندر قیاس و قال مع

چون غیبت اکل کرم مردمان
شصت سالت سیرت نامد ازان مع

أَفَعَيْنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ
هُم فِي نَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ

در شبانه از آفرینش نو

غیب را ابرے و آبے دیگر است

آسمان و آفتابے دیگر است

ناید آن الا که بر خاصان پد

باقیان فی لبس من خلق جدید مع

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيدِ

ما نزدیک تریم با آدمی از رگ

جان

ع

الورید

خفته می بیند عطشهای شدید
آب اقرب منه من جبل الودیت

آنچه حق است اقرب از جبل الودیت
تو فلکندی تیر فکر است رابعه

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ
وَبِیَارِ بِلَاكِ كَرِیمِ پیش ازین استهلاک فوجی
هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا
بُودند ازین جماعت در دست درازی پس
فِي الْبِلَادِ أَهْلٌ مِنْ نَحْيٍ غ
تقصص کردند در شهرها که هیچ گریه بایست

مصد هزاران مرغ پر هاشان شکست
وان کمینگاه عوارض را نه بست
حال ایشان از بنی خوان لبه حویص
نقبوا فیها بنین بل من محیص

الذاریات

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ غ
قسم آسمانها خدود اند راه
روئے زرد و پائے سست و لیک
کو غذائے و السماء ذات الحُبک

يُؤْفِكُ عَنْهُ مَنْ
بازگردانیده شود از قرآن هر که در علم
أُفِكَ غ
الهی از غیر مصروفیت

هم عرب ما بهم سبوا هم ملک
جلا ما یونکس عنه من انکس منه

وَفِي نَفْسِكَ أَفْلا تَبْصُرْنَ ۝ ع
و در ذات شما نشانهاست که آیا نمی نگرید
که تو آدم زاده چون اوشین
جلا ذرات را در خود بین من

وَفِي السَّمَاءِ يَرْزُقُكُمْ وَمَا
تُوعَلْنَ ۝ ع
در آسمان است رزق شما و آنچه وعده
داد می شود شما را
فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ تَنْثِيَهُ
اندرین پستی چه بر چسبیده من

گر نخواهد بے بدن جان توزیت
فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ رِزْقُكُمْ كَيْت ۳۳۲

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ ع
و از هر چیزی که آفریدیم دو قسم تا شما
پند پذیر شوید
حق ز هر جنس چه زوجین آنست
پس استلح شد جمعیت پدید من

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
و نیا فریده

إِلَّا لِيَعْبُدُنَّ ۝ ع آنکہ پرستند مرا

ما خلقت الجن والانس این بخوان

جز عبادت نیت مقصود از جهان ممتنع

الطور

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ ۝ ع وآنکہ ایمان آوردند و رپے ایشان
رفت اولاد ایشان در ایمان برسانیم
پیشان اولاد ایشان را

نقطہ سیب باش آن میقات را
صدق دان احکام قریات را

النجم

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ
صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ
إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ع قسم ستاره چون فرو افتد گمراه نشد این یار
شما و غلط نکرده است راه را و سخن
نیکوید از خواہش نفس نیت قرآن مگوئی
بسوے او فرستاده

از ستاره دیدہ تعریف موا
تا خوش آید اذ انجم محوے

گرم آید خواہ را این غلط
ز اول و انجم بر خوان چند خط

ما یبطل من عین هوا
ان هو الا یوحی احتواسی مدله

مَا ذَا غَايَ الْبَصَرِ وَمَا طَفَى ع كج و فی نکر چشمه چایمیر و از مقصد بجا و زخمود
آنکه او از محسن من مفت آسمان
چشم دل بر بست روز بخسان مد

عقل کل را گفت ما ذاع البصر
عقل جزوی میکند سر سو نظر مد

چشم ما ز اغش شد و پر زخم زاع
چشم نیک از چشم بد باد و دود زاع مد

چشم ظاهر ضابطه علی بشر
چشم سر حیران ما ذاع البصر مد

زان محمد شافع بر ذاع بود
که ز جبهه حق چشم او ما ذاع بود مد

وَأَنْ لِّیْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى
و آنکه ز ع عمل کرد

چون نکردی کار مزدش نیست لا
لیس للانسان الا ما سعى منه

قدر نیست باشد آن چه بدو عا
لیس للانسان الا ما سعى منه

القمر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشَقُ نزدیک آمد قیامت و بخت
القمره غ ماه

دست من نبود برگردون من هر
مقر یا بر خوان که انشق القمر ۱۳۳

اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَفُحْرٍ هَـ
فِي مَقْعَدٍ صَدِيقٍ عِندَ هر آئینه پر بهیز گاران در بوستانها و چشمها
مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ غ باشند و هر آئینه متقیان در مجلس استی
باشند نزدیک بادشاه توانا

برتر اند از عرش و کرسی و خلا
ساکنان مقعد صدق خداست

الرحمن

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ و آسمانها را بر افراشت و فرود آورده
الْمِيزَانَ غ ترازو

حق تعالیٰ دارد سیزده ازبان
 مین ز سر آن سوره رحمن بخوان ۴۴

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۱
 بَرَزَخًا لَّيْبِغِيَانِ ۲

بهر تلخ و عجب شیرین معیان
 در میان شان برزخ لایبغیان ۳

اهل نار و جلد را بین همدکان
 در میان شان برزخ لایبغیان ۴

بهر زایش شیرین چون شکر
 طعم شیرین رنگ و شن چون نم
 نیم دیگر تلخ همچو زهر مار
 طعم تلخ و رنگ منظم قیروار
 هر دو بر هم میزنند از تاخت و ج
 بر مثال آب دریا موج موج ۵

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۱
 کل صباغ لاشا ج بید
 کل شیئی عن مرادی لایجب

يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنْ
 اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ
 أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا
 بِسُلْطَانٍ غ

فتن مگر بغوی

کہ پری و آدمی زانندنی اند
 برد و در زندان این نادانی اند
 معشر الجین سورۃ حسن بخوان
 تستطیعوا تنفذوا را باز دان منہ

یس للجن ولا للانس ان
 تنفذوا من جس اقطار الزمن
 لا نفوذ الا سلطان الهی
 من تجاوزت السموات اعلیٰ منہ

در نبی ان استطعتم تنفذوا
 این سخن باجن و انس آذر مو منہ

الواقعة

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
 أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ غ

پیش روندگان خود ایشان پیش روندگان
 آن پیش روندگان ایشان نزدیک کردگان

مقلان فاکس برجا ماندند
سابقون استابقون ودر اندک

چراغ

لَيْكِلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ خبر داد وایم تا اندوه نخورید بر آنچه رفت
وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ع از دست شما و شادمان نشوید با عطا شد

گفت لا تا سوا علی ما فاتکم
ان استیسر جان و آرد نمی شایم
گفت هر چه آن فوت شد غمگین شو
زانکه گریست بهینه آید بازو

گفت لا تا سوا علی ما فاتکم
که خود از قدرتش مطلوب گم

چراغ

لَا تَخْذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِينٌ ع عذاب خوارکننده

هر منافق مصحف زیر بغل
سوئے پیغمبر بیاورد از غل
تا خورد و سوگند ایمان جنتیت

زانکہ سو گند آن کزان را نیست مٹا

الحشر

بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسِبُهُمْ
جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ
يَا أَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ع

گفت حق ز اہل نفاق ناسد
باسمہم با مینہم با شش شدید مٹا

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ
وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ع

چون کنی از خسلد در دوزخ قرار
غافل از لایستوی اصحاب نار مٹا

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ
لَّرَأَيْنَاكَ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ع

حق ہی گوید اے منسرو و رکور
نے ز نامم پارہ پارہ گشت طور
کہ لو از زلزلت اکتا بالبحیل
لا نصوع ثم انقطع غم ارحل

از من ار که در اسد واقف به
پاره گشته و دلش پر خون شده است

القصف

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

بپاکی یاد کرد، نثار آنچه در آسمانهاست
و آنچه در زمین است و اوست غالب با حکمت

سبح الله هست آن آفتاب شان
تنقیه زن یکینند از بهر جان

مجمعاً

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الصَّوَارِثَ
ثُمَّ لَمْ يُحْمَلُوا مَا كُنْهُمْ لِيَحْمِلُوا
يَحْمِلُوا أَثْقَالًا

داستان آنکه نهاده شد بر سر ایشان
توریت باز نه برداشتند آزا مانند دستان
خراست که بردارد کتا بهارا

گفت ایزد بحمل اسفاره

بارباش علم کان نبود ز جو

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ
نَزَعْنَاهُمْ مِنْكُمْ أُولِيَاءَ اللَّهِ مِنْ دُونِ
النَّاسِ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ
صَادِقِينَ

بگو ای یهود اگر گمان دارید که شما
دوستان خدا نیستید

آرزو کنید

راست گو یار

در بنی فرمود کلاسه قوم یهود

صا دقان را مرگ باشد برگ و سود
 ای یهودان بهر ناموس کسان
 بگزائید این متنابر زبان

التغابن

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ
 وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ع وَبَعْضٌ مِنْكُمْ
 أَكْثَرُ مِنْ بَعْضٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
 يَرِيذُ الْكَافِرِينَ
 گفت یزدانت فمّنکم مومن
 باز منکم کافر گریه کن

الحشر

يَوْمَ لَا يُخْرِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ
 آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى
 بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ع وَخَلْفَهُمْ
 نَوْرًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ
 روز که رسوا کند خدا پیغمبر را و آنان که
 ایمان آورده اند همراه او نور ایشان میرود
 میان دوست ایشان

المائد

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ
 فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
 كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ
 فَيَلْقَىٰ فَتَحًا مِّنْ عِندِ رَبِّكَ
 پس گردان چشم را آیا می بینی هیچ
 شکلی پس باز گردان چشم را
 دوباره تا باز آید بجانب تو

حَاسِبًا وَهُوَ حَسِيرٌ غ چشم خوار شده مانده گشته

چون شکافم آسمان را در ظهور
چو بگویم بل ترے فیہا فطر مند

اندرین گردون کمر کن نظر
زانکہ حق سے مودثم ارجع بصر
یک نظر قانع مشوزین سقف نور
بارہا بن گز بہین بل من فطر مند

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ
اللطيفُ الخبيرُ غ آیداند کسیکہ آفریدہ و اوست باریک
بین خبردار
کیف لا یعلم ہواک من خلق
ان فی سخاوت صدقاً ام ملق مند

أَمَّنْ يَمْشِي مَكْبًا عَلَى وَجْهِهِ
أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ غ آیدیکہ برودگونہ سارا فنادہ برود
خود راہ یافتہ تراست آیدیکہ
می رود تراست براہ راست

بعد از ان میشی سویا مستقیم
نے علی حسب کتب او تقیم مند

در روش میشی کتب خود چرا

چون می شاید شدن در استوانه

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ
غَوْرًا مِّنْ تَابِتِكُمْ إِنَّمَا مَعِينٌ

مقرنی میخواند از روی کتاب
ماؤکم غورا: چشمه بندم آب
آب را در غور با پنهان کنم
چشمها را خشک و خشکشان کنم
آب را در چشمه که آرد اگر
جز من بمیشل با فضل و خطر من

الفلم

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ
لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ
إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ

و هر آینه نزدیک اند کافران که بلغزانند
ترا بچشمهاست قیز خود چون شنیدند
قرآن را و میگویند هر آینه این پیغامبر
دیوانه است

پروطاوست مسین و پایی من
تا که سودا مسین نکشایم
که بلغز نزد کوه از چشم بدان
یز لقونک از نبی بخوان عیان من

فَقُلْ عَمَّ رَّبِّكَ فَوْقَهُمْ وَبَرِّدَارِ مَخْتِ بِرُورِ دِگَارِ تَرَا بِلَا سَئِ

يَوْمَ مَشْدِ مَتَّيْنَةٍ ۝ ع غ

روز محشر هشت بسنی مالانش

هم تو باشی افضل شت آن مالش مشد

فَهُوَ فِي عَيْشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ فِي

پس آن شخص در زندگانی پسندیده باشد

در بهشت بلند آید و آن قسیرب

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا

الحصول است

ع

دَانِيَةٍ ۝

آن درختان مرتفع و سر بلند

کان درختان از صفات بلند مشد

الکافی

تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ

بالا میروند فرشتگان و روح نیز

بسوی خدا و زکیه است مقدار آن

إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ

پنجاد هزار سال

خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝ ع

تعب روح الیه و الملک

من عرج الروح یهتز لفلک مشد

گرچه زائد را بود روزی شگرف

که بود یک روز او خمین الف

قدیر هر روزی ز عمر مکا

باشد از سال جهان چهره هزارم

نوح

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ
وَاسْتَعْصَوْا شِيَابَهُمْ
وَاصِرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا

وہر آئینہ سن ہر گاہ کہ دعوت کردم ایشان
راتا بیا مری برائے ایشان بر آوردند
انگشتان خود را بر گوشہائے خویش نمودند
در پیچید جاہائے خویش و مادت
کردند بر کفر سرکشی نمودند سرکشی تمام

نوح را گفتند است کو ثواب

گفت اوزانوسے دستغشواشیاب

رو و سر در جاہا پیچیدہ اند

لاجرم باویدہ و تاویدہ اند

الْمَزْمَل

يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ قُمْ اللَّيْلَ
إِلَّا قَلِيلًا

اے مرد جاہ بر خود پیچیدہ خیز
شب مگر اندکے

خواند منزل نبی را زین سبب

کہ برون آ از کلیم اے بوالہرب

بن قسم النیل کہ شمع اے ہلم

شمع دایم شب بود اند قیام

وَالْقَرْضُ وَاللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ع ووام دہید خدا را وام دادن نیک

اقرضوا ان قرض دہن برک تن

تا بروید در عوض در دل چمن

خداوند

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَنمیداند شکر پروردگار ترا که او تبارک تعالی

مَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشَرِ غ ذبت این کر پنہ سے رائے نبی آدم

انت لشکر کائے حق مجید

از پئے این گفت ذکر سے للمشریت

كَانَ تَحْمُومٌ مُّسْتَنْفِرًا فَرَّتْ مِنْ گویا ایشان خزان رم کرده اند کہ گریخته باشد

قُسُورًا غ از شیرے

پس چہ عزت باشد کائے نامر

چون شدی تو حرم مستنفره

چرخ

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَنِّ گوید آدمی از

الْمَفْرَكِ لَا أَدْرِي إِلَىٰ رَبِّكَ نئے نیست

يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ غ است امروز قرار

باگ می آید ز غیرت بر شجر

چشم شان بستیم کلا لا و زر

هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ
مِّنَ الذَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا
مُّذْ كُورًا

ع غ
باشد
جملہ عالم خود غمِ صنم دنیا
اندرین معنی بیامد ہل اتے ملا

چند صنعت رفت اسے انکار تا
آب و گل انکار زاد از ہل اتے ملا

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا
طَهُورًا

ع غ
شراب نہایت پاک
آب کم بخت شنگی آور بدست
تا بجوشد آبت از بالا و پست
تا سقاہم ربہم شربم آید خطا
تشنہ باش، اللہ اعلم بالصواب ملا

النَّبَا

يَوْمَ نَنْظُرُ الْمَرْءَ مَا قَدَّمَتْ
يَدَاؤُهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ الْيَتَنِي
كُنْتُ تُرَابًا

روزیکہ بہ بنید آدمی آنچه پیش فرستادہ
دو دست دے و گوید کافر کا
من خاک بودے۔

گفت واپس فتم من در ذاب
حسرتا یا لیستنی کنش تراب من

انجیل

یَوْمَ یَفْرُ الْمَرْءُ مِنْ أَخْبِهِ وَ
أُمِّهِ وَأَبْنِهِ وَصَاحِبَتِهِ
وَبَنِيهِ ۚ

روزیکه بگیرد دم و از برادر خود و از
مادر خود و از پدر خود و از زن خود و
فرزند ان خود

گفت ایندم باقیامت شد شبیه
تا برادر شد یفر من خیه من

این دم اورا خوان و باقی را بمان
تا تو باشی وارث ملک جهان
چون یفر المرء آمد من خیه
یهر رب المولود یوما من ابیه من

انجیل

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝
وَمَتَّیْكَ آفَاقَ بَحْرِ ۝
منگری این را که شمس کورت
شمس پیش تست اعلی مرتبت من

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝
وَمَتَّیْكَ اَرْدَا ۝

تاریسی اندر نفوس زنجبت
کاسے شہ مسحور اینک نخرجت

الْإِشْقَاقُ

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ أَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

وقتی که آسمان بشکافت و گوش کند فرمان پروردگار
خود را و آسمان سزاوار گوش کردن است

السماء انشقت آخر از چه بود
از یک چشمی که ناگه بر کشود ۱۳۶

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ
وَمَا وَسَقَ ۝

پس سوگند بخورم بسرخی کناره آسمان و شب
و قسم بخورم بشب و آنچه شب را جمع کرده است

آن قسم بر جسم احمد را ندحق
آنچه فرموده است کلا و الشفق ۱۳۷

الطَّائِرُ

إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا
حَافِظٌ ۝

نست هیچ شخصه گر بر وی فرشته گهبانی
کننده است

مقتصب بر هر طویل را یعنی
جز بدستوری نیاید را نفس ۱۳۸

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَالَهُ يُمِنُ
روزیکه پنهان کرده شود ضمیر مردان پس

نباشد آدمی ملتے و نباشد نصرت و بندہ

لَا تَزِلُّوهُ وَلَا تَمِيلُوهُ

ہم بسلی اس را از کلبا
بان منکم کامین لا یشتنی منہ

مرتب

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي
عِبَادِي ۖ فَادْخُلِي جَنَّاتٍ

گفته شود روح مومن ادقت در گنج
آرام گیرنده باز گرد بسو پروردگار خوش خوش
غده و از تو نیز خوش شود گشته پس در آرزو
بندگان خاص من و در آیه بہشت من

بے حس و بے گوش و بے فکر شوی
تا خطاب ارجی را بشنوی منہ

اذکروا اللہ کار ہر او باش نیست
ارجی بر پائے ہر قلاش نیست منہ

ادخلی چون فی عبادی یافتی
ادخلی فی جنستی و ریافتی منہ

ارجی بشنید نور آفتاب
سوئے اصل خویش باز آفتاب منہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَيْدٍ ۝ بِرَأْيِنَا أَرْمِي أَدْمِيَ رَاوِشْت

عاشق رنج است نادان تا به
خیز و لا ا قسم بخوان تا فی کبد صفت

الشمس

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ۝
نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝
فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۝
فَنَدِمْنَا مِمَّا عَمِلُوا ۝
رَبُّهُمْ يَدْرِيهِمْ فَسَوَاهَا ۝

پرس گفت ایشان را پند بفرموده بگذارید مادمه را
که خدا آفریده است و معطر نشوید بخور و اورا پس
دروغ شمرند و بفرار پس کشتند ناقه را پس عقوبت
فرود آورد بر ایشان پروردگار ایشان بجهت ایشان
پس عوار کرد عقوبت را بر سر ایشان

بقصص ص ۱۸۰
شد کینه در لاک طالحان
تا بران است حکم مرگ و درد
ناقته الله و سقیها چه کرد صفت

واللیل

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝ بِرَأْيِنَا سَعَى شَاخِلَفْتِ اسْت

سعی کم شتت، تناقض اندید
روز مسید و زید و شب بر میدید صفت

وَالشَّيْءُ وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَىٰ مَا
وَقَطَّكَ رَبِّكَ وَمَا أَقْلَىٰ ۝

قسم بخت چاشت و قسم شب چون بوشد
فرونگذاشت ترا بدردگار تو و دشمن نداشت

زان سبب فرمود یزدان الضحیٰ
الضحیٰ نور منیر مصطفیٰ

باز و الیل است تارے او
زین من خاکے زنگارے او

دیر گیر دخت گیر دختش
یک دست غائب نثار دختش
در تو خواری شرح این فضل و ولا
از سر اندیشه بخوان الضحیٰ ۱۵۶

الشیء

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ
تَقْوِيمٍ ۝

ہر آئینہ انسریم آدمی در نیکوترین
صورتے

میدہ رنگ احسن التقویم
تا بہ افضل می برندان نیمہ را

احسن التقویم در و استیر

کہ گرامی گو بر است اسے دوستی
 احسن التقریم از فسکرتین
 احسن التقریم از عرشش فزون ۵۱۵

العلق

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
 نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ
 نے نے اگر باز خواہد ایسا فرمایم کہ عیال جو
 بیشانی بان سوئے بیشانی سوخ زن خطا
 در چنان روئے خبیث عاصیہ
 گفت یزدان نسفعا بالناصیہ ۵۱۵

وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝
 و نماز گزار و قرب خدا طلب نما
 گفت و سجد و اقرب یزدان با
 قرب جان شد سجد و ابدان با ۵۱۵

الزلزال

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ
 زُلْزَالَهَا
 و تسک جنانید و شود زمین را
 بان جنبش خودش
 يَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ أَخْبَارَهَا
 آرزو تقریر کند زمین قصہ ہائے خود را
 یوم دین کہ زلزلت زرا را
 این زمین باشد گو او حالها
 گو محدث ہرۃ اخبار را

در سخن آید زمین و غسارامند

که نمد شمایا و اخبارا
نظر الارض و سنا اسرار

مَنْ يَغْلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَاهُ وَمَنْ يَغْلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
شَرًّا يَرَاهُ
پس هر که کرده باشد بم نیک یک ذره
عس نیک به بند آرد او هر که کرده باشد
بم نیک یک ذره عمل بد به بند آرد

تو مکن مردانه سر آور بره
که فمن یعمل بمثقال یراه

زرقاعه

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوشِ
و باشد کو بهمانند چشم نگین
مخلوج نموده

باش تا روزی که آن فکر و خیال
بر کشاید بے حجاب بے پروبال
کو بهمانی شده چون چشم زم
نیست گشته این زمین سرد
نے سابیستی نه اختر
جز خدایه واحد

وَأَتَاكُمْ خَصْمَتَا رَيْبَةَ ۝
فَأَمَّهُ هَارِبَةً وَمَا أَدْرَاكَ
مَاهِيَةَ نَارُ حَامِيَةٍ ۝

آنکہ ہوا ہے اس نے ہار
ہار ہو کر آئی اور ہار
ہار ہو کر آئی اور ہار
ہار ہو کر آئی اور ہار
ہار ہو کر آئی اور ہار

العصر

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَ
تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

صبر را با حق
آخر العصر را آنکہ بخوان

الْفَيْل

وَأَرْسَلْ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝
فَتَوَسَّلَ خِلْمًا تَوَسَّلَ
بِهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝
يَا مُحَمَّدُ هَرَّائِنَا مَا عَاكَرِدِيمُ تَرَكَوْثَ

الكوثر

نے تو اعلیٰ ناک کوڑ خواندہ
ہیں چہرہ اشکی و تشنہ لادہ منہ

التکافؤین

لکھو یتکد ولی دین ۰ مرثاد است دین شاد مرثاد دین من

این ترا و آن مرا ببردیم سود
مین کلم دین و لی دین اسے جہود منہ

التقصی

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَأُتِيَ عِزْرُكَ مِنْ رَبِّكَ فَاعْلَمْ ۝

مرضیغان را توبے خیمے مان
از بنے اذ جہا نصر اللہ بخوان منہ

آلکھب

حَمَّالَةَ الْخَطْبِ فِي جِيدِهَا ۝ بَرْدَارِندہ ہمیزم باشد کہ در گردن اوست
حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ است از لیغ خراما

ہمیزم دوزخ تن است و کم کنش
وربر ویزمین تو از بن بر کنش
ورجست ال خطب باغش
ورود عالم ہمچو جنت

آن هنر فی جسد باجل مس
روز مردن نیست زین فنها مد شده

الخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝
حق ذات پاک است الله الصمد
که بود به مار بد از یارب مد شده

لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝
نیت هیچ کس را در امر
روگزین جو بر بنائی تا ابد
لم یکن حتا له کفوا احد شده

الفلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ
فِي الْعُقَدِ ۝

بگو پناه بگیرم به پروردگار
و از شر زنان سحر کننده در گره
دم زننده
چون در افکندت درین آلوده رود
و سبدم میخوان و سبدم قل عوذ
تا رمی زین جاد و سئو ز این قلین
استعانت خواهد از رب الفلق شده

قل احوذت خواند بائیکا سے
 برین ز نقائات فخران در عقد
 میدمند اندر گره آن ساحات
 الغیاث اے ستغافل ز برد و آفت

294

آلی لسن

زان سبب قل گفت دریا بود
گرچه نطق حسدی گویا بود
گفتند او جمله در بحر بود
که دشن بود در دریا تنو

A9A

x 8

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الف

اتقوا فراست المومن حذر کنید از فراست مومن که او بنو

فانه ينظر بنور الله خدای مبیند

مومن از منظر بنور الله نمود

عجب مومن را بر منظر چون نمود ^{مت}

شیخ کو منظر بنور الله شد

از نهایت درخت آگاه شد ^{مت}

مومن این نظر بنور الله شدی

از خط او سهواً این آمدی ^{مت}

نیت آن منظر بنور الله گرفت

نور ربانی بود گردون شکاف ^{مت}

وانکہ او منظر سربنورانشہ بود
ہم ز مرغ و ہم ز مور آگہ بود مشہ

اخر والنساء حیث اخرهن
اللہ تعالیٰ

کرده است خدمتے تعالیٰ ایشان (دربیان)

ز آخر و بہن مرادش نفرت
کو آخر باید عقلت سخت است

اذا تقربا للناس الى خالقهم
بأنواع البر فتقرب الى الله
بالعقل والنیر

چون دیگر گسان از انواع نمونی

قرب خدا جویند تو از عقل

و سر خود تقرب جو

گفت پیغمبر علی اکاے علی

شیر حقی، پہلو اسنے پر ملی

لیک بر شیریں کن ہم امتیہ

اندر آدرسای نخل مہید

ہر کسے کو طاعتے پیش آوند

بہر قرب بہ حضرت سید چون چند

تو تقرب جو بعقل و سر خویش

نے چو ایشان بر کمال و بر خویش

اذا دخل القدر بطل الحذر
چون داخل شد تقدیر باطل شد حذر

اولی این
چرا گفتند ای حکیم خیر
بگذر و بپوش زین عین قدرت

اذا قضی الله لعبدان چون خدا مقرر می کند براسی بند و جان
موت یا رض جعل الله له دادن بهر ای می قرار می دهد براسی
الیها حاجته او طلبت مدان سرزمین

از که برگزیده از حق این مجال
از که بر ما بیم از حق این و بال

اِذْ مُدِحِ الشَّعْیَ غَضِبَ لَهُ بِ برگاه شعی را مدح کند حق تعالی غضب آید
راهت العرش دوش بلزد

می بلزد و عرش از مدح شعی
بدگمان گردد ز مدحش متعنی من

اِذْ وَصَلَ النُّورُ فِي الْقَلْبِ وقتی که نور در قلب رسد قلب شرح
الشرح - التجانی عن امر الغرور شود - اجتناب از دار الغرور و رجوع به
والانابة الى امر الخلود دار الخلود و استعداد به موت
والاستعداد للموت قبل النزول قبل نزول موت

آنچنانکه گفت پیغمبر
که نشانش آن بود اندر
که تجبانی جوید از دار الغرور

ہم انما بستہ آرد از دار الشہد منہ

ارحنا یا بلالؓ راحت رسان مارا اے بلالؓ

جان کمال است فداے او کمال
مصطفیٰ گویان ارحنا یا بلالؓ
اے بلالؓ افزا ز بانگ سلسلت
زان دے کا ندھ دمیدم درویش منہ

آفتابے رفت در کا زہ بلالؓ
در تقاضا کہ ارحمنا یا بلالؓ منہ

استفت قلبک ولو افتاک فتویٰ طلب کن از دل خود اگرچہ مفتیان
المفتیون ترا فتویٰ دادہ باشند

آنچہ گفت استفت قلبک مصطفیٰ
آن کسے داند کہ پر بود از فوسا منہ

پس ہمیں کہت استفت لقلوب
گرچہ مفتی شان برون گوید خطوب منہ

گوش کن استفت قلبک از رسول
گرچہ مفتی است برون گوید فضول منہ

اللہ اسلام بدأ غربا و میو
 غربا کما بدأ قطونی للغربا
 ابتدا سے اسلام غربت بود و آخر نیز
 غربت خواہ شد پس خوشی باد مرغبار را

بہر این گفت آن مجھے عجیب
 رمزا لا سلام فی الدنیا غریب موعہ

اسلم الشیطن علی
 سلام آورد، شیطان بردست من (بھی
 دیدی
 شیطان خود را بدست من سپرد)

اسلم الشیطان و رنجا شد پدید
 کہ یزید سے شذر فضالش بازید

اصحابی کالنجوم بایہم
 اصحاب من چون ستارگانند ہر کدام را
 اقتدیتم اہتدیتہم
 پیروی کنید ہدایت یابید

مقبس شود چون یابی نجوم
 گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم
 خواہ زاد مگیر نورش خواہ از
 خواہ از خشم گیر من خواہ از کد مے

گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم
 رہروان رافع و شیطان را نجوم مے

ماہ می گوید کہ اصحابی

بسرے قدوہ و اللطافی رجوم منہ

گفت پنبہ سرکہ درجہ ہوم
در دولت دان تو یا ثانی انجم منہ

اطعموا لاذناب مما تاكلون بخورایند بندگان از انچه خود می خورید
مصلحتی اگر داین وصیت با بنون
اطعموا لاذناب مما تاكلون منہ

اعدی عدوك نفسك شدید ترین دشمن تو نفس تست که در میان
التي بين جنبيك دو پہلو سے تست
بین گلب نفس ترا زندہ مخواه
کو عدو سے جان تست از دیر گاہ منہ

در شب نشین تو این پسند تو
بین جنبیکم لکم اعدا عدو منہ

قل الله اعدت لعبادی (فرمود خدا سے تعالیٰ کہ) ہمایا کردہ ام برائے بندگان
الصالحین ملاعین رأت صابح چیز سے را کہ نہ چشم دیدہ است و نہ گوش
ولا اذ سمعت ولا خطر علی شنیدہ است و نہ خیال او در دل
قلب احد من البشر گزشتہ

ورنہ لائین رات چہ جائے باغ
گفت زوہیب۔ ایزدان چراغ منور

قرض دہ کم کن ازین بقیمت
نہناید جبہ لائین رات منور

آن دہ حق شان کہ لائین رات
کہ نگنجد و زبان و درخت منور

أَعْقَلْهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
پائے اورا (اشتر را) بند و توکل کن بر خدا
گفت پیغمبر باواز طلب
بادوکل زانوسے اشتر یہ بند مت

اکثر اهل الجنة بلہ
بیشتر از اہل جنت اہلبان اند
اکثر اہل الجنة اہل اہل
بہر این گفت است سلطان بشر منور

بیشتر اصحاب جنت
تازہ فیلسوفی می

اکسبوا ثم انفقوا
مال حاصل کنید و بعد از ان (در راہ خدا) خرچ

نالی بہن
 نفقوا گفت است پس کسے بکن
 زانکہ بود خرج بے دخل کہن
 گرچہ آورد انفقوا مطعون
 تو بخوان کہ اسبوا ثم انفقوا ۵۷

اللہ جمیل و محب الجمال
 اشد جمیل است و جمال اودست میدارد
 او جمال است و محبت للجمال
 کے جوان نوگزین پذیر مال مسئلہ

اللہما رزقنی عینین
 خدا یا روزی کن مرا دو چشم اشک
 ہطالتین
 بارندہ

دینا نذائب آہم دہ زعین
 ہمچو عینین نبی ہطالتین مسئلہ

اللہما رزقنا الاشیاء
 خدا یا آبخان بنما باشیاء کہ حقیقتہ
 کماہی
 بہت

طعمہ نمودہ باوان بودہ شست
 آن چہ پان بنما با آنرا کہ بہت مسئلہ

اے خدا بنمائے تو ہر چیز را
 آچنانکہ بہت درخندہ سر ۵۸

اللهم اهد قومى فانهم
خدايا بدیت کن قوم مرا که ایشان

لا یعلمون

نادان اند

ز آتش این ظالمانت دل کباب
از تو جسد ابد قومى بد خطاب مى کند

اے دو صد بلقیس علت از بون
کا بد قومى انبسم لا یعلمون مى کند

پیش است اندر ظهور در کون
ابد قومى انبسم لا یعلمون مى کند

انا نبی السیف من نبی شمشیر ام
چون نبی السیف بود استان بول
است با وصف در اند فحول مى کند

ان تمارضتم لدیاء ترضوا
اگر بر آید دنیا مرض را بر خود بندید (دو قومی) بر خوش
قول بنمید از قبوله فیض
ان تمارضتم لدیاء ترضوا مى کند

الانسان سیری و اناسیر
آدمی سیر من است و من سیر اویم
کعبه چهر پند ان که خانه تراوست

خلقت من غیر غناء ستر اوست مکتا

ان الله تعالى خلق الخلق في
ظلمة فرش عليهم من نور لا من
اصاب من ذلك النور فقد
اهتدى من اخطا فقد ضل

خداے تعالیٰ خلق ما آفرید در تاریکی پس
ترشح کرد بر ایشان از نور خود پس هر که راست
از ان نور هدایت یافت و هر که محروم
ماند گمراه شد

چونکه حق رشتن علیهم نور
مفترق هرگز نگردد نور او مکتا

انما الاعمال بالنیات
جز این نیست که آدمی است آنچه نیت کرده است
نیت الاعمال بالنیات گفت
نیت خیرت بے گلهام شکفت
نیت مومن بود به از عمل
ایچنین فرمود سلطان دول منها

ان من البیان لسحرا
بعض بیان سحر است
گفت پیغمبر که ان فی البیان
سحر او حق گفت آن خوش بپلوان مکتا

انی ابیت عند ربی وهو
شب بروز آورم نزد پروردگار خود و
یطعنی ویسقینی
او حوزانید مرا و آب داد مرا
چون اَبِیتُ عند ربی فاشرب

لِطَعْمٍ وَبِیَقِی کُنایتِ ذلتِ شد ۱۵۳

تا اینست عمنہ ربی خواندی
در دل در پاسے آتش براندی ۱۵۴

انی لاجد نفس الرحمن من بدستیکہ می یایم خوش بختی رحمن از
قبل الین طرفین

چوں دم رحمن بود کان از مین
میرسد سوئے محمدؐ بے دہن ۱۵۵

آنکہ یابد بوسے حق را از مین
چون نیابد بوسے باطل از من ۱۵۶

بوسے را مین میرسد از جان وین
بوسے رحمن میرسد ہم از او سین
از او سین و از قرن بوسے عجب
مرنبی راست کرد و پر طرب ۱۵۷

ایاک و لوفان لومن الشیطان حذر کن از گفتن اگر کہ اگر از شیطان است
کہ اگر گفتن رسول با وفاق
منع کرد و گفت بہت این از نفاق ۱۵۸

ایٹاکم و خضراء حذر کنید از سبزہ کہ بر سر گین روید (یعنی لذت)
الدمن زن با جمال کہ بے اصل و بد زاد باشد

در حدیث آمد کہ تسبیح از ریا
بچو سبزہ گو سخن دان اسے کیا مسد

ت

تفکر وافی آلاء اللہ ولا تفکر کنید در نعم خدا و نفس کر کنید
تفکر وافی ذات اللہ در ذات خدا

زین وصیت کرد مارا مصطفیٰ
بسمت کم جوئید در ذات خدا
آنکہ در ذاتش نفس کر کر دیت
در حقیقت آن نظر در ذات نیست
در عجبہایش نفس کر اندر روید
از عظیمی و زہماست کم شوید مسد

ع

جز یا مومن فاز نورک اطفاناری بگذر اسے مومن کہ نور تو نار مرا سرد کرد

تو مثال دوزخی او مومن است
کشتن آتش بمومن ممکن است
مصطفیٰ فرمود از گفت حجم
کہ بمومن لا بہ گر گردد ز بیم

گویدش بگز ز من اسے شاع ند
 من کہ نورست سوز نام دار بود مش

کشتن این نار بنو دحب ز نور
 نورک اطفاء نار ناخن اشکو مش

زانکہ دوزخ گوید اسے مومن قوزد
 برگذر کہ نورست آتش ار بود
 بگذر اسے مومن کہ نورست میکشد
 آتشم را چونکہ دامن میکشد مش

ز آتش مومن ازین دوائے صغی
 میشود دوزخ ضعیف و منطفی
 گویدش بگذر سبک اسے محشم
 ورنہ ز آتشہاے تو مرد آتشم مش

جفت القلم بجا هو کائن خشک شد قلم از انچه خدنی بود
 من ہی گویم برو جفت القلم
 زان و تسلیم بس سزنگون گردد علم مش

راز پنهان با چنین طبل و علم

آبِ جوشان گشتہ از جُفتِ اَقلَمِ مے

فعلِ نیتِ این غصہائے دہم
این بود معنی 'قد جُفتِ اَقلَمِ مے'

الجماعة رحمة جماعت رحمت است

(یدالله علی الجماعة) (دست خدا بر جماعت است)

گفت با اینہا مرا صد محبت است
لیک جمع اند و جماعت جماعت است

الجنة تحت اقدام امہاتکم جنت زیر قدمائے مادران (و پدران)

منگرم در تو دران دل بنگرم
تحفہ اورا آرزائے جان بروم
باتو او چون است ہستم من چنان
زیر پائے مادران باشد چنان

ح

حُبِّبَ اِلٰی مَنْ دُنِیَا کِنْ ثَلَاثَ محبوب گردانیدہ شد نزد من از دنیائے

الطیبِ النساءِ وقرع عینی ثما سہ چیز بوسے خوش و زمان و حکمِ

فی الصلوۃ من در نماز است

بہر این بگفت احمد در عطیات

دائماً قرءة عیسى فی الصلوة مکت

خوئے دارم در نماز آن التفات
معنی قرءة عیسى فی الصلوة مکت

حبك الشی عی و یصم
دوست شدن تو شے را و رمی کند و رمی سازد
حبك الاشیاء عی و یصم
نفسك السوء قد جنت لا یضم

الحزم سوء الظن
حرم بد گمان شدن است
باز گفته حزم سوء الظن تست
هر که بد ظن نمیت کے مانند است مکت

حزم آن باشد که ظن بد بری
تا گریزی و شوی از بد بری
حزم سوء الظن فرمود آن رسول
هر قدم را دام میدان اے فضول مکت

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَخَفَّتِ
گردد کرده شده است بهشت به نام غوبات
النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
نفس گردد شده است دوزخ به مرغوبات نفس
بے مرادی شد قلاوڑ بهشت

حُفَّتِ ابْجَنَه شَنَوَا سَه نَوُش بَرَت مَلَك

حُفَّتِ ابْجَنَه مَكَارَه مَارَسِيه

حُفَّتِ السَّارِاز مَوَا آد پَدِيه مَلَك

الحكمة ضالة المؤمن

حکمت دمال اگم شده مومن است

زین سبب که علم ضاله مومن است

عارف ضاله خود است و موقن است مَلَك

الحياء يمنعون الايمان

شرم بازمی دارد از ایمان

ز آب هر آلوده گر نه پنهان شود

اَحْيَاءُ يَمْنَعُ الْاِيْمَانَ بُوَد مَلَك

ح

خلق عیال خدا بند پس محبوب تر از خلایق	الخلق عیال الله فاحب الخلق
تردد خدا کسیست که نیکوتر است با عیال او	الى الله من احسن الى عياله
خلق عیال خدا نیکو محبوب تر از خدا کسیست	الخلق عیال الله احبهم الى الله
که نفع او بعیال او بیشتر باشد و مغموس در کس	انفعهم بعياله وابغضهم الى الله
که اذیت ایشان پیش کند	اذا هم بعياله

ما عیال حسنه تیم و شیر خواه

گفت اَحْلَقُ عِيَالًا لِلَّهِ مَلَك

گفت اطفال من اند این اولیا
در غریبی فرد از کار و کیا
از برائے آختان خوار و نیم
لیک اند سر منم یار و نیم مندا

خیر الناس من یفعم الناس بهتر من مردمان است که رفع رساند مردمان

خیر الناس من یفعم الناس ہے
گر نہ سنگلی چہ ترینی نامد

دع ما یریبک الی مال یریبک و اگر از چیرے را کہ بتاک اندازد ترا
فان الصدق طمانینت و گیر چیزے را کہ رشک نیند از د ترا
والکذب ریبہ زیرا راستی آرامش دل است و دروغ شکستہ

گفتہ است الکذب یبّ فی القلوب
باز اصدق طمانین و طروب
دل نیار آمد ز گفتار دروغ
ز آب دروغن بیج نفوذ و نفوذ
در حدیث راستا
راستیہا دانند

دل بیار آمد ز گفتار صواب

قل لہن
آنچت انکر شمنہ آراء آب معدہ

الدنيا جيفة وطالبوها كلاب دنیا مردار است و طالبان او گانہ

چشم سیمہ چون باخز بود خست
پس بدان دیدہ جهان راجعہ گفت معدہ

الدنيا سحارة غدارة دنیا ساحرہ و دغا باز است

زان نبی دنیا است راسخارہ خواند
کو با فسون خلق را در حیلہ نشاند معدہ

الدين النصيحة لله ولرسوله دین نکو خواہی است برائے خدا و برائے
ولکتابہ ولائمة المسلمين رسول خدا و برائے کتاب خدا و برائے
وعامتہم ائمہ مسلمین و برائے عامۃ مسلمین

گفت الدین النصیحة ان رسول
آن نصیحت و لغت ضدہ قول مک

ن

نہ رغبات زرد حبا کیمونہ در میان اودہ ملاقات کن کہ دوستی یابد شود

نیت ز رغبت طریق عاشقان
سخت مستحق است جان عاشقان
نیت ز رغبت طریق ماہیان

زانکہ بے دریا ندانند انس و جان مدھے

س

سافر و انصحو و تغموا سفر کنید پیش صحت یا بید و برکات حاصل کنید

شادمانہ سوئے صحرا را ند
سافر و اسکے تغموا بر خواندند

سیقت رحمتی علی غضبی رحمت من بر غضب سیقت دارد

با چنین قہرے کہ زنت و فایق است
بر دلفش من کہ برے سابق است

السخا شجرة من اشجار الجنة
اغصانها متدليات في الدنيا
من اخذ غصنا منها فادله ذلك
الفصل الى الجنة
سخا درخت است از درختان بهشت
و شاخہائے او فرہشتہ اند و دنیا
بر کہ شاخے از ان بگیرد بہشت آن
شاخ اور اسوئے بہشت

این سخا شخیصت از سر و بہشت
و اسے او کہ کف چنین شاخے بہشت

السعيد من وعظ بغيره سعادہ

این نگر کہ بہتلاش
در چہ فستاد تاست

السلام عليك قد فضل السلام عليك: بخير و نادر گزار که باز

نگارده

فانك لم تصل

گفت پیغمبر یک صاحب را
صل، آنکه لم تصل، یافتم

السيف محار الذنوب ثمیر یعنی تیغ ذنوب کشنده در دوا خدا محو کننده گناهان

تیغ جانبارا کند پاک از عیوب

زانکه سبب است از محار الذنوب

ش

شا و رواهن و خالفواهن

شا و رواهن پس آنکه خالفوا

این من لم یعص من تالف

الشقی شقی فی بطن امه بد بخت، بد بخت است در شکم مادر خود و بخت

والسعید سعید فی بطن امه نیک بخت است در شکم مادر خود

الشقی من شقی فی بطن ام

من سمات الجیم عرف عالم

ص

قَالَ لِيَهْنُ
گفت الصدق تَرَوُا لِلْبَلَاءِ
دا و مرضاک بصدقه یافتے نہ

ک

طوبی لمن ذلت نفسه
خوشا بحال آنکہ نفسش خوار شد
گفت آنکہ مست خورشید ردا
حرف طوبی ہر کہ ذلت نفسہ ۳۷۹

طوبی لمن رانی و طوبی سبع
خوشا بحال آنکہ مرادید و بہت بار خوشا
مراتلن لم یرنی و امن بی
بحال آنکہ مراندید و ایمان آورد
گفت طوبی من رانی مصطفیٰ
والذی یصبر لمن و بھی رہے ۳۸۰

ع

عِزٌّ مِنْ قَنَعٍ وَ ذَلٌّ مِنْ طَمَعٍ
عزت یافت ہر کہ قناعت کرد و ذلیل شد ہر کہ طمع کرد
شد زوید لب جسم من طمع
خوار و عاشق شد کہ ذل من طمع
چون نہ بیند مغز قناع شد بہت
بہر عین من قنع زند ۳۸۱

(تا زیادت گرد و از شاہ)

پس نبالتے دیگر است اندر نہات
عکس آن انجاست ذل من قع
اندرین طر است غر من طبع مت

علیکم بدین العجاثر لازم گیریدین پیر زمان را
ہم در اول عجز خود را او بدید
مرد و شد دین عجاثر برگزید مت

ف

فقل لا خلا بتمولی الخیار پس بگو نیت فریب مرا اختیار است
ثلاثة ایام

در ندانی این دو فکرت از گمان
لا خلا بہ گوئے و شتاب مرا ان مت

ق

قال الله خلقت هؤلاء للجنة فرمود خداے تعالیٰ پیدا کردم این جماعت
ولا ابالی و خلقت هؤلاء برائے جنت و بیچ پروا ندارم و پیدا کردم این
للسار و لا ابالی عمارت را بر آ دوزخ و ہم بیچ پروا ندارم

کائنے ملائک باز آری دشمن
کہ بدستش چشم و دل سوئے رجا
لا ابالی وار آزادش کنیم

وان خطا را ہم خط برزیم

قد جہنا من الجہاد الا صغر
الی الجہاد الا کبر

چونکہ داشتیم ز پیکار بہرہ
روئے آوردیم بہ پیکار درون
قد جہنا من جہاد الا صغیر
بہتے اندر جہاد اکبریم

القتام فی النار
تمت کنندہ در دوزخ است
آن دو گفتندش ز قیمت درگذر
گوشش کن قتام فی النار از خبر

قلب المؤمن بین الاصبغین
من اصابع الرحمن ان شاء
لا یشبذوا ان شاء لا نراغہ
دل مومن در میان دو انگشتہائے حق
است اگر خواہد ثابت دارد اورا
اگر خواہد مائل گرداند اورا

دیدہ و دل بہت بین الاصبغین
چون تسلیم در دست کاتبہ حقین

مرغ مردہ مضطر اندر وصل
خواندہ قلب بین الاصبغین

جانب ما و صلح ما و نورین
نیت از ما است بین الاصبغین منہ

الحق سر چشمه این کرامت
قلب بین الاصبغین کبریاست منہ

ک

کاد الفقران یکون کفرا قریب است فقر که بنور گردد بکفر
صوفیان در ویش بودند و فقیر
کاد قرا ان کن کفرا کبیر
اے تو انرا تو که سیری بین مخند
بر کثرش آن فقیر در دستند مملک

کلکم راع و کل راع مشول هر یک از شما حافظ است و هر یک حافظ
عن رعیتہ سوال کرده شده است از رعیت خود

کلکم راع 'نبی چون راعی است
خلق مانند راع و ساعی است منہ

کلکم راع بدانند از راع
که علف خوار است و که در لجه منہ

کلوا الناس علی قدر عقولهم گفتگو کنید با خلق با اندازه فهم ایشان

پست می گویم با اندازه عقل
عیب نبود این بود کار رسول خدا

کلمینی یا حمیرا چیزه بگو با من اے کلام

مصطفی آمد که سازد هدیه
کلمینی یا حمیرا اے کلم
اے حمیرا آتش اندر نه تو فعل
تا ز نفس تو شود این کوه فعل

آنکه عالم بنده گفتش بدی
کلمینی یا حمیرا می ندی

کنت کنزاً مخفياً فاحببت ان يعرف فخلقت الخلق لکی
بودم من گنج پنهانی پس خواستم که
شناخته شوم پس آفریدم خلق را تا
اعرف

کنت کنزاً راجحاً مخفياً
فانبعثت امة شریفة

کنت کنزاً گفتم مخفياً شوم
جو هر خود کم کن ظاهر شو

لا احصى ثناء عليك انت كما
من ثنائى تراجم تو انم كره و چنانكه
اشيت على نفسك ثنائى خود كرد

جز كه لا احمى نگويد او ز حسان
كه شمار و عدد برون است آن بيان

لا تفضلوني على يونس
فضيلت مريد مرا بر يونس
گفت پيغمبر كه معراج را
نيست بر معراج يونس اجتناب

لا رهبانيت في الاسلام
عليكم بالجهاد فانه رهبانيت
امتى رهب امتى الجلوس في
المساجد وانتظار الصلوة
نيت رهبانيت در اسلام لازم
گيريد جهاد را كه همان است رهبانيت
است من رهبانيت است من
نشستن در مسجد و انتظار كردن نماز است

من مكن خود را خصي رهبان مشو
زانكه عفت هست شهوت را گرو
بے هوا نبی از هوا ممكن نبود
هم غزا با مردگان نتوان نمود

مرغ گفتش خواجده در غلوت نايست
دين احمد را تربيت نيك نيت

ادرتیب نہی فرمود آن رسول
بدستے چون برگزینی اسے فضل
جمہ شرم است و جماعت در نماز
ادرمعروف و زمسکر احترامت

لا شجاعة قبل الحرب نیت شجاعت قبل الحرب
گفت پیغمبر سپہدار عیوب
لا شجاعة یافتنے قبل الحرب

از خیال حرب نہرا سیکس
لا شجاعة قبل حرب این دن و بس

لا صلوة الا بحضور القلب نماز صحیح نیت مگر بحضور قلب
بشنو از اخبار آن صدر صدو
لا صلوة تم الا بحضور مت

لا يزال عبدی یتقرب الی میجوید بندہ من نزدیکی من پذیرہ عبادت
بالنوافل حتی احبته فاذا احبته و خیرات تا آنکہ اورا دوست میگیرم
كنت سمعه الذی یمع به و و چون اورا دوست
بصره الذی یبصر به و یدہ گوش او کہ آہ
التي یبطس بها و رجلہ می بیند و در

وہ اپنے او کہ کان راہ میرود

روکہ بی بسمع و بی بصیرتوئی
سرتوئی، چہ جائے صاحب سرتوئی
چون شدی من کان شد از دل
حق ترا باشد کہ کان شد له منہ

لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین
مرد مومن از یک سوراخ دوبار گزیدہ
نمی شود

گوشتش من لا یلدغ المؤمن شنیہ
قول منیب نہ بحبان دل گزیدہ

لکل داء دواء فاذا اصابه واء برائے ہر دردے دواست چون دوائے
الداء برء باذن اللہ تعالیٰ آن درد میرسد شفا دست می دہد حکم خدا
گفت منیب سر کہ یزدان مجید
از پئے ہر درد درمان آنسیر
لیکٹ زان درمان نہ مینی رنگ جو
بہر درد و خویش بے فرمان او صلا

ليس لما ضئى هم الموت انما نیست گذشتگان را غم بر موت بکرا ایشان
لهم حسرة الفوت راحت است بر فوت
راست فرمود آن سپہنار بفر

کہ ہر آن کو گرد از دنیا گذر
نیتش در دو دین و غبن موت
بلکہ ہستق صد دین از ہر فوت
نیں للہا ضنین ہسم الموت گفت
لیک شان با حشر فوت تانہ جنت مکت

لی مع اللہ وقت لایسعی فیہ مرا با خدا سے خود وقت کہ نبی گنجد با من
ملک مقرب ولا نبی مرسل دمان وقت پہ فرشتہ مقرب و پہ پیغمبر مرسل
آن چنان برگشتہ از اجلال حق
کا ندرو ہم رہ نیابا بدال حق
لایسعی فیہ نبی مرسل
والملک والروح ایضا فاعقلوا معہ

لی مع اللہ وقت بود آندم مرا
لایسعی فیہ نبی محبتہ

مثل القلب کریشہ فی فلاتہ مثال دل مانند پرست در بابلان گنگہ
یقلبها الریاح کیف یشاء آزا باد بہ ط
در حدیث آمد کہ دل ہمو پر
در بیا با نے اسیر صرصر

مثل المومن کمثل المزمز لا یحسن
مثال من تالیا است نیکو نیشود آواز او اگر

صوتہ الا بخلاء بطنہ
بغالی کردن شکم او

چون پیر گفت مومن مزمز است
در زمان غاسی ناله گراست ۵۸۵

مثلی کمثل حبل استوقد نار افلا
مثال من همچو مردیت که آتش افروخته
اضاءت ماحولها جعل الفرائش
چون روشن شد گرد آن این یرد آنها و
وهذا الدواب التي تقع في النار
کهها که در آتش افتند در آن آتش افتادند
بقعن فيها وجعل بحجرهن ويغلبنه
گرفتند دآن مرد و دفع میکرد آنها را و آنها
فيقتحمهن فياخذ بحجر كرم عن
غلبه میکردند همچنان من باز میدارم شمارا
النار وانتم تاحمون
از آتش و شما غلبه می کنید

راست می فرمود آن حجر کرم
من شمارا از شما مشفق ترم
من نشسته بر کنار آتشی
بافسروغ و شعله بس ناخوشی
همچو پروانه شما آنسوروان
هر دو دست من شد پروانه ران صلتا

المرء مخبوء تحت لسانه
آدمی پنهان است در زیر زبان خود

گفت پیغمبر به تمیز کسان
مرد مخفی مالده طے اللسان ۵۸۶

آدمی مخفی است در زیر زبان
این زبان پرده است بر درگاه جان ^{مطلب}

المرء مع من احب آدمی با کس است که دوست میدارد و او را

گفت المرء مع محبوبه
لا يملك القلب من مطلوبه ^{مطلب}

المستشار هو ممن از کس که طلبش ره کرده شود یا دانا ^{مطلب}

گفت پیغمبر بکن است را من
مشورت ^{مطلب} کا مستشار هو ممن

من حفر بيز الاخيه وقع
فیه بر که چاه کنده بر است برادر خود هم
دران چاه خواهد افتاد

من حفر بيز اخواندى از خبر
آنچه خواندی کن عمل جان پد ^{مطلب}

من رأی فقد راء الحق هر که

ماریت اذ ریت احه

دیدن او دیدن خالق ^{مطلب}

من سن فی الاسلام سنة هر که بنا نهاد در اسلام طریقه حسنه ^{مطلب}

حسنة فله اجرها واجر من
 عمل بها من بعد لا من غير ان
 ينقص من اجورهم شيئاً
 ومن سن في الاسلام سنة
 سيئة فله وزرها ووزر من
 عمل بها من بعد لا من غير ان
 ينقص من اوزارهم شيئاً
 ہر کہ او نہیسا و نا خوش سنتے
 سوئے او نغزین رود ہر ساعتے
 نیکوان رفتند و سنیہا بماند
 وز لیثمان ظلم لعنتہا بماند ۲۲

ہر کہ بہند سنتے بذائے فتنے
 تا در آفت بعد از خلق آئے
 جمع گردد بروئے آن جملہ بزد
 کو سرے بودست ایشان دم غزوہ ۲۳

من عرف الله كل لسانه
 ہر کہ خدا را شناخت زبان او خاموش ماند
 لفظ در معنی ہمیشہ نارسا
 زان ہمیز گفت قد كل اللسان ۱۶

من عرف نفسه فقد عرف ربه برکہ خود را شناخت خدا را شناخت

توئی تو در دیگرے آدمین

من غلام مرد خود بین چنین ^{۲۷۵}

من قادم کفوفا اربعین خطوة برکہ برساند کورے را چهل قدم آمرزیدہ ^{شود}

غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر گناہ ان اوہ قبل و ما بعد

برکہ او چهل گام کورے را کشد

گشت آمرزیدہ و یابد رشد ^{۲۱۵}

من کان لله کان الله له برکہ خدا را باشد خدا اورا باشد

کان شد بود و در ماسنے

تا کہ کان الله له آید جزا ^{۲۲۰}

کان لله و ادن آن جبہ است

تا کہ کان الله له آید بدست ^{۲۷۲}

موتوا قبل ان تموتوا میرید پیش از مرگ

گفت موتوا کلکم من قبل ان

یاتی الموت تموتوا بالفتن ^{۲۵۵}

ہر این گفت آن رسول خوش پیام

رمز موقوفہ قبل موقوفہ ایا کرام

المومن مرآة المومن مومن آئینہ مومن است

چونکہ مومن آئینہ مومن بود
دوئے اوز آلودگی ایمن بود
یار آئینہ است جان را در حزن
برخ آئینہ اسے جان ہم مزن منت

المومن یالف یولف به مومن کے است کہ الفت گیرد با خلق و
والمنافق لا یالف ولا خلق الفت گیرد با او و منافق کے است
یولف به کہ نہ او با خلق الفت گیرد نہ خلق با او

یس یالف لیس یولف جبہ
یس الاشع نفس قسمہ منت

الناس علی دین ملوکهم مردم بر دین ملوکشان خود اند
بگذرد این صیقل از بصر و تبوک
زانکہ الناس علی دین الملوک منت

الناس معادن کما دز الذهب مردم کا نہات مسفل کا نہائے
والفضة خیارهم فی ذرد سیم خیار آہنبا در جاہلیت
الجاہلیة خیارهم فی اگر علم و نہیسم دارند در اسلام
الاسلام اذا فقهوا ہم خیار اند

یاو الناس معا دن بین بار
 مدینه باشد فنزون از صد هزار
 معدن بعل و حقیق مکتش
 بهتر است از صد هزاران کان مس ^{۲۱۱}

زیر کان بود آب و گل ما ز گرم
 که گیش خستمال و گد خاتم بریم ^{۲۱۲}

الناس ینام فاذا ماتوا انتبهوا
 مردم در خواب ندیون بیدار شوند

این جهان را که بصورت قائم است
 گفت پیغمبر که ظلم قائم است ^{۲۱۳}

همچنین دنیا که خستیم نایم است
 خفته پندارد که این خود دائم است ^{۲۱۴}

نحن الآخر و السابقون
 ما سوخریم در دنیا و مقدم در عجب

بهر این فرموده است آن ذوفنون
 رمز نحن الآخر و السابقون ^{۲۱۵}

لا جرم گفت آن رسول ذوفنون
 رمز نحن الآخر و السابقون ^{۲۱۶}

۹۳۴
نعم المال الصالح للرجل
خوب است مال پاک برائے
الصالح
مرد پاک

مال را اگر بہر دین باشی حمل
نعم مال صالح گفتہ رسولؐ است

النوم اخو الموت ولا يموت
خواب برادر مرگ است و اہل جنت
اہل الجنة
مرگ نیت

اسپ جا نہار کہند عاری زین
بتر النوم اخ الموت است این مسئلہ

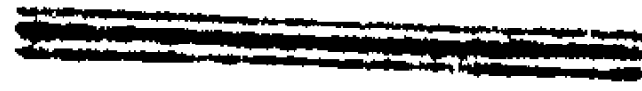
نوم ما چون شد اخ الموت اے فلان
زین برادر آن برادر را بدان مسئلہ

الولد سراپہ
فرزند راز پر است
شعلہ میزد آتش جان بنیہ
کاشے بود، الولد سراپہ مسئلہ

یا معاذ ما خلق الله شیئا
اے معاذ! نیا فرید خدا اے تعالیٰ بیچ
علی وجه الارض احب الیہ
چیزے را بر روی زمین کہ دوست تر

من العتاق وما خلق الله باشد تزداو از آزاد کردن غلام و
 علی وجه الارض ابغض نیازید هیچ چیز است و ابر و سندی
 الیه من الطلاق که سبغ من تر باشد تزداو از طلاق

تا توانی پامس اندر فراق
 بعض الاشياء عندی الطلاق



مرجانتہ المیج

دجاستد مجلی آیمختہ
کوزادریک لگن دریمختہ
زآنکہ خود مدوح جزیک میث نیت
کیشہا زین رونے جزیک میث نیت

958

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سید برهان الدین محقق ترمذی

پختہ گرد و از تغیر دور شو رو چون برهان محقق نور شو
چون ز خود رستی همه برهان شدی چونکہ گفتی بسندہ ام سلطان شدی

حضرت شمس الدین تبریزی

آفتاب آمد و سیل آفتاب گرد لیلیت باید از وے رو متاب
از وے ارسایہ نشا نے میدہد شمس ہر دم نور جاس نے میدہد
سایہ خراب آرد ترا، سچو سمر چون برآید شمس انشقاق سمر
خود غریبے در جهان چون شمس نیست شمس جان باقیست کورا اس نیست
شمس در خالچ اگرچہ ہست فرد مثل او ہم میتوان تصویر کرد
لیک آن شمسے کہ شدستش اثر نبودش در ذہن و در خارج نظیر
در تصور ذات اورا گنج کو تا در آید در آفتاب
شمس تبریزی کہ نور مطلق است آفتاب اس

چو حدیث روئے شمس الدین رسید
واجب آمد چونکه بروم نام او
این نفس جان دامنم بر تافته است
کز برائے حق صحبت سالها
تا زمین و آسمان خند و شود
گفتم اے دور افتاده از حبیب
لا تکلفنی فانی فی الغنا
کل شیء قسالة غیر المفیق
هر چه میگوید موافق چون نبود
من چه گویم یک رگم بشمار نیست
خود ثنا گفتن ز من ترک شناس
شرح این هجران و این خون جگر

شرح چارم آسمان سرور شید
شرح کردن دمنزے اذ انعام او
بوسے پیران یوسف یافته است
باز گور منزے اذان خوش حالها
عقل و روح و دید و صد چندان شود
بمحو بیارے که دور است از طیب
گفتم فہامی فلا اخصی ثنا
ان تکلف او تكلف لا یلیق
چون تکلف نیک نالایق بود
شرح آن یارے که آریا میریت
کاین دلیل ہے و ہستی خطاست
این زمان بگذار تا وقت دیگر
ص

مشرق خورشید برج قیرگون
مشرق او نسبت ذرات او
آفتاب ماز مشرقا برون
نے برآمدنے فرو شد ذات او

ص ۱۲۴

باز گرد شمس یگر دم عجب
شمس باشد بر سبہا مطلع
صد ہزاران بار بریدیم مید
تو مرا باور کن کز آفتاب
در شوم تو مید نو میدے من
عہ کنایا بعید
ہم ز فر شمس باشد این سبب
ہم از جوہل سبہا منقطع
از کہ از شمس این ثنا باور کنید
صبر دارم من و یا ماہی ز آب
عین صنع آفتاب استلے حسن

در مشق سخن بے غنیم ورنه ما آن کور را بیسنا کنیم

شیخ صلاح الدین زرکوب

در میان خواهی صلاح الدین بود
فقر را از چشم و از بیاضی او
شیخ فقال است بے آلت چو حق
دل بست او چو موم نرم رام

دیدم را کرو بیسنا و کشور
دید هر چشمت که وارد نور هو
بامریدان داده بیگفتی سبن
هر او که تنگ سازد گافام

این صدا در کو و دلها بانگ کیت
بر کجا است آن حکیم و استاد
که پر است از بانگ این که گنیت
بانگ اوزین کو و دل خالی مباد

چلی حسام الدین ابن اخی ترک

اے ضیاء الحق حسام الدین بیا
از ظلمت آویخته شد پرد
این قصه را هم قضا و اند علاج
اژدها گشت است آن مار سیاه
اژدها و مار اندر دست تو
حکیم خند با لا تخف و ادت خدا
مین دید بیضی نأ اے بادشاه

که زوید بے تو از شور و گیا
از پئے نفیرین دل آزد
عقل خلقان در قفس کج است و کج
آنکه کرم بود افتاده بر راه
شد عصا اے جان موسی مست تو
تا بدستت اژدها گردد عصا
صبح زو بکش از شبها اے سیاه

زان صبا گفتم حسام الدین ترا که تو خورشیدی و این دو و صفا

کاین حمام و این ضیا یک هست من
نور از آن ماه باشد وین ضیا
شمس را قرآن ضیا خواند اے پدر
شمس چون عالی تر آمد خود ز ماه

تیغ خورشید از ضیا با عهد یقین
آن خورشید این فروخوان از بنا
و آن قمر را نور خواند این را نگر
پس ضیا از نور افزون و آن بجای
مستطاب

بر فلک محمودی اے خورشید فاش
تا زمینی با سائے بس بلند
تفرقه بر خیزد و شرک دوی
چون شناسد جان من جان ترا
موشی و مارون شوند اندر زمین

بر زمین هم تا ابد محمود باش
یکدل و یک قبله و یک خوشوند
و حدت است اندر وجود معنوی
یاد دارند اتحاد و ماجرا
مختلط خوشش، سپهر شیر و گلهمین
مستطاب

اے ضیا، الحق حسام الدین راد
گر بنود و خلق محبوب و کثیف
در مدحیت داد معنی دادی
شرح تو غیب است بر این جان
دیج تو حیف است باز مدانیان
قدر تو بگذشت از درک عقول
من بگویم و صفت تو تاره بند
نور حق و بحق جذاب جان
شرط تعظیم است تا این نور خوش

اوستادان صفارا اوستاد
ور نبود و خلقها تنگ و ضعیف
غیر این منطق بلبه کبش اوست
سپهر راز عشق دارم در نهان
گویم اندر مجمع روحانیان
عقل در شرح شامه بود الفضول
پیش از آن که فوت آن حسرت خوا
خلق در طلب است و هم اندر گمان
گرد این بیدیدگان اسیر کش
مستطاب

کے توان اندود خود شیدے گل
 کہ پوشا سند خورشید ترا
 با غمبسا از خندہ مالا مال تست
 تاز صمد خرم کیے جو تفتے
 چون علی سر را فرا چاہے کنم
 یوسفم را قعر جہاوی تر است
 مہ

اسے ضیاء الحق حسام الدین دل
 قصد کرد سجدہ این گل پارہ
 در دل کہ عجب دلائل تست
 محرم مرد میت را کورستے
 چن بخوابم کز سرت آہے نیم
 چونکہ اخوان را دل کینہ در است

59

922

مجلس
العلماء
السنه
الاولى
الاولى

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

ضمیمہ

9

9/11

9/11

9/11

9/11

9/11

نظم در حکم

نظم در حکم

الف

۴۳۹	انزات محبت	۴۳۰	آوردن وجود از عدم	۵۸۰	آثار بزل و ایشار
۵۵۶	ترتیب	۵۴۸	اباحت	۵۸۱	آثار عشق
۶۳۶	اثر حلم	۶۳۳	آبغابیل بنیاد فکرونا	۶۴۰	آثار کرب
۶۴۶	اثر خوف خدا	۶۴۲	ابدال	۶۴۱	آثار عین عقل
۶۵۶	اثر خصیت شاه بر ششم	۶۴۹	ابن لوقت	۶۴۲	آزادی
۶۵۴	اثر ذکر حق	۶۵۰	ابوالوقت صافی	۶۴۳	آزولے اولیاء الله از قیو
۶۸۵	اثر صیبت	۶۶۱	اتحاد ارواح	۶۴۴	آفات عقل جزوی
۶۹۶	اثر فریاد مظلوم	۶۶۴	اتحاد ایماں مومنان	۶۴۵	آفات و هم و میل
۷۵۰	اثر مدح و ذم	۶۶۵	اتحاد قلوب	۶۴۶	آفت ریاست
۷۵۵	اثر مستقر	۷۳۹	اتحاد کل	۷۵۰	آفت عدم معرفت
۷۷۸	اثر هیبت	۷۸۰	اتحاد مسالک انبیاء	۷۷۴	آفت لسان
			اتصال	۷۷۵	آکل
			اتصال باحق تعالی		آموختن علم بنایان
			اثبات مسمو		

اہل

اجتناب از تعلیہ

احترار از کتہ چینی پیر

احتما

احتیاط از دوا

احتیاط صحت

احتیاج تعلیم بہر عقل

احتیاط حرم

احتیاط در اختیار پیر

احتیاط در صرف مال

احسان

احسان باعدو

احوال صورت نایب حقیقت

بے صورتی

احوال مختلفہ اولیاء اللہ

احوال مختلفہ مشاہان

اختلاف احوال

اختلاف احوال مرگ

اختیار

اختیار جبر

اخفائے راز

۵۵۰

اخلاص

۵۹۷

اخلاق

۵۸۴

ادب

۵۵۴

ادب اہل تن و ادب اہل دل

۵۵۴

ادب پیغمبران

۶۸۸

ادراک

۷۱۲

ادراک محسوس

۶۲۴

ادراک مرتبہ اولیاء اللہ

۵۶۴

ادراک باطل بحق

۷۴۷

ارادت

۵۵۴

اربعة عناصر

۵۵۴

ارتقاء

۷۲۹

ارشاد و انجمن تعلیم در بابا

۶۲۳

ارواح

۵۹۲

از دیار و ہم از دیار

۶۷۷

استحباب مشورت

۷۵۱

استدلال

۵۵۱

استدلال از کائنات

۶۰۸

استدلال تسلیہ

۶۰۸

استغفار قویہ

۶۵۶

استغفار وقت غم

۵۵۴

استقامت

۵۵۵

استقامت از علم

۵۵۶

اسرار اسمائے الہی

۵۵۶

اشتباہ صوری

۵۵۶

اشتراک لفظی

۶۲۶

اشتباہ حقائق و کاذب

۶۲۶

اصحاب وصال

۵۷۲

اصل بیداری بیدار دل

۶۵۲

اصل دنیا

۵۵۸

اصل قوت قوت درو

۷۲۸

اصل کار تقوی

۵۵۸

اصل مرگ مرگ نفس

۵۶۱

اصلیت

۶۳۳

اصلیت خوف فنا

۵۹۲

انداد

۷۵۶

الطاف شہوت نفس

۵۶۰

الطاف ظلم

۶۳۴

اعتبار باطن نہ ظاہر

۵۶۰

اعتبار بنابر وقت امتحان

۶۰۲

اعتبار معنی نہ لفظ

۶۰۲

اعتصام

۵۶۳

اعتصام

۵۴۹	بدایت	۵۴۹	بہشت	۵۸۲	پوشید گئے اولیاء اللہ	۵۴۲
۵۴۸	بدایت حال	۵۴۸	بہشت جاندار	۵۸۲	پوشید گئے مشورت	۵۴۲
۴۴۱	بدترین شہوات کبر	۴۴۱	بے ادبے عشاق	۴۰۲	پیام حق بعد مجاہد	۶۴۵
۶۲۳	بدگمانی	۶۲۳	بے پایائے علم	۴۰۶	پیغمبر	۵۸۳
۵۸۰	بذل	۵۸۰	بے تکلفی	۵۹۸	پر، افتدا	۵۶۳
۵۵۲	برداشت شاید برامیضا	۵۵۲	بیچارگی از قضا	۶۰۹	پیغمبر	۵۸۴
۶۴۲	برکات سفر	۶۴۲	بے حاصلے مخالفت	۶۱۰	پیغمبران طیبین الہی	۵۸۸
۴۳۲	بسط، قبض	۴۳۲	بخودی انرے	۴۶۳	پیغمبر، جنس بشر	۵۸۴
۶۹۱	بیار خوارے صوفیان	۶۹۱	بیداری	۵۸۳	ت	
۵۸۱	بصیرت	۵۸۱	بے صبری	۶۸۳	تأثر ان پیغمبر	۵۸۴
۵۸۱	بصیرت و قیاس	۵۸۱	بے غرضے عشاق	۴۰۲	تأثر حیا از یکدیگر	۶۲۴
۵۹۹	بطلان جس روز بزرگ	۵۹۹	بے غرضے قاضی	۴۳۳	تأثر و تاثیر از جنیت	۶۱۵
۴۳۰	بقادر فنا	۴۳۰	بیقدری دنیا نرزد عشق	۴۰۲	تأذگی از اولاد	۵۴۱
۴۲۹	بقا، فنا	۴۲۹	بیگانگے روح و تن	۵۹۹	تائی از رحمان و رحیم	۶۸۳
۴۳۱	بلندی، موجب پستی	۴۳۱	بیگانگے عشق از دو عالم	۴۰۲	تائی، صبر	۶۸۳
۶۰۸	بند قضا	۶۰۸	پ		قبل	۵۹۰
۴۴۱	بند کبر و نخوت	۴۴۱	پر خوری	۶۱۴	تبر از شیطان	۶۸۱
۶۴۱	بندگی بہتر از خواجگی	۶۴۱	پردہ داری پردہ بزراری	۴۰۲	نجد و امثال	۴۳۰
۶۴۱	بندگی، خواجگی	۶۴۱	پرہیز، احتما	۵۵۲	تجربہ	۵۹۱
۵۶۵	بندہ و آزمائش حق تعالیٰ	۵۶۵	پناہ بہ قرآن	۴۳۵	تخلی، ستر	۶۴۲
۶۲۰	بہترین کسب، توکل	۶۲۰	پناہ خواستن روز خدائے	۶۵۲	تحریریں بہ تجرید	۵۹۱

۹۳۱	ترک کبر و تکبر	۵۹۲	ترک	۴۴	تعلیم
۶۵۲	ترک نویسی	۶۶۸	ترک آلود	۵۹۱	تعلیم
۵۵۱	تساہل در ادب	۵۵۸	ترک ادب	۵۹۰	تحقیق و تعلیم
۵۹۵	تشیع	۶۰۲	ترک پشانی	۴۰۳	تحقیق و تعلیم
۵۹۵	تشیع ریا	۵۹۲	ترک تردد	۵۹۵	تحقیق و تعلیم
۵۹۵	تشیع کرمی و صالح	۶۲۵	ترک ح	۶۳۲	تحقیق و تعلیم
۵۹۵	تسلیم رضا	۶۲۵	ترک مشرک شدن	۴۱۱	تحقیق و تعلیم
۵۹۵	تسلیم	۵۸۳	ترک خواب طلبی	۵۹۹	تحقیق و تعلیم
۵۹۰	تقصوف	۶۶۸	ترک دنیا	۶۳۸	تحقیق و تعلیم
۴۰	تطابق قول و فعل	۶۳۹	ترک دنیا طلبی و غرت	۵۹۹	تحقیق و تعلیم
۶۰۵	تعدد اعیان و تعدد ذات	۶۶۸	ترک زیرکی	۶۲۰	تحقیق و تعلیم
۶۰۳	تعریف راد	۶۶۶	ترک سخن لاف	۱۳۶	تحقیق و تعلیم
۴۰۸	تعریف راد	۶۶۶	ترک سوال باعث حصول	۵۹۱	تحقیق و تعلیم
۵۵۶	تعلیم ادب	۵۸۲	بہشت	۴۲۰	تذہب و مضرات مال
۵۵۰	تعلیم خدا	۵۹۳	ترک سوال باعث حصول	۵۹۳	تردد
۵۹۹	تعلق روح و تن	۶۰۲	جنت	۶۱۰	تردد باعث اختیار
۴۰۰	تعلق نطق و معنی	۶۹۹	ترک بہر و طلب محمول	۴۲۰	ترس از فقر
۶۸۳	تعلیم تائی	۵۸۸	ترک غمیت وین از دوا	۵۸۸	ترقی انا و تریک
		۶۵۳	شیطان	۵۵۹	ترقی از جهالت تا بہ ملک
		۱۱	ترک صحبت و طلب طہارت	۵۵۹	ترقی مارج باطنی
		۵۰	ترک کار دنیا	۵۵۹	ترقی مارج ظاہری

تقویٰ، جہد و کسب	۶۲۰	توکل، جہد و کسب	۶۲۰	جسم، جان و تن	۵۹۸
تقلید	۵۹۷	توکل و تقویٰ در بابا	۶۲۰	جنت، اعظم	۵۹۹
تقلید پیر نادان	۵۸۵	سرنق	۶۵۸	جمع	۶۱۵
تقویٰ، زہد	۶۶۸	تہمتی از سما	۵۸۰	جمع الجمع، جمع	
تجرعایل	۷۲۱	ث		وتفرقة	۶۱۵
تلوین، تمکین	۵۹۸	ثمرہ ریاضت	۶۶۶	جمیت، تنہائی	۶۸۶
تک، اعتصام	۵۶۳	ثمرہ صبر	۶۸۴	جنت، بہشت	۵۸۶
تمکین	۵۹۸	ج		جنیت	۶۱۵
تن	۵۹۸	جاذب حقیقی	۶۱۴	جنیت از راہی	۶۱۶
تن، حال روح	۶۰۰	جان، تن	۵۹۸	جنگ با قضا	۶۱۱
تنگے دنیا	۶۵۰	جان مجرور	۵۹۱	جود، بذل و ایثار	۵۸۰
تن، محل مرگ	۵۵۲	جبر	۶۰۸	جوش گفتار	۷۶۶
تواجد، وجد	۷۷۲	جبر خواص	۶۱۱	جوع	۶۱۷
تواضع، کبر و نخوت	۷۲۱	جبر و اختیار انبیاء و اہل		جہاد	۶۱۹
توبہ	۶۰۲	دنیا	۶۱۱	جہاد باطن	۶۱۹
توبہ از توبہ	۶۰۳	جد	۶۱۲	جہاد کار مردان	۶۲۰
توبہ غیر اختیاری	۶۰۳	جذب	۶۱۴	جہد	۶۲۰
توحید	۶۰۵	جنب جنس، جنس	۶۱۶	جہد بے توفیق	۶۲۱
توحید استدلالی	۶۰۵	جستوائے اولیا، اللہ	۵۷۲	جہد در کار دین	۶۵۳
توحید اللہ سبب بقا و ح	۶۶۱	جستوائے حاجت	۵۸۰	ج	
توحید حالی	۶۰۶	جسم پر نور و روح	۶۰۰	چارہ نقصا	۶۱۳

تعمیم

۹۵۳

۶۳۲	علم	۶۳۹	حسن	۶۳۲	چشم
۶۳۲	علم غیر ان	۶۳۴	حسن بنیاد اولیا	۵۵۰	چشم
۶۳۲	علم حق قلای	۶۳۵	حسن	۵۵۱	چشم
۵۴۳	حمد	۵۵۲	حسرت فوت	ح	
۶۳۳	حق	۶۳۴	حسن پیر پیر حسن بن	حاجت با عت ظهور و محتاج	
۶۳۸	حس بن بن	۶۳۸	حسن	۴۲۰	حادث قدیم
۶۳۲	حیات جاودانی	۵۵۵	حسن خلق	۶۳۲	حال
	حیات جاودانی	۶۳۹	حشر	۵۸۳	حالت خواب
۶۳۲	و را وجود عدم	۶۳۹	حشر غلابی بصورت حال		حال و قال در عقل
۶۳۲	حیرت	۴۲۲	حضور اول دل کعبه	۶۳۲	جزوی
۶۳۲	حیرت خارج از اختیار	۴۲۵	حفاظت قرآن	۶۳۳	ج
۶۳۲	حیرت و دفع فکر و ذکر	۵۴۸	حفاظت ایمان	۶۳۳	جج عوام جج خواص
۶۹۳	حیرانی و طلب	۶۳۹	حقایق	۴۱۳	مد عقل
	خ	۵۴۸	حقیقت ایمان	۵۸۳	مندان از امتحان پیر
		۴۲۸	حقیقت زر	۶۳۰	مذد از تصور
۶۳۲	خدای تعالی	۶۸۹	حقیقت صدق	۶۳۳	حرص
۶۳۶	خدای تعالی و از تصور	۶۳۱	حکمت	۵۵۱	حسرت، اوب
۶۶۹	خرق و قطع انبیا		حکمت دنیاوی و حکمت	۵۴۸	حسرت، آزادی
۶۳۶	خریدار انسان	۶۳۱	دینی	۵۶۰	حریص جاه
	خر	۵۸۴	حکمت رسالت	۶۳۲	حزم
		۶۳۵	حکمت ضابطه یون		حزن

۹۵۱	دنیای فریب خیال	۹۵۱	خشم و شہوت و تکبر و غش
۹۵۲	دورخ	۹۵۲	خشوع
۹۵۳	دورخ مسجد بکر	۹۵۳	خشوع و خشوع
۹۵۴	دورخ محمد بن مسلم	۹۵۴	خستگی، بیداری
۹۵۵	دوست، یار	۹۵۵	خلاص از گرفتار با دیر
۹۵۶	دوستی و دشمنی، قاتل	۹۵۶	خلعت و صانع خداوندی
۹۵۷	دولت، مال	۹۵۷	خلوت از اغیار و از یار
۹۵۸	دید خدا از هر شے	۹۵۸	خلوت، عزلت
۹۵۹	دیر طلبی، اشرف صحبت	۹۵۹	خدمت، خدمت
۹۶۰	دیگران را نصیحت و	۹۶۰	نموشی
۹۶۱	خود را نصیحت	۹۶۱	خواب
۹۶۲	دین	۹۶۲	خواب اهل شریعت بیداری
۹۶۳	ذ	۹۶۳	خواب عارف
۹۶۴	ذرائع غفنی، رزق	۹۶۴	خواب هر کس عقیل او
۹۶۵	ذکر	۹۶۵	خواجگی
۹۶۶	ذکر، صورت فکر	۹۶۶	خواطر
۹۶۷	قوم، مدح	۹۶۷	خود شناسی، عرفان، ذات
۹۶۸	ذوق	۹۶۸	خوش گفندی
۹۶۹	ذوق دید	۹۶۹	خوف
۹۷۰	ص	۹۷۰	خوف و دامن داران
۹۷۱	راحت کی از ترک	۹۷۱	خیال، تحفیل

۶۶۶	ریاضت	۶۶۵	رطب حلی	۶۵۶	راز
۶۶۶	سرا	۶۶۵	ریخ 'حزن	۶۵۵	ماه فتن پیچ
۶۶۶	زارعی 'ماگرب	۶۶۵	ریخ فانی بهشت نسیم جوان	۶۵۴	ربا بیت
۶۶۶	زبان	۶۶۵	ریخ در تیر انداز فراق	۶۵۳	ربا
۶۶۶	زبیر شہوت	۶۶۵	ریخوری 'اروم	۶۵۲	رحم
۶۶۶	زن 'مرد	۶۶۵	ریخوری 'عشق	۶۵۱	رحم بر بدن
۶۶۶	زکوة	۶۶۵	روح	۶۵۰	رحم بر ضعیفان
۶۶۶	زکوة 'ماگرب	۶۶۵	روح آزاد	۶۴۹	رحمت عام خداوندی
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح آزاد از ملتها	۶۴۸	رحمت عام بر انکس کف
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح انسانی در روح حیوانی	۶۴۷	رحمت و غضب
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح با علم و عقل	۶۴۶	رد و قبول دعا
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح بنی مسمی	۶۴۵	رزق
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح 'جاو تن	۶۴۴	رزق حکمت
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روح فقیہ المال	۶۴۳	رزق مقنن
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روز	۶۴۲	رنگاری از کونین
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روزه	۶۴۱	رسول 'پیغمبر
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	روزه 'ظاہری باطنی	۶۴۰	رنگ حسن
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	ربانیت	۶۳۹	رضا 'تسلیم
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	ریاست	۶۳۸	رضا و مندگان بقضا
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	ریاست خلایق	۶۳۷	رضائے حق تعالی از رضا
۶۶۶	زکوة 'مناظر	۶۶۵	ریاست تاریخی	۶۳۶	دل

۶۵۸	سبب غنیت جلاوطن	۶۲۰	سوز فراق	۶۲۶	شفقت ارحم
۶۵۸	سبب گردن کشته و شاهان	۶۵۸	سهولت ابل بر مدعا	۵۵۳	شکایت خواند بغیر
۶۵۲	سبب ناقد رئے دیں	۶۵۲	سیر	۶۵۴	شکر
۶۵۸	سوق رحمت بر غضب	۶۵۸	سیرابی، ذوق و شیرین	۶۵۵	شکر خدا
۶۴۲	ستر	۶۴۲	سیر: پاسدول	۶۵۵	شکر در غیر و شر
۶۴۲	سحر	۶۴۲	سیر عارف و سیر نادان	۶۵۶	شکر نعم حقیقی و نعم مجازی
۵۸۰	سخا، بذل و ایثار	۵۸۰	سیری، جوع	۶۱۱	شکست توبه
۶۵۶	سر اسرار، راز	۶۵۶	ش	۶۱۱	شکست جسم خاکی
۶۵۶	سر، راز	۶۵۶	ش	۶۱۱	شکست هوا نفس با طرد
۶۵۸	سر بار و سر با خزان	۶۵۸	شاه	۶۱۹	شیران
۶۲۳	سعی برائے انجام	۶۲۳	شاهان دنیا و آخرت	۶۳۴	شواهد باری شهادت
۶۴۲	سفر	۶۴۲	شب، روز	۶۶۳	شورش عشق
۶۴۳	شکر	۶۴۳	شعر	۶۶۸	شویئے زنان
۶۰۴	شکر عشق	۶۰۴	شرار و زبان	۶۶۶	شهادت
۶۴۲	سلوک باکریم و نسیم	۶۴۲	شرایط توبه	۶۰۳	شهادت شرط ایمان
۶۴۳	سلوک، سیر	۶۴۳	شرب، ذوق	۶۵۵	شہوت، نفس و هوا
۶۴۳	سماع	۶۴۳	شرط استفاده از پنجم	۵۸۸	شیخ، پیر
۶۴۲	سماع نغمه بهشت	۶۴۲	شرط کار در مکتب	۶۲۱	خیرین سخن، توبه نصیر
۶۱۹	سنت نیک و بد	۶۱۹	شرط کار در جذب	۶۱۳	شیطان
۶۴۲	سوال	۶۴۲	شرط مکاشفه و شاهده	۵۵۹	ص
۶۱۱	سوال جواب هر ذوق و علم	۶۱۱	شرع	۶۱۹	صافی، صوفی

۹۵۶	نظم سنگ	۶۸۳	صبر
۶۱۸	طلب غذای روحانی	۵۸۴	سیر بر اقبال و اخلاص پیر
۶۶۵	طلب دل	۶۸۴	مهر و شریایان
۶۱۲	طبع، حرص	۶۸۵	صمیمیت
۶۲۳	طبع خام	۵۸۳	صحبت با اولیاء الله
۶۶۵	مهربانت، سخاوت	۶۸۸	صحت
	ظ	۵۸۴	صحت، احکام
۶۹۵	طاهر	۶۸۳	صحو، سکر
۵۶۰	ظاهر و باطن انسان	۶۸۹	صدق
۶۳۵	ظاهر و باطن قرآن	۶۹۳	صدق طلب
۶۹۶	ظلم	۶۵۵	صفای قلب شرط ضروری
۶۹۹	ظلم، عدل	۶۵۵	سیر اذکر
۶۸۰	ظن	۶۸۴	سلاطین دل
۶۹۶	ظواهر و بواطن	۶۸۰	صلوة عاشقان
	ع	۶۸۳	صلوة، نماز
۶۹۸	عارف	۶۹۵	صورت پرستی
۶۹۸	عارف بالاتر از کفر و ایمان	۶۹۶	صورت و حقیقت
۶۵۰	عارف، معرفت	۵۵۵	مثنوی گو و سیرت زشت
	ع	۵۹۲	نور، نیتیه افکار
	ع	۶۹۰	صوفی
	طلب رزق از خدا	۶۶۳	صوم، روزه
	طلب عشق، اثر کشش موقوت		

۶۹۲	عبادت، طاعت	۶۹۲	عرفان ذات	۴۱۶	خلیت قرب
۶۹۹	عجز	۶۹۹	عرفان، علم	۴۱۶	حق، دنیا
۶۹۹	عجز بهتر از قدرت	۶۹۹	عزیمت	۶۹۹	عقب‌براه
۶۹۹	عدل	۶۹۹	عزیم	۴۰۰	عقل
۶۹۰	عدل، ظلم	۶۹۰	عزیم تابع حکم خداوندی	۴۰۰	عقل یانی
۵۸۰	عدم ادراک محدود و غیر محدود	۵۸۰	عزیم صادق در توبه	۶۰۳	عقل جزو از عالم باطن
۵۴۹	عدم اعتبار زائد بر اتحاد کل	۵۴۹	عشق	۴۰۱	عقل عقل
۴۳۳	عدم تاوان بر قاضی	۴۳۳	عشق المحمّدی القام	۴۰۹	عقل، عمل معرفت
۶۵۹	عدم تنبیه بربّ مرق	۶۵۹	عشق حقیقی	۴۰۰	عقل و بهی، عقل کسبی
۶۶۲	عدم تذکیر و تائیت در حاج	۶۶۲	عشق رزق بر رزق حوا	۶۶۰	علم ال‌دل و علم ال‌تن
۴۲۳	عدم تمیز نیک و بد از غرض	۴۲۳	عشق طیب علیه	۴۰۵	علم تعلیدی و علم تحقیقی
	عدم تناقص قول و فعل		عشق غایت المرام	۴۰۹	علم سحر جانی، علم ناجائز
۶۸۱	در شهادت	۶۸۱	عشق مجازی	۴۰۰	علم یقین
۴۰۶	عدم تناسب عشق	۴۰۶	عشق و توبه	۴۰۸	علم کشفی
۶۴۱	عدم شرط قابلیت	۶۴۱	عشق و صبر	۴۰۸	علم لدنی
۴۶۸	عدم طمانیت	۴۶۸	عشق و عقل	۴۰۸	علوئے عشق
۶۲۳	عدم غره بردعا	۶۲۳	عشق و ناموس	۴۰۹	علوئے مرتبت النساء
۶۹۲	عدم قبول طاعت بعد از مرگ	۶۹۲	عشویکار	۶۸۸	علوئے نظیر
۶۰۳	عدم عدم بر تاخیر توبه	۶۰۳	عطایا و بهی	۶۶۲	عمر
۶۳۳	عذر احمق	۶۳۳	عطایا و بهی غیر ل	۶۶۲	عمل
۶۸۲	عذر فریب نیکو ناز از شیطان	۶۸۲	عش، ذوق و شرب	۶۵۵	عمل رفیق لحد

۴۱۵

۵۰	فرقی انداز	۶۶۲	خطبہ روح جمیل و عقل	۶۶۱	خطبہ روح جمیل و عقل
۵۰۹	فرق تبلیغ	۵۴	خطبہ ہر روز یک بار	۶۶۲	خطبہ ہر روز یک بار
۶۱۵	فرق ثانی جمع و تفرد	۶۶۲	خطبہ نفس	۶۶۱	خطبہ نفس
۶۲۲	فرق حال و مقام	۵۰۰	خطبہ فہمی در باب اسرار	۶۶۲	خطبہ فہمی در باب اسرار
۶۲۹	فرق دریا و دریا	۵۰۳	اولیاء اللہ	۶۶۱	اولیاء اللہ
۶۶۲	فرق دریا و آب و کسب	۶۲۵	غم و حزن	۶۶۱	غم و حزن
۵۵۹	فرق کفر و ایمان	۶۸۸	تخصیص دین الیام جوانی	۶۶۲	تخصیص دین الیام جوانی
۵۵۰	فرق مختلفہ	۵۵۵	تغیر آئینہ خود بخود	۶۶۱	تغیر آئینہ خود بخود
	ذوق میا افعال الیاد	۶۲۲	غیر اہل دعا	۶۶۲	غیر اہل دعا
۵۰۳	ذوق افعال عاشقان	۶۲۵	غیرت	۶۶۱	غیرت
۶۱۳	فرق میا جبر و بسی	۶۲۵	غیرت حق	۶۶۱	غیرت حق
۵۶۰	فرق ہر روزہ در ترقی	۶۲۶	غیرت عقل و روح	۶۶۲	غیرت عقل و روح
۵۸۵	فروتنی حضور پیر	۶۲۰	غیظ، خشم	۶۶۱	غیظ، خشم
۶۶۹	فرو کردن نار شہوت		ف	۶۶۲	ف
۶۰۱	فریب دیو و دیارہ تن	۶۲۳	فائدہ طبع	۶۶۱	فائدہ طبع
۶۰۹	فسخ عہد	۶۱۹	فدائے جان عادی برائے	۶۶۲	فدائے جان عادی برائے
۶۰۲	فصل اول	۶۲۰	جان باقی	۶۶۱	جان باقی
۶۱۸	فضائل گرگی	۶۲۳	فرات مومن	۶۶۲	فرات مومن
۶۲۳	فضیلت اہل شہر کعبہ	۶۲۶	فرق	۶۶۱	فرق
۶۱۸	فضیلت علم	۶۲۹	فراق ظاہری	۶۶۲	فراق ظاہری
		۶۲۵	فراق موشی توبہ بخدا	۶۶۱	فراق موشی توبہ بخدا

فصل اول

فقر

فقر بلا تراز فہم عام

فکر

فکرت بد

فکرت نتیجہ عدم درد

فکر، فکر

فکر رزق، منافعی توکل

فلسفہ

فلسفی، فلسفہ

فنا

فنا و بقائے درویش

فنائے بند پیش خدا

فنائے حادث پیش قدیم

فنائے خودی در عاشق

فنائے ماضی و مستقبل

فنائے ہستے خود بر ابقا

فنائے ہستے خود در توحید

فوائد اقتداء

فوائد سفر

فوائد شکر

نظم مدح

فوائد مراقبہ

فوائد مشورت

فوقیت عقل بر ہوشیاری

فیضانِ غیب

ق

قابلیتِ حال

قاضی

قاضی فاروق حق و ظل

قال، حال

قبض

قبض و جبر و اختیار

حق تعالیٰ

قبول کر از رحمت

قبولیت دل پیش خدا

قدرت اولیاء اللہ

قدرت مطلق حق تعالیٰ

قد جبر و اختیار

قدیم

قرآن

قرآن کلام خدا

قرآن انشا علیہ السلام

قرب

قرب عقل و ہوشیاری

قصد اصل

قصد غرض

قطب

قطع تعلق از سبب

قلب، دل

قلت از قناعت از تقا

قناعت

قنوط، رجا

قوت بالئے پیغمبر

قوت قلب

قول

قول عیسیٰ در بار حق

قول فعل کو ان نمیر

قیاس، استلال

قیاس بر خود

قیامت

قیامت روزی عرض

قیام جان از غماض متفادہ

۵۲

۵۱

۵۵

۶۲۲

۶۲۳

۶۳۸

۶۴۱

۶۴۵

۶۴۹

۶۴۹

۶۵۶

۵۸۹

۶۴۶

۶۴۰

۶۴۳

۶۴۰

۵۶۰

۵۹۳

۶۴۱

۶۴۴

۶۴۲

[illegible]

مثال انتقال	۵۴۹	مدح ۷	۶۶۲	مرگ تبدیل طالت	۵۵۱
مثال نفاق	۶۶۶	مداد نور خداوندی	۵۸۲	مرگ خلیق ہرگز خیال	۵۵۳
ماسبہ	۶۶۸	مدعیان باطل	۵۶۲	مرگ عشق حیات	۶۱۰
محابہ، عمر	۶۶۹	مذہب مختلفہ، تقویٰ	۶۶۶	مرد حق	۵۵۸
محبت	۶۶۹	مختلف خیال	۵۹۳	مسکب مختلفہ اتحاد	۵۵۰
محبوب خدا	۵۶۹	مذکور اولیا، اللہ	۵۶۶	مسبب، سبب	۶۶۹
مردمی از حرص	۶۶۳	مذکور پیغمبران	۵۸۹	مستان خدا و طعن اس	۵۶۶
محرکات اعمال نیک و بد	۶۶۰	مذمت ریاست	۶۶۵	مستمع	۶۵۵
محل امرک و النفاق	۵۸۰	مراد، محبوب خدا	۵۶۶	مست حق دست حق	۶۶۲
مغنت، آثار ظہور حست	۶۸۵	مراقبہ	۶۵۳	متواری (عرفاد الہ اللہ)	۵۶۰
مغنت، صبر	۶۸۳	مرتبه دل	۶۶۸	منج دل از فسخ عہد	۶۶۶
محو	۶۶۹	مرتبه عالیہ جو و سنا	۵۸۱	مشاہدہ کاغذ بنان	۶۶۱
محو شایع تخیلات	۶۶۶	مرتبه عالیہ عزالت	۶۰۰	مشاہدہ، مکاشفہ	۶۵۹
مغز نگریہ و خندہ	۶۶۹	مرد	۶۵۳	مشورت	۶۵۶
مدارج	۶۵۱	مرد گئے دونرخ از	۶۵۱	مشورت با صالحان	۶۵۶
مدارج روح	۶۶۳	مرد گئے عشق	۶۵۲	مشورت بانفس خود	۶۵۶
مدح	۶۵۰	مردگی از فقر	۶۶۸	معالم ادیان مختلفہ	۶۵۴
مدح صحابہ کبار	۵۶۳	مردہ، پیر	۵۸۲	مصلحت اجل	۵۵۳
مدح نادر	۶۵۱	مرگ، اجل	۵۵۰	مصلحت تخیلی انسان	۶۵۱
مدح ناموزوں	۶۵۱	مرگ اختیار (موتوا)	۶۶۸	مصلحت تخیلی خلق	۶۶۸
مدح مستغنی الصفات	۶۵۰	قبل ان موتوا	۵۵۰	مصلحت در فسخ عہد ایم	۶۰۰

۵۷۷	مومن، ایمان	۶۳۲	معیار حق و باطل	۶۳۲	مصلحت ہم قبل منشا
۶۶۲	مومن و منافق	۶۳۰	چشم و گوش	۶۳۰	مصلحت فریضہ جہاد
۵۶۲	مومن و منافق	۶۳۰	معیار صدق و کذب	۶۳۲	مصلحت قبض
۶۳۳	مہر احمق	۵۷۱	منز و پوست انسان	۶۳۲	مصلحت نہیں رہتا
۶۶۳	مے	۶۷۹	مفاد شرع	۶۳۹	منظاہر حقائق
۶۶۳	مے آب جان	۶۷۱	مفسدین	۵۶۲	منظاہر صفات
۵۶۰	میلہ جانبی دوستی	۶۳۲	مقام حال و قال	۶۳۶	معارفہ کفار باقرآن
	میلان روح جانب بندی	۶۹۲	مقتولان، عبادت	۶۱۸	معتقدین جس ظاہر
۶۶۳	پستی	۶۹۳	مقتولان عبادت، خدا تعالیٰ	۵۷۱	معجزہ
۶۴۱	میلان گریہ وزاری	۵۷۹	مکاشفہ	۵۷۱	معجزہ کلامی از و مہر ایمان
	ن	۶۹۸	مکافات ظلم	۶۳۷	معجزہ قرآن
۶۵۱	نایاب دارے دنیا	۶۳۰	مکافات صل	۶۷۸	مقدور شر مطلق
۶۵۲	نایاب پیدارے عالم آخرت	۵۴۶	مناجات	۵۷۱	معرفت
۵۷۷	نارخوشنودی و لیاء اللہ	۶۷۱	منافات جسم و روح	۵۷۹	معرفت رسمی
۶۳۳	نادیدک عیب بوجد طمع	۷۷۷	منہج کذب، ہوا نفس	۷۷۷	معنی ارکان نماز
۷۷۸	ناقد رے یار	۵۴۵	منقبت ال طہارہ	۵۶۶	معنی امتحان
۶۸۰	نامتناہی شکر	۶۹۷	منکران باطن	۶۱۳	معنی جبر
۵۹۰	نائبان حق	۶۹۱	مواہب	۶۸۳	معنی شیطان
۵۸۷	نہی، پیغمبر	۵۵۰	موت، اجل	۶۳۷	معنی قرآن
			موجب اعزاز کعبہ	۶۳۶	معنی لفظ
			امومن	۶۳۹	معنی لفظ اللہ

نتائج بے ادبی	۵۵۸	انقصان ذاتی افحسد	۶۲۶	واجب المرحم	۶۵۸
تجوید طبع	۶۲۲	انقصا و خسار در عمل	۴۰	واصل	۴۵
نجاست	۶۱۵	انکس حسن	۶۲۸	واصل عارف	۶۹۸
نجاست ظاہر باطن	۶۱۵	انگہداشت اندازہ	۵۶	واماندن در توبہ	۶۰۴
محرک نطق	۶۱۶	انگہداشت اوسط	۵۶۶	وجد	۴۴۲
نخوت کبر	۶۲۱	انگہداشت حرمت	۵۵۸	وجوب مشورت	۵۵۱
نزاکت دوستی	۶۸۴	انگہداشت مراتب	۴۲۲	وجود وجد	۴۴۲
نصیحت	۶۱۵	نماز	۴۰	وجہ تاخیر قبول دعا مومن	۶۲۴
نصیحت عیال اثر	۶۱۶	انگہداشت گردی	۶۲۳	وجہ حرمت می	۶۶۲
نطق	۶۱۶	نوحہ بر حال خود	۴۶۶	وجہ قبض	۴۳۵
نطق محکمان	۶۱۶	نور معرفت	۵۵۹	وجہ میلان کذب	۶۹۰
نظر بر اصلیت خود	۴۲۱	نور مومن و نار دوزخ	۵۶۳	وجہ نکس حسن	۶۲۹
نظر بر عیب خود	۴۲۲	نہایت بدایت	۵۴۹	وحدت توحید	۶۱۵
نعت	۵۴۳	نہایت کار	۵۴۹	وحدت کثرت	۶۰۴
نیم بہشت	۵۸۳	نہایت و بدایت زائد		وحی	۴۴۳
نغمہ درون اولیاء	۵۴۴	عارف	۵۴۹	وحی بالاتر از ذہن عقل	۴۴۳
نفاق	۶۱۶	نہی از تفکر در ذات		وحی دل	۴۴۳
نفس	۶۱۶	خداوندی	۶۳۹	وسعت عقل	۴۱۶
نفس دشمن پنهانی	۶۱۶	نیت غرض	۴۲۳	وسعت فصاحت عشق	۴۱۱
نفس و ایمان	۴۰	نیم مائل مائل	۴۱۳	وسعت فصاحت قلب مومن	۶۶۳
نفس و شیطان	۴۰	و		وصف پیر	۵۸۳

۶۳۹	یاری با حق تعالیٰ	۶۴۸	وصفِ شہادہ
۶۴۰	یقین	۶۹۱	وصفِ معنی
۶۸۰	یقین، ظہن	۶۹۹	وصفِ عدل
		۷۲۱	وصفِ غیرت
	سی	۷۳۸	وصفِ قرب
۶۱۴	ہزل، جد	۷۳۸	وصفِ تعجب
۷۳۲	مستی و مستی	۷۳۹	وصفِ قناعت
۷۶۶	ہمزبانی	۷۴۰	وصفِ معنی
۷۷۹	منشی، بادشاہ	۷۶۳	وصفِ مومن
۶۳۳	ہمگیر، تعمیر	۷۷۳	وصفِ وحی
۷۶۶	ہوا، نفس	۷۷۴	وصل
۷۷۸	ہوا، نفس، ایما	۷۷۸	وصل، اتصال
۷۸۱	ہوس		وصل و فصل، یون و
۷۹۳	ہول از وہم	۷۷۳	چکونہ
۷۷۸	ہیبت	۷۷۲	وضع اشئی فی غیر محلہ
	ی	۷۷۶	وعدہ
۷۷۸	یاد رفتگان	۷۷۶	وعدہ صادق و کاذب
۶۶۰	یاد کردن رزق، ماضی	۷۷۷	وفائے عہد
۷۷۸	یار	۶۹۰	وقت، صوفی
۷۷۷	یار، بد	۷۹۱	ولولہ تجرید
۷۸۰	یار، نیک	۷۹۱	وہم، تنفیل

کشف الایمان

(دررا حکم)

94A

کشف الایات

(در ردای حکم)

الف

آب آتش، ۶۹، - آب از، ۶۶۹ - آب بهر آن، ۵، ۵ - آب بیرون، ۶۵۹ -
 آب چون، ۵، ۵ - آب حیوان، ۲، ۱۰، - آب خواه، ۵۵۰ - آب دغوره، ۵۱۰ -
 آب دریارا، ۵۶۲ - آب دریامرده، ۴۹، - آب رحمت، ۲، ۴، - آب سحر، ۶، -
 آب روز، ۶۸۹ - آب عشق، ۱۰، ۱۰ - آب کم، ۶۵۵ - آب گل، ۵۶۶ - آتش چیه، ۶۰۶ -
 آتشش نهان، ۵۰، - آتش عشق، ۶، ۴، - آتش و آیه، ۶۰۳ - آتش از عشق،
 ۶۳۰ - آتش برزن، ۳۲، - آخرین، ۵۴۹ - آدم اسطرلاب، ۵۶۸ -
 آدمی اول، ۵۶، - آدمی چون زاده، ۶۱، - آدمی چون نور، ۵۶۸ - آدمی حیوان،
 ۶۹۵ - آدمی خوارند، ۰۰، - آدمی دید آ، ۶۱، - آدمی را دشمن، ۱۹، ۶، - آدمی زین،
 ۱۸، - آدمی راجع، ۶۹۹ - آدمی رافری، ۵۹۲ - آدمی راهست، ۶۹۲ -

آدمی فریہ ۵۰، - آدمی مخفیست ۶۶، - آدمی نزدیک ۵۰، - آند
 بگذار ۶۶۸، - آزمودم عقل ۵۰، - آزمودم مرگ ۳۱، - آشکارا ۶۶۱، -
 آفتاب آمد ۱۱، - آفتاب معرفت ۵۹، - آفتاب بے ۵۰، - آفت مرغ
 ۳، - آفتے نبود ۵، - آفریدم ۵۱، - آکل و ماکول (۲)
 ۵۳۸، - آتش شکست ۵۵، - آلت شاید ۳۳، - آمدہ اول ۵۵۹، - آن اثر
 (۲) ۵۰، - آن ادب ۳۵، - آن اسیران ۶۶۵، - آن بی بی ۶۴، -
 آن بہادران ۶۸۵، - آن بہ نسبت ۶۲۲، - آن پسر ۵۸۵، - آن پشیمانی
 ۶۰۲، - آن ترش روئے ۴۴، - آن تفاوت ۱۳، - آن تکبر ۴۲، -
 آن توئی کہ ۶۶۱، - آن توئی وان ۵۵۶، - آن جمال ۶۲۹، - آن جہان
 ۶۴۹، ۲۲، - آن جہان چون ۶۴۹، - آن جہان را ۶۵۰، - آن جہان
 شہرست ۶۵۱، - آن جہان وراثت ۶۵۲، - آن چنان دلہا ۶۰۱، -
 آنچنان کز ۲، - آنچنان کس ۵۹۸، - آنچنان کہ عاشقی ۶۶۰، - آنچنان کہ
 گفت ۵۶۶، - آنچنان کہ ناگہان ۶۲۵، - آنچنان و آنچنین ۵۸۸، -
 آنچہ بنید ۵، ۵، - آنچہ صاحب دل ۵، ۵، - آنچہ عیسیٰ ۶۵۵، - آنچہ گوید
 ۵۶، - آنچہ معشوق ۰، - آن خدا را ۵۶۵، - آن خداوندی ۶۶۵، -
 آن خراسانی ۲۴، - آن خلیفہ زادگان ۵۴۶، - آن خیال ۶۹۶، - آن دیار
 ۶۶۶، - آن درم ۵۸۰، - آن دعا حق ۶۴۳، - آن دعا بے بخودان
 ۶۴۳، - آن دکان ۶۲۳، - آن دگر ۵۵۳، - آن دلی ۶۴، - آن
 دلیلی ۴۰، - ۶۵، - آن دے (۳) ۶۹۴، - آن رنخے ۶۲۸، - آن زہ
 ۶، - آن زکاتے ۵۸۰، - آن زکوٰۃ ۶۶۸، - آن زمان داند ۲۵، -
 آن زمان یک ۶۵۹، - آن سرت ۵۴۳، - آن سابر قے ۵۸۹، - آن شراب

- ۵۵۰۔ آن شہید ستمی، ۶۷۸۔ آن مور، ۶۳۶۔ آن طیبان، (۳) ۵۸۸۔
 آن طوف، ۷۰۸۔ آن طمع، (۲۱) ۶۲۳۱۔ آن صلاحت، ۵۵۶۔ آن علف،
 ۳۱۔ آن فدا ہے، ۵۷۰۔ آن غریب، ۵۸۷۔ آن فراخ ہے، ۶۵۰۔ آن
 فرشتہ، ۶۴۱۔ آن فقیران، ۷۲۸۔ آن فقیری، ۷۲۸۔ آن کز، ۵۸۴۔
 آن کسے، ۷۳۱۔ آن کشین حسیت، ۵۶۶۔ آن کشین زیر، ۶۴۳۔ آن
 کلامت، ۷۴۰۔ آن کہ آنرا، ۵۹۷۔ آنکہ از، ۵۸۵۔ آنکہ افکار، ۶۳۰۔
 آنکہ اواز، ۶۲۱۔ ۶۵۸۔ آنکہ اویجہ، ۶۵۸۔ آنکہ اویجے، ۶۹۱۔ آنکہ اویجہ،
 ۶۳۸۔ آنکہ او تنہا، ۶۷۵۔ آنکہ اوموقوف، ۶۹۰۔ آنکہ اوشیار، ۷۷۲۔ آنکہ بڑ،
 ۷۲۳۔ آنکہ بر، ۵۷۵۔ آنکہ بہر حق، ۷۳۴۔ آنکہ بیرون، ۶۶۹۔ آنکہ توجان،
 ۶۶۲۔ آنکہ خوش، ۶۴۲۔ آنکہ واند، ۶۵۰۔ آنکہ در، ۶۳۹۔ آنکہ دل، ۵۸۳۔
 آنکہ زلف، ۷۴۸۔ آنکہ عاشق، ۷۷۷۔ آنکہ کرد، ۶۲۹۔ آنکہ گوید، ۶۵۳۔ آنکہ
 گویند، ۵۷۲۔ آنکہ مردے، ۶۲۹۔ آنکہ ملکش، ۶۵۱۔ آنکہ واقف، ۵۷۵۔
 آنکہ از عاشقا، ۷۰۳۔ آن کہ گوید، ۵۹۷۔ آن کہ رو ہے، ۵۵۷۔ ۷۲۸۔ آنکہ از،
 ۶۷۲۔ آن مجاز، ۵۷۳۔ آن محک، ۶۶۶۔ آن مقلد، ۵۶۰۔ آن منافق، ۶۲۲۔
 آن منم، ۶۰۶۔ آن نہی بنی، ۵۹۸۔ آن نوا، ۶۲۸۔ آن ہمہ، ۶۰۵۔ آن کیلے،
 ۵۴۵۔ آن کیلے اندر، ۷۲۰۔ آن کیلے چو، ۷۲۰۔ آن کیلے در، ۵۹۸۔ آن کیلے
 چون، ۵۴۳۔ آن کیلے راروئے، ۵۶۴۔ آن کیلے راکردہ، ۶۳۴۔ آن کیلے
 زان، ۶۰۶۔ آن کیلے میگفت، ۵۵۳۔ آن کیلے یاران، ۷۱۹۔ آہن از، ۷۷۲۔
 آہن ونگ، ۷۷۷۔ آئینہ کہ، ۶۶۶۔ آئینہ نبود، ۶۶۶۔ آئینہ ہستی، ۷۳۲۔
 ابتلا رنجیت، ۶۳۳۔ ابجد و ہوز، ۶۷۳۔ ابرناید، ۵۵۸۔ ۶۶۸۔ ابوان چون،
 ۶۸۹۔ ابہان تعظیم، ۵۷۳۔ ابہانش د، ۵۸۹۔ ابہان گفتند، ۵۸۹۔

اتصالے بے تحیف ۵۴۸۔ اتصالے کہ ۵۴۹۔ احتلا اصل ۵۵۴۔ احتلا ۱
 ۵۵۴۔ احسن التقویم (۲) ۵۶۹۔ امتحان کبر ۶۶۵۔ امتحان ۶۶۱۔ اختلاف
 خلق ۵۸۔ اختلاف عقلها ۱۳۔ اختیار خود ۶۰۸۔ اختیارے بہت
 (۲) ۶۰۸۔ از ادب ۵۵۸۔ از الوہیت ۶۶۵۔ از ۴۱۔ از برائے امتحان
 ۵۶۶۔ از برائے حکمت ۶۲۴۔ از برائے خاص ۶۶۶۔ از برائے عام ۶۶۶۔
 از پس ۵۸۵۔ از پیئے آن (۳) ۶۳۵۔ از پیئے روپوش ۶۶۳۔ از پیئے مردم
 ۶۳۶۔ از پیئے ہر ۴۴۴۔ از ترہیب ۶۶۴۔ از تشبیح ۶۸۹۔ از تورتہ ۵۵۳۔
 از توہم ۶۵۱۔ از تیمم ۵۵۵۔ از جہادی بخیر ۶۲۹۔ از جہادی مردم ۵۵۱۔
 از چہنیں ۶۵۶۔ از حد ۶۲۶۔ از حسودی ۵۴۴۔ از حضور ۵۶۳۔ از خدا بجم
 ۵۵۶۔ از خدا غیر خدا ۶۹۳۔ از خدا می خواہ ۶۲۶۔ از خدا نے ۵۶۵۔ از دہم شہر
 ۶۶۱۔ از دو پارہ ۶۲۹۔ از دہان ۶۰۹۔ از رضا ۶۴۴۔ از دہ نہیان ۵۶۱۔
 از رہ و منزل ۶۶۶۔ از سنگلوی ۶۶۱۔ از سفر (۲) ۶۶۲۔ از سیاہی ۶۱۵۔
 از شش ۵۹۶۔ از شکاف ۶۴۸۔ از علی آموز ۵۴۵۔ از علی میراث ۶۴۰۔
 از فراق ۶۲۶۔ از فسون ۶۳۰۔ از قدح گز ۶۰۶۔ از قدح جائے ۶۳۱۔ ۶۶۶۔
 از قرآن ۶۸۶۔ از قرین ۶۰۶۔ از قضا ۶۰۹۔ از قناعت ۶۳۹۔ از کتاب
 ۶۱۵۔ از کجا (۲) ۶۲۹۔ از کد امیں ۶۰۸۔ از گواہ ۶۶۹۔ از لقائے ۶۸۶۔
 از محبت (۱۱) ۶۴۹۔ از مبدل ۵۵۲، ۶۲۹۔ از مذکر ۶۶۲۔ از مقلد ۵۹۶۔
 از وجود ۶۳۴۔ از وفائے ۶۶۶۔ از ہزاران اندکے ۶۹۱۔ از ہزاران کس
 ۶۵۰۔ از ہیلہ ۶۰۹۔ از ہمہ ۶۶۲۔ از ہوس ۶۴۴۔ اسپ سکش ۶۸۳۔
 اسپ کشت ۵۵۱۔ استخوانہا ۶۶۴۔ استن این ۱۵۰۔
 اسم خواندی ۶۹۶۔ اسم مشتق ۶۳۵۔ اسم ہر چیزے (۲) ۵۶۹، (۲) ۶۶۶۔

اشتباہ پربت، ۵۱۔ اشتراک، ۵۲۔ اشتہار، ۶۴۔ اشتیقا، ۵۲۔ اشک کان، ۵۲

۴۴۔ اصبح طفت، ۳۴۔ اسل این، ۵۵۳۔ اسل مینڈ، ۶۰۰۔ اسل خود، ۶۱۳

۶۱۳۔ اصل غیر تبا، ۲۵۔ طلعت، ۱۹۔ اغنیا، ۶۴۸۔ اقروضائے، ۶۰۱۔

الغیا، ۶۱۲۰۔ اللہ اللہ، ۵۹۔ امتحان، ۵۸۴۔ امتحان بچوں، ۵۶۶۔

اعرش آمد، ۵۸۔ امریم شورے، (۲) ۵۶۔ امن شان، ۶۴۲۔ انبیاء چون، ۶۱۴

۶۱۴۔ انبیاء و قطع، ۶۰۔ انبیاء کار، ۶۱۱۔ انبیاء تنگ، ۶۵۰۔ انبیاء کار، ۶۱۱

۶۱۱۔ انبیاء گفتند با خاطر، ۵۸۹۔ انبیاء گفتند نومی، ۶۵۰۔ انبیاء گویند، ۶۰۰

انجم آمد، ۵۸۔ انچه آبست، ۵۴۹۔ انچه او بیند، ۵۴۵۔ انچه با معینت، ۶۴۶

۶۴۶۔ انچه بر صورت، ۶۰۰۔ انچه خوف، ۶۸۰۔ انچه گندم، ۵۴۹۔ انچه

محسوس، ۶۰۰۔ انچه منصب، ۶۶۴۔ اند آواز، ۵۸۵۔ اند آئینہ، ۵۸۶۔

اند استغنا، ۵۶۲۔ اندران ایام، ۶۸۸۔ اندران بازار، ۶۲۸۔ اندران کار، ۶۲۸

(۲) ۵۴۰۔ اندر ایشان تافتہ، ۵۵۵۔ اندر ایشان حرص، ۶۴۸۔ اندرین

امت نبد، ۶۰۳۔ اندرین امت نبد، ۶۰۰۔ اندرین بحث، ۵۶۱۔ اندرین

۶۰۵۔ اندرین وادی، ۵۶۳۔ اندکے، ۶۶۳۔ انصوا، ۶۶۶۔ انجمن خند، ۵۹۶

۵۹۶۔ انگر او، ۶۰۰۔ او برآرد، ۶۳۹۔ او بر منہ، ۲۵۰۔ او بصنعت، ۶۳۸

او بنور و حے، ۶۰۰۔ او بود حاضر، ۴۳۰۔ او بود سلطان، ۶۴۰۔ او نسبت، ۶۳۰

۶۳۰۔ او چنان، ۵۸۶۔ او چو عقل، ۳۹۰۔ او چو کہ، ۶۰۵۔ او چو اندیشہ، ۶۲۵

او دو صد، ۱۰۰۔ او زد وئے، ۶۰۰۔ اوست، ۱۶۰۔ او شفیع، ۵۴۴۔ اول

آنکس، ۵۶۰۔ اول ابلیس، ۵۶۰۔ اول اے جان، ۶۰۰۔ اول فکر، ۶۴۳

اول و آخر توئی، ۶۴۳۔ اول و آخر مہبوط، ۵۵۰۔ اول و آخر، ۶۴۳

الطال، ۵۶۰۔ اولیاء چون، ۵۵۳۔ اولیاء اور، ۵۵۳

۵۶۳۔ اویں جن، ۵۶۳۔ اونخواہ، ۶۶۶۔ اوندارو، ۶۸۸۔ اونٹاند، ۶۵۰۔
 اونگورد، ۵۶۱۔ اونیقند، ۵۶۱۔ اوہی گوید، ۶۳۰۔ اہلوا انگند، ۶۰۰۔
 اہل الہام، ۳، ۴۔ اہل صیقل، ۸۰۔ ایتنا کر، ۵۵۵۔ اے انی، ۳۳۔
 اے برادر تو، ۵۹۳۔ اے برادر چون، ۵۹۴۔ اے برادر طفل، ۴۳۳۔ اے
 بساز، ۵۴۴۔ اے بسا امساک، ۵۸۱۔ اے بسا بیدار، ۵۸۳۔ اے بسا
 ۵۴۴۔ اے بسا خامے، ۵۸۱۔ اے بسا دانش، ۵۶۳۔ اے بسا ذراق،
 ۵۶۵۔ اے بسا ظلمے، ۵۵۵۔ اے بسا عالم، ۱۱۔ اے بسا علم، ۶۶۸۔
 اے بسا کار، ۶۵۸۔ اے بسا کس رفتہ، ۵۹۳۔ اے بسا کفار، ۴۱۱۔ اے
 بسا مخلص، ۶۴۴۔ اے بسا نفس، ۵۵۱۔ اے بسا ہندو، ۶۶۶۔ اے تن،
 ۴۰۴۔ اے توار، ۶۰۳۔ اے تواضع، ۴۲۲۔ اے تو پاک، ۴۵۴۔ اے
 تو دور، ۶۴۵۔ اے توارستہ، ۶۴۳۔ اے حیات، ۱۰۱۔ اے خبرات،
 ۶۰۳۔ اے خدا از، ۵۴۳۔ اے خدائے پاک، ۵۴۶۔ اے خرد کو، ۶۵۵۔
 اے خنک آزا، ۶۸۸۔ ۵۸۸۔ اے خنک آنکس، ۴۱۱۔ اے خنک آن کو،
 ۶۱۹۔ اے خنک چشمے، ۴۶۶۔ اے خنک زشتے، ۶۸۸۔ اے ولے، ۶۱۵۔
 اے دوائے، ۵۰۵۔ اے دویدہ، ۶۵۸۔ اے دہندہ، ۵۴۴۔ اے زبان،
 ۶۵۴۔ اے زولہا، ۶۶۵۔ اے زغم، ۶۶۰۔ ۶۶۸۔ ایتا دپیش، ۱۱، ۱۲۔
 اے شہان، ۶۶۶۔ اے طمع، ۶۲۳۔ اے عجب، (۳) ۶۶۲۔ اے غلات،
 ۵۶۹۔ اے فغان، ۸۰۔ اے قدیم، ۵۴۶۔ اے کشیدہ، ۶۵۹۔ اے کہ
 اندر، ۵۸۸۔ اے کہ خاک تیرہ، ۵۴۴۔ اے کہ خاک شورہ، ۵۴۶۔ اے کہ صبر،
 ۶۴۹ (۴) ۶۸۳۔ اے کہ می ترسی، ۵۵۳۔ اے گرفتار، ۶۶۰۔ اے مبدل،
 کردہ، ۵۴۴۔ اے محال، ۶۰۶۔ اے مخنث، ۶۶۵۔ اے مرا، ۵۴۵۔

اسے سلطان، ۵۹۵۔ اے مقلد، ۵۹۸۔ این بلو، ۶۴۷۔ این اباحت، ۵۴۸۔
 این بخور، ۶۰۱۔ این بدان، ۶۱۶۔ این بدن، ۶۰۰۔ این برون، ۵۸۲۔
 این بقا، ۴۲۹۔ این تانی (۲)، ۶۸۳۔ اینت خورشید، ۵۹۸۔ اینت
 دریائے، ۵۶۹۔ این نردو جس، ۵۹۴۔ این نردو عقبہ، ۵۹۳۔ این
 نردو هست، ۶۱۰۔ این تفسط، ۶۳۰۔ این تقانی، ۶۴۹، ۶۲۲۔ این
 تفاوت، ۱۳۔ این تعلق را، ۴۴۔ این تعلقتا، ۵۴۹۔ این تکبر از، ۵۴۱۔
 این تکبر زہر، ۴۴۲۔ این تو، ۶۴۵۔ این جسد، ۶۲۵۔ این جہاد، ۶۲۰۔
 اینجہان خم، ۶۴۶۔ اینجہان خواب، ۶۵۱۔ اینجہان خود، ۶۴۹۔ اینجہان زائد،
 اینجہان زندان، ۶۴۵۔ اینجہان زین، ۶۲۲۔ این جہان کوہ، ۴۰۔
 این جہان محدود، ۶۴۹۔ اینجہان منظم، ۳۰، ۶۰۔ اینجہان یک، ۵۹۲۔
 این چنان، ۶۲۰۔ این چنین آمد، ۵۹۶۔ این چنین باشد، ۵۱۔ این چنین
 تہدید، ۶۰۱۔ این چنین قولے، ۵۸۸۔ این چنین لطفے جو، ۹۰۔ این چنین
 لطفے کہ، ۴۸۔ این چنین مشکین، ۴۹۔ این چنین معدوم، ۳۰۔ این چنین نخلے،
 ۴۸۔ این حروف، ۴۰۰۔ این حد، ۶۸۲۔ این حقیقت، ۶۵۲۔
 این خرد، ۴۱۴۔ این خریداران، ۶۴۶۔ این خمار، ۵۶۶۔ این ورازی،
 ۴۳۰۔ این دعا، ۶۴۲۔ این دل، ۵۴۶۔ این دوروزک، ۴۹۔ این
 دوشہ، ۶۴۱۔ این دولی، ۶۰۸۔ این دمان بستی، ۶۶۳۔ این دمان بند،
 ۶۶۴۔ این رسولان، ۵۵۶، ۵۸۸۔ این روا، ۱۱۔ این روشہا، ۵۹۴۔
 این ریاضتہائے، ۶۶۶۔ این زبان، ۶۶۴۔ این زحد، ۶۳۰۔ این دنیا،
 ۴۲۰۔ این زکوٰۃ، ۶۸۰۔ این زمان، ۵۵۲۔ این زمین، ۶۵۹۔ این سبب،
 (۲)، ۶۱۱۔ این سبہا، ۶۰۰۔ این سبب ہمو،

این سخن شیر، ۵۵-، ۶۶-، این سخن و آواز، ۶۷-، این شکایت، ۵۵-
 این صور (۲) ۶۳-، این طلب، ۶۵-، این عجب، ۶۰-، این غمها
 ۵۹۲-، این عصائے ۶۵۲-، این عنان، ۶۵۸-، این غرور، ۶۹-
 این فضیلت، ۵۶-، این فنا، ۳۱-، این قبول، ۵۹۵-، این قدرتی
 ۴۹-، این قدر گفتم، ۶۵۳-، این قدم، ۶-، این قضا، ۶۱۲-، این
 قناعت، ۴۹-، این قیاس، ۰۲-، این کنهم، ۶۱۰-، این که کرنا، ۴۳-
 این که موئے، ۶۱-، این گزیده، ۶۹۹-، این گل، ۴۴-، این گوا، ۴۴-
 این گواهی، ۶۸۰-، این مثل، ۶۳۳-، این محب، ۵۵۵-، این محبت، ۴۹-
 این معیت، ۶۱۱-، این نجاست، (۲) ۶۵۱-، این نجوم، ۱۲-، این
 ندانند، ۵۲-، این نماز، ۶۸۰-، این نمی بینی، ۳-، این نه آن،
 ۶۶۲-، این نه مردانند، ۶۹۵-، این همه اوصاف، ۵۵۹-، این همه چون
 ۶۰۵-، این همه غمها، ۶۵۸-، این همه مردن، ۵۵۱-، این همی گوید، ۵۹۵-
 این هوا، ۶۸-، ایها العشاق، ۵۵-،

ب

باتانی، ۶۸۳-، باتواتر، ۵۹-، باتواو، ۶۴۶-، باتو باشد، ۶۰، ۶۳۹-
 باتو گویند، ۵۹۸-، باجمال، ۱۸-، باحسین، ۲۶-، بادستند، ۵۵۰-
 بادور، ۵۹۹-، بادور، ۶۳۳-، بادشاهان، ۶۳-، ۶۴۸-، بادشاهی، ۶۳-
 بادشاهی، ۶۲۳-، بادوپا، ۱۰-، بادوپر، ۵۶۱-، بادو عالم، ۰۲-، بادو
 ۶۴-، بادو جان افزا، ۲۶-، بادو در، ۶۴-، بادو او، ۶۳-، بادو
 کان، ۶۴-، بار بازرگان، ۵۸-، بار خود، ۶۴۱-، بار دیگر آدم، ۴۴-،

بار دیگر کاشتنش ۵۹۰۔ بار دیگر چیم ۵۵۱۔ بار از ۵۵۴۔ بار باد ۹۰۳۔
 باز آن ۵۹۰۔ باز آید ۵۸۵۔ باز از بعد ۴۲۰۔ باز از حیوان ۵۵۹۔
 باز باش ۵۳۵۔ باز بانگے ۹۵۳۔ باز بر زن ۵۵۵۔ باز بگریزی ۹۵۳۔
 بازت آن ۶۰۳۔ باز چون آید ۶۰۰۔ باز چون جان ۵۵۹۔ باز حیوان ۳۳۶۔
 باز خاک ۹۳۹۔ باز در خم ۵۸۱۔ باز دیوانہ ۴۰۳۔ باز سوئے ۴۲۹۔ باز عزم
 دین ۹۵۳۔ باز غیر عقل ۵۰۰۔ ۱۳۔ باز فرمان ۴۱ (۲)۔ باز گوید ۴۱۱۔
 باز میگردند ۶۲۹۔ باز زمان ۵۹۰۔ باز نور ۵۸۲۔ باز سبها ۶۹۹۔ باز سگان
 ۹۵۰۔ باز سان ۶۰۱۔ باز تلخ ۶۹۱۔ باشد آن ۴۰۰۔ باش فارغ
 ۶۱۸۔ باطل است ۱۳۰۔ با عنایت ۶۹۲۔ باغ چون ۴۶۰۔ باغبان و
 سبزا ۶۹۶۔ باغبان و میوا ۶۹۶۔ باقضا ۶۱۱۔ با کریمے ۴۲۰۔ بال بنے
 ۴۰۹۔ بالیمے ۴۲۰۔ با محمد ۵۴۳۔ بانگ چاوشان ۶۰۰۔ بانگ گردشها
 ۶۴۳۔ بانگ می آید ۵۸۰۔ با هوا ۶۸۰۔ بازید اندر مزید ۵۶۹۔ بت سیاد
 ۴۰۰۔ بت شکستی ۴۰۰۔ بحث جان ۹۰۱۔ بحر پوشید ۶۰۹۔ ۴۲۰۔ بحر راحه
 ۶۹۸۔ بحر طے ۵۶۹۔ ۹۰۰۔ بحر و حدایت ۶۰۹۔ بد زگستاخی ۵۵۸۔
 بدگمانی کردن ۶۲۳۔ بدگهر ۶۱۶۔ بدنامند ۵۸۸۔ براسیر شهوت ۶۹۵۔
 بر امید زنده ۴۰۹۔ بر برابر ۶۰۰۔ بر تراز ۶۵۱۔ بر تو ۴۲۴۔ بر حد
 ۴۳۳۔ بر خلاف ۱۳۰۔ بر خیالے ۵۹۲۔ بر در و خان ۶۹۰۔ بر دمید
 ۶۱۳۔ برده در ۶۳۳۔ بر زمین ۵۹۴ ۱۲۰۔ بر سر دیوار ۵۹۴۔
 ۱۲۰۔ بر سر در ۶۸۹۔ بر سر در ۶۵۹۔ بر سطح راست ۶۴۰۔ بر عددها
 ۴۰۰۔ برف گشته ۶۲۸۔ برقضا ۶۱۳۔ بر کف من ۶۲۰۔ بر کلوخه
 ۴۰۰۔ برگ بے برگ ۶۸۶۔ برگ تن ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ برگزیده حست ۴۰۰۔

پر لب بام، ۶۳۶۔ بر لبش، ۶۵۶۔ بر نیداری، ۶۸۹۔ بر ہمہ درس، ۶۹۵۔
 بر ہمہ کفار، ۶۹۵۔ بر یکے، (۱۲) ۲۱، (۲) ۲۲۔ بس تقرب، ۵۸۵۔
 بس جنون، ۵۰۴۔ بس خطر، ۵۹۴۔ بس دعا، ۶۲۲۔ بس ربا طے، ۵۵۵۔
 بس سرائے، ۶۸۶۔ بسط دیدی، ۳۵۰۔ بس کس، ۶۶۹۔ بس کسا، ۴۶۰۔ بس
 ۶۶۹۔ بس گرفتگی، ۶۳۹۔ بس گریزند، ۶۲۱۔ بس محب، ۵۵۵۔ بشر حافی را،
 ۵۰۶۔ بشنوی غمہائے، ۵۸۰۔ بطن چارم، ۳۶۰۔ بعد از ان، ۶۹۹۔ بعد
 ۳۵۰۔ بعد نو میدی، ۶۵۰۔ بعد یکدم، ۴۲۰۔ بجز روز اندیشه، ۱۳۰۔
 بل حقیقت، ۵۵۰۔ بل زیان، ۶۵۴۔ بل قضا، ۶۱۳۔ بلکہ آن، ۶۱۱۔
 بلکہ بوش، ۶۹۵۔ بلکہ بے اسباب، ۶۶۹۔ بلکہ بیرون، ۶۶۱۔ بلکہ خواہان،
 ۵۵۳۔ بلکہ درویشان، ۵۰۲۔ ۲۰۰۔ بلکہ شرط، ۶۰۱۔ بلکہ طقس، ۴۰۰۔
 بلکہ گردریا، ۵۶۱۔ بلکہ می افقی، ۵۹۴۔ ۱۲۰۔ بل مکان، ۵۰۶۔ بنگل
 ۵۴۸۔ بند پنهان، ۵۰۴۔ بند تقدیر، ۶۰۸۔ بندگی در غیب، ۶۹۲۔
 بند معقولات، ۵۱۵۔ بندہ باش، ۶۴۱۔ بندہ را، ۵۶۵۔ بندہ کان،
 ۵۰۴۔ بندہ مومن، ۶۴۴۔ بندہ می نالد، ۴۴۰۔ بنگر ایشانرا، ۵۸۳۔
 بود او، ۵۰۹۔ بود عارف، ۵۰۹۔ بودے اگر، ۶۳۴۔ بوکہ مصباحے،
 ۵۰۶۔ بہر آن، ۵۸۱۔ بہر استبقائے، ۴۶۰۔ بہر این پیغمبر، ۵۰۸۔
 بہر این گفت، ۵۵۰۔ بہر این لفظ، ۶۳۰۔ بہر تمیز، ۶۰۲۔ بہر دیدہ،
 ۵۸۱۔ بہر یزدان، ۵۹۶۔ بے اثر، ۶۹۱۔ بے ادب تنہا، ۵۵۰۔ بے لوز
 باشد، ۵۰۲۔ بے ادب تر، ۵۰۲۔ بے تعلق، ۴۰۰۔ بے حجابت، ۵۵۲۔
 بے حس، ۶۲۰۔ پنج عمرت، ۶۰۳۔ پنجودازمے، ۶۴۰۔ پنج و شاخ،
 ۶۶۵۔ پنہائے خوے، ۶۸۹۔ بے تعلیدے، ۵۰۹۔ بے نضد، ۵۶۲۔

بے سبب، ۶۶۹ (۲) ۶۶۰ (۲) - بیشتر احوال، ۶۶۰ - بیشتر اصحاب، ۶۶۸ -
 بے طمع، ۶۶۳ - بے غرض، ۶۰۲ - بیگمان ترک، ۵۵۰ - بے مرادان، ۶۶۵ -
 بے مرادی، ۶۶۵ - بے نہایت، ۶۳۰ - بے ہوا، ۶۶۳ - مہنی اندر دل،
 ۶۶۶، ۶۱۶ -

پ

پاہی گشتن، ۶۰۲ - پاسبان آفتاب، ۵۰۵ - پاس واد، ۶۶۲ - پاک کن،
 ۵۹۰ - ۶۰۰، پائے استدلیان، ۵۶۱ - پائے در زریا، ۶۰۶ - پائے شان،
 ۶۲۱ - پر بود اجسام، ۶۰۰ - پر تو خورشید، ۶۰۰ - پر تو خورشید شہ، ۶۲۹ -
 پردہ بردار، ۶۰۳ - پر فکر، ۶۵۵ - پس زین، ۶۰۲ - پس اگر، ۵۹۰ -
 پس باندک، ۵۵۵ - پس بدان مشغول، ۵۰۸ - پس بطلق، ۶۰۸ - پس شہ،
 ۵۸۰ - پس بصورت، ۵۶۸ (۲) - پس معنی، ۵۶۸ - پس میرد، ۶۰۰ -
 پس بنائے خلق، ۶۲۰ - پس بنی آدم، ۶۲۰ - پس بغیبت، ۶۹۲ - پس
 بیانی، ۶۹۲ - پس بیفزا، ۶۱۰ - پس پیمبر، ۱۹۰ - پس ترا، ۶۳۰ - پس ترد،
 ۶۱۰ - پس توحیران، ۶۹۳ - پس تو ہر حفتے، ۶۱۵ - پس تو ہم، ۶۸۶ -
 پس جواب، ۵۹۲ - پس جواہر، ۶۸۱ - پس چرا از، ۵۹۴ - پس چرا پناہ،
 ۵۰۲ - پس چو، ۵۹۳ - پس چہ، ۵۶۹ - پس حکم، ۵۶۲ - پس حکیمان، ۶۰۲ -
 پس خدا، ۶۰۳ - ۶۰۰ - پس خلیفہ، ۵۶۲ - پس دے، ۶۱۹ - پس زبان،
 ۶۶۰ - پس زو انگشتک، ۶۸۲ - پس ز شرح، ۶۲۶ - پس زمین، ۵۶۸ -
 پس زمین، ۵۵۰ - پس سبب، ۶۶۹ - پس ستون، ۶۲۲ - پس سرے،
 ۵۴۴ - پس سقام، ۶۰۴ - پس سلج، ۶۵۳ - پس صفائے، ۵۶۲ - پس علم،
 ۵۵۱ - پس غذائے، ۶۰۳ - پس غزا، ۶۲۰ - پس فرشتہ، ۶۴۱ - پس فنون،

۶۶۳- پس قلم، ۶۱۱- پس قیاس، ۵۶۰- پس قیامت روز، ۴۱، پس
 قیامت شو، ۵۵۰- پس کند، ۶۱، پس محک، ۶۵۳- پس محل، ۴،
 پس گلو، (۲) ۶۵۳- پس ملایک، ۶۴۴- پس میفرا، ۱، ۵- پس نشیند
 ،،- پس نکاح، ۶۱۸- پس نکو، ۱۵،- پس وصال، ۶۴۸- پس ہلاک،
 ۵۶۳- پس ہمہ، ۶۳۵- پس ہمیں، ۶۹۳- پس یقین، ۶۳۵- پشت او،
 ۶۲۸- پشت دار، ۶، ۵- پشتہ گریزو، ۳،- پشتہ آن، ۶۲،- پشتہ وسواس،
 ۶۰، ۴،- پنج حس، ۶۲۰- پنج حسے، ۶۲۸- پنج وقت، ۴۰،- پنہ من،
 ۵۸۰، ۶۸۹- پورا دہم، ۵۶،- پوز بند و سوسہ، ۱۱،- پوستہا، ۱، ۵-
 پے پیالے، ۴،- پیر چہ عقل، ۵۸،- پیر تابستان، ۵۸۶- پیرا، ۵۸۰
 پیر عشق، ۱۱،- پیر و تور، ۱۴،- پیش ازان، ۶۸۸- ۳۵،- پیش اہل تن،
 ۵۵۶- پیش اہل دل، ۵۵۶- پیش باہمت، ۶۵۶- پیش بحد، ۶۹۸-
 ۳۱، ۵۸،- پیش بنیے، ۱۴،- پیشتر از، ۴۶،- پیش ترک، ۵۵۳-
 پیش خلق، ۵، ۲- پیش قرآن، ۳،- پیشہا و خلقہا، ۶۲۹- پیشہ اول،
 -۶۸۳

ت

تا ادبہا، ۵۸۸- تا ازو، ۴۴،- تا بہنی، ۵۶۳- تا بجنبہ، ۶۴۱- تا بداندکا
 ۶۶۰- تا بداندکودک، ۵۹،- تا بدانی عجز، ۶۲۴- تا بدانی ہر، ۵۹۰-
 تا بدریا، ۵۹۰- تا بدیدید، ۳۶،- تا بدینجا، ۱۹،- تا بدین دام، ۶۸۱-
 تا بدین ملکے، ۴،- تا برون، ۶۵۰- تا بطمع، ۴۰،- تا بقائے خود، ۶۶۶-
 تا بگوئی، ۶۳۲- تا بمارا، ۵۶۵- تا بماند، ۶، ۸- تا ب نور، ۵۴۹-
 تا بودگز، ۵۵۰- تا بہ نیم، ۵۶۵- تا بہر، ۵۸۱- تا پری، ۶۱۲- تا توانی بندہ

۶۴۱- تا توانی در ۴۹- تا تو بودی ۵۶- تا تو تاریک ۶۸۱- تا تو تن ۱۰۰-
 تاجر ترسده ۶۵۴- تا تکیه دریا ۵۴- تاج کر منا ۵۶۹- تا جلا باشد ۱۶-
 تا چین ۶۰۴- تا چه صورت ۶۳۰- تا چه عالمها ۱۶- تا چه سستیها ۶۴۳-
 تادین سگری ۳۲- تادین فکری ۶۴۳- تادل مرد خدا ۵۷- تادلت ۱-
 ۶۲۴- تادلش ۱۸- تادے ۶۱۲- تارید ۵۵۹- تازنج آن ۶۲۰- تازنہ ۱-
 ۶۰۷- تاز فرزند ۱۸- تاز مغرب ۶۰۴- تازہ کن ۵۸- تازہ میا باشد ۱۰۰-
 تاسفہم ۶۵۵- تاسیم ۶۹- تاشود بالائے ۶۴۳- تاشود شیرین ۶۰۸-
 تاعوض ۵۸۱- تا غلے اصل ۶۰۲- تا خلاف ۶۶۲- تا فرو گیرند ۶۱۰- تا قیامت ۱-
 ۳۶- تا کشاید ۶۳۱- تا کنی ۴۴- تا کہ اصل ۵۶- تا کہ این ۲۱- تا کہ باقی ۱-
 ۶۸۸- تا کہ رحمت ۶۳۱- تا کہ روزے ۵۵۰- تا کہ رہ ۵۸۸- تا کہ فرعون ۱-
 ۵۶۲- تا کہ کروفر ۵۶- تا کہ مستانت ۶۸۱- تا گواہی ۶۹۶- تالب سحر ۱-
 ۵۹۰- تا کرآن ۶۱۶- تا کرزین ۲۲- تا من ۶۷- تا نباشد برق ۶۰۳-
 تا نباشد در ۵۹۶- تا نخوانی ۶۸۰- تا نسوزی ۸۱- تا نگر دی ۵۵۰- تا فرد ۱-
 است ۶۸۹- تا نگرید ۴۳- تا ہوا ۵۸- ۷۰- تجربہ تعلیم ۱۳-
 ترک این تون ۶۳۸- ترک این فکر ۶۰۳- ترک دنیا ۶۶۸- ترک سجدہ ۱-
 ۶۸۲- ترک شکرش ۶۸۰- ترک کفرش ۵۹۶- ترک کن این ۱۱۳ (۲)-
 ترک کن مشوقے ۷۰۳- ترک لذتہا ۵۸- ترک یہ باید ۶۸۱- تشنگان ۱-
 ۶۹۴- تلخ از ۵۴- تلخ نبود ۵۵۳- تن بجان ۶۳۵- تن چو بارگ ۱-
 ۶۰۲- تن چو شد ۶۰۱- تن چو مادر ۵۵۲- تن ز جان ۵۹۹- تن ز کین ۱-
 ۶۰۱- تنگ و تاریک ۶۴۶- تن ہی نازد ۶۰۰- توازان ۵۵۲- ۲۹-
 توبجد ۲۴- توبچشم ۶۷- توبجال ۵۷- توبدان ۶۰۰- توباندی ۱-

۶۳۹- توبرا، ۹۰۳- توبره‌خانه، ۹۹۳- توبره‌سوت، ۹۴۵- توبه کرم،
 ۶۰۰- توپکن، (۲) ۹۰۳- توبیک خوری، ۶۰۱- توقرب، ۶۳۸- توقم
 ۶۳۶- توجوان بودی، ۶۲۳- توجون، ۹۵۳- توحسودی، ۶۲۹- توغلاش
 ۵۹- تودلا، ۶۴۸- تودل خود، ۶۴۶- تورواداری، ۶۱۱- توزیم، ۹۵۳-
 توزیستم، ۶۰- توزدی، ۶۱۰- توزمرستان، ۶۰۱- توزصد لطیف، ۵۵-
 توزصد نبوع، ۹۵۹- توز طفلی، ۶۶۹- توز قرآن، ۶۳۹- توکه شیرین،
 ۶۰۳- توکه یوسف، ۶۰۳- توبهین، ۶۰۵- تومرید، ۵۶۵- توکن، ۶۳۱-
 توگوآن، ۵۰- توگومارا، ۶۵۶- تونظرداری، ۵۶۳- تونی بینی، ۶۰۹-
 تومیدانی، (۳) ۶۵۳- توپلا، ۶۱۰- توهم از، ۵۵۶- توهمی گوئی، ۶۴۹-
 تیغ علم، ۶۳۲- تیغ علم، ۶۴۰- تیغ دادن، ۶۱۹- تیغ لا، ۶۱۰-

ج

جامه، ۶۰۲- جان ابراهیم، ۵۸۹- جان او، ۶۲۰- جان بده، ۶۲۳-
 جان بیتی، ۶۶۲- ۶۴۰- جان جبرئیل، ۵۸۹- جان جلد، ۶۱۰- جان حیوانی
 ۵۰۰- ۶۶۱- جان داود، ۵۸۹- جان سپرکن، ۶۲۰- جان شناسان،
 ۵۸۱- جان شود، ۵۸۱- جان کشاید، ۵۹۹- جان گرگان، ۵۸۰- ۶۶۱-
 جان ما، ۶۶۳- جان مجرد، ۵۹۱- جان نباشد، ۶۶۳- جان نهان، ۶۰۱-
 جانور فربه، ۵۰- جانهای مرده، ۵۰۳- جابل ار، ۶۰۹- جبریه بود، (۲)
 ۶۱۳- جبر را، ۶۱۱- جبرش گوید، ۶۰۸- جذب آبست، ۶۵۶- جذب سمع،
 ۶۹۵- جذب این، ۶۲۱- جذب یزدان، ۶۱۴- جذب یکرانه، ۶۱۲-

- جود بر ۷۷۷۔ جود چون ۵۴۶۔ جود خون ۷۰۴۔ جود اشارت ۷۷۷۔
 جود باب چشم ۷۵۷۔ جود باندازه ۵۶۶۔ جود بفرمان ۶۰۹۔ جود بصد ۶۴۹۔
 جود پیش ۶۴۳۔ جود توکل ۵۹۶۔ جود خضوع ۶۴۰۔ جود غم ۶۳۲۔
 جود کسے ۶۱۲۔ جود کہ آن ۶۲۱۔ جود گر آن ۶۹۱۔ جود نیاز ۷۳۸۔ جود بولے
 ۶۳۴۔ جود ہمان ۵۵۹۔ جود از جان ۶۰۰۔ جود خاک ۷۰۵۔ جود سایہ
 ۶۰۰۔ جود ہا چون ۵۲۷۔ جود بین ۶۲۲۔ جود ضدین ۵۶۲۔ جود کن
 ۶۱۵۔ جود گفتہ ۶۶۱۔ جود شرط ۶۶۴۔ جود کیسان ۶۴۲۔ جود اجزائے
 ۶۱۶۔ جود بر ہرست ۷۰۴۔ جود لونہا ۵۴۹۔ جود صرفتہا ۷۱۲۔
 جود حیوانات ۵۶۹۔ جود خلقان ۵۹۳۔ جود دانستہ ۶۱۳۔ جود در زنجیر
 ۶۷۵۔ جود را ۶۶۰۔ جود رنجوران ۷۰۲ (۲۱)۔ جود شان ۷۰۲۔ جود شانان
 (۲) ۶۴۱۔ (۲) ۶۹۳۔ جود صحرا ۶۶۴۔ جود عالم ز اختیار ۶۱۲۔ جود عالم
 زمین ۷۲۹۔ ۷۱۔ جود عالم شد ۶۰۸۔ جود قرآن است ۷۰۷۔ جود قرآن
 امر ۶۰۸۔ جود ماضیہا ۶۰۳۔ جود ناخوش ۶۱۸۔ جود بنسب این ۶۳۴۔ جود بنسب
 باد ۶۳۵۔ جود بنسب خلق ۶۸۹۔ جود بنسب کفہا ۶۰۵۔ جود بنسب و آراش ۶۲۰۔
 جنس و نا جنس ۶۱۷۔ جنک در ۶۱۰۔ جنک فعلی ۷۲۲۔ جنک ۷۲۲۔
 جنیان و انسیان ۷۳۶۔ جو جوے ۶۱۵۔ جو و محتاج است ۵۸۰۔
 جو و مجوید ۵۸۰۔ جو ز بوسیدہ ۶۵۰۔ جوشش و افزونے ۶۶۷۔
 جوش کرد ۵۴۶ ۷۰۴۔ جوشن و خود ۶۷۷۔ جوش نقص ۶۶۶۔ جوع
 (۴) ۶۱۸۔ جوہر آن ۶۴۵۔ جوہر است ۵۶۹۔ جہد بے توفیق ۶۲۱۔
 جہد کن تا مزد ۶۷۶۔ جہد کن تا میتوانی ۶۱۹۔ جہد کن تا نذر ۶۷۶۔ جہد کن
 جدے ۶۲۱۔ جہد کن و اندر ۶۲۲۔ جہر

چ

چار عنصر ۲۲، چار مرغ ۲۱، چارہ آن ۱، چالش است ۱۹۔
 چاہ را ۳۰، چاو مظلم ۹۸، چرب و شیرین ۸۱، چرخ را ۶۰۔
 چرخ گردان ۹۹، چرخ گردید ۵۲، چشم احمد ۵۴۴، چشم بستہ ۹۹۔
 چشم بگذشتہ ۵۸۱، چشم چون، چشم حس ۶۲۸، چشم داری ۵۹، چشم دل ۶۰۔
 چشم دولت ۵، چشم روشن ۵۸۶، چشم شان ۶۰۰، چشم طرف ۶۰۔
 دان ۵، چشم عارف راست ۵۹، چشم بہتر ۶۵۰، چشمہا مخمور ۵۵۔
 چشمہائے قوت ۶۸۸، چشمہ آب ۶۵۹، چشمہ آن ۵۱۳، چندازین ۶۴۰۔
 چند اندر ۶۰۴، چند با آدم ۵۴، چند بازی ۵۸، چند بت ۵۴۳۔
 چند حرف ۴۲، چند کوہیم ۵۸۹، چند گاہے ۶۶، چند گفتی ۶۶،
 چند گوئی ۵۹۵، چنگلے کو ۶۹۵، چو سلیمان ۵۸۹، چو شود ۵۱۱۔
 چو کفم ۶۳۴، چو ابوبکر ۵۴۴، چو ازینجا ۶۴۹، چو اسیر ۶۶،
 چو انائے ۶۰۶، چو باختر ۵۰۰، چو بابلن ۵۰۲، چو بیوستی ۶۵۱۔
 چو بوشد ۶۵۹، چو بکونی ۶۰۳، چو بکوت ۵۸۳، چو
 بخوابد ۶۲۵، چو بخوردی ۶۱۸، چو بدزدی ۶۱۱، چو بدید ۶۸۲۔
 چو برآمد ۶۲۲، چو برآمد ۶۲۸، چو برائے ۵۳۳، چو برنج ۵۳۹۔
 چو برہنہ ۵۹۱، چو بسرخی ۶۰۶، چو بسے ۵۶۴، چو بکادی ۶۵۹۔
 چو بگرید ۶۹۸، چو بگشتی ۶۱۹، چو بگوید ۶۹۰، چو بگری ۶۱۰۔
 چو بروی ۵۰، چو بنادر ۵۶، چو بنالدا ۶۹۸، چو بیرنگی ۵۵۰۔
 چو بہر فکرے ۵۸، چو بستی ۶۱۶، چو بطلوت

- ۵۹۱- چمن بختزاید، ۶۳، ۶۳- چمن پیر از، ۵۸- چمن پیر در میان،
 ۵۹۶- چمن شملی، ۶۲- چمن تراذکر، ۵۵۸- ۶۴۳- چمن تراروند، ۱۹- چمن
 ترازو، ۳۴- چمن تراغم، ۶۸- چمن تراوهم، ۵۹۲- چمن تصرف، ۶۶-
 چمن تعاضا، ۶۲۳- چمن تو بار، ۵۹۳- چمن تو برگردی، ۵۹۳- چمن تو جزو،
 ۵۹۳- چمن تو در قرآن، ۴۵- چمن تو در دے، ۴۵- چمن تو یابی، ۴۵-
 چمن جفا، ۶۳۹- چمن جفید، ۶- چمن جهنم، ۴۵- چمن حریص، ۶۱۸-
 چمن خدا اندر، ۵۹۰- چمن خدا خواب، ۲۲۱، ۲۲۱، ۴۶- چمن خدا فرموده، ۶۰۵-
 چمن خلاصت، ۶۰۴- چمن خوری، ۶۰۲- چمن دبیرستان، ۶۹۱- چمن درآید
 اندرون، ۴۶- چمن درآید نام، ۶۵۴- چمن درازی، ۵۶۲- چمن دران افتد
 ۶۰۶- چمن دران خم، ۶۸- چمن در معنی، ۶۵۵- چمن در دیوار، ۵۸۲-
 چمن درین دل، ۶۰۶- چمن درین ره، ۶۱۳- چمن دل بوزینه، ۶۰۶- چمن
 دوسه، ۶۶۰- چمن دوم از، ۲۹- چمن دوم بار، ۶۶۱- چمن رسد، ۸۰-
 چمن راکر دت، ۶۰۴- چمن زبانه، ۳۱- چمن زتنهائی، ۵۶۴- چمن زچا،
 ۶۹۲- چمن زحس، ۶۰- چمن زخود، ۳۱- چمن زوارا ضرب، ۶۰۵- چمن
 زرا اندود، ۶۰- چمن زرخست، ۴۵- چمن زرویش، ۵۴۵- چمن زساعت،
 ۵۴۹- چمن زسینه، ۱۵- چمن زشوے اولش، ۵۴- چمن زطن،
 ۵۶۱- چمن زنادانی، ۶۵- چمن زیک، ۶۰۵ (۳) - چمن سببها، ۶۶۹- چمن
 ساره، ۶۸- چمن سخن، ۵۹۲- چمن سری، ۵۶۶- چمن سفیهان، ۶۶۵-
 چمن سلا حس، ۶۲۰- چمن شدی بر، ۵۹۱- چمن شدی در، ۵۶- چمن
 شعیب، ۵۹۰- چمن شکار، ۲- چمن شکسته، ۲- چمن شگوفه، ۳۰-
 چمن شود تیره، ۵۵- چمن شود نور، ۶۰- چمن شوی، ۵۳- چمن عباد

۴۲- چون حدو، ۶۶۴- چون عصا، ۵۸۹- چون عمر، ۵۴۵- چون مل،
 ۵۴۳- چون غرض، ۴۲۳- چون فراق، ۶۴۹- چون فرشتہ بود، ۷۸-
 چون فرشتہ و عقل، ۷۷- چون قدیم، ۳- چون قضا آورد، ۶۰۲- چون
 قضا آید، ۶۰۹ (۵)- چون قضا بیرون، ۶۱۲- چون قلم اندر، ۱۱- چون قلم
 ۶۶۵- چون قناعت، ۳۹- چون قیامت، ۷۱- چون کتاب، ۳۶-
 چون کسم، ۴۵- چون کسے، ۵۷۰- چون کنی، ۶۲۵- چونکہ آب، ۶، ۶- چونکہ
 اسرار، ۶۵۶- چونکہ اسمعیل، ۵۸۹- چونکہ اصلی، ۶۰۴- چونکہ اندر، ۷۶، ۷۶-
 چونکہ او افکند، ۷۹- چونکہ اوج حق، ۵۴۹- چونکہ اوجی الرب، ۷۳- چونکہ با حق،
 ۶۵۵- چونکہ بادے، ۶۶، ۶۶- چونکہ باشخی، ۶، ۵- چونکہ بر بوک، ۶۵۴- چونکہ بیر
 ۵۵۰- چونکہ بے سوگند، ۷۹- چونکہ پردہ، ۶۴۱- چونکہ تقویٰ، ۶۶۸- چونکہ جنت،
 ۶۰۶- چونکہ جملہ، ۶۰۵- چونکہ چیزے، ۵۷۸- چونکہ حیران، ۶۹۳- چونکہ خوبے،
 زنان، ۶۸۲- چونکہ خورشید، ۶۵- چونکہ در تو، ۶۱۹- چونکہ در عہد، ۷۷، ۷۷-
 چونکہ در معدہ، ۵۵۴- ۶۱۹- چونکہ دشمن، ۶۵۹- چونکہ دندان، ۶۸۸- چونکہ
 دیدان، ۶۸۲- چونکہ دید دوست، ۶۱- چونکہ ذوالنون، ۵، ۶- چونکہ زکریا،
 ۶۸۹- چونکہ صبرت، ۶۴۹- چونکہ ظاہر، ۶۹- چونکہ عثمان، ۵۴۵- چونکہ غم،
 ۶۰۲، ۶۲۵- چونکہ غیب، ۶۹۲- چونکہ قبح، ۵۵۶- چونکہ قبض، ۳۵- چونکہ
 قبضے، ۳۴- چونکہ قشر، ۱۵- چونکہ کرخی، ۵، ۶- چونکہ گل، ۷۸- چونکہ گویہ،
 ۵۶۰- چونکہ مقصود، ۵۸۸- چونکہ نقد، ۵۸۸- چونکہ ہر جزوے، ۶۱۷- چونکہ
 ہر دم، ۲۲- چونکہ ہتیش، ۵۸۷- چونکہ یحییٰ، ۵۹۰- چونکہ یونس، ۵۹۰-
 چونکہ گدا، ۵۸۰- چون کہ رسد، ۶۱۹- چون کہ رفتی، ۵۸۴- چون کہ زیدی،
 ۵۸۵- چون کہ اہت تو کیا، ۶۸۱- چون کہ اہت خواہد، ۷۳- چون کہ گیش،

چون نجر ۵۹۰ - چون مراقب ۵۳ - چون بنی السیف ۶۵۴ - چون نجس ۶۵
 ۶۵ - چون نخواهی ۵۸۲ - چون ندارد ۵۹۳ - چون نشینی ۶۹۴ - چون
 نغمت ۵۵۲ - چون نهادی ۶۹۳ - چون نه سرمایہ ۶۱ - چون نبی ۶۵۳
 ۶۵۳ - چون وفا ۶۰۵ - چون همه ۶۰۵ - چون یکے ۶۲، ۱۲ - چه کشد ۶۹
 ۶۹ - چیست آن ۵۶۲ - چیست اند ۶۴۶ - چیست تعظیم خدا ۵۵۶
 ۵۵۶ - چیست توحید ۶۰ - چیست جبل اللذ ۵۶۳ - چیست در عالم ۵۶۸
 ۵۶۸ - چیست دنیا ۶۴۸ -

ح

حاجت آوردش ۶۴۵ - حاجتش نبود ۵۶۲ - حاشا شد ۶۶۱ - حاصل
 آن آمد ۵۶۹ - حاصل آنکه ۶۶۹ - حاصل اندر خواب ۶۵۱ - حاصل
 اندر وصل ۵۹۱ - حال عارف ۵۸۴ - حاکم است ۶۳۸ - حال چون
 ۶۲۲ - حال وقلے ۶۲۲ - حالها موقوف ۶۱۴ - حال دین بد ۶۱۴ - حال
 دین بود ۶۱۴ - حالی محمول ۶۲۱ - حبتا ۵۶۱ - حبه آن ۶۳۹ -
 حج ۶۲۳ - حجت ۶۹۰ - حد حسیبت ۶۰۰ - حرص بطا از ۶۶۴ - حرص
 حرص بپاکتیا ۶۶۴ - حرص خلق ۶۶۵ - حرص کورت ۶۲۴ - حرص
 کور و احمق ۶۲۴ - حرص نابینا ۶۲۴ - حرف چه ۶۹۴ - حرف حکمت
 ۶۱۶ - حرف درویشان ۵۶۴ - ۵۶۵ - حرف ظرف ۶۴۰ - حرف قرآن
 ۶۳۵ - حرف و صوت ۶۹۴ - حزم ۶۲۵ (۶) - حس ابدان ۶۲۸ -
 حس اسیر ۶۶۲ - حس دنیا ۶۴۸ - حس را بخواب ۶۴۰ - حس را حیوان
 ۶۲۶ - حس حق ۶۰۰ - حسن ظن ۶۴۴ - حفظ لفظ ۶۸۱ - حق بردش

۵۰۵۔ حق بفرماید ۶۴۴۔ حق پدید ۶۰۰۔ حق تعالیٰ کا رین ۶۱۱۔ حق تعالیٰ
 گرم ۶۸۳۔ حق تعالیٰ گفت ۶۵۱۔ حق ذات ۶۰۹۔ حق زایجاد
 ۶۳۸۔ حق ستون ۶۲۲۔ حق ہی گوید ۵۸۲۔ ۶۴۸۔ ۶۴۴۔ ۶۰۱۔
 حکمت حق در ۶۱۹۔ حکمت حق مانع ۶۲۱۔ حکمت دنیا ۶۳۱۔ حکمت
 قرآن ۶۳۱ حکمت کز ۶۳۱۔ حکم چین ۶۶۵ (۲)۔ حکم حق ۶۳۲۔ حکم
 غالب ۶۴۲۔ خلق نبشہ ۶۳۵ (۲)۔ خلقہائے سلسلہ ۶۰۴۔ علم (۵)
 ۶۳۲۔ ۶۰۰۔ حد تو ۵۹۵۔ حمد شد ۵۶۳۔ حمد بردند ۶۱۰۔ حمد بردی ۶۱۰۔
 حمد دیگر ۵۵۱۔ حمد زن ۶۰۸۔ حنظل از ۵۴۲۔ حیرتے باید ۶۳۴۔
 حیلہ کرد ۶۲۱۔

خ

خاتم ۶۱۸۔ خاصہ آن ۶۰۳۔ خاصہ فرقہ ۶۰۲۔ خاصہ دزدے ۶۸۲۔
 خافض است ۶۳۸۔ خاک را ۵۹۹۔ خاک زن ۶۲۰۔ خاک شوہ ۵۹۵۔
 خاک شورہ ۶۸۹۔ خالقی کو ۶۰۸۔ خالی ۶۵۵۔ خامش ۶۰۳۔ خاہناو
 قصر ۵۹۳۔ خانہ آن ۶۴۹۔ خانہ مشوقم ۱۱۱۔ خانہ معمور ۶۸۸۔
 خایفان ۶۰۵۔ ختمہائے کانیہا ۵۴۴۔ خدمتت بر جملہ ۵۶۹۔ خدمتت نو
 ۵۵۸۔ خدمتتے مسکن ۵۵۵۔ خرمینے بودے ۵۵۳۔ خسرو شیرین
 ۶۰۴۔ خشکے لب ۶۹۳۔ خشکے بخشش ۵۱۱۔ خشم بر شاہان ۶۴۰۔ خشم
 شہنہ ۶۰۰۔ خشم و شہوت ۵۶۱۔ ۶۲۳۔ خصم منکر ۵۰۵۔ خضر و الیاس
 ۵۹۰۔ خنفس ارضی ۶۳۸۔ خلعے پوشیدہ ۵۹۱۔ خلق آبی ۶۰۸۔ خلق
 اطفال ۵۰۰۔ خلق بے پایان ۵۹۳۔ خلق و زندان ۶۰۰۔ خلق و صف

۱۲۰- خلق دیوانه، ۶۸- خلق با از، ۶۵۰- خلق را چون، ۵۶۸- خلق
 زشت، ۵۵۶- خلق مست، ۵۵- خلوت از اغیار، ۵۵- خمر و جنگ، ۵۸۲-
 خنک داور، ۴۵- خنده او، ۶۰۵- خواب با، ۵۸۳- خواب الحق، ۶۴۱-
 خواب زن، ۶۴۱- خواب ناقص، ۶۴۱- خوابه پندارد، ۶۵۸- خوابه
 تاشب، ۵۴- خوابه در عیب، ۶۲۳- خواندن بید، ۶۲۳- خوان
 و مہانی، ۶۹۶- خوبتر زین، ۵۰۳- خوب خوبی، ۶۱۵- خود بیدید، ۳۶-
 خود گیر، ۴۳- خود شنا گفتن، ۵۴۳- خود حسد، ۶۲۶- خود خرد، ۱۴- خود
 ۵، ۵- خود فروزون، ۱۳- خود قوی تر، ۵۸۶- خود نباشد، ۵۸- خود نداند
 ۱۲- خود نی یابم، ۵۸۱- خوردم و دان، ۵۵- خوشتر آن، ۵۰۲- خوشتر
 از تجرید، ۵۹۱- خوشتر از هر، ۵۰۳- خوش می آید، ۶۲۵- خوف و جوع، ۶۸۲-
 خون ایشان، ۵۶۹- خون پدید، ۵۹۵- خون شهیدان، ۵۰۱- خوئے شایان
 ۶، ۶- خوئے کن، ۶۲۹- خوئے معده از، ۵۵- خوئے معده زین، ۶۸-
 خویش جالینوس، ۶۰۱- خویش را رنجور، ۶۹۹- خویش را صافی، ۶۶۶، ۱۱،
 خویش را عریان، ۶۶۸-

ک

داد هر حلقه، ۵۰۳- داد و تو، ۶۴۳- دایم دیگر بد، ۵۰۳- دایم دیگر خواهم
 ۶۸۲- دایم محکم، ۶۸۲- دامن او، ۵۹۴، ۶۰۴، ۶۳۹- داند آن
 ۵۰۹- داند او، ۱۱- دانش آنرا، ۱۸- دانش ناقص، ۴۹- دانش نور
 ۱۸- دانکتر، ۶۱۹- دایم غفلت، ۵۵- دایم داور، ۴۴- دخل از
 آنجا، ۶۵۹- در بهاران، ۶۸۸- در بیان این، ۶۵۶- در پناه جان، ۶۵۵-

- در ترو، ۶۱۰۔ در تگ وریا، ۵۳۔ در تقاتی، ۷۰۔ در جهان پرورد، ۶۳۹۔
 در جهان ہر چیز، ۶۱۵۔ در چین، ۵۶۲۔ در حدیث آمد، ۵۹۵۔ ۶۵۲۔
 در حدیث راست، ۶۹۰، ۶۹۱۔ در حضور آفتاب، ۵۵۷۔ در حقیقت ہر
 ۴۴۔ در حقیقت دو تانہ، ۴۴۔ در خود این، ۵۵۶۔ در و آمد، ۶۳۳۔
 در ورون دل، ۵۶۴۔ در ورون کعبہ، ۷۰۱۔ در ورون یک، ۷۰۹۔
 در دل او، ۷۰۰۔ در دل تو، ۷۰۶۔ در دل ساکب، ۷۱۸۔ در دل عاشق
 ۷۰۶۔ در دل مشتوق، ۷۰۶۔ در دل مومن، ۶۳۳۔ در دل ہر، ۵۸۷۔
 در و مندان، ۶۳۲۔ در و، ۷۰۴۔ در رس، ۵۶۳۔ در و، ۵۶۴۔
 در و، ۶۰۴۔ در زمانہ مرترا، ۷۱۹۔ در زمانہ بیچ، ۶۰۸۔ در زمین گر، ۷۰۵۔
 در زمین مردمان، ۵۹۹۔ در زمین و آسمان، ۶۳۳۔ در زمینہا، ۶۰۹۔
 در سبب، ۶۶۹۔ در شب، ۵۸۳۔ در صف آید، ۶۸۶۔ در طبع، ۶۲۳۔
 در فراخ عرصہ، ۶۳۳۔ در فسون، ۶۰۴۔ در قضا و قے، ۶۴۴۔ در قضا
 یعقوب، ۵۸۹۔ در قیام، ۷۱۱۔ درک و جدانی، ۶۲۶۔ در گزر، ۵۸۷۔
 در گل، ۶۴۶۔ در مصاف، ۶۳۶۔ در مقامے، (۹) ۷۱۱۔ در معاشی
 ۳۵۔ در من و ما، ۷۳۲۔ در میان آن، ۵۶۲۔ در میان امت، ۶۶۴۔
 در میان این، ۷۰۸۔ در میان حجلہ، ۶۴۶۔ در میان خون، ۶۴۲۔ در گز
 ۷۱۸۔ در نماز این، ۷۰۲۔ در نمازش، ۵۹۵۔ در نماز و روزہ، ۶۶۲۔
 در نکسار، ۶۸۷۔ در وجود، ۷۳۰۔ در ہر آن چیزے، ۶۱۵۔ در ہر آن
 کارے، ۶۱۰۔ در ہوائے، ۷۰۰۔ دست اوزین، ۵۹۷۔ دست باز
 ۶۰۸۔ دست بر، ۶۶۰۔ دست بستہ، ۶۶۲۔ دست پیر، ۵۸۶۔ دست
 دروے، ۷۱۴۔ دست کورانہ، ۵۶۳۔ دست کے، ۷۲۳۔ دست گیر، ۵۸۵۔

دست و پا' ۶۱۱- دشمن با پد' ۶۰۷- دشمن راه' ۶۰۷- دشمنی داری' ۶۰۷-
 دفتر سونی' ۶۹۱- دفع کن' ۶۰۷- دل بجزو' ۶۴۶- دلبران بیدلان' ۶۴۱-
 ۶۹۳- دل بیارامد' ۶۹۰- دل ترا' ۶۸۵- دل تو' ۶۴۷- دل
 فراخان' ۶۹۰- دل که' ۶۶۶- دل نگهدارید' ۵۵۶- دل نیامد' ۶۹۰-
 ۶۶۶- دمبدم پاسته' ۵۴۶- دمبدم چون' ۵۴۳- دو دشمن' ۵۵۷-
 دور باش' ۶۷۷- دور دور' ۵۶۲- دوزخ از وقت' ۶۲۶- دوزخ آزد
 ۶۵۲- دوزخ است' ۶۷۷- دوستی با' ۶۱۴- دوستی تخم دم آخر' ۶۸۷-
 دوستے (۲) ۶۷۷- دوسر انگشت' ۶۰۷- دو علم' ۹۶۲- دو گو' ۵۰۷-
 ده چه باشد' ۵۸۳- ده خداوندے' ۶۶۵- دهمرو' ۵۸۳- دیدزاید'
 ۶۸۰- دیدن دیدہ' ۶۲۷- دیدہ بنیا' ۶۳۸- دیدہ را' ۶۳۴- دیدل'
 ۶۳۴- دیدہ تن' ۶۲۷- دیدہ حس' ۶۲۷- دیدہ کو' ۶۲۹- دیر یابد'
 ۶۹۱- دیک را' ۶۳۳- دیگران چون' ۵۵۸- دیگرے کے' ۶۱۴- دیو درشت'
 ۶۳۴- دیو سوئے' ۵۶۷- دیومی ترساندت که' ۶۰۱- دیومی ترساندت ہر'
 ۶۲۷- دیو نموده' ۵۶۵-

ذ

ذات ایمان' ۵۷۸- ذرہ ذرہ کاندین' ۶۱۶- ذرہ ذرہ گردد' ۵۷۷-
 ذرہ سایہ' ۶۹۲- ذکر آرد' ۶۵۳- ذکر حق' ۶۵۳- ذکر گو' ۶۵۵-
 ذوق باید' ۶۵۵- ذوق حبس' ۶۱۶- ذوق خندہ' ۶۴۴- ذوق دلزدہ
 ۶۵۵- ذوق در غمها' ۶۴۵-

س

راحت جان، ۵۹۶۔ راست کن، ۶۸۵۔ راند سوئے، ۵۳۔ راہ چہ بود،
 ۶۴، ۶۴۸۔ راہ دین زان، ۶، ۴۔ راہ دین ہر، ۶، ۵۔ راہ لذت،
 ۵۹۸۔ راسخ در انق، ۵۴۹۔ رب، ۶۶۹۔ رحم بر وزوان، ۶۵، ۶۔ رحمت
 اندر، ۶۲، ۶۔ رحمت، ۴۳۔ رحمت مایہ، ۶۸۰۔ رحم خواہی، ۶۵، ۶۔ رزق آید،
 ۶۶۰۔ رزق ازوئے، ۶۵۹۔ رزق حکمت، ۶۳۱۔ رفت فکر، ۸۰، ۶۔ رمز
 اکاسب، ۶۲۱۔ رنج جمع، ۲۱، ۶۱۸۱۔ رنج کے ماند، ۶۴، ۶۔ رنج گنج، ۶۸۹۔
 رنج معقولت، ۴۳۵۔ رنج و غم، ۶۸۵۔ رنگ آہن، ۶۰۶۔ رنگ لالہ، ۳۹۹۔
 رو، ۵۶۳۔ رو بخواہم کرد، ۶۸۶۔ رو بدست راست، ۶۱، ۶۔ رو بگوا
 سوئے، ۶۲، ۶۔ رو بگرداند چو، ۶۸۶۔ رو بگورستان، ۵۵۱۔ رو بھنی کوش،
 ۴۶، ۶۔ رو توکل کن، ۶۲۱۔ روح باز است، ۵۹۹۔ روح با علم، ۶۶۲۔
 روح بے قالب، ۵۹۹۔ روح چون، ۶۶۲۔ روح دارد، ۶۶۱۔ روح
 راز، ۵۵۵۔ روح را توحید، ۶۶۱۔ روح ہائے کس، ۶۶۱۔ روز بیکہ، ۶۸۹۔
 روز حکمت، ۶۳۱۔ روز مرگ، ۵۹۹۔ روز و شب، ۶۶۳۔ روشن از نورش
 ۵۴۵۔ روشنی خانہ، ۴۴، ۶۔ روغن کوشد، ۴۳، ۶۔ رو، مکن، ۵۵۸۔ روئے
 خوبان، ۵۸۰۔ روئے در دیوار، ۶۹۹۔ روئے نفس، ۶۳۱۔ روئے
 و خال، ۶۸۲۔ روئے ہر یک، ۵۶۴۔ رو نمیداند، ۵۶۵۔ رو نگاہ، ۶۰، ۶۔

س

ز آتش عاشق، ۵۸۲۔ ۶۵۲۔ ز آشنائی، ۶۱، ۶۔ زابر گریان، ۴۶، ۶۔

زانش از ۸۱، - زاد و دانشمند ۶۹۱، - زار سے مظهر ۴۵، - زار سے دیگر ۴۳، -
 زان بنرمود ۵۵۲، - زان بود ۵۸، - زان جهان ۲۵، - زانچ گشتی ۶۵۱، -
 زان زرد ۴۸، - زان سبب ۶۶۳، - زان سوئے ۹۰۸، - زان فراخ ۵۰۶، -
 زان قبا ۲۹، - زانک آتش ۵۴۱، - زانک آن مس ۱، - زانک آہنگر ۶۰۸، -
 زانک اپر ۱۳، - زانک احسانہائے ۶۹۶، - زانک از نقشم ۴۵، - زانک استفہام
 ۶۳۴، - زانک اوکف ۶۲۴، - زانک او بر ۵۹۵، - زانک این دہا ۶۳۲، - زانک
 این دیوانگے ۵۰۵، - زانک با جامہ ۵۹۹، - زانک با جان ۶۸۸، - زانک بیاجت
 ۶۱، - زانک بے حق ۶۵۲، - زانک بے شب ۶۶۳، - زانک تابخ ۶۰۶، - زانک تلک
 ۶۶۶، - زانک ترک ۶۱۴، - زانک تو طلت ۳۳، - زانک تو ہم ۵۴۸، - زانک جملہ
 ۳۹، - زانک جنس ۵۸، - زانک جنیت ۵۸، - زانک خوشخو ۵۵۵، - زانک
 وارو ۵۹، - زانک در خرچی ۴۴، - زانک در خلوت ۶۲۰، - زانک درو ۶۲۳، -
 زانک درویشی ۲، - زانک دل ۶۴۰، - زانک شیطان ۶۹۲، - زانک شیطانش
 ۶۸۳، - زانک صحت ۵۴، - زانک ظاہر ۵۹۸، - زانک عاشق ۶۰۱، - زانک
 عقلمت ۱۹، - زانک گر آب ۶۴۶، - زانک محسوس ۶۲۶، - زانک نادان
 ۶۳۳، - زانک نبود ۶۰۸، - زانک نفس ۶۰۶، - زانک وصل ۴۰، - زانک ہر
 ۶۲۶، - زانک ہست ۶۰۸، - زانک ہستی ۴۳، - زان محمد ۵۸، - زان نشد
 ۵۴۵، - زان نماید آن ۴۰، - زان نماید این ۶۱، - زان ہی ۲۴، -
 زاولیاد ۶۴۴، - زرا گرچہ ۴۸، - زربداو ۶۴، - زربیدی ۶۲۳، - زربہ
 ۴۸، - زرخور ۴۸، - زرع ۶۱، - زروسیم ۶۸۱، - زشت روی
 ۵۵۳، - زلت آدم ام، زندگی بے دوست ۶۳، - زندگی در مردن
 ۶۸۵، - زوپری ۱۸، - زوپلنگ ۱۸، - زود ویرانی ۶۳۳، - زور را بگذار

۴۵۔ زہر و حلقوم، ۶۴۴۔ زہر ماران، ۶۴۸۔ زہر و نئے، ۴۳۔ زیر آن
 باطن، (۲) ۳۶۔ زیرک و دانا، ۴۰۸۔ زیر کی بفروش، ۴۰۹۔ زیر کی سبیل،
 ۴۰۹۔ زیر کی ضد، ۶۶۸۔ زین بدن، ۵۹۹۔ زین پیدی، ۶۰۱۔ زین
 ترشرو، ۵۶۰۔ زین خرد، ۴۰۸، ۴۱۲۔ زین خورشہا، ۶۰۲۔ زین خیال،
 ۵۹۴۔ زین دورہ، (۲) ۶۱۲۔ زین قبل، ۴۱۳۔ زین قد جہائے، ۶۳۰۔
 ۶۹۶۔ زین قدم، ۴۱۴۔ زین عصا، ۵۲۔ زین گنہ، ۴۰۴۔ زین نظر،
 ۴۱۴۔ زین وصیت، ۶۳۹۔

س

ساحران، ۵۲۔ ساعت از بیاعنی، ۵۴۹، ۵۹۸۔ سال بگیہ،
 ۱۹۔ سال دیگر، ۵، ۵۔ سالکان، ۶۸۳۔ سالہا اندر میان، ۵۶۲۔ سالہا
 اندر نباتی، ۵۵۹۔ سالہا باید، ۶۸۶۔ سالہا خوردی، ۶۶۰۔ سائل، ۴۳۹۔
 سایہائے، ۳۱۔ سایہ حق، ۶۹۴۔ سایہ یزدان، ۵۶۴۔ سبق بے چون،
 ۶۹۳۔ سبق جنت، ۶۵۸۔ سبلت، ۶۱۰۔ سحر، ۵۲۔ سخت پنہان،
 ۴۰۲۔ سخت تر، ۴۰۸۔ سخت چون، ۶۴۹۔ سخرہ حس، ۶۲۸۔ سر برآورد،
 (۲) ۴۱۔ سرخرونی، ۶۸۴۔ سر زشکر دین، ۶۵۴۔ سر غیب، ۶۵۶۔
 سر کشیدی، ۶۴۰۔ سر مکن، ۵۸۶۔ سرخواہی، ۵۶۴۔ سحے شکر، ۶۲۱۔
 سحیہا کردند، ۵۴۔ سنت و عادت، ۶۴۰۔ سنتے بہاد، ۶۴۰۔ سنگ
 بر آہن، ۶۴۱۔ سنگ بر تنیج، ۵۶۳۔ سنگ و آہن خود، ۶۴۱۔ سنگ و
 آہن را، ۶۶۰۔ سنگ و آہن ز آب، ۶۴۰۔ سنی از تنیج، ۵۹۵۔ سوئے
 اضلال، ۶۸۲۔ سوئے سوراخے، ۶۳۰۔ سوئے کب، ۵۶۰۔ سہل شیرے،

۶۹۸- سهو و نسیان، ۵۴۵- سیرتے کان، ۶۲۹- سیر جان، ۶۶۶- سیر
پشتان، ۵۴۳- سیر زاہد، ۶۶۶- سیر نوشی، ۶۸۰-

ش

شاخ آتش، ۳۰- شاخ خشک، (۲۰-۳۰)- شاخ گل، ۵۴۶- شادباش
۱۰۵- شادی اندر گروہ، ۵۴۹- شاه آن، ۶۶۰- شاه جان، ۵۹۹- شاہ را
غیرت، ۵۰- شاہ را گوید، ۱۵۱- شاہ را، ۶۳۰- شاہ مرد، ۶۶۸- شب
پدید، ۳۴- شب چراغت، ۶۶۰- شب زندان، ۵۸۴- شب گریز
۳۶- شب زفٹے، ۶۳۴- شبہ انگیز، ۵۹۶- شدا اشارت، ۵۹۶-
شد حواس، ۵۰- شد فضیل، ۵۶۶- شد مغازہ، ۶۶۸- شرح عشق، ۶۶۶-
شرط تسلیم، ۵۸۵- شرع بہر، ۶۶۹- شرع چون، ۶۶۹- شکر آن، ۶۰۳-
شکر او، ۶۸۰- شکر جان، ۶۸۰- شکر کرد، ۵۹۰- شکر کن، ۶۶۹- شکر گویم،
۶۶۹- شکر منعم، ۶۶۹- شکر می کن، ۶۸۰- شکر نعمت خوشتر، ۶۸۰- شکر نعمت
نعمت، ۶۲۱- شکر یزدان، ۶۶۹- شہ جو، ۶۶۶- شہر ازان، ۶۶۶- شہر
۵۵- شہوت ازان، ۶۱۰- شہوت دنیا، ۶۴۸- شہوت کاذب، ۶۱۰-
شہ یکے، ۶۶۶- شیخ را، ۵۸۴- شیخ کو، ۵۸۵- شیخ کہ، ۵۸۶- شیخ نورانی
۵۶۴، ۵۹۶- شیر منے، ۶۶۲- شیطنت گردن کشی، ۶۸۳-

ص

صاحب دل جو، ۶۴۴- صاحب دل را، ۵۴۴- صاف خواہی، ۶۲۴-
صاف را، ۶۱۵- صبر آرد، ۶۸۴- صبر از، ۶۸۴- صبر باشد، ۶۶۶- ۵۸۴

صبراً ۶۸۴ - صبر سوسے ۶۸۴ - صبر شان ۵۴۰ - صبر شیرین ۵۹۲ -
 صبر کردن ۶۲۳ - صبر گنج ۶۸۴ - صبر نمود ۶۶۴ - صبر و خاموشی ۶۶۶ -
 صبیحة اللہ ۶۰۶ - صحبت صالح ۶۸۵ - صحبتے باشد ۶۸۸ -
 صحت این جس (۲) ۶۴۸ - صد جوال زر ۶۴۶ - صد چو آدم ۶۸۲ -
 صد چو عالم ۵۸۲ - صد خورندہ ۶۶۵ - صد دلیل ۵۶۰ - صد خوانندش ۶۶۵ -
 صدق بیداری ۶۱۰ - صدق جان ۶۸۹ - صدق و گرمی ۵۰۰ -
 صد نشان ۵۸۰ - صد ہزاران حشر ۲۹۰ - صد ہزاران حلم ۶۴۲ -
 صد ہزاران خلق ۲۰۰ - صد ہزاران دام ۵۴۶ - صد ہزاران دفتر ۰ -
 ۶۶۲ - صد ہزاران ۵۹۰ - صد ہزاران طب ۶۶۲ - صد ہزاران فضل ۶۶۲ -
 ۱۰۰ - صد ہزاران قرن ۲۳۰ - صد ہزاران کشتے ۵۹۲ - صد ہزاران ۵۹۲ -
 ۶۸۴ - صد ہزاران معجزات ۶۶۱ - صد ہزاران نیزہ ۶۶۲ -
 صلہا بیگانگان ۶۴۴ - صنع بصورت ۶۳۰ - صنع بنید ۵۰۰ - صورت
 از بصورت ۶۳۰ - صورت از بصورتی ۶۹۰ - صورت ۶۰۰ - صورت
 از معنی ۶۹۰ - صورت تن ۵۵۲ - صورت خوبان ۶۳۰ - صورت
 خوبی ۶۳۰ - صورت دیوار ۶۳۶ - صورت زخمی ۶۳۰ - صورت
 مکش ۶۰۶ - صورت سیرے ۶۳۰ - صورتش بر خاک ۵۶۶ - صورتش
 بر جا ۰۰۰ - صورت عاشق ۰۰۰ - صورت فکر ۶۳۶ - صورت محتاجی ۶۳۰ -
 صورت نعمت ۶۳۰ - صورتے کو ۶۴۳ - صورتے ہرز ۶۰۹ - صوفی
 ابن الوقت ۶۹۰ - صوفیان صافیان ۶۹۱ -

ضد برایمیم ۵۶۲ - ضد وندتن ۶۰۵ - ضد صف قطب ۴۳۸ -

ط

طاعت عامه ۵۵۰ - طاعت و ایمان ۶۹۲ - طالب الدنیا ۱۶۰ - طالب
دل ۶۴۶ - طالب هر چیز ۵۹۳ - طالب یزدان ۶۸۰ - لیل و کون
۶۰۰ - طعنه چون ۵۰۰ - طفل جان ۶۱۸ - طمع خام ۶۲۳ - طبیبات
از بهر که ۶۱۵ -

ظ

ظاہر آن ۵۶۸ - ظاہر است آثار ۶۶۹ - ظاہر است این ۶۵۲ - ظاہر
است و هر ۳۶۶ - ظاہرش از ۵۶۸ - ظاہرش با باطنش ۵۶۰ -
ظاہرش را ۵۶۸ - ظاہرش گوید ۵۶۰ - ظاہر کافر ۶۶۵ - ظل او
۵۸۵ - ظلم آری ۶۱۱ - ظلمت چه ۰۰۰ - ظلم چه بود ۶۹۸ - ظلم مستور
۶۹۸ -

ع

عارف است ۵۰۹ - عارفان از ۶۹۹ - عارفان ز آغاز ۵۰۹ - عارفان
زانند ۶۴۲ - عارفان که ۶۵۶ - عاشقان اندر ۰۰۹ - عاشقان در ۰۰۲ -
عاشقان را نشاد مانی ۱۱۰ - عاشقان را شد ۰۰۳ - عاشقان را کار ۰۰۹ -
عاشقان را هر زمانه ۱۰۰ - عاشقان را هر نفس ۰۰۱ - عاشقان کل ۰۰۴ -
عاشق صنم ۰۰۸ (۲) - عاشق بزرگ ۵۹۶ (۲) - عاشق من ۰۰۵ -

عاشقی پیدا است ۱۰۱ - عاشقی گرزین ۱۰۹ - عاشقی و توبہ ۱۰۸ - عاقبت
جویندہ ۶۹۴ - عاقل آن ۱۳ - عاقلان از ۱۰۰ - عاقل اول ۱۲ -
عاقل او ۳۳ - عالم اول ۶۲۹ - عالم کبرائے ۵۸۹ - عالم و ہم ۱
۵۹۲ - عالمے اندر ۵۵۸ - عالمے رازان ۵۶۰ - عالمے رالقمہ ۶۰۰ -
عالمے راکب ۶۶۶ - عالمے شد ۶۸۲ - عام می خوانند ۶۵۵ - عدل
چہ بود ۶۹۹ (۲) - عذرِ احمق ۶۳۳ - عروۃ الوثقی ۵۸۱ - عزت
دستی ۵۶۹ - عزمہا و قصدہا ۱۰۰ - عشق آن بگزین ۱۰۶ - عشق
آن زندہ ۱۰۶ - عشق آن شعلہ ۱۰۰ - عشق ارزو ۱۰۲ - عشق از
۱۰۱ - عشق بڑا ۱۰۶ - عشق بس ۵۸۲ - ۶۵۲ - عشق بشکاف ۱۱۱ -
عشق جان ۱۰۹ - عشق جوشد ۱۱۱ - عشق چون دعویٰ ۱۰۳ -
عشق چون کشتی ۱۰۹ - عشق را در ۱۰۵ - عشق راصد ۱۰۱ - عشق
زاوصاف ۱۰۰ - عشق زندہ ۱۰۶ - عشق مستقیمت ۱۰۳ - عشق
معشوقان ۶۹۵ - عشق و ناموس ۱۰۹ - عشقہائے کر ۱۰۰ - عقل توگر
۱۰۹ - عقبہ زین ۶۲۶ - عقدہ را ۶۳۱ - عقل آن ۱۲ - عقل بانی
۱۵ - عقل با عقل ۶۸۵ - عقل پنهان ۱۶ - عقل توافزون ۱
۱۵ - عقل جزوا ۶۲۳ - عقل جزوی آفتش ۵۹۱ - ۱۲۰ - عقل
جزوی را ۱۲ - عقل جزوی عشق ۱۰۸ - عقل جزوی عقل ۲۱
۱۲ - عقل خود ۱۵ - عقل دراک ۱۶ - عقل درتن ۱۵ -
عقل در شرش ۱۱ - عقل دفترہا ۱۵ - عقل دو ۱۵ - عقل
دیگر ۱۵ - عقل را بانش ۱۰۰ - عقل را خود ۶۹۳ - عقل را قربان
۱۰۹ - عقل را یاد ۱۰۰ - عقل عقلت ۱۵ - عقل کاذب ۵۵۲ -

عقل کل، ۱۳، - عقل کے، ۳۱، - عقل گردی، ۵۵۱، - عقل محبوب، ۶۱۴، -
 عقل من، ۱۶، - عقل و دلہا، ۱۵، - عقلہا آشو، ۱۰۹، - عقلہائے اولیٰ،
 ۵۵۹، - عقلہائے خلق، ۱۳، - عکس میدان، ۶۴۲، - علت اولیٰ، ۶۶۱، -
 علت تنگیست، ۶۰۸، - علت عاشق، ۱، - علت عشق، ۱، - علم آدمی،
 ۱۸، - علم تقلیدی، ۱، - علم جوئی، ۵۶۹، - علم جوئیئے فقیہ، ۸، - علم
 چون، ۱، - علم ریاضیت، ۱۶، - علم را، ۵۶۱، - علم شان، ۵۶۸، -
 علم کان، ۱، - علم و مال، ۱۶، - علمہائے اہل دل، ۱، - عمر اگر،
 ۶۰۳، - عمر خود، ۱، - عمر و مرگ، ۶۳، - عمر و چون، ۶۳۰، - عورمی زرد،
 ۶۲۴، - عہد او، ۶۳۳، - عہد و فرض، ۱، - عیب او، ۶۶۴، - عیب
 باشد، ۶۳، - عیب بر خود، ۶۹۳، - عیب خود، ۶۲، - عیب شد، ۶۳،
 عیب کم، ۵۸۴، - عیبہ از، ۵۸۴، -

ع

غازیان حملہ، ۶۱۰، - غازیان غیب، ۶۱۰، - غافل اند، ۶۲۳، - غافل
 ہم، ۶۲۵، - غایب از شہ، ۶۹۲، - غایبی منڈیش، ۵۶۶، - غرق عشق،
 ۱۱، - غرقہ نے، ۶۲۲، - غفلت و بیداریت، ۶۳۲، - غفلت و نسیان،
 ۵۵۶، - غنج و نازت، ۶۰۰، - غیر آن جانے، ۶۶۲، - غیر آن جعد، ۶۰۵، -
 غیر آن زنجیر، ۶۰۵، - غیر آنکہ، ۶۱۲، - غیر ازین، ۱۳، - غیرت آن، ۶۲۶،
 غیرت حق بر، ۶۲۵، - غیرت حق پردہ، ۵۶، - غیرتش را، ۶۲۶، - غیرت
 عقل، ۶۲۶، - غیر عقل، ۱۳، - غیر فصل، ۶۲، - غیر فہم، ۵، - غیر مشوق،

ف

فَاعِل مَطْلُوق ۶۳۶۔ فَاَل بِد ۵۹۲۔ فَاَيِدِه هِرْطَا هِرْے ۶۹۷۔
فَتْنَا وَ شَوْرَا ۶۳۶۔ فَرْق بِنَهَادِم ۶۱۱۔ فَعِل بَرَار کَانَ ۶۳۶۔ فَعْل تَو
۱۹۔ فَعْل دَقُول ۴۰۔ فَعْرَان (۲) ۱۷۰۔ فَعْرَا زَيْن ۶۹۹۔
فَعْر خَوَا جِي ۱۸۰۔ فَعْر فَخْرِي ۲۰، ۲۸۔ فَعْر وَ رَنْجُورِي ۴۰۔ فَعْرَان
۶۵۵۔ فَعْرَت بِد ۶۳۱۔ فَعْر تَو ۵۶۴۔ فَعْر کِن ۶۵۴۔ فَعْلِي خُودَا
۲۹۔ فَعْلِي کُو ۲۸۔ فَعْلِي کُو يَدَا ۲۸۔ فَعْلِي مَرْدِيُورَا ۲۸۔
فَعْلِي مَنکَر ۲۸۔ فَعْم نَان کَرْدِي ۶۳۱۔ فِي السَّمَاوَرَزْ قَلَم ۶۶۰۔

ق

قَابِل تَعْلِيم ۱۲۔ قَابِل خُورْدَن ۶۸۔ قَابِلِي کَرَا ۱۷۰۔ قَاضِيَان
۳۳۔ قَالِب (۲) ۵۹۹۔ قَبْض دِي دِي ۳۵۔ قَبْلَه زَاہِد ۴۳۔
قَبْلَه طَاهِر پَسْتَان ۴۳۔ قَبْلَه عَارِف ۴۳۔ قَبْلَه عَاشِق ۴۳۔
قَبْلَه فَرْعُون ۴۳۔ قَدِيچُون ۶۸۲۔ قَدِرِ جَان ۶۶۲۔ قَدِرِ مَر ۶۶۲۔
قَرَب بَرَانَوَاع ۳۰۔ قَرَب بِيچُون (۲) ۳۸۔ قَرَب خَلْق ۳۰۔
قَرَب نِي ۳۸۔ قَرَض دِه ۶۰۱۔ قَشْر دَا يَسْ خَشک ۱۰۱۔ قَصِدَاو
۲۴۔ قَصْد دَر مَعْرَاج ۲۳۰۔ قَصْد شَاه ۲۴۰۔ قَصْدِ کَعْب ۲۳۰۔
قَصْدِ گَنجِي ۲۳۰۔ قَصْر چِيْرے ۵۹۸۔ قَصْه عَشَقَتَش ۱۱۰۔ قَطَب
۳۹۔ قَطَب شِيْر ۳۸۔ قَطْرَه کَرِي ۳۴۰۔ قَطْرَه اَز ۶۲۲، ۶۴۳۔

قصرچہ، ...۔ قفلہائے، ۵۴۴۔ قفلتے کان، ۳۹۱۔ قلعہ دارے، ۹۹۲۔
 قلعہ را، ۶۵۹۔ قندشادی، ۶۸۵۔ قوت استاد، ۱، ۱۔ قوت اصل،
 ۵۰۔ قوت اصلئے بشر، ۵۰، ۶۰۲۔ قوت پیا، ۱، ۱۔ قوت خود، ۶۰۲۔
 قوت ہر، ۶۲۔ قوتے گیر، ۶، ۳۔ قول پیغمبر، ۶۹۲۔ قول فعل،
 ۲۱، ۶۸۱، ۴۰، ۴۰۔ قوم و گجر، ۶۴۴۔ قوم را، ۵۴۴۔ قہر گرد، ۵۰، ۵۰۔
 قیمت ہر کالہ، ۱، ۱۔

ک

کار آن وارد، ۵۰۹۔ کار آئس، ۶۲۰۔ کار او، ۵۵۸۔ کار نبت، ۹۲۳۔
 کار پاکان، ۵۱، ۵۱۔ کار پنہان، ۶۵۶۰۔ کار ترکان، ۶۱۹۔ کار تقوے،
 ۶۶۸۔ کار تو، ۵۴، ۵۴۔ کار و روشی، ۵، ۲، ۲، ۲۔ کار دنیا، ۶۹۹۔
 کار گاہ، ۴۲، ۴۲۔ کار مردان، ۵۶۴۔ کار مسکن، ۲۵، ۲۵۔ کار ہر لاک،
 ۶۱۹۔ کار نیروان، ۶۹۹۔ کاسہ، ۶۱۸۔ کاشکے آن ٹنگ، ۵۰، ۵۰۔
 کاشتہار خلق، ۶۹۹۔ کافران چون، ۶۱۵۔ کافرو فاسق، ۶۹۸۔ کافرو
 مومن، ۵۹، ۵۹۔ کالبد نامہ است، ۴۰، ۴۰۔ کالتفات خلق، ۵، ۵۔
 کالہ حکمت، ۶۳۱۔ کالہ کہ، ۶۴، ۶۴۔ کام تو، ۴۳، ۴۳۔ کاٹے گر، ۵، ۵۔
 کان بلا، ۵۹۶۔ کاندراں ترکیب، ۵۴۴۔ کاندرون سینہ، ۱، ۱۔
 کان رسول، ۱۶، ۱۶۔ کان فلانے، ۶۲۳۔ کانکہ از زخم، ۳۳، ۳۳۔ کان
 لب، ۶۹۳۔ کادہ باشد، ۵۹۸۔ کاہلی را، ۶۹۹۔ کالے خداوند،
 ۶۱۳۔ کاین تحریک، ۶، ۲۔ کاین جنین، ۵۸۸۔ کاین خرد، ۵۶، ۵۶۔
 کاین سبب، ۶، ۱۔ کاین طلبکاری، ۶۹۳۔ کبر زشت، ۴۴، ۴۴۔ کحل دیدہ، ۵۸۸۔

کرا مل را ۴۲۳ - کرود مروے ۶۲۲ - کرود ویران ۵۹۹ - کرود آہنگر ،
 ۵۳ - کرود ام ۵۸۶ - کرود او ۵۶۶ - کرود بردیجران ۴۶۶ - کرود طبع ،
 ۶۲۴ - کرود ہمد ۴۶۲ - کثر روی ۶۱۱ - کسب جز ۶۲۱ - کسب کردان ،
 ۶۲۳ - کسب کن ۶۲۱ - کشتن این ۴۶۶ - کشتے سازی ۴۶۶ -
 کشت این ۶۶۰ - کعبہ جبرئیل ۴۶۳ - کعبہ راکش ۴۶۳ - کعبہ را
 یکبار ۴۶۳ - کعبہ بر حیدان ۴۶۳ - کفر باشد ۶۲۲ - کفر قہر خشک ،
 ۴۶۱ - کفر و ایمان نیست ۶۹۸ - کفر و ایمان ہر دو ۴۶۱ - کفر ہم ۶۳۵ -
 کل یوم ۶۳۵ - کم بود ۵۵۵ - کمترین حکمت ۵۸۸ - کمترین کاشش ،
 ۶۳۵ - کم گریز ۸۰۰ - کندہ تن ۵۴۸ - کوادب ۴۳۳ - کو اگر ،
 ۵۴۳ - کو بدل ۵۴۳ - کو بدو ۴۶۹ - کود کا نئے ۴۶۶ - کوزہ این ،
 ۵۴۲ - کوزہ چشم ۶۲۳ - کو کہ مدح ۶۹۲ - کوئے نو میدی ۶۵۵ -
 کو یکے مرغی ۶۹۸ - کہ ازین ۵۸۶ - کہ اساطیر ۴۶۶ - کہ اصول ،
 ۶۵۹ - کہ بوئے دل ۶۶۳ - کہ بیار ۵۴۳ - کہ پری ۵۶۶ - کہ تانی ،
 ۶۸۳ - کہ تجافی ۵۶۶ - کہ ترازوئے ۴۳۳ - کہ تو صاحب ۵۸۲ - کہ
 رعیت ۶۶۶ - کہ زالہام ۴۶۰ - کہ زوست ۶۱۱ - کہ زول ۶۳۵ -
 کہ عقیقہ ۶۶۶ - کہ لیوان ۴۶۲ - کہ مرد ۶۵۳ - کہ موافق ۴۶۶ - کہ نیم ،
 ۶۳۳ - کہ ہا فردا ۶۵۳ - کہ ہی وانم ۴۶۱ - کہ رسانند ۵۵۵ - ۵۸۸ -
 کہ رسد ۵۶۵ - کہیت ابدال ۵۴۲ - کہیت بیگانہ ۵۹۹ - کہے
 شود ۶۶۰ - کہے فرستادی ۴۶۰ - کہیف مد النطل ۵۶۳ - کہے کجی ،
 ۴۶۰ - کہیہا سے حال ۶۹۰ -

گ

گاؤں بشتاب ۲۲، گاؤں وخر ۵۰، گرانارے ۸۰، گرتبر سیدے،
 ۲۰، گرنجواب ۶۵۱، گرنجوانی ۳۵، گرنجواہد ۶۹۰، گرنجواہی ۶۶۰،
 گرنجوشیم ۶۳۳، گربدان ۵۵۲، ۲۹، گربدانستے ۵۹، گربدانی،
 ۲۰، گربدے ۵۵۲، گربہ آرام ۶۳۵، گربہ یزد ۳۱، گربہ یزی،
 ۶۵۸، گربصورت ۵۶۸، گرنبطاہر ۵، گربکاوی ۵۵۳، گربگردید،
 ۶۹، گرنجونی ۶۵۳، گرنجویم از ۲۶، گرنجویم قیمت ۵۶۹، گربلا،
 ۵۹۶، گرنظروفش ۵۲، گربود ۱۹، گریہ مہنی خواب ۶۵۱، گریہ مہنی
 میل ۵۶۰، گریہ مہنی یک ۳۸، گریہ خوزیری ۵۵۱، گریہ شب ۵۵،
 گریہ بد ۶، گریہ پیردنجیر ۵۴۳، گریہ تحمل ۵۴۳، گریہ ترا چشم ۶۰، گریہ نواز
 ۶۹، گریہ ترا صبرے ۶۶۰، گریہ ترشح ۴۵، گریہ تو آدم ۶۳۶، گریہ توانی
 ۵۳۳، گریہ تو اول ۶۳۵، گریہ تو اہل دل ۵۸۳، گریہ تو این ۶۱۸،
 گریہ تو باشتی ۵۹۳، گریہ تو خواہی ۶۳۱، گریہ تو سنگ ۵۴۳، گریہ تو کل ۶۲۱،
 گریہ تو می خواہی ۶۰۰، گریہ تو نوشتابی ۶۶۰، گریہ جہاد ۴۴، گریہ جهان ۶۵۹،
 گریہ جنین ۵۵۵، ۶۱۳، گریہ آلت ۶۹۵، گریہ آن معلوم ۵۰۸، گریہ
 آن وصلت ۳۱، گریہ آہن ۵۶۱، گریہ این ۱۵۱، گریہ برما ۶۴،
 گریہ تفسیر ۱۱، گریہ تقلید ۵۹۸، گریہ پنهان ۴۱، گریہ پیدا ۶۰،
 گریہ جملہ ۶۲۱، گریہ خود ۶۳۶، گریہ دانی ۵۰، گریہ دیوار ۲۰،
 گریہ زائد ۶۶۶، گریہ شاخ ۵۴۳، گریہ شد ۴۲، گریہ شیر ۶۰،
 گریہ قرآن ۳۶، گریہ کشت ۲۸، گریہ گریہ ۶۵۰، گریہ می مہنی ۶۰،

گرچہ فی نالہ ۶۴۵۔ گرچہ ناصح ۵۵۔ گرچہ ہم ۵۵۔ گرچہ بستی ۵۵۔
 ۶۰۔ گرحد نیت ۶۶۔ گر حشیش ۵۴۸۔ گر خطا گفتیم ۵۴۶۔ گر خور ۵۴۶۔
 ۵۸۔ گر در آمیزد ۵۴۳۔ گر دشتش بر جوئے ۵۴۳۔ گر دیلیت ۵۴۳۔
 گر دیلیے ۵۴۶۔ گر ز بغداد ۵۴۶۔ گر ز تنہائی ۶۸۶۔ گر ز نوراضیت ۶۸۶۔
 ۶۴۶۔ گر ز تو گویند ۶۶۶۔ گر ز صورت ۶۹۵۔ گر سخن خواہی ۶۶۶۔
 گر سخن کش ۵۵۵۔ گر سر ہر ۶۸۰۔ گر سیہ کردی ۶۰۳۔ گر شود پر نور ۶۰۳۔
 ۵۶۱۔ گر شود ذرات ۶۱۲۔ گر ضعیفے ۶۹۶۔ گر فسوئے ۶۰۰۔ گر قضا ۶۰۰۔
 (۲) ۶۱۲۔ گر کشاید ۶۴۰۔ گر کند روشن ۵۴۹۔ گر کند سفلی ۶۳۰۔
 گر گدایان ۵۴۳۔ گر گزاری ۶۰۱۔ گر گل است ۵۹۳۔ گر گواہ ۵۹۳۔
 ۶۸۱۔ گر مراباران ۶۳۸۔ گر مرا چشمہ ۶۳۸۔ گر مرادت ۶۹۵۔
 گر مرانک ۶۳۸۔ گر مر اشعیان ۶۳۸۔ گر مراقب ۵۳۳۔ گر مرار ۵۳۳۔
 ۶۲۸۔ گر منافق ۶۳۳۔ گر منی ۵۵۹۔ گر نباشد جوع ۶۱۸۔ گر نباشد
 در خور ۶۰۰۔ گر نباشد سایہ ۵۸۵۔ گر نبودے کوشش ۵۴۳۔ گر
 نبودے امتحان ۵۶۶۔ گر نبودے بہر ۶۰۹۔ گر نبودے تنگ ۶۵۰۔
 گر نبودے در جہاں ۶۵۲۔ گر نبودے حاجت ۶۱۱۔ گر نبودے حس ۶۱۱۔
 ۶۲۰۔ گر نبودے شب ۶۳۳۔ گر نبودے عکس ۶۹۶۔ گر نبودے
 کو شہبائے ۶۹۵۔ گر نبودے میل ۵۶۸۔ گر نخواہد ۵۸۳۔ گر خواہی
 رشک ۶۲۶۔ گر خواہی بہر ۵۸۶۔ گر نداری ۶۴۳۔ گر نداند ۶۴۳۔
 ۵۶۶۔ گر ندیدی این ۶۹۳۔ گر ندیدی دیو ۶۲۸۔ گر نکر دے ۶۲۸۔
 ۶۰۹۔ گر نماز ۵۶۶۔ گر نماز ۵۸۰۔ گر نمی بینی ۶۰۳۔ گر نہ آن ۶۰۳۔
 ۶۲۳۔ گر نہ انکار ۵۵۵۔ گر ہزاران دامن ۵۴۶۔ گر ہزاران طل ۵۸۳۔

گر هزاران سال ۱۶ - گر هزاران طالب ۵۵۶، ۵۸۰ - گر هزاران معنی ۲۲ -
 گر هزار اند ۴۰ - گر همه عالم ۵۶۱ - گر همه خواهی تو ۵۶۳ - گر همه فوایدی که ۴۰۰ -
 ۳۲ - ۴۴ (۲۶) - گر همه ۴۴ - گر هوا ۶۳۰ - گر ز اخوان ۴۵ -
 گر ز یا صدق ۴۵ - گر ز بے صدق ۴۵ - گر ز دستند ۴۵ -
 گشت آواز ۶۲۸ - گشت فرد ۵۹۱ - گشت شسته ۱۰۰ - گشت آن ۶۲۲ -
 گفت ابلیس ۶۸۱ - گفت احمد ۵۶۰ - گفت از اجاز ۶۰۹ - گفت ازین ۶۲۰ -
 گفت اطفال ۵۴۶ - گفت افزون ۶۶۶ - گفت اگر ۳۶ - گفت الهنا ۴۰۰ -
 ۶۳۹ - گفت او ۳۳ - گفت پیغمبر آواز ۶۲۱ - گفت پیغمبر بکن ۵۴ -
 گفت پیغمبر خدای ۶۸۲ - گفت پیغمبر ز سرمان ۶۸۸ - گفت پیغمبر سپیدار ۴۰۰ -
 ۴۶۶ - گفت پیغمبر عداوت ۱۴ - گفت پیغمبر علی ۳۸۱ - گفت پیغمبر ۴۰۰ -
 قناعت ۳۹ - گفت پیغمبر که احمق ۶۳۳ - گفت پیغمبر که بر ۶۵۸ -
 گفت پیغمبر که جنت ۵۸۲ - ۶۴۴ - گفت پیغمبر که چون ۶۹۴ - گفت
 پیغمبر که حق ۵۴۱ - ۶۳۴ - ۶۳۳ - گفت پیغمبر که شیخ ۵۸۶ - گفت
 پیغمبر که رنجوری ۶۱۳ - گفت پیغمبر که زن ۵۴۲ - گفت پیغمبر که بر ۶۵۶ -
 گفت چون ۶۴۹ - گفت حق کا نذر ۵۴۲ - گفت حق گر ۶۰۲ -
 گفت خصمان ۳۳ - گفت راه ۵۶۶ - گفت رنج ۶۳۳ - گفت
 زین ۶۶۹ - گفت سه گونه ۵۳ - گفتش اے جان ۶۴۰ -
 گفت شاباش ۶۸۱ - گفت شاہ ۳۳ - گفت صوفی ۶۰۵ - گفت
 عیسیٰ ۶۴۰ - گفت قاضی ۶۰۵ - گفت قائل ۳۱ - گفت ما اول ۶۸۳ -
 گفت موتوا ۵۵۰ - گفت ناز ۵۶۰ - گفت یارب بندگان ۶۰۰ - گفت
 یارب میش ۶۸۱ - گفتہ انیک ۵۲ - گفتن خرم ۶۴ - گفتن کر ۶۴۰ -

گلِ مجز: ۶۴۶ - گری راہ: ۵۷۰ - گنجہارا: ۲۸۷ - گندے را: ۵۵۹ -
 گوشت پارہ: ۶۲۹ - گوشت دارد: ۵۴۴ - گوش جان: ۴۷۷ - گوش
 داری: ۵۹۷ - گوش را: ۶۲۲ - گوش: ۴۶۲ - گوش نہ: ۷۷۷ -
 گوشہ رو: ۷۴۰ - گوہر جان: ۵۷۷ - گویداو: ۷۲۸ - گویداسے اجڑائے: ۶۱۱ -
 ۷۲۱ - گوید این: ۵۷۳ - گویدش بگزرم: ۵۶۳ - گویدش بگزربک:
 ۵۸۲ - ۶۵۲ - گویدش جنت: ۵۸۲ - گویدش ردوا: ۶۶۹ - گویدش
 کائے: ۶۰۰ - گویدش گیرم: ۵۵۷ - گیر این: ۶۸۱ - گیرم این: ۷۷۳ -

ل

لا ابالی: ۶۱۶ - لاتخافوا: ۶۴۲ - لاجرم او: ۷۴۱ - لاجرم دنیا: ۶۴۹ -
 لاجرم سرشتہ: ۶۰۵ - لاجرم محبوب: ۶۹۷ - لاجرم مغلوب: ۷۶۹ - لاشک
 این: ۷۷۷ - لاف شیخی: ۵۶۵ - لامکانے کہ: ۶۳۹ - لامکانے نے: ۵۷۶ -
 لب بند: ۵۸۰ - لب ڈوبند: ۶۶۳ - لحم او: ۷۷۹ - لذت از جوع: ۶۱۹ -
 لشکرے: (۳) ۶۳۵ - لطف سابق: ۶۸۲ - لطف شہ: ۵۵۸ - لطف
 وساوس: ۷۵ - لفظ جرم: ۶۱۱ - لفظ را: ۷۴۷ - ۷۵۲ - لقمہ بخشی: ۶۳۵ -
 لقمہ تلخ: ۵۹۶ - لہجیات: ۶۱۵ - لوت پوت: ۶۶۰ - لوح محفوظ: ۷۷۳ -
 ۷۷۸ - لوٹ را: ۷۵۴ - ایک از تائیت: ۶۶۲ - ایک از غلت: ۷۷۰ -
 ایک استغفار: ۶۰۴ - ایک اغلب بر: ۶۷۰ - ایک اغلب چون: ۶۶۴ -
 ایک اغلب ہوشہا: ۵۵۷ - ایک افزون: ۶۳۹ - ایک اگر: ۵۵۱ -
 ایک بر شیری: ۷۳۸ - ایک بگزید: ۶۸۸ - ایک چوموج: ۶۶۷ - ایک
 چون: ۵۶۱ - ایک حق ہر: ۶۷۸ - ایک حق دادش: ۷۲۴ - یکذوق: ۶۹۲ -

لیک: تنہا رہے، ۵۵۷ - ایک شیرینی، ۶۰۲ - ایک صفائی، ۶۹۱ -
 ایک صفائی، ۶۹۱ - ایک شوق، ۷۰۵ - ایک فتح، ۷۰۰ - ایک فریب،
 ۷۰۳ - ایک قسم، ۶۴۸ - ایک کو، ۷۳۱ - ایک گران، ۵۷۰ - ایک
 کر آمینہ، ۷۱۶ - ایک گفتم، ۵۴۶ - ایک بن، ۶۶۹ - ایک میل، ۶۹۵ -
 ایک نسبت، ۷۵۹ - ایک نہ پند انکہ، ۷۲۵ - ایک ہم، ۵۸۹

م

ما التصوف، ۵۹۷ - مابل، ۵۸۸ - مابرون، ۶۴۰ - ماہبا، ۷۱۰ - مات
 زید، ۷۰۲ - ماچوز نبویم، ۶۰۰ - ماہ باشد، ۶۶۴ - ما خلقت، ۱۶۸
 ۶۹۲ - مادحت گر، ۷۰۵ - مانج خوشید، ۷۵۰ - ماد پتہا، ۷۷۷ - مادر
 فرزند، ۶۱۷ - مادرین، ۷۲۰ - ار بد، ۷۷۹ - مازیت، ۵۴۹ -
 مانشی و متقبلش، ۶۳۹ - ماطیبان فعالیم، ۵۸۸ - ماطیبانیم، ۵۸۸ - مال
 تخم، ۷۰۸ - مال چون، ۷۳۸ - مال خود، ۶۸۰ - مال در ایشار، ۵۸۰ -
 ۶۶۷ - مال دنیا، ۷۱۲ - مال را، ۷۳۸ - مالشت بدیم، ۵۵۷ -
 مالک الملک، ۶۹۲ - مال میراثی، ۷۳۸ - مال ناید، ۷۱۹ - مال وزر
 ۷۴۸ - ماند الا اللہ، ۷۱۰ - مانہ مرغان، ۷۷۲ - ماہم اجزائے، ۶۷۴ -
 ماہم از، ۶۸۷ - ماہمید انیم، ۷۳۳ - ماہمین افتد، ۷۱۳ - ماہی اندر، ۷۷۰ -
 منسل نبود، ۶۴۵ - منسان مردند، ۵۵۴ - ۵۸۱ - محنت فقر، ۷۰۲ -
 مہو میاید، ۷۰۶ - مختص است، ۷۳۳ - مع تعریف، ۷۵۰ - مدرسہ تعلیم
 ۶۳۶ - مدعی، ۷۳۳ - مرابو کبر، ۵۴۴ - مرا سیران، ۶۶۵ - مرترا، ۶۲۶ -
 مرد باید، ۵۹۳ - مرد حق، ۵۹۱ - ۷۴۸ - مرد خفہ، ۶۰۱ - مرد دنیا، ۷۲۵ -

مرد را ۵۷۹ - مردگان را ۶۵۰ - مردم از ۵۵۱ - مرد محسن ۵۵۲ -
 مرد میراثی ۶۵۴ - مردن ۶۶۶ - مرده از ۷۲۸ - مرد و باید ۶۱۱ -
 مرغ پر ۶۲۲ - مرغ جذبه ۶۱۴ - مرغ خوشی ۶۲۵ - مرغ را ۶۹۳ -
 مرغی اندر ۵۴۸ - مرغ نقش ۶۶۴ - مرگ آثامان ۷۱۰ - مرگ بینی
 ۶۵۳ - مرگ پیش ۵۵۰ - مرگ جو ۵۵۳ - مرگ را ۵۵۴ - مرگ
 بر یک ۵۵۳ - مرگ یک ۷۲۸ - مر لیثان ۷۴۲ - مر مرا ۷۳۶ -
 مرد و ۶۳۴ - مستمع ۵۵۳ - مستی ۷۶۴ - مسجد ۵۷۲ -
 مشتری خوابی ۶۳۷ - مشتری جو ۶۳۶ - مشتری علم ۷۱۸ - مشتری ما
 ۶۳۶ - مشک آلود ۵۶۰ - مشورت ادراک ۵۶۱ - مشورت با نفس
 ۵۶۱ (۲) - مشورت دارند ۵۶۱ - مشورت در کار ما ۷۵۷ - مشورت
 کن ۷۵۶ - مصطفی را ۷۳۵ - مصطفی زین ۵۴۴ - مصطفی فرمود ۵۶۳ -
 مصلحت است ۶۴۴ - مصلحت است ۷۳۴ - مصلحت داده است ۶۵۴ -
 مصلحت در ۶۵۴ - منظر حق ۷۱۳ - معبد مرد ۷۴۲ - معجزات از بهر
 ۷۵۷ - معجزه نبیون ۷۵۷ - معجزه را بگزار ۶۴۵ - معده را خون ۷۴۸ -
 معذرت ۷۷۰ - معنی آن ۷۴۷ (۲) - معنی ترک ۵۹۴ - معنی الله ۶۳۹ -
 معنی انسان ۷۷۱ - معنی تکمیل ۷۷۰ - معنی تو ۷۷۰ - معنی قرآن ۷۷۰ -
 مغز چون ۷۱۵ - مغز خود ۷۰۱ - مغز کو ۶۶۱ - مکر زن ۷۵۴ - مکر شیطان
 ۶۸۳ - مگس ۶۷۵ - ملک دنیا ۷۰۲ - مملکت کان ۶۵۱ - من بدان
 ۷۰۹ - منع گفتار ۷۰۹ - منتهی نبود ۶۹۰ - منتی عشق ۵۴۴ - من چو
 خورشیدم ۷۰۷ - من چو کلک ۶۳۸ - من چه گویم ۷۷۲ - من درون ۷۱۲ -
 من درین ۶۵۳ - من ز دستان ۶۱۲ - من ز سر که ۷۷۲ - من ز سر گین ۷۵۳ -

من سبب ۶۸۲ - من شدم ۵۹۱ - من مجبأ ۶۸۵ - منعی زوخواذ ۶۵۵ -
 من غلاف (۲۱۲) ۴۴۵ - منفق و ممسک ۵۸۱ - من کتاب ۴۳۵ -
 منکر آن دید ۵۶۳ - من کس ۶۹۴ - من کلام ۴۳۶ - من که باشم ۶۱۲ -
 منکر آخر ۵۸۴ - منکر اینرا ۶۹۳ - من نجس ۵۴۵ - من نجوم ۴۵۲ - من
 نخو اہم رفت ۶۵۳ - من نخو اہم عشوہ ۵۰۵ - من ندیم ۵۵۵ - من نردم
 ۶۳۴ - من نردم ۵۹۵ - من نیم ۶۴۲ - موجب امان ۴۵۴ - موج
 حاکی ۶۴۳ - ۴۳۲ - موش تا ۴۲۰ - موش گفتم ۵۹۸ - موش آن ۴۶۳ -
 موشان را ۶۴۲ - موشان گویند ۶۴۴ - موشان مدود ۵۴۴ - موشنا
 ۶۶۲ - موش خوش ۴۱۴ - موش خواند ۴۶۲ - موش ترسان ۴۶۰
 ۶۵۴ - موشن اجد ۶۱۶ - مہر ابلہ ۶۳۲ - مہر پاکان ۵۰۳ - ۶۸۵ -
 ۴۸۰ - مہر و ہیت ۴۴۸ - مہر را ۶۱۶ - مے ازان ۴۶۴ - می بایز ۶۰۳ -
 می بلزد ۵۱۴ - می پرد ۶۶۱ - میر احوال ۶۹۰ - میر و چون ۴۴۴ -
 میرانی ہر دے ۵۴۶ - میر مندار و ن ۵۸۴ - میشو و سیاد ۶۹۴ -
 میکشاند شان (۲) ۶۸۴ - میکشد شان ۵۴۲ - میگزیند از ۶۱۳ -
 میل جن ۶۱۴ - میل جان (۲) ۶۱۴ - میل روست ۶۶۳ - میل عشوقان
 ۴۰۶ - میم و و او ۶۳۴ - می نداند ۶۴۴ - می ناپذ ۴۲۹ - می نیندیشم
 ۴۲۰ - میو و دفسکر ۵۴۳ -

ن

نابیرونی (۲) ۶۹۱ - نار خصم ۶۹۱ - نار شہوت (۲) ۶۹۱ - نام
 خندہ نور ۵۶۳ - نار گردی ۵۵۱ - نایان ۶۱۵ - ناس مردم ۵۴۹ -

ناظرِ قلیم، ۶۴۰ - نالہ سہنا، ۶۷۴ - نالہ قرنا، ۶۷۴ - نالہ سون، ۶۴۵ -
 نام آن، ۷۳۳ - نام میرے، ۶۴۲ - نامہ بکشدن، ۴۰ - نان جو، ۷۹ -
 نان دہی، ۵۸۱ - نان مردہ، ۶۸ - ناسب حق، ۳۳ - نبض عاشق،
 ۷۰۲ - نبود اورا، ۵۵۲ - نخوت و دعویٰ، ۴۱ - نخوتے دارندہ، ۶۵۶
 ۵۸۸ - زردبانِ خلق، ۴۱ - زردبالش، ۵۹ - زردبانہائیت، ۵۵۹ -
 زردبس، ۷۵ - نرم گو، ۶۶۷ - زردشہ، ۶۹۲ - زرد عاشق، ۷۰۳ -
 زرد عاقل، ۷۷۰ - نسبت این، ۶۱ - نسبت زیر، ۶۳۹ - نسبت گر، ۶۱ -
 نشو و آن، ۷۷۷ - نشو و نمہ، ۷۷۷ - نطق آب، ۷۲۸ - نعت
 آرد، ۶۸۰ - نعمتِ دادم، ۷۷۷ - نعمتِ شکر، ۶۸۰ - نغمہ می آید،
 ۶۲۷ - نغمہ سائے اندرون، ۷۷۷ - نفس بانفس، ۶۸۵ - نفست اژدر،
 ۷۶۶ - نفس تو، ۷۸۸ - نفس چون با، ۶۸۶ - نفس چون بیدل، ۵۵۱ -
 نفس خود، ۶۹۷ - نفس را، ۶۱۳ - نفس ہزن، ۵۵۱ - نفس فرعون،
 ۶۹۷ - نفس و شیطان، ۷۷۷ - نفی ضد کرد، ۷۲۲ - نفی ضد ہست،
 ۵۵۲ - نقد ایمان، ۷۷۷ - نقش دفتر، ۸۰ - نقش ظاہر، ۶۹۷ -
 نقص توبہ، ۶۰۳ - نقص عہد، ۷۷۷ - نقص میثاق، ۶۰۳ - ۷۷۷ -
 نقل بر نقل، ۷۷۷ - نکتہ کان، ۶۶۶ - نکہ منم، ۶۱۰ - نکہ - تنگ
 درویشان، ۶۵۸ - ننگرم، ۶۴۶ - نوح ازان، ۵۸۹ - نوح تائم، ۷۵۷ -
 نور آن، ۷۰۷ - نور باید، ۷۷۷ - نور چشم، ۶۸۸ - نور خورشیدم، ۷۳۶ -
 نور خواہ، ۵۵۰ - نور خواہی، ۶۱۵ - نور نور، ۵۸۲ - نوش را، ۷۷۷ -
 نہ اشارت، ۷۷۷ - نہ بہ ہیچ، ۷۷۷ - نہ قبول اندیش، ۶۱۴ - نہ
 برائے، ۷۷۷ - نہ بگفت، ۶۴۸ - نہ ترا، ۶۴۳ -

وان گنہ ۵۵۶ - وان محب ۵۵۵ - وان ہی گوید ۵۹۵ - واسے آن
 علف ۷۱۴ - واسے آن کہ ۷۶۹ - واسے آن مرستے ۶۲۲ - وحد
 کہ ۶۰۵ - وئے حن ۷۶۲ - وئے دل ۷۷۲ - ورازین ۷۵۳ -
 وربندی ۷۵۳ - رزخوانی ۷۱۸ - وربدانی ۶۷۳ - ویکلی ۷۰۰ -
 وربود این ۶۱۱ - وربود صورت ۵۵۵ - وربود منی ۷۴۶ - وربیتی
 ۵۶۰ - وربہر زخمے ۵۸۵ - وربیرانی ۷۲۵ - ورتو خوش ۷۶۳ -
 ورتو در ۵۹۳ - ورخورد ۵۶۷ - ورجیلا تش ۵۹۲ - وردان ۷۷۶ -
 وردلت ۵۸۳ - وردو چشم ۷۶۱ - ورزمین ۶۳۸ - ورعدو ۷۵۴ -
 ورکشی خدمت ۷۱۸ - ورکشی عادت ۶۰۲ - ورکدا ۶۲۴ - وربودے
 راحت ۷۶۱ - وربودے دیدے ۶۹۵ - ورنخا ہی ۷۷۴ - ور
 نکا دیدے ۷۰۰ - ورنگردو ۷۵۴ - ورنگونساری ۶۶۲ - ورننی تانی
 ۵۶۶ - ورنہ اوہم ۶۷۸ - ورنہ باشی ۵۸۴ - ورنہ بینی ۷۶۰ - ورنہ
 خواہد ۵۸۳ - ورنہ قاد ۶۸۳ - ورنہ گوید ۷۷۴ - ورنہ ۷۶۱ - ور
 قرآن (۳) ۶۸۷ - وز ملک جان ۶۶۳ - وز ملک ہم ۷۵۱ - وز نباتی
 ۷۵۹ - وعدہ باشد ۷۷۶ - وعدہ را ۷۷۶ - وعدہ اہل کرم ۷۷۶ -
 وقت آن ۷۹۱ - وقت پند ۷۶۵ - وقت تحلیل ۷۲۰ - وقت خود ۷۵۹ -
 وقت فوج ۷۷۰ - وقت ذکر ۷۶۶ - وقت لاف ۷۶۶ - وقت محشر
 ۶۲۹ - وقت مرگش ۷۲۵ - وقت ہشیاری ۷۶۶ - وے ہساکس (۲)
 ۷۹۳ - وین زمین ۷۶۱ - وین عمل ۷۱۹ -

۴

ہاک آد ۷۳۱ - ہان ہان این ۷۷۶ - ہان ہان ترک ۷۷۴ - ۶۲۶ -

۱۰۱۳
 ہرچہ گروہی ۵۵۳ - ہرچہ یاد و نمان ۶۹۶ - ہرچہ بیاں دستان ۶۹۶ -
 ہرچہ سب ۵۰۱ - ہرچہ مدی ۵۰۸ - ہرچہ بلا ۵۴۴ - ہرچہ پیر ۵۸۹ - ہرچہ سہ
 ۶۱۴ - ہرچہ جادی ۵۵۹ - ہرچہ آید بر ۶۳۲ - ہرچہ آبدیش ۶۴۲ - ہرچہ
 از دے ۶۵۱ - ہرچہ اندیشی ۵۰۸ - ۵۰۱ - ہرچہ بر تو ۵۵۸ - ہرچہ
 خواہد ۶۰۰ - ہرچہ دروے ۵۶۸ - ہرچہ روید ۶۰۱ - ہرچہ غنیمت
 شورش ۷۰۵ - ہرچہ گویم ۷۱۱ - ہرچہ گیزم ۵۷۴ - ہرچہ نازل ۵۰۸ -
 ہرچہ یاد ۶۰۰ - ہرچہ حریص ۶۲۴ - ہرچہ خیانت ۶۰۰ - ہرچہ دروے
 ۵۹۲ - ہرچہ دل ۷۰۴ - ہرچہ دش ۶۹۸ - ہرچہ دے ۷۰۶ - ہرچہ
 کو ۶۳۴ - ہرچہ صورت ۷۵۲ - ہرچہ دو گر یک ۷۵۲ - ہرچہ روشن
 ۶۰۶ - ہرچہ مان ۷۳۰ - ہرچہ ستونے ۷۲۲ - ہرچہ شبے ۵۸۳ -
 ہرچہ شرابے ۵۶۹ - ہرچہ طاف ۶۲۴ - ہرچہ عقابے ۷۰۱ - ہرچہ کبوتر ۷۰۱ -
 ہرچہ کجا ام ۵۹۶ - ہرچہ کجا خواہد ۶۵۲ - ہرچہ کجا دروے ۶۰۱ - ہرچہ کجا
 لشکر ۶۸۶ - ہرچہ کجا مشکل ۷۰۱ - ہرچہ کرا اسرار ۶۵۶ - ہرچہ کرا افعال ۵۹۳ -
 ہرچہ کرا او ۷۰۲ - ہرچہ کرا باشد زینہ ۷۰۰ - ہرچہ کرا باشد زردان ۵۹۰ - ہرچہ
 باشد طمع ۶۲۴ - ہرچہ کرا باشد مزاج ۶۲۶ - ہرچہ کرا باشد وظیفہ ۵۶۶ -
 ہرچہ کرا بامردہ ۷۰۶ - ہرچہ کرا بینی ۵۵۵ - ۶۲۰ - ہرچہ کرا خواہی ۷۴۲ - ہرچہ
 خوشے ۵۵۵ - ہرچہ کرا درد ۶۱۸ - ہرچہ کرا در دل ۷۲۸ - ہرچہ کرا دندان ۶۹۰ -
 ہرچہ کرا دیدی ۶۲۰ - ہرچہ کرا گلشن ۶۴۹ - ہرچہ کرا امت ۷۰۲ - ہرچہ کرا امت ۷۰۰ -
 ہرچہ کرد را ۵۵۹ - ہرچہ کے را بہر ۵۶۰ - ہرچہ کے را جنت ۶۰۶ - ہرچہ
 را خود ۷۱۰ - ہرچہ کے روئے ۷۰۱ - ۵۹۴ - ہرچہ کے کز ۷۳۸ - ہرچہ
 کو ۷۰۵ - ہرچہ کے گر ۷۲۲ - ہرچہ کے نوے ۷۵۸ - ہرچہ کے آخرین ۵۸۶ -

- ۴۶۳ - ہر کہ آخر سون ۵۷۹ - ۷۶۲ - ہر کہ آرد ۵۵۸ - ہر کہ اندر ۵۴۹ -
 ہر کہ او بنیاد ۷۱۹ - ہر کہ او بے سر ۷۷۵ - ہر کہ او بے مرشدے ۵۸۵ -
 ہر کہ اجنس ۷۹۰ - ہر کہ اورا ۵۶۷ - ہر کہ او عاقل ۷۳۳ - ہر کہ بادشمن
 ۷۷۹ - ہر کہ باشد ۷۷۹ - ہر کہ بالاتر ۷۴۱ - ہر کہ بانارستان ۷۸۶ -
 ہر کہ بردر ۷۰۷ - ہر کہ بیباکی ۵۵۸ - ہر کہ بیدار ۵۸۳ - ہر کہ بیرون
 ۷۴۸ - ہر کہ تانی ۷۸۳ - ہر کہ ترسد ۷۴۲ - ہر کہ ترسید ۷۴۲ -
 ہر کہ جبر ۷۱۳ - ہر کہ جویا ۷۶۱ - ہر کہ جویائے ۷۴۲ - ہر کہ چون ۷۴۱ -
 ہر کہ خواب ۵۴۴ ۵۷۳ - ہر کہ خود ۷۷۷ - ہر کہ در حس ۷۴۸ - ہر کہ در
 خلوت ۷۱۸ - ہر کہ در خواب ۵۸۳ - ہر کہ دروے ۵۵۴ - ہر کہ
 دیداد ۷۵۰ - ہر کہ روزے ۵۸۴ - ہر کہ زیبا تر ۷۲۸ - ہر کہ صبر
 ۷۶۷ ۷۸۴ - ہر کہ ظالم تر ۷۹۸ - ہر کہ عاشق ۷۹۴ - ہر کہ کار ۵۸۰
 ۷۲۳ - ہر کہ گستاخی ۵۵۸ - ہر کہ ماند ۷۱۳ - ہر کہ مرد ۷۶۹ - ہر کہ نیر
 ۵۵۲ - ہر کہ رانی ۷۶۱ - ہر گمان تشنہ ۷۸۰ - ہر لقب ۷۶۲ - ہر بنائی
 ۵۵۹ - ہر نبی ۵۰۷ - ہر نفس ۷۳۰ - ہر یکے از ۵۵۴ - ہر یکے پر
 رد ۷۲۴ - ہر یکے جان ۷۱۰ - ہر یکے خوانان ۷۶۳ - ہر یکے را
 ۷۴۵ - ہر یکے ز اجزائے ۷۲۱ - ہر یکے زانہا ۵۶۶ - ہر یکے زین
 ۷۵۲ - ہر یکے سوئے ۷۶۲ - ہر یکے شد ۷۷۸ - ہر یکے تعلیم ۷۱۴ -
 ہست آن اندیشہ ۵۹۳ - ہست آن عنوان ۷۴۰ - ہست آن ہوئے
 ۵۸۶ ۵۸۷ - ہست اباحت ۵۴۸ - ہست احوالت ۷۲۲ - ہست ازوئے
 ۷۳۱ - ہست الوہیت ۷۳۶ - ہست او پندار ۷۴۰ - ہست و مقراض
 ۷۳۴ - ہست ایمانش ۷۹۶ - ہست این ۷۶۸ - ہست باشد ۷۳۲ -

- ہست براہ بابا ۶۷۱ - ہست برپائے ۷۰۵ - ہست بسیار ۶۲۲ -
ہست جمعیت ۶۱۵ - ۶۸۶ - ہست جنت ۶۰۴ - ہست خود ۷۳۲ -
ہست دل ۶۴۸ - ہست دنیا ۶۹۸ - ہست دیوان ۶۰۷ - ہست روزہ
۶۶۴ - ہست زاید ۵۷۹ - ہست زندان ۷۴۲ - ہست سستی ۵۹۵ -
ہست شام نرا ۶۷۷ - ہست صوفی ۶۹۱ - ہست عقلے (۲) ۷۱۳ - ہست
قاضی ۷۳۴ - ہست قرآن ۷۳۷ - ہست نران ۵۸۲ - ہست عشوق
۷۰۰ - ہست برجستہ ۶۱۶ - ہست بشا ۷۳۲ - ہستی اندر ۷۳۲ -
ہستیت درہست ۶۰۰ - ہفتہ ریائے ۷۷۷ - ہم بیداری ۶۴۰ - ہم بدین ۶۰۱ -
ہم نسبت ۷۰۲ - ہم ترازو ۶۸۵ - ہم تو بیدی ۷۴۵ - ہم تو آئی ۷۰۹ -
ہم چنان کا صواب ۶۲۴ - ہچانکہ بقراری ۶۰۵ - ہچانکہ ذوق ۷۷۶ -
ہچانکہ سہل ۶۷۶ - ہچانکہ مردہ ۵۵۰ - ہچانکہ ہر کسے ۶۵۲ - ہچنین ابن
۵۶۲ - ہچنین باد ۵۵۳ - ہچنین بیا ہائے ۷۷۱ - ہچنین تادوز ۵۶۲ -
ہچنین تادیل ۶۱۱ - ہچنین تافت ۷۳۶ - ہچنین جیائے ۷۳۱ -
ہچنین دور ۵۶۲ - ہچنین زافلیم ۵۵۹ - ہچنین ہر شہوتے ۷۶۶ -
ہچنین ہر فکر ۷۲۴ - ہچنین ہر کا سبے ۷۲۴ - ہچو آدم ۶۰۴ - ہچو آہن
۶۶۶ - ہچو سنگ ۷۷۳ - ہچو عارف ۵۵۰ - ہچو گیران ۷۵۳ - ہچو
گرامیر ۶۵۰ - ہم درخت ۵۸۲ - ہم دعا از تو ۷۴۶ - ہم دعا از من ۷۴۵ -
ہم ہے (۲) ۶۷۵ - ہم ز آتش ۶۱۷ - ہم ز اول ۶۴۳ - ہم ز بانی ۷۶۶ -
ہم ز خود ۵۶۵ - ہم ز دماغت ۶۵۲ - ہم زمین ۷۹۴ - ہم سخن ۵۵۸ -
۶۴۳ - ہم سری بابیا ۷۵۲ - ہم سوال ۷۱۷ - ہم ضلال ۷۱۷ - ہم نشین
اہل معنی ۷۷۷ - ہندیان ۵۹۵ - ہوڈ ۵۵۳ - ہوشیاری (۲)

۴۲۵ - تربیت باز، ۴۴۸ - مینش، ۴۴۸ - بیج آدم، ۵۶۵ - بیج بازگانے،
 ۶۵۴ - بیج باشد، ۶۱۰ - بیج برگے، ۶۰۹ - بیج بے او، ۵۴۹ - بیج تیسے،
 ۶۸۴ - بیج عاشق، ۴۰۵ - بیج قلبے، ۶۴۴ - بیج کرتنا، ۵۴۰ - بیج مسیح،
 کس راتا، ۴۱۰ - بیج کس راتو، ۴۴۵ - بیج کنبے، ۴۰۰ - بیج ماریات، ۴۰۵ -
 بیج مصلح، ۵۶۹ - بیج مردو، ۵۵۲ - بیج مستقی، ۶۵۵ - بیج گزار، ۴۰۰ -
 بیج لمے، ۶۹۶ - بیج نکند، ۴۶۴ - بیج نذیش، ۶۹۴ - بیج یک درو، ۵۶۱ -
 بیزم تیرو، ۶۸۴ - ہیں بکس، ۵۴۸ - ہیں بکسی، ۶۵۱ - ہیں بکسی، ۶۰۴ - ہیں بکسی، ۵۴۸ -
 ہیں تو کل، ۶۶۰ - ہیں جواب، ۴۴۲ - ہیں رباکن، ۴۰۴ - ہیں زرخ، ۴۵۴ -
 ہیں زلائے نفی، ۵۴۴ - ہیں غذا، ۶۸۵ - ہیں غنی، ۶۸۸ - ہیں ککے، ۶۲۶ -
 ہیں کہ اسرافیل، ۵۴۳ - ہیں گلوے، ۴۰۸ - ہیں برابش، ۶۹۳ - ہیں پیر، ۶۴۵ -
 ہیں مراقب، ۵۴۳ - ہیں مردو، ۵۵۴ - ہیں مشو، ۶۱۶ - ہیں مکش، ۴۱۴ - ہیں
 مکش، ۶۶۴ - ہیں گلو، ۴۴۸ - ہیں سہ، ۴۰۵ - ہیں نردی، ۶۰۱ - ہیں دین، ۴۴۰ -

ی

یابو بست، ۶۰۶ - یاجو احوال، ۶۰۶ - یاد دہ مارا، ۵۴۶ - یار باشد، ۴۴۴ - یارچون،
 ۴۴۸ - یار را، ۴۵۴ - یارشو، ۶۴۵ - بار غالب، ۴۸۰ - یاریجو، ۶۴۵ - یار
 نیکت، ۶۳۹ - یا کہ کفش، ۶۵۰ - یانیدانی، ۶۰۴ - یعنی اسے شان، ۴۴۴ -
 یک ترش، ۴۴۵ - یک تنے، ۶۳۹ - یکدم، ۴۰۳ - یک زمان، ۶۳۵ -
 یک زمانے صحتے، ۵۴۳ - یک سلا، ۴۲۳ - یک کسے، ۴۵۵ -
 یک نفس، ۴۴۰ - یوسف آدرس، ۵۶۳ - یوسف از کید، ۴۵۴ - یوسفان
 غیب، ۴۴۴ - یوسف ہر، ۵۸۹ - یوسف حسنی، ۵۶۳ -



بسم الرحمن الرحيم

آفل، فرورونده	آئس، نا امید، یوس (۳۳)
آفلی، آفل، سستی	آبی، باکنده، سرکش
آل بیلین، مراد، آل پیغمبر صلعم	آتنانی دار دنیا، احسن، عطاکن، مارا در
آوالا، آوازا	دار دنیا، کوفی -
آوه، افسوس	آتنانی دار عقبا، احسن، عطاکن، مارا در، عقبی
اُمتا طوعاً، بآید، خوشه لی	کوفی اشاره بآیه دنیا آتنانی الدنيا
اُمتا کرماً، بآید، بکراست	حسنه و فی الاخره حسنه سوره
آبا، انکار، سرکشی	آمار زاد، بقیه توشه شبیه
آباب، آمارگی، شتن، وایسی	آجله، آینده
آباحست، پردانگی، هر کاره و خلاصه را	آخرون السابقون، ما آخریم و سابق ایم
رواد اشن و حلال و مباح گردانیدن	اشاره بحدیث نبوی نحن الاخرون
آباد الله کید الکافرین، تبا، کند خدا لعنت	السبا یفون
مکر کافران را	آذر، آتش، نام ماه اول سنه ایرانی
آبتر، ناقص، دم بریده	آز، خواش، حرص
آبلا، بدبلا، افگندن، آزمودن، آمان حق نموده	آشنا، شناسا، خواصی (۱۱)

بنده را (۳۶۹)

ابتہاج، بخت خوشی و فری

ایرام، اصرار، تقید، بستہ آوردن

ابریشم بہا، نام ساز که از ابریشم سازند معاوضہ

شار نوازی، مراد شے قلیل

ابریق، آوندے کے درادستہ و بولہ باشد

فرد، آب

بشر و ایا قوم افجا، البشیر، مرده باد شمارا

۱۔ قوم کہ مرده دہندہ یا د

الغرض الاشیاء عندی الطلاق، مبعوض ترین شے

نزد من طلاق است اشارہ بحدیث نبوی

نامعاد ... ما خلق اللہ علی

وحدہ الارض بعض عند اللہ

من الطلاق

ایکوی اکثر، بگربہ بسیار اشارہ بآیہ

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً

سورہ توبہ

ابلوج، قند، شکر سفید

ابتداء البیل، ج ابن بیل راہ گزار سفر

ابن الوقت، شخصے کہ بمقتضائے وقت عمل

کند (ایضاً اصطلاح تصوف)

اتک را غما من نفسہا، بیایہ زد تو (دنیا)

از خود ذلیل و خوار شدہ

اتی من شرین جنت الیہ، پرہیز کن از ستر

کنہ کہ بر دے احسان کردہ

اتقوا، پرہیز کنید، اشارہ بآیہ اتقوا اللہ

حق نقات، سورہ آل عمران

اتلاف، تلف کردن

اشمار، ج ثمر

اجتبا، برگزیدن، برگزیدگی

اجداد، ج جد، پدر کلان

اجرتی، پناہ دہ مرا

اجل، بزرگ

اچہ، برادر بزرگ

احتجاب، پردہ کردن، در پردہ شدن

احتراز، پرہیز کردن، خویش نگاہ داشتن

احتراف، پیشہ ورزیدن پیشہ وری

احتراق، سوختن

احتساب، شمارہ کار، در شمار آوردن

شمار کار خود کردن، ہی کردن ذخیرہ کہ

در شرع ممنوع باشد

احتماء، پرہیز

اذکروا الله یاد کنید خدا را، اشاره بآیه

یا ایها الذین آمنوا! ذکر الله

ذکر اکثرا سوره احزاب

اذکرونی اذکرکم یاد کنید مرا یاد کنم شما را

اشاره بآیه اذکرکم سوره احزاب

اذن و اعیه گوش محفوظا دارنده سخن

اذواق ج ذوق

اذنبوا بروید شما

ارب مضد

ارتجاج جنبیدن لرزیدن رعشه

ارتعاش لرزیدن

ارتفاع بلند شدن

ارتفاق رفاقت

ارتقاء بلند چیدن پایه به پایه بلند شدن

ارتیاح مسرود شدن مسرت خرمی

ارج کرگدن

ارجا امید دار گردانیدن

ارجی برگرد اشاره بآیه یا ایها الناس

المطمئنة ارجعوا الى ربکم

راضیه مرضیه سوره فتح

رجوع شوباز (۳۶۱)

اختیال جلد کردن جلد گری

جس التقویم نیکوترین صورت اشاره بآیه

لقد خلقنا الانسان فی احسن

التفویض سوره التین

احقاد کینه داشتن کینه

احمال ج حمل بار

احیا ج حیات زنده

اخاف شد بآلی منه عون می ترسم از حق تعالی

نبت ارایاری از دست

اختیار برگزیدن (۳۵۸) برگزیده (۳۵۷)

اخضر سبز صفت چرخ مجازا چرخ

انظار ج نظر امر عظیم خطره

ادبار ج دبره هزیمت

ادبار پشت دادن دولت

ادبیر = ادبار مراد مدیر بدبخت

ادخلوا داخل شوید

ادخلی داخل شو اشاره بآیه ادخلی عبادی سورہ فجر

ادراء و نلیفه روزینه (۳۵۴) احسان

اذا جاء القضاء الفضا چون قضا آید

قضا میدان تنگ شود

اذبوا الذبقر ذبح کنید این گاوها را

ارزن، درخت که از چوب آن عصا سازند

ارسلان، شیر

ارض الکرام، باغ کریمان

ارغنون، ارغن، نام ساز سے

ارغان، تخته

ازار، تہ بند، جامہ

از دانش قل، کم عقل (۱۲۱)

ازیر، آواز جوش یک ناله و فریاد

اساس، بنیاد

اسبع امر، تمام کن حکم را، اشارہ بحدیث نبوی

اسبع الوضو تردد فی عمرک

استا = استاد

استافیل، انگور

استبعاد، دور شدن، دوری

استبقا، باقی داشتن

استجب، قبول کن، جواب ده

استراق، گوش داشتن پنهانی سخن کسی را

پوشیده حاصل کردن (۱۵۹)

استسقا، طلب آب، آب خوردن

استغراق، همه را فرا گرفتن، غرق شدن در کار

استکبار، گردن کشی کردن از بزرگوار

استم = ستم

استنشق، آب و پینی کردن

استتا (کردن)، انشاء الله گفتن

استوده = ستوده، ستایش کرده شده

استطقت، فتنه

استمته، آمد و پناک گردی اور

اسکیر، شلنگ، جفت انداختن ستور

اشباه، شب

اشجان، ج شمع، اندوه

اشد قسوة، سخت تر (از سنگ) اشاره بآیه

فهی کالحجارة ادا شد

قسوة سوره بقره

اشکار، = شکار

اشکال، ج شکل، مانند

اشکال، پوشیده شدن، دشواری

اشکم = شکم

اشکنیه، معده جانوران که غذا اولاً در آن

جمع شود، معده

اشیاع، ج شیعه، دوست

اصابت، صحت راے

اصبع، انگشت

غزل گمراہ تر (اسم تفضیل) گمراہ شد (مضی)
اطلاقاً (و) کردن آتش

اطلاق کتاد

اطلبوا الاموال من سبیلها (طلب کنید روزیہا را
و از خیمہا و امثال من سبیلها) از سبیلہا یعنی

و در سبیلہا ہمارا از درہائے آن

اطیار (ج) طیور (ج) طیر پرندہ

اعتداد شمار کردن شمارہ عدد

اعتذار عذر آوردن

اعتزال بیک سو شدن طریق معزولہ عباد

خالق افعال خود پندارند

اعتمید = اعتماد

اعتناق معانقہ

اعتیاء ج عتو رکش

اعتیاض عوض دادن عوض

اعجمی نادانقہ ناہم

اعرض عنہم اعراض کن از آہنبا اشارہ

بآیہ فاعرض عنہم و انتظر

انہم منتظرون سورہ المجدہ

اعطا عطا کن مارا

اعطی عطا کن مرا

اصبت = صبح تو، بگفتہ تو

اصبین دو بگفتہ

اصحاب سبت امرا و یوہود کہ بروز سبت

و شنبہ کار کردند و ملعون شدند

اصحاب شمال کفار و اہل یار

اصحابی نجوم اصحاب منہن ستارہ اند

اشارہ بحدیث نبوی، اصحابی

کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

صرف السواد الذی خط القلم بازدار آن

بدی ہر کہ نوشتہ است اورا قلم

اصطلاب آلہ برائے دریانت ارتفاع

آفتاب و ستارگان

اصطفاء بزرگی و برگزیدگی

اصطبل منوب بہ اتبول در سبیلہاے

منوی شریف بصاد نوشتہ اند

اصطیاد صید کردن

اصفا گوش داشتن بہ سخن

اصلع کل شخصے کہ موئے سرش نہ اٹل

شد باشد

اضطرار کار بے اختیار صادر شدن

بے اختیاری

اعطیناک، عطا کردیم ترا، اشاره بآیه انا

اعطیناک الکوث سورة الکوث

اعطیناک کوث، عطا کردیم ترا کوث، اشاره

بآیه حسب باه

اعما = اعلمی، کور

اعلموا ما شئتم، کنید آنچه خواهید، اشاره بآیه

اعلموا ما شئتم انما تعاون

بصیر سورة حم سجده

اعور، یک چشم

اعبری، غباری، خاک آلود، مراد زمین (از

انبر بیاے نسبتی)

اغویتنی، گمراه کردی ما، اشاره بآیه فیما

اغویتنی... سورة الاعراف

افتراق، از همدگر جدا کردن، تفقد انداختن

افتقاد، گم کردن، گم شده، رحمتن (یعنی

تفقد ۴۵۳)

افتقار، فقر، درویشی

افتکار، فکر، اندیشه

افتنان، درفتنه افتادن

افسوس، بازی، قریب

افصح من اخیک، فصیح تر از برادر تو

افواه، ج فوه، دهن

ارح = ارحم، بستر، زرد و نقره، هر زرد و نقره

صندوقچه

اقرب من جبل الورد، قریب تر است

از رگ گردن، اشاره بآیه و نحن اقرب

الیه من جبل الورد، سوره ق

اقرضوا الله = قرض دهید خدا را، اشاره

بآیه اقرضوا الله قرضاً

حسناً سورة المدثر

اکال، خورنده، بسیار خورنده

اکتاب، حاصل کردن، در زمین

اکتاب، شغلین شدن دست،

اکتاف، پناه دادن

اکرمته، بزرگو داشتی ادرا

اکول، خورنده

الاسلام فی الدنیا غریب، اسلام در دنیا

غریبه است، اشاره بحديث نبوی

الاسلام بداعریا...

اللاغ، برید، قاصد

الاعنی، قاصد

الامن عظیم، مگر کسی که پناه داده شده است

است آیاتیم اشاره بآیه الست
بریکه سوره الاعراف

الصبر مفتاح الفرج، صبر کلمه نجات است
الصبر مفتاح الفرج، صبر کلمه نجات است
انصدق ظمانی، طوب صدق آرش
وطوب است اشاره بحديث نبوی
مذیر بیک...

الطیبات لطیفین، زنان پاک براسے
مردان پاک اند آیه سوره النور
اعجل نعم المحل، عجلت کعبه تا بانه خوش
فرد آیند

الرفیع، بزرگ

القارعة، قیامت

اقد ریتی البصر، قضا چشم را کور میکند
الکاس حبیب الله، کسب کننده دوست
خدا است

الکاذب یب فی القلوب، دروغ شک
اندازنده است در دلها، اشاره

بحديث نبوی، مایه بیک...

الکمن، آنکه زبانش در سخن گرفته باشد

الله اشتری، الله خرید کرد

اشاره بآیه لا عاصم الا یوم
لا امر الله سوره نور

الب، بزرگ

القباس، پوشیدن کار اشتباه

الترک، راحت، ترک راحت است

التون، کزیزک، زرد سرخ

الجارثم العار اول مسایه پیران زانج

البحاح، ستهیدن، حاجت خوشا کردن

الحبب یعنی ویم، حبیب کور و میگرداند

حبك الشیء یعنی ویم

الحذرع لیس یعنی عن قدر مدد را اگر

فائده میکند حذر از تدا، مده شنبوی

ان ارجاء القدر بطل الحذر

الحق هر سخن راست تر است

المخلوق عیال، لا الله، خلق عیال خدا است

اشاره به حدیث نبوی المخلوق

عیال الله

الدنیا و ما فیها متاع، دنیا و هر چه در دین است

فیلح است اشاره بآیه انما هذه

الحیوة الدنیا متاع سوره النور

الدین النصیحة، دین که خواهی حدیث نبوی

اللہ علم السر الخفیٰ خدادادنا ترست برازما
پوشیدہ

اللیتاد اللتیٰ چنین معیان حیلہ و تعویق
المستشار موتمن از کسے کہ طلب مشورت
کرده شود باید کہ امانت دار باشد

حدیث قدسی

المغلوب کالمعدوم مغلوب مثل معدوم است
الملک عقیم ملک لا ولد است یعنی صلہ رحم
ندارد

الم نشرح آیا کنشادہ نکردم اشارہ بآیہ
الم نشرح لك صد دلتہ سؤ لا

الم یایک نذیر آیا نیاید شمار رسول مانند
اشارہ بآیہ الم یاتک نذیر سواک

الولد سرلابیہ فرزند راز پدر است حدیث نبوی

الہنأ فی حوائجنا الیک دیوانہ شدہ ایم در
و القسنا ما وجدنا ما لک لیک در دین حاجتہا

خود بسوئے تو آرزو کردیم آن حاجتہا

را و یا فتیم آزا نزد تو

الیاس صدی الرحمن یاس یکے از دو

راحتہا است

الی اللہ المآب باز گشتن است بجانب خدا

الیف الفت گرفته، خورده، صاحب
الفت دوست

الی یوم القیام تا بہ قیامت
امارہ امر کنندہ، نفس

ام الكتاب قرآن مجید سورہ فاتحہ
امت گزودہ

امثال فرما برداری نمودن

امساک نگاہ داشتن بازداشتن

امتهال مہلت دادن، مہلت

امتهان خوری

امر ربی حکم خدائے ما اشارہ بآیہ قل

الروح من امر ربی سورہ بنی اسرائیل

امرهم شوری کارآہنہا شورہ است اشارہ

بآیہ امرهم شوری بنیہم سورہ اشورہ

امعان سیراب شدن باریدہ نگرین

امکان ممکن شدن قدرت دادن

املا نشتن مراد بیان کردن

الماک ج ملک جمع ملک

ولیک است جمع ملک ملائکہ است

مگر حضرت مولوی الماک جمع ملک زاید

از یکجا استعمال کردہ اند این جمع در

ان تمارضتم لہینا تمضوا، اگر ہر اسے دنا
مرض را بر خود بندید (واقعی) مرض

شویہ حدیث نبوی

انذ، انذک، اذ، اذ، اس تانہ

انذمان، اندوہ

انصتوا، خاموش باشید، گوش دہید، اشارہ

بآیہ اذا قضی العرآن اقمعوا

وانصتوا سورہ الافعال

انظرنی الی یوم الجزا، مہلت دہ مرا تا روز

جزا اشارہ بآیہ انظرنی الی

یوم یبعثون سورہ الاحزاب

ان عدم عدما، اگر برگردید شامانیز برگردیم

اشارہ بآیہ واقعہ سورہ نبی اسرائیل

ان فی موتی، حیاتی، نیات من در شومن است

انکم فی لمحصیۃ اردو تموا، شمار گناہ زیادتی

کرده اید

انگلیون، انجیل

انما الدنیا وما فیہا متاع، جزا این نیست کہ

دنیا و ہرچہ در دہست قلیل است

اشارہ بآیہ سورہ اکوین

ان لم یصہن بالف، بدستیکہ ہر کہ خلاف

خات یافتہ نمی شود

انیت، خواہش، امید

اہمال، مہلت دادن

امیان، ہمیان، کیسہ

انا، من، خودی

انا الیہ راجعون، بدستیکہ بسوئے حق باز

گردیدہ ایم، آیہ سورہ البقرہ

انابت، آرزو، رجوع آمدن، ترک

ان اتے الہ جان واردے شاکم، اگرچہ

گرگ بایہ دہلاک کند گو سفند شمار،

ان ارد تم حشر ارواح انظر، اگر بیجا ہید شما

حشر و دہاسے دیدہ را

انا فتحا، ہر آئینہ، حکم کردیم، اشارہ بآیہ

سورہ الفتح

انتباہ، شریک، شریک کار

انبان، کیسہ، زمیل، باخصوص من زمیل گد اگر ان

اتبساط، کشادہ شدن، خوشی، فرحت

ان بعض النطن اثم، بعض گناہ اند آیہ سورہ البجرات

انتباہ، آگاہ کردن

انتسال، نسل شدن

انتصاح، نصیحت پذیرفتن

ایشان نکرده تلف نموده است؛ اشاره

بحدیث قدسی شاولهن

وخالقواهن

انوس، مانوس

انه لاریلا من یدوم، نیست پروردگار

مگر که همیشه می باشد

انی قریب، من نزدیک ام؛ اشاره بآیه

اذا استألف العبادی عنی

فانی قریب اجیب دعوتی

الداعی سوره بقره

انی لم امت، من مرده نیم

انین، آوازگریه، گریه

او انی، ج آیه، ظرف

اوحدی، اوجد، اهل زمانه

او حی الی النخل، وحی کرد پروردگار

نبور علی، اشاره بآیه وادحی

ربک الی النخل، سوره نخل

اوزم، انگور

اوساخ، ج وسخ، چرک

اوستاخ، گستاخ

اوف بهدکم، وفا کنیم عهد شما؛ اشاره

بآیه اوفوا بعهدی اوف

بهدکم سوره بقره

اوفوا بالعقود، عهد را وفا کنید

اوفوا بعهدی، وفا کنید عهد مرا (حسابی)

او قد تموا، آتش افروختید

او هن الرحمن کید الکافرن، خداست

گرداند کید کافران را؛ اشاره بآیه

ان الله موهن کید الکافرن

سوره الانفال

الاب، پوست ناپیراسته

الهبطوا، فرود آئید

امتنزاز جنبدین، شادمانی، تحرک

(از مسرت)

اهتمام، غمخواری (۴۹۰)

اهدنا، هدایت کن مرا؛ اشاره بآیه

اهدنا الصراط المستقیم

سوره الفاتحه

اهمال، فرو گذاشتن چیزی را بخود

ایاب، واپسی، بازگشت

ایک، بزرگ، مراد غلام (۳۳۰)

ایتام، ج تیمم

اتج = بسیج

ایدر، اینجا، اکنون

ایرا = زیرا، براسے آن

ایراد، فرود آوردن، چیز سے راہ رکے

دار کردن

ایقان، یقین

آیمان، ج بین۔ سوگند

آیناس، انس، دشمن

اینت، زہ، کلمہ تحسین و تعجب

ایہا الناس! حذروا، اسے مردمان! حذر کنید

ب

بئس، بد

بئس العوض، عوض، بد

بئس القرین، رفیق، بد

با = ابا، حوزدنی

باب، پدر

باد بروت، کبر و غرور

بادشا = بادشاہ

بارو، دیوار قلعہ، حصار

باریک، ریس، خیال، پیودہ، کنندہ

بازغ، برآمدن آفتاب، روشن

باعدیننا، دوری کن در میان، اشارہ

بآیہ ہاعلین اسفارنا سورہ السبا

بجل، بخشدن جرم، سبب، صبح بھل

بختی، شتر قوی، موب بہ بخت نھر

بخریدہ اند، اختیار کر دے

بج لک، آفرین مرزا

بد، چارہ کار

بد و اوری، داوری، بد

بد نہ، شتر قربانی

بر، نیکی

برد، سردی

برطلہ، نوسے از کلاہ

بری، برادرت

بریق، درخشان

برین، تراشہ، قاش

بزبان، شہوت زمان، شہوت

بزہ، گناہ، خطا

بصل، پیاز

بطل، النہار، روز بد و رخ گزارندہ

بطر، سخت دلی، شاد سے بفرط، غفلت

نافرمانی، تکبر و خود بینی (۴۶۳)

بطیخ، خربزه

بعد العصر سیرا، بعد از تنگی کشتایش است،

اشاره بآیه ان بعد العصر

یسرا سوره الانشراح

بغا، خوار، بدکار

بقول، ج. بقل، تره، سبزی

بگ = بیک، بزرگ

بلع، برسان، اشاره بآیه بلغر ما انزل

الیک سوره المایده

بلو، امتحان

بلوا، بلائے بسیار

بلیسانه نظر، غایب بینی مثل این

بنگیان، بنگ خواران

بنه، رخت و اسباب

بواحرزن، صاحب غم و غصه، صاحب بچ

بوالعلا، صاحب بلندی، نام شاعر سے

کنیت، مینق، دازین رو مراد الحق

ونادان

بور، اسپ سرخ رنگ

بوشش، خود نمائی

بوغ، فوط حمام، مہرہ سفید کہ در گام می نوازند
بنچہ

بو قحط، پدر قحط، مراد بسیار خوار

بوک، شاید مراد، اتفاق و

امید و بیم

بول قاروره، قاروره بول، شیشہ بول

بہا، خوبی

بہاریات، بہار

بیات، آنچہ شب گزاشته باشند

بیدق، پیادہ

بیکر بیک = بکر بیک، حاکم علی بزرگ

بین الاصبغین، در میان دو گنجان، اشارہ

بحدیث نبوی، قلب المؤمن

بین الاصبغین من اصابع

الرحمن

بیورودا، شخصے کہ بیچ کس بناء و نیاید

بیوقوف، نادان، بے وقوف

پ

پاچیلہ = پاچہ، پادشاه، پائتا بہ

پائیز، خزان

پنج و شمش، مراد از پنج حوا، رخمہ واز

نش جہات ستہ

پند توڑ، پند خواہ

پنہان پری، پوشیدہ روی

پوتہ و پوتک، خزانہ

پوز، دہان

پوز بند، بند دہان

ت

تابہ خاہ، تابہ قرص آہن کہ بر آن نان پزند

خنور

تاری، تاریک

تازیان، اسپان تازی

تاسہ، اندرہ، ملال

تاسہ گیر، اندوہ افزا

تا علیہا، قصہ طلب (علیہا)

تانی، تاخیر، درنگ

تباب، زیان کاری

تبار، خاندان

تبتل، انقطاع (ایضا اصطلاح تصوف)

تبختر، خرامیدن از روسے بکبر

پار، سال گذشتہ

پاروم، چرمے کہ در پس پالان چار پامان

دو زند

پاہنگ، ریسائے کہ بر کنار بجام ہیان

بند

پاکرد، مددگار

پارود، رخصت

پردل، بہادر، شجاع

پرویز، عزبال، آردبیز

پرویزن، ایضا

پرہ، کنارہ، برگ کاہ خود

پریر، پریروز

پڑولانند، درہم کنند، رنجہ کنند

پڑولانیدن، پریشان کردن

پڑولیدہ، آشفۃ و پریشان

پسچ، قصہ آہنگ، کار سازی (۲۲۳)

پشک، سرگین

پگاہ، وقت صبح، صبح (۵۰۹)

پناغ، تار رسیان، تار خام

پنبہ کردن، پتہ کردن، نرم کردن، مراد

زد و کوب

تبرک، مبارک رفتن

تبنارینا، توبہ دہ مرا اے پروردگار

توبہ آریم بس تو اے پروردگار

تبوراک، طبلکہ کہ مزارعان را اے دفع

مرغان در کشت نہند

تتربو، لہو و لب

تنق، سراق، سراپردہ

تنلاج، نوشے از آتش

تجافی، یکسو شدن و جدا شدن، کاواکی

بیرون آمدن (ایضاً اصطلاح تصنیف)

تجش، لطف و خوشی

تجوع، گرسنگی

تحت القہوہ، خوردنی قلیل کہ پیش از

قہوہ خوردند

تجب الالبصار اذا جارا القضا، چون قضا

آید بر چشمہا پردہ افتد

تخری، فکر، جستجو و قیاس قبلہ قیاس (۴۹۲)

تخیر، دروغ خوانیدن دیگرے را دروغ

خوردن

تخشم، غضب نمودن، صاحب خد شکاران

شدن یعنی با چشم رفتن

تخول، برگشتن (از جاسے بر جاسے)

تخول، برگشتن

تخریق، سوختن

تخسیر، زیان کاری، نقصان

تخلیط، فساد افکندن در کار

تخیل، خیال آرائی، مزاجیہ سازی (۳۷۱)

تخیلی، خیال آورده، شغفے کہ بخیال

منسوب باشد

ترب، فحل کہ بہندی مولی گویند

تربت، خاک

ترجیع، اصطلاح نجوم کہ چند سیارگان

باین طور جمع شوند کہ در میان شان

سبوح باشد کہ ربع فلک است

مراد، دشمنی

ترجان، کسے کہ زبان یک کس را بدیگرے

نہاند

ترحال، کوچ کردن

ترحب، مرجا گفن

ترحب، مرجا گفن

ترسا، نصرانی

ترکان، ج ترک، مراد معشوق

تصدیع، در دسر دادن، پریشانی	تزیات، سخنان بیپوده و لاف و گزاف
تضرع، گریه و زاری	گفتار بیپوده و دروغ (۱۶۳)
تعال، بیا، اشاره بلفظ قرآن تعالوا	ترسب، رهبانیت اختیار کردن، رهبانیت
تعب، رنج، در ماندگی	تریاق فاروقی، نوحه از پانزهر، تریاق
تعبیه، آراستن، لشکر بر آسے جنگ پوشیدن	(تلمیح بحضرت فاروقی، علم ۵۴۵)
مراد تقدیر	تزویر، مکر کردن، حیل سازی، مکر (۲۰۳)
تعرف، شناسائی	تسخیر، مسخرگی، استهزا، تمسخر (۳۰۵)
تعزیش، بر تخت بردن، عشرت خانه (۶۷۷)	تسخیر کن، تسخیر کننده
تعمیق، دور اندیشیدن در کارے معانی	تسعیر، نیش
عمیق و مطالب رقیق	تسقط، عالم را محض خیال دانستن، تسقط
تعویق، درنگ کردن	نمودن یا کردن
تف، تب	تسل، ساوس فروشی
تقانی، فنا، نیستی	تسو، یک دیم حب استدار چهارجو، قدر نیل
تفت، تیز، چالاک	مراد حقیر و خفیف (۴۶۶)
تفتیق، در بدن و شکامتن	تسویل، حید و مکر استن، زشت الگو نمودن
تفخیم، بزرگ داشتن	آراستن کارے
تقا، پرهیزگاری	تقش = تواسش
تقلب، دگرگون کردن، گردش	تشاور، مشورت
تقلیب، دگرگون کردن	تشریف، خلعت، انعام
تک، دویدن	تشنج، کشید و شدن عضو که از حرکت باز آید
تکلیف، کیف، چگونگی	تصحیف، تحریف و خلاف اصل کردن

تگین، آتش، پرشہوت

تلاق، ملاقات

تلاقی، ایضاً

تلطیف، لطف، نرمی، نگوئی

تلو، تابع

تلون، گوناگون

تلویم، ہر آن چیز سے کہ باعث ملامت باشد

تلوین، گوناگون کردن (ایضاً اصطلاح تصوف)

تلہب، سوزش

تلمکین، جاسے سب جاکے کردن (ایضاً

اصطلاح تصوف)

تملق، چاپلوسی

تویہ، مس، ابراز اندودن، باطل حق نمودن

تن، دن، خاموش شدن

تنگ، جوال، بار خروار

تقبل، ست، کابل

تواب، توبہ پذیرندہ

توختہ، جمع کردہ

توزیع، اندک اندک جمع نمودن، عطائے

جمع اتفاق، کسے بخشد، قسمت کردن

برجھے برائے دیگرے یعنی پارہ پارہ

جمع آوردن (۴۰۸)

توسن، اسپرکش

توفیر، مال زیادہ

تون، خاک، غاشاک، جاسے خاک غاشاک

تونی، دزد، عیار، ہزن، سرگین کشدہ

حام، کناس

توہیم، در شک، انداختن

تہلکہ، ہلاکت

تیبا، دفع، انکار نمودن

تیمار، غمخواری

تیہیہ، میدان

تیہو، پرندہ است شاہ کبک

ث

ثالث، ثلثہ، یکے از ثلثہ، عقیدہ مسیحیان

ثبت، العرش، مثل ثبت، العرش، تم

النقش، اول تحت را ثابت کن

بعد ازان نقش کن

ثبور، ہلاکی، زیان

ثبور، واثبور، ثبور، ہلاکی، مراد دوائے واسے

یکے ازنا بہائے دوزخ

جد، اصرار و تاکید

جذوب، جاذب، کشندہ

جری، وظیفہ، روزینہ، راتہ

جریہ، تیز زبان، فصیح، نام شاعر۔

جسر، پل

جد، سوسے، مرغول سر

جف، القلم، خشک شد قلم، اشارہ، بحدیث قدسی

جف، القلم، ہماہو کا بن

جلا سب، آب، فائض، آب صافی (۱۷۵)

آب گل، گلاب

جلدی، جرات

جنات، گناہ

جنان، جنت، بہشت

جنان، دل

جنایت، گناہ

جنت الماویٰ، بہشت کہ جاے ہمیشہ برون

است

جوآد، غنفعہ، جوآد

جواری، ج، جاری، کیزک

جوایں، القلوب، جوایں ج جانوں

ثری، زمین نمناک، زمین

ثرید، نمان پار، کہ در بختی و شل آن بسر شد

ثعبان، اژدہ

ثغر، سرحد

ثمین، پڑیا، گران بہا، قیمتی (۴۳۰)

ج

جانی، جفا کنندہ

جامد، فسرہ

جامگی، وظیفہ، مقربہ، جزے، وظیفہ (۴۴۱)

جانی، منسوب بہ جان، بمعنی عزیز از جنایت

معنی گنہگار

جاوذا، لاوام طرا و اعتزل، اذا و ام

کلی بگذشت و گوشہ گیر شد

جبار، بستن شکستہ، مراد بدر (۴۶۶)

جبال، راسیت، کو بہائے حکم

جبری، اعتقاد دارندہ بر جبر

جبیرہ، چو بہا کہ بر شکستہ بندد

ججود، انکار با وجود علم، دیدہ و دانستہ

انکار کردن (بالفتح)، انکار کنندہ

ججیم، آتش بزدگ کہ در خاک افروخته شود

جاسوسانِ دل

جوال، چیزے کہ دران غلہ پر کردہ بر جاور

نہند ظرفے با شد از پشم بافتہ کہ چیزا

» دران کنند، تنگ (۱۳۶)

جوجی، نام مسخرہ

جولعی، ژندہ پوش

جهاز، سامان

جبد المقل، سسی مینوا

جھول، جابل، بسیار جابل

جیفہ، مردار

جیفۃ اللیل، مردار شب یعنی چون مردار

شب بخواب رفتہ

چاشش، غلہ از کا د پاک کردہ

چال، چاہ، مٹاک

چالش، چالیش، جنگ و جدال

چانہ، ذفن

چاوش، نقیب لشکر، خادم

چرمدان، کیسہ چرمی

چیرہ، دلیر، غالب

چغز، غوک

چیک، چیک، آواز بیخے مرغان

ح

حاکم، جولاء، بافندہ

حاجب، پردہ دار، مراد خادم محل شاہی

حادث، نو پیدا

حادی، سرودگر، حیدی خوان

حارث، کشتکار

حارس، پاسبن، نگہبان، (۱۵۷) حفا

کنندہ (۲۳۹)

حازم، صاحب حزم، ہوسخیار

حاکی، حکایت کنندہ

حالب، دوشندہ شیر

چ

چار پرہ، چار بازو

چارق، موزہ، پائے افزا کہ بر پائے

بند نہ نوے از کفش صحرائیان

چار میخ، نوے از تھذیب کہ دست چپائے

مجرم بچار میخ بندند

چار میخ کردن، مراد محکم بستن (۱۲۶)

پائے بند کردن

حانوت، دکان

حایط، دیوار

حَب، دانہ

جبر، سیاہی روات، دانشمند چودان
(جمعہ اجبار)، دانشمند

جبل، رسن

جبل لورید، رگ گردن

جبل اللہ، رسن خدا

جبل بن سد، رسن ازلیف خرم، اشارہ

بایہ فی جیدہا جبل مر

مسد سورہ اللہب

حب یحییٰ و یحییٰ، حب کوہ میکند و گرمی سازد

اشارہ بحديث نبوی حبك الله

یحییٰ و یحییٰ

حجت بارد، عذر لنگ، دلیل ضعیف

حجل، حجد

حجیب = حجاب (۱۲۷)

حجیح = حجاج

حدیث انداز، سخن در میان آوردن، سخن گو

حدید، آهن

حدیقہ، باغ

حذر، با پرہیز، ترسناک

حذور، حذر کمینندہ

حر، آزاد

حراب، جنگ، آنا، جنگ، حربے (۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴)
حرارہ، تراد کہ چند نفر از یک آواز و یک

خلق با ہم خوانند

حراقہ (صحیح حراقہ) سوختہ چتماق، حراقہ

نوعی از کشتیہا کہ نفت اندازان

آکہ نفت در روئے دارند آکہ نفت

اندازی

حرج، تنگی، تنگ دل

خراس، حارس، پاسبان

خرش، نگاہبان در گاہ سلطان

خرض، صیفہ امر، آمادہ کن، گرم کن

خرض، بیمارے دل، بیماری باطنی، بیماری

حرف، حرفت

خرکوا، حرکت کنید

خرون، سرکش، گزہکش، تند و توسن

خری، سزاوار، لائق

حریر، لباس ابریشم

حزم، ہوشیاری و احتیاط

حسان، حب خواہ، موافق

حسن، نیکو و خوب

حسن الاعمال، اعمال نیک

حسیب، صاحب اسم فاعل بمعنی اندازہ

حشایش، گیاه

حشر، براگشتن، مجازاً بمعنی قیامت، انبوه

حشیش، گیاه، گیاه فناء

حصہ، گرو گزفتن چیزے را

حصور، باز دارنده، مردے کہ گرد زبان

نگردد

حصیر، بوریا

حصین، استوار، مرد قلعہ

حضانت، دایگی، محافظت طفل

حطب، ہیزم

حطیم، دیوار، دیوار بیرون کعبہ استی

(۷۵۵)

حفرہ، نقب، کندہ شدن، سوراخ (۳۷۵)

حفرہ گر، نقب زن

حفی، ہریان

حفیر، نقب زن، مراد وزد

حقہ، کینہ

حق، لایستی، ہدائے تعالیٰ از حق

گفتن شرم ندارد، اشارہ بآیہ

ذکر کان یوذی النبی

فبستی منکم واللہ لایستی

من الحق سورہ الاحزاب

حکم، حکمت

حکم مر، فرمان، تعج

حکیم، صاحب حکمت، دانا

حلقوم، حلق

حلل، ح، حلقہ، زیور لباس خوش جامہ

حلیم، خواب

حلوب، شیردہ

حلد، بردیانی، مراد لباس نفیس

حلیت، بہ زیور آراستن

حمام، مرگ

حمر، مستنفرہ، خزانہ رم کردہ، اشارہ بآیہ

کا نھم حمرا مستنفرہ سو و مدثر

حمول، تحمل کنندہ

خیم، آب گرم، گرم

خیمہ، پرہیز

حانہ، فریاد کنندہ، مراد ستون مسجد نبوی

حنوط، خوشبو

حنین، آواز زریب از درد، رنج و غم

(۲۰۸) ناله و فریاد (۳۷۰)

حوالی، اطراف

خوڑا، واحد خوڑ زنی که در چشمهای او

سفیدی و بای هر دو بنایت باشد

ذن حین

حوال، کج دیدن

حوال، قوت

حی، زنده، قبیلہ

حیث لاصبر، فلا ایمان له (من لاصبر له)

لا ایمان له (کسی که صبر ندارد ایمان

ندارد) (حدیث نبوی)

حیث ولیم فتم وجهه، هر سو که رو آید بجا

روے خدا، اشاره بایه

فانما نولوا ختم وجه الله سو البقره

چیز نامرد، سخت، مبتذل

حیف، ظلم، نقصان، جور، ستم

جیل، ج حیل

حیه، مار

خ

خائبه، ناامید

خارا، سنگ سخت

خاشع، فروتنی کننده (در صورت)

خاصع، فروتنی کننده (در باطن)

خافض، پست کننده

خال سونان، زیب و زینت سونان

مراد حضرت امیر معاویه

غام ریش، تجربه کار، معقل

خانه کننده، خانه خراب

خب، پویه، دیدن، افرود و شو (۷۷)

خب، مرد کرپز

خباز، نان پز

خباط، گام زدن، پ در پیوستی

علته مانند دیوانگی، خط و پریشانی

(۱۸۳) غرض (۵۳۹) میرای

خبیص، روغن و خرابی، عیبت، حلوا

ختم، مهر

خجالت، شرمندگی

خجیدن، خور را بهم کشیدن

خداع، فریب، کمر

خذه، کمر حیل، فریب (۳۱۸)

خدا سر، فریب گاہ، دنیا

خدا، آب دہن

خدیو، شاہ

خراسی، گردانندہ آسیا، خراسی سیاست

کہ خرد گاہ و گردانند

خرازیں می خسپ، غفلت رو نماید

خرہیا، نادان

خرد مرد، ریزہ ریزہ

خرزن، آزاریانہ

خرطوم، بینی و با مخصوص معنی نیل

خرق، بازگشتن عقل از پیران سالی خرق

نعت منہ مراد معقل

خرق، دریدن پارہ کردن

خرنگ، گنگ، مراد العوام کا لانعام

خرم شاہ = خوارزم شاہ

خر، مغشیا، خرد و فساد بیہوش

خرموسے مستقا، افادہ موسیٰ بیہوش

اشارہ بآیہ فلما تجلی ربہ

للجبل سورہ اعراف

خردوب، گیاہے کہ ہر جا روید نشان خردوبی

خریق، پردہ دریدہ

خسران، نقصان

خس گدایان، گدایانے کہ بسیار الحاح کنند

خشب، چوب

خشت خشت، آواز کا فذ و غیر آن

خشن، سخت، درخت، کرخت (۴۷۵)

خشوع، فروتنی (در صورت)

خشیت، خوف

خصومت، دشمنی

خضرا، سبز، مرار چرخ

خضریان، جماعت منسوب بہ خضر

خضوع، فروتنی (در باطن)

خطرت، انچہ در دل افتد، اندیشہ

خطوب، حج خطب، کار بزرگ، جمع

خطبہ (۹۰۲)

خطیرہ، بقعہ پست، مراد گورستان (۲۹۸)

خف، موزہ

خفاش، شہرہ

خفض، پستی

خفیر، رہبر، بدرہ

خلا، تنہائی، خلوت (۴۳۷)، خلوتی شدن

مراد خلوتے شکم (۱۵۶)

غلاب، زمین گِلناک کہ پادشاهان بلند (۵۲۲)

خلافت، ناسامانی، رسیدن از فراقِ عشق

گُلت، خصلت، بتشدید لام دوستی

غلطال، پازیب

خلق، کہنہ

خلم، دوستی

خاد، دزد شدن آتش، فسرہ

خار، چادر زمان کہ بر سر پوشند

خار، دردِ سرو عفا شکنی بعد از زایل شدن

خار، سے فردش

خمر، خم کو چک

خمر، بویا

شمسین الف، پنجاہ ہزار

خمول، گنہامی، گوشہ گیری، بقدری

خُج، ہوا، منع افادات ربانی

خمیدن، خم شدن

خمیں، شکر

خمیں اندر خمیں، شکر در شکر

خناق، بیمارے گلہ

خنبک زدن، برہم زدن کہنہ کہ آواز

بنوے خاص پیدا شود

خنگ، اسپ، علی الخصوص اسپ سپید

خوز، کوزہ و تخم، مطبخ

خواجہ، بوالعلاء، مراد، جہن

خواجہ تاش، غلامان، نوکران، یکس خواجہ

خوان، باشی، صاحب خوان، خوان ہالہ

خود کامہ، خود کام، خود راستے، شخصہ کہ

در کار خود، یکسے مشورہ نکند

خہ خہ، عجب عجب، کمر تعجب

خیاط، درزی

خیر الامور او ساہبا، بہتر اہل اوستا است

خیر الناس ان ینفع الناس، بہترین مردمان

کسے است کہ نفع رساند مردمان دہ

حدیث شریف حیر الناس من

ینفع الناس

خیرہ خند، بسیار خندہ کنندہ

خیط، رشتہ، مراد صبح

خیک، مشک کہ در رو آب پر کردہ اند

خیل، گردہ سواران، قبیلہ، جماعت (۵۱۴)

ی

دادار، عادل، خداے تعالیٰ

دادور، برادر

دادستان، ستانده داد، انصاف کننده

دارالشعور، محبت

دارالغفور، دنیا

دورالملاح، خانه، مست، مراد دنیا

داس، آله برین کشت، آله آهنی که بدان

گاه، مزارعت را قطع کند، منخل

داعی، دعا کننده، دعوت کننده

داعیه، خواست، اراده

دائگاه، متاع قلیل، حبه

داو، زرب

داهی، زیرک، چالاک، دانا (۴۹۲)

دب، آهنگ جماع

دبورا، باد س که از مغرب وزد

دبوس، گرز، آله حرب برائے زدن

تازیانه (۴۱۲)

دبه، ظرف چرمین که از چرم خام باشد

داکتر دران، روغن پر کنند

دخل، آمد

دخل جهاد، آمد از سی

دخول، داخل شدن، در آمدن

دخیل، دخل منبده در کار غیر، غیر ملی

دو، بهائم

دوده، درنده، جانوران درنده

دورج، صندوقچه

دورج، بزرگی

درگی، مرکب، رنگی، مرکب مستعد و همیشوار

دروگر، نجار

دزه، تازیانه

دست افشان، بادل خوش، قصه کنان

دست مزد، اجرت، مزدوری

دستور، اجازت، رخصت، وزیر

دشت، بادیه، صحرا، میدان

دع، امر، ترک کن

دعی، فرزند خوانده شده، تنبیه

دغل، دغا، دغا باز، فریب (۱۳۰)

فریب کار (۴۷۳)

دفع، محض، دفع کننده، هلاکت

دقی، اعتراض

دقیق، باریک

دلاک، مالنده، خادم گما به، کبودی زننده

بر اعضا (۵۶)

دلاکی، مالش کردن بدن را

دلا، دوسی، زیرکی، چالاکي
دو، بداد، میسر کرد، طبع کرد

دو، میری، زیر دینی

دو، ماه، دس، خزان

دیار، ساکن مکان

دیان، پادشاه، بنده، یکے از یکاے

اینی ایل اندیانت (۵۱۲)

ذ

ذات الصور، پر نقش و نگار

ذبال، ج ذبال، قیل

ذکاءات، ج ذکارت

ذکت نفس، ذیل شد نفس او

ذل من طمع، ذیل شد هر که طمع کرد

ذوالمنن، صاحب نعمت، صاحب احسانها

ذوالنورین، صاحب دور و شرف، امراد

حضرت عثمان

ذولباب، صاحب عقل، دانشمند

ذی النورین (در متون) و ذوالنورین

ذیل، دامن

✓

دلال، ساز

دل ربا، هو لئاک (۳۹۰)

دلقک، تصغیر دلق، نام مسخره

دلیل، راودا، ناسند

دم، دعوی، با تخصیص، عوای پر غرور

دمار، هلاک، مراد قصاص

دمنه، کمر، فریب، افسون (۳۸۵)

دمع، اشک

دم غرور، پنج دم حیوانات مراد پیرنند (۹۳۰)

دنی، پست طبع، کمینه

دوار، گردش

دوتو، دوچند

دودمان، خاندان

دوده، خاندان

دوشاب، شیر، انگور

دوک، سوزن، آهن دراز که در چرخ

باشد

دولاب، گردنه، چرخ که آن آب کشند

دون، پست همت

دوی، آواز نرم، آواز پیشه و زنبور

دویت، دو صد

رائح، شراب

راحت، انسان فی حفظ اللسان، رحمت

انسان در محفوظ داشتن زبان است

راو، خوردن، دانا، جو، خورد، فیاض (۲۹۳)

رافع، بلند کننده

راغ، صبح، دامن کوه، مرغزار

راویہ، مشک

رایت، علم

رایض، ریاضت کننده، ریاضت دہندہ

اسپان

رایضی، اسپان را ریاضت آموختن

ریاضت

رائگان، مفت

رباط، مسافر خانہ

رب الفلق، پروردگار صبح، اشارہ آبیہ

قل اعوذ برب الفلق سورہ الفلق

ربانی، منسوب بہ رب (خلاف قیاس)

ربِّ سلم، یا رب من سلامت دار

ربیع، منزل و جائگاہ فرود آمدن چہارم

ربیع عشر، یک چہل

ربنا انا ظلمنا، اسے پروردگار ماستم کردیم

اشارہ آبیہ ربنا ظلمنا

انفسنا سورہ الاعراف

ربنا انا ظلمنا انفسنا، اسے پروردگار ما

ستم کردیم ما بر نفس خود (حسب بلا)

ربوہ، خاک، پشتہ خاک

رب یسر، اسے رب آسان کن

رتاج، بند در

رقم، رشتہ، کہ برنگشت بند کہ چیز

بخطا طرمانہ، مراد، رشتہ

رجا، امید

رجال صدقوا، مردمان کہ وفا کردند عہد خود

را، اشارہ آبیہ رجال صدقوا

ما عاہدہ اللہ، سو و احزاب

رجیم، جو ہم، سنگسار کردہ شدہ

رحیق، شراب صاف و خالص

رخصت، اجازت

رُخوت ج رخت و از رخو بمعنی نرمی

ردا، چادر، پوشش

ردوا العادوا، اگر برگردیدہ (بدین)

عود کنید (بسوئے چیز کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

رفیق را اس کی حکمت ز می اصل دانی است

رقاق، نان تنک

رقو، رقی

رقیق، باریک

رکو، پدچہ کیپارہ

رمال، ج ریل، ریک

رُوح، نبرہ

رمد، درد چشم

رمد، گروہ، گلہ، گوسپند

رمیم، بوسیدہ

رنگ، آل، رنگ سرخ، مراد اہل اسلام

رنگ، کفر، رنگ سیاہ، مراد کفار

رنود، ج رند، مفند

روا، مخفف رواج

رواق، کاشانہ، چٹکاء

روز بار، روز بارگاہ

روحنت، خوش شدن، خوبی

روسی، فاحشہ

روض، لکرام، باغ کرمان

رہ آورد، ارمغان

رہط، گروہ، قبیلہ

اشارہ بآیہ نور و العادوا

سورہ ۱۰۴۵

ردی = ردا

رسل، ج رسول

ریل، ہم نامہ و پیام

رشاد، براہ آمدن

رشد، راہ راست

رصد، چشم داشتن، نظر کردن در سیارگان

رصد گاہ

رضی، کہے کہ از دے خوشنو باشند

خوشنودی

رضیع، طفل شیرخوار

رعا، ج داعی، شان، مراد حاکم

رعیب، مرعوب

رغم، بنجاک آون، مراد کارے برکس

کے کردن

رعید، وسیع، فراخ

رعیف، نان، گردہ نان (۳۹۱)

رفاق، ج رفیق، دوست

رفع، بلند ی

رفق، نرمی

رہی، بندہ، غلام

ریب، شک

ریب المنون، حوادث زمانی، موت

ریبیت، شک، ریبہ، کر

ریشخند، غنا، تسخر، کسیک، آزا، تسخر گیرند

مراد ذیل و خوار (۱۸۶) استہزا

(۴۷۹)

ریح، زمین بند، حاصل کشت، مال، افزونی

محمول کشت (۳۸۷)

ریح، تقصیر، کمی، محصول

ز

زاوا، معمار

زاویہ، گوش

زبت، زہ، ریش، مجازاً آسان (۳۳۷)

زبانہ، شعلہ، آتش

زجاج، ج، زجاجہ

زجاجہ، آبگینہ، ظرف آبگینہ

زجر، بازداشتن، ہنی کردن، سرزنش

زحف، جمع شدن برائے جنگ

زحم، انہوہ

زحیر، ریخ و تعب، در حکم، غرض، پیش

مراد درد و غم

(۱۳۳) مرض پیش مراد ناخوش، ناگوار (۴۶)

زودودن، پاک کردن، صیقل کردن

زتراوا، زردہ ساز

زترادی، زردہ سازی

زراق، ریاکار

زرجہی، زرد خالص

زردہ دہی، ایضاً

زرساؤ، ایضاً

زرغباً، یک روز در میان دادہ ملاقات

کن، اشارہ بحدیث قدسی

زرق، فریب

زروع، ج، زرع، زراعت

زعیم، ضامن، سردار قوم

زفاف، فرستادن عروس بخانہ شوہر

زفت، قوی، فریب، بزرگ (۳۴۸)

زال، آب خالص

زلت، گمراہی، لغزش

زلزال، جنبانیدن، پریشان حالی

زلق، لغزش

س

سابقوا، پیش روید، سہمت کنید
 سابقون السابقون، پیش پیش و زندگان
 اشارہ آ، السابقون
 السابقون سورہ الواقعہ
 سارحوا، برعت روان شوید
 سافرت سے فی خافقہ، سفر کردم
 دستے در مشرق و مغرب
 سافروا کے تغنوا، سفر کنید (وصحت)
 برکت حاصل کنید، اشارہ بحديث
 بنوی سافروا تصحوا و تغنوا
 سالفہ، گذشتہ
 سالوس، کمر، مکار، غریب، فریبندہ
 (۳۷۵) چرب زبان، حیدرگر
 (۳۸۲)
 سنباحی، سشناوری
 سبال، ج بلت، بروت، موئے لب
 سبت، روز شنبہ، یوم قبرک برائے یہود
 سبطی، بنی اسرائیل و دھڑ، قوم
 موئے (۳۸۲)

نن بزد، دیوث

ونبیل، کیسہ (چری) کہ گدایان دران چیز

نگا ہارند

زوتر = زودتر

زمار، شرکاء

زہریا، آتشے کہ دران زہر بود

زہف، سخن دروغ

زیت، روغن

زیرا، از برائے

زیر دست، پو، شیدہ، نہان (۳۰۹)

ش

ثاثر، ہڈیان، گنہا، بیہودہ

ثاثرخا، بیہودہ گو

ثاثر خائیدن، بیہودہ گوئی کردن

ثرف، پین، ٹوہیل و عین

ثرغ، آواز ہم زدن دندان

ثرند، خرقہ کہنہ، پارہ دلق

ثرندہ، عظیم، مہیب

ثریع، ثریع، حسب بالا آواز ہم زدن

دندان

سبق، سبقت، پیشی، سابق (۹۱۱)

سبکت، بردت، موسئے لب

سپر غم، ربحان

سپس، کرم خورد که در جامه مردم پیدا شود

ستاره بار، اشک بار

ستاره بارگشتن، اشک راندن (چشم)

ستان = استان، سر بالا افتاده، پشت

خوا بیده (۳۹۳)

ستم = توانستم

سُتن = ستون

ستی = سیدتی، که بانو

ستیر، مستور، پرده نشین، مستور (۳۶۵)

زن پاکباز (۳۱۵)

سجاف، آنچه گرد جامه دوزند، پرده،

سجن، قید خانه

سجین، طبقه دوزخ، کتابے که اعمال

مجرمین در آن سطور است، زندان

سحاب، ابر

سحری، نغمه‌ها که در وقت سحری سرایند

سخنه کمان، سخت کمان

سخره، آنکه بر وی فوس کنند، طبع

سخره، کار بیزد، بیگار

سخره، غضب کیده شده، مراد شیطان (۹۲۴)

سداد، راستی، راستی در گفتار و کردار

سدره، درخت کنار، سدره المنتهی

سرار، نهانی

سرار، ج سر، راز

سرمدی، ابدی

سرمه‌نگ، سردار لشکر، لشکری

سطبر، قوی

سطوت، غلبه

سعاد، مسود، نیک بخت

سعت، وسعت، فراخی، گنجایش

سعی، آتش افروخته، نام دوزخ

سفرایق، کاسه بزرگ

سفری، سخت روی، بے حیائی، ترش

روی (۳۹۷)

سفال، کینگی

سفال، آوندگی

سفره، دستار خوان، جامه چرمین (۴۶۳)

سفل، پست، خاکی

سفل، پستی

سلف، سبب، زنبیل
 سلیم، فہمیدہ، مراد نادان، سلاست ماندہ
 تفاولاً مار گزبدہ
 سباط، دستار خوان
 سماک، نام ستارہ
 سم المات، زہر موت
 سمر، فساد، دباخصیوں فساد کہ در شب
 گویند (۴۱۶)
 سمعاً طاعتہ اصحابنا، قبول کریم اسے
 اصحاب
 سمعہ، آواز سے کہ برائے خبر دادن بود
 سماک، ماہی
 سمین، فرہ
 سنابرق، روشنی و برق
 سنابرقے، دیائے واحد، بٹش برق
 اشارہ بآیہ سنابرق قدید ب
 الابصار سورہ انفور
 سنان، سر نیزہ
 سنج، دو طبق کو چاک آہنی کہ باہم زنند و
 آواز پیدا کنند
 سند، تکیہ گاہ، پشت پناہ

سفہ، سفاہت، نادانی
 سفیہ، نادان، بیوقوف
 سقاہم، رہم، سیراب کی دیشا تا حدائے آہا
 سقر، دوزخ
 سقط، افتادن، انداختن، افتادن چیز
 مراد مرگ (۲۴۲)
 سقوط، افتادن چیز
 شکر، مستی (ایضاً اصطلاح تصوف)
 سکروہ = سکورہ، کاشتہ گلی
 سکسک، اسپ کم رفتار
 سکن، مسکن
 سگین، کارو
 سگال، حیلہ و اندیشہ
 سگالش، فکر، اندیشہ
 سلاخ، پوست کشندہ
 سلح، سلاح، آلات جنگ
 سلطان عس، مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ
 بہ عیس و قوئے
 سلم، صلح، آشتی
 سلم، زردبان، زینہ
 سلوت، خرسندی و بختی آرام (۴۹۵)

سفر، نام غلام
سنگ، حجر، وزن

سنی، روشن، مراد بزرگ، روشن و غیره
(۳۵۳) بلند (۵۰۲)

سوار، دست برنجن

سواثم، جانوران چرا

سوءالنظر، بدگمانی

سوءالقضا، بدقالی، سوءاتفاق

سور، پس خورده طعام، جشن و شادی

(۴۱۶) میزبانی (۴۶۳)

سوسمار، نام جانور

سهم، خوف

سیاه، سیاه نام، حبشی

سیمبویه، محقق سبب بویه، مراد سبب

رخسار (۱۶۲)، نام نحوی

سیروانی، بیدار

سیکفک، آهسته

سیما، بشره

سیج، ته خانه

ش

شادروان، سرپرده، نیمه

شارو، رمنده مثل اسب و غیره

شارع، راه، صاحب شرع

شاور هم، مشوره کن، با ایشان، اشاره

آیه شادوهم فی الامر

سوره آل عمران

شاه مات، کسی که در مات کردن دور

شطرنج، بر همه غالب بود

شبیچره، مختصر طعام شب

شبدیز، شب رنگ، اسپ سیاه

شبر، بالشت

شکوک، نوعی از گدایان که شب بر سر

بلندی در محله در آیند و یک یک

اهل آن محل را دعوت کنند تا با ایشان

خیر رسد

شبه، مانند، گوهر مصنوعی

شیخ، سیری

شتا، سرما

شع، بخل

شحم، پی

شخون، پر کردن، عظیم

شفاف، بیماری مخصوص به مردمان

شفی، شفا

شقی، بدبخت

شکر باره، دوست (۹۸۰)

شکل، اشکال، دشواری

شگرف، نادر، زیبا، وسیع

شتم، بلندی خاک و کوه

شمس، آفتاب

شمن، خادم، منعم، بت پرست

شمول، شرابے که از بوسے دوست

شوند، شراب، سوسے دست

چپ برگشتن باد، باد

شمیم، خوشبو

شنار، عیب، عار

شناعت، قباح، زشتی

شنگ، شوخ، رعنا

شورابه، آب شور، مراد اشک

شورشس، بیقراری، فتنه

شه، اصطلاح شطرنج معروف

شبه، کله کراہت و نفرت، کله

افسوس و دریغ

شبیخ، بخیل

شخ، کوه، زمین سخت

شخص، جسم

شخول، شخیل، فریاد، بانگ

شدق، کج دامن

شدیار، نیستی که براسے ز اعت بقلبه

دانی شکافته باشند، مراد زرجبت

(۶۹۹)

شرفه، آواز باریک، کنگره

شره، حرص

شستر، شوستر

شسته، نشسته

شش و پنج زن، سی کنند

شط، کنار، رود، بوسے

شطاء، گیاه سبز خورد، (۸۶۶)

شعار، طریق

شفاف، قلعه کوه

شعر، مو

شعری، نام ستاره

شعشع، پراکنده، تنک، روشنی

تا بنده (۶۲۸)

شہر زاو، زاو، سوار، اضافت مقلوب

زاو شہر، سوار شہر

شہ شہ گھنٹن، عبارتیت کہ در ہنگام بازے

شطرنج حریف را از مات شدن

خبر کنند و امر کنند کہ شاہ را حرکت دہ

شہناز، عروس، نواسے از موسیقی

شہود، ج شابد، حاضر شدگان، گواہان

شہور، ج شہر، ماہ

شہی، خواہش پیدا کنندہ

شید، کر

شیشک، گو سپند یکسالہ

شیشہ جان، کمزور

شین، زشتی

شینا خیر لٹا خذ زیتا، عیوب بارے

ما خیر اند، خوبی مارا از ماہستان

یشیون، فریاد، شور

ص

صائب، راست، درست

صابون سلطانی، توزیع حاکم، محصول

صاحب، رفیق، وزیر

صار و گامند و انشق بھیل شکستہ و پارہ

ہل اتم من جہل قصا بھیل پارہ شدان

کوہ آیادیدہ ابد شما کہ کوہ مثل شتر قہر کنند

صارم، شمشیر

صامت، خاموش، ذرو سیم

صب، آرد و مند، مشتاق، عاشق

صبا، ہوائے صبح، کودکی، میل دل

صبر مفتاح لصلہ، صبر کلید بخشایش است

صبغة اللہ، رنگ خدا، مراد دین

خدا، اشارہ بآیہ صبغة اللہ

ومن احسن من اللہ صبغة

سورہ البقرہ

صبی، طفل

صُح، صحت باد، خوب

صحاکت نعیم دائم، مرزا بادی نعیم جاودانی

صحف، ج صحیفہ

صحن، طبق، صحن خاد

صحو، ہوشیاری از مستی (ایضاً اصطلاح

نقوف)

صفی، صاحب صفا، دوست برگزیده
 صغیر، آواز مرغ، بگب مرغان (۲۰۸)
 صقر، چرخ، هر مرغ شکاری
 صملا، صلوٰۃ
 صلابت، سختی
 صلوٰۃ دائمون، نماز ہمیشگی
 صمصام، شمشیر
 صنادید، ج صندید، بهتر قوم
 صنم، بت
 صُورج، صورت
 صُور، آنچه اسرائیل در دهن ده
 صوفی، پیرو طریق تصوف
 صولجان، چوگان
 صومعه، خانقاه
 صهر، خسر
 صهیل، آواز اسپ
 صیاح، آواز، فغان
 صیت، آواز
 صیرافی، صراف
 صیف، گرا

ض

صداع، درد سر
 صدق، مراد تصدیق
 صدقه، پیرشان
 صدید، آب زرد، باگب
 صدیق، دوست
 صدیق، راست گو، لقب حضرت ابو بکر
 صراف، تصرف کننده، متصرف، مراد
 حاکم، سره کننده سیم وزر
 صرصر، باد تند
 صریر، صدائے قلم مراد آواز
 صعب، سخت
 صعقة، بیہوشی
 صعود، برآمدن، بلندی
 صعوه، نام مرغی
 صعید، خاک، زمین بلند
 صفا، روشنی، خلالت کدر، صفائی (ممکن
 است که مخفف صفات باشد ۵۲)
 صفدر، دصف در، درندہ صف لشکر
 صفر، خالی
 صفع، سیلی، سیلی زدن (۲۶۵)
 صفوة، خلاصه

ضائر، گزند رسان، هلاک کننده

ضائق، تنگ شده

ضال، گمراه

ضالاه، گم گشته

ضرب، سوسمار، کینه دل

ضجیع، بیم خواب

ضحک، آنچه برون خندند

ضمو، نیم چاشت، طعام چاشت، پدید

کشاده شدن

ضمغم، سطر، درشت

ضد، دشمنی

ضر، نقصان

ضراب، ضرب شمشیر

ضرار، نقصان

ضراعت، ناله وزاری

ضرت، نقصان رسانی

ضربان، دو شک آسیا، دوزن که

در جباله نخاع یک مرد باشند

ضریر، نابینا

ضعاف، ج ضعیف

ضمان، ضمانت

ضمیر، دل

ضنت، بخل

ضنک، تنگ

ضوء، روشنی

ضیاء، ایضا

ضیاع، مقطعات، جاگیر، زمین

ضیر، نقصان و زیان

ضیف، میهمان

ضمیلان، ریحان

ط

طاحون، آسیا

طارق، به شب آمده

طاس، طشت کلان، کاسه ظرف (۳۳۵)

طاغوت، طغیان کننده، شیطان

طاغی، طغیان کننده

طاق، (دو طرف) تنهاری (شادیها)

نودن ۵۶۰

طاق و طرم، گردن

طالب دنیا و توفیرتها (طالب دنیا و زیادی)

طالب علم و تدبیرتها (طالب علم و تدبیر)

طالع، بدعت، بکردار

طامات، سخنان پراکنده

طبعم فاد خلوه، بابها، شادباشید، پس

دو اهل خود از دروازه

طبلخوار، شکم خوار، بسیار خوار

طبع، پستان چار پایگان، مراد شیر

آب (۸۰۴)

طراز، زینت، آرایش، نقش و نگار هر چیز

نقش جابر، سحاف جامه (۲۲۴)

طراق، پاره نعل بر موزه زدن، مراد آواز

پیدا کردن

طرب، خوشی

طرق، ج طریق

طروب، اهل طرب، طرب، خوشی

طروقی، طروق، راهرو

طریف، نو، نازک

طشت از بام افتادن، بلند شدن آوازه

بنامی، فاش شدن ناز

طغیان، از حد در گزشتن

طغیانی، ناخوانده در مجالس طعام رونده

طعق، آواز با هم زدن و دوشی، آواز پا

طعق، حسب بالا

طلب، گرده

ططراق، خود نمایی، کز و فر (۵۱۷)

طناز، ناز کننده

طنطنه، کز و فر

طنین، آواز گس

طوع، بخوشی

طومار، دستاویز، مجموعه تحریرات

طهور، پاک کننده، پاک

طی، پیچیدن

طیب، پاکیزه

طیبت، خوش طبعی

طین، گل، خاک

ظ

ظالم، اشاره به ظالم منعم لفظ سرور اکبر

ظریف، خوش صبح

ظل، سایه

ظلال، ایضا

ظلم، تاریکی

ظلمت، ایضا

ظلام، تاریکی

ظلوم، ظلم کننده، در ظلمت مانده
ظله، سایه پوش، ابروی که سایه کند

ع

عارض، پیش کننده، رخساره

عارف، شناسنده، صاحب معرفت

عاریه، عارضی، عاریتی

عاصم، پناه دهنده، محفوظ دارنده

عاطل، معطل، بیکار

عاق، نافرمان، سرکش، مادر و پدر

عاقله، دیت، مراد دیت از بیتا لال (۳۳)

عاکف، گوشه نشین، مخصوص در مسجد

عادمی، (یاسی مصدری) عدا

عامره، آباد، معمور

عامل، کارکن

عانه، زیر ناف

عبادیه، عبادت کننده گان، (و ممکن است

بالتخفیف مشوب بقبیله عباد بود)

عباسی، ترشرو، نام عم پیغمبر مسلم، ایضا

نام شخصی که بطایف گدایه میکرد

عبدالبطون، شکم بنده

عبر، عبور، گذار

عبر، عبرت

عبس، اشاره است به عبس و توسل

(ترشرو در گردان شد)

عبور، گزشتن از چیزی

عبوس، ترشرو

عبید، ج عبد

عبید، تصغیر عبد

عتل، درشت گو، سخت آواز، غلیظ

الطبع،

عتو، از حد و دگر گزشتن سرکش (۲۶۵)

پریشان (۲۸۲)

عتیب، = عتاب

عتید، آماده

عتیق، آزاد

عشار، نعرش

عجاب، شگفت، تعجب

عجل، عجلت، زودی

عجل، گوساله

عجلو الطاعا قبل الموت، متاب کنید

لامعات قبل فوت شدن (وقت)

عجوز، زن پیر، زن

عجول، بغایت عجلت کننده

عجین، خمیر

عذ (امر) شمار کن

عَدَّ، عدد

عداۃ، ج. عدد، دشمن

عداد، شمار

عدس، نوسے از عدس، رسک

عدوان، زیادتی، ظلم

عَدُول، ج. عدل، عادل

عُدُول (مصدر) برگشتن از راه

عدی = عدد، ایضا جمع عدد، دشمن

عذار، رخساره

عذب، آب پاکیزه، شیرین (۲۵)

عرج، لنگ

عرجون، شلغ و رخت خرا

عرصه، میدان، مراد فرش خانه (۳۷۷)

عرض، پهن، وسیع، پیش کردن

عَرَض، خلاف جوهر، قایم بالغیر

عرض، ناموس

عرصه، پیش کردن، نمایش

عرق، رگ

عروة الوثقی، دست آویز محکم، اشاره آیه

فقد استمك بالعروة

الوثقی، سوره البقره

عروق، ج. عرق، رگ

عرش، هر پوشش که سایه افکند، کعبه

مکان نے

عرین، بیشه

عزب، بے زن

عَزَل، بیکسو شدن و کردن

عَزَم، قصد، اراده

عزیزی، عزت

عس، صاحب شرط، پولیس، شهنه

(۲۵۸)

عسے، شاید

عسیر، دشوار

عشا، تاریکی شب که وقت نماز شب است

عُشَا، طعام شب

عشرت، خوش گزینی

عشرة امثالها، ده بار مانند آن، اشاره

آیہ من جاء بالحسنة فله

عشر امثالها سورة الانعام

عشر اے مصحف، نشان آیات قرآنی

کہ از زر باشد

عشوه، ناز، فریب

عشيق، معشوق

عصاة ج، عاصی، گنہگار

عصفور، کنجشک

عصير، افشردہ، شراب

عَضُد، بازو، یاری دادن

عطب، ہلاکی

عطش، تشنگی

عطشان، تشنہ

عطن، گندگی

عطات، ج غط، پند، نصیحت

عظام، ج عظم، استخوان

عظام، بزرگ

عفریت، دیو

عفن، بوسیدہ، بوسیدگی

عقار، ارضی، املاک، متاع، ساز و سامان

عُقَار، شراب کہنہ

عقال، زانو بند شتر

عقبہ، راہ دشوار در کوہ، دشواری

عقده، گره

عقر، زخم

عَقُول، عقلمند

عُقُول، ج عقل

عكاشہ، نام شخصے

علف، خوردنی ستوران، گیاه، چرا،

عَلَمُ الاسماء، آبرخت نامہا، اشارہ آیہ

علم الاسماء، کلمات

سورہ بقرہ

علم من لدن، علمے کہ از جانب خدا

تعالی باشد

علن، علانیہ

علو، بلندی

عَلَوِي، بلند، آسمانی

علی غیب العمی، کورانہ

عليها، ناگاہ، ہم قصہ دارد کہ در ماورا، بہر

طلاب مدرسہ یکے را کہ بسیار بلید

باشد بر جا صدارت نشاند و از

سوا لہائے لایمینی کنند تا در آخر

عنید = عنود از راه برگشتہ، گمراہ

عنیف، سخت، خشن

عوان، سرنگ، بالخصیص ال شرط

(پولیس)

عوانی، ظلم

عور، (بالضم و و او معروف) برہنہ

تن برہنہ مراد مفلس (۲۷۵)

تنگہ سستی و فقر

عوران، ج امور، یکجہم

عوان، مدد

عیان، ظاہر

عین، چشم، چشمہ آب، زر

عین، ج عیناء، زن خوش چشم

عین العیان، چشم ظاہر

عین الکمال، چشم زخم، نظرے کہشے

زیبا و خوش را ضرر رساند

عین الملح، چشم نمکین

غ

غابر، از اصداء است، یعنی گذشتہ و آئندہ

غارب، فروردندہ

پرسند کہ جو ضمیر علیہا بچہ راجع

میشود، نتواند گفت، اورا بکوبند

و مسوگی کنند، پس مراد آفت

ناگہانی

علتین، مقاصد در بہشت، کتابی کہ اعمال

بندگان صالح در ان مسطور است

عمران، آبادانی، نام پدر موسی علیہ السلام

عمش، ضعف بصر و دیدن آب چشم

بوجہ علتی

عمود، ستون

عمی، نابینا، کور، کوری (۳۸۹)

عمیا، زن نابینا

عنا، تعب، درماندگی، تکلیف (۲۱۵)

عناد، دشمنی

عناق، معاقت

عنب، انگور

عندہ ام الکتاب، نزد اوست اصل کتاب

عنف، فساد، گناہ

عنف، ج عنیف، درشت (۳۱)

عنق، گردن

عنود، از راه برگشتہ، گمراہ، سرکش

غیرا، زمین

غبین، رنج و افسوس، نقصان، ضرر (۴۴۴)

عز، زن فاحشه، قحبه

غراب البین، زرافه جدائی، محاوره اهل

عرب، مراد وقت جدائی

غرامت، تاوان

غرر، فریبندگی

غوس، نشاندن درخت

عوف، بریدن، مراد روزن شکاف در

غرفه، دریاچه

غزه، فریب خورده

غزه، ابتداء، ماه، آغاز

غزیم، قرصخواه

غره، غزان، خود را کشان کشان آوردن

نشسته بسرن رفتن مثل طفل

نشسته رفتن (۴۶۲)

غسول، غسل و مهنده

غش، خیانت، آلودگی (۳۹۰)

غشوم، ظالم

غشیان، بیپوشی

غصن، شاخ

غطا، پوشیده، پرده

غل، کینه، آمیزش، بند آهنی

غلو، از حد درگذشتن

غلول، خیانت و بغیبت، خیانت

عمار، چغل، سخن چین

غمام، ابر

غمان، غم

غمد، غلاف شمشیر، نیام

غمر، اشاره به چشم، غمره

غنج، کرشمه و ناز

غواص، بدریا فرو شوونده

غوایت، گمراهی

غوث، فریادرس، یکے از دو تن که

یمن و یسار قطب باشند

غوغا، شور، ابنوه عوام

غول، جن و دیو که در صحرا و کوه می باشد

و مردمان را گمراه و هلاک کنند، راهزن

غوی، گمراه

غی، گمراهی، کجروی، گمراه، کجبرد

غیات، استغیثت، بغیاد دادخواه

رسیدن و هم رسنده

غیوٹ، ج غیث، باران

غیور، رشکناک

ف

فایض، قابل فیض

فاجتہد بالبیع ان لایسجد عموک، جہد کن در

خرید کہ فریب نخوری

فاروق، فرق کنندہ در میان حق و باطل

لقب حضرت عمرؓ

فاضحہ، رسوا کنندہ

فاضل، بہتر، زاید

فاطن، آگاہ

فانعلق، پس تنگافہ شد

فتا = فتی، جوان

فترت، زمان میان در پیغمبران

فتوت، مروت، مردانگی

فتوح، کشاد، کشائش، فیروزی، ایضاً فتح

فتیل، فتیلہ، رشتہ چراغ

فتین، فتنہ انگیز

فجفجی، سخن با ہم آہستہ گفتن

فجل، ترب

فحل، ز، مراد بزرگ، عظیم، جوانمرد (۴۴۴)

فحول، ج فحل

فح، دام

فد فد، صحرا، بیابان

فدی = فدا

فر، فرار، برگشتن

فرار، لایطاق، فرار، انچه طاقت نبود

حدیث نبوی العار دمسالا

یطاق من سنن المسلمین

فرار، بند

فرتوت، پیر بسیار سال خورده

فرجہ، کشائش، تفرج، سیر و تفریح

فرح، فرحت

فرخ، چوزہ، بچہ مرغ

فردی، تنہائی، تجرد

فرق، سرکشادگی میان موسے سر

فرقی، ج فریق، فرقہ (الح افایق)

فرمازدان، فرمازدا

فرہ، افزون و بسیار، شادمانی

فرع، ترس

فسحت، فراخی

فسوس، افسوس، دیرغ، ہوشیار، زیرک

فتار، ہزیان، بیہودہ گوئی، فضول گوئی (۴۳)

فتش، بیہودہ، ہزیان

فص، نگین

فصیل، دیوار درون حصار

فضا، کشادگی، جاسے فراخ

فضلہ، زیادتی، بقیہ

فضوح، فضیحت، رسوائی

فضول، فرزونی

فضول، زیادہ گو، بافعال غیر ضروری پڑنے

فطام، از شیر باز کردن کودک را

فطس، پہن بینی

فطن، زیرکی

فطنت، ایضا

فقاہ، شربت نوشے از شراب کہ سکر

نیارد

فلک، جدا کردن دو چیز ہم در شدہ

کشاد

فلا، فلاۃ بیابان، میدان

فلق، شکافتن

فلک، کشتی

فہم، دان

فہم، جعل متقال برہ، ہر کہ عمل کند بمقدار ذرہ

می بیند (پادشاه آنرا) اشارہ بآیہ

فہم، جعل متقال ذرہ سورہ الزلزلہ

فوات، ترک شدہ

فواد، دل

فواق، بادے کہ از سینہ بر آید، ہلک

فوز، کامیاب شدن، کامیابی

فے، سایہ

فی السماء، رزقکم، رزق شما در آسمان

است اشارہ بآیہ و فی السماء

رزقکم وما توعدون سورہ

الذاریات

فی المقام والنزول المیسر، در جاسے

گرفتن، و در فرود آمدن در روان

شدن

فی جید، حاصل بہن، در گردن اورینت

از لیف خرما، آیہ سورہ اللہب

فیصل، فیصلہ کنندہ، حاکم

فی عبادی، در بندگان من، اشارہ بآیہ

و ادخلی فی عبادی سورہ فجر

ق

قائد، پیشوا

قائدی، پیشروی

قارعه، سختی، قیامت

قاروره، شیش

قاسی، سخت دل

قاصد، پیغامبر، قصداً، بالارادہ کارکنند

قاصرات اطراف، زنانے کہ چشم ایشان

از غیر شوئے خود بستہ غذا اشارہ

بآیہ سورہ رحمن

قالوا بے، گفتند آری، اشارہ بآیہ

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰی

سورہ الاعراف

قانت، فرمانبردار

قانتات، ج قانتہ، زن فرمانبردار

قباب، ج قبه

قباء، نام بادشاہے، مراد بادشاہ بزرگ

بادشاہ (۴۷۸)

قبولہ یفرض، قبول کردن او فرض است

قبطی، قوم فرعون

قبیل، قبیله، گروہ

قح، قوح، میش ز

قد جف القلم، خشک شد قلم، اشارہ

بحديث نبوی جف القلم

ما هو کائن

قد زال الحزن، زایل شد رنج

قد کذبتم، بیشک دروغ گفتید

قدیم، قدیم

قدید، گوشت خشک

قدّر، نجات گندگی

قرآنہ، زردیزہ، ریزہ زرویم (۲۱۵)

قرآن، یکجا شدن، دو چیز، قرب

قرب، ج قربتہ، مشک

قرۃ عینی فی الصلوٰۃ، خشکی چشم من

ما ذات اشارہ بحديث نبوی

الی احب من دنیاکم.....

قرطین، تشنیہ قرط، گوشتواره

قرع، کوفتن در، کدو

قرع باب، کوفتن در

قرناق، خدمتگار، کنیزک

قریر، قر، خشک

قساوت، سخت دلی، بیرحمی

قسام فی النار قسمت کننده درد و نجات

حدیث نبوی، القسم فی النار

قسم، حصہ مقررہ، حصہ (۳۶۸)

قشر، پوست

قصاص، قصہ گو

قصاص، کشتندہ را باز کشتن و جراحت

کردن عوض جراحت

قصور ابلیہان، کمتر از ابلیہان

قضیب، شاخ درخت

قضیب البان، شاخ باریک

قطاریق، آواز و غوغای جنگ

قطاع الطريق، راهزن

قطایف، لوزینہ

قَطوع، قاطع، قطع کننده

قفا، پس پشت

قفص، (دست و پابستن) باطلائے

قدیم قفس

قلاش، مرد بے نام و تنگ

قلع ج قلعہ

قلاؤز، پیشرو

قلب، دل

قلب، ناقص، ناسرہ

قلتبان، مرد بجمیت، قواد

قلق، بے آرامی، بے آرام

قلہ، سدا کوہ

قماش، رخت، متاع خانہ

قنوت، فرمانبرداری

قنوط، نومیدی

قنق، میہان

قواد، کشتندہ (۴۶۵) قلتبان

قواسی، تیراندازی

قوام، نظام کار

قوت، روزی

قہر آ، قہر کشتندہ

قیر، سیاہ

قیروان، تاریکی، نام شہرے

قیماز، کنیزک

ک

کیب، اندوہناک

کابشر و ایا قوم اذ اجاء البشر کاف فاسی

رجوع کنید بہ البشروا

کابولی، کابی

کابین، مہرزن

کاد و فقران کیوں کہیں کفر اکبر، قریب ہست

فقر کہ منجر گرد و بکفر کبیر، اشارہ بہ پیش

نبوتی کاد الفقران کیوں کفر

کار کیا، خداوندگار کار، بادشاہ

کاریز، جوئے آب در زیر زمین

کاز = کازہ

کاز، مقراض، مراد سوزن (۵۶) کارد

(۶۵۱)

کازہ، خانہ کہ از نے و علف یا شاہانے

درخت سازند با مخصوص صیادان

برائے پہنان شدن مراد صیادی

(۴۸۵)

کاسہ لیس، حریص

کالہ خلوا، دکاف فارسی، ادخلوا، داخل شوید

کالہ، مستاع

کالیوہ، سرشتہ

کامن پوشیدہ کنندہ

کان شدید عوا بالسلام، حق می خواند بجانب

سلام یا سلامتی

کانا الیہ راجعون، دکاف فارسی،

کانون، کیے از ما بہا سے سرا

کافی لم امت، دکاف فارسی، من و نیم

کبت، خوار شد، ذلیل شد

کبد، سحنت

کبد، جگر

کتاب، عتب

کتمان، پوشیدگی، پوشیدگی راز

کقیب = کتاب

کتیم، پوشیدہ

کشیان، کیش، پشتہ و تودہ رنگ

کحل، سرد

کدر، تیرہ، تیرگی

کذب، کذب، کذب آمیز

کر، گران گوش

کر، حلد آوردن

کران، اختتام، انتہا

کرب، ریخ، امدودہ

کرمیت، تکلیف

کرپز، دانا و جلد ساز

کرج، برین

کرج، مخفف کرجت بمعنی بجین شد، و بجیر

نام محلہ در بغداد (۵۷۶)

کرد نام = کرد ماسے

کرم، اندوه، دل گرفتگی

کرمنا، کرم کردم (نبی آدم، را، اشاره بآیه

لقد اکرمنا بنی آدم، سورہ بنی اسرائیل

کروم، کرم، درختان انگور

کروبی، فرشته

کره، کاره، مراد منکر (۷۸۸)

کریوه، کوه پست، پشته

کز بام من افتاد طشت، طشت از بام افتادن

بلند شدن آوازه بدنامی فاش شدن راز

کسا، دُیبه رواج

کُتب، کنجاره، روغن کشیدن

کسر، شکستن

کسوف، گرفتن آفتاب

کسوه، لباس

کش، گوشه، بغل و سینه

کشا، فتح

کشاف، لکروب، کشایند، سنجها

کشکجه، آله شکستن قلعہ

کشیش، عالم نصاری، قیس

کفترا، کبوتر

کفل، هم رتبه

کفو، ایضا

کفویت، برابری

کل، کسی که سر او بے سکه باشد، اقرع

کلاپیہ، دگرگون

کلاغ، زاغ بسیار سیاه

کلال، ریج، درماندگی، تعب

کل صین، هیچ وقت

کل سرچا و زالاغنین شاع، رازے که

از دو کس تجاوز کرد، شایع شد

کل شے غیر وجه الله (فناست)، ہر شے

که غیر ذات خداے تعالیٰ بود

(فانیست)

کل شے قاله غیر المفیق (ہر چه میگوید

ان تکلف او تصلف لایلیق) کسی که عقلش

بجانیست اگر تکلف نماید یا لاف زند

فائدہ ندارد

بطریق خواری، بزرگی کم

گذشت، سمید ترسایان

کنگ، قوی و گنده

کنگ، بیجا

کنود، ناسپاس

کور، آش دان

کورم، کورام، چشم من

کوس، کم ریش

کوله، گویاب

کھفت، غار (اشاره به سنگ صحاب کعب)

پناہ (۴۱۱)

کیا، ہوشیار، بزرگ (۴۰۶)

کیاست، زیرکی

کیج، پریشان خاطر، سرگشتہ، احمق

کیف، صحبت، چگونہ صبح کردی یا چگونہ شب

گذاشتی

کیف تلقی الرزق ان علم یزید توک، چگونہ یابی

روزی را اگر ترا روزی ندہند

کیف لا یعلم ہواک من خلق، چگونہ نداند

ان فی نجاک صدقاً مطلق، خواہش تو آنکہ

پیدا کردہ است ترا کہ در سر پوشیدہ تو

کل شے، ہاک، لا وجہ، ہمہ اشیاء فاشونہ

غیر ذات خدا

کَلَّ، گُل مکے کہ سر او بے موئے باشد

کلوا، بخورید اشارہ بآیہ کلوا مما

رَزَقَکُمُ اللہ سورہ النعام

کلوا لا تسرفوا، بخورید و اسراف نکنید، اشارہ

بآیہ کلوا و اشربوا و لا تسرفوا

سورہ الاعراف

کلوا من رزقہ، بخورید از رزق او، اشارہ

بآیہ کلوا من رزق دیکر سورہ اسبا

کلیل، ست، گنگ

کل یوم ہونی شان، ہر روز او در ساختن

و پرداختن کا ریت سورہ الرحمن

کمپیر، زن سا بخورده و فرقت

کم زدن، وقعت نہ داشتن، کم خوردن (۱۵۹۰)

کمون، پوشیدہ

کمز، بول جاذبان

کنجکاؤ، متفحص، متجسس

کن دوری، دستہ خوان

گنڈہ، چوب سطر

کن ذیل النفس ہونا لا تسد ذلت و نفس خود

راستی است یا چا پوسی

کیف مد لظل، چگونہ بر کشید سایہ را، اشاو

بایہ المہ ترالی، بل کیف

مدالظل سورہ فرقان

کیک، کرے گزندہ سرخ رنگ، نوے

از پیش (۳۷۲)

کین، پیانہ

کیم = کہ ام، کہ مرا

گ

گال، فریب (۴۳۹)

گبز، قوی و سطر

گد، گد یہ گری، گد یہ

گدالی، (۳۸۶)

گدی، گدائی

گزا، حجام، غلام

گربگان، ج گریہ

گردبان، کو، ان شتر

گردک، گرد، دلیر

گردک، جملہ عروس (۴۳۹)

گردگان، ج گرد، گوے خرد کہ طفلان

باگشت بادد

گردن، محار، گردن غامیدن، عند

آوردن، شرمندہ شدن

گرم، جلدی، شستابی

گرو، گرد، داشته

گراف، بیہودہ گوئی، ہرزہ سرانی

گرافہ، بیہودہ، بجد و حساب

گش، خوش

گنبد کردن، حبستن

گو، غار

گول، نادان، نادانستہ (۶۳۲)

گو لخن، جائے افکندن خس و خاشاک

آتش گاہ حمام

گول گیر، تسخر کنندہ ابہان

گہ، جائے، وقت، صبح

گیج، پریشان خاطر و سرگشتہ، دیوانہ

گیرا، گیرندہ، وسعت، اثر

ل

لسام، ج لیثم، کمینہ، بخیل

لا ابالی، باک ندارم، بیباک و بے پروا

بہلہ کی نمیند ازید، اشارہ آیہ

لا تعلقوا باییدیکم

الحی الہی تہلکۃ سورۃ البقرہ

لا تعلقوا بایدیکم الی تہلکۃ دال الی تہلکۃ حیث

لا تم، علامت مکنید

لا حول ولا قوۃ

لا شئ، لا شئ، بیچ

لا شجاعتہ یافتہ قبل الحروب، نیست شجاعت

اسے جو ان قبل از جنگ (جستہ قدسی)

لا علم لنا، ما را علم نیست، اشارہ آیہ

سبحانک لا علم لنا الا

ما علمتنا سورۃ البقرہ

لا عین رات ولا اذن سمعت، ندید بیچ

چشمے آنرا، نشید بیچ گوشے آنرا

لا غ، مزاج، مذاق، نسخہ (۳۵۹)

ظرافت، بازیچہ (۴۱۰) شوخی

(۴۴۳) رشخند (۴۹۲)

لاف کیش، لاف زنندہ

لال، گنگ، زبان گرفتہ

لالنگ، زلہ، پس خوردہ، بداد طعام

صدقہ (۲۴۳) نان پارہ و طعامک

لا احسبک لافلین، دوست ندارم

فرود وندگانرا اشارہ آیہ فلما

جن علیہما اللیل سورۃ انعام

لا افتخار بالعلوم و النعماء، فقریت، علوم

و دود لتمدی

لا لبس، جامہ پوشش

لا یہ، خوشامد

لا تا سوالی ما فاکم، غم مخورید بر آن کہ

فوت شد آیہ سورہ احمدیہ

لا تخافوا، مترسید

لا تسرفوا، اسراف مکنید

لا تعقب حسرتی ان مفسد، اگر بگذرد بجا

از پس او حسرت

لا تقنطننا فقد طال الحزن، نا امید کن بار

کہ بہ تحقیق دراز شدہ است اندو

لا تکلفن فانی فی الفناء، تکلیف دہ ماراکہ

کلت افہامی فلا احصی ثنائی من در عالم فنا ام

فہم من بیکار شدہ است پس نتوانم

کہ ثنائے تو شمار کنم

لا تکنون النار حرا شاردا، نشود آتش گرم

سرکش

لا تعلقوا بایدی تہلکۃ، خود را بدست (خود)

گدایان از ہمایہا و سفر جمع
نمایند (۴۵۳)

لالہ، غلام، چاکر

لانہ، آشیانہ

لاہوت، عالم ارواح، عالم اللہ
لایبال اللہ فی امی و ادہلک، خدا پر و
نمیکند کہ (چنین کس) در کلام ادہی
ہلاک شود

لایبصرون، نمی بینند، اشارہ بآیہ و
جعلنا من بین ایدہم
سدا سورہ یسین

لایحب لافلین، دوست نمیدارد فرو
روندگان را

لایحیی، بے حصر

لایستی، شرم نمی دارد، اشارہ بآیہ
ان ذلکم کان یوذی النبی
... سورہ احزاب وینجا از

عکس حق یستی "مراد ذات پیغمبر صلعم
است

لایعد، بے تعداد

لایکن، نامکن

لانیظر الی تصویرکم فابتغوا نظرکم
یا ذا القلب فی تدبیرکم [غناپین بویہ

صاحب دل را براسے تدبیر خود

لایوفی، وفا نمیکند، یوفا

لہاد، پارچہ بارانی، نمد

لبس، لباس، جامہ

لبق، زیرک، چرب زبان، زیرکی

لبن، سفیر

لبیب، خردمند

لبیک، استادہ ام در خدمت تو

لتزول منہ قللال الجبال، از جاے روہ

قلہاے کوہ، اشارہ بآیہ وقد

مکروا مکرا سورہ ابراہیم

لجاج، ستیزہ کردن، ستہیدن

لجام، لگام

لجوج، ستہندہ، ستیزہ کنندہ

لحم، گوشت

لحم تو خوردیم، لحم کس خوردن، غیبت کردن

لہ، ج الد، جدال کنندہ و لجوج، مراد

گمراہ، ستیزندہ

لدغ، گزیدن مار و کژدم

وگرہ، رجوم، اشارہ بحديث قدسی

اصحابی کا نجوم

للطیبین، برائے مردان پاک، اشارہ

آیہ الطیبات للطیبین

سورہ النور

لمتر، بزرگ پشہ، مگر، فریہ (۴۰۰)

لمتری، فریبی مراد لیری (۴۰۵)

لمع، درخشندگی، روشنی، درخشان (۵۲۲)

لمعہ، روشنی

لمکین، نہ باشد اشارہ آج سورہ الدھر

لنج، لب

لوا، علم، نشان

لواش، نان تنک، نان

لوت، طعام، بالخصوص اطعمہ کہ در زمان

پیچیدہ پزند

لوت پوت، خوشبہا

لولاک، اگر نہ ہو سکتے تو اشارہ بحديث

قدسی، لولاک لما خلقت

الافلاک

لولہ، کاریز آب (۶۷۶)

لوتد، آنکہ خرابا تیان را همان طفلی باشد

لدیع، گزیدہ، ادیا گزدم

لدینا محضرون، نزد با حاضران

لسان الطیر، زبان پرندگان

لعب، بازی

لعمرك، قسم بجان تو، اشارہ آیہ لعمرك

انهم فی سكرتهم یعمهون

سورۃ الحج ایجا لعمرك بطور اسم

استعمال شد (۳۵۰)

لغز، سوراخ موش، پمستان

لغوب، مانده شدن

لقا، ملاقات

لقیہ، یک ملاقات، ملاقات (۵۳۶)

لکم دین ولی دین، برائے شما دین (شما)

است و برائے ما دین (ما) است

اشارہ آیہ لکم دینکم ولی دین

سورۃ الکافرون

للخبیثات الخبیثون، زنان پلید مردان

پلید اند، اشارہ آیہ الخبیثات

للخبیثون سورہ النور

للسری قدودہ و للطاغی رجوم، برائے سیر

کنندہ شب نجوم اند و برائے سرکش

و حق خدا و حق خلق بر خود مباح دارد

بیج کاره، زن بدکار (۳۸۲)

لہب، زبانه آتش، آتش

لہف، درد، اندوه

لیس للانسان الاماسی، نیست برائے

انسان مگر آنکہ برائے او سہی کرد

اشارہ بآیہ وان لیس... سو و نجم

لیکرم ضیفہ، اکرام کند ضیف خود را

لین الخطاب، نرم گفتن سخن بر دوسے

م

مال، انجام (۱۵۱۲)

مار، آب

ماء و طین، آب و خاک

ما المقصوف قال وجدان الفرح [چیت

فی الفوادى عند اتيان الترح [نصوف،

گفت فرح در دل وقت آمدن

اندوه، مراد تسلیم و رضا

ما بون، شخصے کہ بعت ابنہ گرفتار باشد

مات، مطیع

ما خلقت الجن والانس، نہ پیدا کردم جن

وانس را دگر برائے آنکہ مباح

کنند مرا، اشارہ بآیہ ما خلقت

الجن والانس لا ليعبدن

سورہ الذاریات

مادر غر، مادر قحبہ

مادون، پست تر

مادون، جائز

ماریت اذ ریت، تو نیگندی و تشکیک

انگندی اشارہ بآیہ سورہ الانفال

ماش، مادرش

ماشرا، دانه سوزش

ماشطہ، زدنے کہ موسے سر زمان را

شانہ میکند، مشاطہ

ما علمتنا، آنچه آموختی تو ما را، اشارہ

بآیہ سبحانک لا علم لنا

الاما علمتنا سورہ بقرہ

ما علی الاعمى حج، نیست بر نابینا گناہ

اشارہ بآیہ لیس علی الاعمى

حرج سورہ فتح

ماکر، مکر کنندہ

ما لکفوا احد، نیست اورا ہمتا و یحکس،

مام، مامه

مانسته، مانند

مانع کش، رفع کننده مانع

ماید، خوان

مبازر، جنگجو

مبدع، ابداع کننده، از خود چیزی پیدا کننده

مبغوض، بغض داشته شده

متبع، کتاده

متعذر، معذور

متکی، تکیه کرده

متواریه، پنهان

متهم، مشتاق، متعبد

مشتعل، گران باران

مثنوی، مقام

مجاعت، گرسنگی

مجاوبات، با هم سوال جواب کردن

مجم، ظرف، بوسه سوز

مجنون، بنده دیوانه که در زنجیر باشد

مجهود، کوشش کرده شده، مراد جهد

مجیر، پناه دهنده

ماه (۲۹۸)

محاکات، با هم حکایت کردن

محتال، حیل کار

محتبس، بند شده

محتشم، ذی اقتسام، بزرگ

مُجَل، یکپدنی ست، پاستور، تابناک

مُحَرَّم، حرام

مُحِق، صاحب حق

مُجَب، سنگ زرکش، آزمایش

مُجَر، شنا گفتن، نیکو کاری

مُحِص، خلاص

مُحِط، نام کتابی در علم فقه

مُخَصِّم، بفتح صاد، دشمن کرده شده

مُکَرِّم، بکسر صاد، دشمن کننده

مُخْتَفِی، پوشیده

مُخَذَّل، فرو گذاشته

مُخَرَّج، مخز، خوش رفتاری کن

مُخَلَّل، از هم سنجیده

مُخَلَّص، ذریه، خلاص، جاسه خلاص

مُخَصَّص، مگر سنگی، شدت

ہام، خرابی از ادست بمعنی ہمیشہ دہشتہ

شدہ

مذت، مذکفش

مدبر، بدبخت

مذرا، کلون

مذرج، درج شدہ

مذمغ، مغرور، بد دماغ

مذہبت، دہشتناک

مدینہ علم، شہر علم، اشارہ بحديث نبوی

انامدینة العلم وعلی

بابها

مذہب، راہ، طریق

مرا، شمار، بے مر، بے شمار

مرا، تلخ

مراد، آنکہ با دانات آرند

مراقب، نگاہ دارند، مراقبہ کنندہ

مراہق، نزدیک سیدن کودک بلوغ

مرتبے، آنکہ امید باو دارند، امیدگاہ

(۵۰۴) امید دہشتہ شدہ (۵۳۰)

مرتش، صاحب رشتہ

مرقعہ، چراگاہ، مراد بازار (۲۷۰)

مرتقد، خواہ گاہ

مرج، چراگاہ

مرجوم، سنگسار کردہ شدہ

مرد دید، مرد کہ سراپا دید بود

مردوع، ترسیدہ شدہ، مہیب

مردہ ریگ، مال مردہ، مراد غنہ قلیل

ناقص

مرصد، جائے نگہداشتن

مرعود، خوف زدہ

مرعے، چراگاہ، چرا، (۵۱۹)

مرض، آسودہ

مرکب درگی، مرکب مستعد، حاضر در گاہ

مرکوب، مرکب

مروحه، بادکش، بادزن

مروق، (از روق) موجب شگفت

مُری، برابری کردن، ہم سری (۱۹۱)

مُرید، راندہ شدہ، سرکش

مُرید، ارادت آورند

مزاج، مذاق

مزابلہ، جائے انداختن سرگین، نجس

مزمین، دیرینہ

مستطیل، دراز
 مستعار، بوعاریت گرفتہ
 مستعان، اعانت کنندہ
 مستقذر، پلید
 مستمر، دوام
 مستمری، مستمر، دوام
 مستمع، سامع
 مستمند، اندوگین، حاجتمند
 مستنکر، انکار کردہ شدہ
 مستنیر، صاحب نور، پر نور، روشن (۴۲۹)
 مستوقفا، وفا کردہ شدہ
 مستوی، قائم شدہ
 مستہ، محف، مستیز، ستیزہ کن
 مستہبان، ذلیل
 مستہزی، استہرا کنندہ، مسخرہ
 مسلمات، مومنات، قانتات، زنان
 مسلمہ مومنہ، فرمانبردار
 مسیر، سیر، سفر (۵۱۵)
 مشام، محل بوسیدن، قوت شمارہ
 مشرف، بگریں (اشراف، اطلاع یافتن
 واز بالا بگریں گریستن)

مژور، صاحب زور، مکر کنندہ
 مزی، مزیت، زیادت، افزونی، آراستہ
 مزین، مزاج، مرکب، جائے روان
 شدن، روانی، روش (۵۱۱)
 مسالک، ج، مسلک، راہ
 مسبح، تسبیح خوان
 مسبح، جاسے درندگان
 مستبین، واضح، روشن
 مستتر، پوشیدہ
 مستحیر، پناہ برندہ
 مستقم، انجام رسانندہ
 مستحاضہ، زنی کہ اور از زیادہ ازایام
 خون حیض آید
 مستحب، پسندیدہ
 مستحل، حلول کنندہ
 مستحیف، طالب حیف کنندہ، شتم کنندہ
 مستحیل، محال، نامکن، حیلہ گرا، زحالی
 بہ حاسے گردندہ
 مستحف، سبک شمرده شدہ
 مستعد، پہرہ مند
 مستطاب، خوش آمدہ، پسندیدہ

مشوب، آمیختہ

مشہد، جاسے دفن شہیدان

میشید، ایضاً مشیت، کج کردہ شدہ

مصائب، مصیبت زدہ، مردن (۲۴۲)

مصابیح، صبح، چراغ

مصاف، جنگ گاہ

مصباح، چراغ

مصید، فکار

مضاحک، تمسخر

مضل، گمراہ کنندہ

مضیق، جائے تنگ، تنگی

مطار، پریدن، جلسے پریدن

مطاف، جائے طواف

مطاع الامر، مطیع الامر، اطاعت

کنندہ حکم

مطعم، طعام

مطمن، آسپا

مطر، باران

مطرحة، جائے انگندن خس و خاشاک

مطردو، راندہ، دور کردہ

مطعم، خورش

مطلق، آزاد، بقیہ

مطوی، چھیدہ شدہ

مظلم، تاریک شدہ

مقتنع، قناعت کنندہ

مقل، قلیل

مُغیر، تعبیر کنندہ، خواب

مُغیر، گزرگاہ (۵۲۳)

مُقتصم، پناہ گیرندہ

معتق، آزاد کردہ شدہ

مُعَذِّب، عذاب کردہ شدہ

مُعْرِض، اعرض کنندہ

مُعَرِّف، تعریف کنندہ، کسے کہ پیش سلاطین

وامرا و اوصاف اشخاص مجہول الحال

بیان نماید

معطی المینے، عطا کنندہ آرزو

مُعَلِّم، آموزانیدہ

معہود، مرسوم، عادت کردہ

معید، اعادہ کنندہ

معیل، خیال دہ

معین، صاف، آب صاف، آب غیرین

مَغْ، عمیق

مَغْ، آتش پرست

مغبون، زیان رسیده

مغذی، غذا

مغرس، محل نشاندن رحمت، جایگاه

مغرف، بدست آب گیرنده

مغز خردن، احمق شدن

مغز، محرام

مغلق، وابسته شده

مُغیر، غارت کننده

مفاز، بیابان مهلک، تفاولا صحرائے

پر خوف را گویند که در آن بیم ملاک

باشد (۴۰۸)

مقترض، فرض کرده شده

مفتن، مفتون در فتنه انداخته شده شیفته

مُفِض، نیکوئی

مفضول، کمتر، کمتر

مفاسف، فلسفی (به تکلف)

مُقبِل، با اقبال، سعادتمند

مَقْت، دشمنی

مُقتِس، زور فرا گیرنده

مَقْدَم، دوقت، آمدن

مَقْضی، مقرر، آمده شده، تمام کرده شده

مقل، اندک کننده، کم (از دانش مقل)

کم عقل، (۴۱۲) بیخیز، درویش

مُقنع، بر سر نگذاشته زان

مُقنع، سردا کننده، دعا کننده

مُقنع، خود بر سر نباده، نام مردی که

پسر او (ابن مُقنع) شهرت تمام دارد

مُکاری، خرابه، اسپ، خر گریه دهنده

مکتوم، پنهان

مکتس، بکسرون، پنهان شوند، بفتح نون

پنهان شده

مکتوم، پوشیده

مکر، مکر، فکر، تدبیر

مکر، مکر ساز

مکرّم، اکرّام کننده

مکرّم، اکرّام کرده شده

مکروب، رنج کشیده، آزار دیده

مکسب، کسب

مکسبی، از کسب حاصل آمده

مکلم، کلام کننده

کمن، کمین گاہ، پوشیدگی

کمنون، پوشیدہ

نکید، کید کنندہ

نکید، کید

مکیسی، مبالغہ در خرید و فروخت

مل، شراب

ملحمہ، رزم گاہ، جائے جنگ، فتنہ

ملهم، الہام کنندہ

ممتحن، ضائع شدہ، نیست شدہ

ممتحن، در محنت افتادہ، آزمودہ شدہ

ممتہن، خوار و ضعیف، مصیبتناک

مناخ، جائے نشستن، محل خواب

منازع، نزاع کنندہ

مناط، جائے درآویختن چیزے، مراد

مطلب، مقصد

مناص، نیک باری کی کردن در پیرین

ما غایت آزا بدانی، گریز، رمانی

خلاص

منام، خواب

من امر ربی، از حکم خداے من

مناجج، ج منہج، راہ

منبت، جائے روئیدگی

منبت گاہ، منبت، جائے روئیدگی

گاہ، زاہد

منبل، دار و سے کہ بخت نیک شدن

زخبا، استعمال نمایند، زخم، صاحب

زخم (۲۵۴) کارل (۳۷۹)

منبلی، کارلی

منجب، نجیب، برگزیدہ

من تجاوزا لساوات العلی، از جوہاے

آسا نہاے بلند

منجج، در موضع بستن آب، طلب گیاه

و طلب چرا گاہ

منججم، روشن

منشعش، عیش کنندہ (۱) متعش، ضعیف

ونجیف (۲۱۴)

منشک، پردہ درند، پردہ دیدہ

منشنی، چھیدہ، پژمرده، سزگون

منجل، داس

منجینق، آرد شکستن قلعه

منحس، منحوس

من جفرا بئرا، کسی کہ چاہ کنند اشارت

منقصت، نقصان
 منقل، انگشتان
 منقلع، جدا کرده شده، برکنده شده
 منقنع، قناعت کننده، قانع
 منقنی، صاف
 منکسر، شکننده، فروتنی نماینده
 منکید، منکیدن، آهسته سخن گفتن زیراب
 که دیگرے نشنود
 من لدن (علم من لدن) علم ملا و استاد از
 جانب خدا
 من لم یزق لم یدر، هر که نه چشیده نه دانده
 منن، ج من، عطا
 منوب، جانشین
 منہج، راه کشاده
 منہزم، گریزنده
 منہومان، لایشتعان، دو حریص سیر نمی شوند
 اشاره بحديث نبوی
 منہی، نهي کرده شده
 منہی، پیغام رساننده
 من یزید، کبریت که زیادہ کند
 مواسا = مواسات، مراعات، رعایت

بحديث قدسی من حفر بئر الاخيه
 فقطد وقع فيه
 خمیده، کوزه پشت، ضعیف
 مندرج، درج شده
 مندی، پارہ پارہ، ریزہ ریزہ شده
 مندج، ہفتہ
 مندل، دستار و تارچہ کہ بر میان بندد
 من یلح اللہ کو نوار یحیی، باشد از آبادی
 خداے تعالیٰ بکشد
 منزوی، گوشہ گیر
 منزہ، پاک کرده
 منحب، کشیده شده
 من بات بحکم یعرف عالم، از روشہائے
 جسم معلوم شود حال ایشان
 منطقی، آتش فرو برده
 منطس، کوفتہ شدہ، ناپدید شدہ
 منطیق، کثیر المنطق، فصیح الکلام
 منظرہ، دریچہ
 من عروج الروح بہین الفلک، از بالا شدن
 روح بجنبہ آسمان
 منقاد، مطیع، فرمانبردار

یاری، غمخواری

موتفک، برگردیده و برگرداننده ضعیف

راسے

موتمر، امثال کنندہ امر

موتمن، اعتماد کردہ شدہ

موتوا قبل موتوا [بمیرید پیش از مرگ]

موتوا قبل ان تموتوا [حدیث نبوی موتوا]

قبل ان تموتوا

موتوا قبل موت یا کرام، بمیرید پیش از مرگ

اسے کرام، اشارہ بحديث خریف

حسب بالا

موتوا کلکم قبل ان یاتی [بمیرید پیش از آنکہ]

الموت، تموتوا بالفتن [آید موت و بمیرید]

از فتنہا

موتعد، وعدہ گاہ

موقن، صاحب یقین، یقین دارندہ

صاحب یقین (۴۰۷)

موکب، جمع سواران با مخصوص کردہ

رکاب امیر خود باشند

موکل، شخصے کہ کار باد سپردہ باشد

عقوبت کنندہ

مول، معشوق زن، دزدگ (۴۸۱)

مولع، حریص، پر غبت، پر شوق (۴۰۴)

مولد، حیرت زدہ

موبت، بخشش

مہاس، خوف کن

مہرب، جاے فرار، فرار گاہ

مہجور، متروک

مہمل، لا الہ الا اللہ گویندہ

مہول، پر بیم و ترس، ہیتاک

مہولے، ترساک، شدید

مہین (فارسی)، بزرگ، بزرگتر، بزرگترین

میراثی، شخصے کہ مال وراثت یافتہ باشد

میرداد، حاکم عدالت

میزاب، ناودان

میزر، بند، چادر، جامہ

میزک، میزہ، بول

میقات، وقت

میغ، ابر

میناگر، شیشہ گر، کیمیاگر

میمون، نیک

ن

ناظم، خسته، خوابیده

نازل، ذات النزل

نازل تر، کم قیمت و کم حیثیت (۵۷۸)

ناسوت، عالم اجسام، عالم خلق

ناشته، ناقصا، گرسنه بودن از بامداد

طعام صبح

ناقور، ناسے بزرگ، صور

نبلغ، چوب خشک، نارسایی، نرسیدن، مراد

ریزه ریزه (۲۳۰)

نبت، روئیدگی

نبیل، نجیب، دانا، زیرک، استاد

نبی السیف، نبی شمشیر، حدیث شریف انا

نبی السیف

نبیل، بزرگ، استاد

نحن زوجنا الفعّال بالجزا، ما افعل را

باجزا جنت کرده ام

نحول، لاغری، مراد افسردگی

ندم، پشیمانی، تامل (۲۳۵)

ندسے، تری، باران

ندید، مثل

نذیر، ترساننده، ترسناک

نزع، سیوه خوریم

نزد، پان، بازے، بیت مقابل شعر

نرگدا، گداسے بے شرم

نزل، ضیافت، مهمانی، طعاسے که پیش

مهمان بشند

نثر ند، پست، خوار، غمناک

نسلخ، کاتب

نسناس، نوسے از حیوان که شکل قریب

بالبشر رسید است

نشأة آفریدن، آفرینش

نشاف، بخود کشیدن، مراد بخودی از

و فرخواستش (۴۴۶) نانی

نخک دماغی

نشکبید، تعجب نکنید

نشید، شعر خواندن، مراد آه و ناله (۵۰۴)

نصاب، مقدار، معینه از هر چیز

نصرت الامل، شکست در جنگ، آنرا سد شمرند

نضار، زر، تازگی

نظار، اسم لامر، یعنی نظر، بنگر، مراد

نگریستن

نعم، نعمت

نعم، آری

نعم العبد، بندگان خوب

نعم الماهدون، نیک گستراننده، اشاره بآیه

والارض فرشناها فنعم

الماهدون سوره الذاریات

نعم المعین، بهترین معادن، مددگار خوب

نعم المال صالح، خوب است مال پاک،

اشاره بحديث نبوی نعم المال

الصالح للرجل الصالح

نعم، خوش

نقول، دور دراز، جائے کہ در کوفہ بہت

گو سپندان سازند، مراد چاہل حق

(۲۸۶)

نفت، روغن آتشگیر

نفثت، دسمیم، اشاره بآیه و نفثت

فیه من دوحی سوره ابراہیم

نفور، نفرت

نفیر، نالہ، فریاد، قرنا

نقم، نفمت، عتاب، عقوبت (۲۹۸)

نقمت، عقوبت، عذاب، معتب،

نا پسندیدہ (۲۱۶) عتاب، بلا

(۲۶۹)

نقی، صاف

نقیب، ہتہر، دانندہ قوم مراد غدار

شاری

نقیر، دانہ خرما، شے اندک

نک، اینک

نکال، عقوبت، رنج

نکر، گران، گرانی طبع

نکول، باز ایستادن (از دشمن) از

سو گند

نلعب، بازیچہ کنیم

نما، نو

نمام، سخن چین

نمط، طریق، قسم

نوا، آواز، مقامے خاص در موسیقی

سامان توگری، خوراک

نوال، بخشش

نوبتی، ساعتی، ہنگامی

نوحادث، (نو) زاید، حادث، جدید الوجود

نور کم اطفاء، نار الکافیرین، نور شافرد کرد

آتش کافران را

دل، منقار

نُون، ماہی (ذوالنون)

نوید، خبر خوش

نہا = نہی، دانش

نہایات، اوصال، غایت وصل

نہیب، خوف، دہشت (۴۹۸)

نیرنجات، شعبہ، وغیرہ

ف

وا بکوا کثیرا، بگرنید بسیار، اشارہ آیہ

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا

کثیرا سورہ التوبہ

واحد کا لطف، یک مانند ہزار

واسجد واقرب، سجدہ کن و قرب

حاصل کن آیہ سورہ علق

واعیہ، محفوظ

وافرحاہ، فرحت

وافی، وفا کنندہ، کافی

والنجم والشجر یسجدان، ستارہ و درخت

سجدہ میکنند، آیہ سورہ الرحمن

والہ، حیران، بخود، سرگشتہ (۴۷۸)

والہم، والد ام، حیران ام

وامدار، قرضدار

وامی، دام گیرندہ، مقروض

وثاق، خانہ

وثن، بت

وٹیق، استوار

وجا، خشکی، خوف، درد (۵۳۳)

وجع، درد

وبہ، روم، بزرگ قوم، مراد مدد معاش

وجہ العرب، بزرگ عرب

وحدت، تنہائی

ود، دوستی، محبت

وداد، ایضاً

ودود، ہریان، محبوب، وار اسمائے

خدا سے تعالیٰ

وراق، کاغذ پرندہ، ورق سازندہ

ورد، گل

ورطہ، ہلاکی، دشت بے راہ و نشان

مجازاً گرداب

ورسے = ورا، مخلوقات، عالم

وسادہ، بالین

دخ، چرک

وسن، مقدمہ خواب، غنودگی

وسیط، نام کتابے در علم فقہ

دشت، خوب، خوش

وصم، عیب و تنگ

وطاء، کو بیدن زمین با پاسے

وظیفہ، روزمرہ از طعام، خدمت وغیرہ

وعدہ گاہ، جائے وعدہ

وغا، جنگ، کارزار (۴۱۹)

وقود، انچہ بدان آتش فروزند، افروختہ

وقیح، بے شرم، نااہل

وکر، آشپیانہ

ولا، دوستی

ولہ، شوق، شوق فراوان (۴۰۹)

ویل، سختی، عذاب، نام طبقہ جہنم

۸

ما انا وحوک کے تسعی الی، باش، من

ترا میخوانم تا سوسے من بشتابی

ما دم، شکست کنندہ، خراب کنندہ

ہبا، گرہ

میسوط، فرد آدن

ہدر، باطل

ہدائے، ہدایت

ہروب، فرار کنندہ

ہرے، ہرات

ہزہ، حرکت، جنبش

ہش، ہوش

ہل، بگذار

ہلا، آگاہ باش

ہل من مزید، آیا، بیچ باقیست

ہمام، بزرگ

ہم رقود، ایشان خفہ اند، اشارہ بآیہ

وتحسبہم ایقاظا و ہم

رقود سورة الکہف

ہم شدے = ہم شدے

ہم قوم ظالمتی جلیس، آن کسانند کہ ہمیشہ

آہنا محروم نہی شود

ہوام، ج، امہ، احشرات الارض

ہول، دہشت، خوف

ہون، آہستگی

ہیمہ، ہیزم سوختنی

ی

یا رسول اللہ قد جئنا الیک اے رسول

غدا ما بوسے تو آدم

یا سہ قانن، قاعدہ

یا وہ ضائع، گم

یا وہ شدن، گم شدن

یجوز لایجوز، جائز، ناجائز

ید اللہ فوق ایدیہم، دست خدا بالائے

دستہائے ایشان، اشارہ بآیہ

ان الدین یبايعونک.....

سورہ الفتح

یخ، برف

یرغ، یرغا، تیز رو

یسار، چپ

یستفتحون، طلب فتح میگردند، اشارہ بآیہ

وکانوا یستفتحون سورہ البقرہ

یشم، شگے معروف کہ شب نیز گویند

فیضک من سبیل اللہ، گمراہ کنند و ادلاء

خدا اشارہ بآیہ فیضک من

سبیل اللہ سورہ ص

۱۰۸۵

یطہرکم، پاک کند شمارا، اشارہ بآیہ انما

یرید اللہ لیزہب عنکم

الرحیل هل البیتۃ یطہرکم

تطہیرا سورہ الاحزاب

یعجب الزراع، خوش می آید کشتکاران

آیہ سورہ الفتح

یفر من اخیه، فرار کند برادر از برادر اشارہ

بآیہ یوم یفر المؤمن من اخیه

سورہ عبس

یفعل اللہ ما یشاء، میکند خدا هر چه بخواب

یقتلون الانبیاء، قتل میکند انبیاء را

اشارہ بآیہ یقتلون الانبیاء

بغیر حق سورہ آل عمران

یفبوع، سرچشمہ

یخون نجاوا ستیقنہ، رشکاری یافت

کسے کہ رشکار شد و طلب یقین کرد

نیظر بنور اللہ، می بیند بنور خدا، اشارہ

بحدیث نبوی انقوا من فراسط

المومن فانہ ینظر بنور اللہ

یم، دریا

یوز، جانورے شکاری کو چکتر از شیر

یونک عنہ من افک، روگردانیدہ شد

(از قرآن) کسے کہ گردانیدہ شد (از

ازل) آیہ سورہ الذاریات

یونی، بیہودہ گو

یولہون فی الحوائج ہم لہدیہ دیوانہ شد اند

(فریاد میکنند) در مصائب حاجات خود نزد

بیدی من بشارت، ہدایت و ہر گرامی خواہد

اشارہ آیہ سورہ البقر

صواب الخطا

صواب الخطا

صفحه سطر	خطا	صواب	صفحه سطر	خطا	صواب
۹	طوق	طوق	۹۴	۹	۱۰
۱۱	بجر	بجر	"	بیا	بیا
۱۳	دردو	دردو	۱۱۵	بفت	بفت
۱۵	پابنده	پابنده	۱۲۳	۲۸	۲۹
۲۹	حاشیه	۱۸	۱۲۷	فراوان	فراوان
۳۷	قضا	قضا	۱۳۰	اجابت	اجابت
"	یدید	یدید	۱۳۵	توراست	توراست
۴۰	فقهها	فقهها	۱۳۷	دفتر دوم	دفتر دوم
۴۰	این	این	۱۵۳	حسام الدین	حسام الدین
۴۱	۹	۱۰	۱۵۶	طریف	طریف
۴۲	ذریعا	ذریعا	۱۶۳	درشتی	درشتی
۵۶	گفت او	گفت او	۱۶۶	ببخوشیم	ببخوشیم
۷۱	شمیر	شمیر	۱۷۳	دوا شد	دوا شد
۸۵	صونی	صونی	۱۷۷	بخوشیدی	بخوشیدی

صفر	سطر	خطا	صواب	صفر	سطر	خطا	صواب
۱۸۰	۱۶	رفتند	رفتند	۲۷۳	۶	داؤد	داؤد
۱۸۲	۱۱	چرخ	چرخ	۲۷۵	۱۳	عمرم	عمرم
۱۹۸	۱۳	رهنه	رهنه	۲۷۶	۱۷	سلیمان	سلیمان
۱۹۹	۵	خنبه	خنبه	۲۸۰	۱۵	روز	روز
۲۰۴	۲۰	گفتش	گفتش	۲۸۵	۳۲ (خطا)	x	۳۲۱
۲۲۵	۱۰	زستیه	زستیه	۲۸۵	۱۵ (خطا)	x	۳۱۹
۲۲۶	۲	نقطش	نقطش	۲۸۶	۴	بیشتر	بیشتر
۲۲۹	۱۷	گور	گور	۲۸۳	۵ (خطا)	۳۱۶	۳۲۶
۲۳۰	۱۴	تابینا	تابینا	۲۸۹	۹ (خطا)	۳۱۷	۳۲۷
۲۳۲	۶ (خطا)	۲۵۹	۲۵۹	۲۸۳	۴۰ (خطا)	۲۱۸	۳۲۸
۲۵۲	۱۶	نجیف	نجیف	۲۹۴	۱۹	بگذاشته	بگذاشته
۲۵۹	۴	هفت	هفت	۲۹۶	۲۰	کرکین	کرکین
۲۶۱	۲	حسام الدین	حسام الدین			کرک	کرک
۲۶۳	"	"	"	۳۰۰	۱۹	بواحسن	بواحسن
۲۶۶	۶	پارے	پارے	۳۰۵	۱	بک	بک
۲۶۷	۱۷	قیاشش	قیاشش	۳۱۱	۲	پست	پست
۲۶۸	۳	سج	سج	۳۱۶	۱۶	بیجان	بیجان
"	۱۴	اتفاقا	اتفاقا	۳۲۲	۱۱	پیج	پیج
"	۲۰	ہمنفس	ہمنفس	۳۲۷	۳	نماد	نماد
۲۷۰	۲۱	چنین	چنین	۳۳۵	۲۰	مقنی	مقنی

صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب
۳۴۲	۲	(حاشیہ)	۳۹۰	۱	غیر
۳۴۵	۱۲	"	۳۹۳	۱۱	غیر
۳۵۳	۲۰	حافظان	۴۵۱	۱۳	امیرالمؤمنین امیرالصادقین
۳۵۶	۱۶	(حاشیہ)	۴۶۲	۱۳	زینگو زینگو
"	۱۷	طبائع	۴۷۲	۴	دعوے کنند دعوے کنند
۳۶۰	۶	مبشود	۴۷۸	۸	اکتساب اکتساب
۳۶۵	۱۳	دودانگ	"	۱۱	فرقد فرقد
۳۶۸	۱۲	رغیب	۴۷۹	۱۹	پنجیس پنجیس
۳۷۵	۱۰	خنیس	۴۸۴	۲۰	نور نور
۳۷۹	۲	فناق	۵۰۰	۷	بردرہند بردرہند
۳۸۳	۱۷	حان	۵۰۴	۸	بحر بحر
۳۸۴	۱۲	زانم	۵۰۷	۵	چشم و دل چشم و دل
۳۸۷	۱۴	ربیع	۵۱۲	۷	نفر نفر
۳۹۵	۹	حر	۵۱۳	۱۲	قلعہات قلعہات
۳۹۹	۱۶	احدا	۵۱۷	۶	ابراہیم ابراہیم
۴۰۰	۱۲	حاشیہ	۵۱۸	۱۸	کا آگاہ کا آگاہ
۴۰۳	۱۸	منکر	۵۲۳	۱۶	معدود معدود
۴۲۰	۱۰	مگیر	۵۲۳	۱۳	جوجے جوجے
۴۲۵	۶	آنش	۵۲۵	۲	صنٹا صنٹا
۴۲۹	۱۶	وحلہ	۵۲۹	۳	از از

صواب	خطا	صفحہ	سطر	صواب	خطا	صفحہ	سطر
نورآن	نورآن	۱۳	۶۰۷	گشتہ	گشتہ	۹	۵۵۱
جا بلانہ	جا بلانہ	۱۰	۶۰۸	ذوالمنن	ذوالمنن	۱۲	"
ضاق القضا	ضاق القضا	۷	۶۰۹	بعداز	بعداز	حاشیہ	۵۵۳
مبتلان	مبتلان	۶	۶۱۳	خود	خو	۷	۵۵۵
چار یار	چار یار	۸	۶۱۶	مانداز	ماند	۱۴	۵۵۷
ستان	ستان	۱۰	۶۲۰	یاد	باد	۹	۵۵۹
کار	کار	۱۰	۶۲۳	قیاس آورند	قیاس آورند	حاشیہ	۵۶۰
بد	بد	۳	۶۲۵	شائش	شائش	۶	۵۶۲
و	او	۸	۶۲۷	دگر	گر	۸	"
جز	جز	۳	۶۳۲	ابراہیم	ابراہیم	۱۲	"
اوسنے	اوسنے	۱۰	۶۳۵	خریق	خریق	۱۵	"
عیب	عیب	۱۴	۶۳۷	یوسف	یوسف	۱۱	۵۶۳
باران	باران	۸	۶۳۸	بیشریست	بیشریست	۱۵	۵۶۴
بیبند	بیبند	۱۴	۶۴۰	شاخیت	شاخیت	۵	۵۸۱
کفم	کفم	حاشیہ	"	تا پستان	تا پستان	۸	۵۸۶
دروشن	دروشن	۱۴	۶۴۱	اینسو	آنیسو	۱۱	۵۹۴
دفع	دفع	۳	۶۴۳	رشیطان	رشیطان	۷	۵۹۷
غے	غے	۵	"	انفاق	انفاق	حاشیہ	۵۸۱
بقا	بقا	۷	۶۴۸	غمین	غمین	۸	۶۰۱
مرسلوں	مرسلوں	۱۴	۶۵۰	نور	نور	۵	۶۰۲
				توآب	توآب	۳	۶۰۴

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۵۲	۱۱	مردکی	مردگی	۶۹۸	۱۱	مردکی	مردکی
۶۶۴	۱۳	بنجاء	بنجاء	۷۰۰	۱۱	بنجاء	بنجاء
۶۷۰	۹	بما	بما	۷۰۱	۸	بما	بما
۶۷۱	۱۱	رخسان	رخشان	۷۰۲	۱۰	رخسان	رخشان
۶۷۳	۱	ہست	ہست	۷۰۳	۱۱	ہست	ہست
۶۷۴	۲	چیز	چیز	۷۰۴	۱۱	چیز	چیز
۶۷۵	۱	زشتے	زشتے	۷۰۵	۱۵	زشتے	زشتے
۶۷۶	۶	نہ	نہ	۷۰۶	۸	نہ	نہ
۶۷۷	۷	عقبہ را	عقبہ را	۷۰۷	۱۵	عقبہ را	عقبہ را
۶۷۸	۱۱	بس	بس	۷۰۸	۱۵	بس	بس
۶۷۹	۳	بہر دفع	بہر دفع	۷۰۹	۱۱	بہر دفع	بہر دفع
۶۸۲	۷	انگشتک	انگشتک	۷۱۰	۳	انگشتک	انگشتک
۶۸۳	۱۰	ہرہ	ہرہ	۷۱۱	۲	ہرہ	ہرہ
۶۸۴	۱۱	یعقر	یعقر	۷۱۲	۱	یعقر	یعقر
۶۸۵	۱۵	سکت	سکت	۷۱۳	۱۱	سکت	سکت
۶۸۶	۱۶	ست	ست	۷۱۴	۱۳	ست	ست
۶۸۸	۱۴	خشت مد	خشت مد	۷۱۵	۱۱	خشت مد	خشت مد
۶۸۹	۳	تازی	تازی	۷۱۶	۱۶	تازی	تازی
۶۹۱	۲	نفع	نفع	۷۱۷	۲	نفع	نفع
۶۹۲	۴	صفای	صفای	۷۱۸	۶	صفای	صفای

صواب	خطا	صفحه	سطر	صواب	خطا	صفحه	سطر
شاکم	شاکم	۶	۸۷۵	من	من	۱۰	۷۶۸
دگر	اگر	۸	۸۸۰	اشتران	اشتران	۱	۷۷۵
جان	خان	۱	۸۹۰	تاجنس	تاجنس	۳	۷۸۰
برنیائی	بربنای	۷	۸۹۴	خراب	خراب	۱۶	۸۱۸
جمله	جمله	۴	۸۹۷	منه	منه	۷	۸۲۱
انفقوارا	انفقوا	۳	۹۰۶	جا	جا	۸	۸۲۵
غول	غول	۱۲	۹۱۶	براست	براست	۴	۸۲۹
مرا	را	۶	۹۲۴	اوزعنی	اوزعنی	۴	۸۴۴
غیوب	عیوب	۶	۹۲۵	لا تحف	لا تحف	۱۴	۸۴۵
جز	جز	۵	۹۳۷	رایجین	رایجین	۱۶	۸۴۷
آزاده	آزاه	۱۲	۹۴۱	مسح	مسح	۵	۸۵۰
خوند	خواند	۱۶	۹۴۲	موا	موا	۱۳	۸۷۰